شرحِ انتخابِ احادیث

جامع ترمذی شریف

ترجمہ

ابو العلاء محمد محی الدین جہانگیر

ادام اللہ تعالیٰ معالیہ وبارک ایامہ ولیالیہ

شارح

علامہ محمد لیاقت علی رضوی

دامت برکاتہم العالیہ

شبیر برادرز

اردو بازار ۰ لاہور

Marfat.com

شرح انتخابِ احادیث

سُنن الترمذی

5

ترجمہ
ابو العلاء محمد محی الدین جہانگیر
ادام اللہ تعالیٰ معالیہ وبارک ایامہ ولیالیہ

شارح
علامہ محمد لیاقت علی رضوی
دامت برکاتہم العالیہ

شبیر برادرز®
زبیدہ سنٹر ۴۰۔ اردو بازار لاہور
فون: 042-37246006

شبیر برادرز
اردو بازار ○ لاہور

Marfat.com

لا الٰہ الا اللہ محمد رسول اللہ

ھو القادر

247-26
88
۱۴۳۶۰۵
جلد ۵

جمیع حقوق الطبع محفوظ للناشر
All rights are reserved
جملہ حقوقِ ملکیت بحق ناشر محفوظ ہیں

نام کتاب ______ شرح انتخاب احادیث
مترجم ______ ابُو العلاء محی الدّین جہانگیر
کمپوزنگ ______ ورڈز میکر
باہتمام ______ ملک شبیر حسین
سن اشاعت ______ مارچ 2016ء
سرورق ______ اے ایف ایس ایڈورٹائزر لاہور
طباعت ______ اشتیاق اے مشتاق پرنٹرز لاہور
ہدیہ ______ 500/- روپے

تنبیہ

ہمارا ادارہ شبیر برادرز کا نام بغیر ہماری تحریری اجازت بطور ملنے کا پتہ، ڈسٹری بیوٹر، ناشر یا تقسیم کنندگان وغیرہ میں نہ لکھا جائے۔ بصورت دیگر اس کی تمام تر ذمہ داری کتاب طبع کروانے والے پر ہوگی۔ ادارہ ہذا اس کا جواب دہ نہ ہوگا اور ایسا کرنے والے کے خلاف ادارہ قانونی کارروائی کا حق رکھتا ہے۔

شبیر برادرز
زبیدہ سنٹر، ۴۰، اردو بازار لاہور
فون: 042-37246006

ضروری التماس

قارئین کرام! ہم نے اپنی بساط کے مطابق اس کتاب کے متن کی تصحیح میں پوری کوشش کی ہے، تاہم پھر بھی آپ اس میں کوئی غلطی پائیں تو ادارہ کو آگاہ ضرور کریں تاکہ وہ درست کر دی جائے۔ ادارہ آپ کا بے حد شکر گزار ہوگا۔

Marfat.com

شرفِ انتساب

اپنے دورۂ حدیث کے اساتذہ

ڈاکٹر سرفراز احمد نعیمی

دامت برکاتہم العالیہ

(ناظم اعلیٰ تنظیم المدارس العربیہ پاکستان)

...------...

حضرت ابوالطیع محمد انور القادری

دامت برکاتہم العالیہ

(شیخ الحدیث جامعہ نعیمیہ لاہور)

کی نذر

مغاں کہ آبِ عنب را شراب می سازند
چہ ساحراں کہ آتش ز آب می سازند

نیازمندان

محمد محی الدین۔ محمد لیاقت علی رضوی

Marfat.com

فہرست ابواب

کتاب الاطعمة عن رسول اللہ ﷺ	
کتاب الاشربة عن رسول اللہ ﷺ	
الشمائل المحمدیہ (شمائل ترمذی)	

فہرست مضامین

شرف انتساب ۳
امام ترمذی رحمۃ اللہ علیہ ۱۷

كِتَابُ الْاَطْعِمَةِ عَنْ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ

کھانے کے بارے میں نبی اکرم ﷺ سے جو کچھ منقول ہے ۱۹
پاکیزہ رزق سے کھانے کا بیان ۱۹
باب 1: نبی اکرم ﷺ جس چیز پر رکھ کر کھایا کرتے تھے
اس کے بارے میں جو کچھ منقول ہے ۲۱
عام دسترخوان پر کھانا رکھ کر کھانے کا بیان ۲۱
چوکی و میز وغیرہ پر کھانا رکھ کر کھانے کا بیان ۲۲
باب 2: خرگوش کھانے کے بارے میں جو کچھ منقول ہے ۲۳
باب 3: گوہ کھانے کے بارے میں جو کچھ منقول ہے ۲۴
باب 4: بجو کھانے کے بارے میں جو کچھ منقول ہے ۲۵
باب 5: گھوڑے کا گوشت کھانے کے بارے میں جو کچھ منقول ہے ۲۶
باب 6: پالتو گدھوں کے گوشت کے بارے میں جو کچھ منقول ہے ۲۷
باب 7: کفار کے برتنوں میں کھانے کے بارے میں جو کچھ منقول ہے ۲۹
کفار کے برتنوں کے استعمال کا بیان ۳۰
باب 8: وہ چوہا جو گھی میں گر کر مر جائے اس کے بارے میں جو منقول ہے ۳۱
باب 9: بائیں ہاتھ سے کھانے اور پینے کی ممانعت کے بارے میں جو کچھ منقول ہے ۳۲
دائیں ہاتھ سے کھانے پینے کا بیان ۳۳
باب 10: کھانے کے بعد انگلیاں چاٹنے کے بارے میں جو کچھ منقول ہے ۳۴

Marfat.com

باب 11: جو لقمہ گر جائے' جو کچھ اس کے بارے میں منقول ہے ______ ۳۵
باب 12: ''کھانے'' کے درمیان میں سے کھانے کے مکروہ ہونے ______ ۳۷
کے بارے میں جو کچھ منقول ہے ______ ۳۷
باب 13: لہسن اور پیاز کھانے کے مکروہ ہونے کے بارے میں جو کچھ منقول ہے ______ ۳۸
باب 14: پکے ہوئے لہسن کھانے کی رخصت کے بارے میں جو کچھ منقول ہے ______ ۴۱
لہسن کے فوائد کا بیان ______ ۴۲
باب 15: سوتے وقت برتن ڈھانپنے' چراغ اور آگ کو بجھا دینے کے بارے میں جو کچھ منقول ہے ______ ۴۳
باب 16: دو کھجوریں ملا کر کھانے کے مکروہ ہونے کے بارے میں جو کچھ منقول ہے ______ ۴۴
باب 17: کھجور کھانے کے مستحب ہونے کے بارے میں جو کچھ منقول ہے ______ ۴۴
باب 18: کھانے سے فارغ ہو جانے کے بعد اس پر حمد بیان کرنے کے بارے میں جو کچھ منقول ہے ______ ۴۵
باب 19: جذام کے مریض کے ساتھ کھانے کے بارے میں جو کچھ منقول ہے ______ ۴۶
باب 20: مؤمن ایک آنت میں کھاتا ہے اور کافر سات آنتوں میں کھاتا ہے' اس حوالے سے جو کچھ منقول ہے ______ ۴۷
باب 21: ایک شخص کا کھانا دو کے لئے کافی ہونے کے بارے میں جو کچھ منقول ہے ______ ۴۹
باب 22: ٹڈی کھانے کے بارے میں جو کچھ منقول ہے ______ ۵۰
باب 23: ٹڈیوں کے لیے دعائے ضرر کرنا ______ ۵۱
باب 24: نجاست کھانے والے جانوروں کا گوشت کھانے اور دودھ پینے کے بارے میں جو کچھ منقول ہے ______ ۵۲
باب 25: مرغی کھانے کے بارے میں جو کچھ منقول ہے ______ ۵۴
باب 26: سرخاب کا گوشت کھانے کے بارے میں جو کچھ منقول ہے ______ ۵۵
باب 27: بھنا ہوا گوشت کھانے کے بارے میں جو کچھ منقول ہے ______ ۵۷
آگ پر پکی چیز کے سبب نقض وضو والی احادیث کے منسوخ ہونے کا بیان ______ ۵۸
باب 28: ٹیک لگا کر کھانے کے مکروہ ہونے کے بارے میں جو کچھ منقول ہے ______ ۵۹
باب 29: نبی اکرم ﷺ کے میٹھی چیز اور شہد کو پسند کرنے کے بارے میں جو کچھ منقول ہے ______ ۶۰
باب 30: ''شوربا'' زیادہ بنانے کے بارے میں جو کچھ منقول ہے ______ ۶۱
باب 31: ''ثرید'' کی فضیلت کے بارے میں جو کچھ منقول ہے ______ ۶۳
باب 32: گوشت کو نوچ کر کھانے کے بارے میں جو کچھ منقول ہے ______ ۶۴
باب 33: گوشت کو چھری کے ذریعے کاٹ کر کھانے کی رخصت کے حوالے سے نبی اکرم ﷺ سے جو کچھ منقول ہے ______ ۶۵

Marfat.com

باب 34: نبی اکرم ﷺ کو کون سا گوشت زیادہ محبوب تھا اس حوالے سے جو کچھ منقول ہے ___ ۶۶
باب 35: سرکہ کے بارے میں جو کچھ منقول ہے ___ ۶۷
نبی کریم ﷺ کے فقر کا بیان ___ ۶۹
باب 36: تربوز کو تر کھجور کے ساتھ کھانے کے بارے میں جو کچھ منقول ہے ___ ۷۰
چربی کم کرنا ___ ۷۱
صحتمند دل ___ ۷۱
صحتمند ہڈی ___ ۷۱
گردے کی صحت ___ ۷۲
آنکھوں کی صحت ___ ۷۲
مدافعاتی عمل کی حمایت ___ ۷۲
تربوز جیسا کوئی دوسرا پھل نہیں ___ ۷۲
باب 37: ککڑی کو تر کھجور کے ساتھ کھانے کے بارے میں جو کچھ منقول ہے ___ ۷۳
ککڑی کے طبی فوائد کا بیان ___ ۷۴
ککڑی کے فوائد ___ ۷۴
باب 38: اونٹوں کا پیشاب پینے کے بارے میں جو کچھ منقول ہے ___ ۷۵
پیشاب سے بچنے کا حکم اور ائمہ کرام کی تصریحات کا بیان ___ ۷۷
باب 39: کھانے سے پہلے اور اس کے بعد وضو کرنا ___ ۷۹
باب 40: کھانے سے پہلے وضو نہ کرنا ___ ۸۰
باب 41: کدو کھانے کے بارے میں جو کچھ منقول ہے ___ ۸۰
باب 42: زیتون کا تیل کھانے کے بارے میں جو کچھ منقول ہے ___ ۸۱
زیتون کا معنی اور اس کے طبی فوائد ___ ۸۴
والتین والزیتون کی تفسیر میں مفسرین کے اقوال ___ ۸۴
تین اور زیتون سے کیا مرا ہے؟ ___ ۸۵
تین کے ساتھ قسم اٹھانے کی وجہ ___ ۸۶
انجیر میں زکوۃ کے لازم ہونے کے بارے میں اختلاف ___ ۸۷
باب: 43 زیر ملکیت (غلام یا کنیز) اور زیر کفالت کے ساتھ کھانے کے بارے میں جو کچھ منقول ہے ___ ۸۷

Marfat.com

غلاموں کے ساتھ حسن سلوک کا بیان ____ ۸۸
نوکر و غلام کے ساتھ بیٹھ کر کھانا کھانے کا بیان ____ ۸۹
باب 44: کھانا کھلانے کی فضیلت کے بارے میں جو کچھ منقول ہے ____ ۸۹
اللہ کی رضا کے لئے کھانا کھلانے کی فضیلت کا بیان ____ ۹۰
ایثار کی فضیلت میں احادیث ____ ۹۰
الدھر: ۸ حضرت علی کے متعلق نازل ہوئی ہے یا ایک انصاری کے متعلق؟ ____ ۹۱
حضرت علی (رضی اللہ عنہ) کا اپنے آپ کو اور اپنے اہل و عیال کو تین دن بھوکا رکھ کر مسکین، یتیم اور قیدی کو کھانا کھلانا ____ ۹۱
حضرت علی کے مذکور ایثار کی روایت کو نقل کرنے والے مفسرین ____ ۹۳
محققین مفسرین کا حضرت علی کے اس ایثار کی روایت کو مسترد کرنا ____ ۹۴
مسکین اور یتیم کا معنی ____ ۹۹
ابرار کا محتاجوں کے ساتھ نیکی کر کے صلہ اور ستائش سے منع کرنا اور اس کی وجہ ____ ۹۹
باب 45: رات کا کھانا کھانے کی فضیلت کے بارے میں جو کچھ منقول ہے ____ ۱۰۲
باب 46: کھانے پر بسم اللہ پڑھنے کے بارے میں جو کچھ منقول ہے ____ ۱۰۳
باب 47: جب ہاتھ میں چکنائی موجود ہو تو اس وقت (اسے دھوئے بغیر) رات بسر کرنے کے مکروہ ہونے کے بارے میں جو کچھ منقول ہے ____ ۱۰۵

كِتَابُ الْاَشْرِبَةِ عَنْ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ

کتاب: مشروبات کے متعلق جو نبی اکرم ﷺ سے منقول ہے ____ ۱۰۷
باب 1: شراب پینے والے کے بارے میں جو کچھ منقول ہے ____ ۱۰۷
حرمت شراب کا بیان ____ ۱۰۹
باب 2: ہر نشہ آور چیز کے حرام ہونے کے بارے میں جو کچھ منقول ہے ____ ۱۱۵
باب 3: یہ جو منقول ہے: جس چیز کی زیادہ مقدار نشہ پیدا کرے اس کی تھوڑی مقدار بھی حرام ہے ____ ۱۱۷
باب 4: مٹکے کی نبیذ کے بارے میں جو کچھ منقول ہے ____ ۱۱۸
باب 5: دباء، حنتم، نقیر میں نبیذ تیار کرنے کے مکروہ ہونے کے بارے میں جو کچھ منقول ہے ____ ۱۱۹
باب 6: برتنوں میں نبیذ تیار کرنے کی جو رخصت منقول ہے ____ ۱۲۰
باب 7: مشکیزوں میں نبیذ تیار کرنے کے بارے میں جو کچھ منقول ہے ____ ۱۲۱
شراب کی تحریم کی متعلق احادیث ____ ۱۲۲

Marfat.com

خمر کی حقیقت میں مذاہب فقہاء ۱۲۳

خمر کا بعینہ حرام ہونا اور غیر خمر کا مقدار نشہ میں حرام ہونا ۱۲۵

جس مشروب کی تیزی سے نشہ کا خدشہ ہو اس میں پانی ملا کر پینے کا جواز ۱۲۵

جس مشروب کی کثیر مقدار نشہ آور ہو اس کی قلیل مقدار کے حلال ہونے پر فقہاء احناف کے دلائل ۱۲۶

انگریزی دواؤں اور پرفیوم کا شرعی حکم ۱۲۷

شراب نوشی پر وعید کی احادیث ۱۲۹

خمر کی حد کا بیان ۱۳۰

باب 8: وہ دانے جن کے ذریعے شراب تیار کی جاتی ہے اس کے بارے میں جو کچھ منقول ہے ۱۳۱

اللہ تعالیٰ کو حضرت جعفر کے محبوب ہونے کی وجہ ۱۳۲

حضرت علی کا تقویٰ اور شراب سے نفرت ۱۳۳

دس شرابی زمین میں دھنس گئے ۱۳۳

شہنشاہ جہانگیر اور شراب ۱۳۴

شہزادہ دانیال اور مراد کی ہلاکت ۱۳۴

شہنشاہ بابر اور شراب ۱۳۴

ہمایوں اور نشہ ۱۳۴

محمد شاہ رنگیلے کی شکست ۱۳۵

منشیات کے نقصانات ۱۳۵

اسلام میں نشے کی مذمت ۱۳۶

کاروباری پریشانیاں ۱۳۷

بری سوسائٹی ۱۳۷

جنسی وجوہات ۱۳۷

ناسازگار حالات اور ذہنی پریشانیاں ۱۳۸

بطور فیشن یا شوقیہ ۱۳۸

تجسس ۱۳۸

والدین کی غفلت ۱۳۸

امراض تنفس ۱۳۹

Marfat.com

امراض معدہ اور منشیات ۱۳۹
دماغی امراض اور منشیات ۱۳۹
اعصابی امراض اور منشیات ۱۳۹
امراض جگر اور منشیات ۱۳۹
منشیات اور جسمانی کمزوری ۱۳۹
قوت مدافعت میں کمی ۱۴۰
امراض کا دبے رہنا ۱۴۰
منشیات اور جلدی امراض ۱۴۰
گردوں پر اثر ۱۴۰
نشہ اور نامکمل اولاد ۱۴۰
بینائی میں کمزوری ۱۴۰
خانہ بربادی ۱۴۰
نشہ اور چوری ۱۴۱
جوانی کی موت اور نشہ ۱۴۱
تمباکو نوشی کے بھیانک اثرات ۱۴۱
سگریٹ نوشی کی تاریخ ۱۴۱
سگریٹ میں دس زہر ۱۴۲
سگریٹ چھوڑنے کا طریقہ ۱۴۳
شراب کے نقصانات ۱۴۴
امراض معدہ اور شراب ۱۴۵
امراض امعاء اور شراب ۱۴۵
امراض جگر اور شراب ۱۴۵
گردوں پر شراب کا اثر ۱۴۵
امراض قلب اور شراب ۱۴۵
شراب کے اثرات اعصابی نظام پر ۱۴۶
معاشرے پر اثرات ۱۴۶

Marfat.com

ہیروئن کی تباہی ۱۴۷
افیون کے خوفناک اثرات ۱۴۸
حشیش کے نقصانات ۱۴۸
بعض ڈاکٹریہ ادویہ ۱۴۸
چائے نوشی کے نقصانات ۱۴۹
باب 9: کچی اور پکی کھجوروں کو ملا کر (نبیذ تیار کرنے) کے بارے میں جو کچھ منقول ہے ۱۵۰
شراب اور جوئے کی حرمت کا بیان ۱۵۱
شراب کے برے اثرات ۱۵۲
باب 10: سونے یا چاندی کے برتن میں پینے کے مکروہ ہونے کے بارے میں جو کچھ منقول ہے ۱۵۵
باب 11: کھڑے ہو کر پینے کی ممانعت کے بارے میں جو کچھ منقول ہے ۱۵۶
باب 12: کھڑے ہو کر پینے کی رخصت کے بارے میں جو کچھ منقول ہے ۱۵۷
باب 13: برتن میں سانس لینے کے بارے میں جو کچھ منقول ہے ۱۵۸
باب 14: پیتے ہوئے دو مرتبہ سانس لینے کے بارے میں جو کچھ منقول ہے ۱۶۰
باب 15: پینے کی چیز میں پھونک مارنے کے مکروہ ہونے کے بارے میں جو کچھ منقول ہے ۱۶۱
باب 16: برتن میں سانس لینے کے مکروہ ہونے کے بارے میں جو کچھ منقول ہے ۱۶۲
باب 17: مشکیزے کو اوندھا کر کے پینے کی ممانعت کے بارے میں جو کچھ منقول ہے ۱۶۲
باب 18: اس بارے میں جو رخصت منقول ہے ۱۶۲
باب 19: دائیں طرف والا پینے کا زیادہ حقدار ہوتا ہے اس بارے میں جو کچھ منقول ہے ۱۶۳
باب 20: لوگوں کو پلانے والا سب سے آخر میں خود پیئے گا ۱۶۴
باب 21: نبی اکرم ﷺ کو کون سا مشروب زیادہ محبوب تھا ۱۶۵

شمائل ترمذی شریف

باب 1: نبی اکرم ﷺ کی ظاہری شکل وصورت کے بارے میں جو کچھ منقول ہے ۱۶۶
باب 2: مہر نبوت کے بارے میں جو کچھ منقول ہے ۱۷۱
رسول اللہ (صلی اللہ علیہ وسلم) خاتم الانبیاء ہیں ۱۷۵
ختم نبوت سے متعلق قرآن وسنت سے دلائل کا بیان ۱۷۵
سیدنا محمد صلی اللہ علیہ وسلم کے خاتم النبیین اور آخری نبی ہونے کے متعلق قرآن مجید کی آیات ۱۷۶

Marfat.com

سیدنا محمد (صلی اللہ علیہ وسلم) کے خاتم النبیین ہونے کے متعلق احادیث صحیحہ مقبولہ ۱۷۹
نبی (صلی اللہ علیہ وسلم) کے بعد مدعی نبوت کی تصدیق کرنے والوں کو فقہاء اسلام کا کافر اور مرتد قرار دینا ۱۸۶
منکرین ختم نبوت کا اجمالی جائزہ ۱۹۰
مرزا غلام احمد قادیانی کا ختم نبوت پر ایمان واصرار ۱۹۱
محدثیت سے نبوت تک ترقی ۱۹۲
مسیح موعود کی اہمیت ۱۹۳
مرزا صاحب حقیقی نبی ۱۹۳
ختم نبوت کی تجدید ۱۹۴
بروزی کمالات گویا مرزا صاحب خود سیدنا محمد رسول اللہ (صلی اللہ علیہ وسلم) کی ذات ۱۹۵
مرزا صاحب کا دعویٰ کہ وہ تشریعی نبی ہیں ۱۹۶
مرزا صاحب کا جہاد کو منسوخ قرار دینا ۱۹۶
باب 3: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے بالوں کے بارے میں جو کچھ منقول ہے ۱۹۷
موئے مبارک کے ساتھ صحابہ کرام رضوان اللہ تعالی علیہم اجمعین کا معاملہ ۱۹۹
باب 4: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے کنگھی کرنے کے بارے میں جو کچھ منقول ہے ۲۰۳
باب 5: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے سر اور داڑھی کے سفید بالوں کے بارے میں جو کچھ منقول ہے ۲۰۴
باب 6: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے خضاب استعمال کرنے کے بارے میں جو کچھ منقول ہے ۲۰۵
باب 7: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے سرمہ استعمال کرنے کے بارے میں جو کچھ منقول ہے ۲۰۷
باب 8: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے لباس کے بارے میں جو کچھ منقول ہے ۲۰۸
باب 9: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے طرز زندگی کے بارے میں جو کچھ منقول ہے ۲۱۲
باب 10: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے موزے کے بارے میں جو کچھ منقول ہے ۲۱۳
باب 11: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے جوتوں کے بارے میں جو کچھ منقول ہے ۲۱۳
باب 12: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کی انگوٹھی کے بارے میں جو کچھ منقول ہے ۲۱۵
باب 13: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم دائیں ہاتھ میں انگوٹھی پہنتے تھے ۲۱۷
باب 14: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کی تلوار کے بارے میں جو کچھ منقول ہے ۲۱۹
باب 15: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کی "زرہ" کے بارے میں جو کچھ منقول ہے ۲۲۰
باب 16: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے "خود" کے بارے میں جو کچھ منقول ہے ۲۲۰

Marfat.com

باب17: نبی اکرم ﷺ کے عمامے کے بارے میں جو کچھ منقول ہے ____ ۲۲۱
باب18: نبی اکرم ﷺ کے تہبند کے بارے میں جو کچھ منقول ہے ____ ۲۲۲
باب19: نبی اکرم ﷺ کے چلنے کے بارے میں جو کچھ منقول ہے ____ ۲۲۳
باب20: نبی اکرم ﷺ کے رومال (سر پر باندھنے) کے بارے میں جو کچھ منقول ہے ____ ۲۲۴
باب21: نبی اکرم ﷺ کے بیٹھنے کے بارے میں جو کچھ منقول ہے ____ ۲۲۴
آداب واحکام مسجد کا بیان ____ ۲۲۵
باب22: نبی اکرم ﷺ کے ٹیک لگانے کے بارے میں جو کچھ منقول ہے ____ ۲۲۸
باب23: نبی اکرم ﷺ کے (کسی آدمی سے) ٹیک لگانے کے بارے میں جو کچھ منقول ہے ____ ۲۳۰
باب24: نبی اکرم ﷺ کے کھانے کے طریقے کے بارے میں جو کچھ منقول ہے ____ ۲۳۰
باب25: نبی اکرم ﷺ کی روٹی کے بارے میں جو کچھ منقول ہے ____ ۲۳۱
باب26: نبی اکرم ﷺ کے سالن کے بارے میں جو کچھ منقول ہے ____ ۲۳۳
کدو شریف بہت سی بیماریوں کا علاج ____ ۲۳۷
کدو سے علاج ____ ۲۳۷
سر درد سے فوری نجات ____ ۲۳۷
دانتوں کے امراض سے نجات ____ ۲۳۸
آنکھوں کی بیماریاں ختم ____ ۲۳۸
ہونٹوں کے امراض کے لئے ____ ۲۳۸
پھنسیوں سے نجات کے لئے ____ ۲۳۸
بواسیر اور خونی اسہال کے لئے ____ ۲۳۸
پیاس کی شدت میں مفید ____ ۲۳۸
یرقان سے نجات ____ ۲۳۸
حلواء اور شہد کے پسند ہونے کا بیان ____ ۲۳۹
سرکہ بہترین سالن ہے ____ ۲۴۱
باب27: کھانے (سے پہلے) نبی اکرم ﷺ کے وضو کرنے کے بارے میں جو کچھ منقول ہے ____ ۲۴۵
باب28: نبی اکرم ﷺ کھانا کھانے سے پہلے اور فارغ ہونے کے بعد کیا پڑھا کرتے تھے ____ ۲۴۵
اس بارے میں جو کچھ منقول ہے ____ ۲۴۵

Marfat.com

کھانا کھانے سے پہلے بسم اللہ شریف پڑھنے کا بیان ۲۴۶
کھانا کھانے سے پہلے اور بعد میں ہاتھ منہ دھونے کا بیان ۲۴۷
بسم اللہ بھول جائے تو یاد آنے پر پڑھنے کا بیان ۲۴۷
باب 29: نبی اکرم ﷺ کے پیالے کے بارے میں جو کچھ منقول ہے ۲۴۹
باب 30: نبی اکرم ﷺ کے پھل (کھانے) کے بارے میں جو کچھ منقول ہے ۲۵۰
باب 31: نبی اکرم ﷺ کے مشروبات کے بارے میں جو کچھ منقول ہے ۲۵۲
باب 32: نبی اکرم ﷺ کے پینے کے طریقے کے بارے میں جو کچھ منقول ہے ۲۵۳
باب 33: نبی اکرم ﷺ کے خوشبو استعمال کرنے کے بارے میں جو کچھ منقول ہے ۲۵۵
باب 34: نبی اکرم ﷺ کا گفتگو کرنے کا طریقہ کیا ہوتا تھا ۲۵۶
باب 35: نبی اکرم ﷺ کے مسکرانے کے بارے میں جو کچھ منقول ہے ۲۵۷
باب 36: نبی اکرم ﷺ کے مزاح کے طریقے کے بارے میں جو کچھ منقول ہے ۲۶۱
باب 37: نبی اکرم ﷺ کے شعر سنانے کے بارے میں جو کچھ منقول ہے ۲۶۳
باب 38: رات کے وقت نبی اکرم ﷺ کے کلام کرنے کے بارے میں جو کچھ منقول ہے ۲۶۶
باب 39: نبی اکرم ﷺ کے سونے کے طریقے کے بارے میں جو کچھ منقول ہے ۲۶۹
باب 40: نبی اکرم ﷺ کی عبادت کے بارے میں جو کچھ منقول ہے ۲۷۱
باب 41: چاشت کی نماز کا بیان ۲۷۸
نماز چاشت کا بیان ۲۸۱
باب 42: نفل نماز گھر میں ادا کرنا ۲۸۲
باب 43: نبی اکرم ﷺ کے روزہ رکھنے کے بارے میں جو کچھ منقول ہے ۲۸۲
باب 44: نبی اکرم ﷺ کی قرأت کے بارے میں جو کچھ منقول ہے ۲۸۷
باب 45: نبی اکرم ﷺ کے رونے کے بارے میں جو کچھ منقول ہے ۲۸۹
اللہ کی بارگاہ میں رونے کا بیان ۲۹۱
باب 46: نبی اکرم ﷺ کے بستر کے بارے میں جو کچھ منقول ہے ۲۹۳
فقر کے معنی ومفہوم کا بیان ۲۹۴
باب 47: نبی اکرم ﷺ کی عاجزی اور انکساری کے بارے میں جو کچھ منقول ہے ۲۹۶
عاجزی اختیار کرنے کا بیان ۲۹۷

Marfat.com

مسکین کی فضیلت کا بیان ۳۰۲
باب 48: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے اخلاق کے بارے میں جو کچھ منقول ہے ۳۰۵
خلق اور خلق کا معنی ۳۰۵
حسن اخلاق کی تعلیم، تلقین اور تاکید کے متعلق احادیث ۳۰۵
رسول اللہ (صلی اللہ علیہ وسلم) کے محاسن اور اخلاق کے متعلق احادیث اور آثار ۳۰۶
عبداللہ بن ابی کی نماز جنازہ پڑھانا ۳۰۶
فتح مکہ کے بعد ابوسفیان اور ہند کو معاف کر دینا ۳۱۶
فتح مکہ کے بعد صفوان بن امیہ کو معاف کر دینا ۳۱۷
فتح مکہ کے بعد عکرمہ بن ابی جہل کو معاف کر دینا ۳۱۸
فتح مکہ کے بعد (طائف میں) وحشی کو معاف کر دینا ۳۱۸
ہبار بن الاسود کو معاف کر دینا ۳۲۰
منافقوں اور دیہاتیوں سے درگزر کرنا ۳۲۰
وانك لعلى خلق عظيم میں مصنف کی نکتہ آفرینی ۳۲۳
باب 49: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے حیاء کرنے کے بارے میں جو کچھ منقول ہے ۳۲۹
باب 50: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے پچھنے لگوانے کے بارے میں جو کچھ منقول ہے ۳۲۹
باب 51: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے اسماء مبارکہ کے بارے میں جو کچھ منقول ہے ۳۳۱
اسمائے مبارک کی تعداد ۳۳۳
اصل اسم مبارک: ۳۳۳
باب 52: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے طرز زندگی کے بارے میں جو کچھ منقول ہے ۳۳۴
باب 53: نبی اکرم کی عمر مبارک کے بارے میں جو کچھ منقول ہے ۳۳۹
باب 54: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کی وفات کے بارے میں جو کچھ منقول ہے ۳۴۰
باب 55: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کی وراثت کے بارے میں جو کچھ منقول ہے ۳۵۰
باب 56: خواب میں نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کی زیارت کرنے کے بارے میں جو کچھ منقول ہے ۳۵۲
خواب اور حس روحانی کا بیان ۳۵۲
بیداری میں نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کی زیارت ۳۵۶
قبر رسول صلی اللہ علیہ وسلم سے مصافحہ کے لئے ہاتھ مبارک کا باہر آنا ۳۵۷

Marfat.com

زیارتِ مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وسلم کی نیت سے مدینہ میں سکونت ۳۵۹
حضور صلی اللہ علیہ وسلم کے نام تبع الحمیری کا مکتوب ۳۶۰
امام بوصیری رحمۃ اللہ علیہ کی فالج سے شفایابی اور چادر کی عطا ۳۶۱
ملکوتِ ارض وسما میں تصرف کا بیان ۳۶۲
بہجۃ الاسرار میں بشارات کا ذکر ۳۶۳
امام ابوالحسن کا خواب بیان کرنے کا معمول ۳۶۳
حضرت شیخ ابوالعباس رحمۃ اللہ علیہ کی بارگاہ مصطفیٰ ﷺ میں حضوری ۳۶۳
قرآن وسنت سے رویائے صالحہ کا ثبوت ۳۶۴
نبوت ورسالت ختم، بشارات جاری ہیں ۳۶۵
نبوت ختم ہوگئی لیکن مبشرات باقی ہیں ۳۶۶
اچھے خواب پر شکر اور برے پر پناہ طلبی ۳۶۶
جو شخص کوئی برا خواب دیکھے وہ اس کے شر سے اللہ تعالیٰ کی پناہ مانگے۔ ۳۶۶
خواب کی اقسام ۳۶۷
خواب میں بشارت اور امام بخاری کی بینائی کا لوٹ آنا ۳۶۷

Marfat.com

امام ترمذی رحمۃ اللہ علیہ

نام: آپ کا نام محمد بن عیسیٰ ہے اور آپ کی کنیت ابو عیسیٰ ہے۔

اسم منسوب: آپ کا اسم منسوب ''ترمذی'' ہے جو دریائے جیحون کے قریب آباد شہر ''ترمذ'' کی نسبت سے ہے۔ یہ صوبہ بلخ کا شہر ہے۔

پیدائش: امام ترمذی رحمۃ اللہ علیہ 209 ہجری میں پیدا ہوئے۔

اساتذہ: امام ترمذی رحمۃ اللہ علیہ نے علم حدیث کی طلب میں خراسان' عراق اور حجاز کے مختلف علاقوں کا سفر کیا اور وہاں کے جلیل القدر محدثین سے استفادہ کیا۔

آپ کے اساتذہ میں سے امام بخاری رحمۃ اللہ علیہ' امام مسلم رحمۃ اللہ علیہ اور امام ابو داؤد رحمۃ اللہ علیہ ''صحاح ستہ'' کے مؤلفین میں شامل ہیں جبکہ امام ترمذی رحمۃ اللہ علیہ کے چند اساتذہ ایسے ہیں جو صحاح ستہ کے ان مؤلفین کے بھی استاد ہیں۔

تلامذہ: امام ترمذی رحمۃ اللہ علیہ سے ایک خلق کثیر نے استفادہ کیا۔ مشہور محدث حافظ ابن حجر عسقلانی نے اپنی تصنیف ''تہذیب التہذیب'' میں امام ترمذی رحمۃ اللہ علیہ کے تلامذہ کے اسماء تفصیل سے نقل کیے ہیں۔

امام ترمذی رحمۃ اللہ علیہ نے اپنی ''جامع'' میں دو ایسی روایات بھی نقل کی ہیں جو امام بخاری رحمۃ اللہ علیہ نے امام ترمذی رحمۃ اللہ علیہ سے سنی ہیں۔

تصانیف: مؤرخین نے امام ترمذی رحمۃ اللہ علیہ کی کئی تصانیف کے نام نقل کئے ہیں جن میں سے تین کتابیں شائع ہو چکی ہیں اور عام دستیاب ہیں۔

(i) کتاب العلل: یہ ایک مختصر تصنیف ہے جس میں امام ترمذی رحمۃ اللہ علیہ نے بعض ''معلل'' روایات میں موجود خفیہ علتوں کی نشاندہی کی ہے۔

(ii) شمائل محمدیہ: یہ ایک مختصر مجموعہ ہے جس میں نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کی صورت مبارکہ اور سیرت مبارکہ سے متعلق روایات کو نہایت جامعیت اور اختصار کے ساتھ نقل کیا گیا ہے۔

بہت سے متقدمین و متاخرین اہل علم نے اس کتاب کی افادیت کے پیش نظر اس کی شروح تحریر کی ہیں۔ راقم الحروف ''فقیر جہانگیر'' نے بھی اپنی بساط کے مطابق اس کی خدمت کرنے کا شرف حاصل کیا ہے۔

(iii) جامع ترمذی: یہ امام ترمذی رحمۃ اللہ علیہ کی سب سے مشہور تصنیف ہے جو اپنی جامعیت' افادیت اور ترتیب کے اعتبار سے' صحاح ستہ کی دیگر کتابوں کے درمیان نمایاں اور انفرادی حیثیت کی مالک ہے۔

امام ترمذی رحمۃ اللہ علیہ نے اپنی اس تصنیف میں جس اسلوب کو اختیار کیا ہے' وہ اور کسی کتاب میں نظر نہیں آتا۔

Marfat.com

☆ امام ترمذی رحمۃ اللہ علیہ اکثر اوقات حدیث نقل کرنے کے بعد اس بات کی وضاحت کر دیتے ہیں کہ اسی موضوع پر دیگر کون سے صحابہ کرام سے احادیث منقول ہیں؟

☆ امام ترمذی رحمۃ اللہ علیہ حدیث نقل کرنے کے بعد یہ وضاحت کرتے ہیں کہ علم حدیث کی مخصوص اصطلاح کے حوالے سے ان کی نقل کردہ حدیث "صحیح"، "ضعیف" یا "حسن" کس مرتبے کی مالک ہے؟

☆ اسی طرح امام ترمذی رحمۃ اللہ علیہ حدیث کی سند میں موجود راوی پر "جرح وتعدیل" کے حوالے سے محدثین کی آراء نقل کر دیتے ہیں۔

☆ اگر سند میں کسی راوی کی کنیت مذکور ہو تو امام ترمذی رحمۃ اللہ علیہ اس کا نام بیان کر دیتے ہیں۔

☆ اگر کسی روایت، کسی سند یا متن میں کوئی علت یا اضطراب پایا جاتا ہو تو امام ترمذی رحمۃ اللہ علیہ اس کی وضاحت کر دیتے ہیں۔

☆ امام ترمذی رحمۃ اللہ علیہ کی سب سے نمایاں خصوصیت یہ ہے کہ وہ فقہی معاملات سے متعلق احادیث نقل کرنے کے بعد اس کے بارے میں صحابہ کرام، تابعین عظام اور بعد کے زمانے سے تعلق رکھنے والے فقہاء کی فقہی آراء نقل کرتے ہیں۔

اگر آپ "جامع ترمذی" کا بالاستیعاب مطالعہ کریں تو یہ بات سامنے آتی ہے کہ امام ترمذی رحمۃ اللہ علیہ نے "جامع ترمذی" میں حدیث کی "تکنیکی حیثیت" سے متعلق امام بخاری رحمۃ اللہ علیہ کی آراء کو کئی مقامات پر نقل کیا ہے لیکن جب حدیث کے موضوع سے متعلق فقہاء کی فقہی آراء کو نقل کرنے کی ضرورت پیش آتی ہے تو وہاں امام شافعی رحمۃ اللہ علیہ، امام احمد رحمۃ اللہ علیہ، اسحاق بن راہویہ رحمۃ اللہ علیہ اور دیگر "فقہاء" کی آراء نقل کر دیتے ہیں لیکن "امام بخاری رحمۃ اللہ علیہ" کی فقہی آراء نقل نہیں کرتے! کیوں؟

امام بخاری رحمۃ اللہ علیہ، علم حدیث میں اپنے تمام تر مرتبہ ومقام کے باوصف، علم فقہ میں اس حیثیت کے مالک بہر حال نہیں ہیں جو امام شافعی رحمۃ اللہ علیہ یا امام احمد بن حنبل رحمۃ اللہ علیہ کو حاصل ہے اس سے ہمارے زمانے کے ان مہربانوں کو اپنی اصلاح کرنی چاہئے جو امام بخاری رحمۃ اللہ علیہ کی "فقہی تحقیقات" کی روشنی میں "امام اعظم رحمۃ اللہ علیہ" پر زبان طعن دراز کرتے ہیں۔

آپ یہاں یہ کہہ سکتے ہیں۔ امام ترمذی رحمۃ اللہ علیہ نے "امام ابوحنیفہ رحمۃ اللہ علیہ" کی فقہی آراء بھی نقل نہیں کی ہیں تو ہم اس کے جواب میں یہی کہیں گے کہ امام ترمذی رحمۃ اللہ علیہ بنیادی طور پر امام بخاری کے طبقے کے آدمی ہیں۔ اس لیے اگر وہ "امام اعظم رحمۃ اللہ علیہ" کے بارے میں "تحفظات" کا شکار ہوں تو اس پر چنداں حیرت کی ضرورت نہیں ہے لیکن قابل غور پہلو یہ ہے کہ جب وہ اپنے ہی طبقے سے تعلق رکھنے والے، اپنے استاد اور اپنے شاگرد (امام بخاری رحمۃ اللہ علیہ) کی آراء نقل نہ کریں۔

شروحات: جامع ترمذی کی اہمیت اور افادیت کے پیش نظر "عربی زبان" میں اس کی کئی شروح تحریر کی گئی ہیں جن میں سے چند ایک کے اسماء درج ذیل ہیں۔

(i) عارضۃ الاحوذی: یہ جامع ترمذی کی سب سے مقبول شرح ہے۔ اس کے مصنف چھٹی صدی ہجری کے ممتاز محقق ابوبکر محمد بن عبداللہ المالکی ہیں جو "ابن العربی" کے نام سے مشہور ہیں، یہ شرح عام دستیاب ہو جاتی ہے۔

قوت المغتذی: یہ امام جلال الدین سیوطی شافعی رحمۃ اللہ علیہ کی مختصر شرح ہے۔ مؤلف 10 ویں صدی ہجری کے سربرآوردہ اہل علم میں سے ایک ہیں۔ اس کے علاوہ بعض دیگر شروحات بھی ہیں۔

انتقال: 13 رجب المرجب 279 میں "ترمذ" میں امام ترمذی رحمۃ اللہ علیہ کا انتقال ہو گیا اور وہیں آپ کو سپرد خاک کیا گیا۔

Marfat.com

کِتَابُ الْاَطْعِمَةِ

عَنْ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ

کھانے کے بارے میں نبی اکرم ﷺ سے جو کچھ منقول ہے

پاکیزہ رزق سے کھانے کا بیان

یٰاَیُّهَا النَّاسُ کُلُوْا مِمَّا فِی الْاَرْضِ حَلٰلًا طَیِّبًا، وَّلَا تَتَّبِعُوْا خُطُوٰتِ الشَّیْطٰنِ اِنَّهٗ لَکُمْ عَدُوٌّ مُّبِیْنٌ .

(۱۶۸، البقرہ)

اے لوگو! کھاؤ ان چیزوں میں سے جو زمین میں حلال پاکیزہ ہیں اور مت چلو شیطان کے قدموں کے۔ بے شک وہ تمہارے لئے کھلا ہوا دشمن ہے۔

امام جلال الدین سیوطی علیہ الرحمہ لکھتے ہیں کہ ابن مردویہ نے حضرت ابن عباس (رضی اللہ عنہما) سے روایت کیا کہ یہ آیت نبی اکرم (صلی اللہ علیہ وسلم) کے پاس تلاوت کی گئی لفظ آیت: یٰاَیُّهَا الَّذِیْنَ کُلُوْا مِمَّا فِی الْاَرْضِ حَلٰلًا طَیِّبًا سعد بن ابی وقاص (رضی اللہ عنہ) کھڑے ہوئے اور عرض کیا یا رسول اللہ میرے لئے اللہ تعالیٰ سے دعا کیجئے کہ وہ مجھے مستجاب الدعا بنا دے۔ آپ نے فرمایا اے سعد! اپنے کھانے کو حلال کر لے تو مستجاب الدعا ہو جاؤ گے قسم ہے اس ذات کی جس کے قبضہ میں محمد (صلی اللہ علیہ وسلم) کی جان ہے آدمی جب حرام لقمہ اپنے پیٹ میں ڈالتا ہے تو اس سے چالیس دن کی عبادت قبول نہیں کی جاتیں اور جو گوشت حرام اور سود سے پیدا ہوتا ہے وہ دوزخ کی آگ کا زیادہ مستحق ہے۔

ابن جریر، ابن ابی حاتم نے حضرت ابن عباس (رضی اللہ عنہما) سے روایت کیا کہ لفظ آیت وَلَا تَتَّبِعُوْا خُطُوٰتِ الشَّیْطٰنِ سے اس کا عمل مراد ہے یعنی شیطان کے عمل کی تابعداری نہ کرو۔ (تفسیر درمنثور، سورہ بقرہ، بیروت)

امام ابو عبد اللہ قرطبی علیہ الرحمہ لکھتے ہیں کہ اس میں چار مسائل ہیں۔

مسئلہ نمبر 1: اللہ تعالیٰ کا ارشاد ہے: یٰاَیُّهَا النَّاسُ بعض علماء نے فرمایا: یہ آیت ثقیف، خزاعہ اور بنی مدلج کے بارے میں نازل ہوئی کیونکہ انہوں نے اپنے اوپر جانوروں میں سے کچھ حرام کئے تھے۔ لفظ عام ہے اور یہاں طیب سے مراد حلال ہے یہ لفظ کے اختلاف کی وجہ سے تاکید ہے۔ یہ طیب کے بارے میں امام مالک کا قول ہے۔ امام شافعی نے فرمایا: طیب سے مراد ہے جس سے

Marfat.com

لذت حاصل کی جائے۔ یہ تنویع ہے اسی وجہ سے گندے حیوان کے کھانے سے منع کیا گیا ہے۔

مسئلہ نمبر2: اللہ تعالیٰ کا ارشاد ہے: حلالا طیبا، حلالا حال ہے۔ بعض نے فرمایا: مفعول ہے حلال کو حلال کہنے کی وجہ یہ ہے اس سے منع کی گرہ کھل جاتی ہے ت۔ حضرت سہل بن عبداللہ نے کہا: نجات تین چیزوں میں ہے: حلال کھانا، فرائض ادا کرنا اور نبی کریم (صلی اللہ علیہ وسلم) کی پیروی کرنا، ابوعبداللہ ساجی نے کہا: اس کا نام سعید بن زید تھا۔ پانچ خصال کے ساتھ علم مکمل ہوتا ہے: 1)) اللہ تعالیٰ کی معرفت 2)) حق کی معرفت 3)) اللہ تعالیٰ کے لئے عمل میں اخلاص 4)) سنت پر عمل 5)) حلال کھانا۔ اگر ان میں سے ایک خصلت بھی نہ پائی جائے تو عمل بلند نہیں ہوتا۔ حضرت سہل نے کہا: حلال کھانا ہو ہی نہیں سکتا مگر علم کے ساتھ۔ اور مال حلال نہیں ہوسکتا حتیٰ کہ وہ چھ چیزوں سے پاک ہو: سود، حرام، السحت یہ مجمل اسم ہے۔۔۔ خیانت، مکروہ اور شبہ۔

مسئلہ نمبر3: اللہ تعالیٰ کا ارشاد ہے: ولا تتبعوا یہ نہی ہے۔ خطوت الشیطن، خطوت جمع ہے خطوۃ اور خطوۃ کی، دونوں کا معنی ایک ہے۔ فراء نے کہا الخطوات خطوۃ کی (خاء کے فتحہ کے ساتھ) جمع ہے خطوۃ (خاء کے ضمہ کے ساتھ) دو قدموں کے درمیان کے فاصلہ کو کہتے ہیں۔ جوہری نے کہا: جمع قلت خطوات اور خطوات ہے اور جمع کثرت خطا ہے اور الخطوۃ (خاء کے فتحہ کے ساتھ) مصدر ہے۔ جمع خطوات اور خطاء ہے جیسے رکوۃ اور رکاء ہے۔ امرء القیس نے کہا:

لها وثبات كوثب الظباء فواد خطاء و واد مطر

ابوالسماء العدوی اور عبید بن عمیر نے خطوات (خا اور طا کے فتحہ کے ساتھ) پڑھا ہے۔ حضرت علی بن ابی طالب، قتادہ، اعرج، عمرو بن میمون اور اعمش نے خطؤات خا اور طا کے ضمہ اور واؤ پر ہمزہ کے ساتھ پڑھا ہے۔ اخفش نے کہا: قراءت کرنے والوں کا نظریہ یہ ہے کہ یہ خطیئۃ کی جمع ہے یہ الخطاء سے ہے الخطو سے نہیں ہے۔ جمہور کی قراءت پر معنی یہ ہوگا: شیطان کے پیچھے نہ چلو اور اس کے اعمال پر نہ چلو۔ اور جس عمل کے بارے شرع کا حکم وارد نہیں وہ شیطان کی طرف منسوب ہے۔ حضرت ابن عباس نے کہا: خطوات الشیاطین سے مراد شیطانی اعمال ہیں۔ مجاہد نے کہا: شیطان کی خطائیں ہیں۔ سدی نے کہا: اس سے مراد شیطان کی اطاعت ہے۔ ابومجلز نے کہا: یہ گناہوں کی نذریں ہیں۔ میں کہتا ہوں: صحیح یہ ہے کہ یہ لفظ عام ہے۔ سنن اور شرائع کے علاوہ تمام بدعات اور گناہوں کو شامل ہے۔ شیطان کے بارے تفصیلی گفتگو ہو چکی ہے۔

مسئلہ نمبر4: اللہ تعالیٰ کا ارشاد ہے: انہ لکم عدو مبین اللہ تعالیٰ نے بتایا کہ شیطان دشمن ہے اور اللہ تعالیٰ کی خبر حق اور سچ ہے۔ عقلمند پر واجب ہے کہ وہ اس دشمن سے بچے جس کی عداوت حضرت آدم (علیہ السلام) کے زمانہ سے ظاہر ہے۔ اس نے اپنی پوری عمر انسان کے احوال کے خراب کرنے میں خرچ کر دی ہے۔ اللہ تعالیٰ نے اس سے بچنے کا حکم فرمایا۔

ارشاد فرمایا: ولا تتبعوا۔۔۔ مبین۔ اور نہ پیروی کرو شیطان کے قدموں کی بے شک وہ تمہارا کھلا دشمن ہے۔

انما یامرکم۔۔۔ مالا تعلمون۔ (البقرہ) وہ تو حکم دیتا ہے تمہیں فقط برائی اور بے حیائی کا اور یہ کہ بہتان باندھو اللہ پر جو تم جانتے ہی نہیں۔ اور فرمایا: الشیطن یعدکم۔۔۔ بالفحشاء (البقرہ: 268) شیطان ڈراتا ہے تمہیں تنگ دستی سے اور حکم کرتا ہے تم کو

Marfat.com

بے حیائی کا۔ اللہ تعالیٰ نے فرمایا: ویرید الشیطن۔ بعیدا۔ (النساء) چاہتا ہے شیطان کہ بہکا دے انہیں بہت دور تک۔

اللہ تعالیٰ نے فرمایا: انما یرید الشیطن۔۔۔ منتھون۔ (المائد) یہی تو چاہتا ہے شیطان کہ ڈال دے تمہارے درمیان عداوت اور بغض شراب اور جوئے کے ذریعے اور روک دے تمہیں یاد الٰہی سے اور نماز سے۔ اور اللہ تعالیٰ نے فرمایا: انہ عدو مضل مبین۔ (القصص) وہ دشمن کھلا گمراہ کرنے والا ہے۔

اللہ تعالیٰ کا ارشاد ہے: ان الشیطن لکم عدو۔۔ السعیر۔ (فاطر) یقیناً شیطان تمہارا دشمن ہے تم بھی اسے (اپنا) دشمن سمجھا کرو وہ فقط اس لئے (سرکشی کی) دعوت دیتا ہے اپنے گروہ کو تا کہ وہ جہنمی بن جائیں۔

یہ ڈرانے میں حد ہے۔ اس کی مثالیں قرآن میں کثیر ہیں۔ حضرت عبداللہ بن عمر نے فرمایا: شیطان نچلی زمین میں باندھا ہوا ہے جب وہ حرکت کرتا ہے تو زمین میں پر دو شخصوں یا زیادہ کے درمیان شر اس کے تحرک سے ہوتا ہے۔ ترمذی نے حضرت ابو مالک اشعری کی حدیث نقل کی ہے، اس میں ہے: میں تمہیں حکم دیتا ہوں کہ تم اللہ تعالیٰ کو یاد کرو کیونکہ اس کی مثال اس شخص کی مثل ہے جس کے پیچھے دشمن جلدی سے نکلتا ہے حتیٰ کہ وہ شخص ایک محفوظ قلعہ میں آتا ہے اور دشمنوں سے اپنے آپ کو بچالیتا ہے۔ اسی طرح بندہ شیطان سے اپنے آپ کو نہیں بچا سکتا مگر اللہ تعالیٰ کے ذکر کے ساتھ۔ امام ترمذی نے فرمایا: یہ حدیث حسن صحیح غریب ہے۔

(تفسیر قرطبی، سورہ بقرہ، بیروت)

بَاب مَا جَآءَ عَلَامَ كَانَ يَاْكُلُ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ

باب 1: نبی اکرم ﷺ جس چیز پر رکھ کر کھایا کرتے تھے اس کے بارے میں جو کچھ منقول ہے

عام دسترخوان پر کھانا رکھ کر کھانے کا بیان

1-حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ بَشَّارٍ حَدَّثَنَا مُعَاذُ بْنُ هِشَامٍ حَدَّثَنِيْ اَبِيْ عَنْ يُوْنُسَ عَنْ قَتَادَةَ عَنْ اَنَسٍ قَالَ مَا اَكَلَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَلٰى خُوَانٍ وَّلَا فِيْ سُكُرُّجَةٍ وَّلَا خُبِزَ لَهٗ مُرَقَّقٌ قَالَ فَقُلْتُ لِقَتَادَةَ فَعَلَامَ كَانُوْا يَاْكُلُوْنَ قَالَ عَلٰى هٰذِهِ السُّفَرِ قَالَ اَبُوْ عِيْسٰى هٰذَا حَدِيْثٌ حَسَنٌ غَرِيْبٌ قَالَ مُحَمَّدُ بْنُ بَشَّارٍ وَيُوْنُسُ هٰذَا هُوَ يُوْنُسُ الْاِسْكَافُ وَقَدْ رَوٰى عَبْدُ الْوَارِثِ بْنُ سَعِيْدٍ عَنْ سَعِيْدِ بْنِ اَبِيْ عَرُوْبَةَ عَنْ قَتَادَةَ عَنْ اَنَسٍ عَنِ النَّبِيِّ صَلّٰى

حدیث1:

اخرجه البخاری فی "صحيحه" رقم الحديث:5071
اخرجه الامام احمد فی "مسنده" رقم الحديث:12347
اخرجه النسائی فی "سننه الكبرٰى" رقم الحديث:6625
اخرجه البيهقی فی "سننه الكبرٰى" رقم الحديث:13092
اخرجه ابويعلى فی "مسنده" رقم الحديث:3014

Marfat.com

اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ نَحْوَهُ

✧✧ حضرت انس رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں' نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے کبھی بھی ''چوکی'' پر رکھ کر نہیں کھایا اور نہ ہی کبھی چھوٹے پیالے میں کھایا ہے اور نہ ہی آپ کے لئے کبھی چپاتی تیار کی گئی ہے۔

راوی بیان کرتے ہیں' میں نے حضرت قتادہ رضی اللہ عنہ سے دریافت کیا' پھر وہ لوگ کس چیز پر رکھ کر کھایا کرتے تھے؟ انہوں نے فرمایا: عام دستر خوان پر۔

امام ترمذی فرماتے ہیں یہ حدیث ''حسن غریب'' ہے۔

محمد بن بشار فرماتے ہیں: یہ یونس جو ہیں یہ ''یونس اسکاف'' ہے۔

عبدالوارث نے سعید بن ابوعروبہ کے حوالے سے حضرت قتادہ رضی اللہ عنہ کے حوالے سے حضرت انس رضی اللہ عنہ کے حوالے سے اسی کی مانند روایت کیا ہے۔

چوکی ومیز وغیرہ پر کھانا رکھ کر کھانے کا بیان

خوان" کے معنی دستر خوان کے ہیں، لیکن خوان سے مراد چوکی یا میز ہے جس پر کھانا رکھ کر کھایا جائے تا کہ کھانے میں جھکنا نہ پڑے چنانچہ یہ مال دار عیش پسند متکبر اور غیر اسلامی تہذیب کے حامل لوگوں کا شیوہ ہے کہ وہ میز پر یا چوکی پر کھانا رکھ کر کھاتے ہیں اسی لئے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے کبھی بھی اس طریقہ سے کھانا پسند نہیں فرمایا۔ سکرجۃ "یا جیسا کہ بعض حضرات نے سکرجۃ کو زیادہ فصیح کہا ہے کے معنی چھوٹی پیالی یا طشتری کے ہیں جس میں دستر خوان پر چٹنی اچار اور جوارش ومربہ وغیرہ رکھا جاتا ہے اس غرض سے کہ کھانے کے ساتھ اس کو کھاتے جائیں تا کہ بھوک بڑھے کھانے کی طرف رغبت زیادہ ہو اور جو کچھ کھایا جائے ہضم ہو، چنانچہ اس حدیث میں بتایا گیا ہے کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے دستر خوان پر کوئی طشتری یا پیالی نہیں ہوتی تھی جیسا کہ عام طور پر مال دار، عیش پسند اور متکبر لوگوں کے دستر خوان پر ایسی تشتریاں رکھنے کا رواج ہے۔ "اور نہ آپ صلی اللہ علیہ وسلم کے لئے چپاتی پکائی گئی۔" کا مطلب یہ ہے کہ نہ تو کبھی خاص طور پر آپ صلی اللہ علیہ وسلم کے لئے چپاتی پکائی گئی اور نہ کبھی آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے چپاتی کھائی، خواہ آپ صلی اللہ علیہ وسلم کے لئے پکائی گئی ہو یا دوسروں کے لئے پکائی گئی ہو، جیسا کہ دوسری حدیث میں بیان کیا گیا ہے کہ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے کبھی بھی چپاتی نہیں کھائی۔

حضرت شیخ عبدالحق نے کتاب میں اس موقع پر جو قول نقل کیا ہے اس سے بظاہر یہ معلوم ہوتا ہے کہ خاص طور پر آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے لئے چپاتی نہیں پکائی جاتی تھی لیکن کوئی شخص اپنے چپاتی پکاتا یا پکواتا اور پھر وہ چپاتی آپ صلی اللہ علیہ وسلم کے سامنے لاتا تو آپ صلی اللہ علیہ وسلم تناول فرمالیتے تھے۔ اس کو کھانے میں سے انکار نہیں فرماتے تھے! مگر یہ آگے آنے والی حدیث کے منافی ہے، جو حضرت انس رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے بیان کی ہے۔ حدیث میں چپاتی کے علاوہ دو چیزوں کی نفی کے بیان کی گئی ہے، ایک تو خوان پر کھانے کی اور دوسری طشتری میں کھانے کی، ان دونوں میں سے طشتری میں کھانے کی نفی کے بیان کے وقت کسی سوال کا

۱۴۲۶۵۵

Marfat.com

کوئی موقع نہ تھا کیوں کہ اس کی نفی مطلق ہے جب کہ خوان پر کھانے کی نفی کے بیان کے وقت سوال کا موقع تھا کہ پھر کھانا کس چیز پر رکھ کر کھاتے تھے آیا خوان کے علاوہ کوئی اور چیز تھی جس پر کھانا رکھا جاتا تھا یا کوئی بھی چیز نہیں ہوتی تھی، چنانچہ یہ سوال کیا گیا اور حضرت قتادہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے جواب دیا کہ دستر خوان پر۔

چنانچہ مسنون طریقہ یہی ہے کہ کھانے والا جہاں بھی بیٹھے وہاں دستر خوان بچھا کر اس پر کھانا رکھ کر کھائے۔ "وہ کس چیز پر کھانا کھاتے تھے" سے سائل کی مراد صحابہ کے بارے میں معلوم کرنا تھا کیونکہ صحابہ اصل میں آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی سنت ہی کے پیرو اور آپ صلی اللہ علیہ وسلم کے طریقہ پر عامل تھے اس لئے صحابہ کے بارے میں سوال کرنا حقیقت میں آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے بارے میں سوال کرنا تھا، یا یہ بھی صحیح ہے کہ یا کلون کی ضمیر آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم اور صحابہ دونوں کی طرف راجع کی جائے۔

روایت کے آخری جز سے ثابت ہوا کہ دستر خوان پر کھانا رکھ کر کھانا سنت ہے اور خالص اسلامی تہذیب ہے، جب کہ خوان (یعنی میز یا چوکی وغیرہ پر) رکھ کر کھانا بدعت اور تکلفات محض میں سے ہے، ہاں اگر میز و چوکی پر کھانے کی صورت میں کسی تکبر و نخوت کی نیت کارفرما نہ ہو، تو پھر مجبوری کے تحت میز و چوکی پر کھانا رکھ کر کھانا بھی جائز ہوگا۔

بَاب مَا جَآءَ فِيْ اَكْلِ الْاَرْنَبِ

باب 2: خرگوش کھانے کے بارے میں جو کچھ منقول ہے

2- حَدَّثَنَا مَحْمُوْدُ بْنُ غَيْلَانَ حَدَّثَنَا اَبُوْ دَاوٗدَ اَخْبَرَنَا شُعْبَةُ عَنْ هِشَامِ بْنِ زَيْدِ بْنِ اَنَسٍ قَالَ سَمِعْتُ اَنَسًا يَّقُوْلُ اَنْفَجْنَا اَرْنَبًا بِمَرِّ الظَّهْرَانِ فَسَعَى اَصْحَابُ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ خَلْفَهَا فَاَدْرَكْتُهَا فَاَخَذْتُهَا فَاَتَيْتُ بِهَا اَبَا طَلْحَةَ فَذَبَحَهَا بِمَرْوَةٍ فَبَعَثَ مَعِي بِفَخِذِهَا اَوْ بِوَرِكِهَا اِلَى النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَاَكَلَهُ قَالَ قُلْتُ اَكَلَهُ قَالَ قَبِلَهُ قَالَ اَبُوْ عِيْسٰى وَفِي الْبَابِ عَنْ جَابِرٍ وَّعَمَّارٍ وَّمُحَمَّدِ بْنِ صَفْوَانَ وَيُقَالُ مُحَمَّدُ بْنُ صَيْفِيٍّ وَّهٰذَا حَدِيْثٌ حَسَنٌ صَحِيْحٌ وَّالْعَمَلُ عَلٰى هٰذَا عِنْدَ اَكْثَرِ اَهْلِ الْعِلْمِ لَا يَرَوْنَ بِاَكْلِ الْاَرْنَبِ بَاْسًا وَّقَدْ كَرِهَ بَعْضُ اَهْلِ الْعِلْمِ اَكْلَ الْاَرْنَبِ وَقَالُوْا اِنَّهَا تَدْمٰى

✧✧ حضرت انس رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں "مرالظہران" کے مقام پر ہم لوگ ایک خرگوش کے پیچھے گئے، نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے اصحاب اس کے پیچھے بھاگے میں اس تک پہنچ گیا اور میں نے اسے پکڑ لیا میں اسے لے کر حضرت ابوطلحہ رضی اللہ عنہ کے پاس آیا انہوں نے

حدیث 2:

اخرجه البخاری فی "صحيحه" رقم الحديث:4312 اخرجه مسلم فی "صحيحه" رقم الحديث:2433

اخرجه الامام احمد فی "مسنده" رقم الحديث:12203 اخرجه النسائی فی "سننه الكبرٰی" رقم الحديث:4824

اخرجه البيهقی فی "سننه الكبرٰی" رقم الحديث:19176

Marfat.com

ایک سخت پتھر کے ذریعے اسے ذبح کیا اور اس کی دورانیں یا دوسرینیں میرے ذریعے نبی اکرم ﷺ کی خدمت میں بھجوائیں تو آپ نے انہیں کھالیا۔

راوی بیان کرتے ہیں میں نے دریافت کیا' کیا آپ نے انہیں کھالیا تو انہوں نے جواب دیا: آپ نے اسے قبول کرلیا۔

امام ترمذی فرماتے ہیں: اس بارے میں حضرت جابر رضی اللہ عنہ' حضرت عمار رضی اللہ عنہ' حضرت محمد بن صفوان رضی اللہ عنہ اور ایک قول کے مطابق محمد بن صیفی سے بھی یہ حدیث منقول ہے' یہ حدیث ''حسن صحیح'' ہے اور اکثر اہل علم کے نزدیک اس پر عمل کیا جاتا ہے ان کے نزدیک خرگوش کھانے میں کوئی حرج نہیں ہے۔

بعض اہل علم نے خرگوش کھانے کو مکروہ قرار دیا وہ فرماتے ہیں: اسے حیض آتا ہے۔

بَاب مَا جَآءَ فِيْ اَكْلِ الضَّبِّ

باب 3: گوہ کھانے کے بارے میں جو کچھ منقول ہے

3-حَدَّثَنَا قُتَيْبَةُ حَدَّثَنَا مَالِكُ بْنُ اَنَسٍ عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ دِيْنَارٍ عَنِ ابْنِ عُمَرَ اَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ سُئِلَ عَنْ اَكْلِ الضَّبِّ فَقَالَ لَا اٰكُلُهُ وَلَا اُحَرِّمُهُ قَالَ وَفِي الْبَاب عَنْ عُمَرَ وَاَبِيْ سَعِيْدٍ وَّابْنِ عَبَّاسٍ وَّثَابِتِ بْنِ وَدِيعَةَ وَجَابِرٍ وَّعَبْدِ الرَّحْمٰنِ بْنِ حَسَنَةَ قَالَ اَبُوْ عِيْسٰى هٰذَا حَدِيْثٌ حَسَنٌ صَحِيْحٌ وَّقَدِ اخْتَلَفَ اَهْلُ الْعِلْمِ فِيْ اَكْلِ الضَّبِّ فَرَخَّصَ فِيْهِ بَعْضُ اَهْلِ الْعِلْمِ مِنْ اَصْحَابِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَغَيْرِهِمْ وَكَرِهَهُ بَعْضُهُمْ وَيُرْوٰى عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ اَنَّهُ قَالَ اُكِلَ الضَّبُّ عَلٰى مَائِدَةِ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَاِنَّمَا تَرَكَهُ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ تَقَذُّرًا

✧✧ حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہما بیان کرتے ہیں' نبی اکرم ﷺ سے گوہ کھانے کے بارے میں دریافت کیا گیا تو آپ نے فرمایا: نہ تو میں اسے کھاتا ہوں اور نہ ہی حرام قرار دیتا ہوں۔

اس بارے میں حضرت عمر رضی اللہ عنہ' حضرت ابوسعید رضی اللہ عنہ' حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما حضرت ثابت بن ودیعہ رضی اللہ عنہ' حضرت جابر رضی اللہ عنہ' حضرت عبدالرحمٰن بن حسنہ رضی اللہ عنہ سے احادیث منقول ہیں۔

یہ حدیث ''حسن صحیح'' ہے۔

اہل علم نے گوہ کھانے کے بارے میں اختلاف کیا ہے۔ نبی اکرم ﷺ کے اصحاب میں سے اور دیگر اہل علم میں سے بعض

حدیث 3:

اخرجه النسائی فی "سننه" رقم الحديث:4314 اخرجه الامام احمد فی "مسنده" رقم الحديث:5058

اخرجه النسائی فی "سننه الكبرٰی" رقم الحديث:4826

Marfat.com

حضرات نے اس کی رخصت عطا کی ہے اور بعض حضرات نے اسے مکروہ قرار دیا ہے۔

حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما سے یہ بات منقول ہے وہ فرماتے ہیں' نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے دستر خوان پر گوہ کھائی گئی ہے اور نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ناپسند کرتے ہوئے خود اسے نہیں کھایا۔

بَاب مَا جَآءَ فِيْ اَكْلِ الضَّبُعِ

باب 4: بجو کھانے کے بارے میں جو کچھ منقول ہے

4- حَدَّثَنَا اَحْمَدُ بْنُ مَنِيعٍ حَدَّثَنَا اِسْمٰعِيْلُ بْنُ اِبْرَاهِيمَ اَخْبَرَنَا ابْنُ جُرَيْجٍ عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ عُبَيْدِ بْنِ عُمَيْرٍ عَنِ ابْنِ اَبِىْ عَمَّارٍ قَالَ قُلْتُ لِجَابِرٍ الضَّبُعُ صَيْدٌ هِىَ قَالَ نَعَمْ قَالَ قُلْتُ اٰكُلُهَا قَالَ نَعَمْ قَالَ قُلْتُ لَهُ اَقَالَهُ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ نَعَمْ قَالَ اَبُوْ عِيْسٰى هٰذَا حَدِيْثٌ حَسَنٌ صَحِيْحٌ وَّقَدْ ذَهَبَ بَعْضُ اَهْلِ الْعِلْمِ اِلٰى هٰذَا وَلَمْ يَرَوْا بِاَكْلِ الضَّبُعِ بَاْسًا وَّهُوَ قَوْلُ اَحْمَدَ وَاِسْحٰقَ وَرُوِىَ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ حَدِيْثٌ فِىْ كَرَاهِيَةِ اَكْلِ الضَّبُعِ وَلَيْسَ اِسْنَادُهُ بِالْقَوِيِّ وَقَدْ كَرِهَ بَعْضُ اَهْلِ الْعِلْمِ اَكْلَ الضَّبُعِ وَهُوَ قَوْلُ ابْنِ الْمُبَارَكِ قَالَ يَحْيَى الْقَطَّانُ وَرَوٰى جَرِيْرُ بْنُ حَازِمٍ هٰذَا الْحَدِيْثَ عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ عُبَيْدِ بْنِ عُمَيْرٍ عَنِ ابْنِ اَبِىْ عَمَّارٍ عَنْ جَابِرٍ عَنْ عُمَرَ قَوْلَهُ وَحَدِيْثُ ابْنِ جُرَيْجٍ اَصَحُّ وَابْنُ اَبِىْ عَمَّارٍ هُوَ عَبْدُ الرَّحْمٰنِ بْنُ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ اَبِىْ عَمَّارٍ الْمَكِّىُّ

✧✧ ابن ابو عمار بیان کرتے ہیں' میں نے حضرت جابر رضی اللہ عنہ سے دریافت کیا: کیا بجو شکار ہے؟ انہوں نے جواب دیا: جی ہاں! میں نے دریافت کیا' کیا میں اسے کھا سکتا ہوں؟ انہوں نے جواب دیا: جی ہاں! میں نے دریافت کیا' کیا یہ بات نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمائی ہے؟ انہوں نے جواب دیا: جی ہاں۔

یہ حدیث ''حسن صحیح'' ہے۔

بعض اہل علم اس بات کے قائل ہیں' ان کے نزدیک بجو کھانے میں کوئی حرج نہیں۔

امام احمد' امام اسحٰق کا یہی قول ہے۔

نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم سے ایک حدیث ایسی بھی منقول ہے جس میں بجو کھانے کی کراہت کا تذکرہ ہے تاہم اس کی سند مستند نہیں ہے اور بعض اہل علم نے بجو کھانے کو مکروہ قرار دیا ہے' ابن مبارک کا یہی قول ہے۔

یحییٰ قطان بیان کرتے ہیں' جریر بن حازم نے اس حدیث کو عبداللہ بن عبید کے حوالے سے ابن ابی عمار کے حوالے سے حضرت جابر رضی اللہ عنہ کے حوالے سے حضرت عمر رضی اللہ عنہ کے حوالے سے روایت کیا اور ان کے قول کے طور پر کیا ہے' تاہم ابن جریر کی

حدیث 4:

اخرجه الامام احمد فی "مسنده" رقم الحديث:14465

Marfat.com

روایت زیادہ مستند ہے۔

5- حَدَّثَنَا هَنَّادٌ حَدَّثَنَا اَبُوْ مُعَاوِيَةَ عَنْ اِسْمٰعِيْلَ بْنِ مُسْلِمٍ عَنْ عَبْدِ الْكَرِيْمِ بْنِ اَبِى الْمُخَارِقِ اَبِىْ اُمَيَّةَ عَنْ حِبَّانَ بْنِ جَزْءٍ عَنْ اَخِيْهِ خُزَيْمَةَ بْنِ جَزْءٍ قَالَ سَاَلْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَنْ اَكْلِ الضَّبُعِ فَقَالَ اَوَ يَاْكُلُ الضَّبُعَ اَحَدٌ وَّسَاَلْتُهُ عَنِ الذِّئْبِ فَقَالَ اَوَ يَاْكُلُ الذِّئْبَ اَحَدٌ فِيْهِ خَيْرٌ قَالَ اَبُوْ عِيْسٰى هٰذَا حَدِيْثٌ لَّيْسَ اِسْنَادُهُ بِالْقَوِيِّ لَا نَعْرِفُهُ اِلَّا مِنْ حَدِيْثِ اِسْمٰعِيْلَ بْنِ مُسْلِمٍ عَنْ عَبْدِ الْكَرِيْمِ اَبِىْ اُمَيَّةَ وَقَدْ تَكَلَّمَ بَعْضُ اَهْلِ الْحَدِيْثِ فِىْ اِسْمٰعِيْلَ وَعَبْدِ الْكَرِيْمِ اَبِىْ اُمَيَّةَ وَهُوَ عَبْدُ الْكَرِيْمِ بْنُ قَيْسِ بْنِ اَبِى الْمُخَارِقِ وَعَبْدُ الْكَرِيْمِ بْنُ مَالِكٍ الْجَزَرِىُّ ثِقَةٌ

✧✧ حضرت خزیمہ بن جزء رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں' میں نے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم سے بجو کھانے کے بارے میں دریافت کیا تو آپ نے فرمایا: کوئی شخص بجو کھا سکتا ہے؟ میں نے آپ سے ''بھیڑیا'' کھانے کے بارے میں دریافت کیا تو آپ نے فرمایا: کیا کوئی ایسا شخص بھیڑیے کو کھا سکتا ہے جس میں بھلائی موجود ہو؟

اس حدیث کی سند قوی نہیں ہے اور یہ اسماعیل بن مسلم کے حوالے سے عبدالکریم بن امیہ کے حوالے سے منقول ہے۔ بعض محدثین نے اسماعیل کے بارے میں کلام کیا اور عبدالکریم ابوامیہ جو ہیں' یہ عبدالکریم بن قیس ہیں اور یہ قیس ابومخارق کے صاحبزادے ہیں جبکہ عبدالکریم بن مالک الجذری مستند راوی ہیں۔

بَابُ مَا جَآءَ فِىْ اَكْلِ لُحُوْمِ الْخَيْلِ

باب 5: گھوڑے کا گوشت کھانے کے بارے میں جو کچھ منقول ہے

6- حَدَّثَنَا قُتَيْبَةُ وَنَصْرُ بْنُ عَلِيٍّ قَالَا حَدَّثَنَا سُفْيَانُ عَنْ عَمْرِو بْنِ دِيْنَارٍ عَنْ جَابِرٍ قَالَ اَطْعَمَنَا رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لُحُوْمَ الْخَيْلِ وَنَهَانَا عَنْ لُحُوْمِ الْحُمُرِ قَالَ وَفِى الْبَابِ عَنْ اَسْمَاءَ بِنْتِ اَبِىْ بَكْرٍ قَالَ اَبُوْ عِيْسٰى وَهٰذَا حَدِيْثٌ حَسَنٌ صَحِيْحٌ وَّهٰكَذَا رَوٰى غَيْرُ وَاحِدٍ عَنْ عَمْرِو بْنِ دِيْنَارٍ عَنْ جَابِرٍ وَّرَوَاهُ حَمَّادُ بْنُ زَيْدٍ عَنْ عَمْرِو ابْنِ دِيْنَارٍ عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ عَلِيٍّ عَنْ جَابِرٍ وَّرِوَايَةُ ابْنِ عُيَيْنَةَ اَصَحُّ قَالَ وَ سَمِعْتُ مُحَمَّدًا يَّقُوْلُ سُفْيَانُ بْنُ عُيَيْنَةَ اَحْفَظُ مِنْ حَمَّادِ بْنِ زَيْدٍ

✧✧ حضرت جابر رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں' نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ہمیں گھوڑوں کا گوشت کھلایا ہے اور آپ نے ہمیں گدھوں کا

حدیث 6:

اخرجه النسائی فی "سننه" رقم الحدیث:4329 اخرجه ابن حبان فی "صحیحه" رقم الحدیث:5268

Marfat.com

گوشت کھانے سے منع کیا ہے۔

امام ترمذی فرماتے ہیں: اس بارے میں حضرت اسماء بنت ابوبکر رضی اللہ عنہما سے احادیث منقول ہیں۔

امام ابوعیسیٰ فرماتے ہیں یہ حدیث ''حسن صحیح'' ہے اور اس حدیث کو کئی راویوں نے اسی طرح عمرو بن دینار کے حوالے سے حضرت جابر رضی اللہ عنہ سے روایت کیا ہے اس حدیث کو حماد بن زید نے عمرو بن دینار کے حوالے سے امام محمد بن علی (امام محمد الباقر) کے حوالے سے حضرت جابر رضی اللہ عنہ سے روایت کیا ہے۔

ابن عیینہ کے روایت زیادہ مستند ہے۔

امام ترمذی فرماتے ہیں: میں نے امام محمد (بن اسماعیل بخاری) کو یہ کہتے ہوئے سنا ہے: سفیان بن عیینہ حماد بن زید سے زیادہ حافظ ہیں۔

بَاب مَا جَآءَ فِيْ لُحُوْمِ الْحُمُرِ الْاَهْلِيَّةِ

باب 6: پالتو گدھوں کے گوشت کے بارے میں جو کچھ منقول ہے

7- حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ بَشَّارٍ حَدَّثَنَا عَبْدُ الْوَهَّابِ الثَّقَفِيُّ عَنْ يَحْيَى بْنِ سَعِيْدٍ الْاَنْصَارِيِّ عَنْ مَالِكِ بْنِ اَنَسٍ عَنِ الزُّهْرِيِّ ح و حَدَّثَنَا ابْنُ اَبِیْ عُمَرَ حَدَّثَنَا سُفْيَانُ بْنُ عُيَيْنَةَ عَنِ الزُّهْرِيِّ عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ وَالْحَسَنِ ابْنَیْ مُحَمَّدِ بْنِ عَلِيٍّ عَنْ اَبِيْهِمَا عَنْ عَلِيٍّ قَالَ نَهٰى رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَنْ مُتْعَةِ النِّسَآءِ زَمَنَ خَيْبَرَ وَعَنْ لُحُوْمِ الْحُمُرِ الْاَهْلِيَّةِ

✧✧ حضرت یحییٰ بن سعید انصاری رضی اللہ عنہ' حضرت مالک بن انس رضی اللہ عنہ کے حوالے سے زہری کا یہ بیان نقل کرتے ہیں' زہری نے اس حدیث کو عبداللہ اور حسن سے روایت کیا ہے جو امام محمد بن علی کے صاحبزادے ہیں انہوں نے اس روایت کو اپنے والد کے حوالے سے حضرت علی رضی اللہ عنہ کے حوالے سے روایت کیا ہے: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے خیبر کی جنگ کے موقع پر خواتین کے ساتھ متعہ کرنے اور پالتو گدھوں کا گوشت کھانے سے منع کیا تھا۔

8- حَدَّثَنَا سَعِيْدُ بْنُ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ الْمَخْزُوْمِيُّ حَدَّثَنَا سُفْيَانُ عَنِ الزُّهْرِيِّ عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ وَالْحَسَنِ هُمَا ابْنَا مُحَمَّدِ ابْنِ الْحَنَفِيَّةِ وَعَبْدُ اللّٰهِ بْنُ مُحَمَّدٍ يُكْنٰى اَبَا هَاشِمٍ قَالَ الزُّهْرِيُّ وَكَانَ اَرْضَاهُمَا الْحَسَنُ بْنُ مُحَمَّدٍ فَذَكَرَ نَحْوَهُ و قَالَ غَيْرُ سَعِيْدِ بْنِ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ عَنِ ابْنِ عُيَيْنَةَ وَكَانَ اَرْضَاهُمَا عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ مُحَمَّدٍ

حدیث 7:

اخرجه البخاری فی "صحیحه" رقم الحدیث:3979 اخرجه مسلم فی "صحیحه" رقم الحدیث:1407

اخرجه ابن ماجه فی "سننه" رقم الحدیث:1961

Marfat.com

قَالَ اَبُوْ عِيْسٰى هٰذَا حَدِيْثٌ حَسَنٌ صَحِيْحٌ

✧✧ زہری اس حدیث کو عبداللہ اور حسن کے حوالے سے نقل کرتے ہیں جو امام محمد (الباقر) کے صاحبزادے ہیں وہ حضرت علی رضی اللہ عنہ کے حوالے سے روایت کرتے ہیں۔

زہری فرماتے ہیں ان دونوں حضرات میں حسن بن محمد میرے نزدیک زیادہ مستند ہیں۔

سعید بن عبدالرحمٰن کے علاوہ دیگر راویوں نے ابن عیینہ کے حوالے سے یہ بات نقل کی ہے: عبداللہ بن محمد زیادہ مستند ہیں۔

امام ترمذی فرماتے ہیں: یہ حدیث ''حسن صحیح'' ہے۔

9- حَدَّثَنَا اَبُوْ كُرَيْبٍ حَدَّثَنَا حُسَيْنُ بْنُ عَلِيٍّ الْجُعْفِيُّ عَنْ زَائِدَةَ عَنْ مُّحَمَّدِ بْنِ عَمْرٍو عَنْ اَبِىْ سَلَمَةَ عَنْ اَبِىْ هُرَيْرَةَ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ حَرَّمَ يَوْمَ خَيْبَرَ كُلَّ ذِىْ نَابٍ مِّنَ السِّبَاعِ وَالْمُجَثَّمَةَ وَالْحِمَارَ الْاِنْسِىَّ قَالَ وَفِى الْبَاب عَنْ عَلِيٍّ وَّجَابِرٍ وَّالْبَرَاءِ وَابْنِ اَبِىْ اَوْفٰى وَاَنَسٍ وَّالْعِرْبَاضِ بْنِ سَارِيَةَ وَاَبِىْ ثَعْلَبَةَ وَابْنِ عُمَرَ وَاَبِىْ سَعِيْدٍ قَالَ اَبُوْ عِيْسٰى هٰذَا حَدِيْثٌ حَسَنٌ صَحِيْحٌ وَّرَوٰى عَبْدُ الْعَزِيْزِ بْنُ مُحَمَّدٍ وَّغَيْرُهٗ عَنْ مُّحَمَّدِ بْنِ عَمْرٍو هٰذَا الْحَدِيْثَ وَاِنَّمَا ذَكَرُوْا حَرْفًا وَّاحِدًا نَهٰى رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَنْ كُلِّ ذِىْ نَابٍ مِّنَ السِّبَاعِ

✧✧ حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں' نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے غزوۂ خیبر کے موقع پر نوکیلے دانتوں والے درندوں کا گوشت کھانے اور جانور کو باندھ کر اس پر نشانے بازی کرنے اور پالتو گدھوں کا گوشت کھانے سے منع کیا ہے۔

امام ترمذی فرماتے ہیں: اس بارے میں حضرت علی رضی اللہ عنہ' حضرت جابر رضی اللہ عنہ' حضرت براء رضی اللہ عنہ' حضرت ابن ابی اوفی رضی اللہ عنہ' حضرت انس رضی اللہ عنہ' حضرت عرباض بن ساریہ رضی اللہ عنہ' حضرت ابوثعلبہ رضی اللہ عنہ' حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہما اور حضرت ابوسعید خدری رضی اللہ عنہ کے حوالے سے احادیث منقول ہیں۔

یہ حدیث ''حسن صحیح'' ہے۔

عبدالعزیز بن محمد اور دیگر راویوں نے محمد بن عمرو کے حوالے سے اسی حدیث کو نقل کیا ہے تاہم انہوں نے اس حدیث کا صرف یہ جملہ نقل کیا ہے: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ہر نوکیلے دانت والے درندے کا گوشت کھانے سے منع کیا تھا۔

حدیث 9:

اخرجه الامام احمد فى "مسنده" رقم الحديث:8775 اخرجه البيهقى فى "سننه الكبرىٰ" رقم الحديث:19251

اخرجه ابويعلى فى "مسنده" رقم الحديث:6116

Marfat.com

بَاب مَا جَآءَ فِي الْاَكْلِ فِيْ اٰنِيَةِ الْكُفَّارِ

باب 7: کفار کے برتنوں میں کھانے کے بارے میں جو کچھ منقول ہے

10-حَدَّثَنَا زَيْدُ بْنُ اَخْزَمَ الطَّائِيُّ حَدَّثَنَا سَلْمُ بْنُ قُتَيْبَةَ حَدَّثَنَا شُعْبَةُ عَنْ اَيُّوْبَ عَنْ اَبِيْ قِلَابَةَ عَنْ اَبِيْ ثَعْلَبَةَ قَالَ سُئِلَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَنْ قُدُوْرِ الْمَجُوسِ فَقَالَ اَنْقُوهَا غَسْلًا وَّاطْبُخُوا فِيْهَا وَنَهٰى عَنْ كُلِّ سَبُعٍ ذِيْ نَابٍ قَالَ اَبُوْ عِيْسٰى هٰذَا حَدِيْثٌ مَشْهُوْرٌ مِّنْ حَدِيْثِ اَبِيْ ثَعْلَبَةَ وَرُوِيَ عَنْهُ مِنْ غَيْرِ هٰذَا الْوَجْهِ وَاَبُوْ ثَعْلَبَةَ اسْمُهُ جُرْثُوْمٌ وَّيُقَالُ جُرْهُمٌ وَّيُقَالُ نَاشِبٌ وَّقَدْ ذُكِرَ هٰذَا الْحَدِيْثُ عَنْ اَبِيْ قِلَابَةَ عَنْ اَبِيْ اَسْمَاءَ الرَّحَبِيِّ عَنْ اَبِيْ ثَعْلَبَةَ

✧✧ حضرت ابوثعلبہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں' نبی اکرم ﷺ سے مجوسیوں کی ہانڈیوں کے بارے میں دریافت کیا گیا تو آپ نے فرمایا: تم دھوکر انہیں صاف کرلو اوران میں پکالو! نبی اکرم ﷺ نے ہرنوکیلے دانت والے پرندے کا گوشت کھانے سے منع کیا ہے۔

امام ترمذی فرماتے ہیں: یہ حدیث حضرت ابوثعلبہ رضی اللہ عنہ کی حدیث سے زیادہ مشہور ہے اوراس کے علاوہ دیگر حوالوں سے بھی یہ ان سے منقول ہے حضرت ابوثعلبہ رضی اللہ عنہ کا نام جرثوم تھا اورایک قول کے مطابق جرہم تھا اورایک قول کے مطابق ''ناشب'' تھا۔

یہ حدیث ابوقلابہ کے حوالے سے ابواسماء رحبی کے حوالے سے حضرت ابوثعلبہ رضی اللہ عنہ سے منقول ہے۔

11-حَدَّثَنَا عَلِيُّ بْنُ عِيْسٰى بْنِ يَزِيْدَ الْبَغْدَادِيُّ حَدَّثَنَا عُبَيْدُ اللّٰهِ بْنُ مُحَمَّدٍ الْعَيْشِيُّ حَدَّثَنَا حَمَّادُ بْنُ سَلَمَةَ عَنْ اَيُّوْبَ وَقَتَادَةَ عَنْ اَبِيْ قِلَابَةَ عَنْ اَبِيْ اَسْمَاءَ الرَّحَبِيِّ عَنْ اَبِيْ ثَعْلَبَةَ الْخُشَنِيِّ اَنَّهُ قَالَ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ اِنَّا بِاَرْضِ اَهْلِ الْكِتَابِ فَنَطْبُخُ فِيْ قُدُوْرِهِمْ وَنَشْرَبُ فِيْ اٰنِيَتِهِمْ فَقَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اِنْ لَّمْ تَجِدُوا غَيْرَهَا فَارْحَضُوهَا بِالْمَآءِ ثُمَّ قَالَ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ اِنَّا بِاَرْضِ صَيْدٍ فَكَيْفَ نَصْنَعُ قَالَ اِذَا اَرْسَلْتَ كَلْبَكَ الْمُكَلَّبَ وَذَكَرْتَ اسْمَ اللّٰهِ فَقَتَلَ فَكُلْ وَاِنْ كَانَ غَيْرَ مُكَلَّبٍ فَذُكِّيَ فَكُلْ وَاِذَا رَمَيْتَ بِسَهْمِكَ وَذَكَرْتَ اسْمَ اللّٰهِ فَقَتَلَ فَكُلْ قَالَ اَبُوْ عِيْسٰى هٰذَا حَدِيْثٌ حَسَنٌ صَحِيْحٌ

حدیث 10:

اخرجه الترمذی فی " جامعه" رقم الحدیث:1560

حدیث 11:

اخرجه ابوداؤد فی "سننه" رقم الحدیث:3839
اخرجه الامام احمد فی "مسنده" رقم الحدیث:17766
اخرجه الحاكم فی "المستدرك" رقم الحدیث:502
اخرجه البیهقی فی "سننه الكبرٰی" رقم الحدیث:131

Marfat.com

✧✧ حضرت ابوثعلبہ خشنی رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں انہوں نے عرض کی: یارسول اللہ ﷺ! ہم لوگ اہل کتاب کی سرزمین پر رہتے ہیں اور ان کی ہنڈیا میں پکا لیتے ہیں اور ان کے برتنوں میں پی لیتے ہیں نبی اکرم ﷺ نے فرمایا: اگر تمہیں ان کے علاوہ اور کوئی برتن نہ ملے تو تم انہیں پانی کے ذریعے صاف کرلیا کرو پھر حضرت ابوثعلبہ رضی اللہ عنہ نے عرض کی یارسول اللہ ﷺ! ہم شکار کی سر زمین پر رہتے ہیں ہم کیا کریں؟ تو نبی اکرم ﷺ نے فرمایا: جب تم اپنے تربیت یافتہ کتے کو بھیجو اور اس پر اللہ تعالیٰ کا نام لے لو اور وہ کتا جانور کو مار دے تو تم اسے کھالو اور اگر وہ تربیت یافتہ نہ ہو تو تم اسے ذبح کر کے کھالو اور اگر تم نے اپنا تیر پھینکا ہو اور اس پر اللہ تعالیٰ کا نام لے لیا ہو اور اس نے جانور کو قتل کردیا ہو تو اسے کھالو۔

امام ترمذی فرماتے ہیں: یہ حدیث ''حسن صحیح'' ہے۔

کفار کے برتنوں کے استعمال کا بیان

امام احمد رضا بریلوی قدس سرہ لکھتے ہیں کہ ہنود وغیرہم کفار کے کنوؤں یا برتنوں کا پانی اس سے طہارت ہوسکتی ہے جب تک نجاست معلوم نہ ہو مگر کراہت رہے گی جب تک طہارت نہ معلوم ہو کہ وہ مظنہ ء ہرگونہ نجاست ہیں عینی شرح بخاری میں زیر اثر توضا عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہ من بیت نصرانیة (حضرت عمر نے ایک نصرانی عورت کے گھر سے وضو کیا۔ت) فرمایا:

اس اثر سے جو بات معلوم ہوتی ہے وہ یہ ہے کہ ان کے پانیوں کا استعمال جائز ہے لیکن ان کے برتنوں اور کپڑوں کا استعمال مکروہ ہے اس میں اہل کتاب اور غیر اہل کتاب برابر ہیں اور شافعی حضرات فرماتے ہیں اگر ان کی پاکی کا یقین ہو تو کراہت بھی نہیں، اور ہم اس میں کوئی اختلاف نہیں جانتے اور جب کسی برتن سے کسی کافر نے پاکی حاصل کی اور اس کی طہارت ونجاست میں سے کسی کا یقین نہیں، تو اگر وہ ایسے لوگوں کا برتن ہے جو نجاست کے استعمال کو جائز نہیں سمجھتے، تو اس کو طہارت قطعاً ثابت ہے ورنہ اس میں دو صورتیں ہیں، دونوں میں اَصَحّ صحت ہے، امام اوزاعی، ثوری، ابوحنیفہ، امام شافعی اور دونوں کے اصحاب اس میں کوئی مضائقہ نہیں سمجھتے تھے، اور ابنِ منذر فرماتے ہیں میں کسی کو نہیں جانتا جس نے اس کو مکروہ سمجھا ہو سوائے احمد اور ابن اسحاق کے، میں کہتا ہوں اہلِ ظاہر نے ان دونوں کی متابعت کی اور مالک کے قول میں اختلاف پایا جاتا ہے، مُدَوّنہ میں ہے نصرانی کے جھوٹے سے اور اُس پانی سے جس میں اُس نے اپنا ہاتھ ڈالا ہو وضو نہ کیا جائے، اور عتبیہ میں ایک قول جواز کا ہے اور ایک کراہۃ کا۔

بلکہ اجازت سے ہے، اور اسی پر احمد اور اسحاق کے قول کو محمول کیا گیا ہے اور جہاں بأس کی نفی ہے اس کا مطلب خلاف اولیٰ ہے، ہم نے اس مسئلہ کو بہ نسبت اِس مقام کے اپنے فتاویٰ میں تفصیل سے بیان کیا ہے۔ میں کہتا ہوں اس سے کراہت تحریمی معلوم ہوتی ہے کیونکہ اس کے بارے میں ذخیرہ میں ہے۔ مشرکین کے برتنوں میں دھونے سے پہلے کھانا پینا مکروہ ہے کیونکہ ان کے برتن میں بظاہر ناپاک ہوتے ہیں۔ (فتاویٰ رضویہ، ج ۲، ص ۴۷۹، لاہور)

Marfat.com

بَاب مَا جَآءَ فِی الْفَاْرَةِ تَمُوتُ فِی السَّمْنِ

باب 8: وہ چوہا جو گھی میں گر کر مر جائے اس کے بارے میں جو منقول ہے

12- حَدَّثَنَا سَعِيْدُ بْنُ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ الْمَخْزُوْمِیُّ وَاَبُوْ عَمَّارٍ قَالَا حَدَّثَنَا سُفْيَانُ عَنِ الزُّهْرِیِّ عَنْ عُبَيْدِ اللّٰهِ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ عَنْ مَيْمُوْنَةَ اَنَّ فَارَةً وَّقَعَتْ فِیْ سَمْنٍ فَمَاتَتْ فَسُئِلَ عَنْهَا النَّبِیُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ اَلْقُوهَا وَمَا حَوْلَهَا وَكُلُوْهُ قَالَ وَفِی الْبَاب عَنْ اَبِیْ هُرَيْرَةَ قَالَ اَبُوْ عِيْسٰى هٰذَا حَدِيْثٌ حَسَنٌ صَحِيْحٌ وَّقَدْ رُوِیَ هٰذَا الْحَدِيْثُ عَنِ الزُّهْرِیِّ عَنْ عُبَيْدِ اللّٰهِ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ اَنَّ النَّبِیَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ سُئِلَ وَلَمْ يَذْكُرُوْا فِيْهِ عَنْ مَيْمُوْنَةَ وَحَدِيْثُ ابْنِ عَبَّاسٍ عَنْ مَيْمُوْنَةَ اَصَحُّ وَرَوٰى مَعْمَرٌ عَنِ الزُّهْرِیِّ عَنْ سَعِيْدِ بْنِ الْمُسَيَّبِ عَنْ اَبِیْ هُرَيْرَةَ عَنِ النَّبِیِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ نَحْوَهُ وَهُوَ حَدِيْثٌ غَيْرُ مَحْفُوْظٍ قَالَ وَ سَمِعْتُ مُحَمَّدَ بْنَ اِسْمٰعِيْلَ يَقُوْلُ وَحَدِيْثُ مَعْمَرٍ عَنِ الزُّهْرِیِّ عَنْ سَعِيْدِ بْنِ الْمُسَيَّبِ عَنْ اَبِیْ هُرَيْرَةَ عَنِ النَّبِیِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَذَكَرَ فِيْهِ اَنَّهُ سُئِلَ عَنْهُ فَقَالَ اِذَا كَانَ جَامِدًا فَاَلْقُوْهَا وَمَا حَوْلَهَا وَاِنْ كَانَ مَائِعًا فَلَا تَقْرَبُوْهُ هٰذَا خَطَاٌ اَخْطَاَ فِيْهِ مَعْمَرٌ قَالَ وَالصَّحِيْحُ حَدِيْثُ الزُّهْرِیِّ عَنْ عُبَيْدِ اللّٰهِ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ عَنْ مَيْمُوْنَةَ

✧✧ حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما سیّدہ میمونہ رضی اللہ عنہا کا یہ بیان نقل کرتے ہیں' ایک چوہا گھی میں گر کر مر گیا اس کے بارے میں نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم سے دریافت کیا گیا تو آپ نے فرمایا: اس کو اور اس کے آس پاس والے گھی کو پھینک دو اور باقی کو استعمال کر لو۔

اس بارے میں حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے حدیث منقول ہے یہ حدیث ''حسن صحیح'' ہے۔

یہ حدیث زہری کے حوالے سے عبیداللہ کے حوالے سے حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما سے منقول ہے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم سے اس کے بارے میں دریافت کیا گیا۔

محدثین نے اس روایت میں سیّدہ میمونہ رضی اللہ عنہا کا تذکرہ نہیں کیا تاہم حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما کی سیّدہ میمونہ رضی اللہ عنہا سے منقول حدیث زیادہ مستند ہے۔

حدیث 12:

اخرجه البخاری فی "صحیحه" رقم الحدیث:233
اخرجه ابوداؤد فی "سننه" رقم الحدیث:3841
اخرجه النسائی فی "سننه" رقم الحدیث:4259
اخرجه الامام مالك فی "الموطا" رقم الحدیث:1748
اخرجه الدارمی فی "سننه" رقم الحدیث:738
اخرجه الامام احمد فی "مسنده" رقم الحدیث:7177
اخرجه ابن حبان فی "صحیحه" رقم الحدیث:1392
اخرجه النسائی فی "سننه الکبریٰ" رقم الحدیث:4584
اخرجه البیهقی فی "سننه الکبریٰ" رقم الحدیث:19402

Marfat.com

زہری نے سعید بن میسیب کے حوالے سے حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ کے حوالے سے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم سے اسی طرح کی حدیث نقل کی ہے تاہم یہ حدیث مستند نہیں ہے۔

امام ترمذی فرماتے ہیں: میں نے امام محمد بن اسماعیل بخاری کو یہ کہتے ہوئے سنا ہے: معمر نے زہری کے حوالے سے سعید بن میسیب سے حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ کے حوالے سے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کی یہ حدیث نقل کی ہے اس میں خطاء ہے اور صحیح حدیث وہ ہے جو زہری نے عبیداللہ کے حوالے سے حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما کے حوالے سے سیّدہ میمونہ رضی اللہ عنہا سے روایت کی ہے۔

بَاب مَا جَآءَ فِي النَّهْيِ عَنِ الْاَكْلِ وَالشُّرْبِ بِالشِّمَالِ

باب 9: بائیں ہاتھ سے کھانے اور پینے کی ممانعت کے بارے میں جو کچھ منقول ہے

13- حَدَّثَنَا اِسْحٰقُ بْنُ مَنْصُوْرٍ اَخْبَرَنَا عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ نُمَيْرٍ حَدَّثَنَا عُبَيْدُ اللّٰهِ بْنُ عُمَرَ عَنِ ابْنِ شِهَابٍ عَنْ اَبِىْ بَكْرِ بْنِ عُبَيْدِ اللّٰهِ بْنِ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ عُمَرَ عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ عُمَرَ اَنَّ النَّبِىَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ لَا يَاْكُلْ اَحَدُكُمْ بِشِمَالِهٖ وَلَا يَشْرَبْ بِشِمَالِهٖ فَاِنَّ الشَّيْطَانَ يَاْكُلُ بِشِمَالِهٖ وَيَشْرَبُ بِشِمَالِهٖ قَالَ وَفِى الْبَاب عَنْ جَابِرٍ وَّعُمَرَ بْنِ اَبِىْ سَلَمَةَ وَسَلَمَةَ ابْنِ الْاَكْوَعِ وَاَنَسِ بْنِ مَالِكٍ وَّحَفْصَةَ قَالَ اَبُوْ عِيْسٰى هٰذَا حَدِيْثٌ حَسَنٌ صَحِيْحٌ وَّهٰكَذَا رَوٰى مَالِكٌ وَّابْنُ عُيَيْنَةَ عَنِ الزُّهْرِيِّ عَنْ اَبِىْ بَكْرِ بْنِ عُبَيْدِ اللّٰهِ عَنِ ابْنِ عُمَرَ وَرَوٰى مَعْمَرٌ وَّعُقَيْلٌ عَنِ الزُّهْرِيِّ عَنْ سَالِمٍ عَنِ ابْنِ عُمَرَ وَرِوَايَةُ مَالِكٍ وَّابْنُ عُيَيْنَةَ اَصَحُّ

✧✧ حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما بیان کرتے ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا ہے: کوئی بھی شخص بائیں ہاتھ سے نہ کھائے اور بائیں ہاتھ سے نہ پیئے کیونکہ شیطان بائیں ہاتھ سے کھاتا ہے اور بائیں ہاتھ سے پیتا ہے۔

امام ترمذی رحمۃ اللہ علیہ نے فرمایا: اس بارے میں حضرت جابر رضی اللہ عنہ' حضرت عمر بن ابوسلمہ رضی اللہ عنہ' حضرت سلمہ بن اکوع رضی اللہ عنہ' حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہ اور سیّدہ حفصہ رضی اللہ عنہا سے احادیث منقول ہیں یہ حدیث ''حسن صحیح'' ہے۔

اس حدیث کو اسی طرح امام مالک نے اور ابن عیینہ نے زہری کے حوالے سے ابوبکر بن عبیداللہ کے حوالے سے' حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہما سے روایت کیا ہے۔

معمر اور عقیل نے زہری کے حوالے سے' سالم کے حوالے سے' حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہما سے اس روایت کو نقل کیا ہے تاہم امام مالک اور ابن عیینہ کی نقل کردہ حدیث زیادہ مستند ہے۔

حدیث 13:-

اخرجه ابن حبان فی "صحيحه" رقم الحديث:5331 اخرجه الامام احمد فی "مسنده" رقم الحديث:6117

اخرجه البخاری فی "الادب المفرد" رقم الحديث:1189

Marfat.com

شرح

اس حدیث میں جو حکم دیا گیا ہے وہ بظاہر وجوب کے لئے ہے۔ جیسا کہ بعض علماء کا مسلک ہے اس کی تائید صحیح مسلم کی اس روایت سے بھی ہوتی ہے جس کو سلمہ ابن اکوع رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے بیان کیا ہے کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے ایک شخص کو بائیں ہاتھ سے کھاتے دیکھا تو فرمایا کہ دائیں ہاتھ سے کھاؤ اس شخص نے کہا کہ میں داہنے ہاتھ سے کھانے کی قدرت نہیں رکھتا (راوی کا بیان ہے کہ اس شخص کا داہنا ہاتھ درست تھا، اس نے محض تکبر سے یہ الفاظ کہے) آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا (اللہ کرے) تجھے داہنے ہاتھ سے کھانے کی طاقت نصیب نہ ہو۔ چنانچہ اس کے بعد وہ شخص (کبھی بھی) اپنا داہنا ہاتھ اپنے منہ کی طرف نہیں اٹھا سکا اس طرح طبرانی نے یہ روایت نقل کی ہے کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے (ایک دن) سلبیہ اسلمیہ کو بائیں ہاتھ سے کھانا کھاتے دیکھا تو اس کے لئے بددعا فرمائی جس کا نتیجہ یہ ہوا کہ وہ طاعون میں مبتلا ہو کر مر گئی! تاہم جمہور علماء جن کے نزدیک دائیں ہاتھ سے کھانا کھانے کا حکم وجوب کے طور پر نہیں ہے بطریق استحباب ہے وہ ان روایتوں کو زجر و تنبیہ اور مصالح شریعت پر محمول کرتے ہیں۔

دائیں ہاتھ سے کھانے پینے کا بیان

14- حَدَّثَنَا عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ قَالَ حَدَّثَنَا جَعْفَرُ بْنُ عَوْنٍ عَنْ سَعِيْدِ بْنِ اَبِیْ عَرُوْبَةَ عَنْ مَعْمَرٍ عَنِ الزُّهْرِیِّ عَنْ سَالِمٍ عَنْ اَبِيْهِ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ اِذَا اَكَلَ اَحَدُكُمْ فَلْيَاْكُلْ بِيَمِيْنِهٖ وَلْيَشْرَبْ بِيَمِيْنِهٖ فَاِنَّ الشَّيْطَانَ يَاْكُلُ بِشِمَالِهٖ وَيَشْرَبُ بِشِمَالِهٖ

سالم اپنے والد (حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما) کے حوالے سے نبی اکرم کا یہ فرمان نقل کرتے ہیں:

جب کوئی شخص کچھ کھائے تو دائیں ہاتھ سے کھائے اور دائیں ہاتھ سے پیے کیونکہ شیطان بائیں ہاتھ سے کھاتا ہے اور بائیں ہاتھ سے پیتا ہے۔

شرح

اس حدیث میں کھانے کے تین بنیادی آداب کی طرف متوجہ کیا گیا ہے۔ سب سے پہلا ادب تو یہ ہے کہ کھانے کی ابتداء بسم اللہ کہہ کر ہونی چاہئے۔ دوسرا ادب یہ ہے کہ دائیں ہاتھ سے کھانا چاہئے اور تیسرا ادب یہ ہے کہ کھانے کے برتن میں اپنے سامنے سے کھانا چاہئے۔ جمہور علماء کا رجحان اس طرف ہے کہ اس حدیث میں مذکورہ بالا تینوں باتوں کا جو حکم دیا گیا ہے، وہ استحباب کے طور پر ہے۔ اسی طرح دوسری روایت میں کھانے کے بعد اللہ کی حمد و شکر کا جو حکم دیا گیا ہے وہ بھی مسئلہ ہے کہ اگر ایک دسترخوان پر کئی آدمی کھانے بیٹھیں تو سب لوگ بسم اللہ کہیں! جب کہ بعض علماء کے نزدیک کہ جن میں حضرت امام شافعی بھی شامل ہیں یہ کہتے ہیں کہ محض ایک آدمی کا بسم اللہ کہہ لینا سب کے لئے کافی ہو جائے گا۔ پانی یا دوا وغیرہ پینے کے وقت بسم اللہ کہنے کا بھی وہی حکم ہے جو

Marfat.com

کھانے کے شروع میں بسم اللہ کہنے کا ہے۔

علامہ تورپشتی نے کہا ہے کہ بائیں ہاتھ سے کھاتا اور بائیں ہاتھ سے پیتا ہے۔ کا مطلب ہے کہ جو لوگ شیطان کے زیر اثر اور اس کے تابعدار ہوتے ہیں، وہ ان کو بائیں ہاتھ سے کھانے پینے پر ابھارتا ہے جب کہ طیبی نے کہا ہے کہ یہ حدیث اپنے ظاہری معنی پر محمول ہے یعنی حقیقت میں شیطان بائیں ہاتھ سے کھاتا پیتا ہے حسن بن سفیان نے اپنی مسند میں حضرت ابوہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے بسند یہ روایت نقل کی ہے کہ جب تم میں سے کوئی شخص کھانا کھائے تو اس کو چاہئے کہ دائیں ہاتھ سے کھائے اور دائیں ہاتھ سے پئے (اگر کسی کو کوئی چیز دے یا کسی سے کوئی چیز لے تو) دائیں ہاتھ سے لے اور دائیں ہاتھ سے دے کیوں کہ شیطان بائیں ہاتھ سے کھاتا ہے۔ بائیں سے پیتا ہے اور بائیں ہاتھ سے لیتا دیتا ہے۔

بَاب مَا جَآءَ فِي لَعْقِ الْاَصَابِعِ بَعْدَ الْاَكْلِ

باب 10: کھانے کے بعد انگلیاں چاٹنے کے بارے میں جو کچھ منقول ہے

15- حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عَبْدِ الْمَلِكِ بْنِ اَبِى الشَّوَارِبِ حَدَّثَنَا عَبْدُ الْعَزِيْزِ بْنُ الْمُخْتَارِ عَنْ سُهَيْلِ بْنِ اَبِى صَالِحٍ عَنْ اَبِيْهِ عَنْ اَبِىْ هُرَيْرَةَ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اِذَا اَكَلَ اَحَدُكُمْ فَلْيَلْعَقْ اَصَابِعَهٗ فَاِنَّهٗ لَا يَدْرِىْ فِىْ اَيَّتِهِنَّ الْبَرَكَةُ قَالَ وَفِى الْبَاب عَنْ جَابِرٍ وَّكَعْبِ بْنِ مَالِكٍ وَّاَنَسٍ قَالَ اَبُوْ عِيْسٰى هٰذَا حَدِيْثٌ حَسَنٌ غَرِيْبٌ لَّا نَعْرِفُهٗ اِلَّا مِنْ هٰذَا الْوَجْهِ مِنْ حَدِيْثِ سُهَيْلٍ وَّسَاَلْتُ مُحَمَّدًا عَنْ هٰذَا الْحَدِيْثِ فَقَالَ حَدِيْثُ عَبْدِ الْعَزِيْزِ مِنَ الْمُخْتَلِفِ لَا يُعْرَفُ اِلَّا مِنْ حَدِيْثِهٖ

✧✧ سہیل بن ابوصالح اپنے والد کے حوالے سے حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ کا یہ بیان نقل کرتے ہیں' نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا ہے: جب کوئی شخص کچھ کھالے تو اپنی انگلیاں چاٹ لے کیونکہ وہ یہ نہیں جانتا کہ اس کھانے کے کون سے حصے میں برکت ہے؟

امام ترمذی رحمۃ اللہ علیہ نے فرمایا: اس بارے میں حضرت جابر رضی اللہ عنہ' حضرت کعب بن مالک رضی اللہ عنہ اور حضرت انس رضی اللہ عنہ سے احادیث

حدیث 15:

اخرجه مسلم فی "صحيحه" رقم الحديث:2020
اخرجه الامام مالك فی "المؤطا" رقم الحديث:1644
اخرجه الامام احمد فی "مسنده" رقم الحديث:4537
اخرجه النسائی فی "سننه الكبرٰى" رقم الحديث:6745
اخرجه ابويعلى فی "مسنده" رقم الحديث:4273
اخرجه اسحاق بن راهويه فی "مسنده" رقم الحديث:476
اخرجه ابوداؤد فی "سننه" رقم الحديث:3776
اخرجه الدارمی فی "سننه" رقم الحديث:2030
اخرجه ابن حبان فی "صحيحه" رقم الحديث:5226
اخرجه البيهقی فی "سننه الكبرٰى" رقم الحديث:14380
اخرجه الحميدی فی "مسنده" رقم الحديث:635

Marfat.com

منقول ہیں

یہ حدیث ''حسن غریب'' ہے، ہم اسے صرف اسی حوالے سے پہچانتے ہیں جو سہیل کے حوالے سے منقول ہے۔

(امام ترمذی فرماتے ہیں) میں نے امام بخاری سے اس حدیث کے بارے میں دریافت کیا' تو انہوں نے فرمایا: عبدالعزیز سے منقول روایت ''مختلف'' ہے اور یہ صرف انہی کے حوالے سے معلوم ہے۔

شرح

امام نووی کہتے ہیں کہ انگلیوں سے کھانا سنّت ہے لہٰذا ان تینوں کے ساتھ چوتھی اور پانچویں انگلی نہ ملائی جائے الّا یہ کہ چوتھی اور پانچویں انگلی کو ملانا ضروری ہو۔ ہاتھ کو چاٹنے" سے مراد یہ ہے کہ جن انگلیوں سے کھاتے تھے ان کو چاٹ لیا کرتے تھے چنانچہ پہلے بیچ کی انگلی کو چاٹتے پھر اس کے پاس کی انگلی کو پھر انگوٹھے کو چاٹتے تھے۔

امام طبرانی نے عامر بن ربیعہ سے اس طرح نقل کیا ہے کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم تین انگلیوں سے کھاتے تھے اور ان کی مدد کے لئے چوتھی انگلی بھی ملا لیا کرتے تھے! نیز ایک حدیث مرسل میں یوں بیان کیا گیا ہے کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم پانچ انگلیوں سے کھاتے تھے۔ "یا تو یہ پتلی چیز کھانے پر محمول ہے یہ کہ آپ صلی اللہ علیہ وسلم بیان جواز کی خاطر کبھی کبھی اس طرح بھی کھاتے تھے، لیکن اکثر اوقات تین ہی انگلیوں سے کھانے کی عادت تھی۔ بعض روایت میں یمسحہا کے بعد شئی کا لفظ بھی منقول ہے اور یہ الفاظ بھی نقل کئے گئے ہیں کہ ثم یغسلہا یعنی (ہاتھ کو چاٹتے اور) پھر اس کو دھو لیتے۔

بَاب مَا جَآءَ فِي اللُّقْمَةِ تَسْقُطُ

باب 11: جو لقمہ گر جائے' جو کچھ اس کے بارے میں منقول ہے

16- حَدَّثَنَا قُتَيْبَةُ حَدَّثَنَا ابْنُ لَهِيعَةَ عَنْ اَبِى الزُّبَيْرِ عَنْ جَابِرٍ اَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ اِذَا اَكَلَ اَحَدُكُمْ طَعَامًا فَسَقَطَتْ لُقْمَةٌ فَلْيُمِطْ مَا رَابَهُ مِنْهَا ثُمَّ لِيَطْعَمْهَا وَلَا يَدَعْهَا لِلشَّيْطَانِ قَالَ وَفِى الْبَاب عَنْ اَنَسٍ

✧✧ حضرت جابر رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں' نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا ہے: جب کوئی شخص کھانا کھائے اور اس کا لقمہ گر جائے تو اس پر جو چیز لگی ہو وہ اسے صاف کرلے اور پھر اسے کھالے اور اسے شیطان کے لئے نہ چھوڑ دے۔

امام ترمذی رحمۃ اللہ علیہ نے فرمایا: اس بارے میں حضرت انس رضی اللہ عنہ سے حدیث منقول ہے۔

حدیث 16:

اخرجه البخاری فی "صحيحه" رقم الحديث:5140 — اخرجه مسلم فی "صحيحه" رقم الحديث:2035

اخرجه ابوداؤد فی "سننه" رقم الحديث:3847 — اخرجه ابن ماجه فی "سننه" رقم الحديث:3269

اخرجه الامام احمد فی "مسنده" رقم الحديث:9358

Marfat.com

شرح

اس کو صاف کر کے کھالے" لیکن اگر وہ لقمہ کسی نجاست وگندگی پر گرا ہو تو اس کو دھو کر کھائے، بشرطیکہ اس کو دھونا ممکن ہو، یا طبیعت اس پر آمادہ ہو اور اگر یہ ممکن نہ ہو، تو پھر اس کو کتے یا بلی وغیرہ کو کھلا دے۔ "اس کو شیطان کے لئے نہ چھوڑے" یہ یا تو حقیقت پر محمول ہے کہ وہ واقعۃً کھاتا ہے، یا یہ کنایہ ہے اس لقمہ کو ضائع کرنے اور اس کو حقیر جاننے سے، نیز اس میں اس طرف اشارہ ہے کہ ایسا کرنا (یعنی اس گرے ہوئے لقمہ کو حقیر وکمتر جان کر نہ اٹھانا) دراصل متکبر لوگوں کی مشابہت اور ان کی عادت کو اختیار کرنا کیونکہ وہ (متکبر لوگ) گرے ہوئے لقمہ کو اٹھا کر کھانا عار سمجھتے ہیں اور یہ ساری چیزیں (یعنی اس لقمہ کو ضائع کرنا اور اس کو حقیر جاننا اور اس متکبر لوگوں کی عادت اختیار کرنا) شیطانی افعال میں سے ہیں۔

نیز جب کھانا کھا چکے تو الخ" یہ اگرچہ ایک علیحدہ حکم ہے۔ مگر حقیقت میں پہلے حکم سے حاصل ہونے والے مفہوم " تکبر کو ترک کرنے اور تواضع وانکساری کو اختیار کرنے" کو مؤکد کرنے کے لئے ہے کہ کھانا کھا چکنے کے بعد ہاتھ کو دھونے سے پہلے انگلیوں کو چاٹ لیا جائے تا کہ اللہ کے رزق کے تئیں اپنے کامل احتیاج اور تواضع وانکساری کا اظہار ہو اور تکبر ونخوت کا کوئی شائبہ نہ پایا جائے۔

17- حَدَّثَنَا الْحَسَنُ بْنُ عَلِيٍّ الْخَلَّالُ حَدَّثَنَا عَفَّانُ بْنُ مُسْلِمٍ حَدَّثَنَا حَمَّادُ بْنُ سَلَمَةَ حَدَّثَنَا ثَابِتٌ عَنْ اَنَسٍ اَنَّ النَّبِیَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَانَ اِذَا اَكَلَ طَعَامًا لَعِقَ اَصَابِعَهُ الثَّلَاثَ وَقَالَ اِذَا مَا وَقَعَتْ لُقْمَةُ اَحَدِكُمْ فَلْيُمِطْ عَنْهَا الْاَذٰى وَلْيَاْكُلْهَا وَلَا يَدَعْهَا لِلشَّيْطَانِ وَاَمَرَنَا اَنْ نَسْلِتَ الصَّحْفَةَ وَقَالَ اِنَّكُمْ لَا تَدْرُوْنَ فِیْ اَیِّ طَعَامِكُمُ الْبَرَكَةُ قَالَ اَبُوْ عِيْسٰى هٰذَا حَدِيْثٌ حَسَنٌ غَرِيْبٌ صَحِيْحٌ

✧✧ حضرت ثابت رضی اللہ عنہ' حضرت انس رضی اللہ عنہ کا یہ بیان نقل کرتے ہیں' نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم جب کوئی چیز کھا لیتے تھے تو اس کے بعد اپنی تین انگلیوں کو چاٹا کرتے تھے (جن کے ذریعے آپ نے کھانا کھایا ہوتا تھا) نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا ہے: جب کسی شخص کا لقمہ گر جائے تو وہ اس پر لگی ہوئی گندگی کو صاف کرلے اور اسے کھالے اور اسے شیطان کے لئے نہ چھوڑ دے (حضرت انس رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں) آپ نے ہمیں یہ حکم دیا ہے کہ ہم پیالے کو صاف کریں۔

آپ نے ارشاد فرمایا ہے: تم لوگ یہ بات نہیں جانتے کہ تمہارے کھانے کے کون سے حصے میں برکت موجود ہے؟

امام ترمذی رحمۃ اللہ علیہ نے فرمایا: یہ حدیث "حسن غریب صحیح" ہے۔

18- حَدَّثَنَا نَصْرُ بْنُ عَلِيٍّ الْجَهْضَمِيُّ اَخْبَرَنَا اَبُو الْيَمَانِ الْمُعَلَّى بْنُ رَاشِدٍ قَالَ حَدَّثَتْنِیْ جَدَّتِیْ اُمُّ عَاصِمٍ

حدیث 17:

اخرجه ابوداؤد فی "سننه" رقم الحدیث:3845

اخرجه الامام احمد فی "مسنده" رقم الحدیث:14121

اخرجه ابن حبان فی "صحیحه" رقم الحدیث:5249

اخرجه البیهقی فی "سننه الکبرٰی" رقم الحدیث:14394

Marfat.com

وَكَانَتْ اُمَّ وَلَدٍ لِسِنَانِ بْنِ سَلَمَةَ قَالَتْ دَخَلَ عَلَيْنَا نُبَيْشَةُ الْخَيْرِ وَنَحْنُ نَاْكُلُ فِيْ قَصْعَةٍ فَحَدَّثَنَا اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ مَنْ اَكَلَ فِيْ قَصْعَةٍ ثُمَّ لَحِسَهَا اسْتَغْفَرَتْ لَهُ الْقَصْعَةُ قَالَ اَبُوْ عِيْسٰى هٰذَا حَدِيْثٌ غَرِيْبٌ لَّا نَعْرِفُهُ اِلَّا مِنْ حَدِيْثِ الْمُعَلَّى بْنِ رَاشِدٍ وَقَدْ رَوٰى يَزِيْدُ بْنُ هَارُوْنَ وَغَيْرُ وَاحِدٍ مِّنَ الْاَئِمَّةِ عَنِ الْمُعَلّٰى بْنِ رَاشِدٍ هٰذَا الْحَدِيْثَ

✧✧ سیّدہ اُمّ عاصم رضی اللہ عنہا' جو حضرت سنان بن سلمہ رضی اللہ عنہ کی اُمّ ولد ہیں' بیان کرتی ہیں' حضرت نبیشہ الخیر رضی اللہ عنہ ہماری طرف آئے ہم اس وقت ایک پیالے میں کھا رہے تھے انہوں نے ہمیں یہ حدیث سنائی' نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا ہے: جو شخص کسی پیالے میں کھائے اور پھر اسے چاٹ لے تو وہ پیالہ اس کے لئے دعائے مغفرت کرتا ہے۔

امام ترمذی رحمۃ اللہ علیہ نے فرمایا: یہ حدیث غریب ہے ہم اسے صرف معلّٰی بن راشد کے حوالے سے جانتے ہیں۔ یزید بن ہارون اور دیگر ائمہ نے معلّٰی بن راشد کے حوالے سے اس حدیث کو نقل کیا ہے۔

بَاب مَا جَآءَ فِيْ كَرَاهِيَةِ الْاَكْلِ مِنْ وَّسَطِ الطَّعَامِ

باب 12: ''کھانے'' کے درمیان میں سے کھانے کے مکروہ ہونے کے بارے میں جو کچھ منقول ہے

19- حَدَّثَنَا اَبُوْ رَجَاءٍ حَدَّثَنَا جَرِيْرٌ عَنْ عَطَاءِ بْنِ السَّائِبِ عَنْ سَعِيْدِ بْنِ جُبَيْرٍ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ اَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ الْبَرَكَةُ تَنْزِلُ وَسَطَ الطَّعَامِ فَكُلُوْا مِنْ حَافَتَيْهِ وَلَا تَاْكُلُوْا مِنْ وَّسَطِهِ قَالَ اَبُوْ عِيْسٰى هٰذَا حَدِيْثٌ حَسَنٌ صَحِيْحٌ اِنَّمَا يُعْرَفُ مِنْ حَدِيْثِ عَطَاءِ بْنِ السَّائِبِ وَقَدْ رَوَاهُ شُعْبَةُ وَالثَّوْرِيُّ عَنْ عَطَاءِ بْنِ السَّائِبِ وَفِي الْبَاب عَنِ ابْنِ عُمَرَ

✧✧ حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کا یہ فرمان نقل کرتے ہیں: کھانے کے درمیان میں برکت نازل ہوتی ہے اس لئے تم اس کے کناروں کی طرف سے کھایا کرو اس کے درمیان میں سے نہ کھایا کرو۔

حدیث 18:

اخرجه ابن ماجه فی "سننه" رقم الحدیث:3271 — اخرجه الدارمی فی "سننه" رقم الحدیث:2027

اخرجه الامام احمد فی "مسنده" رقم الحدیث:20743

حدیث 19:

اخرجه الدارمی فی "سننه" رقم الحدیث:2046 — اخرجه الامام احمد فی "مسنده" رقم الحدیث:2730

اخرجه النسائی فی "سننه الکبرٰی" رقم الحدیث:6762

Marfat.com

امام ترمذی رحمۃ اللہ علیہ نے فرمایا: یہ حدیث ''حسن صحیح'' ہے۔ یہ حدیث عطاء بن سائب کے حوالے سے پہچانی گئی ہے اس حدیث کو شعبہ اور ثوری نے عطاء بن سائب کے حوالے سے نقل کیا ہے۔

اس بارے میں حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہما سے بھی حدیث منقول ہے۔

بَاب مَا جَآءَ فِي كَرَاهِيَةِ اَكْلِ الثُّومِ وَالْبَصَلِ

باب 13: لہسن اور پیاز کھانے کے مکروہ ہونے کے بارے میں جو کچھ منقول ہے

20- حَدَّثَنَا اِسْحٰقُ بْنُ مَنْصُورٍ اَخْبَرَنَا يَحْيٰى بْنُ سَعِيْدٍ الْقَطَّانُ عَنِ ابْنِ جُرَيْجٍ حَدَّثَنَا عَطَاءٌ عَنْ جَابِرٍ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَنْ اَكَلَ مِنْ هٰذِهٖ قَالَ اَوَّلَ مَرَّةٍ الثُّوْمِ ثُمَّ قَالَ الثُّوْمِ وَالْبَصَلِ وَالْكُرَّاثِ فَلَا يَقْرَبْنَا فِيْ مَسْجِدِنَا قَالَ اَبُوْ عِيْسٰى هٰذَا حَدِيْثٌ حَسَنٌ صَحِيْحٌ وَّفِي الْبَابِ عَنْ عُمَرَ وَاَبِيْ اَيُّوْبَ وَاَبِيْ هُرَيْرَةَ وَاَبِيْ سَعِيْدٍ وَّجَابِرِ بْنِ سَمُرَةَ وَقُرَّةَ بْنِ اِيَاسٍ الْمُزَنِيِّ وَابْنِ عُمَرَ

✧✧ حضرت جابر رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں' نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا ہے: جو شخص اسے کھالے (امام ترمذی فرماتے ہیں) راوی نے ایک مرتبہ' صرف لہسن کا ذکر کیا ہے اور پھر ایک مرتبہ' لہسن' پیاز اور گندنے کا ذکر کیا ہے (نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم فرماتے ہیں) تو وہ ہماری مسجد کے قریب ہرگز نہ آئے۔

امام ترمذی رحمۃ اللہ علیہ نے فرمایا: یہ حدیث ''حسن صحیح'' ہے۔

اس بارے میں حضرت عمر رضی اللہ عنہ' حضرت ابوایوب رضی اللہ عنہ' حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ' حضرت ابوسعید رضی اللہ عنہ' حضرت جابر بن سمرہ رضی اللہ عنہ اور حضرت قرہ رضی اللہ عنہ اور حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہما سے احادیث منقول ہے۔

شرح

ہماری مسجد" میں مفرد لفظ یعنی "مسجد" سے بظاہر یہ معلوم ہوتا ہے کہ یہ حکم صرف مسجد نبوی صلی اللہ علیہ وسلم کے لئے ہے اور صیغہ متکلم میں مع الغیر کا استعمال (یعنی میری مسجد کہنے کے بجائے ہماری مسجد کہنا) مسجد نبوی صلی اللہ علیہ وسلم کی تعظیم واکرام کے پیش نظر ہے لیکن چونکہ اس حکم کی علت اور اس کا سبب میں تمام ہی مساجد بلکہ مجالس خیر جیسے مجلس ذکر وغیرہ، مجلس درس وتدریس اور اولیاء

حدیث 20:

اخرجه البخاری فی "صحیحه" رقم الحدیث:815
اخرجه مسلم فی "صحیحه" رقم الحدیث:563
اخرجه ابوداؤد فی "سننه" رقم الحدیث:3822
اخرجه النسائی فی "سننه" رقم الحدیث:707
اخرجه الامام احمد فی "مسنده" رقم الحدیث:7573
اخرجه ابن حبان فی "صحیحه" رقم الحدیث:1643
اخرجه ابن خزیمه فی "صحیحه" رقم الحدیث:1662

Marfat.com

اللہ وعلماء دین کی مجالس بھی شامل ہیں اس لئے جو حکم مسجد نبوی صلی اللہ علیہ وسلم کا ہے کہ لہسن وغیرہ کھا کر اس میں نہ جایا جائے یہی حکم دیگر مساجد و مجالس خیر کا بھی ہوگا اور اگر اس احتمال کو بھی مد نظر رکھا جائے کہ اس ارشاد گرامی میں مفرد لفظ مسجد سے مراد جنس ہے (کہ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے لفظ مسجد بول کر تمام مساجد مراد لی ہیں) تو پھر اس تاویل کی بھی ضرورت نہیں ہوگی، علاوہ ازیں بعض روایت میں مساجدنا یعنی ہماری مساجد کا لفظ منقول ہے، اس صورت میں تو تمام مساجد کے لئے یہ حکم بالکل صریح ہوگا۔ او لیقعد فی بیتہ میں حرف او (یعنی یا) اگر راوی کے شک کے اظہار کے لئے ہے تو مراد یہ ہوگی کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے یا تو فلیعتزلنا تو اس کو چاہئے کہ وہ ہم سے الگ رہے) فرمایا تھا یا یہ فرمایا تھا کہ فلیعتزل مسجدنا (تو اس کو چاہئے کہ ہماری مسجد سے دور رہے) اور یا یہ فرمایا تھا کہ من اکل ثوما او بصلا فلیقعد فی بیتہ یعنی جو شخص لہسن یا پیاز کھائے ہوئے ہو تو اس کو چاہئے کہ وہ اپنے گھر میں بیٹھا رہے، کسی دوسرے کے پاس نہ جائے خواہ مسجد میں خواہ مسجد کے علاوہ کسی دوسری جگہ۔ لیکن یہ احتمال بھی ہے کہ او لیقعد فی بیتہ میں حرف اور راوی کے شک کے اظہار کے لئے نہ ہو، بلکہ تنویع و تقسیم کے لئے ہو اور اس کا تعلق ماقبل کے فقرہ یعنی فلیعتزل مسجدنا سے ہو اس صورت میں یہ معنی ہوں گے کہ لہسن پیاز کھا کر مسجد میں آنا مکروہ ہے کہ وہاں ملائکہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم اور صحابہ موجود رہتے ہیں اور ان چیزوں کو کھا کر عام لوگوں کے ساتھ اختلاط و مجالست مباح ہے اور یا اس سے بھی پرہیز کرنا چاہئے کہ اپنے گھر میں بیٹھا رہے اور مطلق اختلاط و مجالست سے باز رہے کیونکہ یہ زیادہ بہتر ہے۔ "اس ہستی" سے مراد حضرت جبرائیل علیہ السلام اور ملائکہ ہیں مطلب یہ تھا کہ یہ فرشتے میرے پاس آتے رہتے ہیں اور میں ان سے بات چیت کرتا ہوں جب کہ تمہارے ساتھ یہ چیز نہیں ہے اس لئے جو چیز (یعنی لہسن پیاز وغیرہ کھانا) میرے لئے جائز نہیں وہ تمہارے لئے جائز ہے اس ارشاد گرامی میں گویا اس طرف اشارہ ہے کہ ہے کہ انسان کو چاہئے کہ اپنے ہم نشین و مصاحب کی طبیعت و عادات اور اس کے حمل کی رعایت ملحوظ رکھے اور اس کی جائز خوشی و مرضی کو پورا کرے۔

21- حَدَّثَنَا مَحْمُوْدُ بْنُ غَيْلَانَ حَدَّثَنَا اَبُوْ دَاوٗدَ اَنْبَاَنَا شُعْبَةُ عَنْ سِمَاكِ بْنِ حَرْبٍ سَمِعَ جَابِرَ بْنَ سَمُرَةَ يَقُوْلُ نَزَلَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَلٰى اَيُّوْبَ وَكَانَ اِذَا اَكَلَ طَعَامًا بَعَثَ اِلَيْهِ بِفَضْلِهٖ فَبَعَثَ اِلَيْهِ يَوْمًا بِطَعَامٍ وَّلَمْ يَاْكُلْ مِنْهُ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَلَمَّا اَتٰى اَبُوْ اَيُّوْبَ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَذَكَرَ ذٰلِكَ لَهٗ فَقَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِيْهِ ثُوْمٌ فَقَالَ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ اَحَرَامٌ هُوَ قَالَ لَا وَلٰكِنِّيْ اَكْرَهُهٗ مِنْ اَجْلِ رِيْحِهٖ قَالَ اَبُوْ عِيْسٰى هٰذَا حَدِيْثٌ حَسَنٌ صَحِيْحٌ

حدیث 21:

اخرجه مسلم فی "صحیحه" رقم الحدیث:2053
اخرجه الامام احمد فی "مسنده" رقم الحدیث:20935
اخرجه ابن حبان فی "صحیحه" رقم الحدیث:5110
اخرجه الحاکم فی "المستدرك" رقم الحدیث:5938
اخرجه البیهقی فی "سننه الکبرٰی" رقم الحدیث:4837
اخرجه الطیالسی فی "مسنده" رقم الحدیث:589

Marfat.com

✧✧ سماک بن حرب رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں' انہوں نے حضرت جابر بن سمرہ رضی اللہ عنہ کو بیان کرتے ہوئے سنا ہے: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے حضرت ابوایوب رضی اللہ عنہ کے ہاں پڑاؤ کیا' جب نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کوئی چیز کھا لیتے تھے تو بچا ہوا کھانا حضرت ابوایوب رضی اللہ عنہ کو بھیج دیتے تھے ایک مرتبہ آپ نے کھانا حضرت ابوایوب رضی اللہ عنہ کو بھجوایا آپ نے اس میں سے کچھ بھی نہیں کھایا تھا' حضرت ابوایوب رضی اللہ عنہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں حاضر ہوئے اور اس بات کا تذکرہ آپ سے کیا' تو نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: اس میں لہسن موجود تھا' حضرت ابوایوب رضی اللہ عنہ نے دریافت کیا: یارسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم! کیا یہ حرام ہے؟ آپ نے فرمایا: نہیں۔ لیکن میں اسے اس کی بو کی وجہ سے ناپسند کرتا ہوں۔

امام ترمذی رحمۃ اللہ علیہ نے فرمایا: یہ حدیث "حسن صحیح" ہے۔

شرح

حضرت ابوایوب انصاری رضی اللہ تعالیٰ عنہ بڑے جلیل القدر انصاری صحابی ہیں ان کو ایک امتیازی درجہ حاصل ہے کہ جب نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے اپنے گھر بار چھوڑ کر مکہ سے ہجرت فرمائی اور مدینہ منورہ تشریف لائے تو سب سے پہلے حضرت ابوایوب انصاری رضی اللہ تعالیٰ عنہ ہی کے ہاں اترے اور ان کو میزبان رسول بننے کا شرف حاصل ہوا۔ اور ہوسکتا ہے کہ حضرت ابوایوب رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے جس معمول کا ذکر کیا ہے، (کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم باقی بچا ہوا کھانا اس کے پاس بھجواتے تھے) وہ انہی دنوں کا ہو جب کہ آپ صلی اللہ علیہ وسلم حضرت ابوایوب کے ہاں قیام فرماتے تھے۔ میں اس کو پسند نہیں کرتا" اس ارشاد میں کھانے کو عیب لگانا مقصود نہیں ہے بلکہ اصل میں اس چیز کا اظہار مقصود ہے کہ اس کی بو مسجد میں جانے اور ملائکہ کے سامنے آنے سے روکتی ہے۔ نووی کہتے ہیں کہ اس حدیث میں اس بات کی تصریح ہے کہ لہسن کا کھانا مباح ہے، لیکن اس شخص کے لئے مکروہ ہے جو جماعت میں شریک ہونے کا ارادہ رکھتا ہو (یعنی لہسن کھا کر نماز کے لئے مسجد میں جانا مکروہ ہے) اور یہی حکم ہر اس چیز کا ہے جس سے بدبو پیدا ہوتی ہو، جہاں تک آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی ذات گرامی کا تعلق ہے تو چونکہ آپ صلی اللہ علیہ وسلم ہر لمحہ وحی کے نازل ہونے کا متوقع رہتے تھے، اس لئے آپ صلی اللہ علیہ وسلم کبھی بھی لہسن نہیں کھاتے اور اس سے مکمل اجتناب فرماتے تھے۔

اس بارے میں علماء کے اختلافی اقوال ہیں، کہ پیاز، لہسن اور گندنا کا حکم آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی ذات گرامی کے لئے کیا تھا آیا یہ چیزیں آپ صلی اللہ علیہ وسلم کے لئے حرام تھیں یا نہیں؟ چنانچہ بعض علماء نے یہ کہا کہ یہ چیزیں آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی ذات خاص کے لئے حرام نہیں تھیں ان کے نزدیک زیادہ صحیح بات یہ ہے کہ مکروہ تنزیہی تھیں۔ اس حدیث سے معلوم ہوا کہ کھانے والے اور پینے والے کے لئے یہ مستحب ہے کہ وہ جو چیز کھا یا پی رہا ہو اس میں سے کچھ باقی چھوڑ دے اور پھر اس کو اپنے محتاج ہمسایوں میں تقسیم کردے۔ جس چیز کو آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے ناپسند کیا ہے۔ اس بات میں یا تو آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی اتباع کامل کی طرف اشارہ ہے کہ آپ لہسن کو چونکہ ناپسند کرتے ہیں اس لئے میں بھی اس کو ہمیشہ ناپسند کروں گا، یا یہ کہ حضرت ابوایوب انصاری رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے اپنے اس ارادہ کا اظہار کیا کہ جماعت میں شریک ہونے کے لئے مسجد جاتے وقت میں لہسن

Marfat.com

کا استعمال نہیں کروں گا۔

بَاب مَا جَآءَ فِی الرُّخْصَةِ فِی اَكْلِ الثُّومِ مَطْبُوخًا

باب 14: پکے ہوئے لہسن کھانے کی رخصت کے بارے میں جو کچھ منقول ہے

22- حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ مَدُّوَيْهِ حَدَّثَنَا مُسَدَّدٌ حَدَّثَنَا الْجَرَّاحُ بْنُ مَلِيحٍ وَّالِدُ وَكِيعٍ عَنْ اَبِی اِسْحٰقَ عَنْ شَرِيْكِ بْنِ حَنْبَلٍ عَنْ عَلِيٍّ اَنَّهُ قَالَ نُهِيَ عَنْ اَكْلِ الثُّومِ اِلَّا مَطْبُوخًا

✧✧ حضرت علی رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں' لہسن کھانے سے منع کیا گیا ہے البتہ پکے ہوئے کا حکم مختلف ہے۔

23- حَدَّثَنَا هَنَّادٌ حَدَّثَنَا وَكِيعٌ عَنْ اَبِيْهِ عَنْ اَبِی اِسْحٰقَ عَنْ شَرِيْكِ بْنِ حَنْبَلٍ عَنْ عَلِيٍّ قَالَ لَا يَصْلُحُ اَكْلُ الثُّومِ اِلَّا مَطْبُوخًا قَالَ اَبُوْ عِيسٰى هٰذَا الْحَدِيْثُ لَيْسَ اِسْنَادُهُ بِذٰلِكَ الْقَوِيِّ وَقَدْ رُوِیَ هٰذَا عَنْ عَلِيٍّ قَوْلُهُ وَرُوِیَ عَنْ شَرِيْكِ بْنِ حَنْبَلٍ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مُرْسَلًا

قَالَ مُحَمَّدٌ الْجَرَّاحُ بْنُ مَلِيحٍ صَدُوْقٌ وَّالْجَرَّاحُ بْنُ الضَّحَّاكِ مُقَارِبُ الْحَدِيْثِ

✧✧ حضرت علی رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں لہسن کھانا ٹھیک نہیں ہے البتہ پکے ہوئے (کا حکم مختلف ہے)

امام ترمذی فرماتے ہیں اس حدیث کی سند قوی نہیں ہے۔

یہ روایت حضرت علی رضی اللہ عنہ کے قول کے طور پر منقول ہے۔

یہ روایت شریک کے حوالے سے' نبی اکرم سے ''مرسل'' روایت کے طور پر بھی منقول ہے۔

(امام ترمذی فرماتے ہیں) امام بخاری فرماتے ہیں' جراح بن ملیح ''صدوق'' ہیں اور جراح بن ضحاک ''مقارب الحدیث'' ہے۔

24- حَدَّثَنَا الْحَسَنُ بْنُ الصَّبَّاحِ الْبَزَّارُ حَدَّثَنَا سُفْيَانُ بْنُ عُيَيْنَةَ عَنْ عُبَيْدِ اللّٰهِ بْنِ اَبِی يَزِيْدَ عَنْ اَبِيْهِ اَنَّ اُمَّ اَيُّوْبَ اَخْبَرَتْهُ اَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ نَزَلَ عَلَيْهِمْ فَتَكَلَّفُوا لَهُ طَعَامًا فِيْهِ مِنْ بَعْضِ هٰذِهِ الْبُقُوْلِ فَكَرِهَ اَكْلَهُ فَقَالَ لِاَصْحَابِهِ كُلُوْهُ فَاِنِّی لَسْتُ كَاَحَدِكُمْ اِنِّی اَخَافُ اَنْ اُوْذِیَ صَاحِبِی قَالَ اَبُوْ عِيسٰى هٰذَا حَدِيْثٌ حَسَنٌ صَحِيْحٌ غَرِيْبٌ وَّاُمُّ اَيُّوْبَ هِیَ امْرَاَةُ اَبِی اَيُّوْبَ الْاَنْصَارِيِّ

حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ حُمَيْدٍ حَدَّثَنَا زَيْدُ بْنُ الْحُبَابِ عَنْ اَبِی خَلْدَةَ عَنْ اَبِی الْعَالِيَةِ قَالَ الثُّومُ مِنْ طَيِّبَاتِ

حدیث 24:

اخرجه الدارمی فی "سننه" رقم الحدیث:2054 — اخرجه الامام احمد فی "مسنده" رقم الحدیث:27482

اخرجه ابن حبان فی "صحیحه" رقم الحدیث:2093 — اخرجه ابن خزیمه فی "صحیحه" رقم الحدیث:1671

Marfat.com

الرِّزْقِ وَاَبُوْ خَلْدَةَ اسْمُهٗ خَالِدُ بْنُ دِيْنَارٍ وَّهُوَ ثِقَةٌ عِنْدَ اَهْلِ الْحَدِيْثِ وَقَدْ اَدْرَكَ اَنَسَ بْنَ مَالِكٍ وَّسَمِعَ مِنْهُ وَاَبُو الْعَالِيَةِ اسْمُهٗ رُفَيْعٌ هُوَ الرِّيَاحِيُّ قَالَ عَبْدُ الرَّحْمٰنِ بْنُ مَهْدِيٍّ كَانَ اَبُوْ خَلْدَةَ خِيَارًا مُّسْلِمًا

✧✧ سیّدہ اُم ایوب رضی اللہ عنہا بیان کرتی ہیں' نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ان کے ہاں پڑاؤ کیا ان لوگوں نے آپ کے لئے کھانا پکایا جس میں کچھ سبزیاں ڈال دیں تو نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ان کے کھانے کو ناپسند کیا آپ نے اپنے ساتھیوں سے کہا تم لوگ اسے کھالو کیونکہ میں تمہاری مانند نہیں ہوں مجھے یہ اندیشہ ہے کہ میں اس کے ذریعے اپنے ساتھی (فرشتے) کو اذیت پہنچاؤں گا۔

امام ترمذی رحمۃ اللہ علیہ نے فرمایا: یہ حدیث ''حسن صحیح غریب'' ہے اور اُم ایوب سے مراد حضرت ابوایوب انصاری رضی اللہ عنہ کی اہلیہ ہیں۔

ابوالعالیہ بیان کرتے ہیں' لہسن بہترین رزق ہے۔

امام ترمذی رحمۃ اللہ علیہ نے فرمایا: ابوخلدہ کا نام خالد بن دینار ہے یہ محدثین کے نزدیک ثقہ ہیں انہوں نے حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہ کا زمانہ پایا ہے اور ان سے احادیث سنی ہیں۔

ابوالعالیہ کا نام رفیع ہے یہ ''ریاحی'' ہیں اور عبدالرحمٰن بن مہدی فرماتے ہیں' ابوخلدہ بہترین مسلمان تھے۔

لہسن کے فوائد کا بیان

اگر آپ لہسن کو خالی پیٹ کھائیں گے تو پیٹ میں موجود بیکٹیریا پیٹ خالی ہونے کی وجہ سے بہت کمزور ہو چکا ہوگا اور یہ لہسن کی طاقت کے خلاف لڑ نہیں پائے گا جس سے آپ صحت مند اور کئی بیماریوں سے محفوظ رہ سکیں گے۔

اسے خالی پیٹ کھانے سے جسم کا مدافعتی نظام مضبوط ہوتا ہے اور انسانی جسم بیماریوں سے لڑنے کے لئے مضبوط ہو جاتا ہے۔

لہسن ایک قدرتی انٹی بائیوٹک ہے اور سردیوں میں اس کے استعمال سے انسان کھانسی، نزلہ اور زکام سے محفوظ رہتا ہے۔

یہ خون کو پتلا کرتا ہے جس سے آپ کا نظام دوران خون تیز رہتا ہے اور اس کے ساتھ ساتھ آپ کو بلند فشار خون' سے بھی نجات ملتی ہے۔

اگر خون کی شریانیں بند ہونے لگیں تو روزانہ خالی پیٹ لہسن کا استعمال کریں، بہت جلد آپ کو محسوس ہوگا کہ آپ کی طبیعت بحال ہو رہی ہے۔

اگر آپ کو جلدی بیماری کا مسئلہ درپیش ہو تو کھانے میں لہسن کی مقدار بڑھا دیں۔ اس سے آپ کے جسم میں زہریلے مادے کم ہوں گے اور جلد تر و تازہ رہے گی۔

اگر اعصابی کمزوری کا مسئلہ ہو تب بھی لہسن انتہائی مفید ثابت ہوتا ہے۔

Marfat.com

بَاب مَا جَآءَ فِي تَخْمِيرِ الْإِنَاءِ وَاِطْفَاءِ السِّرَاجِ وَالنَّارِ عِنْدَ الْمَنَامِ

باب 15: سوتے وقت برتن ڈھانپنے' چراغ اور آگ کو بجھا دینے کے بارے میں جو کچھ منقول ہے

25- حَدَّثَنَا قُتَيْبَةُ عَنْ مَالِكِ بْنِ اَنَسٍ عَنْ اَبِى الزُّبَيْرِ عَنْ جَابِرٍ قَالَ قَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اَغْلِقُوا الْبَابَ وَاَوْكِئُوا السِّقَاءَ وَاَكْفِئُوا الْاِنَاءَ اَوْ خَمِّرُوا الْاِنَاءَ وَاَطْفِئُوا الْمِصْبَاحَ فَاِنَّ الشَّيْطَانَ لَا يَفْتَحُ غَلَقًا وَّلَا يَحِلُّ وِكَاءً وَّلَا يَكْشِفُ اٰنِيَةً وَّاِنَّ الْفُوَيْسِقَةَ تُضْرِمُ عَلَى النَّاسِ بَيْتَهُمْ قَالَ وَفِى الْبَابِ عَنْ ابْنِ عُمَرَ وَاَبِى هُرَيْرَةَ وَابْنِ عَبَّاسٍ قَالَ اَبُوْ عِيْسٰى هٰذَا حَدِيْثٌ حَسَنٌ صَحِيْحٌ وَّقَدْ رُوِىَ مِنْ غَيْرِ وَجْهٍ عَنْ جَابِرٍ

✧✧ حضرت جابر رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں' نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا ہے: (سوتے ہوئے) دروازے بند کر دو' مشکیزے کا منہ بند کر دو' برتنوں کو اوندھا کر دو یا برتنوں کو ڈھانپ دو چراغ کو بجھا دو کیونکہ شیطان بند دروازے کو کھول نہیں سکتا اور جس کا منہ بند ہوا سے کھول نہیں سکتا اور ڈھانپی ہوئی چیز کو ہٹا نہیں سکتا اور چوہا گھر کو لوگوں سمیت جلا سکتا ہے۔

امام ترمذی رحمۃ اللہ علیہ نے فرمایا: اس بارے میں حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہما' حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ اور حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما سے احادیث منقول ہیں

یہ حدیث ''حسن صحیح'' ہے۔

یہ روایت ایک اور سند کے ہمراہ حضرت جابر رضی اللہ عنہ سے منقول ہے۔

26- حَدَّثَنَا ابْنُ اَبِى عُمَرَ وَغَيْرُ وَاحِدٍ قَالُوْا حَدَّثَنَا سُفْيَانُ عَنِ الزُّهْرِيِّ عَنْ سَالِمٍ عَنْ اَبِيْهِ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَا تَتْرُكُوا النَّارَ فِىْ بُيُوْتِكُمْ حِيْنَ تَنَامُوْنَ قَالَ اَبُوْ عِيْسٰى هٰذَا حَدِيْثٌ حَسَنٌ صَحِيْحٌ

✧✧ سالم اپنے والد کے حوالے سے یہ بات نقل کرتے ہیں' نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا ہے: جب تم سونے لگو تو اپنے

حدیث 25:

اخرجه البخاری فی "صحیحه" رقم الحديث:3128
اخرجه ابوداؤد فی "سننه" رقم الحديث:3731
اخرجه الامام مالك فی "المؤطا" رقم الحديث:1659
اخرجه الدارمی فی "سننه" رقم الحديث:2132
اخرجه الامام احمد فی "مسنده" رقم الحديث:14266
اخرجه ابن حبان فی "صحیحه" رقم الحديث:1271
اخرجه ابن خزیمه فی "صحیحه" رقم الحديث:132
اخرجه النسائی فی "سننه الكبرٰی" رقم الحديث:10582
اخرجه البيهقی فی "سننه الكبرٰی" رقم الحديث:1144
اخرجه البخاری فی "الادب المفرد" رقم الحديث:1211

Marfat.com

گھر میں جلتی ہوئی آگ نہ چھوڑو۔

امام ترمذی رحمۃ اللہ علیہ نے فرمایا: یہ حدیث ''حسن صحیح'' ہے۔

بَاب مَا جَآءَ فِي كَرَاهِيَةِ الْقِرَانِ بَيْنَ التَّمْرَتَيْنِ

باب 16: دو کھجوریں ملا کر کھانے کے مکروہ ہونے کے بارے میں جو کچھ منقول ہے

27- حَدَّثَنَا مَحْمُودُ بْنُ غَيْلَانَ حَدَّثَنَا اَبُو اَحْمَدَ الزُّبَيْرِيُّ وَعُبَيْدُ اللّٰهِ عَنِ الثَّوْرِيِّ عَنْ جَبَلَةَ بْنِ سُحَيْمٍ عَنِ ابْنِ عُمَرَ قَالَ نَهَى رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اَنْ يُقْرَنَ بَيْنَ التَّمْرَتَيْنِ حَتّٰى يَسْتَاْذِنَ صَاحِبَهٗ قَالَ وَفِي الْبَاب عَنْ سَعْدٍ مَوْلٰى اَبِيْ بَكْرٍ قَالَ اَبُوْ عِيْسٰى هٰذَا حَدِيْثٌ حَسَنٌ صَحِيْحٌ

✧✧ حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہما بیان کرتے ہیں' نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے دو کھجوریں ایک ساتھ ملا کر کھانے سے منع کیا ہے البتہ اگر اپنے ساتھی سے اجازت لے لی جائے (تو ایسا کرنا جائز ہے)

امام ترمذی رحمۃ اللہ علیہ نے فرمایا: اس بارے میں حضرت سعید رضی اللہ عنہ' جو حضرت ابوبکر رضی اللہ عنہ کے آزاد کردہ غلام ہیں' سے حدیث منقول ہے۔

یہ حدیث ''حسن صحیح'' ہے۔

بَاب مَا جَآءَ فِي اسْتِحْبَابِ التَّمْرِ

باب 17: کھجور کھانے کے مستحب ہونے کے بارے میں جو کچھ منقول ہے

حدیث 26:

اخرجه البخاری فی "صحیحه" رقم الحدیث:5935

اخرجه مسلم فی "صحیحه" رقم الحدیث:2015

اخرجه ابوداؤد فی "سننه" رقم الحدیث:5246

اخرجه ابن ماجه فی "سننه" رقم الحدیث:3769

اخرجه الامام احمد فی "مسنده" رقم الحدیث:4515

اخرجه ابن حبان فی "صحیحه" رقم الحدیث:5520

اخرجه ابویعلی فی "مسنده" رقم الحدیث:5434

اخرجه الحمیدی فی "مسنده" رقم الحدیث:618

اخرجه البخاری فی "الادب المفرد" رقم الحدیث:1224

حدیث 27:

اخرجه البخاری فی "صحیحه" رقم الحدیث:2323

اخرجه ابوداؤد فی "سننه" رقم الحدیث:3834

اخرجه ابن ماجه فی "سننه" رقم الحدیث:3331

اخرجه الدارمی فی "سننه" رقم الحدیث:2059

اخرجه الامام احمد فی "مسنده" رقم الحدیث:4513

اخرجه ابن حبان فی "صحیحه" رقم الحدیث:5231

اخرجه النسائی فی "سننه الکبرٰی" رقم الحدیث:6728

اخرجه البیهقی فی "سننه الکبرٰی" رقم الحدیث:14410

Marfat.com

28- حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ سَهْلِ بْنِ عَسْكَرٍ الْبَغْدَادِيُّ وَعَبْدُ اللّٰهِ بْنُ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ قَالَا حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ حَسَّانَ حَدَّثَنَا سُلَيْمَانُ بْنُ بِلَالٍ عَنْ هِشَامِ بْنِ عُرْوَةَ عَنْ اَبِيْهِ عَنْ عَائِشَةَ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ بَيْتٌ لَّا تَمْرَ فِيْهِ جِيَاعٌ اَهْلُهُ قَالَ وَفِي الْبَاب عَنْ سَلْمَى امْرَاَةِ اَبِيْ رَافِعٍ قَالَ اَبُوْ عِيْسٰى هٰذَا حَدِيْثٌ حَسَنٌ غَرِيْبٌ لَّا نَعْرِفُهُ مِنْ حَدِيْثِ هِشَامِ بْنِ عُرْوَةَ اِلَّا مِنْ هٰذَا الْوَجْهِ قَالَ وَسَاَلْتُ الْبُخَارِيَّ عَنْ هٰذَا الْحَدِيْثِ فَقَالَ لَا اَعْلَمُ اَحَدًا رَوَاهُ غَيْرَ يَحْيَى بْنِ حَسَّانَ

✧✧ سیّدہ عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کا یہ فرمان نقل کرتی ہیں: جس گھر میں کھجوریں نہ ہوں اس کے گھر والے بھوکے ہوتے ہیں۔

امام ترمذی رحمۃ اللہ علیہ نے فرمایا: اس بارے میں حضرت سلمٰی رضی اللہ عنہا سے احادیث منقول ہیں جو حضرت ابورافع رضی اللہ عنہ کی اہلیہ ہیں یہ حدیث اس حوالے سے ''حسن غریب'' ہے ہم اسے صرف ہشام بن عروہ کے حوالے سے اسی سند کے ہمراہ جانتے ہیں۔

میں نے امام بخاری رحمۃ اللہ علیہ سے اس کے بارے میں دریافت کیا تو انہوں نے فرمایا: میرے علم کے مطابق یحییٰ بن حسان کے علاوہ اور کسی نے اسے روایت نہیں کیا۔

بَاب مَا جَآءَ فِي الْحَمْدِ عَلَى الطَّعَامِ اِذَا فُرِغَ مِنْهُ

باب 18: کھانے سے فارغ ہوجانے کے بعد اس پر حمد بیان کرنے کے بارے میں جو کچھ منقول ہے

29- حَدَّثَنَا هَنَّادٌ وَّمَحْمُوْدُ بْنُ غَيْلَانَ قَالَا حَدَّثَنَا اَبُوْ اُسَامَةَ عَنْ زَكَرِيَّا بْنِ اَبِيْ زَائِدَةَ عَنْ سَعِيْدِ بْنِ اَبِيْ بُرْدَةَ عَنْ اَنَسِ بْنِ مَالِكٍ اَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ اِنَّ اللّٰهَ لَيَرْضَى عَنِ الْعَبْدِ اَنْ يَّاْكُلَ الْاَكْلَةَ اَوْ يَشْرَبَ الشَّرْبَةَ فَيَحْمَدَهُ عَلَيْهَا قَالَ وَفِي الْبَاب عَنْ عُقْبَةَ بْنِ عَامِرٍ وَّاَبِيْ سَعِيْدٍ وَّعَائِشَةَ وَاَبِيْ اَيُّوْبَ وَاَبِيْ

حدیث 28:

اخرجه ابوداؤد فی "سننه" رقم الحديث:3831 — اخرجه الترمذی فی "جامعه" رقم الحديث:1815

اخرجه ابن ماجه فی "سننه" رقم الحديث:3327 — اخرجه الدارمی فی "سننه" رقم الحديث:2060

اخرجه الامام احمد فی "مسنده" رقم الحديث:25497 — اخرجه ابن حبان فی "صحيحه" رقم الحديث:5206

حدیث 29:

اخرجه مسلم فی "صحيحه" رقم الحديث:2734 — اخرجه الامام احمد فی "مسنده" رقم الحديث:11992

اخرجه النسائی فی "سننه الكبرٰی" رقم الحديث:6899 — اخرجه ابويعلى فی "مسنده" رقم الحديث:4332

اخرجه ابن ابی شيبة فی "مصنفه" رقم الحديث:24499

Marfat.com

هُرَيْرَةَ قَالَ اَبُوْ عِيْسٰى هٰذَا حَدِيْثٌ حَسَنٌ وَّقَدْ رَوَاهُ غَيْرُ وَاحِدٍ عَنْ زَكَرِيَّا بْنِ اَبِىْ زَائِدَةَ نَحْوَهُ وَلَا نَعْرِفُهُ اِلَّا مِنْ حَدِيْثِ زَكَرِيَّا بْنِ اَبِىْ زَائِدَةَ

✧✧ حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں' نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا ہے: اللہ تعالیٰ ایسے بندے سے راضی ہوجاتا ہے جو کچھ کھاتا ہے یا پیتا ہے تو اس پر اس کی حمد بیان کرتا ہے۔

امام ترمذی رحمۃ اللہ علیہ نے فرمایا: اس بارے میں حضرت عقبہ بن عامر رضی اللہ عنہ' حضرت ابوسعید خدری رضی اللہ عنہ' حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا' حضرت ابوایوب انصاری رضی اللہ عنہ اور حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے احادیث منقول ہیں یہ حدیث ''حسن'' ہے۔

اس حدیث کو کئی راویوں نے زکریا بن ابوزائدہ کے حوالے سے اسی طرح نقل کیا ہے اور ہم اس حدیث کو صرف زکریا بن زائدہ کے حوالے سے جانتے ہیں۔

بَاب مَا جَآءَ فِى الْاَكْلِ مَعَ الْمَجْذُوْمِ

باب 19: جذام کے مریض کے ساتھ کھانے کے بارے میں جو کچھ منقول ہے

30/1- حَدَّثَنَا اَحْمَدُ بْنُ سَعِيْدٍ الْاَشْقَرُ وَاِبْرَاهِيْمُ بْنُ يَعْقُوْبَ قَالَا حَدَّثَنَا يُوْنُسُ بْنُ مُحَمَّدٍ حَدَّثَنَا الْمُفَضَّلُ بْنُ فَضَالَةَ عَنْ حَبِيْبِ بْنِ الشَّهِيْدِ عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ الْمُنْكَدِرِ عَنْ جَابِرِ بْنِ عَبْدِ اللّٰهِ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اَخَذَ بِيَدِ مَجْذُوْمٍ فَاَدْخَلَهُ مَعَهُ فِى الْقَصْعَةِ ثُمَّ قَالَ كُلْ بِسْمِ اللّٰهِ ثِقَةً بِاللّٰهِ وَتَوَكُّلًا عَلَيْهِ قَالَ اَبُوْ عِيْسٰى هٰذَا حَدِيْثٌ غَرِيْبٌ لَّا نَعْرِفُهُ اِلَّا مِنْ حَدِيْثِ يُوْنُسَ بْنِ مُحَمَّدٍ عَنِ الْمُفَضَّلِ بْنِ فَضَالَةَ وَالْمُفَضَّلُ بْنُ فَضَالَةَ هٰذَا شَيْخٌ بَصْرِيٌّ وَّالْمُفَضَّلُ بْنُ فَضَالَةَ شَيْخٌ اٰخَرُ بَصْرِيٌّ اَوْثَقُ مِنْ هٰذَا وَاَشْهَرُ وَقَدْ رَوٰى شُعْبَةُ هٰذَا الْحَدِيْثَ عَنْ حَبِيْبِ بْنِ الشَّهِيْدِ عَنِ ابْنِ بُرَيْدَةَ اَنَّ ابْنَ عُمَرَ اَخَذَ بِيَدِ مَجْذُوْمٍ وَّحَدِيْثُ شُعْبَةَ اَثْبَتُ عِنْدِى وَاَصَحُّ

✧✧ حضرت جابر رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں' نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے جذام کے ایک مریض کا ہاتھ تھاما اور اس کا ہاتھ اپنے پیالے میں ڈال کر فرمایا: اللہ تعالیٰ کا نام لے کر اور اللہ تعالیٰ پر یقین رکھتے ہوئے اس پر توکل کرتے ہوئے کھانا شروع کرو۔

حدیث 30/1:

اخرجه ابوداؤد فی ''سننه'' رقم الحديث:3925

اخرجه ابن ماجه فی ''سننه'' رقم الحديث:3542

اخرجه ابن حبان فی ''صحيحه'' رقم الحديث:6120

اخرجه الحاكم فی ''المستدرك'' رقم الحديث:7196

اخرجه البيهقی فی ''سننه الكبرىٰ'' رقم الحديث:14028

اخرجه ابويعلى فی ''مسنده'' رقم الحديث:1822

اخرجه ابن ابی شيبة فی ''مصنفه'' رقم الحديث:24536

Marfat.com

امام ترمذی رحمۃ اللہ علیہ نے فرمایا: یہ حدیث "غریب" ہے ہم اسے صرف یونس بن مغفل بن فضالہ سے منقول جانتے ہیں یہ صاحب بصری شیخ ہیں اور مغفل بن فضالہ جو دوسرے ہیں وہ مصری ہیں وہ ان سے زیادہ مستند اور مشہور ہیں۔

شعبہ نے اس حدیث کو حبیب بن شہید کے حوالے سے ابن بریدہ کے حوالے سے نقل کیا ہے: حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے جذام کے ایک مریض کا ہاتھ تھاما' تاہم شعبہ کی حدیث میرے نزدیک زیادہ مستند ہے۔

شرح

شیخ محی الدین ابنِ عربی فتوحات کے وصایا میں تحریر فرماتے ہیں کہ ہمارے یہاں ایک شخص جذام کی بیماری میں مبتلا ہوگیا اور تمام اطباء نے بالاتفاق یہ فیصلہ کر دیا کہ یہ لاعلاج مرض ہے۔ اتفاق سے اس زمانے کے ایک قوی الایمان محدث نے جن کا نام سعد السعود تھا اس جذامی کو دیکھ کر فرمایا: تم اپنے اس مرض کا علاج کیوں نہیں کرتے؟ غریب جذامی نے آب دیدہ ہو کر کہا: حضور! میرے اس مرض کو تمام طبیبوں نے لاعلاج قرار دے دیا ہے اسلئے اب میں مایوس ہو چکا ہوں۔

یہ سن کر سعد السعود نے فرمایا: یہ تمام اطباء جھوٹے ہیں اور میرا ایمان ہے کہ سارے عالم میں سب سے بڑھ کر حاذق طبیب میرے رسول محمد صلی اللہ علیہ وسلم ہیں اور کلونجی کے بارے میں آپ کا ارشاد ہے وہ موت کے سوا تمام بیماریوں کی دوا ہے اور جذام بھی ایک مرض ہے اسلئے یقیناً کلونجی اس کی بھی دوا ہے۔

چنانچہ اُنہوں نے فوراً ہی کلونجی منگوا کر پیسی اور اس میں شہد ملا کر جذامی کے پورے بدن پر مل دیا اور کچھ تھوڑی مقدار میں اس کو چٹا دی پھر تھوڑی دیر کے بعد اسے غسل کرایا تو اس کی پرانی کھال اُتر گئی اور نئی کھال فوراً ہی نمودار ہوگئی اور اس کے سر کے گرے ہوئے بالوں کی جگہ دوسرے بال اُگ آئے اور وہ بالکل شفایاب ہو کر پہلے کی طرح تندرست ہو کر توانا ہو گئے۔

حضرت محی الدین ابن عربی کا بیان ہے: سعد السعود محدث کا اس حدیث پر اتنا قوی ایمان تھا کہ وہ ہر مرض میں کلونجی بطورِ دوا استعمال کرتے تھے۔ یہاں تک کہ انہیں کبھی آشوبِ چشم ہو جاتا تو وہ کلونجی کو پیس کر بطورِ سرمہ لگاتے تھے اور فوراً شفایاب ہو جاتے تھے۔ (روح البیان ج3 ص319)

بَاب مَا جَآءَ اَنَّ الْمُؤْمِنَ يَاْكُلُ فِيْ مِعًى وَاحِدٍ وَّالْكَافِرُ يَاْكُلُ فِيْ سَبْعَةِ اَمْعَاءٍ

باب 20: مؤمن ایک آنت میں کھاتا ہے اور کافر سات آنتوں میں کھاتا ہے اس حوالے سے جو کچھ منقول ہے

30/2- حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ بَشَّارٍ حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ سَعِيدٍ حَدَّثَنَا عُبَيْدُ اللّٰهِ عَنْ نَّافِعٍ عَنِ ابْنِ عُمَرَ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ الْكَافِرُ يَاْكُلُ فِيْ سَبْعَةِ اَمْعَاءٍ وَّالْمُؤْمِنُ يَاْكُلُ فِيْ مِعًى وَاحِدٍ قَالَ اَبُوْ عِيسٰى هٰذَا

Marfat.com

حَدِيْثٌ حَسَنٌ صَحِيْحٌ قَالَ وَفِي الْبَاب عَنْ اَبِيْ هُرَيْرَةَ وَاَبِيْ سَعِيْدٍ وَّاَبِيْ بَصْرَةَ الْغِفَارِيِّ وَاَبِيْ مُوْسٰى وَجَهْجَاهٍ الْغِفَارِيِّ وَمَيْمُوْنَةَ وَعَبْدِ اللّٰهِ ابْنِ عَمْرٍو

✧✧ حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہما نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کا یہ فرمان نقل کرتے ہیں: کافر سات آنتوں میں کھاتا ہے اور مؤمن ایک آنت میں کھاتا ہے۔

امام ترمذی رحمۃ اللہ علیہ نے فرمایا: یہ حدیث ''حسن صحیح'' ہے۔

اس بارے میں حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ' حضرت ابوسعید خدری رضی اللہ عنہ' حضرت ابوبصرہ غفاری رضی اللہ عنہ' حضرت ابوموسیٰ رضی اللہ عنہ' حضرت جہجاہ غفاری رضی اللہ عنہ' سیدہ میمونہ رضی اللہ عنہا اور حضرت عبدالرحمٰن بن عمرو رضی اللہ عنہ سے احادیث منقول ہیں۔

30/3- حَدَّثَنَا اِسْحٰقُ بْنُ مُوْسَى الْاَنْصَارِيُّ حَدَّثَنَا مَعْنٌ حَدَّثَنَا مَالِكٌ عَنْ سُهَيْلِ بْنِ اَبِيْ صَالِحٍ عَنْ اَبِيْهِ عَنْ اَبِيْ هُرَيْرَةَ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ضَافَهُ ضَيْفٌ كَافِرٌ فَاَمَرَ لَهُ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِشَاةٍ فَحُلِبَتْ فَشَرِبَ ثُمَّ اُخْرٰى فَشَرِبَهُ ثُمَّ اُخْرٰى فَشَرِبَهُ حَتّٰى شَرِبَ حِلَابَ سَبْعِ شِيَاهٍ ثُمَّ اَصْبَحَ مِنَ الْغَدِ فَاَسْلَمَ فَاَمَرَ لَهُ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِشَاةٍ فَحُلِبَتْ فَشَرِبَ حِلَابَهَا ثُمَّ اَمَرَ لَهُ بِاُخْرٰى فَلَمْ يَسْتَتِمَّهَا فَقَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ الْمُؤْمِنُ يَشْرَبُ فِيْ مَعْيٍ وَّاحِدٍ وَّالْكَافِرُ يَشْرَبُ فِيْ سَبْعَةِ اَمْعَاءٍ قَالَ اَبُوْ عِيْسٰى هٰذَا حَدِيْثٌ حَسَنٌ صَحِيْحٌ غَرِيْبٌ مِّنْ حَدِيْثِ سُهَيْلٍ

✧✧ حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں' نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ایک کافر شخص کو اپنا مہمان بنایا آپ نے اس کے لئے حکم دیا ایک بکری کا دودھ اس کے لئے دوہ لیا گیا اس نے اسے پی لیا پھر دوسری کا دوہ لیا گیا اس نے اسے بھی پی لیا پھر اگلی کا دوہ لیا گیا

حدیث 30/2:

اخرجه البخاری فی "صحيحه" رقم الحديث:5079
اخرجه مسلم فی "صحيحه" رقم الحديث:2060
اخرجه ابن ماجه فی "سننه" رقم الحديث:3256
اخرجه الامام مالك فی "المؤطا" رقم الحديث:1647
اخرجه الدارمی فی "سننه" رقم الحديث:2040
اخرجه الامام احمد فی "مسنده" رقم الحديث:9366
اخرجه ابن حبان فی "صحيحه" رقم الحديث:161
اخرجه النسائی فی "سننه الكبرٰی" رقم الحديث:6771
اخرجه ابويعلى فی "مسنده" رقم الحديث:916
اخرجه الطيالسی فی "مسنده" رقم الحديث:2521
اخرجه الحميدی فی "مسنده" رقم الحديث:669
اخرجه اسحاق بن راهويه فی "مسنده" رقم الحديث:209

حدیث 30/3:

اخرجه مسلم فی "صحيحه" رقم الحديث:2063
اخرجه الامام مالك فی "المؤطا" رقم الحديث:1648
اخرجه الامام احمد فی "مسنده" رقم الحديث:8866
اخرجه ابن حبان فی "صحيحه" رقم الحديث:162
اخرجه النسائی فی "سننه الكبرٰی" رقم الحديث:6893

Marfat.com

اس نے اسے بھی پی لیا یہاں تک کہ اس نے سات بکریوں کا دودھ پی لیا اگلے دن صبح وہ شخص مسلمان ہو گیا نبی اکرم ﷺ کے حکم کے تحت اس کے لئے بکری کا دودھ دوہ لیا گیا وہ اس نے پی لیا پھر آپ کے حکم کے تحت اس کے لئے دوسری بکری کا دودھ دوہ لیا گیا تو وہ اسے پورا نہیں پی سکا' نبی اکرم ﷺ نے ارشاد فرمایا: مؤمن ایک آنت میں پیتا ہے اور کافر سات آنتوں میں پیتا ہے۔

امام ترمذی رحمۃ اللہ علیہ نے فرمایا: یہ حدیث ''حسن صحیح'' ہے۔ اور سہیل سے منقول ہونے کے حوالے سے ''غریب'' ہے۔

شرح

کہا جاتا ہے کہ انسان کے پیٹ میں آنتیں ہوتی ہیں لیکن اس سے قطع نظر یہاں ایک آنت اور سات آنت سے مراد قلب حرص اور کثرت حرص ہے۔ جس کا مطلب یہ ہے کہ مسلمان کھانے پینے میں کم حرص رکھتا ہے اور کافر زیادہ حرص رکھتا ہے اور یہ بات اکثر واغلب کے اعتبار سے ہے یا اس مخصوص شخص کی حالت بیان کرنا مراد ہے، جس کا روایت میں ذکر کیا گیا ہے کہ وہ جب مسلمان ہوا تو کم کھانے لگا، لیکن جب کافر تھا تو زیادہ کھاتا، یا کامل الایمان مؤمن مراد ہے، کہ وہ ذکر الٰہی کی برکت اور نور و معرفت ایمان کے سبب ہمہ وقت سیر رہتا ہے کہ اس کو نہ کھانے پینے کی حرص ہوتی ہے اور نہ کھانے پینے کے اہتمام کی طرف رغبت، اس کے برعکس کافر کا حال دوسرا ہوتا ہے! درحقیقت اس حدیث میں یہ تنبیہ ہے کہ مؤمن کی شان کا تقاضا یہ ہے کہ وہ صبر وقناعت کو لازم جانے، زہد وریاضت کی راہ کو اختیار کرے، خورد ونوش کی اسی حد پر اکتفا کرے جو زندگی کی بقاء کے لئے ضروری ہو اور معدے کو اتنا خالی رکھے۔ جو نورانیت دل، صفائی باطن اور شب بیداری وغیرہ کے لئے مدد ومعاون ہو۔

منقول ہے کہ ایک مرتبہ ایک فقیر حضرت عمر فاروق رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے پاس آیا اور بہت زیادہ کھا کر اٹھا، حضرت عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے جب اس کو اتنا زیادہ کھاتے ہوئے دیکھا تو فرمایا کہ آئندہ اس کو میرے پاس نہ آنے دیا جائے، علماء نے اس کی وجہ یہ لکھی ہے کہ جب اس فقیر نے اس قدر غیر معمولی طور پر کھایا تو گویا وہ کفار کے مشابہ ہوا اور جو شخص کافروں کی مشابہت اختیار کرے اس سے ملنا جلنا ترک کر دینا چاہئے، واضح رہے کہ کم کھانے کی عادت اختیار کرنا، عقلاء باہمت اور اہل حقیقت کے نزدیک مستحسن و محمود ہے اور اس کے برعکس مذموم ہے، لیکن وہ بھوک جو حد افراط کو پہنچ جائے، ضعف بدن اور قوائے جسمانی کے اختلال کا باعث ہو اور جس کی وجہ سے دین ودنیا کے امور کی انجام دہی میں رکاوٹ پیدا ہو، وہ ممنوع اور طریقہ حکمت کے منافی ہے۔

بَاب مَا جَآءَ فِيْ طَعَامِ الْوَاحِدِ يَكْفِي الِاثْنَيْنِ

باب 21: ایک شخص کا کھانا دو کے لئے کافی ہونے کے بارے میں جو کچھ منقول ہے

30/4- حَدَّثَنَا الْاَنْصَارِيُّ حَدَّثَنَا مَعْنٌ حَدَّثَنَا مَالِكٌ ح و حَدَّثَنَا قُتَيْبَةُ عَنْ مَالِكٍ عَنْ اَبِي الزِّنَادِ عَنِ الْاَعْرَجِ عَنْ اَبِيْ هُرَيْرَةَ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ طَعَامُ الِاثْنَيْنِ كَافِي الثَّلَاثَةِ وَطَعَامُ الثَّلَاثَةِ

Marfat.com

كَافِي الْاَرْبَعَةَ قَالَ وَفِي الْبَاب عَنْ جَابِرٍ وَّابْنِ عُمَرَ قَالَ اَبُوْ عِيسٰى هٰذَا حَدِيْثٌ حَسَنٌ صَحِيْحٌ

✧✧ حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں' نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا ہے: دو آدمیوں کا کھانا تین کے لئے کافی ہوتا ہے اور تین کا کھانا چار کے لئے کافی ہوتا ہے۔

امام ترمذی رحمۃ اللہ علیہ نے فرمایا: اس بارے میں حضرت عمرو رضی اللہ عنہ اور حضرت جابر رضی اللہ عنہ سے حدیث منقول ہے یہ حدیث ''حسن صحیح'' ہے۔

30/5-وَرَوٰى جَابِرٌ وَّابْنُ عُمَرَ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ طَعَامُ الْوَاحِدِ يَكْفِي الِاثْنَيْنِ وَطَعَامُ الِاثْنَيْنِ يَكْفِي الْاَرْبَعَةَ وَطَعَامُ الْاَرْبَعَةِ يَكْفِي الثَّمَانِيَةَ

✧✧ حضرت جابر رضی اللہ عنہ اور حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہما نے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے حوالے سے یہ بات بھی نقل کی ہے: ایک آدمی کا کھانا دو کے لئے کافی ہوتا ہے دو کا کھانا چار کے لئے کافی ہوتا ہے اور چار کا کھانا آٹھ کے لئے کافی ہوتا ہے۔

30/6-حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ بَشَّارٍ حَدَّثَنَا عَبْدُ الرَّحْمٰنِ بْنُ مَهْدِيٍّ عَنْ سُفْيَانَ عَنِ الْاَعْمَشِ عَنْ اَبِي سُفْيَانَ عَنْ جَابِرٍ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِهٰذَا

✧✧ یہی روایت ایک اور سند کے ہمراہ بھی منقول ہے۔

شرح

اس حدیث میں بطریق تضاعف (دگنے کے حساب سے) فرمایا گیا ہے (کہ ایک کا کھانا دو کو اور دو کا چار کو کافی ہوتا ہے) یہ اختلاف اشخاص واحوال کے تفاوت کے سبب سے ہے کہ جس جذبہ قناعت اور ایثار کی صورت میں دو آدمیوں کا کھانا تین آدمیوں کے لئے ہوتا ہے، بعض حالات اور بعض آدمیوں کی صورت میں وہی جذبہ قناعت وایثار کچھ اور بڑھ کر دو آدمیوں کا کھانا چار آدمیوں کے لئے بھی کافی قرار دے دیتا ہے۔

حدیث 30/4:

اخرجه البخاری فی "صحیحه" رقم الحدیث:5077
اخرجه مسلم فی "صحیحه" رقم الحدیث:2058
اخرجه ابن ماجه فی "سننه" رقم الحدیث:3254
اخرجه الامام مالك فی "المؤطا" رقم الحدیث:1658
اخرجه الدارمی فی "سننه" رقم الحدیث:2044
اخرجه الامام احمد فی "مسنده" رقم الحدیث:9266
اخرجه ابن حبان فی "صحیحه" رقم الحدیث:5237
اخرجه النسائی فی "سننه الکبریٰ" رقم الحدیث:6773
اخرجه ابویعلی فی "مسنده" رقم الحدیث:6275
اخرجه الحمیدی فی "مسنده" رقم الحدیث:1068

حدیث 30/6:

اخرجه النسائی فی "سننه الکبریٰ" رقم الحدیث:4869

Marfat.com

منقول ہے کہ حضرت عمر فاروق رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے ایک مرتبہ قحط سالی کے دنوں میں فرمایا کہ میرا ارادہ ہے کہ میں ہر گھر والوں کے پاس ان کی تعداد کے بقدر آدمی بھیج دوں، کیونکہ آدمی آدھا پیٹ کھانے سے ہلاک نہیں (حضرت عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہ کا مطلب یہ تھا کہ اس قحط کے زمانہ میں بھی کچھ لوگوں کو اسباب معیشت میسر ہیں اور وہ دونوں وقت پیٹ بھر کر کھانا کھاتے ہیں، جب کہ کتنے ہی بندگان اللہ ایسے ہیں جنہیں بقاء زندگی کے بقدر بھی خوارک میسر نہیں ہے میں چاہتا ہوں کہ جن گھروں کو اللہ نے پیٹ بھر کھانے کے بقدر رکھا ہے ان میں سے ہر گھر کے ذمہ اتنے محتاج نادار لوگوں کا کھانا کر دوں، جتنے خود گھر والے ہیں، مثلاً جس گھر میں پانچ آدمی ہیں، اس گھر کے ذمہ پانچ ہی ناداروں کا کھانا کر دوں کہ وہ اپنے اتنے ہی کھانے میں کہ جو وہ تیار کرتے ہیں، ان پانچوں ناداروں کو بھی شریک کرلیں، اس طرح وہ اپنا آدھا پیٹ کاٹ کر ان ناداروں کی زندگی کی بقاء کا ذریعہ بن جائیں گے جن کو کچھ بھی کھانے کے لئے میسر نہیں تھا اور ظاہر ہے کہ آدھا پیٹ بھرنے سے جسم کی توانائی میں کچھ کمی بے شک آ جائے مگر اس کی وجہ سے آدمی ہلاک نہیں ہوتا۔

بہر حال ان احادیث و روایات کا اصل مقصد غرباء کی خبر گیری اور اپنی تئیں ایثار و قناعت کو اختیار کرنے کی طرف راغب کرنا ہے اور اس نکتہ کی طرف اشارہ کرنا ہے کہ یہ نفس امارہ کا تقاضا تو ہوسکتا ہے کہ جو کچھ بھی میسر ہو وہ اپنے پیٹ میں ڈال لیا جائے لیکن انسانیت کا تقاضا یہی ہے کہ اللہ نے تمہیں جو کچھ دیا ہے کہ اس میں ان لوگوں کو بھی شریک کرو، جنہیں کچھ بھی میسر نہیں ہو سکا ہے۔

بَاب مَا جَآءَ فِيْ اَكْلِ الْجَرَادِ

باب 22: ٹڈی کھانے کے بارے میں جو کچھ منقول ہے

30/7- حَدَّثَنَا اَحْمَدُ بْنُ مَنِيعٍ حَدَّثَنَا سُفْيَانُ عَنْ اَبِيْ يَعْفُورٍ الْعَبْدِيِّ عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ اَبِيْ اَوْفٰى اَنَّهُ سُئِلَ عَنِ الْجَرَادِ فَقَالَ غَزَوْتُ مَعَ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ سِتَّ غَزَوَاتٍ نَاْكُلُ الْجَرَادَ قَالَ اَبُوْ عِيْسٰى هٰكَذَا رَوٰى سُفْيَانُ بْنُ عُيَيْنَةَ عَنْ اَبِيْ يَعْفُورٍ هٰذَا الْحَدِيْثَ وَقَالَ سِتَّ غَزَوَاتٍ وَّرَوٰى سُفْيَانُ الثَّوْرِيُّ وَغَيْرُ وَاحِدٍ هٰذَا الْحَدِيْثَ عَنْ اَبِيْ يَعْفُورٍ فَقَالَ سَبْعَ غَزَوَاتٍ

✧✧ حضرت عبداللہ بن ابواوفی رضی اللہ عنہ کے بارے میں منقول ہے ان سے ٹڈی کھانے کے بارے میں دریافت کیا گیا تو انہوں نے جواب دیا: میں نے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ چھ غزوات میں شرکت کی ہے جس میں ہم ٹڈی کھایا کرتے تھے۔

امام ترمذی رحمۃ اللہ علیہ نے فرمایا: اس روایت کو سفیان بن عیینہ نے حضرت ابویعفور رضی اللہ عنہ کے حوالے سے نقل کیا ہے تاہم اس میں چھ غزوات کا ذکر ہے جب کہ سفیان ثوری اور دیگر اہل علم نے اسے حضرت ابویعفور رضی اللہ عنہ کے حوالے سے نقل کیا ہے اور اس میں سات غزوات کا ذکر ہے۔

Marfat.com

31-حَدَّثَنَا مَحْمُوْدُ بْنُ غَيْلَانَ حَدَّثَنَا اَبُوْ اَحْمَدَ وَالْمُؤَمَّلُ قَالَا حَدَّثَنَا سُفْيَانُ عَنْ اَبِىْ يَعْفُوْرٍ عَنِ ابْنِ اَبِىْ اَوْفٰى قَالَ غَزَوْنَا مَعَ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ سَبْعَ غَزَوَاتٍ نَاْكُلُ الْجَرَادَ قَالَ اَبُوْ عِيْسٰى وَرَوٰى شُعْبَةُ هٰذَا الْحَدِيْثَ عَنْ اَبِىْ يَعْفُوْرٍ عَنِ ابْنِ اَبِىْ اَوْفٰى قَالَ غَزَوْتُ مَعَ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ غَزَوَاتٍ نَاْكُلُ الْجَرَادَ حَدَّثَنَا بِذٰلِكَ مُحَمَّدُ بْنُ بَشَّارٍ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ جَعْفَرٍ حَدَّثَنَا شُعْبَةُ بِهٰذَا قَالَ وَفِى الْبَابِ عَنِ ابْنِ عُمَرَ وَجَابِرٍ قَالَ اَبُوْ عِيْسٰى هٰذَا حَدِيْثٌ حَسَنٌ صَحِيْحٌ وَّاَبُوْ يَعْفُوْرٍ اسْمُهٗ وَاقِدٌ وَّيُقَالُ وَقْدَانُ اَيْضًا وَّاَبُوْ يَعْفُوْرٍ الْاٰخَرُ اسْمُهٗ عَبْدُ الرَّحْمٰنِ بْنُ عُبَيْدِ بْنِ نِسْطَاسَ

✧✧ حضرت ابویعفور رضی اللہ عنہ حضرت ابن ابی اوفی رضی اللہ عنہ کے حوالے سے یہ بات نقل کرتے ہیں' ہم لوگوں نے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ سات غزوات میں شرکت کی جس میں ہم ٹڈی کھاتے رہے۔

امام ترمذی رحمۃ اللہ علیہ نے فرمایا: شعبہ نے اس حدیث کوابویعفور کے حوالے سے حضرت ابن ابی اوفی رضی اللہ عنہ سے نقل کیا ہے وہ بیان کرتے ہیں' ہم نے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے ہمراہ ایسے کئی غزوات میں شرکت کی ہے۔ جن میں ہم ٹڈی کھایا کرتے تھے۔

یہی روایت ایک اور سند کے ہمراہ بھی منقول ہے۔

امام ترمذی رحمۃ اللہ علیہ نے فرمایا: اس بارے میں حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہما سے حدیث منقول ہے یہ حدیث ''حسن صحیح'' ہے۔

حضرت ابویعفور رضی اللہ عنہ کا نام ''واقد'' ہے اور ایک قول کے مطابق ''وقدان'' کہا جاتا ہے۔

دوسرے ''ابویعفور'' کا نام عبدالرحمٰن بن عبید بن نطاس ہے۔

بَاب مَا جَآءَ فِى الدُّعَاءِ عَلَى الْجَرَادِ

باب 23: ٹڈیوں کے لیے دعائے ضرر کرنا

32-حَدَّثَنَا مَحْمُوْدُ بْنُ غَيْلَانَ حَدَّثَنَا اَبُو النَّضْرِ هَاشِمُ بْنُ الْقَاسِمِ قَالَ حَدَّثَنَا زِيَادُ بْنُ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ عُلَاثَةَ

حدیث 31:

اخرجه البخاری فی "صحیحه" رقم الحدیث:5176
اخرجه مسلم فی "صحیحه" رقم الحدیث:1952
اخرجه النسائی فی "سننه" رقم الحدیث:4356
اخرجه الدارمی فی "سننه" رقم الحدیث:2010
اخرجه الامام احمد فی "مسنده" رقم الحدیث:19135
اخرجه ابن حبان فی "صحیحه" رقم الحدیث:5257
اخرجه الحاکم فی "المستدرک" رقم الحدیث:5524
اخرجه النسائی فی "سننه الکبریٰ" رقم الحدیث:4868
اخرجه البیهقی فی "سننه الکبریٰ" رقم الحدیث:18771
اخرجه الطیالسی فی "مسنده" رقم الحدیث:818
اخرجه الحمیدی فی "مسنده" رقم الحدیث:713

Marfat.com

عَنْ مُوْسَى ابْنِ مُحَمَّدِ بْنِ اِبْرَاهِيْمَ التَّيْمِيِّ عَنْ اَبِيْهِ عَنْ جَابِرِ بْنِ عَبْدِ اللّٰهِ وَاَنَسِ بْنِ مَالِكٍ قَالَا كَانَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اِذَا دَعَا عَلَى الْجَرَادِ قَالَ اللّٰهُمَّ اَهْلِكِ الْجَرَادَ اقْتُلْ كِبَارَهُ وَاَهْلِكْ صِغَارَهُ وَاَفْسِدْ بَيْضَهُ وَاقْطَعْ دَابِرَهُ وَخُذْ بِاَفْوَاهِهِمْ عَنْ مَعَاشِنَا وَاَرْزَاقِنَا اِنَّكَ سَمِيْعُ الدُّعَاءِ قَالَ فَقَالَ رَجُلٌ يَّا رَسُوْلَ اللّٰهِ كَيْفَ تَدْعُوْ عَلٰى جُنْدٍ مِّنْ اَجْنَادِ اللّٰهِ بِقَطْعِ دَابِرِهٖ قَالَ فَقَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اِنَّهَا نَثْرَةُ حُوْتٍ فِي الْبَحْرِ قَالَ اَبُوْ عِيْسٰى هٰذَا حَدِيْثٌ غَرِيْبٌ لَّا نَعْرِفُهٗ اِلَّا مِنْ هٰذَا الْوَجْهِ وَمُوْسٰى بْنُ مُحَمَّدِ بْنِ اِبْرَاهِيْمَ التَّيْمِيُّ قَدْ تُكُلِّمَ فِيْهِ وَهُوَ كَثِيْرُ الْغَرَائِبِ وَالْمَنَاكِيْرِ وَاَبُوْهُ مُحَمَّدُ بْنُ اِبْرَاهِيْمَ ثِقَةٌ وَّهُوَ مَدَنِيٌّ

✧✧ حضرت جابر بن عبداللہ رضی اللہ عنہ اور حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں' نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ٹڈیوں کے لیے دعائے ضرر (ان الفاظ میں) کی:

''اے اللہ! ٹڈیوں کو ہلاک کردے۔ بڑی ٹڈیوں کو قتل کردے اور چھوٹی کو ہلاک کردے۔ ان کے انڈوں کو خراب کردے اوران کی نسل ختم کردے۔ ہماری زندگی اور ہمارے رزق (خوراک) سے انہیں منہ سے پکڑ لے (یعنی دور کردے) بے شک تو دعا کو سننے والا ہے''۔

راوی بیان کرتے ہیں' ایک صاحب نے عرض کی' یا رسول اللہ (صلی اللہ علیہ وسلم)! آپ اللہ تعالیٰ کی ایک قسم کی مخلوق کی نسل ختم کرنے کی دعا کیوں کررہے ہیں؟ تو نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: یہ سمندر میں مچھلی کی قسم ہے (یعنی ان کی نسل ختم نہیں ہوگی)۔

امام ترمذی فرماتے ہیں: یہ حدیث غریب ہے ہم اسے صرف اسی سند کے حوالے سے جانتے ہیں۔

موسیٰ بن محمد بن ابراہیم تیمی نامی راوی کے بارے میں کلام کیا گیا ہے کیونکہ وہ بکثرت غریب اور منکر روایات نقل کرتے ہیں۔

ان کے والد محمد بن ابراہیم ثقہ ہیں اور مدینہ منورہ کے رہنے والے ہیں۔

بَاب مَا جَآءَ فِيْ اَكْلِ لُحُوْمِ الْجَلَّالَةِ وَاَلْبَانِهَا

باب 24: نجاست کھانے والے جانوروں کا گوشت کھانے اور دودھ پینے کے بارے میں جو کچھ منقول ہے

33- حَدَّثَنَا هَنَّادٌ حَدَّثَنَا عَبْدَةُ عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ اِسْحٰقَ عَنِ ابْنِ اَبِيْ نَجِيْحٍ عَنْ مُجَاهِدٍ عَنِ ابْنِ عُمَرَ قَالَ نَهٰى رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَنْ اَكْلِ الْجَلَّالَةِ وَاَلْبَانِهَا قَالَ وَفِي الْبَاب عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ عَبَّاسٍ قَالَ اَبُوْ عِيْسٰى هٰذَا حَدِيْثٌ حَسَنٌ غَرِيْبٌ وَّرَوَى الثَّوْرِيُّ عَنِ ابْنِ اَبِيْ نَجِيْحٍ عَنْ مُجَاهِدٍ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مُرْسَلًا

Marfat.com

✧✧ حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہما بیان کرتے ہیں' نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے نجاست کھانے والے جانوروں کا گوشت کھانے اور ان کا دودھ پینے سے منع کیا ہے۔

امام ترمذی رحمۃ اللہ علیہ نے فرمایا: اس بارے میں حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما سے بھی حدیث منقول ہے یہ حدیث ''حسن صحیح'' ہے۔ ثوری نے اسے ابن ابونجیح کے حوالے سے' مجاہد کے حوالے سے اور نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم سے ''مرسل'' حدیث کے طور پر نقل کیا ہے۔

34- حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ بَشَّارٍ حَدَّثَنَا مُعَاذُ بْنُ هِشَامٍ حَدَّثَنِیْ اَبِیْ عَنْ قَتَادَةَ عَنْ عِكْرِمَةَ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ اَنَّ النَّبِیَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ نَهٰى عَنِ الْمُجَثَّمَةِ وَلَبَنِ الْجَلَّالَةِ وَعَنِ الشُّرْبِ مِنْ فِی السِّقَاءِ قَالَ مُحَمَّدُ بْنُ بَشَّارٍ وَحَدَّثَنَا ابْنُ اَبِیْ عَدِیٍّ عَنْ سَعِيْدِ بْنِ اَبِیْ عَرُوْبَةَ عَنْ قَتَادَةَ عَنْ عِكْرِمَةَ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ عَنِ النَّبِیِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ نَحْوَهٗ قَالَ اَبُوْ عِيْسٰى هٰذَا حَدِيْثٌ حَسَنٌ صَحِيْحٌ وَفِی الْبَابِ عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ عَمْرٍو

✧✧ حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما بیان کرتے ہیں' نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے جانور کو باندھ کر اس پر نشانہ بازی کرنے سے منع کیا ہے' گندگی کھانے والے جانورروں کا دودھ پینے سے منع کیا ہے' مشکیزے کے منہ کے ساتھ منہ لگا کر پینے سے منع کیا ہے۔

امام ترمذی رحمۃ اللہ علیہ نے فرمایا: محمد بن بشار فرماتے ہیں اس حدیث کو قتادہ نے عکرمہ کے حوالے سے' حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما کے حوالے سے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم سے نقل کیا ہے۔

یہ حدیث ''حسن صحیح'' ہے۔ اس بارے میں حضرت عبداللہ بن عمرو رضی اللہ عنہ سے حدیث منقول ہے۔

بَابُ مَا جَآءَ فِیْ اَكْلِ الدَّجَاجِ
باب 25: مرغی کھانے کے بارے میں جو کچھ منقول ہے

35- حَدَّثَنَا زَيْدُ بْنُ اَخْزَمَ الطَّائِیُّ حَدَّثَنَا اَبُوْ قُتَيْبَةَ عَنْ اَبِی الْعَوَّامِ عَنْ قَتَادَةَ عَنْ زَهْدَمٍ الْجَرْمِیِّ قَالَ دَخَلْتُ عَلٰى اَبِیْ مُوْسٰى وَهُوَ يَاْكُلُ دَجَاجَةً فَقَالَ ادْنُ فَكُلْ فَاِنِّیْ رَاَيْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَاْكُلُهٗ

حدیث 33:

اخرجه ابوداؤد فی "سننه" رقم الحدیث:3785

اخرجه ابن ماجه فی "سننه" رقم الحدیث:3189

اخرجه الامام احمد فی "مسنده" رقم الحدیث:1989

اخرجه ابن حبان فی "صحیحه" رقم الحدیث:5399

اخرجه الحاکم فی "المستدرك" رقم الحدیث:2247

اخرجه النسائی فی "سننه الکبرٰی" رقم الحدیث:4537

اخرجه البیهقی فی "سننه الکبرٰی" رقم الحدیث:19256

اخرجه عبدالرزاق الصنعانی فی "مصنفه" رقم الحدیث:8712

حدیث 34:

اخرجه النسائی فی "سننه" رقم الحدیث:4448

اخرجه النسائی فی "سننه الکبرٰی" رقم الحدیث:4537

Marfat.com

قَالَ اَبُوْ عِيْسٰى هٰذَا حَدِيْثٌ حَسَنٌ وَّقَدْ رُوِیَ هٰذَا الْحَدِيْثُ مِنْ غَيْرِ وَجْهٍ عَنْ زَهْدَمٍ وَّلَا نَعْرِفُهُ اِلَّا مِنْ حَدِيْثِ زَهْدَمٍ وَّاَبُو الْعَوَّامِ هُوَ عِمْرَانُ الْقَطَّانُ

◇◇ حضرت زہدم جرمی رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں' میں حضرت ابوموسیٰ رضی اللہ عنہ کی خدمت میں حاضر ہوا وہ اس وقت مرغی کا گوشت کھا رہے تھے انہوں نے فرمایا آگے ہو جاؤ اور کھاؤ کیونکہ میں نے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کو اس (کے گوشت) کو کھاتے ہوئے دیکھا ہے۔

امام ترمذی رحمۃ اللہ علیہ نے فرمایا: یہ حدیث ''حسن صحیح'' ہے یہ حدیث اس کے علاوہ دیگر حوالوں سے زہدم کے حوالے سے منقول ہے اور یہ حدیث صرف زہدم کے حوالے سے ہی ہم جانتے ہیں۔

ابوالعوام نامی راوی کا نام ''عمران القطان'' تھا۔

36-حَدَّثَنَا هَنَّادٌ حَدَّثَنَا وَكِيعٌ عَنْ سُفْيَانَ عَنْ اَيُّوْبَ عَنْ اَبِیْ قِلَابَةَ عَنْ زَهْدَمٍ عَنْ اَبِیْ مُوْسٰى قَالَ رَاَيْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَاْكُلُ لَحْمَ دَجَاجٍ قَالَ وَفِی الْحَدِيْثِ كَلَامٌ اَكْثَرُ مِنْ هٰذَا وَهٰذَا حَدِيْثٌ حَسَنٌ صَحِيْحٌ وَّقَدْ رَوٰى اَيُّوْبُ السَّخْتِيَانِیُّ هٰذَا الْحَدِيْثَ اَيْضًا عَنِ الْقَاسِمِ التَّمِيْمِیِّ وَعَنْ اَبِیْ قِلَابَةَ عَنْ زَهْدَمٍ

◇◇ زہدم بیان کرتے ہیں' حضرت ابوموسیٰ اشعری رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں: میں نے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کو مرغی کا گوشت کھاتے ہوئے دیکھا ہے۔

امام ترمذی رحمۃ اللہ علیہ نے فرمایا: اس حدیث میں اس سے زیادہ کلام کیا جا سکتا ہے تاہم یہ حدیث ''حسن صحیح'' ہے۔ ایوب سختیانی نے اس حدیث کو قاسم تمیمی اور ابوقلابہ کے حوالے سے زہدم جرمی سے نقل کیا ہے۔

بَابُ مَا جَآءَ فِیْ اَكْلِ الْحُبَارٰى

باب 26: سرخاب کا گوشت کھانے کے بارے میں جو کچھ منقول ہے

37-حَدَّثَنَا الْفَضْلُ بْنُ سَهْلٍ الْاَعْرَجُ الْبَغْدَادِیُّ حَدَّثَنَا اِبْرَاهِيْمُ بْنُ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ بْنِ مَهْدِیٍّ عَنْ اِبْرَاهِيْمَ

حدیث 35:

اخرجه البخاری فی ''صحیحه'' رقم الحدیث:5199
اخرجه الدارمی فی ''سننه'' رقم الحدیث:2055
اخرجه الامام احمد فی ''مسنده'' رقم الحدیث:19607
اخرجه ابن حبان فی ''صحیحه'' رقم الحدیث:5255
اخرجه النسائی فی ''سننه الکبریٰ'' رقم الحدیث:4859
اخرجه البیهقی فی ''سننه الکبریٰ'' رقم الحدیث:19637

حدیث 36:

اخرجه الامام احمد فی ''مسنده'' رقم الحدیث:19537

Marfat.com

بْنِ عُمَرَ بْنِ سَفِينَةَ عَنْ أَبِيهِ عَنْ جَدِّهِ قَالَ أَكَلْتُ مَعَ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَحْمَ حُبَارى قَالَ أَبُو عِيسٰى هٰذَا حَدِيثٌ غَرِيبٌ لَا نَعْرِفُهُ إِلَّا مِنْ هٰذَا الْوَجْهِ وَإِبْرَاهِيمُ بْنُ عُمَرَ بْنِ سَفِينَةَ رَوٰى عَنْهُ ابْنُ أَبِي فُدَيْكٍ وَيُقَالُ بُرَيْدُ بْنُ عُمَرَ بْنِ سَفِينَةَ

✧✧ ابراہیم بن عمر بن سفینہ اپنے والد کے حوالے سے اپنے دادا کا یہ بیان نقل کرتے ہیں' میں نے نبی اکرم ﷺ کے ہمراہ سرخاب کا گوشت کھایا ہے۔

امام ترمذی رحمۃ اللہ علیہ نے فرمایا: یہ حدیث ''غریب'' ہے ہم اسے صرف اسی حوالے سے جانتے ہیں۔

ابراہیم بن عمر بن سفینہ سے ابن ابی فدیک نے حدیث نقل کی ہے ایک قول کے مطابق' ان کا نام برید بن عمر بن سفینہ ہے۔

شرح

حباری "یعنی تعذری وہ جانور (پرندہ) ہے جس کے بارے میں عربی میں مشہور ہے کہ وہ احمق ترین پرندہ ہوتا ہے اسی وجہ سے کسی شخص کی حماقت ظاہری کرنے کے لئے حباری کی مثال دی جاتی ہے اردو میں حباری سرخاب کو کہتے ہیں۔

حضرت ابوہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ انہوں نے ایک شخص کو یہ کہتے ہوئے سنا کہ ظالم حقیقت میں اپنے آپ ہی کو نقصان پہنچاتا ہے (دوسروں تک اس کے ظلم کے اثرات نہیں پہنچتے) تو حضرت ابوہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے یہ سن کر فرمایا کہ بے شک ظالم اپنی ظالمانہ حرکتوں سے اپنے آپ ہی کو نقصان پہنچاتا ہے، لیکن اس کی نحوست دوسروں کو بھی متاثر کرتی ہے یہاں تک کہ حباریٰ اپنے گھونسلے میں طالم کے ظلم کے سبب دبلا ہو کر مرجاتا ہے (بیہقی رحمہ اللہ نے شعب الایمان میں نقل کیا ہے۔

(مشکوۃ شریف: جلد چہارم: حدیث نمبر 1060)

حباریٰ ایک پرندہ کا نام ہے جس کو اردو میں "سرخاب" کہتے ہیں، بیان کیا جاتا ہے کہ یہ پرندہ اپنے دانہ پانی کی تلاش میں بہت دور دور تک جاتا ہے، عام طور پر اس کا گھونسلہ ایسی جگہ ہوتا ہے جہاں سے پانی کی جگہ کئی کئی دن کی راہ کے فاصلہ پر ہوتی ہے اور وہ اپنے گھونسلہ سے اتنے طویل فاصلہ پر جاتا ہے اور پانی پی کر اپنے گھونسلہ میں آتا ہے ایک محقق نے لکھا ہے کہ بعض مرتبہ دیکھا گیا کہ بصرہ میں سرخاب کے پیٹ میں حبہ الخضر ار نامی جڑی برآمد ہوئی جب کہ وہ جڑی صرف ایک علاقہ میں پائی جاتی ہے اور وہ علاقہ بصرہ سے کئی دن کی راہ کے فاصلہ پر واقع ہے۔ حضرت ابوہریرہ رضی اللہ کے ارشاد کا مطلب یہ تھا کہ ظالم کے اثرات دوسروں پر اس حد تک مرتب ہوتے ہیں کہ اللہ تعالیٰ اس کی نحوست سے بارش برسانا بند کر دیتا ہے اور پانی کی قلت سے کھانے پینے کی چیزیں نایاب ہو جاتا ہیں چنانچہ انسان وحیوان کھانا پانی نہ ملنے کی وجہ سے مرنے لگتے ہیں، یہاں تک کہ سرخاب جیسا جانور بھی اپنے گھونسلے ہی میں سوکھ سوکھ کر مرجاتا ہے جو اپنے چارے و پانی کے حصول میں دور دراز کے علاقوں تک کی رسائی رکھتا ہے۔ اس سے

حدیث 37:

اخرجه ابوداؤد فی "سننه" رقم الحديث: 3797 اخرجه البيهقی فی "سننه الكبرٰی" رقم الحديث: 19192

Marfat.com

معلوم ہوا کہ سرخاب کا اپنے گھونسلے میں سوکھ سوکھ کر مر جانا قحط اور خشک سالی کی علامت ہے اور اس کے ظلم کی نحوست کے اثرات کو بیان کرنے کے لئے خاص طور پر سرخاب کا ذکر کیا گیا ہے۔ جس شخص نے یہ کہا تھا کہ " ظالم حقیقت میں اپنے آپ ہی کو نقصان پہنچاتا ہے۔

اس کی مراد یہ تھی کہ ظالم اگر چہ ظاہر میں مظلوم کو نقصان پہنچاتا ہے مگر حقیقت میں اس نقصان کا وہ خود ہی شکار ہوتا ہے کیونکہ مظلوم کا نقصان تو ایسا نقصان ہے جس پر اس کو حق تعالیٰ کی طرف سے صبر کا پھل ملے گا اور ظالم سے اس ظلم کا بدلہ لے لے گا جب کہ ظالم کے حصہ میں آخر الامر خسران وتباہی کے علاوہ کچھ نہیں آئے گا چنانچہ حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ نے اس وقت پیش آنے والے کسی قرینہ کی بناء پر اس بات کو عمومیت کے ساتھ بیان کیا کہ ظالم اپنے ظلم کے نتیجہ میں خود تو نقصان وخسران میں مبتلا ہوتا ہے لیکن اس کے ظلم کی نحوست کسی نہ کسی صورت میں دوسروں پر بھی اثر انداز ہوتی ہے۔

اغلب یہ ہے کہ حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے جو بات بیان فرمائی ہے وہ خود ان کا اپنا قول نہیں ہے بلکہ یہ مضمون کسی حدیث کا ہے جس کو حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم سے سنا ہوگا یا یہ کہ ایک حدیث میں چونکہ یہ منقول ہے کہ بارش کا نہ ہونا ظلم کی نحوست کا اثر ہوتا ہے ظاہر ہے کہ بارش نہ ہونے سے حیوانات کو ضرور نقصان پہنچتا ہے اس لئے انہوں نے اس حدیث سے استنباط کرتے ہوئے مذکورہ بات فرمائی۔

بَاب مَا جَآءَ فِیْ اَكْلِ الشِّوَاءِ

باب 27: بھنا ہوا گوشت کھانے کے بارے میں جو کچھ منقول ہے

38- حَدَّثَنَا الْحَسَنُ بْنُ مُحَمَّدٍ الزَّعْفَرَانِیُّ حَدَّثَنَا حَجَّاجُ بْنُ مُحَمَّدٍ قَالَ قَالَ ابْنُ جُرَيْجٍ اَخْبَرَنِیْ مُحَمَّدُ بْنُ يُوْسُفَ اَنَّ عَطَاءَ بْنَ يَسَارٍ اَخْبَرَهُ اَنَّ اُمَّ سَلَمَةَ اَخْبَرَتْهُ اَنَّهَا قَرَّبَتْ اِلٰى رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ جَنْبًا مَشْوِيًّا فَاَكَلَ مِنْهُ ثُمَّ قَامَ اِلَى الصَّلٰوةِ وَمَا تَوَضَّاَ قَالَ وَفِی الْبَاب عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ الْحَارِثِ وَالْمُغِيْرَةِ وَاَبِیْ رَافِعٍ قَالَ اَبُوْ عِيْسٰى هٰذَا حَدِيْثٌ حَسَنٌ صَحِيْحٌ غَرِيْبٌ مِّنْ هٰذَا الْوَجْهِ

✧✧ عطاء بن یسار بیان کرتے ہیں' سیّدہ اُمّ سلمہ رضی اللہ عنہا نے انہیں یہ بات بتائی ہے: انہوں نے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے سامنے بھنا ہوا پہلو کا گوشت رکھا تو آپ نے اسے کھالیا پھر آپ نماز پڑھنے کے لئے کھڑے ہو گئے اور آپ نے از سر نو وضو نہیں کیا۔

امام ترمذی رحمۃ اللہ علیہ نے فرمایا: اس بارے میں حضرت عبداللہ بن حارث رضی اللہ عنہ' حضرت مغیرہ رضی اللہ عنہ اور حضرت ابو رافع رضی اللہ عنہ سے

حدیث 38:

اخرجه النسائی فی "سننه الکبرٰی" رقم الحدیث:4689 اخرجه البیهقی فی "سننه الکبرٰی" رقم الحدیث:696

اخرجه ابویعلی فی "مسنده" رقم الحدیث:6985 حارث94

Marfat.com

احادیث منقول ہیں'

یہ حدیث اس حوالے سے ''حسن صحیح غریب'' ہے۔

سیّدہ عائشہ رضی اللہ عنہا بیان فرماتی ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ہنڈیا کے پاس سے گزرتے پھر اس سے گوشت لے کر تناول فرماتے۔ پھر نماز پڑھتے اور وضو نہ کرتے اور نہ پانی کو چھوتے اسے امام احمد رحمۃ اللہ علیہ' ابویعلیٰ اور بزار نے روایت کیا اور ہیثمی نے کہا ہے کہ اس کے رجال صحیح کے رجال ہیں۔

شرح

حضرت سوید بن نعمان رضی اللہ تعالیٰ عنہ (اسم گرامی حضرت سوید ابن نعمان رضی اللہ تعالیٰ عنہ ہے آپ کا شمار اہل مدینہ میں ہے)۔ بیان کرتے ہیں کہ وہ سرکار دو عالم صلی اللہ علیہ وسلم کے ہمراہ خیبر (کے فتح) کے سال سفر پر گئے جب صہباء کے مقام پر پہنچے جو خیبر کے نزدیک ہے، عصر کی نماز پڑھی اور پھر آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے توشہ (زادراہ) منگوایا، چنانچہ ستو کے علاوہ کچھ نہ تھا جو حاضر کیا گیا اور آپ صلی اللہ علیہ وسلم کے حکم سے اس کو گھولا گیا، پھر رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے اور ہم نے اس کو کھایا اور پھر مغرب کی نماز کے لئے کھڑے ہوئے آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے کلی کی اور ہم نے بھی کلی کی اور وضو نہیں کیا۔"

(صحیح البخاری، مشکوۃ شریف: جلد اول: حدیث نمبر 294)

اس حدیث نے اس مسئلہ کی وضاحت کردی کہ آگ سے پکی ہوئی چیز کو کھانے سے وضو نہیں ٹوٹتا، اس لئے کہ سرکار دو عالم صلی اللہ علیہ وسلم نے ستو کھایا جو آگ ہی سے تیار کیا جاتا ہے اور اس کے بعد صرف کلی کر کے مغرب کی نماز پڑھ لی اور وضو نہیں کیا۔

آگ پر پکی چیز کے سبب نقض وضو والی احادیث کے منسوخ ہونے کا بیان

حضرت جابر رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے باہر نکلے اور میں آپ صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ تھا پھر ایک انصاری عورت کے گھر داخل ہوئے اس عورت نے آپ صلی اللہ علیہ وسلم کے لئے ایک بکری ذبح کی آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے کھانا کھایا پھر وہ کھجوروں کا ایک تھال لے آئی آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے اس سے بھی کھجوریں کھائیں پھر وضو کیا ظہر کی نماز ادا کی پھر واپس آئے تو وہ عورت اسی بکری کا کچھ بچا ہوا گوشت لائی آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے کھایا پھر آپ صلی اللہ علیہ وسلم عصر کی نماز ادا کی وضو نہیں کیا اس باب میں حضرت ابوبکر صدیق سے بھی روایت ہے لیکن ان کی حدیث اسناد کے اعتبار سے صحیح نہیں ہے اس لئے کہ حسام بن مصک نے ابن سیرین سے انہوں نے ابن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے انہوں نے ابوبکر صدیق سے انہوں نے نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے روایت کیا ہے جبکہ صحیح یہ ہے کہ ابن عباس نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے نقل کرتے ہیں۔

حفاظ حدیث نے اسی طرح روایت کی ہے اور یہ روایت ابن سیرین سے کئی طرح سے مروی ہے وہ ابن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے اور وہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے نقل کرتے ہیں عطاء بن یسار عکرمہ محمد بن عمرو بن عطار علی بن عبداللہ بن عباس اور کئی حضرات ابن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے اور وہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے یہ حدیث نقل کرتے ہوئے اس میں ابوبکر کا ذکر نہیں کرتے اور یہی

Marfat.com

زیادہ صحیح ہے اس باب میں حضرت ابو ہریرہ ابن مسعود ابو رافع ام حکم عمرو بن امیہ ام عامر سوید بن نعمان اور ام سلمہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا سے بھی روایات منقول ہیں امام ابوعیسیٰ کہتے ہیں صحابہ تابعین اور تبع تابعین میں سے اکثر اہل علم کا اس پر عمل ہے جیسا کہ سفیان ابن مبارک شافعی اور اسحاق ان سب کے نزدیک آگ پر پکے ہوئے کھانے سے وضو واجب نہیں ہوتا نبی صلی اللہ علیہ وسلم کا آخری عمل ہے یہ حدیث پہلی حدیث کو منسوخ کرتی ہے جس میں آگ پر پکی ہوئی چیز کھانے سے وضو کرنا واجب ہے۔

(جامع ترمذی: جلد اول: حدیث نمبر 78)

بَاب مَا جَآءَ فِيْ كَرَاهِيَةِ الْاَكْلِ مُتَّكِئًا

باب 28: ٹیک لگا کر کھانے کے مکروہ ہونے کے بارے میں جو کچھ منقول ہے

39-حَدَّثَنَا قُتَيْبَةُ حَدَّثَنَا شَرِيْكٌ عَنْ عَلِيِّ بْنِ الْاَقْمَرِ عَنْ اَبِيْ جُحَيْفَةَ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اَمَّا اَنَا فَلَا اٰكُلُ مُتَّكِئًا قَالَ وَفِي الْبَاب عَنْ عَلِيٍّ وَّعَبْدِ اللّٰهِ بْنِ عَمْرٍو وَعَبْدِ اللّٰهِ بْنِ عَبَّاسٍ قَالَ اَبُوْ عِيْسٰى هٰذَا حَدِيْثٌ حَسَنٌ صَحِيْحٌ لَّا نَعْرِفُهُ اِلَّا مِنْ حَدِيْثِ عَلِيِّ بْنِ الْاَقْمَرِ وَرَوٰى زَكَرِيَّا بْنُ اَبِيْ زَائِدَةَ وَسُفْيَانُ بْنُ سَعِيْدٍ الثَّوْرِيُّ وَغَيْرُ وَاحِدٍ عَنْ عَلِيِّ بْنِ الْاَقْمَرِ هٰذَا الْحَدِيْثَ وَرَوٰى شُعْبَةُ عَنْ سُفْيَانَ الثَّوْرِيِّ هٰذَا الْحَدِيْثَ عَنْ عَلِيِّ بْنِ الْاَقْمَرِ

✧✧ حضرت ابو جحیفہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں' نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا ہے: میں ٹیک لگا کر نہیں کھاتا۔

امام ترمذی رحمۃ اللہ علیہ نے فرمایا: اس بارے میں حضرت علی رضی اللہ عنہ اور حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما سے احادیث منقول ہیں۔ یہ حدیث ''حسن صحیح'' ہے۔

ہم اسے صرف علی بن اقمر کی روایت کے حوالے سے جانتے ہیں۔

زکریا بن ابوزائدہ اور سفیان بن سعید اور دیگر اہل علم نے علی بن اقمر کے حوالے سے اس کو روایت کیا ہے جب کہ شعبہ نے سفیان ثوری کے حوالے سے اس حدیث کو علی بن اقمر سے روایت کیا ہے۔

حدیث 39:

اخرجه البخاری فی "صحیحه" رقم الحدیث:5083
اخرجه ابوداؤد فی "سننه" رقم الحدیث:3769
اخرجه ابن ماجه فی "سننه" رقم الحدیث:3262
اخرجه الدارمی فی "سننه" رقم الحدیث:2071
اخرجه الامام احمد فی "مسنده" رقم الحدیث:18776
اخرجه ابن حبان فی "صحیحه" رقم الحدیث:5240
اخرجه النسائی فی "سننه الکبریٰ" رقم الحدیث:6742
اخرجه البیهقی فی "سننه الکبریٰ" رقم الحدیث:13403
اخرجه ابویعلی فی "مسنده" رقم الحدیث:884
اخرجه الطیالسی فی "مسنده" رقم الحدیث:1047
اخرجه الحمیدی فی "مسنده" رقم الحدیث:832

Marfat.com

شرح

سفر السعادت" کے مصنف نے لکھا ہے کہ کھانا کھاتے وقت ٹیک لگانے کی تین صورتیں ہیں، ایک تو یہ کہ پہلو زمین پر رکھا جائے، دوسرے یہ کہ چارزانو بیٹھا جائے اور تیسرا یہ کہ ایک ہاتھ ٹیک کر بیٹھا جائے اور دوسرے ہاتھ سے کھانا کھایا جائے، یہ تینوں صورتیں مذموم ہیں اور بعض حضرات نے چوتھی صورت یہ بیان کی ہے کہ تکیہ یا دیوار اور اسی طرح کی کسی اور چیز سے ٹیک لگا کر بیٹھا جائے! مسنون یہ ہے کہ کھاتے وقت کھانے کی طرف جھک کر اور متوجہ ہو کر بیٹھا جائے اور اکثر حضرات نے "ٹیک لگانے" کی وضاحت یہ کی ہے کہ دونوں پہلوؤں میں سے کسی ایک پہلو کی طرف جھک کر اور اس پر سہارا لے کر بیٹھا جائے۔ کھاتے وقت بیٹھنے کی یہ صورت اس لئے غیر مسنون ہے کہ ایسی حالت میں کھانا ضرر پہنچاتا ہے بایں طور کہ وہ بدن میں اپنی جگہ پر ٹھیک طرح سے نہیں پہنچتا، جو طبیعت پر گراں ہو کر سوء ہضم کی شکایت پیدا کرتا ہے۔ سیوطی نے کتاب عمل الیوم واللیلۃ میں لکھا ہے کہ ٹیک لگا کر، منہ کے بل پڑ کر اور کھڑے ہو کر کھانا نہ کھایا جائے۔ بلکہ اس طرح بیٹھ کر کھائے کہ یا تو دوزانو ہو یا بصورت اقعاء ہو یعنی دونوں کولہے ٹیک لے اور دونوں زانو کھڑے کر لے یا دونوں پاؤں پر بیٹھے اکڑوں اور یا داہنا زانو کھڑا کر لے اور بائیں زانو پر بیٹھ جائے۔

بَاب مَا جَاءَ فِي حُبِّ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ الْحَلْوَاءَ وَالْعَسَلَ

باب 29: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے میٹھی چیز اور شہد کو پسند کرنے کے بارے میں جو کچھ منقول ہے

40-حَدَّثَنَا سَلَمَةُ بْنُ شَبِيبٍ وَمَحْمُودُ بْنُ غَيْلَانَ وَاَحْمَدُ بْنُ اِبْرَاهِيمَ الدَّوْرَقِيُّ قَالُوْا حَدَّثَنَا اَبُوْ اُسَامَةَ عَنْ هِشَامِ بْنِ عُرْوَةَ عَنْ اَبِيهِ عَنْ عَائِشَةَ قَالَتْ كَانَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يُحِبُّ الْحَلْوَاءَ وَالْعَسَلَ هٰذَا حَدِيْثٌ حَسَنٌ صَحِيْحٌ غَرِيْبٌ وَقَدْ رَوَاهُ عَلِيُّ بْنُ مُسْهِرٍ عَنْ هِشَامِ بْنِ عُرْوَةَ وَفِي الْحَدِيْثِ كَلَامٌ اَكْثَرُ مِنْ هٰذَا

✧✧ سیدہ عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا بیان کرتی ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم میٹھی چیز اور شہد کو پسند کرتے تھے۔

امام ترمذی رحمۃ اللہ علیہ نے فرمایا: یہ حدیث "حسن صحیح غریب" ہے اس کو علی بن مسہر نے ہشام بن عروہ کے حوالے سے نقل کیا ہے اس حدیث کے بارے میں اس سے زیادہ گفتگو کی جاسکتی ہے۔

حدیث 40:

اخرجه البخاری فی "صحیحه" رقم الحدیث:4967

اخرجه ابوداؤد فی "سننه" رقم الحدیث:3715

اخرجه ابن ماجه فی "سننه" رقم الحدیث:3323

اخرجه الدارمی فی "سننه" رقم الحدیث:2075

اخرجه ابن حبان فی "صحیحه" رقم الحدیث:5254

اخرجه النسائی فی "سننه الکبرٰی" رقم الحدیث:6704

اخرجه ابویعلیٰ فی "مسنده" رقم الحدیث:4741

اخرجه اسحاق بن راهویه فی "مسنده" رقم الحدیث:831

اخرجه عبد بن حکیم الکسی فی "مسنده" رقم الحدیث:1489

Marfat.com

شرح

عربی میں حلوآء (مد کے ساتھ) اور حلواء (قصر کے ساتھ) دونوں کا اطلاق اس میٹھی چیز پر ہوتا ہے جو مٹھاس اور چکنائی کے ذریعہ بنے، جس کو اردو میں حلوہ کہا جاتا ہے اور بعض حضرات یہ کہتے ہیں کہ مطلق یعنی ہر میٹھی چیز کو حلوہ کہتے ہیں اس صورت میں الحلواء کے بعد والعسل کا ذکر تخصیص بعد تعمیم کے طور پر ہوگا (یعنی پہلے تو حلوہ کا ذکر کیا) جو ایک عام لفظ ہے اور جس کے حکم میں شہد بھی داخل ہے، لیکن پھر بعد میں خاص طور پر شہد کو بھی ذکر کر دیا، خطابی نے کہا ہے کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کا میٹھی چیز کو بہت پسند کرنا طبعی خواہش کی زیادتی کی بنا پر نہیں تھا کہ آپ صلی اللہ علیہ وسلم اکثر و بیشتر میٹھی چیز کھانا پسند فرماتے ہوں بلکہ "بہت پسند کرنے" کا مطلب محض یہ ہے کہ جب آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے سامنے دسترخوان پر میٹھی چیز آتی تو آپ صلی اللہ علیہ وسلم اس کو اتنی رغبت کے ساتھ تناول فرماتے کہ معلوم ہوتا کہ یہ آپ صلی اللہ علیہ وسلم کو بہت مرغوب ہے۔

بَاب مَا جَآءَ فِيْ اِكْثَارِ مَاءِ الْمَرَقَةِ

باب30: ''شوربا'' زیادہ بنانے کے بارے میں جو کچھ منقول ہے

41- حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عُمَرَ بْنِ عَلِيٍّ الْمُقَدَّمِيُّ حَدَّثَنَا مُسْلِمُ بْنُ اِبْرَاهِيْمَ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ فَضَاءٍ حَدَّثَنِي اَبِيْ عَنْ عَلْقَمَةَ ابْنِ عَبْدِ اللّٰهِ الْمُزَنِيِّ عَنْ اَبِيْهِ قَالَ قَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اِذَا اشْتَرٰى اَحَدُكُمْ لَحْمًا فَلْيُكْثِرْ مَرَقَتَهٗ فَاِنْ لَّمْ يَجِدْ لَحْمًا اَصَابَ مَرَقَةً وَّهُوَ اَحَدُ اللَّحْمَيْنِ وَفِي الْبَاب عَنْ اَبِيْ ذَرٍّ قَالَ اَبُوْ عِيْسٰى هٰذَا حَدِيْثٌ غَرِيْبٌ لَّا نَعْرِفُهٗ اِلَّا مِنْ هٰذَا الْوَجْهِ مِنْ حَدِيْثِ مُحَمَّدِ بْنِ فَضَاءٍ وَّمُحَمَّدُ بْنُ فَضَاءٍ هُوَ الْمُعَبِّرُ وَقَدْ تَكَلَّمَ فِيْهِ سُلَيْمَانُ بْنُ حَرْبٍ وَّعَلْقَمَةُ ابْنُ عَبْدِ اللّٰهِ هُوَ اَخُوْ بَكْرِ بْنِ عَبْدِ اللّٰهِ الْمُزَنِيُّ

✧✧ حضرت علقمہ بن عبداللہ مزنی رضی اللہ عنہ اپنے والد کا یہ بیان نقل کرتے ہیں' نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا ہے: جب کوئی شخص گوشت خریدے (تو پکاتے ہوئے) اس کا شوربا زیادہ کرے کیونکہ اگر اسے گوشت کی (بوٹی نہیں ملے گی) تو شوربا مل جائے گا اور یہ بھی ایک قسم کا گوشت ہے (یعنی اس میں گوشت کا اثر ہوتا ہے)

امام ترمذی رحمۃ اللہ علیہ نے فرمایا: اس حوالے سے حضرت ابوذر رضی اللہ عنہ سے حدیث منقول ہے تاہم یہ حدیث ''غریب'' ہے ہم اسے صرف اسی حوالے سے جانتے ہیں جو محمد بن فضاء سے منقول ہے جو تعبیر بیان کیا کرتے تھے سلیمان بن حرب نے ان کے بارے میں کچھ گفتگو کی ہے اور (اس حدیث کے راوی) علقمہ بن عبداللہ' بکر بن عبداللہ مزنی کے بھائی ہیں۔

حدیث 41:

اخرجه الحاكم النيسابوري في "المستدرك" رقم الحديث: 7177

Marfat.com

42- حَدَّثَنَا الْحُسَيْنُ بْنُ عَلِيِّ بْنِ الْاَسْوَدِ الْبَغْدَادِيُّ حَدَّثَنَا عَمْرُو بْنُ مُحَمَّدٍ الْعَنْقَزِيُّ حَدَّثَنَا اِسْرَائِيلُ عَنْ صَالِحِ بْنِ رُسْتُمَ اَبِىْ عَامِرٍ الْخَزَّازِ عَنْ اَبِىْ عِمْرَانَ الْجَوْنِيِّ عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ الصَّامِتِ عَنْ اَبِىْ ذَرٍّ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَا يَحْقِرَنَّ اَحَدُكُمْ شَيْئًا مِّنَ الْمَعْرُوْفِ وَاِنْ لَّمْ يَجِدْ فَلْيَلْقَ اَخَاهُ بِوَجْهٍ طَلِيْقٍ وَّاِنِ اشْتَرَيْتَ لَحْمًا اَوْ طَبَخْتَ قِدْرًا فَاَكْثِرْ مَرَقَتَهٗ وَاغْرِفْ لِجَارِكَ مِنْهُ قَالَ اَبُوْ عِيْسٰى هٰذَا حَدِيْثٌ حَسَنٌ صَحِيْحٌ وَّقَدْ رَوَاهُ شُعْبَةُ عَنْ اَبِىْ عِمْرَانَ الْجَوْنِيِّ

✧✧ حضرت ابوذر غفاری رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں' نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا ہے: کوئی بھی شخص کسی بھی نیکی کو حقیر نہ سمجھے اگر اسے کچھ نہ ملے تو وہ اپنے بھائی کے ساتھ خندہ پیشانی سے مل لے اور اگر تم گوشت خرید و یا ہنڈیا پکاؤ تو اس میں شوربا زیادہ کرو اور اس میں سے کچھ اپنے پڑوسی کو بھی بھیج دو۔

امام ترمذی رحمۃ اللہ علیہ نے فرمایا: یہ حدیث ''حسن صحیح'' ہے۔ اس کو شعبہ نے ابوعمران جونی کے حوالے سے نقل کیا ہے۔

شرح

حضرت انس رضی اللہ تعالیٰ عنہ کہتے ہیں (ایک دن) ایک درزی نے نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کو اپنے تیار کئے ہوئے کھانے پر مدعو کیا نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کے ہمراہ میں بھی گیا اس نے جو کی روٹی اور شوربا لاکر (دستر خوان پر) رکھا جس میں کدو اور خشک گوشت تھا، چنانچہ میں نے دیکھا کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم (کو کدو چونکہ بہت مرغوب تھا اس لئے آپ صلی اللہ علیہ وسلم پیالے کے کناروں میں کدو کو تلاش کر کر کے کھاتے تھے، اسی لئے اس دن کے بعد سے میں کدو کو بہت پسند کرتا ہوں (کیونکہ وہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کو بہت پسند تھا۔ (بخاری ومسلم، مشکوۃ شریف: جلد چہارم: حدیث نمبر 116)

حضرت انس رضی اللہ تعالیٰ عنہ کا اس دعوت میں جانا یا تو اس بنا پر تھا، کہ ان کو بھی مدعو کیا گیا ہوگا یا وہ چونکہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے خادم خاص تھے اور کسی بھی دعوت میں خادم کے ساتھ ہونے کی اجازت راعی کی طرف سے عام طور پر ہوتی ہے، اس لئے حضرت انس رضی اللہ تعالیٰ عنہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے ہمراہ اس دعوت میں شریک ہوئے، اس حدیث سے ایک بات تو یہ معلوم ہوئی کہ اگر دستر خوان پر کسی پیالے یا برتن میں کھانے کی مختلف چیزیں ایک ساتھ ہوں تو اس پیالے یا برتن کے دوسرے کنارہ تک ہاتھ بڑھانا جائز ہے، اس صورت میں محض اپنے سامنے کے کنارے تک اپنے ہاتھ محدود رکھنا ضروری نہیں ہوگا، بشرطیکہ

حدیث 42:

اخرجه مسلم فى "صحيحه" رقم الحديث:2626
اخرجه الدارمى فى "سننه" رقم الحديث:2079
اخرجه الامام احمد فى "مسنده" رقم الحديث:21559
اخرجه ابن حبان فى "صحيحه" رقم الحديث:468
اخرجه النسائى فى "سننه الكبرىٰ" رقم الحديث:6690
اخرجه الطيالسى فى "مسنده" رقم الحديث:450
اخرجه الحميدى فى "مسنده" رقم الحديث:139
ادب 113

Marfat.com

دسترخوان پر بیٹھے ہوئے دوسرے لوگ اس کو ناپسند کریں۔ دوسری بات یہ معلوم ہوئی کہ غرباء اور دست کاروں کی دعوت قبول کرنا چاہئے اور وہ دسترخوان پر کھانے کی جو بھی چیز لا کر رکھیں اس کو برضا و رغبت کھانا چاہئے، تیسری بات یہ معلوم ہوئی کہ اگر کھانے کے وقت اپنا خادم ساتھ ہو تو اس کو اپنے ساتھ ہی کھانا کھلانا چاہئے، یہ خالص دنیاداروں کا طریقہ ہے کہ خود تو الگ بیٹھ کر کھائیں اور خادم کو دوسری جگہ بٹھا کر کھلائیں۔ اور چوتھی بات یہ معلوم ہوئی کہ کدو کو اپنی پسندیدہ غذا قرار دینا مسنون ہے اور اس طرح ہر اس چیز کو پسند و مرغوب رکھنا مسنون ہے، جس کو آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم پسندیدہ و مرغوب رکھتے تھے۔

بَاب مَا جَآءَ فِيْ فَضْلِ الثَّرِيْدِ

باب 31: ''ثرید'' کی فضیلت کے بارے میں جو کچھ منقول ہے

43- حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ الْمُثَنّٰى حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ جَعْفَرٍ حَدَّثَنَا شُعْبَةُ عَنْ عَمْرِو بْنِ مُرَّةَ عَنْ مُرَّةَ الْهَمْدَانِيِّ عَنْ اَبِیْ مُوْسٰی عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ كَمُلَ مِنَ الرِّجَالِ كَثِيْرٌ وَّلَمْ يَكْمُلْ مِنَ النِّسَآءِ اِلَّا مَرْيَمُ ابْنَةُ عِمْرَانَ وَآسِيَةُ امْرَاَةُ فِرْعَوْنَ وَفَضْلُ عَآئِشَةَ عَلَى النِّسَآءِ كَفَضْلِ الثَّرِيْدِ عَلٰى سَائِرِ الطَّعَامِ قَالَ وَفِي الْبَاب عَنْ عَآئِشَةَ وَاَنَسٍ قَالَ اَبُوْ عِيْسٰى هٰذَا حَدِيْثٌ حَسَنٌ صَحِيْحٌ

✧✧ حضرت ابوموسیٰ اشعری رضی اللہ عنہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کا یہ فرمان نقل کرتے ہیں: مردوں میں بہت سے لوگ کامل ہوئے ہیں 'خواتین میں صرف مریم بنت عمران (رضی اللہ عنہا) اور فرعون کی بیوی آسیہ (رضی اللہ عنہا) کامل ہیں اور عائشہ (رضی اللہ عنہا) کو تمام عورتوں پر وہی فضیلت حاصل ہے جو ثرید کو تمام کھانوں پر ہے۔

امام ترمذی رحمۃ اللہ علیہ نے فرمایا: اس بارے میں سیّدہ عائشہ رضی اللہ عنہا اور حضرت انس رضی اللہ عنہ سے حدیث منقول ہے یہ حدیث ''حسن صحیح'' ہے۔

حدیث 43:

اخرجه البخاری فی "صحیحه" رقم الحدیث:3260 — اخرجه مسلم فی "صحیحه" رقم الحدیث:2431

اخرجه الترمذی فی "جامعه" رقم الحدیث:3887 — اخرجه النسائی فی "سننه" رقم الحدیث:3947

اخرجه ابن ماجه فی "سننه" رقم الحدیث:3280 — اخرجه الدارمی فی "سننه" رقم الحدیث:2069

اخرجه الامام احمد فی "مسنده" رقم الحدیث:12619 — اخرجه ابن حبان فی "صحیحه" رقم الحدیث:7114

اخرجه الحاکم فی "المستدرك" رقم الحدیث:6483 — اخرجه النسائی فی "سننه الکبریٰ" رقم الحدیث:6692

اخرجه ابویعلی فی "مسنده" رقم الحدیث:3670 — اخرجه الطیالسی فی "مسنده" رقم الحدیث:504

اخرجه اسحاق بن راهویه فی "مسنده" رقم الحدیث:1068 اخرجه ابن ابی شیبة فی "مصنفه" رقم الحدیث:32276

Marfat.com

شرح

حضرت ابن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہما نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم سے نقل کرتے ہیں کہ (ایک دن) آپ صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں ثرید کا ایک پیالہ لایا گیا۔ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے (مجلس میں موجود صحابہ سے) فرمایا کہ اس پیالے کے کناروں سے کھاؤ۔ اس کے درمیان میں سے نہیں کھاؤ کیونکہ برکت اس کے درمیان میں نازل ہوتی ہے (ترمذی، ابن ماجہ، دارمی) ترمذی نے کہا ہے کہ یہ حدیث حسن صحیح ہے اور ابوداؤد کی روایت میں یوں ہے کہ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا "جب تم میں سے کوئی شخص کھانا کھانے بیٹھے تو اس کو چاہئے کہ وہ پیالہ کے اوپر سے نہ کھائے البتہ پیالے کے نیچے سے کھائے کیونکہ برکت اوپر کے حصے میں نازل ہوتی ہے۔ (مشکوۃ شریف: جلد چہارم: حدیث نمبر 145)

اس کھانے کو کہتے ہیں جو روٹی کو شوربے میں تیار کیا گیا ہو۔ "جمع کا لفظ" جمع کے صیغے کے مقابلے میں لایا گیا ہے۔ اس کا مطلب یہ ہے کہ ہر شخص اپنے سامنے کے کنارے سے کھائے۔ درمیان کے حصے میں برکت کا نازل ہونا اس سبب سے ہے کہ کسی بھی چیز کا درمیانی حصہ اس کے اور حصوں کی بہ نسبت افضل ہوتا ہے لہٰذا کھانے کے برتن کا درمیانی حصہ ہی اس کا مستحق ہے کہ خیرو برکت کا نزول اس پر ہو اور جب کھانے کا درمیانی حصہ خیر و برکت کے اترنے کی جگہ قرار پایا تو اس سے بہتر بات اور کیا ہوسکتی ہے کہ وہ حصہ آخر کھانے تک باقی رہے تاکہ کھانے کی برکت بھی آخر تک برقرار رہے لہٰذا اپنے سامنے کے کناروں کو چھوڑ کر پہلے درمیانی حصہ پر ہاتھ ڈالنا اور اس کو ختم کر دینا مناسب نہیں ہے۔ "پیالہ کے اوپر" سے مراد اس کا درمیانی حصہ ہے اور "اس کے نیچے" سے مراد اس کے کنارے ہیں اس کا مطلب بھی یہی ہے کہ اپنے سامنے سے کھانا چاہئے۔

بَاب مَا جَاءَ اَنَّهٗ قَالَ انْهَسُوا اللَّحْمَ نَهْسًا

باب 32: گوشت کو نوچ کر کھانے کے بارے میں جو کچھ منقول ہے

44- حَدَّثَنَا اَحْمَدُ بْنُ مَنِيعٍ حَدَّثَنَا سُفْيَانُ بْنُ عُيَيْنَةَ عَنْ عَبْدِ الْكَرِيمِ اَبِي اُمَيَّةَ عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ الْحَارِثِ قَالَ زَوَّجَنِي اَبِي فَدَعَا اُنَاسًا فِيهِمْ صَفْوَانُ بْنُ اُمَيَّةَ فَقَالَ اِنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ انْهَسُوا اللَّحْمَ نَهْسًا فَاِنَّهٗ اَهْنَاُ وَاَمْرَاُ قَالَ وَفِي الْبَاب عَنْ عَائِشَةَ وَاَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ اَبُو عِيسٰى وَهٰذَا حَدِيثٌ لَا نَعْرِفُهٗ اِلَّا مِنْ حَدِيثِ عَبْدِ الْكَرِيمِ وَقَدْ تَكَلَّمَ بَعْضُ اَهْلِ الْعِلْمِ فِي عَبْدِ الْكَرِيمِ الْمُعَلِّمِ مِنْهُمْ اَيُّوبُ السَّخْتِيَانِيُّ مِنْ قِبَلِ حِفْظِهٖ

✧✧ حضرت عبداللہ بن حارث رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں' میرے والد نے میری شادی کی انہوں نے کچھ لوگوں کی دعوت کی

حدیث 44:

اخرجه الامام احمد فی "مسنده" رقم الحديث:15335 اخرجه الدارمی فی "سننه" رقم الحديث:2070

Marfat.com

جن میں حضرت صفوان بن امیہ رضی اللہ عنہ بھی موجود تھے انہوں نے بتایا کہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا ہے: گوشت کو نوچ کر کھاؤ کیونکہ یہ زیادہ مزیدار محسوس ہوتا ہے اور جلدی ہضم ہو جاتا ہے۔

امام ترمذی رحمۃ اللہ علیہ نے فرمایا: اس بارے میں سیدہ عائشہ رضی اللہ عنہا اور حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے احادیث منقول ہیں مذکورہ بالا حدیث کو ہم صرف عبدالکریم نامی راوی کے حوالے سے جانتے ہیں بعض اہل علم نے عبدالکریم معلم کے حافظے کے حوالے سے کچھ گفتگو کی ہے جن میں ایوب سختیانی شامل ہیں۔

بَاب مَا جَآءَ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مِنَ الرُّخْصَةِ فِيْ قَطْعِ اللَّحْمِ بِالسِّكِّيْنِ

باب 33: گوشت کو چھری کے ذریعے کاٹ کر کھانے کی رخصت کے حوالے سے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم سے جو کچھ منقول ہے

45- حَدَّثَنَا مَحْمُوْدُ بْنُ غَيْلَانَ حَدَّثَنَا عَبْدُ الرَّزَّاقِ اَخْبَرَنَا مَعْمَرٌ عَنِ الزُّهْرِيِّ عَنْ جَعْفَرِ بْنِ عَمْرِو بْنِ اُمَيَّةَ الضَّمْرِيِّ عَنْ اَبِيْهِ اَنَّهُ رَاَى النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ احْتَزَّ مِنْ كَتِفِ شَاةٍ فَاَكَلَ مِنْهَا ثُمَّ مَضٰى اِلَى الصَّلٰوةِ وَلَمْ يَتَوَضَّاْ قَالَ اَبُوْ عِيْسٰى هٰذَا حَدِيْثٌ حَسَنٌ صَحِيْحٌ وَّفِي الْبَاب عَنِ الْمُغِيْرَةِ بْنِ شُعْبَةَ

✧✧ حضرت جعفر بن عمرو بن امیہ ضمری رضی اللہ عنہ اپنے والد کا یہ بیان نقل کرتے ہیں انہوں نے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کو دیکھا آپ نے چھری کے ذریعے بکری کے شانے کا گوشت کاٹ کر اسے کھایا پھر آپ نماز کے لئے تشریف لے گئے اور از سر نو وضو نہیں کیا۔

امام ترمذی رحمۃ اللہ علیہ نے فرمایا: یہ حدیث "حسن صحیح" ہے اور اس بارے میں حضرت مغیرہ بن شعبہ رضی اللہ عنہ سے حدیث منقول ہے۔

شرح

اس حدیث سے معلوم ہوا کہ کھاتے وقت گوشت یا کھانے کی کوئی چیز کاٹ کاٹ کر کھانا جائز ہے، بشرطیکہ اس کی ضرورت ہو اور اگر وہ گوشت یا کوئی بھی چیز گلی ہوئی اور نرم ہو کہ اس کو چھری سے کاٹنے کی ضرورت نہ ہوتی ہو، تو پھر چھری سے کاٹ کر کھانا مکروہ ہوگا، کیونکہ اس طرح بلا ضرورت چھری کانٹے سے کھانا عجمیوں (یعنی غیر مسلموں کے) تکلفات میں شمار کیا گیا ہے، جیسا کہ دوسری فصل میں بیان ہوگا۔ اس حدیث سے یہ معلوم ہوا کہ داعی حق (نماز کے لئے بلانے والے یا اذان) کی آواز سن کر کھڑے ہو جانے

حدیث 45:

اخرجه البخاري فی "صحیحه" رقم الحدیث:2765 اخرجه مسلم فی "صحیحه" رقم الحدیث:355

اخرجه الامام احمد فی "مسنده" رقم الحدیث:17289

Marfat.com

اور نماز میں پہنچ جانا چاہئے اگرچہ کھانا سامنے رکھا ہوا ہو، لیکن یہ اس صورت کا حکم ہے جب کہ کھانے کے ضائع ہو جانے کا اندیشہ نہ ہو اس کھانے کی طرف شدید احتیاج نہ ہو، یعنی اتنی بھوک نہ ہو کہ اگر وہ کھانا کھائے بغیر اٹھ کر نماز کے لئے چلا گیا تو نماز میں جی نہ لگے اور اس بات کا خوف نہ ہو کہ نماز سے واپس آنے کے بعد پھر کھانا نہیں ملے گا۔ اس حدیث سے یہ معلوم ہوا کہ آگ پر پکی ہوئی چیز کھانے سے وضو کرنا ضروری نہیں ہوتا جیسا کہ بعض علماء کا مسلک ہے کہ ان کے نزدیک آگ پر پکی ہوئی چیز کھانے سے وضو ٹوٹ جاتا ہے۔

بَاب مَا جَآءَ فِيْ اَيِّ اللَّحْمِ كَانَ اَحَبَّ اِلٰى رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ

باب 34: نبی اکرم ﷺ کو کون سا گوشت زیادہ محبوب تھا اس حوالے سے جو کچھ منقول ہے

46- حَدَّثَنَا وَاصِلُ بْنُ عَبْدِ الْاَعْلٰى حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ فُضَيْلٍ عَنْ اَبِىْ حَيَّانَ التَّيْمِيِّ عَنْ اَبِىْ زُرْعَةَ عَنْ اَبِىْ هُرَيْرَةَ قَالَ اُتِىَ النَّبِىُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِلَحْمٍ فَرُفِعَ اِلَيْهِ الذِّرَاعُ وَكَانَتْ تُعْجِبُهُ فَنَهَسَ مِنْهَا قَالَ وَفِى الْبَاب عَنْ ابْنِ مَسْعُوْدٍ وَّعَآئِشَةَ وَعَبْدِ اللّٰهِ بْنِ جَعْفَرٍ وَّاَبِىْ عُبَيْدَةَ قَالَ اَبُوْ عِيْسٰى هٰذَا حَدِيْثٌ حَسَنٌ صَحِيْحٌ وَّاَبُوْ حَيَّانَ اسْمُهٗ يَحْيَى بْنُ سَعِيْدِ بْنِ حَيَّانَ وَاَبُوْ زُرْعَةَ بْنُ عَمْرِو بْنِ جَرِيْرٍ اسْمُهٗ هَرِمٌ

✧✧ حضرت جابر رضی اللہ عنہ، حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ کا یہ بیان نقل کرتے ہیں: نبی اکرم ﷺ کی خدمت میں گوشت لایا گیا آپ کے سامنے ران کا گوشت رکھا گیا وہ آپ کو بہت پسند تھا آپ نے اسے دانتوں کے ذریعے نوچ کر کھایا۔

امام ترمذی رحمۃ اللہ علیہ نے فرمایا: اس بارے میں حضرت ابن مسعود رضی اللہ عنہ، حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا، حضرت عبداللہ بن جعفر رضی اللہ عنہ اور حضرت ابوعبیدہ رضی اللہ عنہ سے احادیث منقول ہیں یہ حدیث "حسن صحیح" ہے۔

ابوحیان کا نام یحییٰ بن سعید بن حیان ہے اور ابوزرعہ بن عمرو بن جریر کا نام "ہرم" ہے۔

47- حَدَّثَنَا الْحَسَنُ بْنُ مُحَمَّدٍ الزَّعْفَرَانِىُّ حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ عَبَّادٍ اَبُوْ عَبَّادٍ حَدَّثَنَا فُلَيْحُ بْنُ سُلَيْمَانَ عَنْ عَبْدِ الْوَهَّابِ ابْنِ يَحْيٰى مِنْ وَّلَدِ عَبَّادِ بْنِ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ الزُّبَيْرِ عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ الزُّبَيْرِ عَنْ عَآئِشَةَ قَالَتْ مَا كَانَ

حدیث 46:

اخرجه البخاری فی "صحیحه" رقم الحدیث:3162
اخرجه مسلم فی "صحیحه" رقم الحدیث:194
اخرجه الترمذی فی "جامعه" رقم الحدیث:2434
اخرجه ابن ماجه فی "سننه" رقم الحدیث:3307
اخرجه الامام احمد فی "مسنده" رقم الحدیث:9621
اخرجه ابن حبان فی "صحیحه" رقم الحدیث:6465
اخرجه النسائی فی "سننه الکبریٰ" رقم الحدیث:6660
اخرجه اسحاق بن راهویه فی "مسنده" رقم الحدیث:184
اخرجه ابن ابی شیبة فی "مصنفه" رقم الحدیث:31674

Marfat.com

الذِّرَاعُ اَحَبَّ اللَّحْمِ اِلٰى رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَلٰكِنْ كَانَ لَا يَجِدُ اللَّحْمَ اِلَّا غِبًّا فَكَانَ يَعْجَلُ اِلَيْهِ لِاَنَّهٗ اَعْجَلُهَا نُضْجًا قَالَ اَبُوْ عِيْسٰى هٰذَا حَدِيْثٌ غَرِيْبٌ لَّا نَعْرِفُهٗ اِلَّا مِنْ هٰذَا الْوَجْهِ

✧✧ حضرت عبداللہ بن زبیر رضی اللہ عنہما سیّدہ عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا کا یہ بیان نقل کرتے ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کو گوشت میں ران کا گوشت (زیادہ) پسند نہیں تھا لیکن چونکہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کو گوشت کبھی کبھار کھانے کو ملتا تھا تو آپ اسے کھالیتے تھے کیونکہ یہ جلدی تیار ہو جاتا تھا۔

یہ حدیث ''غریب'' ہے اور ہم اسے صرف اسی حوالے سے جانتے ہیں۔

بَاب مَا جَآءَ فِي الْخَلِّ

باب 35: سرکہ کے بارے میں جو کچھ منقول ہے

48-حَدَّثَنَا الْحَسَنُ بْنُ عَرَفَةَ حَدَّثَنَا مُبَارَكُ بْنُ سَعِيْدٍ هُوَ اَخُو سُفْيَانَ بْنِ سَعِيْدٍ الثَّوْرِيِّ عَنْ سُفْيَانَ عَنْ اَبِى الزُّبَيْرِ عَنْ جَابِرٍ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ نِعْمَ الْاِدَامُ الْخَلُّ

قَالَ وَفِي الْبَاب عَنْ عَآئِشَةَ وَاُمِّ هَانِئٍ

✧✧ حضرت جابر رضی اللہ عنہ' نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کا یہ فرمان نقل کرتے ہیں: سرکہ بہترین سالن ہے۔

امام ترمذی رحمۃ اللہ علیہ نے فرمایا: اس بارے میں حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا اور سیّدہ اُمّ ہانی رضی اللہ عنہا سے احادیث منقول ہیں۔

49-حَدَّثَنَا عَبْدَةُ بْنُ عَبْدِ اللّٰهِ الْخُزَاعِيُّ الْبَصْرِيُّ حَدَّثَنَا مُعَاوِيَةُ بْنُ هِشَامٍ عَنْ سُفْيَانَ عَنْ مُحَارِبِ بْنِ دِثَارٍ عَنْ جَابِرٍ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ نِعْمَ الْاِدَامُ الْخَلُّ قَالَ اَبُوْ عِيْسٰى هٰذَا اَصَحُّ مِنْ حَدِيْثِ مُبَارَكِ بْنِ سَعِيْدٍ

✧✧ حضرت جابر رضی اللہ عنہ' نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کا یہ فرمان نقل کرتے ہیں: سرکہ بہترین سالن ہے۔

حدیث 47:

اخرجه مسلم فی "صحیحه" رقم الحدیث:2052	اخرجه ابوداؤد فی "سننه" رقم الحدیث:3820
اخرجه الترمذی فی "جامعه" رقم الحدیث:1840	اخرجه النسائی فی "سننه" رقم الحدیث:3796
اخرجه ابن ماجه فی "سننه" رقم الحدیث:3316	اخرجه الدارمی فی "سننه" رقم الحدیث:2048
اخرجه الامام احمد فی "مسنده" رقم الحدیث:14263	اخرجه النسائی فی "سننه الکبرٰی" رقم الحدیث:4738
اخرجه البیهقی فی "سننه الکبرٰی" رقم الحدیث:19809	اخرجه ابویعلی فی "مسنده" رقم الحدیث:1981
اخرجه الطبرانی فی "معجمه الصغیر" رقم الحدیث:145	اخرجه الطیالسی فی "مسنده" رقم الحدیث:1774

Marfat.com

امام ترمذی رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں یہ روایت مبارک بن سعید سے منقول روایت سے زیادہ مستند ہے۔

شرح

حضرت جابر رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ (ایک دن) نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے اپنے گھر والوں سے سالن مانگا، گھر والوں نے کہا کہ ہمارے پاس سالن نہیں ہے البتہ سرکہ ہے چنانچہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے سرکہ منگوایا اور اس کے ساتھ روٹی کھانے لگے اور یہ فرماتے جاتے تھے کہ سرکہ بہترین ہے سرکہ بہترین سالن ہے۔ (مسلم، مشکوۃ شریف: جلد چہارم: حدیث نمبر 119)

سرکہ بہترین سالن ہے" یہ بار بار آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے اس لئے فرمایا کہ سرکہ کی زیادہ سے زیادہ تعریف ہو، اس حدیث سے معلوم ہوا کہ کھانے پینے میں اعتدال و میانہ روی اختیار کرنا اور اپنے نفس کو لذیذ چیزوں سے باز رکھنا اچھی بات ہے۔ حدیث سے یہ بھی مفہوم ہوا کہ اگر کوئی شخص یہ قسم کھالے کہ میں سالن سے روٹی نہیں کھاؤں گا اور پھر سرکہ سے روٹی کھالے تو وہ حانث (یعنی قسم کو توڑنے والا) ہوگا کیونکہ سرکہ کا سالن ہونا اس حدیث سے ثابت ہوتا ہے۔ حدیث میں آیا ہے کہ سرکہ انبیاء کرام صلوٰۃ اللہ علیہم اجمعین کا سالن ہے اور طبی طور پر سرکہ کے جو منافع و فوائد ہیں، وہ بہت زیادہ ہیں، جن کی تصدیق طبی کتابوں اور اطباء کے ذریعہ کی جا سکتی ہے۔

50- حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ سَهْلِ بْنِ عَسْكَرٍ الْبَغْدَادِيُّ حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ حَسَّانَ حَدَّثَنَا سُلَيْمَانُ بْنُ بِلَالٍ عَنْ هِشَامِ بْنِ عُرْوَةَ عَنْ أَبِيهِ عَنْ عَائِشَةَ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ نِعْمَ الْإِدَامُ الْخَلُّ

✧✧ سیدہ عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا بیان کرتی ہیں' نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا ہے: سرکہ بہترین سالن ہے۔

51- حَدَّثَنَا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ عَبْدِ الرَّحْمَنِ أَخْبَرَنَا يَحْيَى بْنُ حَسَّانَ عَنْ سُلَيْمَانَ بْنِ بِلَالٍ بِهَذَا الْإِسْنَادِ نَحْوَهُ إِلَّا أَنَّهُ قَالَ نِعْمَ الْإِدَامُ أَوِ الْأُدْمُ الْخَلُّ قَالَ أَبُو عِيسَى هَذَا حَدِيثٌ حَسَنٌ صَحِيحٌ غَرِيبٌ مِنْ هَذَا الْوَجْهِ لَا نَعْرِفُهُ مِنْ حَدِيثِ هِشَامِ بْنِ عُرْوَةَ إِلَّا مِنْ حَدِيثِ سُلَيْمَانَ بْنِ بِلَالٍ

✧✧ یہی روایت ایک اور سند کے ہمراہ بھی منقول ہے تاہم اس میں یہ الفاظ ہیں' سرکہ بہترین سالن ہے (راوی کو شک ہے یا شاید یہ الفاظ ہیں) سالنوں میں سے بہترین سالن سرکہ ہے۔

امام ترمذی رحمۃ اللہ علیہ نے فرمایا: اس حوالے سے یہ حدیث ''حسن صحیح غریب'' ہے ہم اسے صرف ہشام بن عروہ کے حوالے سے جانتے ہیں جو سلیمان بن بلال سے منقول ہے۔

52- حَدَّثَنَا أَبُو كُرَيْبٍ مُحَمَّدُ بْنُ الْعَلَاءِ حَدَّثَنَا أَبُو بَكْرِ بْنُ عَيَّاشٍ عَنْ أَبِي حَمْزَةَ الثُّمَالِيِّ عَنِ الشَّعْبِيِّ عَنْ أُمِّ هَانِئٍ بِنْتِ أَبِي طَالِبٍ قَالَتْ دَخَلَ عَلَيَّ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ هَلْ عِنْدَكُمْ شَيْءٌ فَقُلْتُ

Marfat.com

لَا اِلَّا كِسَرٌ يَابِسَةٌ وَّخَلٌّ فَقَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَرِّبِيْهِ فَمَا اَقْفَرَ بَيْتٌ مِّنْ اُدْمٍ فِيْهِ خَلٌّ قَالَ اَبُوْ عِيْسٰى هٰذَا حَدِيْثٌ حَسَنٌ غَرِيْبٌ مِّنْ هٰذَا الْوَجْهِ لَا نَعْرِفُهُ مِنْ حَدِيْثِ اُمِّ هَانِئٍ اِلَّا مِنْ هٰذَا الْوَجْهِ وَاَبُوْ حَمْزَةَ الثُّمَالِيُّ اسْمُهُ ثَابِتُ بْنُ اَبِيْ صَفِيَّةَ وَاُمُّ هَانِئٍ مَاتَتْ بَعْدَ عَلِيِّ بْنِ اَبِيْ طَالِبٍ بِزَمَانٍ وَّسَاَلْتُ مُحَمَّدًا عَنْ هٰذَا الْحَدِيْثِ قَالَ لَا اَعْرِفُ لِلشَّعْبِيِّ سَمَاعًا مِّنْ اُمِّ هَانِئٍ فَقُلْتُ اَبُوْ حَمْزَةَ كَيْفَ هُوَ عِنْدَكَ فَقَالَ اَحْمَدُ بْنُ حَنْبَلٍ تَكَلَّمَ فِيْهِ وَهُوَ عِنْدِيْ مُقَارِبُ الْحَدِيْثِ

✧✧ سیّدہ اُمّ ہانی بنت ابوطالب رضی اللہ عنہا بیان کرتی ہیں' نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم میرے ہاں تشریف لائے آپ نے فرمایا: تمہارے پاس (کھانے کے لئے) کچھ ہے؟ میں نے عرض کی: صرف سوکھی روٹی کے ٹکڑے ہیں اور سرکہ ہے' نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: اسے ہی لے آؤ جس گھر میں سرکہ موجود ہو اس گھر والے محتاج نہیں ہوتے۔

امام ترمذی رحمۃ اللہ علیہ نے فرمایا: اس حوالے سے یہ حدیث ''حسن غریب'' ہے۔ ہم اسے صرف اسی حوالے سے سیّدہ اُم ہانی سے منقول جانتے ہیں۔

ابوحمزہ ثمالی کا نام ثابت بن ابوصفیہ ہے۔

سیّدہ اُمّ ہانی رضی اللہ عنہا کا انتقال حضرت علی رضی اللہ عنہ (کی شہادت) کے کافی عرصے بعد ہوا تھا۔

(امام ترمذی فرماتے ہیں) میں نے امام بخاری سے اس حدیث کے بارے میں دریافت کیا' تو انہوں نے فرمایا:

میرے علم کے مطابق شعبی نے سیّدہ اُمّ ہانی سے احادیث کا سماع نہیں کیا ہے۔

میں نے پوچھا: آپ کے نزدیک ابوحمزہ کیسا آدمی ہے؟ انہوں نے جواب دیا: امام احمد بن حنبل نے اس کے بارے میں کلام کیا ہے اور میرے نزدیک وہ ''مقارب الحدیث'' ہے۔

نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کے فقر کا بیان

حضرت عائشہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا کہتی ہیں کہ ایسا کبھی نہیں ہوا کہ محمد صلی اللہ علیہ وسلم کے اہل بیت (یعنی ازواج مطہرات اور متعلقین) نے دو روز مسلسل جو کی روٹی سے پیٹ بھرا ہو (چہ جائیکہ گیہوں کی روٹی سے) یہاں تک کہ رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم اس دنیا سے تشریف لے گئے۔ (بخاری ومسلم، مشکوٰۃ شریف: جلد چہارم: حدیث نمبر 1162)

دو روز مسلسل سے یہ واضح ہوا کہ حضور صلی اللہ علیہ وسلم اور آپ کے اہل بیت کا معمول یہی تھا کہ اگر ایک دن پیٹ بھر کر کھایا تو دوسرے دن بھوکے رہے اور یہ اس وجہ سے تھا کہ حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے خوشحالی وترفہ کی زندگی پر فقر وافلاس کی زندگی کو ترجیح دی تھی اور جب اللہ تعالیٰ کی طرف سے آپ صلی اللہ علیہ وسلم کو دنیا بھر کے خزانوں کی پیش کش ہوئی اور حکم ہوا اگر آپ صلی اللہ علیہ وسلم کہیں تو مکہ کے پہاڑوں کو آپ صلی اللہ علیہ وسلم کے لئے سونے میں تبدیل کر دیا جائے تو حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے دنیا بھر کے

Marfat.com

خزانوں اور سونے کے پہاڑوں کو تبدیل کرنے کے بجائے فقر اور تنگدستی ہی کو اختیار کیا اور فرمایا کہ میں تو بس یہ چاہتا ہوں کہ ایک دن پیٹ بھروں اور ایک دن بھوکا رہوں، تاکہ جس دن پیٹ بھروں اس دن اللہ کا شکر ادا کروں اور جس دن بھوکا رہوں اس دن صبر کروں۔ مذکورہ بالا حدیث سے بعض لوگوں کے اس قول کی تردید ہو جاتی ہے کہ حضور صلی اللہ علیہ وسلم اپنی زندگی کے آخری حصہ میں غنی و مالدار ہو گئے تھے، کیونکہ اگر حضور صلی اللہ علیہ وسلم اپنی آخری عمر میں واقعتاً غنی ہو گئے تھے تو پھر حضرت عائشہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا کے اس کہنے کے کیا معنی ہوں گے کہ حضور صلی اللہ علیہ وسلم کے اہل بیت کا حضور صلی اللہ علیہ وسلم کی وفات تک یہی معمول رہا کہ انہوں نے کبھی مسلسل دو دن تک جو کی روٹی سے پیٹ نہیں بھرا؟ ہاں اس میں کوئی شک نہیں کہ جب آخری زمانہ نبوی میں اسلام کو طاقت اور غلبہ ملا اور مجاہدین اسلام نے مختلف علاقوں کو فتح کیا تو اس صورت میں مال غنیمت کا مقررہ حصہ حضور صلی اللہ علیہ وسلم کو بھی ملا اور تھوڑا بہت مال آپ صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس آتا رہا مگر روایات صحیحہ شاہد ہیں کہ حضور صلی اللہ علیہ وسلم اس مال کو بھی اپنے پاس کبھی نہیں رکھا، بلکہ جس طرح آتا اسی طرح اس کو اپنے پروردگار کی خوشنودی کی راہ میں خرچ کر دیتے اور خود ہمیشہ کی طرح خالی ہاتھ رہ جاتے، البتہ دل کا غنا اور بڑھ جاتا۔

حضرت ابن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہما کہتے ہیں کہ رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم کی حالت یہ تھی کہ مسلسل کئی کئی راتیں بھوک میں گزار دیتے تھے حضور صلی اللہ علیہ وسلم اور اہل بیت کو رات کا کھانا میسر نہیں ہوتا تھا اور وقتاً فوقتاً کھانا میسر ہونے کی صورت میں بھی آپ صلی اللہ علیہ وسلم کے دسترخوان پر عام طور سے جس چیز کی روٹی ہوتی تھی وہ جو تھا۔ اس حدیث سے یہ بات واضح ہوئی کہ ہمارے زمانہ کے غریب و نادار لوگوں اور فقراء میں سے کوئی بھی شخص اتنی سخت زندگی نہ تو گزاتا ہے اور نہ گزار سکتا ہے جتنی سخت زندگی حضور صلی اللہ علیہ وسلم گزارتے تھے اور یہ شان اس ذات گرامی کی تھی جو نہ صرف افضل البشر بلکہ افضل الانبیاء ہے جس کے چشم و ابرو کے اشارے پر دنیا بھر کی نعمتیں اس کے قدموں میں آ سکتی تھیں۔

پس حضور صلی اللہ علیہ وسلم کے اس طرز زندگی میں غریب و نادار مسلمانوں کے لئے بڑی تسلی و اطمینان کا سامان پوشیدہ ہے۔ واضح رہے کہ حضور صلی اللہ علیہ وسلم کا اس قدر فقر و افلاس کی زندگی گزارنا اور بھوک کی صعوبت کو برداشت کرنا کوئی اضطرار و مجبوری کے درجہ کی چیز نہیں تھی بلکہ یہ اپنے قصد و اختیار کا نتیجہ تھا کہ آپ صلی اللہ علیہ وسلم چونکہ دنیا کی لذات اور نعمتوں سے کوئی سروکار نہیں رکھتے تھے، قوت لایموت پر قناعت کرتے اور اپنی اور اپنے اہل بیت کی ضروریات پر فقراء و مساکین اور دیگر ضرورت مندوں کی ضروریات کو ترجیح دے کر ایثار نفس پر عمل پیرا تھے اس لئے آپ صلی اللہ علیہ وسلم اتنی سخت زندگی گزارتے تھے۔

بَاب مَا جَآءَ فِيْ اَكْلِ الْبِطِّيخِ بِالرُّطَبِ

باب 36: تربوز کو تر کھجور کے ساتھ کھانے کے بارے میں جو کچھ منقول ہے

53- حَدَّثَنَا عَبْدَةُ بْنُ عَبْدِ اللّٰهِ الْخُزَاعِيُّ حَدَّثَنَا مُعَاوِيَةُ بْنُ هِشَامٍ عَنْ سُفْيَانَ عَنْ هِشَامِ بْنِ عُرْوَةَ عَنْ اَبِيْهِ

Marfat.com

عَنْ عَائِشَةَ اَنَّ النَّبِیَّ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ کَانَ یَاْکُلُ الْبِطِّیخَ بِالرُّطَبِ قَالَ وَفِی الْبَاب عَنْ اَنَسٍ قَالَ اَبُوْ عِیْسٰی هٰذَا حَدِیْثٌ حَسَنٌ غَرِیْبٌ وَّرَوَاهُ بَعْضُهُمْ عَنْ هِشَامِ بْنِ عُرْوَةَ عَنْ اَبِیْهِ عَنِ النَّبِیِّ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ مُرْسَلٌ وَّلَمْ یَذْکُرْ فِیْهِ عَنْ عَائِشَةَ وَقَدْ رَوٰی یَزِیْدُ بْنُ رُوْمَانَ عَنْ عُرْوَةَ عَنْ عَائِشَةَ هٰذَا الْحَدِیْثَ

✧✧ سیّدہ عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا بیان کرتی ہیں' نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم تربوز کو تر کھجور کے ساتھ ملا کر کھایا کرتے تھے۔

اس بارے میں حضرت انس رضی اللہ عنہ سے حدیث منقول ہے یہ حدیث "حسن غریب" ہے بعض اہل علم نے اسے ہشام بن عروہ کے حوالے سے ان کے والد کے حوالے سے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم سے نقل کیا ہے اور اس میں انہوں نے سیّدہ عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا کا حوالہ ذکر نہیں کیا۔

یزید بن رومان نے اس حدیث کو عروہ کے حوالے سے سیّدہ عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا سے نقل کیا ہے۔

شرح

تازہ، رسیلا اور مکمل طور پر خوشگوار، تربوز تمام عمر کے لوگوں کے درمیان ایک پسندیدہ پھل ہے۔ اکثر موسم گرما کی سخت گرمی میں دعوت کے طور پر لطف اندوز ہونے کے لئے تربوز ذائقے کے طور پر بہترین پھل ہے۔ تربوز گرمی کے دنوں میں جسم میں پانی کی کمی کے لئے ایک بہترین پھل ہے کیونکہ اس میں اعلیٰ پانی کا مواد موجود ہے۔ تربوز چھ حیرت انگیز صحتمندانہ فائدے دیتا ہے جو مکمل طور پر پھل کی بلند سطح ہونے کی وجہ سے سپر فروٹ کہلاتا ہے۔ مزید فائدے پڑھتے ہیں۔

چربی کم کرنا

تربوز میں فیصد پانی کا مواد موجود ہے جو ہمیں تازگی بھرا احساس دلاتا ہے اور موٹاپے سے روکتا ہے۔ مذید یہ کہ تربوز ہمارے جسم میں جمع شدہ چربی کو کم کرنے میں اہم کردار ادا کرتا ہے۔

صحتمند دل

یہ پھل کی دو خصوصیات ایسی ہیں جو دل کی صحت کو فروغ دینے میں اہم کردار ادا کرتی ہیں۔ لائکوپین کی موجودگی اور اعلیٰ پانی کا مواد۔ لائکوپین ایک اہم رول ادا کرتا ہے دل کے سخت پٹھوں کے زیادہ سے زیادہ کام کرنے کے لیئے۔ یہ خون میں بہاو بہتر بنانے کے لئے دل کے پٹھوں پر دباو کم کر دیتا ہے۔

صحتمند ہڈی

تربوز لائکوپین اور پوٹاشیم کی بھرپور غذائیت رکھتے ہیں۔ یہ دونوں ہڈیوں اور جوڑوں کو مضبوط رکھتے ہیں۔ لائکوپین سے ہمارے جسم میں آسٹیوپوروسس (ایک ایسی بیماری جو ہڈیوں کو کمزور کرتی ہے) کو شروع ہی سے روکنے میں مدد ملتی ہے۔ پوٹاشیم کیلشم کو حاصل کرنے میں آسانی پیدا کرتی ہے۔ جس کا شمار ان ضروری معدنیات میں ہوتا ہے جو ہمارے جسم کی ہڈی اور جوڑوں کو مضبوط بنانے کے لئے ہے۔

Marfat.com

گردے کی صحت

اس میں شامل پانی کا اعلیٰ مواد جگر اور گردوں پر کشیدگی کا دباؤ کم کرتا ہے۔ کیفیئن پر مشتمل کھانے کی اشیاء کے برعکس تربوز ہمارے جسم پر جبری اخراج کا سبب نہیں بنتا۔ دراصل یہ فضلہ ضایع کرنے اور ہٹانے کی سہولت فراہم کرتا ہے۔

آنکھوں کی صحت

تربوز کا غذائیت سے بھرا سرخ رنگ براہ راست غذائیت سے بھرا بیٹا کروٹین کو جمع کرنے کا سُراغ لگاتا ہے۔ بیٹا کروٹین ہمارے جسم میں وٹامن اے تبدیل کرتا ہے۔ یہ عمر کی وجہ سے آنکھوں کی بیماری جیسا کہ اندھاپن وغیرہ کو قدرتی طور پر روکنے میں مدد کرتا ہے۔

مدافعاتی عمل کی حمایت

تربوز میں وٹامن سی اسٹور کرنے کی صلاحیت بہت زیادہ ہے۔ یہ وٹامن ہمارے جسم کے مدافعاتی عمل کو بہتر بناتا ہے، اینٹی آکسائیڈینٹ کے لیئے فعال کردار ادا کرتا ہے اور اس کو توانائی بخشتا ہے۔ یہ نہ صرف ہمارے جسم کے دفاعی نظام کو مضبوط بنانے کے لئے کام کرتا ہے بلکہ اس کے علاوہ خلیوں کی مرمت اور زخموں کو تیزی کے ساتھ بھرتا ہے۔

تربوز جیسا کوئی دوسرا پھل نہیں

تربوز اپنے مخصوص ساخت اور ذائقے کے لحاظ سے بہترین پھل ہے۔ آپ اسے اپنی پسندیدہ سلاد میں شامل کرسکتے ہیں اپنے میٹھے کھانے میں بھی اسے استعمال کرسکتے ہیں۔ آپ کو تربوز کے جوس کا لمبا گلاس بنانے کے لئے آسانی سے اس کے ٹکڑے کو کاٹنا ہے اور پی کر لطف اندوز ہونا ہے۔ یہ ایک موسمی پھل ہے۔ تو بنایئے زیادہ سے زیادہ گلاس جب تک اس میں رس ہے۔ ہمیشہ کی طرح اپنے طرز زندگی کو تبدیل کریں۔ مسلسل اپنی صحت اور اپنے آپ کو بہتر اور خوش وخرم رکھنے کے لئے۔

پسندیدہ پھل ہے۔ اکثر موسم گرما کی سخت گرمی میں دعوت کے طور پر لطف اندوز ہونے کے لئے تربوز ذائقے کے طور پر بہترین پھل ہے۔ تربوز گرمی کے دنوں میں جسم میں پانی کی کمی کے لئے ایک بہترین پھل ہے کیونکہ اس میں اعلیٰ پانی کا مواد موجود ہے۔ تربوز چھ حیرت انگیز صحتمندانہ فائدے دیتا ہے جو مکمل طور پر پھل کی بلند سطح ہونے کی وجہ سے سپر فروٹ کہلاتا ہے۔ مزید فائدے پڑھتے ہیں۔ چربی کم کرنا تربوز میں فیصد پانی کا مواد موجود ہے جو ہمیں تازگی بھرا احساس دلاتا ہے اور موٹاپے سے روکتا ہے۔ مزید یہ کہ تربوز ہمارے جسم میں جمع شدہ چربی کو کم کرنے میں اہم کردار ادا کرتا ہے۔ صحتمند دل یہ پھل کی دو خصوصیات ایسی ہیں جو دل کی صحت کو فروغ دینے میں اہم کردار ادا کرتی ہیں۔ لائکوپین کی موجودگی اور اعلیٰ پانی کا مواد۔ لائکوپین ایک اہم رول ادا کرتا ہے دل کے سخت پٹھوں کے زیادہ سے زیادہ کام کرنے کے لیئے۔ یہ خون میں بہاؤ بہتر بنانے کے لئے دل کے پٹھوں پر دباؤ کم کردیتا ہے۔ صحتمند ہڈی تربوز لائکوپین اور پوٹاشیم کی بھرپور غذائیت رکھتے ہیں۔ یہ دونوں ہڈیوں اور جوڑوں کو مضبوط رکھتے ہیں۔ لائکوپین سے

Marfat.com

ہمارے جسم میں آسٹیو پوروس (ایک ایسی بیماری جو ہڈیوں کو کمزور کرتی ہے) کو شروع ہی سے روکنے میں مدد ملتی ہے۔ پوٹاشیئم کیلشم کو حاصل کرنے میں آسانی پیدا کرتی ہے۔ جس کا شمار اُن ضروری معدنیات میں ہوتا ہے جو ہمارے جسم کی ہڈی اور جوڑوں کو مضبوط بنانے کے لئے ہے۔ گردے کی صحت اس میں شامل پانی کا اعلیٰ مواد جگر اور گردوں پر کشیدگی کا دباؤ کم کرتا ہے۔ کیفین پر مشتمل کھانے کی اشیاء کے برعکس تربوز ہمارے جسم پر جبری اخراج کا سبب نہیں بنتا۔ دراصل یہ فضلہ ضایع کرنے اور ہٹانے کی سہولت فراہم کرتا ہے۔ آنکھوں کی صحت تربوز کا غذائیت سے بھرا سرخ رنگ براہ راست غذائیت سے بھرا بیٹا کروٹین کو جمع کرنے کا سُراغ لگاتا ہے۔ بیٹا کروٹین ہمارے جسم میں وٹامن اے تبدیل کرتا ہے۔ یہ عمر کی وجہ سے آنکھوں کی بیماری جیسا کہ اندھاپن وغیرہ کو قدرتی طور پر روکنے میں مدد کرتا ہے۔ مدافعاتی عمل کی حمایت تربوز میں وٹامن سی اسٹور کرنے کی صلاحیت بہت زیادہ ہے۔ یہ وٹامن ہمارے جسم کے مدافعاتی عمل کو بہتر بناتا ہے، اینٹی آکسائیڈینٹ کے لیئے فعال کردار ادا کرتا ہے اور اس کو توانائی بخشتا ہے۔ یہ نہ صرف ہمارے جسم کے دفاعی نظام کو مضبوط بنانے کے لئے کام کرتا ہے بلکہ اس کے علاوہ خلیوں کی مرمت اور زخموں کو تیزی کے ساتھ بھرتا ہے۔ تربوز جیسا کوئی دوسرا پھل نہیں تربوز اپنے مخصوص ساخت اور ذائقے کے لحاظ سے بہترین پھل ہے۔ آپ اسے اپنی پسندیدہ سلاد میں شامل کر سکتے ہیں اپنے میٹھے کھانے میں بھی اسے استعمال کر سکتے ہیں۔ آپ کو تربوز کے جوس کا لمبا گلاس بنانے کے لئے آسانی سے اس کے ٹکڑے کو کاٹنا ہے اور پی کر لطف اندوز ہونا ہے۔ یہ ایک موسمی پھل ہے۔ تو بنایئے زیادہ سے زیادہ گلاس جب تک اس میں رس ہے۔ ہمیشہ کی طرح اپنے طرز زندگی کو تبدیل کریں۔ مسلسل اپنی صحت اور اپنے آپ کو بہتر اور خوش وخرم رکھنے کے لئے۔

بَاب مَا جَآءَ فِيْ اَكْلِ الْقِثَّاءِ بِالرُّطَبِ

باب 37: ککڑی کو تر کھجور کے ساتھ کھانے کے بارے میں جو کچھ منقول ہے

54- حَدَّثَنَا اِسْمٰعِيلُ بْنُ مُوْسَى الْفَزَارِيُّ حَدَّثَنَا اِبْرَاهِيمُ بْنُ سَعْدٍ عَنْ اَبِيْهِ عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ جَعْفَرٍ قَالَ كَانَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَاْكُلُ الْقِثَّاءَ بِالرُّطَبِ قَالَ اَبُوْ عِيسٰى هٰذَا حَدِيْثٌ حَسَنٌ صَحِيْحٌ غَرِيْبٌ لَا نَعْرِفُهُ اِلَّا مِنْ حَدِيْثِ اِبْرَاهِيمَ بْنِ سَعْدٍ

✧✧ حضرت عبداللہ بن جعفر رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں' نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم تر کھجور کے ساتھ ککڑی کھالیا کرتے تھے۔

حدیث 54:

اخرجه البخاری فی "صحيحه" رقم الحديث:5124
اخرجه مسلم فی "صحيحه" رقم الحديث:2043
اخرجه ابوداؤد فی "سننه" رقم الحديث:3835
اخرجه الترمذی فی "جامعه" رقم الحديث:1844
اخرجه ابن ماجه فی "سننه" رقم الحديث:3325
اخرجه الدارمی فی "سننه" رقم الحديث:2058
اخرجه الامام احمد فی "مسنده" رقم الحديث:1741
اخرجه البيهقی فی "سننه الكبرىٰ" رقم الحديث:14414
اخرجه ابويعلى فی "مسنده" رقم الحديث:6798
اخرجه الحميدی فی "مسنده" رقم الحديث:540

Marfat.com

امام ترمذی رحمۃ اللہ علیہ نے فرمایا: یہ حدیث ”حسن صحیح غریب“ ہے ہم اسے صرف ابراہیم بن سعد کے حوالے سے جانتے ہیں۔

ککڑی کے طبی فوائد کا بیان

انگریزی نام: Cucumber Yellow اس کا رنگ سبز اور پھول زردی مائل ہوتے ہیں۔ اس کا ذائقہ پھیکا اور مزاج سرد تر دوسرے درجے میں ہوتا ہے۔ اس کی مقدار خوراک بیج ایک تولہ تک اور ویسے آدھ پاؤ روزانہ ہے۔ اس کے حسب ذیل فوائد ہیں۔

ککڑی کے فوائد

(1) یہ حدت خون کو کم کرتی ہے۔ (2) جگر کو تسکین دیتی ہے۔ (3) ککڑی کے بیجوں کو پیشاب آور ہونے کی وجہ سے سوزاک، گردہ اور مثانہ کی پتھری دور کرنے کے لئے استعمال کرنا مفید ہوتا ہے۔ (4) اس کے بیجوں کو رگڑ کر چہرے پر لیپ کرنے سے چہرے کا رنگ نکھرتا ہے۔

(5) ککڑی کو کھانے کے لئے بہتر ہے کہ اس پر نمک اور کالی مرچ لگا کر کھایا جائے۔ (6) گرمی اور سوزش کو دور کرتی ہے۔ (7) ککڑی کھا کر پانی نہیں پینا چاہئے ورنہ ہیضہ ہونے کا خدشہ ہو جاتا ہے۔ (8) یہ اپھار پیدا کرتی ہے۔ (9) دیر ہضم ہوتی ہے۔

(10) کولہوں اور کمر کے درد کے لئے انتہائی مفید ہے۔ (11) پرانے بخاروں کو ختم کرتی ہے۔ (12) ککڑی کے بیج ایک تولہ رگڑ کر روزانہ مسلسل پانچ روز تک پینے سے رگوں کی صفائی ہوتی ہے۔ (13) سوزاک کو دور کرنے کے لئے تخم خیارین چھ ماشے تخم خربوزہ چھ ماشے، تخم کاسنی چھ ماشے رگڑ کر پلانا انتہائی مفید اور مجرب ہے۔ (14) اس کے زیادہ استعمال سے ریاح اور قولنج پیدا ہوتے ہیں۔

(15) حضور اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کو ککڑی سے خاص رغبت تھی۔ حضرت عبداللہ بن جعفر رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ حضور اکرم صلی اللہ علیہ وسلم پکی ہوئی کھجوریں (رطب) اور ککڑی (قثاء) ایک ساتھ تناول فرماتے تھے۔ (16) پیشاب آور ہونے کے ناطے دل کی جملہ امراض میں ککڑی کا استعمال انتہائی مفید ہوتا ہے (17) ککڑی کو خوب چبا کر کھانا چاہیے تاکہ وہ جلدی ہضم ہو جائے۔

(18) ککڑی کے پتے باولے کتے کے کاٹے کو پلانا بے حد مفید ثابت ہوتا ہے۔ (19) صفراوی دستوں میں ککڑی کے پتوں کو پانی میں رگڑ کر پلانا مفید ہوتا ہے۔

(20) ککڑی بلغم دور کرتی ہے۔

(21) ککڑی بدن کو موٹا کرتی ہے۔

(22) سرد مزاج والوں کو ککڑی کھانے میں احتیاط سے کام لینا چاہیے کیونکہ ان کے لئے نقصان دہ ہوتی ہے۔ انہیں چاہئے کہ وہ نمک، اجوائن، کالی مرچ اور سونف کے ہمراہ کھائیں۔

Marfat.com

بَاب مَا جَآءَ فِیْ شُرْبِ اَبْوَالِ الْاِبِلِ

باب 38: اونٹوں کا پیشاب پینے کے بارے میں جو کچھ منقول ہے

55-حَدَّثَنَا الْحَسَنُ بْنُ مُحَمَّدٍ الزَّعْفَرَانِیُّ حَدَّثَنَا عَفَّانُ حَدَّثَنَا حَمَّادُ بْنُ سَلَمَةَ اَخْبَرَنَا حُمَیْدٌ وَّثَابِتٌ وَّقَتَادَةُ عَنْ اَنَسٍ اَنَّ نَاسًا مِّنْ عُرَیْنَةَ قَدِمُوا الْمَدِیْنَةَ فَاجْتَوَوْهَا فَبَعَثَهُمُ النَّبِیُّ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ فِیْ اِبِلِ الصَّدَقَةِ وَقَالَ اشْرَبُوْا مِنْ اَبْوَالِهَا وَاَلْبَانِهَا قَالَ اَبُوْ عِیْسٰی هٰذَا حَدِیْثٌ حَسَنٌ صَحِیْحٌ غَرِیْبٌ مِّنْ هٰذَا الْوَجْهِ وَقَدْ رُوِیَ هٰذَا الْحَدِیْثُ مِنْ غَیْرِ وَجْهٍ عَنْ اَنَسٍ رَوَاهُ اَبُوْ قِلَابَةَ عَنْ اَنَسٍ وَّرَوَاهُ سَعِیْدُ بْنُ اَبِیْ عَرُوْبَةَ عَنْ قَتَادَةَ عَنْ اَنَسٍ

✧✧ حضرت انس رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں' عرینہ قبیلے کے کچھ لوگ مدینہ منورہ آئے وہاں کی آب وہوا انہیں موافق نہیں آئی نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے انہیں صدقے کے اونٹوں کی طرف بھیج دیا اور فرمایا: ان کا دودھ اور پیشاب پیو۔

امام ترمذی رحمۃ اللہ علیہ نے فرمایا: یہ حدیث ''حسن صحیح غریب'' ہے جو اس حوالے سے منقول ہے اس حدیث کو اس کے علاوہ دیگر حوالوں سے حضرت انس رضی اللہ عنہ سے روایت کیا گیا ہے ابوقلابہ نے اس حدیث کو حضرت انس رضی اللہ عنہ سے روایت کیا ہے اور سعید بن ابی عروبہ نے اس کو حضرت قتادہ رضی اللہ عنہ کے حوالے سے حضرت انس رضی اللہ عنہ سے روایت کیا ہے۔

شرح

حنفی فقہاء بھی پیشاب کو نجس تو قرار دیتے ہیں مگر ضرورت کے وقت اس کا استعمال جائز قرار دیتے ہیں۔ کیا اضطرار کی حالت مراد ہے؟ اگر ہاں تو ہم جانتے ہیں کہ حدیث کے مطابق سارے مدینے میں یہ بیماری پھیلی تھی تو باقی لوگوں نے جس طرح علاج کیا ہوگا ان لوگوں کا علاج بھی اسی طریقے کے مطابق ہونا چاہیے تھا؟ اور اگر ان لوگوں کے لیئے حلال طریقہ علاج موجود نہیں تھا اور ان کے لیئے اضطرار کی حالت پیدا ہوگئی تھی تو باقی مدینہ کے لوگوں کے لیئے کیا اضطرار کی حالت نہیں تھی؟ کیوں کہ اضطرار کی حالت اس وقت

حدیث 55:

اخرجه البخاری فی "صحیحه" رقم الحدیث:231

اخرجه مسلم فی "صحیحه" رقم الحدیث:1671

اخرجه ابوداؤد فی "سننه" رقم الحدیث:4364

اخرجه الترمذی فی " جامعه" رقم الحدیث:72

اخرجه النسائی فی "سننه" رقم الحدیث:305

اخرجه ابن ماجه فی "سننه" رقم الحدیث:2578

اخرجه الامام احمد فی "مسنده" رقم الحدیث:13468

اخرجه ابن حبان فی "صحیحه" رقم الحدیث:1386

اخرجه الحاکم فی "المستدرك" رقم الحدیث:8096

اخرجه النسائی فی "سننه الکبرٰی" رقم الحدیث:295

اخرجه البیهقی فی "سننه الکبرٰی" رقم الحدیث:15864

اخرجه ابویعلی فی "مسنده" رقم الحدیث:2816

اخرجه الطبرانی فی "معجمه الصغیر" رقم الحدیث:258

اخرجه الطبرانی فی "معجمه الاوسط" رقم الحدیث:1478

اخرجه الطیالسی فی "مسنده" رقم الحدیث:2002

اخرجه عبدالرزاق الصنعانی فی "مصنفه" رقم الحدیث:18538

اخرجه ابن ابی شیبة فی "مصنفه" رقم الحدیث:32726

Marfat.com

پیدا ہوگی جب حلال طریقہ علاج موجود نہ ہو۔ تو باقی مدینہ کے لوگوں نے اس بیماری کا علاج کیسے کیا تھا؟

شمس الائمہ سرخسی حنفی فرماتے ہیں کہ قتادہ نے حضرت انس رضی اللہ تعالی عنہ سے جو روایت بیان کی ہے اس میں اونٹنیوں کے دودھ پینے کا ذکر ہے پیشاب پینے کا نہیں۔ اور فرماتے ہیں کہ اس کا ذکر حمید کی روایت میں بھی ہے (یاد رہے کہ ہم نے مسلم کی جو روایات لکھیں ہیں ان میں سب سے پہلی روایت کے سب سے آخری راوی جنھوں نے یہ روایت حضرت انس رضی اللہ تعالی عنہ سے سنی وہ حمید ہی ہیں۔

مگر اس روایت میں پیشاب پینے کا ذکر بھی ہے۔ اس سے یہ بات معلوم ہوئی کہ علامہ سرخسی حنفی کوئی روایت اس واقعے سے متعلق ایسی بھی جانتے تھے جس میں صرف دودھ پینے کا ذکر تھا پیشاب پینے کا نہیں تھا۔ حمید کی وہ روایت کہاں گئی؟ کیوں کہ اگر صرف دودھ سے علاج مقصود ہو تو اس میں کوئی حرج معلوم نہیں ہوتا۔ مگر حمید کی بیان کردہ مسلم کی روایت کے حضرت انس کے بعد سب سے پہلے راوی تو خود حمید ہی ہیں تو کیا انھوں نے حضرت انس رضی اللہ تعالی عنہ سے دو قسم کی روایات بیان کیں تھیں ایک میں صرف دودھ پینے کا تذکرہ تھا اور ایک میں دودھ اور پیشاب دونوں کا۔

حمید کی روایت میں کہیں صرف دودھ سے علاج کرنا بیان کرتے ہیں اور کہیں دودھ اور پیشاب دونوں سے علاج کرنا بیان کرتے ہیں۔

علامہ سرخسی حنفی اسی بنیاد پر کہ روایات میں دو احتمال ہیں کہیں دودھ اور کہیں دودھ اور پیشاب پینے کا۔ اس بات کو صحیح نہیں گردانتے کہ پیشاب پاک ہے بلکہ کہتے ہیں کہ انھیں دو احتمالات کی وجہ سے پیشاب کی طہارت پر حجت نہیں ہے۔

کیا علامہ سرخسی حنفی کی یہ بات قرین قیاس نہیں ہوسکتی؟

علامہ بدرالدین عینی حنفی نے لکھا کہ اس معاملے میں نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کی اس حدیث سے استدلال کرنا زیادہ بہتر ہے کہ جس میں پیشاب کے چھینٹوں سے بچنے کی ہدایت کی گئی ہے کیوں کہ اس عذاب قبر کا خطرہ ہے اور اس حدیث کا تقاضہ ہے کہ ہر قسم کے پیشاب سے اجتناب کیا جائے، یعنی علامہ عینی کے نزدیک پیشاب پینے کی احادیث سے بہتر ہے کہ پیشاب سے بچنے کی حدیث سے استدلال کیا جائے اور ہر قسم کے پیشاب سے بچا جائے۔ کیا علامہ عینی کی یہ بات زیادہ قرین قیاس نہیں ہوسکتی اگر نہیں تو کیوں؟

یہی علامہ سرخسی حنفی لکھتے ہیں کہ امام ابوحنیفہ کے نزدیک حرام چیزوں سے علاج کرنا جائز نہیں ہے۔ اور جب یہ بات معلوم ہے کہ جانوروں کے پیشاب نجس ہیں۔

علامہ یحیٰ بن شرف نووی کہتے ہیں کہ ہمارا مذہب یہ ہے کہ حلال جانوروں کے فضلات نجس ہیں اور ہمارے فقہاء نے اس حدیث کا یہ جواب دیا ہے کہ ان کو اونٹنیوں کا پیشاب پلانا علاج کی ضرورت سے تھا۔ اور ہمارے نزدیک خمر (انگور کی شراب) اور دیگر نشہ آور چیزوں کے سوا ہر نجس چیز سے علاج کرنا جائز ہے۔

علامہ خطابی کہتے ہیں کہ ہر انسان کا علاج اس کی عادات کے مطابق کرنا چاہیے کیوں کہ وہ لوگ گنوار اور جنگلی تھے ان کی عادت تھی کہ وہ اونٹنیوں کا پیشاب اور دودھ پی لیتے تھے اور وہ جنگلوں میں رہنے والے تھے جب وہ شہر میں آئے تو نامناسب آب و ہوا کی

Marfat.com

وجہ سے بیمار پڑ گئے اس لیئے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ان کی مانوس اور مزاج کے مطابق غذاء کی ہدایت کی۔

(علامہ ابوعبداللہ محمد بن خلیفہ وشتانی ابی مالکی۔ اکمال اکمال المعلم)

پیشاب سے بچنے کا حکم اور ائمہ کرام کی تصریحات کا بیان

صحیح بخاری میں حدیث ہے کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم دو قبروں کے پاس سے گزرے اور فرمایا: "ان دونوں کو عذاب دیا جا رہا ہے، اور انہیں کسی بڑی چیز کی بنا پر عذاب نہیں ہو رہا، یا یہ فرمایا: پھر فرمایا: کیوں نہیں، ان میں سے ایک شخص تو پیشاب سے بچتا نہیں تھا، اور دوسرا شخص چغلی اور غیب کرتا تھا"

اور صحیح مسلم میں بھی یہی حدیث وارد ہے، اور مسلم کی ایک روایت میں ہے کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: "اور دوسرا شخص پیشاب سے بچتا نہیں تھا۔

میرا سوال یہ ہے کہ حدیث میں استتار اور تنزہ کا لفظ استعمال ہوا ہے اس میں کیا فرق ہے، اور دونوں روایتوں میں موافقت کیسے دی جاسکتی ہے؟

یہ حدیث صحیح بخاری اور صحیح مسلم میں ابن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے مروی ہے وہ بیان کرتے ہیں کہ رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم مدینہ یا مکہ کے باغوں میں سے ایک باغ کے پاس سے گزرے تو دو انسانوں کو ان کی قبر میں عذاب دیے جانے کی آواز سنی تو نبی صلی اللہ علیہ وسلم فرمانے لگے:

"ان دونوں کو عذاب ہو رہا ہے، اور انہیں عذاب کسی بڑی چیز کی بنا پر نہیں ہو رہا، پھر فرمایا: کیوں نہیں، ان میں سے ایک شخص تو اپنے پیشاب سے بچتا نہیں تھا، اور دوسرا چغلی اور غیب کرتا تھا، پھر رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے کھجور کی ایک سبز ٹہنی منگوائی اور اسے دو ٹکڑے کر کے ہر قبر پر ایک ٹکڑا رکھ دیا۔

کسی نے عرض کیا اے اللہ تعالیٰ کے رسول صلی اللہ علیہ وسلم آپ نے ایسا کیوں کیا؟

تو رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: امید ہے کہ جب تک یہ خشک نہ ہوگی یا ان کے خشک ہونے تک ان پر تخفیف کی جائیگی۔ (صحیح بخاری حدیث نمبر (216) صحیح مسلم حدیث نمبر (292)

علامہ بدالدین عینی حنفی متوفی ھجری لکھتے ہیں کہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کی اس حدیث سے استدلال کرنا بہتر ہے پیشاب (کی چھینٹوں) سے اجتناب کرو کیوں کہ عموماً عذاب قبر پیشاب کے سبب سے ہوتا ہے۔ یہ حدیث امام ابوداؤد نے حضرت ابو ہریرہ سے روایت کی ہے۔ اور امام ابن خزیمہ اور دیگر ائمہ حدیث نے اسے صحیح قرار دیا ہے۔ اور اس حدیث کی وعید کا تقاضہ یہ ہے کہ ہر قسم کے پیشاب سے اجتناب کرنا واجب ہے۔ (علامہ بدرالدین عینی حنفی، عمدۃ القاری ،مطبوعہ ادارۃ الطباعۃ المنیریہ مصر)

اور مسلم کی ایک روایت میں یہ الفاظ ہیں۔ لا یستنزہ عن البول او من البول "

اور نسائی کی روایت میں ہے: لا یستبرء من بولہ "

امام نووی رحمہ اللہ کہتے ہیں۔

Marfat.com

نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کا فرمان "لا یستتر من بولہ" اس میں تین روایات ہیں: " یستتر " دو تاء کے ساتھ اور " یستنزہ " زاء اور ہاء کے ساتھ اور "یستبرء " باء اور ہمزہ کے ساتھ، یہ سب روایات صحیح ہیں اور ان کا معنی یہ ہے کہ وہ پیشاب کے چھینٹوں سے اجتناب اور احتراز نہیں کرتا تھا۔ (شرح مسلم للنووی (3/201)

اور حافظ ابن حجر رحمہ اللہ کہتے ہیں۔

قولہ: " لا یستتر " اکثر روایات میں ایسا ہی ہے، اور ابن عساکر کی روایت میں "یستبرء" کے لفظ ہیں، اور مسلم اور ابو داود کی اعمش سے مروی روایت میں " یستنزہ " کے لفظ ہیں۔

اکثر روایات کی بنا پر "یستتر " کا معنی یہ ہوگا کہ: وہ اپنے اور پیشاب کے درمیان آڑ نہیں کرتا تھا یعنی وہ اس کے چھینٹوں حفاظت نہیں کرتا تھا، تو لا یستنزہ والی روایت کے موافق ہو جائیگا کیونکہ تنزہ ابعاد کو کہا جاتا ہے۔

اور ابو نعیم کی المستخرج میں وکیع عن الاعمش کے طریق سے روایت میں ہے کہ: "لا یتوقع " اور یہ تفسیر ہے کہ اس سے کیا مراد ہے، اور بعض علماء نے اسے اپنے ظاہر پر ہی رکھتے ہوئے کہا ہے کہ اس کا معنی ہے کہ وہ اپنی شرمگاہ نہیں چھپاتا تھا۔

اور "الاستبراء " والی روایت تو بچاؤ کے اعتبار سے زیادہ بلیغ ہے۔

ابن دقیق العید کہتے ہیں کہ: اگر استتار کو حقیقت پر محمول کیا جائے تو یہ لازم آتا ہے کہ صرف شرمگاہ ننگی کرنا ہی مذکورہ عذاب کا سبب ہے، اور حدیث کا سیاق وسباق اس کی دلیل ہے کہ عذاب قبر کا باعث تو خاص پیشاب تھا، اس کی طرف اشارہ کرتا ہے جسے ابن خزیمہ نے ابو ہریرہ رضی اللہ تعالی عنہ کی مرفوع حدیث کو صحیح کہا ہے کہ:

" قبر کا اکثر عذاب پیشاب سے ہے "یعنی پیشاب سے نہ بچنا عذاب قبر کا باعث ہے، وہ کہتے ہیں: اس کی تائید حدیث میں " من " کے الفاظ سے ہوتی ہے، جب اس کی اضافت بول کی طرف ہوئی تو استتار کی نسبت جو معدوم تھی بول کی طرف ہے وہ عذاب کا سبب ہے۔

دوسرے معنوں میں اسطرح کہ: عذاب کا ابتدائی سبب پیشاب ہے، اور اگر اسے صرف شرمگاہ ننگی کرنے پر ہی محمول کر لیا جائے تو یہ معنی زائل ہو جائیگا، تو اسے مجاز پر محمول کرنا متعین ہو گیا تا کہ سب احادیث کے الفاظ ایک معنی پر جمع ہو جائیں، کیونکہ اس کا مخرج ایک ہی ہے، اور اس کی تائید مسند احمد کی ابو بکرہ رضی اللہ تعالی عنہ والی حدیث سے ہوتی ہے جو کہ ابن ماجہ میں بھی ہے۔

"ان میں سے ایک کو پیشاب کی وجہ سے عذاب ہو رہا ہے۔

اور طبرانی میں بھی انس رضی اللہ تعالی عنہ سے اس جیسی ہی حدیث ملتی ہے۔ (فتح الباری (1/318)

صنعانی کہتے ہیں۔

پھر رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے خبر دی کہ ان میں سے ایک کے عذاب کا سبب یہ تھا کہ: "اس لیے کہ وہ پیشاب سے اجتناب اور بچاؤ اختیار نہیں کرتا تھا" یا اس لیے کہ وہ اپنے پیشاب سے پردہ نہیں کرتا تھا یعنی وہ اپنے اور اپنے پیشاب کے مابین آڑ نہیں کرتا تھا تا کہ چھینٹے پڑنے سے بچ سکے، یا اس لیے کہ وہ بچتا نہیں تھا، یہ سب الفاظ روایات میں وارد ہیں، اور سب کے سب

Marfat.com

پیشاب سے بچنے اوراس کے چھینٹوں کے پڑنے کی حرمت پر دلالت کرتے ہیں۔(سبل السلام ج1 ،ص 119 - 120.)
خلاصہ یہ ہوا کہ صحیح روایات کے الفاظ یہ ہیں۔
" لا یستتر " اور " لا یستبرء " اور " لا یتنزہ " یہ سب الفاظ ایک ہی معنی پر دلالت کرتے ہیں، جیسا کہ آئمہ کرام کی کلام بیان ہو چکی ہے، اوراس میں اختلاف اصل کلمہ اوراس کے لغوی اشتقاق میں ہے لہٰذا کلمہ " لا یستتر " استتار سے ہے، اوراس کا معنی یہ ہے کہ وہ اپنے اوراپنے پیشاب کے مابین آڑ نہیں کرتا تھا۔
اور" لا یستبرء " استبراء سے ہے جو کہ صفائی اور حفاظت کے معنی ہے. اور"لا یتنزہ " کا لفظ تنزہ سے ہے اوراس کا معنی ابعاد اور دوری ہے۔

بَاب مَا جَآءَ فِي الْوُضُوْءِ قَبْلَ الطَّعَامِ وَبَعْدَهُ

باب 39: کھانے سے پہلے اوراس کے بعد وضو کرنا

56- حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ مُوسَى حَدَّثَنَا عَبْدُ اللهِ بْنُ نُمَيْرٍ حَدَّثَنَا قَيْسُ بْنُ الرَّبِيعِ قَالَ ح و حَدَّثَنَا قُتَيْبَةُ حَدَّثَنَا عَبْدُ الْكَرِيمِ الْجُرْجَانِيُّ عَنْ قَيْسِ بْنِ الرَّبِيعِ الْمَعْنٰى وَاحِدٌ عَنْ اَبِي هَاشِمٍ يَعْنِي الرُّمَّانِيَّ عَنْ زَاذَانَ عَنْ سَلْمَانَ قَالَ قَرَاْتُ فِي التَّوْرَاةِ اَنَّ بَرَكَةَ الطَّعَامِ الْوُضُوْءُ بَعْدَهُ فَذَكَرْتُ ذٰلِكَ لِلنَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَاَخْبَرْتُهُ بِمَا قَرَاْتُ فِي التَّوْرَاةِ فَقَالَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بَرَكَةُ الطَّعَامِ الْوُضُوْءُ قَبْلَهُ وَالْوُضُوْءُ بَعْدَهُ قَالَ وَفِي الْبَابِ عَنْ اَنَسٍ وَّاَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ اَبُو عِيسٰى لَا نَعْرِفُ هٰذَا الْحَدِيثَ اِلَّا مِنْ حَدِيثِ قَيْسِ بْنِ الرَّبِيعِ وَقَيْسُ بْنُ الرَّبِيعِ يُضَعَّفُ فِي الْحَدِيثِ وَاَبُو هَاشِمٍ الرُّمَّانِيُّ اسْمُهُ يَحْيَى بْنُ دِينَارٍ

✧✧ حضرت سلمان فارسی رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں، میں نے تورات میں یہ بات پڑھی تھی کہ کھانے سے پہلے وضو کرنے سے کھانے میں برکت ہوتی ہے میں نے اس بات کا تذکرہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم سے کیا اور آپ کو بتایا: میں نے تورات میں جو پڑھا ہے تو نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا ہے: کھانے سے پہلے اور بعد میں وضو کرنے (یعنی ہاتھ دھونے) سے کھانے میں برکت ہوتی ہے۔
امام ترمذی رحمۃ اللہ علیہ نے فرمایا: اس بارے میں حضرت انس رضی اللہ عنہ اور حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے احادیث منقول ہیں ہم اس حدیث کو صرف قیس بن ربیع کے حوالے سے جانتے ہیں اوراس قیس بن ربیع کو علم حدیث میں ضعیف قرار دیا جاتا ہے۔
اس حدیث کے راوی ابو ہاشم رمانی کا نام یحییٰ بن دینار ہے۔

حدیث 56:

اخرجه الامام احمد فی "مسنده" رقم الحديث:23783
اخرجه البيهقی فی "سننه الكبرٰی" رقم الحديث:14381
اخرجه الطيالسی فی "مسنده" رقم الحديث:655
اخرجه ابوداؤد فی "سننه" رقم الحديث:3761
اخرجه الحاكم فی "المستدرك" رقم الحديث:6546
اخرجه الطبرانی فی "معجمه الكبير" رقم الحديث:6096

Marfat.com

بَاب فِيْ تَرْكِ الْوُضُوْءِ قَبْلَ الطَّعَامِ

باب 40: کھانے سے پہلے وضو نہ کرنا

57- حَدَّثَنَا اَحْمَدُ بْنُ مَنِيْعٍ حَدَّثَنَا اِسْمٰعِيْلُ بْنُ اِبْرَاهِيْمَ عَنْ اَيُّوْبَ عَنِ ابْنِ اَبِيْ مُلَيْكَةَ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ خَرَجَ مِنَ الْخَلَاءِ فَقُرِّبَ اِلَيْهِ طَعَامٌ فَقَالُوْا اَلَا نَاْتِيْكَ بِوَضُوْءٍ قَالَ اِنَّمَا اُمِرْتُ بِالْوُضُوْءِ اِذَا قُمْتُ اِلَى الصَّلٰوةِ قَالَ اَبُوْ عِيْسٰى هٰذَا حَدِيْثٌ حَسَنٌ صَحِيْحٌ وَّقَدْ رَوَاهُ عَمْرُو بْنُ دِيْنَارٍ عَنْ سَعِيْدِ بْنِ الْحُوَيْرِثِ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ وَ قَالَ عَلِيُّ بْنُ الْمَدِيْنِيِّ قَالَ يَحْيَى بْنُ سَعِيْدٍ كَانَ سُفْيَانُ الثَّوْرِيُّ يَكْرَهُ غَسْلَ الْيَدِ قَبْلَ الطَّعَامِ وَكَانَ يَكْرَهُ اَنْ يُّوْضَعَ الرَّغِيْفُ تَحْتَ الْقَصْعَةِ

✧✧ حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما بیان کرتے ہیں' نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم بیت الخلاء سے باہر تشریف لائے آپ کے سامنے کھانا پیش کیا گیا لوگوں نے عرض کی کیا ہم آپ کے وضو کے لئے پانی نہ لے کر آئیں؟ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: مجھے وضو کرنے کا حکم اس وقت دیا گیا ہے جب میں نماز پڑھنے کے لئے کھڑا ہوں۔

امام ترمذی رحمۃ اللہ علیہ نے فرمایا: یہ حدیث ''حسن صحیح'' ہے اس کو عمرو بن دینار نے سعید بن حویرث کے حوالے سے حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما سے روایت کیا ہے۔

ی بن مدینی فرماتے ہیں: یحییٰ بن سعید فرماتے ہیں' سفیان ثوری کھانے سے پہلے ہاتھ دھونے کو ناپسند کرتے تھے اور وہ پیالے کے نیچے روٹی رکھنے کو بھی ناپسند کرتے تھے۔

بَاب مَا جَآءَ فِيْ اَكْلِ الدُّبَّاءِ

باب 41: کدو کھانے کے بارے میں جو کچھ منقول ہے

58- حَدَّثَنَا قُتَيْبَةُ بْنُ سَعِيْدٍ حَدَّثَنَا اللَّيْثُ عَنْ مُّعَاوِيَةَ بْنِ صَالِحٍ عَنْ اَبِيْ طَالُوْتَ قَالَ دَخَلْتُ عَلٰى اَنَسِ بْنِ مَالِكٍ وَّهُوَ يَاْكُلُ الْقَرْعَ وَهُوَ يَقُوْلُ يَا لَكِ شَجَرَةً مَّا اَحَبَّكِ اِلَيَّ لِحُبِّ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اِيَّاكِ

حدیث 57:

اخرجه مسلم فی "صحيحه" رقم الحديث:374
اخرجه ابوداؤد فی "سننه" رقم الحديث:3760
اخرجه النسائی فی "سننه" رقم الحديث:132
اخرجه ابن ماجه فی "سننه" رقم الحديث:3261
اخرجه الدارمی فی "سننه" رقم الحديث:767
اخرجه الامام احمد فی "مسنده" رقم الحديث:2549
اخرجه ابن حبان فی "صحيحه" رقم الحديث:5208
اخرجه ابن خزيمه فی "صحيحه" رقم الحديث:35
اخرجه البيهقی فی "سننه الكبرىٰ" رقم الحديث:189
اخرجه الحميدی فی "مسنده" رقم الحديث:478
اخرجه عبد بن حكيم الكسی فی "مسنده" رقم الحديث:690 اخرجه ابن ابی شيبة فی "مصنفه" رقم الحديث:24461

Marfat.com

قَالَ وَفِي الْبَاب عَنْ حَكِيمِ بْنِ جَابِرٍ عَنْ اَبِيهِ قَالَ اَبُوْ عِيسٰى هٰذَا حَدِيثٌ غَرِيبٌ مِّنْ هٰذَا الْوَجْهِ

✧✧ ابوطالوت بیان کرتے ہیں' میں حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہ کے ہاں گیا وہ اس وقت کدو کھا رہے تھے انہوں نے کہا اے درخت! (یعنی سبزی) میں تم سے صرف اس لئے محبت کرتا ہوں کیونکہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم تمہیں پسند کرتے تھے۔

امام ترمذی رحمۃ اللہ علیہ نے فرمایا: اس بارے میں حضرت حکیم بن جابر رضی اللہ عنہ نے اپنے والد کے حوالے سے حدیث نقل کی ہے۔ امام ترمذی رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں: یہ حدیث اس حوالے سے ''غریب'' ہے۔

59- حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ مَيْمُونٍ الْمَكِّيُّ حَدَّثَنَا سُفْيَانُ بْنُ عُيَيْنَةَ حَدَّثَنِي مَالِكُ بْنُ اَنَسٍ عَنْ اِسْحٰقَ بْنِ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ اَبِي طَلْحَةَ عَنْ اَنَسِ بْنِ مَالِكٍ قَالَ رَاَيْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَتَتَبَّعُ فِي الصَّحْفَةِ يَعْنِي الدُّبَّاءَ فَلَا اَزَالُ اُحِبُّهُ قَالَ اَبُوْ عِيسٰى هٰذَا حَدِيثٌ حَسَنٌ صَحِيحٌ وَّقَدْ رُوِيَ هٰذَا الْحَدِيثُ مِنْ غَيْرِ وَجْهٍ عَنْ اَنَسٍ وَّرُوِيَ اَنَّهُ رَاَى الدُّبَّاءَ بَيْنَ يَدَيْ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ لَهُ مَا هٰذَا قَالَ هٰذَا الدُّبَّاءُ نُكَثِّرُ بِهِ طَعَامَنَا

✧✧ حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں' میں نے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کو دیکھا کہ آپ برتن میں تلاش کر رہے تھے یعنی کدو تلاش کر رہے تھے تو میں بھی اسے پسند کرتا ہوں۔

امام ترمذی رحمۃ اللہ علیہ نے فرمایا: یہ حدیث ''حسن صحیح'' ہے اس حدیث کو اس کے علاوہ دیگر حوالوں سے حضرت انس رضی اللہ عنہ سے روایت کیا گیا ہے۔

ایک روایت کے مطابق انہوں نے نبی اکرم کے سامنے کدو دیکھ کر دریافت کیا' یہ کس لئے ہیں؟

آپ نے فرمایا: یہ کدو ہیں ہم ان کے ذریعے اپنا سالن زیادہ کر لیں گے۔

بَاب مَا جَآءَ فِي اَكْلِ الزَّيْتِ

باب 42: زیتون کا تیل کھانے کے بارے میں جو کچھ منقول ہے

حدیث 59:

اخرجه البخاري في "صحيحه" رقم الحديث:1986

اخرجه مسلم في "صحيحه" رقم الحديث:2041

اخرجه ابوداؤد في "سننه" رقم الحديث:3782

اخرجه الامام مالك في "المؤطا" رقم الحديث:1139

اخرجه الدارمي في "سننه" رقم الحديث:2050

اخرجه الامام احمد في "مسنده" رقم الحديث:13383

اخرجه ابن حبان في "صحيحه" رقم الحديث:4539

اخرجه النسائي في "سننه الكبرٰى" رقم الحديث:6662

اخرجه البيهقي في "سننه الكبرٰى" رقم الحديث:14372

اخرجه ابويعلى في "مسنده" رقم الحديث:3306

اخرجه الطيالسي في "مسنده" رقم الحديث:1976

اخرجه الحميدي في "مسنده" رقم الحديث:1213

اخرجه عبد بن حكيم الكسي في "مسنده" رقم الحديث:1277

Marfat.com

60- حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ مُوسَى حَدَّثَنَا عَبْدُ الرَّزَّاقِ عَنْ مَعْمَرٍ عَنْ زَيْدِ بْنِ اَسْلَمَ عَنْ اَبِيهِ عَنْ عُمَرَ بْنِ الْخَطَّابِ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كُلُوا الزَّيْتَ وَادَّهِنُوا بِهٖ فَاِنَّهٗ مِنْ شَجَرَةٍ مُبَارَكَةٍ قَالَ اَبُو عِيسٰى هٰذَا حَدِيثٌ لَا نَعْرِفُهُ اِلَّا مِنْ حَدِيثِ عَبْدِ الرَّزَّاقِ عَنْ مَعْمَرٍ وَكَانَ عَبْدُ الرَّزَّاقِ يَضْطَرِبُ فِي رِوَايَةِ هٰذَا الْحَدِيثِ فَرُبَّمَا ذَكَرَ فِيهِ عَنْ عُمَرَ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَرُبَّمَا رَوَاهُ عَلَى الشَّكِّ فَقَالَ اَحْسَبُهُ عَنْ عُمَرَ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَرُبَّمَا قَالَ عَنْ زَيْدِ بْنِ اَسْلَمَ عَنْ اَبِيهِ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مُرْسَلًا

✧✧ حضرت عمر بن خطاب رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں' نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا ہے: زیتون کا تیل کھاؤ اور اسے ملو کیونکہ یہ بابرکت درخت سے نکلا ہے۔

امام ترمذی رحمۃ اللہ علیہ نے فرمایا: یہ حدیث اس کو ہم صرف عبدالرزاق کے معمر سے روایت کرنے کے حوالے سے جانتے ہیں عبدالرزاق نے اس کی روایت میں ''اضطراب'' کیا ہے بعض اوقات وہ اس میں حضرت عمر رضی اللہ عنہ کے حوالے سے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کی روایت نقل کرتے ہیں' اور کبھی شک کے ساتھ یہ کہتے ہیں میرا خیال ہے کہ یہ حضرت عمر رضی اللہ عنہ کے حوالے سے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم سے منقول ہے اور کبھی یہ کہتے ہیں' زید بن اسلم نے اپنے والد کے حوالے سے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم سے ''مرسل'' حدیث کے طور پر نقل کیا ہے۔

61- حَدَّثَنَا اَبُو دَاوُدَ سُلَيْمَانُ بْنُ مَعْبَدٍ حَدَّثَنَا عَبْدُ الرَّزَّاقِ عَنْ مَعْمَرٍ عَنْ زَيْدِ بْنِ اَسْلَمَ عَنْ اَبِيهِ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ نَحْوَهُ وَلَمْ يَذْكُرْ فِيهِ عَنْ عُمَرَ

✧✧ یہی روایت ایک اور سند کے ہمراہ بھی منقول ہے تاہم اس میں حضرت عمر رضی اللہ عنہ کا ذکر نہیں ہے۔

62- حَدَّثَنَا مَحْمُودُ بْنُ غَيْلَانَ حَدَّثَنَا اَبُو اَحْمَدَ الزُّبَيْرِيُّ وَاَبُو نُعَيْمٍ قَالَا حَدَّثَنَا سُفْيَانُ عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ عِيسٰى عَنْ رَجُلٍ يُقَالُ لَهٗ عَطَاءٌ مِنْ اَهْلِ الشَّامِ عَنْ اَبِي اَسِيدٍ قَالَ قَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كُلُوا الزَّيْتَ وَادَّهِنُوا بِهٖ فَاِنَّهٗ مِنْ شَجَرَةٍ مُبَارَكَةٍ قَالَ اَبُو عِيسٰى هٰذَا حَدِيثٌ غَرِيبٌ مِنْ هٰذَا الْوَجْهِ اِنَّمَا نَعْرِفُهُ مِنْ حَدِيثِ سُفْيَانَ عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ عِيسٰى

✧✧ عبداللہ بن عیسیٰ شام سے تعلق رکھنے والے ایک شخص عطاء کے حوالے سے حضرت ابواسید رضی اللہ عنہ کا یہ بیان نقل کرتے

حدیث 60:

اخرجه الترمذی فی " جامعه" رقم الحدیث:1852
اخرجه ابن ماجه فی "سننه" رقم الحدیث:3319
اخرجه الدارمی فی "سننه" رقم الحدیث:2052
اخرجه الامام احمد فی "مسنده" رقم الحدیث:16097
اخرجه الحاکم فی "المستدرك" رقم الحدیث:3504
اخرجه النسائی فی " سننه الکبریٰ" رقم الحدیث:6701
اخرجه اسحاق بن راہویه فی "مسنده" رقم الحدیث:425
اخرجه عبد بن حکیم الکسی فی "مسنده" رقم الحدیث:13

Marfat.com

ہیں' نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا ہے: زیتون کا تیل کھاؤ اور اسے (جسم پر) ملو کیونکہ یہ بابرکت درخت سے نکلتا ہے۔

امام ترمذی رحمۃ اللہ علیہ نے فرمایا: یہ حدیث اس حوالے سے "غریب" ہے ہم اسے صرف سفیان کی عبداللہ بن عیسیٰ سے روایت کے حوالے سے جانتے ہیں۔

شرح

زیتون "بابرکت درخت اس اعتبار سے ہے کہ اس میں بہت زیادہ خیر و برکت اور منافع ہیں چنانچہ قرآن کریم کی اس آیت (اَللّٰهُ نُوْرُ السَّمٰوٰتِ وَالْاَرْضِ ،(النور:35) میں جس درخت کو "شجرہ مبارک" کہا گیا ہے اس سے زیتون ہی کا درخت مراد ہے جس کی سب سے عمدہ قسم ملک شام میں پیدا ہوتی ہے نیز سورت والتین والزیتون میں اللہ تعالیٰ نے اس درخت کی قسم کھائی ہے۔عرب کے لوگ خصوصا اہل شام اس درخت کے میٹھے تیل کو کھانے کے مصرف میں لاتے ہیں اور اس کے کڑوے تیل کو چراغ وغیرہ میں جلانے کے کام میں لاتے ہیں۔طبی طور پر یہ ثابت ہے کہ جسم پر زیتون کے تیل کی مالش کرنے سے جسم کو بہت زیادہ فائدے حاصل ہوتے ہیں۔

التین: امیں تین اور زیتون کے الفاظ ہیں۔تین کا معنی ہے انجیر: انجیر اور زیتون دو مشہور پھل ہیں، انجیر عمدہ اور لذیذ پھل ہے، اس میں فضلہ اور فالتو مادہ نہیں ہوتا، اس میں لطیف غذائیت ہوتی ہے، یہ زود ہضم ہے، نفع آور دوا ہے، طبیعت کو نرم کرتا ہے، بلغم کو تحلیل کرتا ہے، گردوں کو صاف کرتا ہے، مثانہ کی پتھری کو توڑتا ہے، جگر اور تلی کے سدوں کو کھولتا ہے اور بدن کو فربہ کرتا ہے اور حدیث میں ہے یہ بواسیر کو قطع کرتا ہے اور گٹھیا کے درد میں فائدہ پہنچاتا ہے۔(بیضاوی مع الخفاجی ج ۹ ص ۵۲۱ دارالکتب العلمیہ، بیروت، ۱۴۱۷ھ)

انجیر یونان، ترکی، اسپین اور جنوبی فرانس میں پیدا ہوتا ہے اور وہیں سے درآمد کیا جاتا ہے۔انجیر قبض کشاء ہے، انجیر کا دودھ بواسیری مسوں کا علاج ہے، اس کا دودھ مسوں پر لگانے سے معمولی ورم آتا ہے لیکن خود بہ خود دور ہو جاتا ہے اور مسا جھڑ جاتا ہے۔ بلغم کو پکا کر خارج کرتا ہے، اس کو کھانے سے پیشاب کھل کر آتا ہے، پسینہ آور ہے، اس سے تلی کا ورم اور جگر کی سختی دور ہو جاتی ہے، چونکہ یہ پیشاب آور ہے اس لئے گردہ اور مثانہ کی پتھری بھی نکالتا ہے۔سو گرام انجیر میں ۲۱۴ حرارے، ۴ گرام پروٹین، ۶۹ گرام نشاستہ، ۱ گرام چکنائی اور ۱۹ گرام ریشہ (پھوک) پایا جاتا ہے۔(مفید دوائیں، مفید غذائیں ص 49-48 بیت الحکمۃ کراچی)

انجیر کے متعلق حسب ذیل حدیث ہے: امام ابو اسحاق احمد بن ابراہیم ثعلبی متوفی 427ھ اپنی سند کے ساتھ روایت کرتے ہیں: حضرت ابوذر (رضی اللہ عنہ) بیان کرتے ہیں کہ نبی (صلی اللہ علیہ وسلم) کی خدمت میں انجیر کا ایک طبق ہدیہ کیا گیا، آپ نے اس میں سے انجیر کھائیں اور اپنے اصحاب سے فرمایا: کھاؤ، پھر آپ نے فرمایا: اگر میں یہ کہوں کہ یہ پھل جنت سے نازل ہوا ہے تو کہہ سکتا ہوں، کیونکہ جنت کے پھل بغیر گٹھلی کے ہوتے ہیں، اس کو کھاؤ کیونکہ یہ بواسیر کو قطع کرتا ہے اور گٹھیا کے درد میں فائدہ پہنچاتا ہے۔(الکشف والبیان ج 10 ص 238 داراحیاء التراث العربی، بیروت، ۱۴۲۲ھ)

اس حدیث کو امام ابونعیم نے دلطب میں روایت کیا ہے، اس کی سند میں ایک مجہول راوی ہے۔(حاشیۃ الکشاف ج ۴ ص 778)

Marfat.com

زیتون کا معنی اور اس کے طبی فوائد

زیتون مشہور پھل ہے، یہ زیادہ تر بحیرہ روم کے ساحلی ملکوں میں پیدا ہوتا ہے، مثلاً یونان، فلسطین اور اسپین وغیرہ، اس کا پھل قدرے کسیلا ہوتا ہے، اس سے تیل نکالا جاتا ہے جس کو روغن زیتون کہتے ہیں، روغن زیتون جوڑوں کے درد میں مفید ہے، قرآن مجید میں زیتون کے درخت کا ذکر فرمایا ہے:

(المومنون:۲۰) اور وہ درخت جو طور سینا پہاڑ سے نکلات ہے، جو تیل نکالتا ہے اور کھانے والوں کے لئے سالن ہے۔

زیتون کا تیل سالن کے طور پر بھی استعمال ہوتا ہے، سالن پر صبغ کا اطلاق فرمایا ہے صبغ کا معنی رنگ ہے اور روٹی سالن کے ڈبونے سے رنگین ہو جاتی ہے، طور سینا اور اس کے قرب وجوار کے علاقہ میں عمدہ قسم کا زیتون پیدا ہوا ہے۔

زیتون کے متعلق حسب ذیل حدیث ہے حضرت معاذ بن جبل (رضی اللہ عنہ) بیان کرتے ہیں کہ میں نے رسول اللہ (صلی اللہ علیہ وسلم) کو یہ فرماتے ہوئے سنا ہے: زیتون کی مسواک کیا خوب ہے، وہ مبارک درخت کی ہے، وہ بدبو کو زائل کرتی ہے اور منہ کو خوش بودار کرتی ہے، یہ میری مسواک ہے اور مجھ سے پہلے انبیاء کی مسواک ہے۔

(المعجم الاوسط رقم الحدیث: ۶۸۲، حافظ ابن حجر عسقلانی نے کہا، اس حدیث کی سند ضعیف ہے۔ حاشیۃ الکشاف ج۴ ص 773)

والتین والزیتون کی تفسیر میں مفسرین کے اقوال

علامہ ابو عبد اللہ محمد بن احمد مالکی قرطبی متوفی 668 ھ لکھتے ہیں: حضرت ابن عباس (رضی اللہ عنہما) نے فرمایا: التین سے مراد حضرت نوح علیہ السلام کی مسجد ہے، جو جودی پر بنی ہوئی تھی، اور زیتون سے مراد مسجد بیت المقدس ہے۔ ضحاک نے کہا: التین مسجد حرام ہے اور الزیتون مسجد اقصیٰ ہے۔ ابن زید نے کہا التین مسجد دمشق ہے اور الزیتون مسجد بیت المقدس ہے، قتادہ نے کہا: التین دمشق کا پہاڑ ہے اور الزیتون بیت المقدس کا پہاڑ ہے اور محمد بن کعب نے کہا: التین اصحاب الکہف کی مسجد ہے اور الزیتون مسجد ایلیاء ہے، کعب الاحبار اور عکرمہ نے کہا، التین دمشق ہے اور الزیتون بیت المقدس ہے، الفرا نے کہا: التین حلوان سے ہمدان تک کے پہاڑ میں اور الزیتون ذشام کے پہاڑ ہیں، ان کو طور زینا اور طور تینا کہا جاتا ہے، عکرمہ سے ایک روایت ہے کہ التین اور الزیتون شام کے دو پہاڑ ہیں۔

زیادہ صحیح یہ ہے کہ التین اور الزیتون ذ سے مراد انجیر اور زیتون کے درخت ہیں اور ان سے مسجد یا شہر مراد لیا مجاز ہے اور بغیر ضرورت کے قرآن مجید کے الفاظ کو مجاز پر محمول کرنا جائز نہیں ہے، انجیر کی قسم کھانے کی وجہ یہ ہے کہ اس درخت کے پتوں سے حضرت آدم (علیہ السلام) نے اپنے بدن کو ڈھانپا تھا، قرآن مجید میں ہے:

تخصفن علیہما من ورق الجنۃ (الاعراف:۲۲) وہ دونوں اپنے اوپر جنت کے درخت کے پتے جوڑ جوڑ کر رکھنے لگے۔ اور وہ انجیر کے درخت کے پتے تھے، دوسری وجہ یہ ہے کہ انجیر کا درخت بہت خوبصورت ہے اور اس کا پھل لذیذ اور خوش ذائقہ ہے۔ زیتون کے درخت کی قسم اس لئے کھائی ہے کہ حضرت ابراہیم (علیہ السلام) کو اس درخت کے ساتھ تشبیہ دی گئی ہے، جیسا کہ

Marfat.com

اس آیت میں ہے:

یو قدمن شجرة مبركة زيتونة (النور:۳۵) وہ چراغ ایک بابرکت درخت زیتون کے تیل سے جلایا جاتا ہو۔اس آیت میں حضرت ابراہیم کو زیتون کے درخت سے تشبیہ دی گی ہے۔جیسا کہ مفسرین نے کہا ہے:

اکثر شام کے لوگ زیوتن کے تیل کے ساتھ روٹی کھاتے ہیں، اور اسی سے سالن پکاتے ہیں اور پیٹ کے امراض میں اس کو استعمال کرتے ہیں۔حضرت عمر بن الخطاب بیان کرتے ہیں کہ نبی (صلی اللہ علیہ وسلم) نے فرمایا: زیوتن کھاؤ اور اس کا تیل استعمال کرو کیونکہ وہ مبارک درخت سے ہے۔

(سنن ترمذی رقم الحدیث:۱۸۵۱سنن ابن ماجہ رقم الحدیث:۳۳۲۰)(الجامع لاحکام القرآن جز۲۰ص100-99دارالفکر،بیروت 1415ھ)

والتين والزيتون .

امام ابوعبداللہ قرطبی لکھتے ہیں کہ اس میں تین مسائل ہیں۔

تین اور زیتون سے کیا مرا ہے؟

مسئلہ نمبرا: والتين والزيتون. حضرت ابن عباس، حضرت حسن بصری، مجاہد، ابراہیم نخعی، عطا بن ابی رباح، جابر بن زید، مقاتل اور کلب ینے کہا، اس سے مراد انجیر ہے جسے تم کھاتے ہو اور تمہارا وہ زیتون ہے جس سے تم تیل نچوڑتے ہو اللہ تعالیٰ کا فرمان ہے، وشجرة تخرج من طور سيناء تنبت بالدهن وصبغ للاكلين. (المومن) نیز پیدا کیا ایک درخت طور سینا میں وہ اگتا ہے تیل لیے ہوئے اور سالن لیے ہوئے کھانے والوں کے لیے، حضرت ابوذر غفاری نے کہا، نبی کریم کا بارگاہ میں انجیر کی ٹوکری پیش کی گئی فرمایا، کھاؤ، اور خود بھی اس سے کھایا پھر فرمایا، اگر میں کہتا کوئی پھل جنت سے اترا ہے تو میں اسے ہی کہتا کیونکہ جنت کے پھل بغیر گٹھلی کے ہوں گے اسے کھاؤ یہ بواسیر کو ختم کر دیتا ہے اور جوڑوں کے درد کے لیے نفع مند ہے۔حضرت معاذ سے مروی ہے کہ انہوں نے زیتون کی تر شاخ سے مسواک کیا اور کہا، میں نے نبی کریم کو ارشاد فرماتے ہوئے سنا زیتون کا مسواک کتنا اچھا مسواک ہے یہ مبارک درخت ہے یہ منہ کو پاکیزہ کرتا ہے یہ دانتوں کے میل کو دور کر دیتا ہے یہ مرا اور مجھ سے قبل انبیاء کا مسواک ہے۔

حضرت ابن عباس سے مروی ہے تین سے مراد حضرت نوح (علیہ السلام) کی مسجد ہے جو جودی پہاڑ پر بنائی گئی اور زیتون سے مراد بیت المقدس کی مسجد ہے۔ضحاک نے کہا، تین مسجد حرام ہے اور زیتون مسجد اقصی ہے ابن زید نے کہا، تین دمشق کی مسجد ہے اور زیتون بیت المقدس کی مسجد ہے، قتادہ نے کہا، تین وہ پہاڑ ہے جس پر دمشق کا شہر ہے اور زیتون وہ پہار ہے جس پر بیت المقدس ہے محمد بن کعب نے کہا، تین اصحاب کہف کی مسجد ہے اور زیتون ایلیاء کی مسجد ہے کعب الاحبار، قتادہ، عکرمہ اور ابن زید نے کہا، تین دمشق کی مسجد ہے اور زیتون بیت المقدس کی مسجد ہے۔یہ طبری کا پسندیدہ نقطہ نظر ہے۔فراء نے کہا میں نے ایک شامی کو کہتے ہوئے سنا تین سے مراد وہ پہاڑ ہے جو حلوان سے ہمدان کے درمیان ہے زیتون سے مراد شام کے پہاڑ ہیں ایک قول یہ کیا گیا ہے یہ دونوں

Marfat.com

شام کے پہاڑ ہیں جن کو طرتینا اور طورتینا کہتے ہیں ان دونوں کو یہ نام دیا گیا کیونکہ یہ دونوں پہاڑ ان دونوں کا گاتے ہیں ابومکین نے عکرمہ سے یہی روایت نقل کی ہے تین اور زیتون کے شام دو پہاڑ ہیں، نابغہ نے کہا، اتین التین عن عرض وہ تین میں ایک جانب سے آئیں، تین ایک جگہ کا نام ہے یہ بھی جائز ہے کہ مضاف حذف ہو تقدیر کلام یہ ہے منابت التین والزیتون۔ لیکن قرآن کے الفاظ سے اس پر کوئی دلیل نہیں اور نہ اس کے قول میں کوئی دلیل ہے جو اس کے خلاف کو جائز نہیں گردانتا یہ نحاس کا قول ہے۔

تین کے ساتھ قسم اٹھانے کی وجہ

مسئلہ نمبر۲۔ ان اقوال میں سے صحیح پہلا قول ہے کیونکہ یہی حقیقت ہے حقیقت سے مجاز کی طرف بغیر دلیل کے نہیں پھرا جاتا اللہ تعالیٰ نے تین کی قسم اٹھائی کیونکہ وہ جنت میں حضرت آدم (علیہ السلام) کا پردہ تھا کیونکہ اللہ تعالیٰ کا فرمان ہے، یخصفان علیھما من ورق الجنۃ۔ (الاعراف) چھپانے لگ گئے اپنے بدن پر جنت کے پتے۔ وہ انجیر کا پتہ تھا ایک قول یہ کیا گیا اللہ تعالیٰ نے اس کی قسم اٹھائی تا کہ اس میں موجود بڑے احسان کی وضاحت کرے کیونکہ اس کا منظر بڑا خوبصورت ہے، عمدہ خوشبو والا، اس کا توڑنا آسان ہے اور چبانے کے قابل ہے اس کے بارے میں شاعر نے کیا خوب کہا ہے:

انظر الی التین فی الغصون ضحی ممزق الجلد مائل العنق

کانہ رب نعمۃ سلبت فعاد بعد الجدید فی الخلق

اصغر مافی النھود اکبرہ لکن ینادی علیہ فی الطرق

چاشت کے وقت ٹہنیوں میں انجیر کی طرف دیکھو اس کی جلد پھٹی ہوئی ہے اور گردن جھکی ہوئی ہے گویا وہ ایسی نعمت والا ہے جس کو سلب کر لیا گیا ہے پس وہ مخلوق میں جدت کے ساتھ لوٹ آیا ہے جسامت میں جو سب سے چھوٹا ہے وہ قدر و منزلت میں سب سے بڑا ہے لیکن راستے میں اس پر ندا دی جاتی ہے۔ اور ایک شاعر نے کہا:

التین یعتدل عندی کل فاکھۃ اذا انثنی مائلا فی غصنہ الزاھی

مخمش الوجہ قد سالت حلاوتہ کانہ راکع من خشیۃ اللہ

میرے نزدیک انجیر ہر پھل کے ہم پلہ ہے اور جب وہ چمکدار ٹہنی میں جھکتے ہوئے دہرا ہو جاتا ہے اس کے چہرے پر نشانات ہیں میں نے اس کی حلاوت کا پوچھا گویا وہ اللہ کے ڈر سے رکوع میں ہے۔ زیتون کی قسم اٹھائی کیونکہ اس کے ساتھ حضرت ابراہیم کی مثال بیان کی گئی ہے۔ یوقد من شجرۃ مبارکۃ زیتونۃ (النور ۳۵) اسے زیتون کے مبارک درخت سے جلایا جاتا ہے۔ یہ شام اور مغرب کے لوگوں کا اکثر سالن ہے اس کو بطور سالن استعمال کرتے ہیں ور سالن میں اسے استعمال کرتے ہیں اس کے ساتھ وہ چراغ جلاتے ہیں پیٹ کی بیماریوں اور زخموں کا اس کے ساتھ علاج کرتے ہیں اس میں بہت زیادہ نفع ہے۔ رسول اللہ نے ارشاد فرمایا، کلوا الزیت وادھنوا فانہ من شجرۃ مبارکۃ۔ اس کا تیل کھاؤ اس سے تیل لگاؤ بے شک یہ مبارک درخت سے ہے

Marfat.com

اس کے بارے میں گفتگو سورۃ المومنون میں گزر چکی ہے۔

انجیر میں زکوٰۃ کے لازم ہونے کے بارے میں اختلاف

مسئلہ نمبر۳۔ ابن عربی نے کہا، ہم نے اس (انجیر) میں زکوٰۃ (عشر) کو واجب کیا ہے کیونکہ اس میں اللہ تعالیٰ نے احسان جتلایا ہے اور اس احسان کو عظیم قرار دیا ہے ساتھ ہی یہ خوراک ہے جو ذخیرہ کی جاسکتی ہے بہت سے علماء نے اس میں عشر لازم کرنے سے انحراف کیا ہے وہ اصل میں والیوں کے ظلم سے بچنا چاہتے تھے کیونکہ وہ زکوٰۃ کے اموال میں ظلم کرتے ہیں وہ اسے چٹی کے طور پر وصول کرتے ہیں جس کے بارے میں صادق امین نے خبردار کیا ہے علماء نے اسے ناپسند کیا کہ وہ ایک اور مال تک ان کے لیے راہ بنادیں جس میں وہ ظلم وستم کریں لیکن بندے کے لیے مناسب یہ ہے کہ وہ اپنے رب کے انعام پر حق ادا کر کے گناہ سے بچے۔ امام شافعی نے اس علت یا کسی اور وجہ سے یہ ارشاد فرمایا، زیتون میں کوئی زکوٰۃ (عشر) نہیں۔ صحیح یہ ہے کہ دونوں زکوٰۃ (عشر) ہے۔

(تفسیر قرطبی، سورہ والتین، بیروت)

بَاب مَا جَآءَ فِي الْاَكْلِ مَعَ الْمَمْلُوكِ وَالْعِيَالِ

باب:43 زیر ملکیت (غلام یا کنیز) اور زیر کفالت کے ساتھ کھانے کے بارے میں جو کچھ منقول ہے

63-حَدَّثَنَا نَصْرُ بْنُ عَلِيٍّ حَدَّثَنَا سُفْيَانُ عَنْ اِسْمٰعِيْلَ بْنِ اَبِيْ خَالِدٍ عَنْ اَبِيْهِ عَنْ اَبِيْ هُرَيْرَةَ يُخْبِرُهُمْ ذَاكَ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ اِذَا كَفٰى اَحَدَكُمْ خَادِمُهٗ طَعَامَهٗ حَرَّهٗ وَدُخَانَهٗ فَلْيَاْخُذْ بِيَدِهٖ فَلْيُقْعِدْهُ مَعَهٗ فَاِنْ اَبٰى فَلْيَاْخُذْ لُقْمَةً فَلْيُطْعِمْهَا اِيَّاهُ قَالَ اَبُوْ عِيْسٰى هٰذَا حَدِيْثٌ حَسَنٌ صَحِيْحٌ وَّاَبُوْ خَالِدٍ وَّالِدُ اِسْمٰعِيْلَ اسْمُهٗ سَعْدٌ

✧✧ حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے حوالے سے یہ بات نقل کرتے ہیں' جب کسی شخص کا خادم کھانا تیار کرنے کے لئے اس کی گرمی اور دھوئیں کو برداشت کرے تو اسے چاہیے کہ اس خادم کا ہاتھ پکڑ کر اپنے ساتھ بٹھالے اگر وہ ایسا نہ کرے تو ایک لقمہ لے کر اسے کھانے کے لئے دیدے۔

امام ترمذی رحمۃ اللہ علیہ نے فرمایا: یہ حدیث ''حسن صحیح'' ہے ابو خالد نامی راوی اسماعیل کے والد ہیں اور ان کا نام ''سعد'' ہے۔

حدیث 63:

اخرجه البخاری فی "صحیحه" رقم الحدیث:2418

اخرجه مسلم فی "صحیحه" رقم الحدیث:1663

اخرجه ابوداؤد فی "سننه" رقم الحدیث:3846

اخرجه ابن ماجه فی "سننه" رقم الحدیث:3289

اخرجه الدارمی فی "سننه" رقم الحدیث:2073

اخرجه الامام احمد فی "مسنده" رقم الحدیث:7505

اخرجه البیهقی فی "سننه الکبریٰ" رقم الحدیث:15558

اخرجه ابویعلی فی "مسنده" رقم الحدیث:5120

اخرجه الحمیدی فی "مسنده" رقم الحدیث:1070

اخرجه اسحاق بن راهویه فی "مسنده" رقم الحدیث:92

اخرجه البخاری فی "الادب المفرد" رقم الحدیث:200

Marfat.com

غلاموں کے ساتھ حسن سلوک کا بیان

حضرت ابوذر کہتے ہیں کہ رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا غلام تمہارے بھائی ہیں اور دین وخلقت کے اعتبار سے تمہاری ہی طرح ہیں ان کو اللہ تعالیٰ نے تمہاری آزمائش کے لئے ماتحت بنایا ہے لہٰذا اللہ تعالیٰ جس شخص کے بھائی کو اس کا ماتحت بنائے یعنی جو شخص کسی غلام کا مالک بنے تو اس کو چاہئے کہ وہ جو خود کھائے وہی اس کو بھی کھلائے اور جو خود پہنے وہی اس کو بھی پہنائے نیز اس سے کوئی ایسا کام نہ لے جو اس کی طاقت سے باہر ہو اور اگر کوئی ایسا کام اس سے لئے جائے جو اس کی طاقت سے باہر ہو تو اس کام میں خود بھی اس کی مدد کرے۔ (بخاری ومسلم، مشکوۃ شریف: جلد سوم: حدیث نمبر 539)

امام نووی فرماتے ہیں کہ اس حدیث کے ذریعہ مالک کو یہ حکم دینا کہ وہ اپنے غلام کو ہی کھلائے جو خود کھاتا ہے اور اس کو وہی پہنائے جو خود پہنتا ہے وجوب کے طور پر نہیں بلکہ بطریق استحباب ہے چنانچہ مالک اس کے مملوک کا اسی حیثیت ومقدار کا نفقہ واجب ہے جو عرف عام اور رواج ودستور کے مطابق ہو خواہ وہ مالک کے کھانے کپڑے کے برابر ہو یا اس سے کم وزیادہ ہو یہاں تک کہ اگر مالک خواہ اپنے زہد وتقوی کی بناء پر یا ازارہ بخل اپنے کھانے پینے اور پہننے میں اس طرح کی تنگی کرتا ہو جو اس حیثیت کے لوگوں کے معیار کے منافی ہے تو ایسی تنگی مملوک کے حق میں جائز نہیں ہے۔ حدیث کے آخری جملہ کا مطلب یہ ہے کہ جو کام غلام کے لئے مشکل نظر آئے اور وہ اس کو پورا کرنے میں دقت محسوس کرے تو اس کام کی تکمیل میں غلام کی مدد کرو خواہ خود اس کا ہاتھ بٹاؤ یا کسی دوسرے شخص کو اس کی مدد کرنے پر متعین کرو چنانچہ بعض بزرگوں کے بارے میں منقول ہے کہ وہ چکی پیسنے میں اپنی لونڈیوں کی مدد کرتے تھے بایں طور کہ ان لونڈیوں کے ساتھ مل کر چکی پیستے تھے۔

حضرت ابوہریرہ کہتے ہیں کہ رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے غلام کے بارے میں فرمایا کہ اس کی روٹی کپڑا اس کے آقا کے ذمہ ہے اور یہ کہ اس سے صرف اتنا کام لیا جائے جو اس کی طاقت وہمت کے مطابق ہو۔ (مشکوۃ شریف: جلد سوم: حدیث نمبر 538)

اس حدیث میں غلام کے بارے میں دو ہدایتیں ہیں ایک تو یہ کہ غلام کا نفقہ چونکہ اس کے مالک پر واجب ہے اس لئے مالک کو چاہئے کہ وہ اپنے غلام کو اس کی حاجت کے بقدر اور اپنے شہر کے عام دستور کے مطابق اس کو روٹی کپڑا دے یعنی اس کے شہر میں عام طور پر غلام کو جس مقدار میں اور جس معیار کا روٹی اور کپڑا دیا جاتا ہے اسی کے مطابق وہ بھی دے، دوسری ہدایت یہ ہے کہ اپنے غلام کو کوئی ایسا کام کرنے کا حکم نہ دیا جائے جس پر وہ مداومت نہ کر سکتا ہو اور جو اس کی ہمت وطاقت سے باہر ہو یا جس کی وجہ سے اس کے جسم میں کوئی ظاہری نقصان پہنچ سکتا ہو۔ گویا اس ہدایت کے ذریعہ یہ احساس دلایا گیا ہے کہ انسان اپنے غلام کے بارے میں یہ حقیقت ذہن میں رکھے کہ جس طرح مالک حقیقی یعنی اللہ تعالیٰ نے اپنے بندوں پر ان کی طاقت وہمت سے زیادہ کی عمل وفعل کا بار نہیں ڈالا ہے اور ان کو انہی احکام کا پابند کیا ہے جو ان کے قوائے فکر وعمل کے مطابق ہیں اسی طرح بندوں کو بھی جو مالک مجازی ہیں یہی چاہئے کہ وہ اپنے مملوک یعنی غلام پر کہ جو انہی کی طرح انسان ہیں ان کی طاقت وہمت سے باہر کسی کام کا بار نہ ڈالیں۔ حضرت ابن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے یہ حدیث مرفوع منقول ہے کہ غلام کے تئیں مالک کے لئے تین چیزیں ضروری ہیں:

Marfat.com

(۱) جب غلام نماز پڑھ رہا ہو تو اس کو جلد بازی کا حکم نہ دے

(۲) جب وہ کھانا کھا رہا ہو تو اس کو اپنے کسی کام کے لئے نہ اٹھائے

(۳) اس کو اتنا کھانا دے جس سے اس کا پیٹ اچھی طرح بھر جائے۔

نوکر و غلام کے ساتھ بیٹھ کر کھانا کھانے کا بیان

حضرت ابوہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ روایت ہے کہ رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جب تم میں سے کسی کا خادم اس کے لئے کھانا تیار کرے اور پھر وہ کھانا لے کر اس کے پاس آئے تو جس کھانے کے لئے اس نے گرمی اور دھوپ میں تکلیف اٹھائی ہے اس کا تقاضا یہ ہے کہ آقا اس خادم کو اپنے ساتھ دستر خوان پر بٹھائے اور اس کے ساتھ کھانا کھائے اور اگر کھانا تھوڑا ہو اور کھانے والے زیادہ ہوں تو اس کھانے میں سے ایک دو لقمہ لے کر اس کے ہاتھ پر رکھ دے۔ (مسلم، مشکوۃ شریف: جلد سوم: حدیث نمبر 541)

اس حدیث کا حاصل یہ ہے کہ کوئی شخص اپنے خادموں اور نوکروں کے ساتھ کھانا کھانے میں عار محسوس نہ کرے کیونکہ خادم و نوکر بھی ایک انسان اور مسلمان ہونے کی حیثیت سے اس کا بھائی ہے پھر اس میں یہ حکمت بھی ہے کہ ایک دستر خوان پر جتنے زیادہ لوگ ایک ساتھ کھانا کھاتے ہیں اس کھانے میں برکت ہوتی ہے چنانچہ ایک روایت میں فرمایا گیا ہے کہ افضل کھانا وہ ہے جس میں زیادہ ہاتھ پڑیں یہ بات ملحوظ رہے کہ حدیث میں خادم و نوکر کو اپنے ساتھ بٹھا کر کھانا کھانے یا اس کھانے میں سے اس کو تھوڑا بہت دے دینے کا حکم دیا گیا ہے وہ استحباب کے طور پر ہے۔

بَاب مَا جَآءَ فِيْ فَضْلِ اِطْعَامِ الطَّعَامِ

باب 44: کھانا کھلانے کی فضیلت کے بارے میں جو کچھ منقول ہے

64-حَدَّثَنَا يُوْسُفُ بْنُ حَمَّادٍ الْمَعْنِيُّ الْبَصْرِيُّ حَدَّثَنَا عُثْمَانُ بْنُ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ الْجُمَحِيُّ عَنْ مُّحَمَّدِ بْنِ زِيَادٍ عَنْ اَبِيْ هُرَيْرَةَ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ اَفْشُوا السَّلَامَ وَاَطْعِمُوا الطَّعَامَ وَاضْرِبُوا الْهَامَ تُوْرَثُوا الْجِنَانَ قَالَ وَفِي الْبَاب عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ عَمْرٍو وَابْنِ عُمَرَ وَاَنَسٍ وَّعَبْدِ اللّٰهِ بْنِ سَلَامٍ وَّعَبْدِ الرَّحْمٰنِ بْنِ عَائِشَ وَشُرَيْحِ بْنِ هَانِئٍ عَنْ اَبِيْهِ قَالَ اَبُوْ عِيْسٰى هٰذَا حَدِيْثٌ حَسَنٌ صَحِيْحٌ غَرِيْبٌ مِّنْ حَدِيْثِ ابْنِ زِيَادٍ عَنْ اَبِيْ هُرَيْرَةَ

✧✧ حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کا یہ فرمان نقل کرتے ہیں: اسلام پھیلاؤ' کھانا کھلاؤ' کفار کو قتل کرو اور جنت

حدیث 64:

اخرجه ابن ماجه فی "سننه" رقم الحديث:3252
اخرجه الدارمی فی "سننه" رقم الحديث:2081
اخرجه الامام احمد فی "مسنده" رقم الحديث:6450
اخرجه ابن حبان فی "صحيحه" رقم الحديث:507
اخرجه البخاری فی "الادب المفرد" رقم الحديث: 981
اخرجه عبد بن حكيم الكسی فی "مسنده" رقم الحديث:355

Marfat.com

کے وارث بن جاؤ۔

امام ترمذی رحمۃ اللہ علیہ نے فرمایا: اس بارے میں حضرت عبداللہ بن عمرو رضی اللہ عنہ' حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہما' حضرت انس رضی اللہ عنہ' حضرت عبد اللہ بن سلام رضی اللہ عنہ' حضرت عبدالرحمٰن بن عائشہ رضی اللہ عنہ اور شریح بن ہانی کی اپنے والد کے حوالے سے احادیث منقول ہیں یہ حدیث ''حسن صحیح غریب'' ہے جو ابن زیاد کے حوالے سے حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے منقول ہے۔

65- حَدَّثَنَا هَنَّادٌ حَدَّثَنَا اَبُو الْاَحْوَصِ عَنْ عَطَاءِ بْنِ السَّائِبِ عَنْ اَبِيهِ عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ عَمْرٍو قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اعْبُدُوا الرَّحْمٰنَ وَاَطْعِمُوا الطَّعَامَ وَاَفْشُوا السَّلَامَ تَدْخُلُوا الْجَنَّةَ بِسَلَامٍ قَالَ هٰذَا حَدِيْثٌ حَسَنٌ صَحِيْحٌ

✧✧ حضرت عبداللہ بن عمرو رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں' نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا ہے: رحمٰن کی عبادت کرو' کھانا کھلاؤ' سلام پھیلاؤ اور جنت میں سلامتی کے ساتھ داخل ہو جاؤ۔

امام ترمذی رحمۃ اللہ علیہ نے فرمایا: یہ حدیث ''حسن صحیح'' ہے۔

اللہ کی رضا کے لئے کھانا کھلانے کی فضیلت کا بیان

الدھر: ۸ میں فرمایا: وہ اللہ کی محبت میں مسکین اور یتیم اور قیدی کو کھانا کھلاتے ہیں۔

ایثار کی فضیلت میں احادیث

اس آیت میں فرمایا ہے: وہ اللہ کی محبت میں، اس کا معنی ہے: ہر چند کہ انہیں خود کھانے کی خواہش ہوتی ہے اور کھانے کی ضرورت ہوتی ہے، پھر بھی وہ اپنے اوپر دوسرے ضرورت مندوں کو ترجیح دیتے ہیں اور ان کے لیے ایثار کرتے ہیں۔

حضرت ابوہریرہ (رضی اللہ عنہ) بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ (صلی اللہ علیہ وسلم) کے پاس ایک شخص نے پوچھا: یارسول اللہ ! کون سا صدقہ سب سے زیادہ عظیم ہے؟ آپ نے فرمایا: تم اس وقت صدقہ کرو جب تم تندرست ہو اور تمہیں خود مال کی ضرورت ہو اور تمہیں فقر کا خطرہ ہو اور خوش حالی کی امید ہو اور صدقہ دینے میں اتنی تاخیر نہ کرو حتیٰ کہ تمہاری روح تمہارے حلقوم تک پہنچ جائے۔ (صحیح البخاری رقم الحدیث ۱۴۱۹، صحیح مسلم رقم الحدیث: ۱۰۳۲)

حضرت ابوسعید خدری (رضی اللہ عنہ) بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ (صلی اللہ علیہ وسلم) کے پاس ایک شخص نے پوچھا: یا رسول اللہ ! (صلی اللہ علیہ وسلم) کون سا صدقہ سب سے زیادہ عظیم ہے؟ آپ نے فرمایا: تم اس وقت صدقہ کرو جب تم تندرست ہو اور تمہیں خود مال کی ضرورت ہو اور تمہیں فقر کا خطرہ ہو اور خوش حالی کی امید ہو اور صدقہ دینے میں اتنی تاخیر نہ کرو حتیٰ کہ تمہاری روح تمہارے حلقوم تک پہنچ جائے۔ (صحیح البخاری رقم الحدیث: ۱۴۱۹، صحیح مسلم رقم الحدیث: ۱۰۳۲)

حضرت ابوسعید خدری (رضی اللہ عنہ) بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ (صلی اللہ علیہ وسلم) نے فرمایا: مسلمان نے ضرورت کے باوجود کسی برہنہ مومن کو کپڑے پہنائے تو اللہ اس کو جنت کا سبز لباس پہنائے گا، اور جس مسلمانوں نے اپنی بھوک کے باوجود کسی

Marfat.com

مسلمان کو کھانا کھلایا، اللہ اس کو جنت کے پھلوں سے کھلائے گا اور جس مسلمان نے پیاس کے باوجود کسی مسلمان کو پانی پلایا، اللہ اس کو جنت کی شراب سے پلائے گا۔ (سنن ابوداؤد رقم الحدیث:۱۶۸۲، سنن ترمذی رقم الحدیث:۲۴۴۹، مسند ابویعلیٰ رقم الحدیث:۱۱۱۱، حلیۃ الاولیاء ج ۸ ص ۱۴۳، مسند احمد ج ۱۴۔۱۳ طبع قدیم، مسند احمد ج ۱۷ ص ۱۶۷۔۱۶۶۔ رقم الحدیث:۱۱۱۰۱، موسسۃ الرسالۃ، بیروت، ۱۴۲۰ھ)

الدھر:۸ حضرت علی کے متعلق نازل ہوئی ہے یا ایک انصاری کے متعلق؟

امام ابوالحسن مقاتل بن سلیمان بلخی متوفی ۱۵۰ھ اس آیت کی تفسیر میں لکھتے ہیں: یہ آیت حضرت ابوالدحداح انصاری (رضی اللہ عنہ) کے متعلق نازل ہوئی ہے اور دوسرا قول یہ ہے کہ آیت حضرت علی بن ابی طالب (رضی اللہ عنہ) کے متعلق نازل ہوئی ہے، انہوں نے ایک دن روزہ رکھا، جب افطار کا ارادہ کیا تو ایک سائل نے نداء کی: تمہارے پاس جو طعام ہے: وہ مجھے کھلاؤ، کیونکہ میں نے آج سارے دن سے کچھ نہیں کھایا، حضرت ابوالدحداح یا حضرت علی (رضی اللہ عنہ) نے اپنی اہلیہ سے کہا: اٹھو! اس کو ایک روٹی اور سالن دے دو، اور اس کو کھانا کھلا دو، تھوڑی دیر بعد ایک یتیم لڑکی نے آ کر صدا دی اور کہا: مجھے کھانا کھلاؤ، میں بہت کم زور ہوں اور میں نے سارے دن سے کچھ نہیں کھایا، حضرت ابوالدحداح نے کہا: اے ام الدحداح! اس کو ایک روٹی اور سالن دو اور اس کو کھانا کھلاؤ، کیونکہ اللہ کی قسم! یہ اس مسکین سے زیادہ مستحق ہے، وہ ابھی اس کو کھلانے میں مشغول تھے کہ دروازہ پر ایک قیدی نے آ کر سوال کیا: تمہارے شہر میں ایک اجنبی مسافر آیا ہے، اس کو کھانا کھلاؤ، پس میں تمہارے ہاں قیدی ہوں اور مجھے بھوک نے بہت ستا رکھا ہے، پس اس ذات کی رضا کے لیے جس نے تمہیں عزت دی ہے اور مجھے ذلت میں مبتلا کیا ہے تم مجھے کھانا کھلا دو، پھر حضرت ابوالدحداح نے کہا: اے ام الدحداح! اٹھو اور اس مسافر قیدی کو ایک روٹی اور سالن کھلا دو، یہ ان دونوں سائلوں سے زیادہ مستحق ہے، پھر انہوں نے ان کو تین روٹیاں کھلا دیں اور ان کے لیے صرف ایک روٹی رہ گئی، تب اللہ تعالیٰ نے ان کے اس فعل کی مدح میں یہ آیتیں نازل کیں: وہ اللہ کی محبت میں مسکین اور یتیم اور قیدی کو کھانا کھلاتے ہیں۔ (وہ کہتے ہیں:) ہم تم کو صرف اللہ کی رضا کے لیے کھلاتے ہیں، ہم تم سے اس کے عوض نہ کوئی صلہ چاہتے ہیں نہ ستائش۔ بے شک ہم اپنے رب سے اس دن کا خوف رکھتے ہیں جو بے حد ترش اور بہت سخت ہے۔ (الدھر:۱۰۔۸ تفسیر مقاتل بن سلیمان ج ۳ ص ۴۲۸، دارالکتب العلمیہ، بیروت، ۱۴۲۴ھ)

حضرت علی (رضی اللہ عنہ) کا اپنے آپ کو اور اپنے اہل وعیال کو تین دن بھوکا رکھ کر مسکین، یتیم اور قیدی کو کھانا کھلانا

امام ابواسحاق احمد بن ابراہیم الثعلبی متوفی ۴۲۷ھ اس آیت کی تفسیر میں لکھتے ہیں: اس آیت کے سبب نزول میں مفسرین کا اختلاف ہے، مقاتل نے کہا: یہ آیت ایک انصاری کے متعلق نازل ہوئی ہے جس نے ایک دن میں ایک مسکین، ایک یتیم اور ایک قیدی کو کھانا کھلایا، اس کے بعد امام ثعلبی نے اپنی سند کے ساتھ اس انصاری کے قصہ کو بیان کیا ہے، وہ کہتے ہیں: ہمیں علی بن ابی حمزہ نے بیان کیا ہے، انہوں نے کہا: ہمیں یہ حدیث پہنچی ہے کہ ایک مسکین نے رسول اللہ (صلی اللہ علیہ وسلم) کے پاس آ کر کہا: یا رسول اللہ (صلی اللہ علیہ وسلم)! مجھے کھانا کھلائیں، آپ نے فرمایا: اس ذات کی قسم جس کے قبضہ وقدرت میں میری جان ہے! میرے پاس تمہیں کھلانے کے لیے کچھ نہیں ہے، لیکن میں تلاش کرتا ہوں، پھر وہ شخص ایک انصاری کے پاس گیا، وہ اپنی بیوی کے ساتھ

Marfat.com

رات کا کھانا کھا رہا تھا، اس نے کہا: میں رسول اللہ (صلی اللہ علیہ وسلم) کے پاس گیا تھا، میں نے آپ سے کہا: مجھے کھانا کھلائیں، آپ نے فرمایا: میرے پاس تمہیں کھلانے کے لیے کچھ نہیں ہے لیکن میں تلاش کرتا ہوں، اس انصاری نے اپنی بیوی سے پوچھا: تمہاری کیا رائے ہے؟ اس کی بیوی نے کہا: اس کو کھلاؤ اور پلاؤ، پھر رسول اللہ (صلی اللہ علیہ وسلم) کے پاس ایک یتیم گیا اور کہنے لگا: یا رسول اللہ (صلی اللہ علیہ وسلم)! مجھے کھانا کھلایئے، آپ نے فرمایا: میرے پاس تمہیں کھلانے کے لیے کچھ نہیں ہے لیکن میں تلاش کرتا ہوں، پھر وہ یتیم اس انصاری کے پاس گیا جس کے پاس مسکین گیا تھا اور اس نے کہا: مجھے کھانا کھلاؤ اس انصاری نے اپنی بیوی سے کہا: تمہاری کیا رائے ہے؟ اس کی بیوی نے کہا: اس کو کھانا کھلاؤ، پس انہوں نے اس کو کھانا کھلایا، پھر رسول اللہ (صلی اللہ علیہ وسلم) کے پاس ایک قیدی گیا اور کہا: یا رسول اللہ (صلی اللہ علیہ وسلم)! مجھے کھانا کھلایئے، آپ نے فرمایا: اللہ کی قسم! تمہیں کھلانے کے لیے میرے پاس کچھ نہیں ہے لیکن میں تلاش کرتا ہوں، پھر وہ قیدی اس انصاری کے پاس گیا اور اس سے کہا: مجھے کھانا کھلاؤ، انصاری نے اپنی بیوی سے کہا: تمہاری کیا رائے ہے؟ اس کی بیوی نے کہا: اس کو کھلانا کھلاؤ، ان تینوں کو کھانا کھلانے کے واقعات ایک ہی وقت میں ہوئے، تب اللہ تعالیٰ نے اس انصاری کے متعلق یہ آیت نازل فرمائی: وہ اللہ کی محبت میں مسکین اور یتیم اور قیدی کو کھانا کھلاتے ہیں۔ (الدھر: ۸) (الکشف والبیان ج ۱۰ ص ۹۸، دار احیاء التراث العربی، بیروت، ۱۴۲۲ھ)

علامہ ابوعبداللہ قرطبی نے بھی امام ثعلبی سے اس روایت کو نقل کیا ہے۔ (الجامع الاحکام القرآن جز ۱۹ ص ۱۱۶۔۱۱۵)

اس روایت کو نقل کرنے کے بعد امام ثعلبی اپنی سند کے ساتھ حضرت ابن عباس (رضی اللہ عنہما) سے روایت کرتے ہیں:

حضرت حسن اور حضرت حسین (رضی اللہ عنہ) بیمار ہو گئے، ان کے نانا سید محمد رسول اللہ (صلی اللہ علیہ وسلم) اور حضرت ابوبکر اور حضرت عمر (رضی اللہ عنہ) ان کی عیادت کے لیے گئے اور انہوں نے کہا: اے ابوالحسن! کاش تم اپنے بچوں کے لیے نذر مان لیتے اور جو نذر پوری نہ کی جائے اس کی کوئی حقیقت ہے، تب حضرت علی (رضی اللہ عنہ) نے کہا: اگر میرے دونوں بیٹے تندرست ہو گئے تو میں اللہ کا شکر ادا کرنے کے لیے تین دن کے روزے رکھوں گا، حضرت علی خیبر کے یہودی شمعون کے پاس گئے اور اس سے تین صاع (بارہ کلوگرام) جو قرض لیے، اس یہودی نے کہا: کیا خیال ہے اگر تم ان تین صاع جو کے عوض مجھے سیدنا محمد (صلی اللہ علیہ وسلم) کی بیٹی سے کچھ اون کے دھاگے بنوا کر دے دو، آپ نے سیدہ فاطمہ (رضی اللہ عنہ) سے مشورہ کیا، انہوں نے اس کی موافقت کی، حضرت علی بازار سے جو لے آئے، حضرت فاطمہ نے وہ جو پیسے، آٹا گوندھا اور پانچ روٹیاں پکائیں تاکہ بہ شمول رسول اللہ (صلی اللہ علیہ وسلم) ہر ایک کے لیے ایک ایک روٹی ہو جائے، حضرت علی (رضی اللہ عنہ) نے نبی (صلی اللہ علیہ وسلم) کے ساتھ مغرب کی نماز پڑھی، پھر گھر آئے اور اپنے آگے کھانا رکھا، اتنے میں ایک مسکین آ کر دروازے پر کھڑا ہو گیا اور کہنے لگا: اے اہل بیت محمد! السلام علیکم! میں مسلمان مسکینوں میں سے ایک مسکین ہوں، آپ مجھے کھانا کھلائیں، اللہ آپ کو جنت کے دسترخوان سے کھانا کھلائے گا، حضرت علی نے فرمایا: اس کو کھانا کھلا دو اور انہوں نے ایک دن اور ایک رات کچھ کھائے بغیر گزارا اور سوا خالص پانی کے اور کسی چیز کو تناول نہیں کیا، دوسرے دن پھر حضرت فاطمہ نے ایک صاع (چار کلوگرام) گندم کو پیسا اور آٹا گوندھ کر اس کی

Marfat.com

روٹیاں پکائیں، حضرت علی (رضی اللہ عنہ) نے نبی (صلی اللہ علیہ وسلم) کے ساتھ نماز پڑھی، گھر گھر آئے، ان کے سامنے کھانا رکھا گیا، اتنے میں ایک یتیم دروازے پر آ کر کھڑا ہو گیا اور کہا: اے اہل بیت محمد! السلام علیکم! میں مہاجرین کی اولاد سے ایک یتیم ہوں، میرے والدین شہید ہو گئے، آپ مجھے کھانا کھلائیں، اللہ آپ کو جنت کے دستر خوان سے کھانا کھلائے گا، پھر حضرت علی نے اس کو کھانا کھلا دیا اور وہ دن بھوکے گزارے، اور پانی کے سوا کسی چیز کو تناول نہیں کیا، تیسرے دن حضرت فاطمہ (رضی اللہ عنہ) نے باقی ایک صاع جو کی پیسا اور آٹا گوندھ کر روٹیاں پکائیں اور حضرت علی (رضی اللہ عنہ) نے نبی (صلی اللہ علیہ وسلم) کے ساتھ نماز پڑھی، پھر گھر آئے، ان کے سامنے کھانا رکھا گیا، اتنے میں ایک قیدی آ کر دروازے پر کھڑا ہو گیا اور کہنے لگا: اے اہل بیت محمد! السلام علیکم! آپ ہمیں گرفتار کرتے ہیں اور کھانا نہیں کھلاتے، آپ مجھے کھانا کھلائیں کیونکہ میں سیدنا محمد (صلی اللہ علیہ وسلم) کا قیدی ہوں، اللہ تعالیٰ آپ کو جنت کے دستر خوان سے کھانا کھلائے گا، انہوں نے اس کو کھانا کھلا دیا، اور تین دن اور تین راتیں انہوں نے کچھ نہیں کھایا، اور سوائے پانی کے اور کسی چیز کو تناول نہیں کیا، اور چوتھا دن آیا تو وہ اپنی نذر پوری کر چکے تھے، حضرت علی (رضی اللہ عنہ) نے اپنے دائیں ہاتھ سے حضرت حسن کو پکڑا اور بائیں ہاتھ سے حضرت حسین (رضی اللہ عنہ) کو پکڑا، اور رسول اللہ (صلی اللہ علیہ وسلم) کے پاس گئے، بھوک کی شدت سے ان کے جسم بے حد دبلے ہو چکے تھے اور ان کے جسموں پر کپکپی طاری تھی، جب نبی (صلی اللہ علیہ وسلم) نے ان کی حالت دیکھی تو فرمایا: اے ابوالحسن! یہ تمہاری کیا حالت ہو رہی ہے، میری بیٹی فاطمہ کے پاس چلو، وہ سب ان کے پاس گئے، وہ اس وقت محراب میں تھیں اور بھوک کی شدت سے ان کا پیٹ ان کی کمر سے چپکا ہوا تھا اور ان کی آنکھیں اندر دھنسی ہوئیں تھیں، جب نبی (صلی اللہ علیہ وسلم) نے انہیں دیکھا تو فرمایا: اے اللہ مدد فرما! مجھ کے اہل بیت تو بھوک سے بے حال ہو رہے ہیں، پھر حضرت جبریل (علیہ السلام) آسمان سے اترے اور کہا: اے محمد! آپ یہ لیں! اللہ تعالیٰ آپ کو آپ کے اہل بیت کے متعلق خوش خبری دیتا ہے، آپ نے فرمایا: اے جبریل! ہم کیا لیں؟ تو حضرت جبریل نے آپ کو یہ آیات پڑھائیں: وہ اللہ کی محبت میں مسکین اور یتیم اور قیدی کو کھانا کھلاتے ہیں۔ الایات

(الدھر: ۱۰۔۸) (الکشف والبیان ج ۱۰ ص ۱۰۱۔ ۹۸ ملخصاً، دار احیاء التراث العربی، بیروت، ۱۴۲۴ھ)

حضرت علی کے مذکور ایثار کی روایت کو نقل کرنے والے مفسرین

حسب ذیل مفسرین نے بھی اس روایت کا ذکر کیا ہے: علامہ ابوالحسن علی بن الواحدی النیشاپوری المتوفی ۴۶۸ھ: الوسیط ج ۴ ص ۴۰۱۔ ۴۰۰، بیروت، ۱۴۱۵ھ۔ امام الحسین بن مسعود البغوی الشافی المتوفی ۵۱۶ھ: معالم التنزیل ج ۵ ص ۱۹۱، بیروت، ۱۴۲۰ھ۔ علامہ ابوالفرج عبدالرحمان بن علی بن محمد الجوزی المتوفی ۵۹۷ھ: زاد المسیر ج ۸ ص ۴۳۲، بیروت، ۱۴۰۷ھ۔ علامہ ابو عبداللہ محمد بن احمد مالکی قرطبی متوفی ۶۶۸ھ: الجامع الاحکام القرآن جز ۲۹ ص ۱۱۶۔ ۱۱۵، بیروت، ۱۴۱۵ھ۔ امام فخر الدین محم بن عمر رازی شافعی متوفی ۶۰۶ھ: تفسیر کبیر ج ۱۰ ص ۷۴۶، بیروت، ۱۴۱۵ج۔

مشہور شیعہ مفسر ابو جعفر محمد بن الحسن لاطوسی المتوفی ۴۶۰ھ لکھتے ہیں: عام اور خاص علماء نے یہ کہا ہے کہ یہ آیات حضرت علی

Marfat.com

(علیہ السلام) اور فاطمہ اور الحسن اور الحسین علیہم السلام کے متعلق نازل ہوئی ہیں کیونکہ انہوں نے مسکین، یتیم اور قیدی کو تین راتیں اپنے افطار پر ترجیح دی اور خود وہ علیہم السلام بھوکے رہے اور کھانے پینے کی کسی چیز سے افطار نہیں کیا، تب اللہ تعالیٰ نے ان کی بہت عمدہ تعریف کی اور ان کے متعلق یہ سورت نازل کی اور ان کے لیے یہ فضلیت کافی ہے کہ قیامت تک ان کی عظمت میں اس سورت کی تلاوت ہوتی رہے گی اور یہ آیت اس پر دلیل ہے کہ یہ سورت مدنی ہے۔ (التبیان ج ۱۰ص ۲۱۱، داراحیاء التراث العربی، بیروت)

محققین مفسرین کا حضرت علی کے اس ایثار کی روایت کو مسترد کرنا

علامہ ابوعبداللہ محمد بن احمد مالکی قرطبی متوفی ۶۶۸ ھ لکھتے ہیں: جاہل شخص یہ نہیں جانتا کہ اس قسم کا ایثار کرنا مذموم ہے، کیونکہ اللہ تعالیٰ نے فرمایا ہے:

وَيَسْئَلُوْنَكَ مَاذَا يُنْفِقُوْنَ قُلِ الْعَفْوَ (البقرہ:۲۱۹)

لوگ آپ سے سوال کرتے ہیں کہ کتنا خرچ کریں، آپ کہیے کہ جو (تمہاری ضرورت ہے) زیادہ ہو۔

یعنی جو تمہاری اور تمہارے اہل وعیال کی ضرورت سے زائد ہو اور اس کو اللہ کی راہ میں خرچ کرو۔

اور نبی (صلی اللہ علیہ وسلم) سے تواتر کے ساتھ یہ حدیث منقول ہے، حضرت ابو ہریرہ (رضی اللہ عنہ) بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ (صلی اللہ علیہ وسلم) نے فرمایا: بہترین صدقہ وہ ہے جس کے بعد خوش حالی رہے۔

(صحیح البخاری رقم الحدیث:۱۴۲۶، سنن نسائی رقم الحدیث:۲۵۴۳)

حضرت ثوبان (رضی اللہ عنہ) بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ (صلی اللہ علیہ وسلم) نے فرمایا: مرد جو کچھ خرچ کرتا ہے، اس میں افضل دینار وہ ہے جس کو وہ اپنے عیال پر خرچ کرتا ہے اور وہ دینار ہے جس کو اللہ کی راہ میں اپنی سواری پر خرچ کرتا ہے اور وہ دینار ہے جس کو اللہ کی راہ میں اپنے اصحاب پر خرچ کرتا ہے۔

(صحیح مسلم رقم الحدیث:۹۹۴، سنن ترمذی رقم الحدیث:۱۹۶۶، سنن ابن ماجہ رقم الحدیث:۲۷۶۰، السنن الکبریٰ للنسائی رقم الحدیث:۹۱۸۲)

حضرت ابو ہریرہ (رضی اللہ عنہ) بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ (صلی اللہ علیہ وسلم) نے فرمایا: ایک دینار کو تم اللہ کی راہ میں خرچ کرتے ہو اور ایک دینار کو تم اپنے غلام پر خرچ کرتے ہو اور ایک دینار کو تم مسکین پر خرچ کرتے ہو اور ایک دینار کو تم اپنے اہل پر خرچ کرتے ہو، ان میں سب سے زیادہ اجر اس کا ہے، جس کو تم اپنے اہل پر خرچ کرتے ہو۔

(صحیح مسلم رقم الحدیث:۹۹۵، السنن الکبریٰ للنسائی رقم الحدیث:۹۱۸۳)

حضرت عبداللہ بن عمرو (رضی اللہ عنہ) بیان کرتے ہیں کہ ان کے پاس ان کا کارمختار (سیکرٹری) آیا، آپ نے پوچھا: کیا تم نے غلاموں کو ان کی روزی دے دی ہے؟ اس نے کہا: نہیں، آپ نے فرمایا: جاؤ ان کو ان کی روزی دو، رسول اللہ (صلی اللہ علیہ وسلم) نے فرمایا: کسی شخص کے گناہ گار ہونے کے لیے یہ کافی ہے کہ جس کو روزی دینے کا وہ مالک ہے اس کو روزی نہ دے۔

(صحیح مسلم رقم الحدیث:۹۹۶)

Marfat.com

حضرت جابر (رضی اللہ عنہ) بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ (صلی اللہ علیہ وسلم) نے فرمایا: (خرچ کرنے میں) سب سے پہلے اپنے نفس سے ابتداء کرو اور اس پر صدقہ کرو، پھر اگر اس سے کچھ بچ جائے تو اپنے اہل کو دو، پھر اگر اہل کو دینے سے کچھ بچ جائے تو اپنے رشتہ داروں کو دو، پھر اگر ان کو دینے سے بچ جائے تو تمہارے سامنے اور دائیں بائیں جو لوگ ہیں ان کو دو۔

(صحیح مسلم رقم الحدیث: ۹۹۷، سنن نسائی رقم الحدیث: ۲۵۴۶)

کیا کوئی صاحب عقل یہ گمان کرسکتا ہے کہ حضرت علی (رضی اللہ عنہ) ان احادیث اور ان احکام سے ناواقف تھے، حتیٰ کہ انہوں نے اپنے پانچ اور چھ سال کے بچوں کو تین دن اور تین راتیں بھوکا رکھا، حتیٰ کہ وہ بھوک کی شدت سے بے حال ہو گئے ان کی آنکھیں اندر دھنس گئیں اور ان کے پیٹ ان کے کمر سے چپک گئے، حتیٰ کہ رسول اللہ (صلی اللہ علیہ وسلم) ان کا یہ حال دیکھ کر رو پڑے، چلو مان لیا کہ حضرت علی (رضی اللہ عنہ) نے اپنے نفس پر اس سائل کو ترجیح دی تو کیا ان کے لیے یہ جائز تھا کہ وہ اپنی اہلیہ کو بھی اس ایثار پر برانگیختہ کرتے، چلو مان لیا کہ ان کی اہلیہ نے بھی حضرت علی (رضی اللہ عنہ) کی طرح اپنے نفس پر اس سائل کو ترجیح دی، تو کیا حضرت علی (رضی اللہ عنہ) کے لیے یہ جائز تھا کہ وہ اپنے چھوٹ چھوٹے بچوں کو بھی تین دن اور تین راتیں بھوکا رہنے کی ترغیب دیتے، نیز حضرت علی (رضی اللہ عنہ) کے لیے یہ کب ضروری تھا کہ وہ سائل کو پانچوں روٹیاں دے دیتے، وہ سائل کو ایک روٹی دے دیتے، باقی روٹیاں وہ خود اور انکے اہل و عیال کھاتے، کوئی احمق اور جاہل ہی ایسا کام کرسکتا ہے، جو دل حق آگاہ ہیں وہ حضرت علی (رضی اللہ عنہ) کے متعلق ایسے کام کا گمان نہیں کرسکتے، مجھے معلوم ہوا ہے کہ کچھ لوگ قید خانوں میں بیٹھے ہوئے ایسی احادیث گھڑتے رہتے ہیں اور جب باہر علماء کے پاس یہ احادیث پہنچتی ہیں تو وہ ان کے مسترد کردیتے ہیں اور ہر چیز کے لیے آفت اور سازش ہوتی ہے اور دین کی آفت اور سازش سب سے زیادہ ہوتی ہے۔ (الجامع الاحکام القرآن جز ۱۹ ص ۱۱۹۔۱۱۸، دارالفکر، بیروت، ۱۴۱۵ھ)

علامہ سید محمود آلوسی حنفی ۱۲۷۰ھ لکھتے ہیں: اس قصہ پر تعصب کیا گیا ہے کہ یہ حدیث موضوع اور من گھڑت ہے، جیسا کہ حکیم ترمذی اور ابن جوزی نے ذکر کیا ہے، موضوع ہونے کے لفظی اور معنوی دلائل خود اس حدیث میں موجود ہیں، پھر اس حدیث کا تقاضا یہ ہے کہ یہ سورت مدنی ہو کیونکہ حضرت علی کی حضرت فاطمہ سے شادی مدینہ میں ہوئی تھی اور وہیں حضرت حسن اور حضرت حسین (رضی اللہ عنہ) پیدا ہوئے تھے حالانکہ النحاس نے سند کے ساتھ بیان کیا ہے کہ یہ سورت مکی ہے اور یہی جمہور کا موقف ہے، یہ کہنے سے کہ یہ آیت حضرت علی اور حضرت فاطمہ کے متعلق نازل نہیں ہوئی، ان کی شان اور فضیلت کم نہیں ہوتی اور نہ یہ لازم آتا ہے کہ وہ ابرار میں داخل ہوں بلکہ اور مسلمانوں کی بہ نسبت وہ ابرار میں پہلے داخل ہیں، حضرت علی (رضی اللہ عنہ) تمام مسلمانوں کے مولیٰ اور محبوب ہیں اور حضرت سیدہ فاطمہ (رضی اللہ عنہا) رسول اللہ (صلی اللہ علیہ وسلم) کے جسم کا ٹکڑا ہیں اور حسنین کریمین (رضی اللہ عنہ) رسول اللہ (صلی اللہ علیہ وسلم) کی زوح اور ریحان (خوشی اور خوش بو) ہیں اور جنت کے جوانوں کے سردار ہیں اور وہ اپنی فضیلت کے ثبوت میں اس من گھڑت روایت سے مستغنی ہیں۔ (روح المعانی جز ۲۹ ص ۲۷۱۔۲۷۰، دارالفکر، بیروت، ۱۴۱۷ھ)

حافظ ابن حجر عسقلانی نے کہا ہے کہ یہ حدیث موضوع ہے، کلبی نے اس حدیث کو از ابو صالح از حضرت ابن عباس روایت کیا

Marfat.com

ہے اور امام ثعلبی نے اس کو اپنی سند کے ساتھ روایت کیا ہے۔ (الکاف الشاف فی تخریج احادیث الکشاف ج ۴ ص ۶۷۰) اور امام ابن جوزی نے لکھا ہے: یہ حدیث موضوع ہے۔ (کتاب الموضوعات ج ۱ ص ۳۹۰) اور حکیم ترمذی نے کہا ہے: یہ حدیث ان احادیث میں سے ہے جن کو محققین کے قلوب مسترد کر دیتے ہیں، اس حدیث میں اس طرح ملمع کاری کی گئی ہے اور اس کو ایسا مزین اور پر اثر بنایا گیا ہے کہ جاہل آدمی یہ تمنا کرتا ہے کہ کاش! وہ بھی ایسا کام کرے اور وہ یہ نہیں جانتا کہ ایسا کام کرنے والا قابل مذمت ہے۔

(نوادر الاصول ج ۱ ص ۱۵۵۔۱۵۴)

الدھر: ۸ صرف حضرت علی (رضی اللہ عنہ) کے متعلق نازل نہیں ہوئی بلکہ اس کا تعلق تمام ابرار کے ساتھ ہے

ہر چند کے بعض مفسرین نے اس روایت کو اپنی تفاسیر میں ذکر کیا ہے، لیکن ان میں سے محققین نے یہ لکھا ہے کہ اس آیت کو حضرت علی (رضی اللہ عنہ) کے ساتھ مخصوص کرنا صحیح نہیں ہے، بلکہ یہ آیت تمام ابرار اور نیک کام کرنے والوں کے لیے عام ہے اور اس آیت کی بشارت میں تمام مومنین داخل ہیں اور حضرت علی (رضی اللہ عنہ) بھی ان میں شامل ہیں۔

امام فخر الدین محمد بن عمر رازی متوفی ۶۰۶ لکھتے ہیں:

محققین نے کہا ہے کہ اللہ تعالیٰ نے اس سورت کے شروع میں فرمایا تھا: اللہ تعالیٰ نے مخلوق کو امتحان اور آزمائش کے لیے پیدا فرمایا ہے، پھر اللہ تعالیٰ نے فرمایا: اس نے سب کو ہدایت دی ہے اور ان کے اعذار اور شبہات کو زائل فرما دیا ہے، پھر مخلوق کی دو قسمیں بن گئیں، ایک گروہ شاکرین کا ہے اور ایک گروہ کافرین کا ہے، پھر کافروں کے لیے عذاب کی وعید کا ذکر فرمایا اور اس کے بعد شاکرین کے لیے وعدہ کا ذکر فرمایا، پس فرمایا: اِنَّ الْاَبْرَارَ یَشْرَبُوْنَ (الدھر: ۵) بے شک نیکوکار مشروب کے جام پئیں گے، یہ جمع کا صیغہ ہے جو تمام شکر گزاروں اور نیکوکاروں کو شامل ہے اور ایسی عام آیت کی ایک شخص کے ساتھ تخصیص کرنا صحیح نہیں ہے، کیونکہ یہ سورت شروع سے اس آیت تک یہ تقاضا کرتی ہے کہ اس میں تمام اطاعت کرنے والوں اور نیکی کرنے والوں کے حال کا بیان ہے، پس اگر ہم اس آیت کو کسی ایک شخص کے ساتھ مخصوص کر دیں تو اس سورت کا نظام خراب ہو جائے گا، اور اس کی ترتیب فاسد ہو جائے گی۔

دوسری وجہ یہ ہے کہ ان آیات میں جو صفات بیان کی گئی ہیں وہ جمع کے صیغوں کے ساتھ ہیں اور عام ہیں، سو فرمایا:

اِنَّ الْاَبْرَارَ یَشْرَبُوْنَ (الدھر: ۵) نیکوکار مشروب کے جام پئیں گے۔

یُوْفُوْنَ بِالنَّذْرِ وَیَخَافُوْنَ یَوْمًا (الدھر: ۷) وہ نذر پوری کرتے ہیں اور قیامت کے دن سے ڈرتے ہیں۔

وَ یُطْعِمُوْنَ الطَّعَامَ عَلٰی حُبِّہٖ مِسْکِیْنًا وَّیَتِیْمًا وَّاَسِیْرًا ۔ (الدھر: ۸)

وہ اللہ کی محبت میں مسکین اور یتیم اور قیدی کو کھانا کھلاتے ہیں۔

اس طرح اس کے بعد بشارتوں کی تمام آیات بھی جمع کے صیغوں کے ساتھ ہیں اور عام ہیں، اور ان آیات کے عموم میں حضرت علی (رضی اللہ عنہ) کے دخول کا انکار نہیں ہے اور وہ اطاعت کرنے والوں کے اخروی انعام کی تمام بشارتوں میں داخل ہیں،

Marfat.com

جیسا کہ ان آیات کے عموم میں دوسرے متقی صحابہ اور تابعین اور بعد کے نیک مسلمان داخل ہیں، سواب اس آیت کو حضرت علی (رضی اللہ عنہ) کے ساتھ خاص کرنے کی کوئی وجہ نہیں ہے۔(تفسیر کبیر ج ۱۰ص ۷۴۷، دار احیاء التراث العربی، بیروت، ۱۴۱۵ھ)

علامہ ابوعبداللہ محمد بن احمد مالکی قرطبی متوفی ۶۶۸ھ لکھتے ہیں: صحیح یہ ہے کہ یہ آیت تمام ابرار (نیکوکاروں) کے متعلق نازل ہوئی ہے، اور ہر اس شخص کے متعلق جس نے کوئی نیک کام کیا، سو یہ آیت تمام مومنین کے لیے عام ہے، اور نقاش، ثعلبی، قشیری اور متعدد مفسرین نے حضرت علی (رضی اللہ عنہ)، حضرت فاطمہ (رضی اللہ عنہ) اور ان کی باندی فضہ کے قصہ میں ایک حدیث ذکر کی ہے، جو صحیح ہے نہ ثابت ہے، جس کو لیث نے از مجاہد از حضرت ابن عباس، الدھر: ۷ کی تفسیر میں روایت کیا ہے۔

(جامع الاحکام القرآن جز ۲۹ص ۱۱۶، دار الفکر، بیروت، ۱۴۱۵ھ)

علامہ اسماعیل حقی حنفی متوفی ۱۱۳۷ھ اس قصہ کو نقل کرنے کے بعد لکھتے ہیں: اس قصہ سے یہ لازم نہیں آتا کہ اس آیت میں ابرار سے مراد فقط اہل بیت ہوں کیونکہ خصوصیت سبب کا اعتبار نہیں ہوتا بلکہ الفاظ کے عموم کا اعتبار ہوتا ہے، لہٰذا اس آیت میں دوسرے نیک مسلمان بھی داخل ہیں جو مسکین، یتیم اور قیدی کو کھانا کھلائیں اور یہ قصہ راوی کے ضعیف کی وجہ سے ضعیف ہے، مگر یہ قصہ علماء کے درمیان مشہور ہے اور ان کی کتابوں میں لکھا ہوا ہے، حکیم ترمذی رحمہ اللہ نے کہا: یہ قصہ من گھڑت ہے، اس کو جاہل احمق کے سوا کوئی بیان نہیں کرسکتا، ابن جوزی نے اس کا موضوعات میں ذکر کیا ہے اور کہا کہ اس کے موضوع ہونے میں کوئی شک نہیں ہے، نیز اس قصہ کی بناء پر لازم آئے گا کہ یہ سورت مدنی ہو حالانکہ جمہور کے نزدیک یہ سورت مکی ہے، اور حضرت علی (رضی اللہ عنہ) کے ساتھ حضرت فاطمہ (رضی اللہ عنہ) کا نکاح جنگ احد کے بعد مدینہ میں ہوا تھا۔

(روح البیان ج ۱۰ص ۳۱۸، دار احیاء العربی، بیروت، ۱۴۲۱ھ)

الدھر: ۸ میں علیٰ حبہ کی ضمیر کے مرجع میں دو قول ہیں: یعنی اللہ کی محبت میں کھانا کھلانا یا اپنے نفس کی خواہش کے باوجود کھانا کھلایا

اس آیت میں فرمایا ہے: علی حبہ اس کی دو تفسیریں ہیں، ایک یہ کہ حبہ کی ضمیر اللہ تعالیٰ کی طرف راجع ہے، فضیل بن عیاض نے کہا: وہ اللہ سے محبت کی وجہ سے مسکین، یتیم اور قیدی کو کھانا کھلاتے ہیں، الدارانی نے بھی اس آیت کی یہی تفسیر کی ہے۔

دوسری تفسیر یہ ہے کہ حبہ کی ضمیر طعام کی طرف راجع ہے یعنی اس کے باوجود کہ اس شخص کو طعام کی خواہش ہو اور اسے کھانے کی ضرورت ہو، پھر بھی وہ مسکین، یتیم اور قیدی کی ضرورت کو اپنی محبت اور خواہش پر ترجیح دے اور ایثار کرے، جیسا کہ ان آیات میں ہے:

وَاٰتَى الْمَالَ عَلٰى حُبِّهٖ ذَوِي الْقُرْبٰى وَالْيَتٰمٰى وَالْمَسٰكِيْنَ وَابْنَ السَّبِيْلِ وَالسَّآئِلِيْنَ وَفِي الرِّقَابِ

(البقرہ: ۱۷۷)

نیک وہ شخص ہے جو مال سے اپنی محبت کے باوجود وہ مال رشتہ داروں کو یتیموں کو، مسکینوں کو، مسافروں کو، سوال کرنے

Marfat.com

والوں اور غلاموں کو ان کے آزاد کرنے کے لیے دے

لَنْ تَنَالُوا الْبِرَّ حَتّٰی تُنْفِقُوْا مِمَّا تُحِبُّوْنَ (آل عمران:۹۲)

تم اس وقت تک نیکی کو حاصل نہیں کر سکتے جب تک کہ اپنی پسندیدہ چیزوں میں سے خرچ نہ کرو۔

اور اللہ تعالیٰ نے ان کی تحسین فرمائی ہے جو ایثار کرتے ہیں اور اپنے اوپر دوسروں کو ترجیح دیتے ہیں، سو فرمایا:

وَيُؤْثِرُوْنَ عَلٰٓى اَنْفُسِهِمْ وَلَوْ كَانَ بِهِمْ خَصَاصَةٌ (الحشر:۹)

اور وہ اپنے اوپر دوسروں کو ترجیح دیتے ہیں خواہ ان کو خود بھی شدید خواہش ہو۔

اپنے پر دوسروں کو ترجیح دینے کی آیات اور احادیث کا محمل اور ایثار کا معیار

ان آیات کا یہ مطلب نہیں ہے کہ انسان اپنے کھانے، کپڑے، دواؤں کے لیے کچھ نہ رکھے اور نہ اپنے ماں باپ اور اہل و عیال کے لیے کچھ رکھے اور دوسرے ضرورت مندوں میں اپنا مال تقسیم کرتا پھر خواہ وہ خود، اس کے ماں باپ اور اہل و عیال فاقوں سے مرتے رہیں کیونکہ یہ ضروری ہے کہ ایک موضوع پر قرآن مجید اور احادیث کی تمام تصریحات کو سامنے رکھ کر کوئی حکم نکالا جاتا ہے، ان آیات میں اپنی پسندیدہ چیزوں کو صدقہ کرنے کی فضیلت ہے اور ایثار کا بیان ہے، لیکن دوسری آیت میں فرمایا ہے:

وَيَسْئَلُوْنَكَ مَاذَا يُنْفِقُوْنَ ط قُلِ الْعَفْوَ (البقرہ:۲۱۹)

لوگ آپ سے سوال کرتے ہیں کہ کتنا خرچ کریں؟ آپ کہیے کہ جو (تمہاری ضرورت سے) زیادہ ہو۔

اس طرح رسول اللہ (صلی اللہ علیہ وسلم) کا ارشاد ہے: سب سے پہلے اپنے نفس سے ابتداء کرو اور اس پر صدقہ کرو، پھر اگر اس سے کچھ بچ جائے تو اپنے اہل کو دو، پھر اہل کو دینے سے کچھ بچ جائے تو اپنے رشتہ داروں کو دو، پھر اگر ان کو دینے سے بچ جائے تو تمہارے سامنے اور دائیں بائیں جو لوگ ہیں ان کو دو۔ (صحیح مسلم رقم الحدیث:۹۹۷، سنن نسائی رقم الحدیث:۲۵۴۶)

اس لیے الدھر:۷ کا محمل یہ ہے کہ اپنی، اپنے ماں باپ کی اور اپنے اہل و عیال کی ضروریات سے جو مال زائد ہو یا جو طعام زائد ہو اور تمہیں اس مال اور طعام کی شدید خواہش بھی ہو تو تم اس میں سے مسکین، یتیم اور قیدی کو کھلاؤ، اس کی مزید وضاحت اس حدیث ہوتی ہے:

حضرت انس (رضی اللہ عنہ) بیان کرتے ہیں: جب یہ آیت نازل ہوئی:

لَنْ تَنَالُوا الْبِرَّ حَتّٰی تُنْفِقُوْا مِمَّا تُحِبُّوْنَ (آل عمران:۹۲)

تم اس وقت تک نیکی کو حاصل نہیں کر سکتے جب تک کہ اپنی پسندیدہ چیزوں میں سے خرچ نہ کرو۔

تو حضرت ابوطلحہ (رضی اللہ عنہ) نے رسول اللہ (صلی اللہ علیہ وسلم) سے کہا: اللہ تعالیٰ اپنی کتاب میں فرماتا ہے: لَنْ تَنَالُوا الْبِرَّ حَتّٰی تُنْفِقُوْا مِمَّا تُحِبُّوْنَ (آل عمران:۹۲) اور میرا سب سے زیادہ پسندیدہ مال بیرحاء کا باغ ہے اور یہ اللہ کے لیے صدقہ ہے، میں اللہ کے پاس اس نیکی کے ذخیرہ ہونے کی توقع کرتا ہوں، یا رسول اللہ (صلی اللہ علیہ وسلم)! آپ اس باغ کو جہاں چاہیں خرچ

Marfat.com

کریں، آپ نے فرمایا: رہنے دو، یہ نفع آور مال ہے، یہ نفع آور مال ہے (دوبارہ فرمایا) تم نے اس کے متعلق جو کہا ہے وہ میں نے سن لیا اور میرا مشورہ یہ ہے کہ تم اس کو اپنے قرابت داروں میں تقسیم کردو، پھر حضرت ابوطلحہ نے اس باغ کو اپنے قرابت داروں میں اور اپنے عم زاد میں تقسیم کردیا۔ (صحیح البخاری رقم الحدیث:۱۴۶۱، صحیح مسلم رقم الحدیث:۹۹۸، سنن ابوداؤد رقم الحدیث:۱۶۸۹، سنن ترمذی رقم الحدیث:۳۶۰۲، السنن الکبریٰ للنسائی رقم الحدیث:۱۱۰۶۶)

مسکین اور یتیم کا معنی

اس آیت میں مسکین کا لفظ ہے، اس کا معنی ہے: جو خود کمانے پر قادر نہ ہو، ایک قول یہ ہے کہ جس کے پاس بالکل مال نہ ہو وہ مسکین ہے، قرآن مجید میں ہے:

اَوْ اِطْعٰمٌ فِیْ یَوْمٍ ذِیْ مَسْغَبَةٍ . یَّتِیْمًا ذَا مَقْرَبَةٍ . اَوْ مِسْكِیْنًا ذَا مَتْرَبَةٍ . (البلد:۱۴۔۱۶)

یا بھوک والے دن کھانا کھلایا۔ کسی رشتہ دار یتیم کو۔ یا کسی خاک پر پڑے ہوئے مسکین کو۔

اور اس آیت میں یتیم کا لفظ ہے، یتیم اس بچہ کو کہتے جس کا باپ اس کے بالغ ہونے سے پہلے فوت ہو چکا ہو، ہر وہ چیز جو یکتا اور منفرد ہو، اس کو بھی یتیم کہتے ہیں، جو موتی سیپی میں اکیلا ہو اس کو در یتیم کہتے ہیں۔ (المفردات ج۲ ص۷۱۵) امام رازی نے کہا: جو اپنی کم عمری کی وجہ سے کمانے کے قابل نہ ہو اور اس کا کمانے والا فوت ہو چکا ہو، اس کو یتیم کہتے ہیں۔

اسیر کے معنی اور مصداق میں مفسرین کے متعدد اقوال اور مسلمان قیدیوں اور مشرک قیدیوں کو کھانا کھلانے اور ان پر صدقہ کرنے کے احکام اور اس آیت میں اسیر (قیدی) کا لفظ ہے، اس کے معنی اور مصداق میں متعدد اقوال ہیں:

(۱) حضرت ابن عباس (رضی اللہ عنہما)، حسن بصری اور قتادہ نے کہا: اسیر مشرکین میں سے ہوتا ہے، روایت ہے کہ نبی (صلی اللہ علیہ وسلم) مشرک قیدیوں کو بھیجتے تا کہ ان کی حفاظت کی جائے اور ان کے حق کو قائم رکھا جائے کیونکہ اس وقت تک ان کو کھانا کھلانا واجب ہے، حتیٰ کہ امام ان کے متعلق یہ فیصلہ کرے کہ ان کو قتل کیا جائے گا اور ان سے فدیہ لے کر ان کو آزاد کردیا جائے گا یا ان کو غلام بنایا جائے گا اور یہ بھی ہو سکتا ہے کہ وہ قیدی کافر ہو یا مسلمان ہو، کیونکہ جب اس کے کفر کے باوجود اس کو کھانا کھلانا واجب ہے تو اگر وہ مسلمان ہوگا تو بہ طریق اولیٰ اس کو کھانا کھلانا واجب ہوگا۔ اگر یہ کہا جائے کہ جب اس کو قتل کرنا واجب ہوگا تو اس کو کھانا کھلانا کیوں واجب ہوگا؟ اس کا جواب یہ ہے کہ ایک حال میں اس کو قتل کرنے کا وجوب، دوسرے حال میں اس کو کھانا کھلانے کے وجوب کے منافی نہیں ہے اور یہ واجب نہیں ہے کہ جب اس کو ایک وجہ سے سزا دی جائے تو اس کو دوسری وجہ سے بھی سزا دی جائے، یہی وجہ ہے کہ جس شخص پر قصاص لازم ہو اور اس پر قتل سے کم سزا بھی ہو تو اس کو قتل سے کم سزا دینا مستحسن نہیں ہے، پھر یہ سوال ہے کہ قیدی کو کھانا کھلانا کس پر واجب ہے؟ تو ہم کہتے ہیں کہ سربراہ مملکت پر واجب ہے کہ اس کو کھانا کھلائے اور اگر وہ نہ کھلائے تو پھر ہم عام مسلمانوں پر واجب ہے کہ اس کو کھانا کھلائیں۔

(۲) السدی نے کہا: اسیر سے مراد غلام ہے۔

Marfat.com

(۳) اسیر سے مراد مقروض ہے کیونکہ نبی (صلی اللہ علیہ وسلم) نے فرمایا: تمہارا مقروض تمہارا قیدی ہے، سو تم اپنے مقروض کے ساتھ اچھا سلوک کرو۔ (الکشاف ج ۴ ص ۶۶۹)

(۴) اسیر سے مراد وہ مسلمان ہے جس کو کسی جرم کی وجہ سے قید میں رکھا گیا ہو، یہ مجاہد، عطاء اور سعید بن جبیر کا قول ہے، حضرت ابوسعید خدری نے اس سلسلہ میں ایک حدیث مرفوع بھی روایت کی ہے۔

(۵) اسیر سے مراد بیوی ہے کیونکہ وہ بھی خاوند کی قید میں ہوتی ہے، نبی (صلی اللہ علیہ وسلم) نے فرمایا: عورتوں کے معاملہ میں اللہ سے ڈرو، کیونکہ وہ تمہاری مددگار ہیں۔ (مشکل الآثار ج ۲ ص ۲۱۲، سنن ترمذی رقم الحدیث: ۱۱۶۳)

قفال نے کہا ہے۔ کہ اسیر کا لفظ ان تمام معانی کا متحمل ہے کیونکہ اسیر کا معنی ہے: کسی کو تسمہ کے ساتھ باندھنا اور اسیر کو بند کرنے کے لیے تسمہ کے ساتھ باندھا جاتا ہے، پھر اسیر کو قیدی کے معنی میں استعمال کیا جانے لگا، خواہ اس کو باندھ دیا جائے اور نہ اور اس کا رجوع اس کی طرف ہو گیا، جس کو بند کیا گیا ہو اور قید میں رکھا گیا ہو۔ (تفسیر کبیر ج ۱۰ ص ۷۴۸، دار احیاء التراث العربی، بیروت، ۱۴۱۵ھ)۔

حافظ جلال الدین سیوطی متوفی ۹۱۱ ھ لکھتے ہیں: امام بیہقی نے شعب الایمان میں اسیر کی تفسیر میں روایت کیا ہے کہ رسول اللہ (صلی اللہ علیہ وسلم) کے عہد میں قیدی صرف مشرکین ہوتے تھے۔

امام سعید بن منصور، امام ابن شبہ اور امام ابن مردویہ نے حسن بصری سے روایت کیا ہے کہ جس وقت یہ آیت نازل ہوئی، اس وقت قیدی صرف مشرکین تھے۔ (مصنف ابن ابی شبہ رقم الحدیث: ۱۰۴۰۸، دار الکتب العلمیہ، بیروت، ۱۴۱۶ھ)

امام عبد بن حمید نے قتادہ سے اس آیت کی تفسیر میں روایت کیا ہے، اللہ تعالیٰ نے قیدیوں کے ساتھ نیک سلوک کرنے کا حکم دیا ہے اور اس وقت قیدی مشرکین تھے، پس اللہ کی قسم! تمہارے مسلمان بھائی کا تم پر حق اور اس کی حرمت بہت زیادہ ہے۔

امام ابن المنذر نے اس آیت کی تفسیر میں ابن جریج سے روایت کیا ہے کہ نبی (صلی اللہ علیہ وسلم) مسلمان کو قید نہیں کرتے تھے، لیکن یہ آیت ان قیدیوں کے متعلق نازل ہوئی ہے جو مشرکین تھے، ان سے فدیہ لینے کے لیے انہیں گرفتار کیا جاتا تھا، سو یہ آیت ان کے متعلق نازل ہوئی اور نبی (صلی اللہ علیہ وسلم) ان کی اصلاح کرنے کا حکم دیتے تھے۔

امام عبد بن حمید نے عکرمہ سے اسیر کی تفسیر میں روایت کیا ہے کہ عرب ہند اور دیگر علاقوں سے جن کو گرفتار کریں، تم پر لازم ہے کہ تم ان کو کھلاؤ اور پلاؤ حتیٰ کہ تم ان کو قتل کر دو یا ان سے فدیہ لے کر ان کو آزاد کر دو۔

امام ابو شیبہ نے ابو رزین سے روایت کیا ہے کہ میں شقیق بن سلمہ کے ساتھ تھا، ان کے پاس سے کچھ مشرکین قیدی گزرے انہوں نے مجھے ان پر صدقہ کرنے کا حکم دیا اور پھر اس آیت کو تلاوت کیا۔

(مصنف ابن ابی شبہ رقم الحدیث: ۱۰۴۰۱، دار الکتب العلمیہ، بیروت، ۱۴۱۶ھ)

امام ابن شیبہ نے سعید بن جبیر اور عطاء سے روات کیا ہے کہ یہ آیت اہل قبل وغیرہ کے متعلق نازل ہوئی ہے۔

(مصنف ابن ابی شیبہ: ۱۰۴۰۵، الدر المنثور ج ۸ ص ۳۴۳۔ ۳۴۲، دار احیاء التراث العربی، بیروت، ۱۴۲۱ھ)

Marfat.com

علامہ سید محمود آلوسی حنفی متوفی ۱۲۷۰ھ اس آیت کی تفسیر میں لکھتے ہیں: ایک قول یہ ہے کہ خواہ کوئی بھی اسیر ہو، کیونکہ حسن بصری سے روایت ہے کہ نبی (صلی اللہ علیہ وسلم) کے پاس کوئی اسیر لایا جاتا تو آپ اس کو کسی مسلمان کے سپرد کر دیتے اور فرماتے: اس کے ساتھ نیک سلوک کرو، اس کے پاس وہ قیدی دو یا تین دن رہتا تو وہ اس کو اپنے نفس پر ترجیح دیتا، قتادہ نے کہا: ان دونوں قیدی مشرک ہوتا تھا تو تمہارا مسلمان بھائی اس کا زیادہ مستحق ہے کہ تم اس کو کھانا کھلاؤ۔

امام ابن عساکر نے مجاہد سے روایت ہے کہ جب نبی (صلی اللہ علیہ وسلم) نے بدر میں قیدیوں کو گرفتار کیا تو سات مہاجرین نے ان قیدیوں پر خرچ کیا: حضرت ابوبکر، حضرت عمر، حضرت علی، حضرت زبیر، حضرت عبدالرحمان، حضرت سعد، حضرت ابوعبیدہ بن الجراح، انصار نے کہا: ہم نے ان مشرکین کو اللہ کی رضا اور رسول اللہ (صلی اللہ علیہ وسلم) کی رضا کے لیے قتل کیا ہے اور تم ان پر خرچ کر کے ان کی مدد کر رہے ہو، تب اللہ تعالیٰ نے ان مہاجرین کے متعلق ۱۹ آیات نازل کیں، ان الابرار یشربون سے لے کہا عینا فیھا تسمی سلسبیلا تک اور ان آیات میں یہ دلیل ہے کہ قیدی خواہ مشرک ہوں ان کو کھانا کھلانا مستحسن ہے اور اس میں ثواب کی توقع ہے۔

پہلی حدیث (حضور قیدی کو کسی مسلمان کے حوالے کر دیتے تھے) حافظ ابن حجر نے اس کے متعلق کہا ہے کہ کسی قابل ذکر محدث نے اس کی روایت نہیں کیا اور ابن العراقی نے کہا: میں اس سے واقف نہیں ہوں، اور دوسری حدیث کو امام ابن عساکر کے سوا اور کسی نے روایت نہیں کیا اور مجھے اس کی صحت پر اعتماد نہیں ہے اور اس کا تقاضا ہے کہ یہ آیات مدینہ ہوں اور تم کو معلوم ہو چکا ہے کہ اس میں اختلاف ہے۔

ہاں عامۃ العلماء کے نزدیک دارالاسلام میں کفار کے ساتھ نیک سلوک کرنا جائز ہے اور ان پر صدقات واجبہ کو صرف نہیں کیا جائے گا، ابن جبیر اور عطاء نے کہا ہے کہ اس اسیر سے مراد وہ ہے جو اہل قبلہ سے ہو، علامہ طیبی نے کہا: اس قول کا محمل یہ ہے کہ جب دارالحرب میں کوئی مسلمان کفار کی قید میں ہو تو اس کو کھانا کھلانا مستحسن ہے، اور ایک قول یہ ہے کہ اس اسیر سے مراد وہ مسلمان ہے جو دارالحرب میں کفار کی قید میں ہو اور اس کو آزاد کرانے کے لیے فدیہ کی ضرورت ہو، اور وہ فدیہ کو طلب کرنے کے لیے نکلے، محی السنۃ نے مجاہد، ابن جبیر اور عطاء سے نقل کیا ہے کہ اس اسیر سے وہ مراد ہے جو اہل قبلہ سے ہو، اور اس میں یہ دلیل ہے کہ مسلمان قیدیوں کو کھانا کھلانا مستحسن ہے اور اس پر یہ اعتراض ہے کہ جو مسلمان مال دار ہو اور اس پر کسی کا قرض ہو جس کو ادا کرنے پر وہ قادر ہو اور وہ عناداً قرض ادا نہ کرتا ہو یا کسی اور نفسیاتی غرض سے اور اس وجہ سے اس کو قید کر لیا گیا ہو تو اس کو کھانا کھلانا مستحسن نہیں ہے، حضرت ابی سعید خدری (رضی اللہ عنہ) نے کہا: اس اسیر سے مراد غلام ہے کیونکہ وہ بھی مالک کی قید میں ہوتا ہے اور وہ اپنی خواہش سے کوئی کام نہیں کر سکتا، رسول اللہ (صلی اللہ علیہ وسلم) نے فرمایا: مقروض بھی تمہارا قیدی ہے، اس لیے اس آیت میں اسیر سے مراد مقروض بھی ہو سکتا ہے۔ (روح المعانی جز ۲۹ ص ۲۶۸۔۲۶۷، دار الفکر، بیروت، ۱۴۱۷ھ)

الدھر: ۹ میں فرمایا: (ابرار کہتے ہیں:) ہم تم کو صرف اللہ کی رضا کے لیے کھلاتے ہیں، ہم تم سے اس کے عوض نہ کوئی صلہ چاہتے

Marfat.com

ہیں نہ ستائش۔

ابرار کا محتاجوں کے ساتھ نیکی کر کے صلہ اور ستائش سے منع کرنا اور اس کی وجوہ

اس سے پہلی آیات میں ذکر فرمایا تھا کہ ابرار (نیک لوگ) مسکین، یتیم اور قیدی کے ساتھ حسن سلوک کرتے ہیں اور اس آیت میں یہ بتایا ہے کہ ان کے اس حسن سلوک کی دو غرضیں تھیں، ایک اللہ تعالیٰ کی رضا کا حصول، جس کو انہوں نے اپنے اس قول سے ظاہر کیا: ہم تم کو صرف اللہ کی رضا کے لیے کھلاتے ہیں اور دوسری قیامت کے دن کا خوف جس کا انہوں نے اس قول سے اظہار کیا: بے شک ہم اپنے رب سے اس دن کا خوف رکھتے ہیں جو بے حد ترش اور بہت سخت ہے۔ (الدھر:۱۰)

ہوسکتا ہے کہ ان ابرار نے اپنی زبان سے یہ کہا ہو کہ ہم تم کو صرف اللہ کی رضا کے لیے کھلاتے ہیں تا کہ ان کا یہ کہنا اس پر دلیل ہو کہ وہ ان ضرورت مندوں سے اپنے اس احسان کا بدلہ نہیں چاہتے، نہ اپنے متعلق کلمات تحسین سننا چاہتے ہیں، اور انہوں نے اپنی زبان سے اس لیے یہ کہا ہو کہ دوسرے احسان کرنے والے بھی سن لیں کہ کسی کے ساتھ نیکی کر کے نہ اس سے اس نیکی کا معاوضہ طلب کرنا چاہیے نہ اس کی تعریف و توصیف کا منتظر رہنا چاہیے، اور یہ بھی ہوسکتا ہے کہ یہ بات انہوں نے دل میں کہی ہو اور ان کی نیت صلہ اور ستائش کی نہ ہو اور زبان سے انہیں نے کچھ نہ کہا ہو، مجاہد سے روایت ہے کہ انہوں نے زبان سے کچھ نہیں کہا تھا لیکن اللہ تعالیٰ کو ان کے دل کے حال کا پتا تھا تو اللہ تعالیٰ نے ان کی تعریف فرمائی۔ (تفسیر تبیان القرآن، سورہ دہر، لاہور)

بَاب مَا جَآءَ فِیْ فَضْلِ الْعَشَاءِ

باب 45: رات کا کھانا کھانے کی فضیلت کے بارے میں جو کچھ منقول ہے

66- حَدَّثَنَا یَحْیَی بْنُ مُوْسٰی حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ یَعْلَی الْكُوْفِیُّ حَدَّثَنَا عَنْبَسَةُ بْنُ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ الْقُرَشِیُّ عَنْ عَبْدِ الْمَلِكِ ابْنِ عَلَّاقٍ عَنْ اَنَسِ بْنِ مَالِكٍ قَالَ قَالَ النَّبِیُّ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ تَعَشَّوْا وَلَوْ بِكَفٍّ مِنْ حَشَفٍ فَاِنَّ تَرْكَ الْعَشَاءِ مَهْرَمَةٌ قَالَ اَبُوْ عِیْسٰی هٰذَا حَدِیْثٌ مُنْكَرٌ لَا نَعْرِفُهٗ اِلَّا مِنْ هٰذَا الْوَجْهِ وَعَنْبَسَةُ یُضَعَّفُ فِی الْحَدِیْثِ وَعَبْدُ الْمَلِكِ بْنِ عَلَّاقٍ مَجْهُوْلٌ

✧✧ حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں' نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا ہے: رات کا کھانا کھا لو خواہ مٹھی بھر کھجوریں ہوں کیونکہ رات کا کھانا نہ کھانے سے بڑھاپا (جلد ہی آجاتا) ہے۔

امام ترمذی رحمۃ اللہ علیہ نے فرمایا: یہ حدیث "منکر" ہے ہم اسے صرف اسی حوالے سے جانتے ہیں اور عنبسہ نامی راوی کو حدیث میں ضعیف قرار دیا گیا ہے اور عبدالملک بن علاق نامی راوی مجہول ہے۔

حدیث 66:

اخرجه ابن ماجه فی "سننه" رقم الحديث:3355 اخرجه ابويعلی فی "مسنده" رقم الحديث:4353

اخرجه محمد بن سلامه القضاعی فی "مسنده" رقم الحديث:735

Marfat.com

بَاب مَا جَآءَ فِي التَّسْمِيَةِ عَلَى الطَّعَامِ

باب 46: کھانے پر بسم اللہ پڑھنے کے بارے میں جو کچھ منقول ہے

67- حَدَّثَنَا عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ الصَّبَّاحِ الْهَاشِمِيُّ حَدَّثَنَا عَبْدُ الْاَعْلٰى عَنْ مَعْمَرٍ عَنْ هِشَامِ بْنِ عُرْوَةَ عَنْ اَبِيْهِ عَنْ عُمَرَ بْنِ اَبِيْ سَلَمَةَ اَنَّهٗ دَخَلَ عَلٰى رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَعِنْدَهٗ طَعَامٌ قَالَ اُدْنُ يَا بُنَيَّ وَسَمِّ اللّٰهَ وَكُلْ بِيَمِيْنِكَ وَكُلْ مِمَّا يَلِيْكَ قَالَ اَبُوْ عِيْسٰى وَقَدْ رُوِيَ عَنْ هِشَامِ بْنِ عُرْوَةَ عَنْ اَبِيْ وَجْزَةَ السَّعْدِيِّ عَنْ رَجُلٍ مِّنْ مُّزَيْنَةَ عَنْ عُمَرَ بْنِ اَبِيْ سَلَمَةَ وَقَدِ اخْتَلَفَ اَصْحَابُ هِشَامِ بْنِ عُرْوَةَ فِيْ رِوَايَةِ هٰذَا الْحَدِيْثِ وَاَبُوْ وَجْزَةَ السَّعْدِيُّ اسْمُهٗ يَزِيْدُ بْنُ عُبَيْدٍ

✧✧ حضرت عمر بن ابوسلمہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں، وہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں حاضر ہوئے تو اس وقت آپ کے پاس کھانا موجود تھا آپ نے فرمایا: اے میرے بیٹے! آگے آجاؤ اللہ تعالیٰ کا نام لو اور دائیں ہاتھ سے کھانا شروع کرو اور اپنے آگے سے کھانا شروع کرو۔

امام ترمذی رحمۃ اللہ علیہ نے فرمایا: یہ حدیث ہشام بن عروہ نے ابووجزہ سعدی کے حوالے سے مزینہ قبیلے کے ایک فرد کے حوالے سے حضرت عمر بن ابوسلمہ رضی اللہ عنہ سے روایت کی ہے۔

ہشام بن عروہ کے شاگردوں نے اسے روایت کرنے میں اختلاف کیا ہے ابووجزہ سعدی کا نام "یزید بن عبید" ہے۔

68- حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ بَشَّارٍ حَدَّثَنَا الْعَلَاءُ بْنُ الْفَضْلِ بْنِ عَبْدِ الْمَلِكِ بْنِ اَبِيْ سَوِيَّةَ اَبُو الْهُذَيْلِ حَدَّثَنَا عُبَيْدُ اللّٰهِ بْنُ عِكْرَاشٍ عَنْ اَبِيْهِ عِكْرَاشِ بْنِ ذُؤَيْبٍ قَالَ بَعَثَنِيْ بَنُوْ مُرَّةَ بْنِ عُبَيْدٍ بِصَدَقَاتِ اَمْوَالِهِمْ اِلٰى رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَدِمْتُ عَلَيْهِ الْمَدِيْنَةَ فَوَجَدْتُهٗ جَالِسًا بَيْنَ الْمُهَاجِرِيْنَ وَالْاَنْصَارِ قَالَ ثُمَّ اَخَذَ بِيَدِيْ فَانْطَلَقَ بِيْ اِلٰى بَيْتِ اُمِّ سَلَمَةَ فَقَالَ هَلْ مِنْ طَعَامٍ فَاُتِيْنَا بِجَفْنَةٍ كَثِيْرَةِ الثَّرِيْدِ وَالْوَذْرِ وَاَقْبَلْنَا نَاْكُلُ مِنْهَا فَخَبَطْتُ بِيَدِيْ مِنْ نَّوَاحِيْهَا وَاَكَلَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مِنْ بَيْنِ يَدَيْهِ فَقَبَضَ بِيَدِهِ الْيُسْرٰى عَلٰى يَدِي الْيُمْنٰى ثُمَّ قَالَ يَا عِكْرَاشُ كُلْ مِنْ مَوْضِعٍ وَّاحِدٍ فَاِنَّهٗ طَعَامٌ وَّاحِدٌ ثُمَّ اُتِيْنَا بِطَبَقٍ فِيْهِ اَلْوَانُ الرُّطَبِ اَوْ مِنْ اَلْوَانِ الرُّطَبِ عُبَيْدُ اللّٰهِ شَكَّ قَالَ فَجَعَلْتُ اٰكُلُ مِنْ بَيْنِ يَدَيَّ وَجَالَتْ يَدُ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِي الطَّبَقِ وَقَالَ يَا عِكْرَاشُ كُلْ مِنْ حَيْثُ شِئْتَ فَاِنَّهٗ غَيْرُ لَوْنٍ وَّاحِدٍ ثُمَّ اُتِيْنَا بِمَاءٍ فَغَسَلَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ

حدیث 67:

اخرجه الامام احمد فی "مسنده" رقم الحدیث:10373 اخرجه النسائی فی "سننه الکبریٰ" رقم الحدیث:6755

اخرجه الطبرانی فی "معجمه الکبیر" رقم الحدیث:8298

Marfat.com

وَسَلَّمَ يَدَيْهِ وَمَسَحَ بِبَلَلِ كَفَّيْهِ وَجْهَهُ وَذِرَاعَيْهِ وَرَأْسَهُ وَقَالَ يَا عِكْرَاشُ هٰذَا الْوُضُوْءُ مِمَّا غَيَّرَتِ النَّارُ قَالَ اَبُوْ عِيْسٰى هٰذَا حَدِيْثٌ غَرِيْبٌ لَّا نَعْرِفُهُ اِلَّا مِنْ حَدِيْثِ الْعَلَاءِ بْنِ الْفَضْلِ وَقَدْ تَفَرَّدَ الْعَلَاءُ بِهٰذَا الْحَدِيْثِ وَلَا نَعْرِفُ لِعِكْرَاشٍ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اِلَّا هٰذَا الْحَدِيْثَ

✧✧ عکراش بن ذویب رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں' بنو مرہ بن عبید نے اپنے اموال کی زکوٰۃ کے ہمراہ مجھے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں بھیجا میں مدینہ منورہ میں نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں حاضر ہوا تو میں نے آپ کو مہاجرین اور انصار کے درمیان بیٹھے ہوئے پایا پھر آپ نے میرا ہاتھ تھاما اور مجھے لے کر سیّدہ اُم سلمہ رضی اللہ عنہا کے ہاں چلے گئے آپ نے دریافت کیا: کچھ کھانے کے لئے ہے؟ تو ایک پیالہ لایا گیا جس میں بہت زیادہ ثرید اور بوٹیاں تھیں ہم نے کھانا شروع کیا میرے ہاتھ پیالے کے اردگرد گردش کر رہے تھے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم اپنے آگے سے کھا رہے تھے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے اپنے بائیں ہاتھ کے ذریعے میرے دائیں ہاتھ کو تھاما اور فرمایا: اے عکراش! صرف ایک جگہ سے کھاؤ کیونکہ یہ ایک کھانا ہے پھر ہمارے لئے ایک تھال لایا گیا جس میں مختلف قسم کی کھجوریں تھیں تو میں نے اپنے آگے سے کھانا شروع کیا جبکہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کا ہاتھ تھال میں گردش کرنے لگا آپ نے فرمایا: اے عکراش! تم جہاں سے چاہو کھاؤ کیونکہ یہ مختلف قسم کی کھجوریں ہیں پھر پانی لایا گیا نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے اس کے ذریعے اپنے دونوں ہاتھ دھوئے اور اس کی تری کو اپنی دونوں ہتھیلیوں' چہرے اور کلائیوں اور سر پر مل لیا اور فرمایا اے عکراش' یہ اس چیز کا وضو ہے جسے آگ نے تبدیل کر دیا ہو (یعنی آگ پر پکی ہوئی چیز کھانے کے بعد اس طرح ہاتھ دھونے چاہئیں۔)

امام ترمذی رحمۃ اللہ علیہ نے فرمایا: یہ حدیث ''غریب'' ہے ہم اسے صرف علاء بن فضل کے حوالے سے جانتے ہیں اور علاء نے اس حدیث کو روایت کرنے میں ''تفرد'' کیا ہے حضرت عکراش کے حوالے سے نبی اکرم سے صرف یہی حدیث منقول ہے۔

69- حَدَّثَنَا اَبُوْ بَكْرٍ مُّحَمَّدُ بْنُ اَبَانَ حَدَّثَنَا وَكِيْعٌ حَدَّثَنَا هِشَامٌ الدَّسْتُوَائِيُّ عَنْ بُدَيْلِ بْنِ مَيْسَرَةَ الْعُقَيْلِيِّ عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ عُبَيْدِ بْنِ عُمَيْرٍ عَنْ اُمِّ كُلْثُوْمٍ عَنْ عَائِشَةَ قَالَتْ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اِذَا اَكَلَ اَحَدُكُمْ طَعَامًا فَلْيَقُلْ بِسْمِ اللّٰهِ فَاِنْ نَّسِيَ فِيْ اَوَّلِهٖ فَلْيَقُلْ بِسْمِ اللّٰهِ فِيْ اَوَّلِهٖ وَاٰخِرِهٖ وَبِهٰذَا الْاِسْنَادِ عَنْ عَائِشَةَ قَالَتْ كَانَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَاْكُلُ طَعَامًا فِيْ سِتَّةٍ مِّنْ اَصْحَابِهٖ فَجَآءَ اَعْرَابِيٌّ فَاَكَلَهُ بِلُقْمَتَيْنِ فَقَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اَمَا اِنَّهُ لَوْ سَمّٰى لَكَفَاكُمْ قَالَ اَبُوْ عِيْسٰى هٰذَا حَدِيْثٌ حَسَنٌ صَحِيْحٌ وَّاُمُّ كُلْثُوْمٍ هِيَ بِنْتُ مُحَمَّدِ بْنِ اَبِيْ بَكْرٍ الصِّدِّيْقِ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ

✧✧ سیّدہ عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا بیان کرتی ہیں' نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا ہے: جب کوئی شخص کچھ کھائے تو بسم اللہ پڑھ لے اگر وہ شروع میں پڑھنا بھول جائے تو درمیان میں ''بسم الله في اوله وآخره'' (اس کے آغاز اور اس کے آخر میں اللہ

حدیث 69:

اخرجه ابن حبان فی "صحيحه" رقم الحديث:5213 اخرجه الحاكم فی "المستدرك" رقم الحديث:7087

اخرجه الطبرانی فی "معجمه الكبير" رقم الحديث:10354 اخرجه اسحاق بن راهويه فی "مسنده" رقم الحديث:1289

Marfat.com

تعالیٰ کے نام سے برکت حاصل کرتا ہوں) پڑھ لے۔

اسی سند کے ہمراہ سیّدہ عائشہ رضی اللہ عنہا سے یہ بھی منقول ہے وہ بیان کرتی ہیں' نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم اپنے چھ ساتھیوں کے ہمراہ کھانا کھا رہے تھے ایک دیہاتی آیا اس نے دو لقمے کھالئے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: اگر اس نے بسم اللہ پڑھی ہوتی تو یہ کھانا تم سب کے لئے کافی ہوتا۔

امام ترمذی رحمۃ اللہ علیہ نے فرمایا: یہ حدیث ''حسن صحیح'' ہے۔

اُم کلثوم نامی خاتون حضرت محمد بن ابوبکر رضی اللہ عنہما کی صاحبزادی ہیں۔

بَاب مَا جَآءَ فِیْ کَرَاهِیَةِ الْبَیْتُوتَةِ وَفِیْ یَدِهٖ رِیحُ غَمَرٍ

باب 47: جب ہاتھ میں چکنائی موجود ہو تو اس وقت (اسے دھوئے بغیر) رات بسر کرنے کے مکروہ ہونے کے بارے میں جو کچھ منقول ہے

70- حَدَّثَنَا اَحْمَدُ بْنُ مَنِیْعٍ حَدَّثَنَا یَعْقُوْبُ بْنُ الْوَلِیْدِ الْمَدَنِیُّ عَنِ ابْنِ اَبِیْ ذِئْبٍ عَنِ الْمَقْبُرِیِّ عَنْ اَبِیْ هُرَیْرَةَ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ اِنَّ الشَّیْطَانَ حَسَّاسٌ لَّحَّاسٌ فَاحْذَرُوْهُ عَلٰی اَنْفُسِکُمْ مَنْ بَاتَ وَفِیْ یَدِهٖ رِیحُ غَمَرٍ فَاَصَابَهٗ شَیْءٌ فَلَا یَلُوْمَنَّ اِلَّا نَفْسَهٗ قَالَ اَبُوْ عِیْسٰی هٰذَا حَدِیْثٌ غَرِیْبٌ مِّنْ هٰذَا الْوَجْهِ وَقَدْ رُوِیَ مِنْ حَدِیْثِ سُهَیْلِ بْنِ اَبِیْ صَالِحٍ عَنْ اَبِیْهِ عَنْ اَبِیْ هُرَیْرَةَ عَنِ النَّبِیِّ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ

✧✧ حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں' نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا ہے: شیطان بہت جلد محسوس کرتا ہے اور جلدی ادراک کر لیتا ہے تو تم اپنا خیال رکھا کرو جو شخص رات بسر کرے اور اس کے ہاتھ میں کوئی چکنائی موجود ہو اور پھر اسے کوئی (کیڑا مکوڑا) کوئی نقصان پہنچا دے تو وہ صرف اپنے آپ کو ملامت کرے۔

یہ حدیث اس حوالے سے ''غریب'' ہے اسے سہیل بن ابوصالح نے ان کے والد کے حوالے سے' حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ کے حوالے سے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم سے منقول حدیث کے طور پر روایت کیا ہے۔

71- حَدَّثَنَا اَبُوْ بَکْرٍ مُحَمَّدُ بْنُ اِسْحٰقَ الْبَغْدَادِیُّ الصَّاغَانِیُّ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ جَعْفَرٍ الْمَدَائِنِیُّ حَدَّثَنَا مَنْصُوْرُ بْنُ اَبِی الْاَسْوَدِ عَنِ الْاَعْمَشِ عَنْ اَبِیْ صَالِحٍ عَنْ اَبِیْ هُرَیْرَةَ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ مَنْ بَاتَ وَفِیْ یَدِهٖ رِیحُ غَمَرٍ فَاَصَابَهٗ شَیْءٌ فَلَا یَلُوْمَنَّ اِلَّا نَفْسَهٗ قَالَ اَبُوْ عِیْسٰی هٰذَا حَدِیْثٌ حَسَنٌ غَرِیْبٌ لَّا

حدیث 70:

اخرجه ابن خزیمه فی "صحیحه" رقم الحدیث:2282 اخرجه الطبرانی فی "معجمه الاوسط" رقم الحدیث:6126

اخرجه الطبرانی فی "معجمه الکبیر" رقم الحدیث:154

Marfat.com

نَعْرِفُهُ مِنْ حَدِيْثِ الْاَعْمَشِ اِلَّا مِنْ هٰذَا الْوَجْهِ

✧✧ حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں' نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا ہے: جو شخص رات بسر کرے اور اس کے ہاتھ پر کچھ چکنائی موجود ہو اور پھر اسے کوئی چیز کاٹ لے تو وہ صرف اپنے آپ کو ملامت کرے۔

یہ حدیث ''حسن غریب'' ہے ہم اسے صرف اعمش کے اسی حوالے سے جانتے ہیں۔

حدیث 71:

اخرجه الحاكم فی "المستدرك" رقم الحديث:7127
اخرجه ابوداؤد فی "سننه" رقم الحديث:3852
اخرجه الترمذی فی " جامعه" رقم الحديث:1860
اخرجه ابن ماجه فی "سننه" رقم الحديث:3297
اخرجه الدارمی فی "سننه" رقم الحديث:2063
اخرجه الامام احمد فی "مسنده" رقم الحديث:7559
اخرجه ابن حبان فی "صحيحه" رقم الحديث:5521
اخرجه النسائی فی " سننه الكبرٰی" رقم الحديث:6901
اخرجه البيهقی فی "سننه الكبرٰی" رقم الحديث:14382
اخرجه ابويعلی فی "مسنده" رقم الحديث:6748
اخرجه الطبرانی فی "معجمه الصغير" رقم الحديث:816
اخرجه الطبرانی فی " معجمه الكبير" رقم الحديث:5435
اخرجه البخاری فی "الادب المفرد" رقم الحديث:1219

Marfat.com

كِتَابُ الْاَشْرِبَةِ عَنْ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ

کتاب: مشروبات کے متعلق جو نبی اکرم ﷺ سے منقول ہے

بَاب مَا جَآءَ فِيْ شَارِبِ الْخَمْرِ

باب 1: شراب پینے والے کے بارے میں جو کچھ منقول ہے

72-حَدَّثَنَا اَبُوْ زَكَرِيَّا يَحْيَى بْنُ دُرُسْتَ الْبَصْرِيُّ حَدَّثَنَا حَمَّادُ بْنُ زَيْدٍ عَنْ اَيُّوْبَ عَنْ نَّافِعٍ عَنِ ابْنِ عُمَرَ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كُلُّ مُسْكِرٍ خَمْرٌ وَّكُلُّ مُسْكِرٍ حَرَامٌ وَّمَنْ شَرِبَ الْخَمْرَ فِي الدُّنْيَا فَمَاتَ وَهُوَ يُدْمِنُهَا لَمْ يَشْرَبْهَا فِي الْاٰخِرَةِ قَالَ وَفِي الْبَاب عَنْ اَبِيْ هُرَيْرَةَ وَاَبِيْ سَعِيْدٍ وَّعَبْدِ اللّٰهِ بْنِ عَمْرٍو وَابْنِ عَبَّاسٍ وَّعُبَادَةَ وَاَبِيْ مَالِكٍ الْاَشْعَرِيِّ قَالَ اَبُوْ عِيْسٰى حَدِيْثُ ابْنِ عُمَرَ حَدِيْثٌ حَسَنٌ صَحِيْحٌ وَّقَدْ رُوِيَ مِنْ غَيْرِ وَجْهٍ عَنْ نَّافِعٍ عَنِ ابْنِ عُمَرَ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَرَوَاهُ مَالِكُ بْنُ اَنَسٍ عَنْ نَّافِعٍ عَنِ ابْنِ عُمَرَ مَوْقُوْفًا فَلَمْ يَرْفَعْهُ

✧✧ حضرت نافع رضی اللہ عنہ' حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہما کا یہ بیان نقل کرتے ہیں۔ نبی اکرم ﷺ نے ارشاد فرمایا ہے: ہر نشہ دینے والی چیز خمر ہے اور ہر نشہ دینے والی چیز حرام ہے جو شخص دنیا میں خمر پیئے گا اور مر جائے گا جبکہ وہ اسے باقاعدگی کے ساتھ پیتا ہو تو وہ

حدیث 72:

اخرجه البخاری فی "صحیحه" رقم الحديث:5253

اخرجه مسلم فی "صحیحه" رقم الحديث:2003

اخرجه ابوداؤد فی "سننه" رقم الحديث:3670

اخرجه النسائی فی "سننه" رقم الحديث:5673

اخرجه ابن ماجه فی "سننه" رقم الحديث:3373

اخرجه الامام مالك فی "المؤطا" رقم الحديث:1542

اخرجه الدارمی فی "سننه" رقم الحديث:2090

اخرجه الامام احمد فی "مسنده" رقم الحديث:5730

اخرجه ابن حبان فی "صحیحه" رقم الحديث:5366

اخرجه الحاكم فی "المستدرك" رقم الحديث:7230

اخرجه النسائی فی "سننه الكبرىٰ" رقم الحديث:5183

اخرجه البیهقی فی "سننه الكبرىٰ" رقم الحديث:17118

اخرجه الطیالسی فی "مسنده" رقم الحديث:1857

اخرجه عبد بن حكيم الكسی فی "مسنده" رقم الحديث:770

اخرجه عبدالرزاق الصنعانی فی "مصنفه" رقم الحديث:17056

Marfat.com

اسے آخرت میں نہیں پی سکے گا۔

امام ترمذی رحمۃ اللہ علیہ نے فرمایا: اس بارے میں حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ، حضرت ابو سعید خدری رضی اللہ عنہ، حضرت عبداللہ بن عمرو رضی اللہ عنہ، حضرت عبادہ بن صامت رضی اللہ عنہ، حضرت ابو مالک اشعری رضی اللہ عنہ اور حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما سے احادیث منقول ہیں۔

حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہما سے منقول ''حسن صحیح'' ہے

اس روایت کو اس کے علاوہ دوسری صورت میں بھی نقل کیا گیا ہے جسے نافع نے حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہما کے حوالے سے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم سے نقل کیا ہے۔

امام مالک بن انس رضی اللہ عنہ نے اسے نافع کے حوالے سے حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہما سے موقوف روایت کے طور پر نقل کیا ہے۔ اسے مرفوع کے طور پر نقل نہیں کیا۔

73- حَدَّثَنَا قُتَيْبَةُ حَدَّثَنَا جَرِيرُ بْنُ عَبْدِ الْحَمِيدِ عَنْ عَطَاءِ بْنِ السَّائِبِ عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ عُبَيْدِ بْنِ عُمَيْرٍ عَنْ اَبِيهِ قَالَ قَالَ عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ عُمَرَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَنْ شَرِبَ الْخَمْرَ لَمْ يَقْبَلِ اللّٰهُ لَهٗ صَلَاةً اَرْبَعِينَ صَبَاحًا فَاِنْ تَابَ تَابَ اللّٰهُ عَلَيْهِ فَاِنْ عَادَ لَمْ يَقْبَلِ اللّٰهُ لَهٗ صَلَاةً اَرْبَعِينَ صَبَاحًا فَاِنْ تَابَ تَابَ اللّٰهُ عَلَيْهِ فَاِنْ عَادَ لَمْ يَقْبَلِ اللّٰهُ لَهٗ صَلَاةً اَرْبَعِينَ صَبَاحًا فَاِنْ تَابَ تَابَ اللّٰهُ عَلَيْهِ فَاِنْ عَادَ الرَّابِعَةَ لَمْ يَقْبَلِ اللّٰهُ لَهٗ صَلَاةً اَرْبَعِينَ صَبَاحًا فَاِنْ تَابَ لَمْ يَتُبِ اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَقَاهُ مِنْ نَّهْرِ الْخَبَالِ قِيلَ يَا اَبَا عَبْدِ الرَّحْمٰنِ وَمَا نَهْرُ الْخَبَالِ قَالَ نَهْرٌ مِّنْ صَدِيدِ اَهْلِ النَّارِ قَالَ اَبُوْ عِيسٰى هٰذَا حَدِيثٌ حَسَنٌ وَّقَدْ رُوِيَ نَحْوُ هٰذَا عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ عَمْرٍو وَابْنِ عَبَّاسٍ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ

حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما بیان کرتے ہیں' نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا ہے: جو شخص شراب پی لے گا اس کی نماز چالیس دن تک قبول نہیں ہوگی اگر وہ توبہ کرلے تو اللہ تعالیٰ اس کی توبہ کو قبول کرلے گا اگر وہ دوبارہ پیئے گا تو اللہ تعالیٰ اس کی نماز کو چالیس دن تک قبول نہیں کرے گا اگر وہ پھر توبہ کرلے گا تو اللہ تعالیٰ اس کی توبہ کو قبول کرلے گا اگر وہ پھر پیئے گا تو اللہ تعالیٰ چالیس

حدیث 73:

اخرجه النسائی فی "سننه" رقم الحدیث:5669

اخرجه الدارمی فی "سننه" رقم الحدیث:2091

اخرجه ابن حبان فی "صحیحه" رقم الحدیث:5357

اخرجه النسائی فی "سننه الکبریٰ" رقم الحدیث:5178

اخرجه الطیالسی فی "مسنده" رقم الحدیث:1901

اخرجه ابن ابی شیبة فی "مصنفه" رقم الحدیث:24061

اخرجه ابن ماجه فی "سننه" رقم الحدیث:6677

اخرجه الامام احمد فی "مسنده" رقم الحدیث:4917

اخرجه الحاکم فی "المستدرك" رقم الحدیث:7232

اخرجه ابویعلی فی "مسنده" رقم الحدیث:5607

اخرجه عبد بن حکیم الکسی فی "مسنده" رقم الحدیث:983

Marfat.com

دن تک اس کی نماز کو قبول نہیں کرے گا اگر وہ پھر توبہ کر لے گا تو اللہ تعالیٰ اس کی توبہ کو قبول کر لے گا اور پھر اگر وہ چوتھی مرتبہ پیئے گا تو اللہ تعالیٰ اس کی نماز کو چالیس دن تک قبول نہیں کرے گا پھر اگر وہ توبہ کرے گا تو اللہ تعالیٰ اس کی توبہ کو قبول نہیں کرے گا اور اسے نہر ''خبال'' میں سے پلائے گا۔

ان سے دریافت کیا گیا اے ابوعبدالرحمٰن! نہر ''خبال'' کیا ہے؟ انہوں نے بتایا: اہل جہنم کی پیپ کی نہر ہے۔

امام ترمذی رحمۃ اللہ علیہ نے فرمایا: یہ حدیث ''حسن'' ہے۔ اس کو اسی طرح حضرت عبداللہ بن عمرو رضی اللہ عنہما کے حوالے سے اور حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما کے حوالے سے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم سے فرمان کے طور پر روایت کیا گیا ہے۔

حرمت شراب کا بیان

يٰۤاَيُّهَا الَّذِيْنَ اٰمَنُوْۤا اِنَّمَا الْخَمْرُ وَالْمَيْسِرُ وَالْاَنْصَابُ وَالْاَزْلَامُ رِجْسٌ مِّنْ عَمَلِ الشَّيْطٰنِ فَاجْتَنِبُوْهُ لَعَلَّكُمْ تُفْلِحُوْنَ ۔ (المائدہ،۹۰)

امام ابوعبداللہ قرطبی لکھتے ہیں کہ اس میں سترہ مسائل ہیں۔

مسئلہ نمبر۱۔ اللہ تعالیٰ کا ارشاد ہے: (آیت) یایها الذین امنوا ان اشیاء کے ترک کرنے کے ساتھ مومنوں کو خطاب کیا ہے، کیونکہ ان شہوات اور عادات کے ساتھ زمانہ جاہلیت میں ملوث تھے اور ان کے نفوس پر یہ غالب تھیں۔ پس بہت سے مومنوں کے نفوس میں کچھ باقی تھیں۔ ابن عطیہ نے کہا (۱): اس قبیل سے تھا پرندوں کو دیکھ کر کام کو نہ جانا اور کتب وغیرہ سے فال لینا اور اس طرح کی بیہودہ چیزیں جو آج کل جاہل لوگ کرتے ہیں، رہا خمر (شراب) ابھی تک یہ حرام نہیں کی گئی اس کی مکمل حرمت جنگ احد کے واقعہ کے بعد تیسرے سال نازل ہوئی اور جنگ احد ہجرت کے تیسرے سال شوال میں ہوئی۔ اس کا اشتقاق پہلے گزر چکا ہے رہا المیسر (جوا) سورۃ بقرہ میں اس کا ذکر گزر چکا ہے، رہا الانصاب تو بعض علماء نے فرمایا: اس سے مراد بت ہیں۔ بعض نے فرمایا: اس سے مراد نرد اور شطرنج کا کھیل ہے اس کا بیان سورۃ یونس آیت ۳۲ میں (آیت) فماذا بعد الحق الا الضلال کے تحت آئے گا۔

رہا الازلام اس سے مراد تیر ہیں اس کے بارے میں پہلی سورت میں گزر چکا ہے۔ کہا جاتا ہے: بیت اللہ شریف میں خدام اور بتوں کے خدام کے پاس تیر تھے کوئی شخص آتا جب وہ کسی کام کا ارادہ کرتا تو اس سے کوئی تیر نکالتا اگر اس پر لکھا ہوا ہوتا امرنی ربی (میرے رب نے مجھے حکم دیا) تو وہ کام کو چلا جاتا خواہ اسے پسند ہوتا یا ناپسند ہوتا۔

مسئلہ نمبر۲۔ شراب کی حرمت بتدریج ہوئی اور بہت سے واقعات کے ساتھ ہوئی، کیونکہ وہ لوگ شراب کے بہت حریص تھے اور سب سے پہلے شراب کے متعلق یہ نازل ہوا: (آیت) یسئلونك عن الخمر والمیسر قل فیهما اثم کبیر ومنافع للناس (بقرہ:۲۱۹) یعنی اس کی تجارت میں منافع ہیں۔ جب یہ آیت نازل ہوئی تو بعض لوگوں نے شراب کو ترک کر دیا اور انہوں نے کہا: جس میں بڑا گناہ ہے اس کی ہمیں ضرورت نہیں اور بعض لوگوں نے اسے ترک نہ کیا انہوں نے کہا: ہم اس کی منفعت لیتے ہیں اور اس کا گناہ چھوڑتے ہیں پھر یہ آیت نازل ہوئی: (آیت) لاتقربوا الصلوة وانتم سکری (النساء:۴۳) بعض لوگوں نے

Marfat.com

پھر اس کو چھوڑ دیا اور کہا: ہمیں اس کی حاجت نہیں جو ہمیں نماز سے غافل کر دے اور بعض نے نماز کے اوقات کے علاوہ شراب پی حتی کہ یہ آیت نازل ہوئی: (آیت) یایھا الذین امنوا انما الخمر والمیسر والانصاب والازلام رجس۔

پس لوگوں پر یہ مطلقاً حرام ہوگئی حتی کہ بعض نے کہا: اللہ تعالیٰ نے شراب سے زیادہ کسی چیز کو شدت سے حرام نہیں فرمایا۔

ابومیسرہ نے کہا: یہ حضرت عمر بن خطاب کے سبب نازل ہوئی انہوں نے نبی کریم (صلی اللہ علیہ وسلم) کے لیے شراب کے عیوب ذکر کیے اور شراب کی وجہ سے لوگوں پر کیفیات نازل ہوتی تھی اللہ تعالیٰ سے انہوں نے اس کی حرمت کی دعا مانگی اللھم بین لنافی الخمر بیاناشافیا ۔ اے اللہ! شراب کے بارے ہمارے لیے شافی بیان فرما، تو یہ آیات نازل ہوئیں۔ حضرت عمر نے کہا: انتھینا انتھینا ہم رک گئے، ہم رک گئے (۱)۔ سورۃ بقرہ میں اور سورۃ النساء میں یہ گزر چکا ہے۔

ابوداؤد نے حضرت ابن عباس (رضی اللہ عنہما) سے روایت کیا ہے فرمایا: (آیت) یایھا الذین امنوا لاتقربوا الصلوۃ وانتم سکری (النساء:۴۳) اس آیت کو سورۃ مائدہ کی آیت (آیت) انما الخمر والمیسر والانصاب نے منسوخ کردیا (۲) اور صحیح مسلم میں حضرت سعد بن ابی وقاص سے مروی ہے فرمایا: میرے متعلق قرآنی آیات نازل ہوئیں۔ اس میں فرمایا: میں انصار کے ایک گروہ کے پاس آیا، انہوں نے کہا: ادھر آؤ ہم تجھے کھانا کھلائیں گے اور شراب پلائیں گے۔ یہ شراب کے حرام ہونے سے پہلے کی بات ہے۔ فرمایا: میں ان کے پاس ایک باغ میں آیا وہاں اونٹ کا بھونا ہوا سر اور شراب کا مٹکا تھا۔ فرمایا: میں نے ان کے ساتھ کھایا، پیا۔ فرمایا: میں نے ان کے پاس انصار اور مہاجرین کا ذکر کیا۔ میں نے کہا: مہاجرین، انصار سے افضل ہیں۔ فرمایا: ایک شخص نے اونٹ کے جبڑے اٹھائے اور مجھے اس کے ساتھ مارا پس میرا ناک زخمی ہوگیا۔ ایک روایت میں ہے: اس نے ناک چیر دیا، اور سعد کا ناک چیرا ہوا تھا۔ میں رسول اللہ (صلی اللہ علیہ وسلم) کے پاس آیا اور سارا واقعہ عرض کیا۔ اللہ تعالیٰ نے میرے بارے میں یعنی شراب کے بارے میں ان کا ذکر کیا۔ یہ ارشاد نازل ہوا (آیت) انما الخمر والمیسر والانصاب والازلام رجس من عمل الشیطان فاجتنبوہ۔

مسئلہ نمبر ۳۔ یہ احادیث دلالت کرتی ہیں کہ شراب پینا اس وقت مباح معمول اور معروف تھا نہ اس پر انکار کیا گیا اور نہ اسے بدلا گیا۔ نبی کریم (صلی اللہ علیہ وسلم) نے اس پر اسے قائم رکھا اس میں کوئی اختلاف نہیں ہے اس پر سورۃ النساء کی آیت دلالت کرتی ہے (آیت) لاتقربوا الصلوۃ وانتم سکری (النساء:۴۳) جیسا کہ پہلے گزرا ہے کیا ان کے لیے اس کا مقدار کا پینا مباح تھا جو نشہ دیتی تھی؟ حضرت حمزہ کا واقعہ اس میں ظاہر ہے جب انہوں نے حضرت علی (رضی اللہ عنہ) کی اونٹنیوں کی کوکھیں چیر دی تھی اور ان کی کہانیں کاٹ دی تھیں، حضرت علی (رضی اللہ عنہ) نے اس بارے میں نبی کریم (صلی اللہ علیہ وسلم) کو بتایا آپ حضرت حمزہ کے پاس آئے۔ حضرت حمزہ سے نبی کریم (صلی اللہ علیہ وسلم) کے متعلق ایسا کلام صادر ہوا جو نبی کریم (صلی اللہ علیہ وسلم) کے احترام، توقیر اور اکرام کے مخالف تھا جو دلیل ہے کہ حضرت حمزہ کی عقل ختم ہو چکی تھی نشہ آور شراب پینے کی وجہ سے، اسی وجہ سے راوی نے فرمایا: رسول اللہ (صلی اللہ علیہ وسلم) جان گئے کہ وہ نشہ میں دھت ہیں، پھر نبی کریم (صلی اللہ علیہ وسلم) نے حضرت حمزہ پر

Marfat.com

انکار نہ کیا اور نہ ان پر سختی کی، نہ حالت نشہ میں اور نہ اس کے بعد بلکہ آپ الٹے پاؤں لوٹے اور باہر نکل آئے۔ جب حضرت حمزہ نے کہا: تم تو میرے باپ کے غلام ہو۔ یہ اس کے خلاف ہے جو اصولیوں نے کہا ہے اور جو انہوں نے بیان کیا ہے، کیونکہ انہوں نے کہا: ہر شریعت میں نشہ حرام تھا، کیونکہ شرائع بندوں کے مصالح ہوتی ہیں نہ کہ مفاسد ہوتی ہیں اور مصالح کی اصل عقل ہے جیسا کہ مفاسد کی اصل عقل کا ضائع ہونا ہے پس ہر وہ چیز جو عقل کو ضائع کر دے یا اس میں تشویش پیدا کر دے اس سے منع واجب ہے مگر یہ کہ حضرت حمزہ کی حدیث کو اس پر محمول کیا جائے کہ انہوں نے اس کے پینے سے نشہ کا قصد نہیں کیا تھا لیکن وہ جلدی اثر کر گئی اور ان کے دماغ پر غالب آ گئی۔ واللہ اعلم

مسئلہ نمبر ۴۔ اللہ تعالیٰ کا ارشاد ہے: رجس حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہ نے اس آیت میں فرمایا: رجس سے مراد ناراضگی ہے، جب کہ بدبودار چیز پائخانہ اور غلاظت کو رجس کہا جاتا ہے الرجز زا کے ساتھ ہو تو اس کا معنی عذاب ہے اور الرکس کا معنی غلاظت ہے اور الرجس کا لفظ دونوں کے لیے استعمال ہوتا ہے (۱)۔ (آیت) من عمل الشیطان یعنی شیطان کے ابھارنے اور مزین کرنے کی وجہ سے بعض نے فرمایا: وہ ان امور کے آغاز پر تو خود عمل کرتا ہے حتی کہ پھر وہ ان میں شیطان کی اقتدا کرتا ہے۔

مسئلہ نمبر ۵۔ اللہ تعالیٰ کا ارشاد ہے: فاجتنبوہ یعنی اس سے دور ہٹ جاؤ۔ اللہ تعالیٰ نے ان امور سے دور رہنے کا حکم دیا ہے اور امر کے صیغہ سے ذکر فرمایا نیز احادیث کی نصوص اور اجماع امت بھی ان کی حرمت پر موجود ہے پس تحریم کی جہت سے اجتناب ثابت ہوا، اس کے ساتھ شراب حرام کی گئی۔ علماء کے درمیان کوئی اختلاف نہیں کہ سورۃ مائدہ شراب کی حرمت کے ساتھ نازل ہوئی۔ یہ مدینہ طیبہ میں سب سے آخر میں نازل ہوئی۔ تحریم مردار، خون اور لحم الخنزیر میں نازل ہوئی۔

(آیت) قل لا اجد (الانعام: ۱۴۵) اور دوسری آیات میں تو وہ خبر کے انداز میں نازل ہوئی جب کہ شراب کی حرمت نہی اور زجر کے انداز میں نازل ہوئی یہ موکد تحریم ہے۔ حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہ نے روایت کیا ہے فرمایا: جب شراب کی تحریم نازل ہوئی تو رسول اللہ (صلی اللہ علیہ وسلم) کے اصحاب ایک دوسرے کے پاس گئے اور کہا کہ شراب حرام کر دی گئی ہے اور شرک کے برابر کی گئی ہے یعنی بتوں کے لیے ذبح کے ساتھ ملایا ہے اور وہ شرک ہے پھر (آیت) لعلکم تفلحون کو معلق کیا فلاح کو امر کے ساتھ معلق کیا یہ وجوب کی تاکید پر دلیل ہے۔

مسئلہ نمبر ۶۔ شراب کی تحریم اور شرع کے اس کو خبیث سمجھنے اور اس پر رجس کا اطلاق کرنے اور اس سے اجتناب کا امر دینے سے جمہور علماء نے اس کی نجاست کا حکم سمجھا ہے اور اس میں جمہور علماء کی ربیعہ، لیث بن سعد اور مزنی، امام شافعی اور بعض بغدادی علماء اور قروی علماء متاخرین نے مخالفت کی ہے۔ یہ علماء کہتے ہیں: شراب پاک ہے۔ حرام صرف اس کا پینا ہے۔ سعید بن حداد قروی نے اس کی طہارت پر، مدینہ طیبہ کی گلیوں میں اس کے بہائے جانے پر استدلال کیا ہے۔ فرماتے ہیں: اگر یہ ناپاک ہوتی تو صحابہ کرام اسے گلیوں میں نہ بہاتے اور رسول اللہ (صلی اللہ علیہ وسلم) بھی اس سے منع فرماتے جس طرح کے راستوں میں پیشاب کرنے سے منع فرمایا۔

Marfat.com

اس کا جواب یہ ہے کہ صحابہ کرام نے ایسا اس لیے کیا تھا، کیونکہ ان کے لیے تہہ خانے اور کنویں نہیں تھے جن میں وہ شراب کو بہاتے، کیونکہ ان کے عام حالت ایسے ہی تھے کہ ان کی لیٹرینیں گھروں میں نہ تھیں، حضرت عائشہ (رضی اللہ عنہا) نے فرمایا: وہ گھروں میں لیٹرینیں بنانا ناپسند کرتے تھے اور اس شراب کو مدینہ سے باہر لے جانے میں کلفت اور مشقت تھی نیز اس سے حکم پر فورا عمل سے تاخیر لازم آتی اور اس سے بچنا ممکن بھی تھا، کیونکہ مدینہ طیبہ کے راستے وسیع تھے اور شراب بھی اتنی زیادہ نہ تھی کہ وہ نہر بن جاتی اور پورے راستہ کو گھیر لیتی بلکہ وہ تھوڑی جگہوں پر تھی جس سے بچاؤ ممکن تھا۔ نیز اس عمل میں اس کو بہانے کی شہرت کا فائدہ بھی موجود تھا تاکہ شراب کی حرمت اس کے تلف کرنے کے ساتھ پھیل جائے اور اس سے نفع حاصل نہ کیا جائے اور لوگ اس پر موافقت کریں۔ واللہ اعلم

اگر یہ کہا جائے کہ تنجیس (ناپاک قرار دینا) حکم شرعی ہے اور اس میں کوئی نص نہیں ہے اور کسی چیز کے حرام ہونے سے پہلے اس کا نجس (ناپاک ہونا) لازم نہیں آتا، شرع میں بہت سی حرام چیزیں ایسی ہیں جو نجس نہیں ہیں۔ ہم کہیں گے: اللہ تعالیٰ نے فرمایا: رجس یہ شراب کی نجاست پر دلالت کرتا ہے، کیونکہ لغت میں رجس کا معنی نجاست ہے پھر اگر ہم یہ التزام کریں کہ ہم کوئی حکم نہ لگائیں مگر جن میں کوئی نص پائیں تو شریعت معطل ہو جائے گی، کیونکہ شریعت میں نصوص کم ہیں، پس پیشاب، پاخانہ، خون، مردار وغیرہ کی نجاست پر کون سی نص موجود ہے؟ یہ ظواہر، عمومات اور قیاس ہیں مزید سورۃ الحج میں اس معنی کی وضاحت آئے گی انشاء اللہ تعالیٰ۔

مسئلہ نمبر ۷۔ اللہ تعالیٰ کا ارشاد ہے: (آیت) فاجتنبوہ یہ مطلق اجتناب پر دلالت کرتا ہے کہ کسی اعتبار سے بھی اس سے نفع نہ اٹھایا جائے نہ پینے کا نہ بیچنے کا، نہ سرکہ بنانے کا، نہ علاج کا، نہ کوئی اور۔ اس پر احادیث دلالت کرتی ہیں، مسلم نے حضرت ابن عباس (رضی اللہ عنہما) سے روایت کی ہے کہ ایک شخص نے رسول اللہ (صلی اللہ علیہ وسلم) کو ایک مشکیزہ شراب تحفہ میں دیا، رسول اللہ (صلی اللہ علیہ وسلم) نے اسے فرمایا: کیا تجھے معلوم ہے کہ اللہ تعالیٰ نے اسے حرام کیا ہے؟ اس نے کہا: نہیں حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہنے فرمایا: پھر اس نے ایک شخص سے سرگوشی کی۔ رسول اللہ (صلی اللہ علیہ وسلم) نے اس سے پوچھا: تو نے اس سے کیا سرگوشی کی ہے اس نے کہا: میں نے اسے بیچنے کا حکم دیا ہے آپ (صلی اللہ علیہ وسلم) نے فرمایا: جس ذات نے اس کا پینا حرام کیا ہے اس نے اس کا بیچنا بھی حرام کیا ہے۔ فرمایا: اس نے اپنا منہ کھول دیا حتی کہ ساری شراب نکل گئی۔ یہ ہمارے بیان کی دلیل ہے، کیونکہ اگر اس میں کوئی جائز منفعت ہوتی تو رسول اللہ (صلی اللہ علیہ وسلم) اس کو بیان فرما دیتے جیسا کہ مردار بکری کے بارے فرمایا تم نے اس کی کھال کیوں نہیں اتاری اور پھر اسے دباغت کیوں نہیں کیا اور پھر اس سے نفع کیوں نہیں اٹھایا؟

مسئلہ نمبر ۸۔ خون اور شراب کی بیع کی تحریم پر مسلمانوں کا اجماع ہے اس میں غلاظت اور تمام نجاسات اور ان تمام چیزوں کی بیع کی حرمت پر دلیل ہے جن کا کھانا حلال نہیں ہے اسی وجہ سے واللہ اعلم۔ امام مالک کے نزدیک چوپاؤں کا گوبر بیچنا مکروہ ہے۔ اور ابن القاسم نے اس میں رخصت دی ہے، کیونکہ اس میں منفعت ہے قیاس وہ ہے جو امام مالک نے کہا ہے، یہی امام شافعی

Marfat.com

کا مذہب ہے یہ حدیث اس کی صحت پر شاہد ہے۔

مسئلہ نمبر ۹۔ جمہور فقہاء کا خیال ہے کہ کسی کے لیے شراب کو سرکہ بنانا جائز نہیں اگر سرکہ بنانا جائز ہوتا تو رسول اللہ (صلی اللہ علیہ وسلم) اس شخص کو مشکیزہ کا منہ کھولنے نہ دیتے تاکہ اس میں جو کچھ ہے نکل نہ جائے، کیونکہ سرکہ مال ہے اور نبی کریم (صلی اللہ علیہ وسلم) نے مال کو ضائع کر دیا۔

حضرت عثمان بن ابی العاص نے یتیم کی شراب بہادی تھی آپ (صلی اللہ علیہ وسلم) سے اسے سرکہ بنانے کی اجازت طلب کی گئی تو آپ (صلی اللہ علیہ وسلم) نے فرمایا: نہیں۔ آپ نے سرکہ بنانے سے منع فرمایا۔ اہل حدیث اور اہل الرائے کی ایک جماعت کی یہی رائے ہے اور سحنون بن سعید کا میلان بھی اسی طرف ہے، دوسرے علماء نے کہا: شراب کو سرکہ بنانے میں کوئی حرج نہیں انسان کے عمل سے جو سرکہ بن گئی اس کے کھانے میں کوئی حرج نہیں۔ یہی ثوری، اوزاعی، لیث بن سعد اور کوفیوں کا قول ہے۔

امام ابوحنیفہ نے فرمایا: اگر شراب میں کستوری اور نمک ڈالی گئی پھر وہ مربی بن گیا اور شراب کی حالت بدل گئی تو جائز ہے۔

امام محمد بن حسن نے امام ابوحنیفہ کی المربی میں مخالفت کی ہے فرمایا: سرکہ میں تبدیل کیے بغیر اس سے علاج بھی نہیں کیا جائے گا۔ ابو عمر نے کہا: عراقیوں نے شراب کو سرکہ بنانے میں حضرت ابو درداء کے قول سے حجت پکڑی ہے وہ قول ابو ادریس خولانی عن ابی الدرداء کے واسطہ سے مروی ہے اور قوی نہیں ہے۔ حضرت ابو درداء شراب کا مربی کھاتے تھے وہ کہتے تھے: سورج اور نمک نے اس کی دباغت کی ہے۔ حضرت عمر بن خطاب اور حضرت عثمان بن ابی العاص نے شراب کو سرکہ بنانے کے مسئلہ میں ان کی مخالفت کی ہے اور سنت کے ہوتے ہوئے کسی رائے میں حجت نہیں ہے۔ (وباللہ التوفیق)

یہ بھی احتمال ہے کہ سرکہ بنانے سے منع ابتداء اسلام میں ہو جب اس کی تحریم نازل ہوئی تھی تاکہ اسے ہمیشہ روکے نہ رکھیں، کیونکہ اس کے پینے کا زمانہ قریب تھا اس سے قطعی طور پر ان کے ارادہ میں عادت کو ختم کرنا تھا جب صورت حال اس طرح ہے تو اس کو سرکہ بنانے کے متعلق نہی میں اور اس کو بہانے کے حکم میں یہ نہ تھا کہ اس کا کھانا ممنوع ہے جب سرکہ بن جائے، اشہب نے امام مالک سے روایت کیا ہے فرمایا: جب نصرانی شراب کو سرکہ بنا دے تو اس کو کھانے میں کوئی حرج نہیں، اسی طرح ہے اگر مسلمان اسے سرکہ بنا دے اور وہ اللہ تعالیٰ سے استغفار کرے۔ اس روایت کو ابن عبد الحکم نے اپنی کتاب میں ذکر کیا ہے۔ صحیح وہ ہے جو امام مالک نے ابن القاسم اور ابن وہب کی روایت میں ذکر کیا ہے کہ کسی مسلمان کے لیے شراب سے علاج کرنا صحیح نہیں حتی کہ وہ اسے سرکہ بنا دے اور اسے بیچنا بھی جائز نہیں بلکہ وہ اسے انڈیل دے۔

مسئلہ نمبر ۱۰۔ امام مالک اور ان کے اصحاب کا قول مختلف نہیں کہ جب شراب خود بخود سرکہ بن جائے تو اس کا کھانا حلال ہے یہی حضرت عمر بن خطاب، قبیصہ، ابن شہاب اور امام شافعی کا ایک قول ہے۔ یہ اکثر فقہاء کے مذہب کا ماحصل ہے۔

مسئلہ نمبر ۱۱۔ ابن خویز منداد نے ذکر کیا ہے کہ شراب کی ملکیت ہوگی اور انہوں نے اس کو اس طرف لوٹایا ہے کہ اس سے گلہ کے پھندے کو دور کیا جائے گا اور اس سے آگ بجھائی جائے گی۔ یہ نقل امام مالک سے معروف نہیں بلکہ یہ تو اس کے قول پر ہے جو

Marfat.com

اس کو پاک خیال کرتا ہے، اگر اس کی ملکیت جائز ہوتی تو نبی کریم (صلی اللہ علیہ وسلم) اس کو بہانے کا حکم نہ دیتے، نیز ملکیت نفع کی ایک صورت ہے اور اس کو بہانے کے ساتھ وہ نفع باطل ہو گیا۔

مسئلہ نمبر ۱۲۔ یہ آیت دلیل ہے کہ نرد اور شطرنج بطور جوا کھیلنا یا جوا کے بغیر کھیلنا حرام ہے، کیونکہ اللہ تعالیٰ نے جب شراب کو حرام کیا تو اس معنی کی خبر دی جو اس میں تھا فرمایا: (آیت) یایھا الذین امنو انما الخمر والمیسر پھر فرمایا: انما یرید الشیطان ان یوقع بینکم العداوۃ والبغضاء اور ہر وہ کھیل جس کا قلیل کثیر کی طرف دعوت دے اور وہ کھیلنے والوں کے درمیان عداوت اور بغض کو پیدا کرے اللہ تعالیٰ کے ذکر اور نماز سے روکے وہ شراب پینے کی طرح ہے اور اس کی مثل حرام ہونا ثابت کیا ہے۔ اگر یہ کہا جائے کہ شراب پینا تو نشہ کا باعث بنتا ہے انسان اس کے ساتھ نماز پر قادر نہیں ہوتا جب کہ نرد اور شطرنج میں یہ معنی نہیں اس کا جواب یہ ہے کہ اللہ تعالیٰ نے حرمت میں شراب اور جوئے کو جمع کیا ہے اور دونوں کا یہ وصف بیان کیا ہے کہ یہ دونوں لوگوں کے درمیان عداوت اور بغض پیدا کرتے ہیں اور اللہ کے ذکر اور نماز سے روکتے ہیں۔ یہ معلوم ہے کہ شراب اگر نشہ دیتی ہے تو جوا نشہ نہیں دیتا پھر اللہ کے نزدیک ان میں افتراق نہیں ہے جو تحریم میں ان کے درمیان برابری سے مانع ہو، کیونکہ دونوں معانی کے اعتبار سے مشترک ہیں نیز شراب کا قلیل، نشہ نہیں دیتا جس طرح نرد اور شطرنج کا کھیل نشہ نہیں دیتا پھر بھی شراب کا قلیل، کثیر کی طرح حرام ہے کوئی انکار نہیں کیا جاتا کہ نرد اور شطرنج شراب کی طرح حرام ہیں اگرچہ نشہ نہیں دیتی نیز کھیل کا آغاز غفلت کا موجب ہے اور وہ غفلت جو دل پر غالب آتی ہے وہ نشہ کی جگہ ہوتی ہے۔ اگر شراب حرام کی گئی ہے، کیونکہ یہ نشہ دیتی ہے اور نشہ کی وجہ سے نماز روکتی ہے پس نرد اور شطرنج کا کھیل بھی حرام ہونا چاہیے، کیونکہ وہ بھی غافل کرتا ہے اور نماز سے روکتا ہے۔

مسئلہ نمبر ۱۳۔ یہ روایت دلیل ہے کہ اسے ناسخ نہیں پہنچی وہ سابقہ اباحت سے استدلال کرنے والا تھا پس یہ دلیل ہے کہ ناسخ کے وجود کے ساتھ حکم نہیں اٹھتا جیسا کہ بعض اصولیوں نے کہا ہے بلکہ ناسخ کے پہنچنے کا ساتھ حکم اٹھتا ہے جیسا کا اس پر یہ حدیث دلالت کرتی ہے یہ صحیح ہے، کیونکہ نبی کریم نے اسے توبیخ نہیں فرمائی بلکہ اس کے لیے حکم بیان فرمایا، کیونکہ وہ پہلے عمل کے ساتھ مخاطب تھا اگر اسے ترک کرتا تو بلا اختلاف نافرمانی کرنے والا ہوتا، اگرچہ ناسخ وجود میں پایا بھی گیا تھا اس طرح اہل قبا کے لیے واقع ہوا تھا جب وہ بیت المقدس کی طرف منہ کر کے نماز پڑھ رہے تھے کہ ایک آنے والا اور انہیں ناسخ کے بارے میں بتایا تو وہ کعبہ کی طرف پھر گئے۔ یہ سورۃ بقرہ میں گزر چکا ہے والحمد للہ۔ اس میں الخمر (شراب) اور اس کے اشتقاق اور میسر کا ذکر گزر چکا ہے انصاب اور ازلام کے بارے اس سورۃ کے آغاز میں گزر چکا ہے۔

مسئلہ نمبر ۱۴۔ اللہ تعالیٰ کا ارشاد ہے: (آیت) انما یرید الشیطان ان یوقع بینکم العداوۃ والبغضاء فی الخمر والمیسر۔ اس آیت میں اللہ تعالیٰ نے بندوں کو آگاہ فرمایا کہ شیطان ہمارے درمیان شراب کے ذریعے عداوت اور بغض پیدا کرنا چاہتا ہے، پس اسی نے ہمیں اس سے محتاط رہنے کا حکم دیا اور ہمیں اس سے منع فرمایا۔ روایت ہے کہ انصار دو قبیلوں نے شراب پی اور بعض نے بعض کے ساتھ مذاق کیا جب وہ ہوش میں آئے تو بعض نے اس کے آثار دیکھے جو دوسروں نے اس کے ساتھ کیا تھا وہ

Marfat.com

آپس میں بھائی بھائی تھے اور دلوں میں کسی قسم کا بغض نہ تھا تو بعض کہنے لگے: اگر میرا بھائی مجھ پر رحم کرنے والا ہوتا تو میرے ساتھ ایسا نہ کرتا پس اس طرح ان کے درمیان کینہ اور بغض پیدا ہوگیا پس اللہ تعالیٰ نے یہ آیت نازل فرمائی: (آیت) انما یرید الشیطان ان یوقع بینکم العداوۃ والبغضاء، الایۃ

مسئلہ نمبر ۱۵۔ اللہ تعالیٰ کا ارشاد ہے: (آیت) ویصدکم عن ذکر اللّٰہ وعن الصلوۃ فرمایا: جب تم نشہ میں ہو جاؤ گے تو تم اللہ کا ذکر نہ کرو گے اور نہ نماز پڑھو گے اگر تم نماز پڑھو گے تو تم پر خلط ملط کر دے گا جس طرح اس نے حضرت علی کے ساتھ کیا، یہ بھی روایت ہے کہ حضرت عبدالرحمٰن کے ساتھ کیا ہے جیسا کہ سورۃ النساء میں گزرا ہے۔ حضرت عبیداللہ بن عمر نے فرمایا: قاسم بن محمد سے شطرنج کے بارے پوچھا گیا کہ کیا یہ جوا ہے اور نرد کے بارے پوچھا گیا کیا یہ جوا ہے؟ انہوں نے کہا: ہر وہ کھیل جو اللہ تعالیٰ کے ذکر اور نماز سے روک دے وہ میسر ہے۔ ابو عبید نے کہا: انہوں نے اس آیت سے استدلال کیا ہے: (آیت) ویصدکم عن ذکر اللّٰہ وعن الصلوۃ، الایۃ۔

مسئلہ نمبر ۱۶۔ اللہ تعالیٰ کا ارشاد ہے: (آیت) فھل انتم منتھون جب حضرت عمر (رضی اللہ عنہ) نے جان لیا کہ یہ وعید، انتھوا کے معنی پر شدید ہے، تو حضرت عمر نے کہا: ہم شراب سے رک گئے۔ نبی کریم (صلی اللہ علیہ وسلم) نے منادی کو حکم دیا کہ گلیوں میں اعلان کردیں کہ خبردار شراب حرام کی گئی، پس مٹکے ٹوٹ گئے اور شراب بہادی گئی حتیٰ کہ وہ مدینہ کی گلیوں میں بہہ رہی تھی۔

مسئلہ نمبر ۱۷۔ اللہ تعالیٰ کا ارشاد ہے: (آیت) واطیعوا اللّٰہ واطیعوا الرسول واحذروا تحریم تاکید ہے اور وعید میں شدت ہے اور حکم کی پیروی ہے، منہی عنہ سے روکنا ہے۔ واطیعوا پر عطف اچھا ہے، کیونکہ پہلی کلام میں انتھوا کے معنی کی تاکید ہے اور تاکید کے لیے اطیعوا کو ذکر رسول میں مکرر کیا ہے اور مخالفت سے ڈرایا ہے اور آخرت کے عذاب کی دھمکی دی ہے۔ فرمایا: اگر تم نے مخالفت کی (آیت) انما علی رسولنا البلغ المبین یعنی ہمارے ذمہ تو اس تحریم کا پہنچانا ہے اور رسول پر اعمال خیر یا شر کا انجام بیان کرنا ہے۔ (تفسیر قرطبی، سورہ مائدہ، بیروت)

بَاب مَا جَآءَ كُلُّ مُسْكِرٍ حَرَامٌ

باب 2: ہر نشہ آور چیز کے حرام ہونے کے بارے میں جو کچھ منقول ہے

74- حَدَّثَنَا اِسْحٰقُ بْنُ مُوْسَى الْاَنْصَارِيُّ حَدَّثَنَا مَعْنٌ حَدَّثَنَا مَالِكُ بْنُ اَنَسٍ عَنِ ابْنِ شِهَابٍ عَنْ اَبِىْ سَلَمَةَ عَنْ عَائِشَةَ اَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ سُئِلَ عَنِ الْبِتْعِ فَقَالَ كُلُّ شَرَابٍ اَسْكَرَ فَهُوَ حَرَامٌ قَالَ اَبُوْ عِيْسٰى هٰذَا حَدِيْثٌ حَسَنٌ صَحِيْحٌ

✧✧ حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا بیان کرتی ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم سے "بتع" (نامی شراب) کے بارے میں دریافت کیا گیا تو آپ نے فرمایا: ہر وہ مشروب جو نشہ پیدا کرے وہ حرام ہے۔

Marfat.com

امام ترمذی فرماتے ہیں: یہ حدیث ''حسن صحیح'' ہے۔

75-حَدَّثَنَا عُبَيْدُ بْنُ اَسْبَاطِ بْنِ مُحَمَّدٍ الْقُرَشِيُّ الْكُوفِيُّ وَابُوْ سَعِيْدٍ الْاَشَجُّ قَالَا حَدَّثَنَا عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ اِدْرِيْسَ عَنْ مُحَمَّدِ ابْنِ عَمْرٍو عَنْ اَبِىْ سَلَمَةَ عَنِ ابْنِ عُمَرَ قَالَ سَمِعْتُ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُوْلُ كُلُّ مُسْكِرٍ حَرَامٌ قَالَ وَفِى الْبَابِ عَنْ عُمَرَ وَعَلِيٍّ وَّابْنِ مَسْعُوْدٍ وَّاَنَسٍ وَّاَبِىْ سَعِيْدٍ وَّاَبِىْ مُوْسٰى وَالْاَشَجِّ الْعُصَرِيِّ وَدَيْلَمَ وَمَيْمُوْنَةَ وَابْنِ عَبَّاسٍ وَّقَيْسِ ابْنِ سَعْدٍ وَّالنُّعْمَانِ بْنِ بَشِيْرٍ وَّمُعَاوِيَةَ وَوَائِلِ بْنِ حُجْرٍ وَّقُرَّةَ الْمُزَنِيِّ وَعَبْدِ اللّٰهِ بْنِ مُغَفَّلٍ وَّاُمِّ سَلَمَةَ وَبُرَيْدَةَ وَاَبِىْ هُرَيْرَةَ وَعَائِشَةَ قَالَ اَبُوْ عِيْسٰى هٰذَا حَدِيْثٌ حَسَنٌ وَّقَدْ رُوِىَ عَنْ اَبِىْ سَلَمَةَ عَنْ اَبِىْ هُرَيْرَةَ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ نَحْوَهُ وَكِلَاهُمَا صَحِيْحٌ رَوَاهُ غَيْرُ وَاحِدٍ عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ عَمْرٍو عَنْ اَبِىْ سَلَمَةَ عَنْ اَبِىْ هُرَيْرَةَ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ نَحْوَهُ وَعَنْ اَبِىْ سَلَمَةَ عَنِ ابْنِ عُمَرَ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ

✧✧ حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہما بیان کرتے ہیں' میں نے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کو یہ ارشاد فرماتے ہوئے سنا ہے: ہر نشہ آور چیز حرام ہے۔

امام ترمذی رحمۃ اللہ علیہ نے فرمایا: یہ حدیث ''حسن صحیح'' ہے اس بارے میں حضرت عمر رضی اللہ عنہ، حضرت علی رضی اللہ عنہ، حضرت ابن مسعود رضی اللہ عنہ، حضرت ابوسعید خدری رضی اللہ عنہ، حضرت ابوموسیٰ اشعری رضی اللہ عنہ، حضرت اشج عصری رضی اللہ عنہ، حضرت دیلم رضی اللہ عنہ، سیّدہ میمونہ رضی اللہ عنہا، سیّدہ عائشہ رضی اللہ عنہا، حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما، حضرت قیس بن سعد رضی اللہ عنہ، حضرت نعمان بن بشیر رضی اللہ عنہ، حضرت معاویہ رضی اللہ عنہ، حضرت عبداللہ بن مغفل رضی اللہ عنہ، سیّدہ ام سلمہ رضی اللہ عنہا، حضرت بریدہ رضی اللہ عنہ، حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ، حضرت وائل بن حجر رضی اللہ عنہ، حضرت قرۃ مزنی رضی اللہ عنہ سے احادیث منقول ہیں۔

یہ حدیث ''حسن'' ہے۔ اس حدیث کو ابوسلمہ نامی راوی کے حوالے سے حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ کے حوالے سے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم سے نقل کیا گیا ہے اور یہ دونوں سندیں مستند ہیں۔

حدیث 74:

اخرجه البخاری فی "صحیحه" رقم الحدیث:239	اخرجه الترمذی فی " جامعه" رقم الحدیث:1864
اخرجه النسائی فی "سننه" رقم الحدیث:5591	اخرجه ابن ماجه فی "سننه" رقم الحدیث:3386
اخرجه الامام احمد فی "مسنده" رقم الحدیث:24128	اخرجه ابن حبان فی "صحیحه" رقم الحدیث:5397
اخرجه النسائی فی " سننه الکبرٰی" رقم الحدیث:5116	اخرجه البیهقی فی "سننه الکبرٰی" رقم الحدیث:24
اخرجه ابویعلی فی "مسنده" رقم الحدیث:4523	اخرجه الطیالسی فی "مسنده" رقم الحدیث:1478
اخرجه الحمیدی فی "مسنده" رقم الحدیث:281	اخرجه اسحاق بن راهویه فی "مسنده" رقم الحدیث:808

Marfat.com

کئی راویوں نے اسے محمد بن عمرو کے حوالے سے ابوسلمہ کے حوالے سے، حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ کے حوالے سے، نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم سے اسی طرح نقل کیا ہے اور ابوسلمہ کے حوالے سے حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہما کے حوالے سے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم سے بھی نقل کیا ہے۔

بَاب مَا جَآءَ مَا اَسْكَرَ كَثِيْرُهُ فَقَلِيْلُهُ حَرَامٌ

باب 3: یہ جو منقول ہے: جس چیز کی زیادہ مقدار نشہ پیدا کرے اس کی تھوڑی مقدار بھی حرام ہے

76- حَدَّثَنَا قُتَيْبَةُ حَدَّثَنَا اِسْمٰعِيْلُ بْنُ جَعْفَرٍ ح و حَدَّثَنَا عَلِيُّ بْنُ حُجْرٍ اَخْبَرَنَا اِسْمٰعِيْلُ بْنُ جَعْفَرٍ عَنْ دَاوُدَ بْنِ بَكْرِ ابْنِ اَبِى الْفُرَاتِ عَنِ ابْنِ الْمُنْكَدِرِ عَنْ جَابِرِ بْنِ عَبْدِ اللّٰهِ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ مَا اَسْكَرَ كَثِيْرُهُ فَقَلِيْلُهُ حَرَامٌ قَالَ وَفِى الْبَاب عَنْ سَعْدٍ وَّعَآئِشَةَ وَعَبْدِ اللّٰهِ بْنِ عَمْرٍو وَابْنِ عُمَرَ وَخَوَّاتِ بْنِ جُبَيْرٍ قَالَ اَبُوْ عِيْسٰى هٰذَا حَدِيْثٌ حَسَنٌ غَرِيْبٌ مِّنْ حَدِيْثِ جَابِرٍ

✧✧ حضرت جابر بن عبداللہ رضی اللہ عنہما بیان کرتے ہیں' نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا ہے: جس چیز کی زیادہ مقدار نشہ پیدا کرے اس کی تھوڑی مقدار بھی حرام ہے۔

اس بارے میں حضرت سعد رضی اللہ عنہ' حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا، حضرت عبداللہ بن عمرو رضی اللہ عنہ، حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہما حضرت خوات بن جبیر رضی اللہ عنہ سے احادیث منقول ہیں۔

امام ترمذی فرماتے ہیں: حضرت جابر سے منقول یہ حدیث ''حسن غریب'' ہے۔

یہ حدیث ''حسن'' ہے۔ اور حضرت جابر رضی اللہ عنہ کی حدیث کے مقابلے میں ''غریب'' ہے۔

77- حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ بَشَّارٍ حَدَّثَنَا عَبْدُ الْاَعْلٰى بْنُ عَبْدِ الْاَعْلٰى عَنْ هِشَامِ بْنِ حَسَّانَ عَنْ مَهْدِيِّ بْنِ

حدیث 76:

اخرجه ابوداؤد فی "سننه" رقم الحديث: 3681

اخرجه الترمذی فی "جامعه" رقم الحديث: 1866

اخرجه النسائی فی "سننه" رقم الحديث: 5607

اخرجه ابن ماجه فی "سننه" رقم الحديث: 3393

اخرجه الامام احمد فی "مسنده" رقم الحديث: 5648

اخرجه ابن حبان فی "صحيحه" رقم الحديث: 5383

اخرجه الحاكم فی "المستدرك" رقم الحديث: 5748

اخرجه النسائی فی "سننه الكبرىٰ" رقم الحديث: 5117

اخرجه البيهقی فی "سننه الكبرىٰ" رقم الحديث: 17167

اخرجه الطبرانی فی "معجمه الاوسط" رقم الحديث: 1616

اخرجه اسحاق بن راهويه فی "مسنده" رقم الحديث: 949

Marfat.com

مَيْمُوْنٍ ح و حَدَّثَنَا عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ مُعَاوِيَةَ الْجُمَحِيُّ حَدَّثَنَا مَهْدِيُّ بْنُ مَيْمُوْنٍ الْمَعْنٰى وَاحِدٌ عَنْ اَبِىْ عُثْمَانَ الْاَنْصَارِيِّ عَنِ الْقَاسِمِ بْنِ مُحَمَّدٍ عَنْ عَآئِشَةَ قَالَتْ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كُلُّ مُسْكِرٍ حَرَامٌ مَا اَسْكَرَ الْفَرَقُ مِنْهُ فَمِلْءُ الْكَفِّ مِنْهُ حَرَامٌ قَالَ اَبُوْ عِيْسٰى قَالَ اَحَدُهُمَا فِىْ حَدِيْثِهِ الْحَسْوَةُ مِنْهُ حَرَامٌ قَالَ هٰذَا حَدِيْثٌ حَسَنٌ وَّقَدْ رَوَاهُ لَيْثُ بْنُ اَبِىْ سُلَيْمٍ وَّالرَّبِيْعُ بْنُ صَبِيْحٍ عَنْ اَبِىْ عُثْمَانَ الْاَنْصَارِيِّ نَحْوَ رِوَايَةِ مَهْدِيِّ بْنِ مَيْمُوْنٍ وَّاَبُوْ عُثْمَانَ الْاَنْصَارِيُّ اسْمُهٗ عَمْرُو بْنُ سَالِمٍ وَّيُقَالُ عُمَرُ بْنُ سَالِمٍ اَيْضًا

✧✧ حضرت قاسم بن محمد' سیّدہ عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا کا یہ بیان نقل کرتے ہیں' نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا ہے: ہر نشہ آور چیز حرام ہے جس چیز کا ایک بڑا برتن نشہ پیدا کرے اُس کا ایک چلو بھی حرام ہے۔

امام ترمذی رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں: ایک روایت میں یہ الفاظ ہیں: اس کا ایک گھونٹ بھی حرام ہے۔

امام ترمذی رحمۃ اللہ علیہ نے فرمایا: یہ حدیث ''حسن'' ہے۔ اس کو لیث بن ابوسلیم اور ربیع بن صبیح نے ابوعثمان انصاری کے حوالے سے اسی طرح روایت کیا ہے جیسے مہدی بن میمون نے کیا ہے۔

ابوعثمان انصاری کا نام عمرو بن سالم ہے اور ایک قول کے مطابق عمر بن سالم ہے۔

بَاب مَا جَآءَ فِىْ نَبِيْذِ الْجَرِّ

باب 4: مٹکے کی نبیذ کے بارے میں جو کچھ منقول ہے

78- حَدَّثَنَا اَحْمَدُ بْنُ مَنِيْعٍ حَدَّثَنَا ابْنُ عُلَيَّةَ وَيَزِيْدُ بْنُ هَارُوْنَ قَالَا اَخْبَرَنَا سُلَيْمَانُ التَّيْمِيُّ عَنْ طَاوُسٍ اَنَّ رَجُلًا اَتَى ابْنَ عُمَرَ فَقَالَ نَهٰى رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَنْ نَبِيْذِ الْجَرِّ فَقَالَ نَعَمْ فَقَالَ طَاوُسٌ وَّاللّٰهِ اِنِّىْ

حدیث 77:

اخرجه الامام احمد فى "مسنده" رقم الحديث:24468
اخرجه الامام احمد فى "مسنده" رقم الحديث:24476
اخرجه الامام احمد فى "مسنده" رقم الحديث:25036
اخرجه ابن حبان فى "صحيحه" رقم الحديث:5386
اخرجه البيهقى فى "سننه الكبرٰى" رقم الحديث:17175
اخرجه اسحاق بن راهويه فى "مسنده" رقم الحديث:952

حدیث 78:

اخرجه النسائى فى "سننه" رقم الحديث:5615
اخرجه النسائى فى "سننه" رقم الحديث:5614
اخرجه الدارمى فى "سننه" رقم الحديث:2109
اخرجه الامام احمد فى "مسنده" رقم الحديث:280
اخرجه الامام احمد فى "مسنده" رقم الحديث:4837
اخرجه ابن حبان فى "صحيحه" رقم الحديث:5402
اخرجه ابن حبان فى "صحيحه" رقم الحديث:5403
اخرجه النسائى فى "سننه الكبرٰى" رقم الحديث:5124
اخرجه البيهقى فى "سننه الكبرٰى" رقم الحديث:17252
اخرجه الطبرانى فى "معجمه الاوسط" رقم الحديث:1711

Marfat.com

سَمِعْتُهُ مِنْهُ قَالَ وَفِي الْبَاب عَنْ ابْنِ اَبِىْ اَوْفٰى وَاَبِىْ سَعِيْدٍ وَّسُوَيْدٍ وَّعَآئِشَةَ وَابْنِ الزُّبَيْرِ وَابْنِ عَبَّاسٍ قَالَ اَبُوْ عِيْسٰى هٰذَا حَدِيْثٌ حَسَنٌ صَحِيْحٌ

✧✧ طاؤس بیان کرتے ہیں' ایک شخص حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہما کے پاس آیا اور اس نے دریافت کیا: کیا نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے مٹکے کی نبیذ سے منع کیا ہے؟ انہوں نے جواب دیا: جی ہاں! طاؤس بیان کرتے ہیں: اللہ کی قسم! میں نے حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہما کی زبانی یہ بات سنی ہے۔

امام ترمذی رحمۃ اللہ علیہ نے فرمایا: اس بارے میں حضرت ابن ابی اوفی رضی اللہ عنہ، حضرت ابوسعید خدری رضی اللہ عنہ، حضرت سوید رضی اللہ عنہ، سیّدہ عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا، حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما، حضرت ابن زبیر رضی اللہ عنہما سے احادیث منقول ہیں۔ یہ حدیث ''حسن صحیح'' ہے۔

بَاب مَا جَآءَ فِىْ كَرَاهِيَةِ اَنْ يُّنْبَذَ فِى الدُّبَّآءِ وَالْحَنْتَمِ وَالنَّقِيْرِ

باب 5: دباء، حنتم، نقیر میں نبیذ تیار کرنے کے مکروہ ہونے کے بارے میں جو کچھ منقول ہے

79- حَدَّثَنَا اَبُوْ مُوْسٰى مُحَمَّدُ بْنُ الْمُثَنّٰى حَدَّثَنَا اَبُوْ دَاوٗدَ الطَّيَالِسِىُّ حَدَّثَنَا شُعْبَةُ عَنْ عَمْرِو بْنِ مُرَّةَ قَالَ سَمِعْتُ زَاذَانَ يَقُوْلُ سَاَلْتُ ابْنَ عُمَرَ عَمَّا نَهٰى عَنْهُ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مِنَ الْاَوْعِيَةِ اَخْبِرْنَاهُ بِلُغَتِكُمْ وَفَسِّرْهُ لَنَا بِلُغَتِنَا فَقَالَ نَهٰى رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَنِ الْحَنْتَمَةِ وَهِىَ الْجَرَّةُ وَنَهٰى عَنِ الدُّبَّاءِ وَهِىَ الْقَرْعَةُ وَنَهٰى عَنِ النَّقِيْرِ وَهُوَ اَصْلُ النَّخْلِ يُنْقَرُ نَقْرًا اَوْ يُنْسَجُ نَسْجًا وَّنَهٰى عَنِ الْمُزَفَّتِ وَهِىَ الْمُقَيَّرُ وَاَمَرَ اَنْ يُّنْبَذَ فِى الْاَسْقِيَةِ قَالَ وَفِى الْبَاب عَنْ عُمَرَ وَعَلِيٍّ وَّابْنِ عَبَّاسٍ وَّاَبِىْ سَعِيْدٍ وَّاَبِىْ هُرَيْرَةَ وَعَبْدِ الرَّحْمٰنِ بْنِ يَعْمَرَ وَسَمُرَةَ وَاَنَسٍ وَّعَآئِشَةَ وَعِمْرَانَ بْنِ حُصَيْنٍ وَّعَآئِذِ بْنِ عَمْرٍو وَالْحَكَمِ الْغِفَارِيِّ وَمَيْمُوْنَةَ قَالَ اَبُوْ عِيْسٰى هٰذَا حَدِيْثٌ حَسَنٌ صَحِيْحٌ

✧✧ عمرو بن مرہ بیان کرتے ہیں' میں نے زاذان کو یہ بیان کرتے ہوئے سنا ہے' میں نے حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہما سے اس بارے میں دریافت کیا: جن برتنوں میں نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے نبیذ تیار کرنے سے منع کیا ہے' میں نے کہا: آپ ہمیں اپنی زبان میں ان کے الفاظ بتائیں اور ہماری زبان میں اس کی وضاحت کریں تو انہوں نے بتایا: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ''حنتمہ'' سے منع کیا ہے۔ یہ مٹکے کو

حدیث 79:

اخرجه مسلم فى "صحيحه" رقم الحديث:1994
اخرجه ابوداؤد فى "سننه" رقم الحديث:3693
اخرجه النسائى فى "سننه" رقم الحديث:5590
اخرجه الامام احمد فى "مسنده" رقم الحديث:360
اخرجه الامام احمد فى "مسنده" رقم الحديث:4809
اخرجه ابن حبان فى "صحيحه" رقم الحديث:5405
اخرجه النسائى فى " سننه الكبرٰى" رقم الحديث:5100
اخرجه البيهقى فى "سننه الكبرٰى" رقم الحديث:17254

Marfat.com

کہتے ہیں اور آپ نے ''دباء'' سے منع کیا ہے یہ کدو کو کہتے ہیں اور آپ نے ''نقیر'' سے منع کیا ہے۔ یہ کھجور کی جڑ کو کہتے ہیں جس میں سوراخ کرلیا جائے یا اس کو بُن دیا جائے اور آپ نے ''مزفت'' سے منع کیا ہے اور اس سے مراد ڈال کا روغنی برتن ہے۔

نبی اکرم ﷺ نے مشکیزوں میں نبیذ تیار کرنے کی ہدایت کی ہے

امام ترمذی رحمۃ اللہ علیہ نے فرمایا: اس بارے میں حضرت عمر رضی اللہ عنہ، حضرت علی رضی اللہ عنہ، حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما، حضرت ابوسعید خدری رضی اللہ عنہ، حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ، حضرت عبدالرحمٰن بن یعمر رضی اللہ عنہ، حضرت سمرہ رضی اللہ عنہ، حضرت انس رضی اللہ عنہ، سیدہ عائشہ رضی اللہ عنہا، حضرت عمران بن حصین رضی اللہ عنہ، حضرت عائذ بن عمرو رضی اللہ عنہ، حضرت حکم غفاری رضی اللہ عنہ اور سیدہ میمونہ رضی اللہ عنہا سے احادیث منقول ہیں۔

امام ترمذی فرماتے ہیں: یہ حدیث ''حسن صحیح'' ہے۔

بَاب مَا جَاءَ فِي الرُّخْصَةِ اَنْ يُّنبَذَ فِي الظُّرُوْفِ

باب 6: برتنوں میں نبیذ تیار کرنے کی جو رخصت منقول ہے

80-حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ بَشَّارٍ وَّالْحَسَنُ بْنُ عَلِيٍّ وَّمَحْمُوْدُ بْنُ غَيْلَانَ قَالُوْا حَدَّثَنَا اَبُوْ عَاصِمٍ حَدَّثَنَا سُفْيَانُ عَنْ عَلْقَمَةَ ابْنِ مَرْثَدٍ عَنْ سُلَيْمَانَ بْنِ بُرَيْدَةَ عَنْ اَبِيْهِ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اِنِّىْ كُنْتُ نَهَيْتُكُمْ عَنِ الظُّرُوْفِ وَاِنَّ ظَرْفًا لَّا يُحِلُّ شَيْئًا وَّلَا يُحَرِّمُهُ وَكُلُّ مُسْكِرٍ حَرَامٌ قَالَ اَبُوْ عِيْسٰى هٰذَا حَدِيْثٌ حَسَنٌ صَحِيْحٌ

✧✧ سلیمان بن بریدہ اپنے والد کا یہ بیان نقل کرتے ہیں' نبی اکرم ﷺ نے ارشاد فرمایا ہے: میں نے تمہیں (مخصوص) برتن استعمال کرنے سے منع کیا تھا برتن کسی بھی چیز کو حرام یا حلال نہیں کرتے ہیں البتہ ہر نشہ دینے والی چیز حرام ہے۔

امام ترمذی رحمۃ اللہ علیہ نے فرمایا: یہ حدیث ''حسن صحیح'' ہے۔

81-حَدَّثَنَا مَحْمُوْدُ بْنُ غَيْلَانَ حَدَّثَنَا اَبُوْ دَاوٗدَ الْحَفَرِيُّ عَنْ سُفْيَانَ عَنْ مَنْصُوْرٍ عَنْ سَالِمِ بْنِ اَبِى الْجَعْدِ عَنْ جَابِرِ ابْنِ عَبْدِ اللّٰهِ قَالَ نَهٰى رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَنِ الظُّرُوْفِ فَشَكَتْ اِلَيْهِ الْاَنْصَارُ فَقَالُوْا

حدیث 80:

اخرجه ابن حبان فی "صحيحه" رقم الحديث:5409 اخرجه ابن ماجه فی "سننه" رقم الحديث:3406

اخرجه البيهقی فی "سننه الكبرىٰ" رقم الحديث:17265 اخرجه الطبرانی فی "معجمه الكبير" رقم الحديث:10304

اخرجه الحاكم فی "المستدرك" رقم الحديث:1387

حدیث 81:

اخرجه البخاری فی "صحيحه" رقم الحديث:5270

Marfat.com

لَيْسَ لَنَا وِعَاءٌ قَالَ فَلَا اِذَنْ قَالَ وَفِي الْبَاب عَنْ ابْنِ مَسْعُودٍ وَّاَبِیْ سَعِيدٍ وَّاَبِیْ هُرَيْرَةَ وَعَبْدِ اللّٰهِ بْنِ عَمْرٍو قَالَ اَبُوْ عِيسٰى هٰذَا حَدِيثٌ حَسَنٌ صَحِيحٌ

✧✧ حضرت جابر بن عبداللہ رضی اللہ عنہما بیان کرتے ہیں' نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے برتنوں کے استعمال سے منع کیا تو انصار نے آپ کی خدمت میں شکایت کی اور عرض کی ہمارے پاس اضافی برتن نہیں ہوتے۔ تو نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: اس میں کوئی حرج نہیں ہے۔

امام ترمذی رحمۃ اللہ علیہ نے فرمایا: اس بارے میں حضرت ابن مسعود رضی اللہ عنہ، حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ، حضرت ابوسعید خدری رضی اللہ عنہ، حضرت عبداللہ بن عمرو رضی اللہ عنہ سے احادیث منقول ہیں۔

یہ حدیث "حسن صحیح" ہے۔

بَاب مَا جَآءَ فِي الْاِنْتِبَاذِ فِي السِّقَاءِ

باب 7: مشکیزوں میں نبیذ تیار کرنے کے بارے میں جو کچھ منقول ہے

82- حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ الْمُثَنّٰى حَدَّثَنَا عَبْدُ الْوَهَّابِ الثَّقَفِيُّ عَنْ يُّونُسَ بْنِ عُبَيْدٍ عَنِ الْحَسَنِ الْبَصْرِيِّ عَنْ اُمِّهِ عَنْ عَائِشَةَ قَالَتْ كُنَّا نَنْبِذُ لِرَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِي سِقَاءٍ تُوكَا فِي اَعْلَاهُ لَهُ عَزْلَاءُ نَنْبِذُهُ غُدْوَةً وَّيَشْرَبُهُ عِشَاءً وَّنَنْبِذُهُ عِشَاءً وَّيَشْرَبُهُ غُدْوَةً قَالَ وَفِي الْبَاب عَنْ جَابِرٍ وَّاَبِیْ سَعِيدٍ وَّابْنِ عَبَّاسٍ قَالَ اَبُوْ عِيسٰى هٰذَا حَدِيثٌ غَرِيبٌ لَّا نَعْرِفُهُ مِنْ حَدِيثِ يُونُسَ بْنِ عُبَيْدٍ مِّنْ غَيْرِ هٰذَا الْوَجْهِ عَنْ عَائِشَةَ اَيْضًا

✧✧ حسن بصری اپنی والدہ کے حوالے سے سیّدہ عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا کا یہ بیان نقل کرتے ہیں۔ ہم لوگ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے لئے مشکیزوں میں نبیذ تیار کیا کرتے تھے جس کا اوپر والا منہ بند کر دیا جاتا تھا اس کا نیچے سے ایک منہ موجود ہوتا تھا۔ ہم آپ کے لئے صبح کے وقت نبیذ تیار کرتے تھے جسے آپ شام کے وقت پی لیتے تھے اور ہم آپ کے لئے شام کے وقت نبیذ تیار کرتے تھے جسے آپ صبح کے وقت پی لیتے تھے۔

امام ترمذی رحمۃ اللہ علیہ نے فرمایا: اس بارے میں حضرت جابر رضی اللہ عنہ، حضرت ابوسعید خدری رضی اللہ عنہ اور حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما سے احادیث منقول ہیں۔

یہ حدیث "حسن غریب" ہے یونس بن عبید کے حوالے سے منقول سیّدہ عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا کی حدیث کا ہمیں اس کے علاوہ

حدیث 82:

اخرجه ابن ماجه فی "سننه" رقم الحديث:3398

اخرجه الامام احمد فی "مسنده" رقم الحديث:24974

اخرجه ابن حبان فی "صحيحه" رقم الحديث:5385

اخرجه البيهقی فی "سننه الكبرٰى" رقم الحديث:34

اخرجه ابويعلى فی "مسنده" رقم الحديث:4396

اخرجه الطبرانی فی "معجمه الاوسط" رقم الحديث:7546

Marfat.com

اور کسی حوالے کا پتہ نہیں ہے۔

شرح

اللہ تعالیٰ کا ارشاد ہے: اے ایمان! شراب اور جوا اور بتوں کے پاس نصب شدہ پتھر اور فال کے تیر محض ناپاک ہیں شیطانی کاموں میں سو تم ان سے اجتناب کرو تا کہ تم کامیاب ہو۔ شیطان صرف یہ چاہتا ہے کہ شراب اور جوئے کے ذریعہ تمہارے درمیان بغض اور عداوت پیدا کر دے اور تمہیں اللہ کی یاد اور نماز سے روک دے تو کیا تم آنے والے ہو۔ (المائدہ: ۹۱۔۹۰)

مشکل الفاظ کے معانی:

خمر: انگور کا کچھ شیرہ جو پڑے پڑے سڑ کر بدبودار ہو جائے اور جھاگ چھوڑ دے تو وہ نشہ آور ہو جاتا ہے اس کو خمر کہتے ہیں۔ خمر کا معنی ہے ڈھانپنا اور نشہ انسان کی عقل کو ڈھانپ لیتا ہے۔

میسر: ہر وہ عقد جس کی رو سے ہارنے والا جیتنے والے کو ایک معین اور پہلے سے طے شدہ رقم ادا کرنے اس کو میسر کہتے ہیں۔ میسر یسر سے بنا ہے اور جوئے کے ذریعے جیتنے والے فریق کو ہارنے والے فریق کی رقم آسانی سے مل جاتی ہے۔ اس لیے اس کو میسر کہتے ہیں۔

ازلام: تیروں کی ہیئت کی پتلی پتلی لکڑیاں ان سے زمانہ جاہلیت میں قسمت کا حال اور شگون معلوم کرتے تھے اور فال نکالتے تھے۔

انصاب: بتوں کے پاس نصب شدہ پتھر جن کی عبادت کی جاتی تھی اور بتوں کا تقرب حاصل کرنے کے لیے ان پر جانور ذبح کیے جاتے تھے۔ (المفردات ج ۲ ص ۶۳۸)

رجس: جو چیز حساً یا معناً گندی اور ناپاک ہو انسان کی طبیعت اس سے گھن کھائے یا عقل اس کو برا جانے یا شریعت نے اس کو ناپاک قرار دیا ہو۔

شراب کی تحریم کی متعلق احادیث

امام ابوجعفر محمد بن جریر طبری متوفی ۳۱۰ ھ روایت کرتے ہیں: محمد بن قیس بیان کرتے ہیں کہ جب رسول اللہ (صلی اللہ علیہ وسلم) مدینہ آئے تو لوگ شراب پیتے تھے اور جوا کھیلتے تھے۔ مسلمانوں نے آپ سے اس کے متعلق سوال کیا تو اللہ تعالیٰ نے یہ آیت نازل فرمائی لوگ آپ سے شراب اور جوئے کے متعلق سوال کرتے ہیں آپ کہیئے کہ اس میں بڑا گناہ ہے اور لوگوں کے لیے (وقتی) فائدہ ہیں اور ان کا گناہ ان کے فائدوں سے زیادہ بڑا ہے۔ (البقرہ: ۲۱۹) تو لوگوں نے کہا اس میں ہمارے لیے رخصت ہے ہم شراب پئیں گے اور جوا کھیلیں گے اور اللہ تعالیٰ سے معافی طلب کریں گے حتیٰ کہ ایک شخص نے سورۃ کافرون کی پہلی اس طرح پڑھی: قل یا یھا الکفرون اعبد ما تعبدون۔ آپ کہیئے کہ اے کافرو! میں اس کی عبادت کرتا ہوں جس کی تم عبادت کرتے ہو اور ان کو پتا

Marfat.com

نہیں چلا کہ وہ کیا پڑھ رہے ہیں۔تب اللہ تعالیٰ نے یہ آیت نازل فرمائی اے ایمان والو! تم نماز کے قریب مت جاو درآنحالیکہ تم نشہ میں ہو۔(النساء:۴۳) پھر بھی شراب پیتے رہے اور جب نماز کا وقت آتا تو شراب پینا چھوڑ دیتے اور اس وقت نماز پڑھتے جب انہیں علم ہوتا کہ وہ کیا پڑھ رہے ہیں وہ اسی معمول پر برقرار تھے کہ اللہ تعالیٰ نے یہ آیت نازل فرمادی اے ایمان والو! شراب اور جوا اور بت اور فال کے تیر محض ناپاک ہیں۔کیا تم باز آنے والے ہوتو مسلمانوں نے کہا اے رب ہم باز آ گئے۔

(جامع البیان جز ۷ ص ۴۵ مطبوعہ دار الفکر بیروت ۱۴۱۵ھ)

امام مسلم بن حجاج قشیری ۲۶۱ھ روایت کرتے ہیں: حضرت سعد بن ابی وقاص (رضی اللہ عنہ) بیان کرتے ہیں کہ میری وجہ سے کئی آیات نازل ہوئی ہیں ایک (لقمان:۱۵) ہے۔دوسری (انفال:۱) ہے۔(حضرت سعد نے ان کی تفصیل بیان کی ہے۔سعیدی غفرلہ) (اور ایک یہ آیت ہے اس کی تفصیل یہ ہے) میں مہاجرین اور انصار کی ایک جماعت کے پاس گیا انہوں نے کہا چلو ہم تمہیں کچھ کھلائیں اور شراب پلائیں اور یہ شراب کے حرام ہونے سے پہلے کا واقعہ ہے میں ان کے ساتھ باغ میں گیا۔وہاں ان کے پاس ایک اونٹ کا بھنا ہوا سر تھا اور ایک مشک میں شراب تھی۔میں نے اس میں سے کھایا اور شراب پی پھر ان کے درمیان مہاجرین اور انصار کا ذکر چھڑ گیا۔میں نے کہا مہاجرین انصار سے زیادہ اچھے ہیں ایک شخص نے اونٹ کے جبڑے کی ہڈی میری ناک پر ماری جس سے میری ناک زخمی ہوگئی میں نے جا کر رسول اللہ (صلی اللہ علیہ وسلم) کو اس واقعہ کی خبر دی تب اللہ تعالیٰ عزوجل نے میری وجہ سے شراب کے متعلق یہ آیت نازل فرمائی اے ایمان والو! شراب اور جوا اور بتوں کے پاس نصب شدہ پتھر اور فال کے تیر محض ناپاک ہیں۔(الایہ) (صحیح مسلم فضائل الصحابہ ۴۳ (۴۸) (۱۷۴۸) ۶۱۲۱ مسند احمد ج ارقم الحدیث:۱۵۶۷۔۱۶۱۴ سنن کبری للبیہقی ج ۸ ص ۲۸۵)

امام ابوجعفر محمد بن جریر طبری متوفی ۳۱۰ھ روایت کرتے ہیں: حضرت بریدہ (رضی اللہ عنہ) بیان کرتے ہیں کہ ہم مجلس شراب میں بیٹھے ہوئے شراب پی رہے تھے اس وقت شراب حلال تھی اچانک میں اٹھا اور رسول اللہ (صلی اللہ علیہ وسلم) کی خدمت میں حاضر ہوا اور آپ کو سلام پیش کیا اور اس وقت شراب کی تحریم کے متعلق یہ آیت نازل ہوئی۔اے ایمان والو! شراب اور جوا اور بتوں کے پاس نصب شدہ پتھر اور فال کے تیر محض ناپاک ہیں۔(المائدہ:۹۰)

اور اس کے آخر میں تھا کیا تم باز آنے والے ہو؟ میں اپنے اصحاب کے پاس گیا اور ان پر یہ دو آیتیں پڑھیں۔بعض کے ہاتھ میں شراب کا گلاس تھا جس سے انہوں نے شراب پی لی تھی اور بعض کی شراب برتن میں تھی انہوں نے گلاس سے شراب انڈیل دی اور برتن کی شراب بہادی اور کہنے لگے اے ہمارے رب! ہم باز آ گئے۔اے ہمارے رب ہم باز آ گئے۔

(جامع البیان جز ۷ ص ۴۷ المستدرک ج ۱ ص ۱۴۱ السنن الکبری ج ۸ ص ۲۸۶۔۲۸۵)

خمر کی حقیقت میں مذاہب فقہاء

قرآن مجید احادیث متواترہ اور اجماع فقہاء سے خمر حرام ہے۔امام ابوحنیفہ کے نزدیک حقیقت میں خمر انگور کے اس کچے شیرہ کو کہتے ہیں جو پڑے پڑے سڑ کر جھاگ چھوڑ دے۔امام ابوحنیفہ فرماتے ہیں لغت میں خمر کا یہی معنی ہے اور یہی حقیقت ہے۔البتہ مجازا

Marfat.com

ہر نشہ آور مشروب کو خمر کہا جاتا ہے۔ احادیث اور آثار میں جہاں ہر نشہ آور مشروب کو خمر کہا گیا ہے وہ اطلاق مجازی ہے۔ اس کے برعکس ائمہ ثلاثہ یہ کہتے ہیں کہ خمر کا معنی ڈھانپنا ہے۔ شراب کو خمر اس لیے کہتے ہیں کہ وہ عقل کو ڈھانپ لیتی ہے اور ہر نشہ آور مشروب حقیقتاً خمر ہے۔ اب ہم لغت کے حوالوں سے خمر کا معنی بیان کرتے ہیں۔

علامہ جمال الدین محمد بن مکرم بن منظور افریقی مصری متوفی ۷۱۱ھ لکھتے ہیں: خمر انگور کے اس کچے شیرہ کو کہتے ہیں جو نشہ آور ہو کیونکہ وہ عقل کو ڈھانپ لیتا ہے۔ ابوحنیفہ دینوری نے کہا کہ دانوں سے جو شراب بنائی جاتی ہے اس کو خمر کہتے ہیں۔ ابن سیدہ نے کہا میرے گمان میں یہ علامہ دینوری کا تسامح ہے کیونکہ خمر کی حقیقت انگور ہیں نہ کہ دوسری اشیاء اور عرب انگوروں کو خمر کہتے ہیں۔ ابن سیدہ نے کہا میرے گمان میں انگوروں کو خمر اس لیے کہتے ہیں کہ خمر انگوروں سے بنائی جاتی ہے۔ ابوحنیفہ دینوری نے اس قول کی حکایت کی ہے اور کہا: کہ یہ یمن کی لغت ہے۔ نیز انہوں نے کہا کہ قرآن مجید میں ہے آ انی ارانی اعصر خمرا میں نے خواب میں دیکھا کہ میں خمر نچوڑ رہا ہوں یہاں خمر سے مراد انگور ہیں۔ ابن عرفہ نے کہا کہ خمر نچوڑنے کا معنی ہے انگور نچوڑ کو خمر حاصل کرنا اور جب انگوڑ نچوڑ لیے جائیں تو اس سے خمر حاصل ہوتی ہے اس لیے اس نے کہا میں خمر نچوڑ رہا ہوں۔ ابوحنیفہ نے بعض راویوں سے نقل کیا کہ انہوں نے یمن کے ایک شخص کو دیکھا جو انگور اٹھائے جارہا تھا، انہوں نے اس سے پوچھا تم نے کیا اٹھایا ہوا ہے؟ اس نے کہا خمر سو اس نے انگوروں پر خمر کا طلاق کیا۔

(لسان العرب ج ۴ ص ۲۵۵ مطبوعہ ایران تاج العروس ص ۱۸۷۔۱۸۶ مطبوعہ مطبعہ خیریہ مصر اقرب الموارد ج ۱ ص ۳۰۱ مطبوعہ ایران)

علامہ ابوالحسن علی بن ابی بکر المرغینانی الحنفی ۵۹۳ لکھتے ہیں: ہمارے نزدیک خمر کی تعریف یہ ہے انگور کا کچا پانی جب نشہ آور ہو جائے۔ اہل لغت اور اہل علم کے نزدیک بھی خمر کا یہی معنی معروف ہے۔ بعض لوگوں نے یہ کہا ہے کہ ہر نشہ آور چیز کو خمر کہتے ہیں کیونکہ نبی کریم (صلی اللہ علیہ وسلم) کا ارشاد ہے ہر نشہ آور چیز خمر ہے۔

(صحیح مسلم الاشربہ ۶۷ (۲۰۰۱) ۵۱۱۳ صحیح البخاری رقم الحدیث: ۲۲۳۲ سنن ابوداود رقم الحدیث: ۳۶۸۲ سنن النسائی رقم الحدیث: ۵۵۹۲)

اور رسول اللہ (صلی اللہ علیہ وسلم) کی حدیث ہے خمر ان دو درختوں سے (بنائی جاتی) ہے یہ فرما کر آپ نے انگور کی بیل اور کھجور کے درخت کی طرف اشارہ فرمایا۔

(صحیح مسلم الاشربہ ۱۳ (۱۹۸۵) ۵۰۵۰ ابوداود رقم الحدیث: ۳۶۷۸ سنن النسائی رقم الحدیث: ۵۵۷۴۔۵۵۷۳۔۵۵۷۲)

نیز خمر کا لفظ مخامرۃ العقل سے بنا ہے اور یہ وجہ اشتقاق ہر نشہ آور چیز میں پائی جاتی ہے اور ہماری دلیل یہ ہے کہ اہل لغت کا اس پر اتفاق ہے کہ انگور کے نشہ آور شیرہ کو خمر کہتے ہیں۔ اسی بناء پر خمر کا استعمال صرف اس معنی میں مشہور ہے۔ نیز خمر کی حرمت قطعی ہے اور باقی نشہ آور مشروبات کی حرمت ظنی ہے۔ اور ان کی حرمت کے دلائل بھی ظنی ہیں اور باقی نشہ آور مشروبات کو جو خمر کہا جاتا ہے وہ مخامرۃ العقل کی وجہ سے نہیں کہا جاتا ہے بلکہ اس وجہ سے کہا جاتا ہے کہ ان کا ذائقہ بھی خمر کی طرح کڑوا ہوتا ہے۔ (یعنی یہ اطلاق بطور مجاز واستعارہ ہے) نیز اگر یہ مان بھی لیا جائے کہ خمر کا لفظ مخامرۃ العقل سے مشتق ہے تب بھی یہ وجہ اشتقاق اس بات کے منافی

Marfat.com

نہیں ہے کہ خمر انگور کے ساتھ مخصوص ہو کیونکہ نجم کا لفظ نجوم سے ماخوذ ہے جس کا معنی ظہور ہے اس کے باوجود نجم کا لفظ ثریا کہ ساتھ مخصوص ہے اور ہر ظاہر چیز کو نجم نہیں کہا جاتا۔ ائمہ ثلاثہ نے جو پہلی حدیث پیش کی ہے (ہر نشہ آور چیز خمر ہے) اس کو یحییٰ بن معین نے مطعون قرار دیا ہے۔ (یحییٰ بن معین نے کہا یہ حدیث رسول اللہ (صلی اللہ علیہ وسلم) سے ثابت نہیں ہے اور یحییٰ بن معین امام حافظ اور ثقہ ہیں حتیٰ کہ امام احمد بن حنبل نے کہا جس حدیث کو یحییٰ بن معین نہ پہچانتے ہوں وہ حدیث نہیں ہے۔ عنایہ) اور دوسری حدیث: (خمر ان دو درختوں سے بنائی جاتی ہے) اس سے رسول اللہ (صلی اللہ علیہ وسلم) کا منشاء کھجور کی شراب کا حکم بیان کرنا تھا اور یہی بیان منصب رسالت کے لائق ہے۔ (یعنی جب کھجور کی شراب کی مقدار کثیر نشہ آور ہو تو وہ بھی خمر کی طرح ہے اور حرام ہے اور اس سے حد لازم آتی ہے۔ (عنایہ) (ہدایہ اخیرین ص ۴۹۲ مطبوعہ شرکت علمیہ ملتان)

خمر کا بعینہ حرام ہونا اور غیر خمر کا مقدار نشہ میں حرام ہونا

ائمہ ثلاثہ کے نزدیک ہر نشہ آور مشروب مطلقاً حرام ہے خواہ اس کی مقدار کثیر ہو یا قلیل اور امام ابوحنیفہ کے نزدیک خمر تو مطلقاً حرام ہے اور خمر کے علاوہ باقی نشہ آور مشروبات جس مقدار میں نشہ آور ہوں اس مقدار میں حرام ہیں اور اس سے کم مقدار میں حرام ہیں نہ نجس اور ان کا پینا حلال ہے۔ امام ابوحنیفہ کا استدلال ان احادیث سے ہے:

امام ابوعبدالرحمٰن احمد بن شعیب نسائی متوفی ۳۰۳ھ روایت کرتے ہیں: حضرت ابن عباس (رضی اللہ عنہما) بیان کرتے ہیں کہ خمر کو بعینہ حرام کیا گیا ہے خواہ قلیل ہو یا کثیر اور ہر مشروب میں سے نشہ آور (مقدار) کو حرام کیا گیا ہے۔ (سنن النسائی: ج ۸ رقم الحدیث: ۵۷۰۲-۵۷۰۱-۵۶۹۹ سنن کبری ج ۸ ص ۲۹۷ کتاب الآثار لابی یوسف ص ۲۲۸ مصنف ابن ابی شیبہ ج ۵ ص ۸ سنن دار قطنی ج ۴ رقم الحدیث: ۴۶۱۱۹ المعجم الکبیر للطبرانی ج ۱۰ رقم الحدیث: ۱۰۸۴۰-۱۰۸۴۰-۱۰۸۳۷-۱۰۸۳۷ ج ۱۱ رقم الحدیث: ۱۲۶۳۳-۱۲۳۸۹ مجمع الزوائد ج ۵ ص ۵۳)

جس مشروب کی تیزی سے نشہ کا خدشہ ہو اس میں پانی ملا کر پینے کا جواز

جس مشروب کی کثیر مقدار نشہ آور ہو اس کی قلیل مقدار کے جائز ہونے پر فقہاء احناف نے اس سے بھی استدلال کیا ہے کہ جب نبیذ میں شدت اور حدت ہو اور وہ اس شدت کی بناء پر نشہ آور ہو اس نبیذ میں پانی ملا کر اس کی شدت کو کم کر کے اور اس کی حدت کو توڑ کر پینا جائز ہے اور یہ عمل خود رسول اللہ (صلی اللہ علیہ وسلم) اور بہ کثرت صحابہ اور فقہاء تابعین سے ثابت ہے۔

امام محمد بن حسن شیبانی متوفی ۱۸۹ھ لکھتے ہیں: ابراہیم نخعی بیان کرتے ہیں کہ حضرت عمر (رضی اللہ عنہ) کے پاس ایک نشہ میں مدہوش اعرابی لایا گیا حضرت عمر (رضی اللہ عنہ) نے اس سے عذر طلب کیا۔ جب وہ اپنی مدہوشی کی وجہ سے کچھ نہ بتا سکا تو آپ نے فرمایا اس کو باندھ دو جب اس کو ہوش آ جائے تو اس کو کوڑے لگا دینا پھر حضرت عمر نے اس اعرابی کے مشکیزہ میں بچے ہوئے مشروب کو منگوایا پھر آپ نے اس کو چکھا تو وہ بہت تیز اور سخت تلخ نبیذ تھا آپ نے پانی منگوا کر اس کی شدت اور حدت کو توڑا پھر آپ نے اس کو پیا اور اپنے ساتھیوں کو پلایا پھر آپ نے فرمایا جب اس کی تیزی اور نشہ تم پر غالب آ جائے تو اس کو پانی سے توڑ لیا کرو۔ امام محمد

Marfat.com

فرماتے ہیں ہمارا اس پر عمل ہے اور یہی امام ابوحنیفہ کا مذہب ہے۔

(کتاب الاثار لامام محمد ص ۱۸۴۔۱۸۳ کتاب لآ ثار لامام ابی یوسف ص ۲۲۶ مصنف عبدالرزاق ج ۹ ص ۲۲۴)

امام ابوبکر عبداللہ بن محمد بن ابی شیبہ متوفی ۲۳۵ھ روایت کرتے ہیں: حضرت ابن عباس (رضی اللہ عنہما) بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ (صلی اللہ علیہ وسلم) سبیل پر آئے اور فرمایا مجھے اس سے پانی پلاؤ۔ حضرت ابن عباس (رضی اللہ عنہما) نے کہا ہم آپ کو وہ چیز نہ پلائیں جس کو ہم اپنے گھر میں تیار کرتے ہیں؟ آپ نے فرمایا مجھ کو وہ چیز پلاؤ جس کو لوگ پیتے ہیں حضرت عباس (رضی اللہ عنہ) نبیذ کا ایک پیالہ لے کر آئے آپ نے اس کو چکھا پھر ماتھے پر شکن ڈال کر فرمایا پانی لاؤ پھر آپ نے اس میں پانی ملایا پھر دو یا تین بار فرمایا اور زیادہ ملاؤ اور فرمایا جب تم کو (نبیذ) تیز لگے تو اسی طرح کیا کرو۔

(مصنف ابن ابی شیبہ ج ۸ ص ۱۴۰۔۱۳۹ مصنف عبدالرزاق ج ۹ ص ۲۲۶ سنن کبریٰ للبیہقی ج ۸ ص ۳۰۰۔۳۰۵۔۳۰۴)

حضرت ابومسعود (رضی اللہ عنہ) بیان کرتے ہیں کہ جس وقت نبی کریم (صلی اللہ علیہ وسلم) کعبہ کے گرد طواف کر رہے تھے آپ کو پیاس لگی اور آپ نے پانی مانگا آپ کے پاس ایک برتن سے نبیذ لایا گیا آپ نے اس کو سونگھا اور پھر ماتھے پر شکن ڈال کر فرمایا: میرے پاس زمزم کا ڈول لاؤ پھر آپ نے اس میں پانی ملا کر اس کو پی لیا ایک شخص نے پوچھا یا رسول اللہ (صلی اللہ علیہ وسلم) کیا یہ حرام ہے؟ آپ نے فرمایا نہیں۔ (مصنف ابن ابی شیبہ ج ۸ ص ۱۴۰ سنن کبریٰ ج ۸ ص ۳۰۴ سنن نسائی ج ۸ رقم الحدیث: ۵۷۱۹)

جس مشروب کی کثیر مقدار نشہ آور ہو اس کی قلیل مقدار کے حلال ہونے پر فقہاء احناف کے دلائل

علامہ شمس الائمہ محمد بن احمد سرخسی متوفی ۴۸۳ھ لکھتے ہیں: حضرت ابن عباس نے فرمایا خمر کو بعینہٖ حرام کیا گیا ہے خواہ قلیل ہو یا کثیر اور ہر مشروب میں سے نشہ آور کو حرام کیا گیا ہے۔ اس حدیث میں یہ دلیل ہے کہ کسی مشروب کا وہ آخری گھونٹ حرام ہے جس سے نشہ پیدا ہو اور خمر بعینہٖ حرام ہے۔ خواہ قلیل ہو یا کثیر اور مثلث اور کشمش اور چھواروں کے پکے ہوئے پانی (یعنی نبیذ) میں قلیل اور کثیر کا فرق ہے۔ اس کی قلیل مقدار حلال ہے اور جس گھونٹ کے بعد نشہ پیدا ہو وہ حرام ہے اور وہ کثیر مقدار کا آخری گھونٹ ہے۔ حضرت ابن عباس (رضی اللہ عنہما) نے فرمایا جو پیالہ نشہ آور ہو صرف وہ حرام ہے۔ امام ابو یوسف نے فرمایا اس کی مثال کپڑے میں خون کی طرح ہے۔ اگر کپڑے میں قلیل خون ہو تو اس کے ساتھ نماز جائز ہے اور اس کی مثال نفقہ کی طرح ہے اگر انسان اپنی کمائی سے اپنے اور اپنے اہل وعیال پر خرچ کرے تو جائز ہے اور اگر خرچ میں اسراف کرے (یعنی ناجائز محل پر خرچ کرے) تو یہ ناجائز ہے۔ اسی طرح نبیذ ہے اگر اس کو کھانے کے بعد پیا تو کوئی حرج نہیں ہے اور اگر اس کو بقدر نشہ پیا تو ناجائز ہے۔ کیونکہ یہ اسراف ہے اس لیے جب نبیذ پیتے ہوئے نشہ ہونے لگے تو اس کو چھوڑ دے۔ دیکھئے مثلاً دودھ حلال ہے لیکن کسی شخص کو زیادہ دودھ پینے سے نشہ ہونے لگے تو وہ زیادتی ناجائز ہوگی اور اس تمام تفصیل سے یہ بیان کرنا مقصود ہے کہ حرمت کا مدار نشہ لانے والے جز پر ہے۔ البتہ خمر مطلقاً حرام ہے نیز خمر کو تھوڑی مقدار میں پینا زیادہ پینے کا محرک ہوتا ہے اس لیے اس کی تھوڑی مقدار بھی حرام ہے اس کے برخلاف مثلث (انگور کا شیرہ جب جوش دے کر پکایا جائے اس کا دو تہائی اڑ جائے اور ایک تہائی باقی رہ جائے اور ایک تہائی باقی رہ

Marfat.com

جائے تو اگر وہ شیریں ہو تو سب کے نزدیک اس کا پینا حلال ہے اور جب وہ جوش دینے سے گاڑھا ہو جائے اور نشہ آور نہ ہو تو امام ابوحنیفہ اور امام ابو یوسف کے نزدیک اس کا پینا حلال ہے اور امام محمد کے نزدیک اس کا پینا جائز نہیں اس کو مثلث کہتے ہیں۔

(ردالمحتار ج ۵ ص ۲۹۰)

اس کی قلیل مقدار کثیر کی محرک نہیں ہوتی بلکہ اس کی قلیل مقدار کھانے کو ہضم کرتی ہے اور عبادت کرنے کی قوت دیتی ہے اور اس کی کثیر مقدار سر میں درد پیدا کرتی ہے۔ کیا یہ مشاہدہ نہیں ہے کہ جو لوگ نشہ آور مشروبات کو پیتے ہیں وہ مثلث میں بالکل رغبت نہیں کرتے۔ (المبسوط ج ۲۴ ص ۹۔۸ مطبوعہ دار المعرفہ بیروت ۱۳۹۸ھ)

علامہ بدرالدین محمود بن احمد عینی حنفی متوفی ۸۵۵ھ لکھتے ہیں: قیاس کا تقاضا یہ ہے کہ نشہ آور چیز کی قلیل مقدار حرام نہ ہو کیونکہ اللہ تعالیٰ نے خمر کو حرام کرنے کی یہ وجہ بیان کی ہے کہ خمر اللہ کے ذکر اور نماز سے روکتی ہے اور بغض اور عداوت پیدا کرتی ہے اور نشہ آور مشروب کو قلیل مقدار میں پینے سے یہ اوصاف پیدا نہیں ہوتے اور اگر ہم ظاہر آیت کا لحاظ کریں تو قلیل مقدار میں بھی خمر حرام نہیں ہونی چاہیے لیکن ہم نے خمر کی قلیل مقدار میں اس قیاس کو چھوڑ دیا کیونکہ تمام مسلمانوں کا اس پر اجماع ہے کہ خمر مطلقاً حرام ہے خواہ قلیل ہو یا کثیر۔ البتہ خمر کے علاوہ باقی نشہ آور مشروبات میں ظاہر آیت کا اعتبار کیا جائے گا کیونکہ ان کی قلیل مقدار اللہ کے ذکر سے روکتی ہے نہ نماز سے اور نہ بغض و عداوت پیدا کرتی ہے۔ (البنایہ ج ۱۱ ص ۴۴۳ مطبوعہ دار الفکر بیروت ۱۴۱۱ھ)

علامہ سید محمد امین ابن عابدین شامی حنفی متوفی ۱۲۵۲ھ لکھتے ہیں: خمر کے علاوہ دیگر مشروبات جو کثیر مقدار میں نشہ آور ہوں اور قلیل مقدار میں نشہ آور نہ ہوں تو اگر ان کی قلیل مقدار پینے سے کھانے کو ہضم کرنے کا ارادہ کیا جائے اور قیام لیل پر قوت حاصل کرنے کا ارادہ کیا جائے یا دن میں روزہ رکھنے پر قوت کے حصول کا ارادہ کیا جائے یا اعداء اسلام سے قتال کی قوت کے حصول کا ارادہ کیا جائے یا مرض کو دور کرنے اور دوا کے قصد سے ان کو پیا جائے تو یہ امام ابوحنیفہ اور امام ابو یوسف کے نزدیک حلال ہیں اور امام محمد کے نزدیک مطلقاً حرام ہیں۔ خواہ ان کے مقدار قلیل ہو یا کثیر اور چونکہ اب فساد عام ہو گیا ہے اور لوگ عیش و طرب اور لہو ولعب کے لیے ہی ان مشروبات کو پیتے ہیں اس لیے متاخرین نے امام محمد کے قول پر فتویٰ دیا ہے۔

(ردالمحتار ج ۵ ص ۲۹۳۔۲۹۲ ملخصاً وموضحاً مطبوعہ دار احیاء التراث العربی بیروت ۱۴۰۷ھ)

انگریزی دواؤں اور پرفیوم کا شرعی حکم

تحقیق یہ ہے کہ اگر کوئی شخص آج کل کی غیر خمر مروجہ شرابیں پیتا ہے تو یہ ائمہ ثلاثہ اور امام محمد کے قول کے مطابق حرام ہے خواہ قلیل مقدار میں پیے یا کثیر مقدار میں اور احادیث صحیحہ کا بھی یہی تقاضا ہے لیکن اگر اسپرٹ یا الکوحل کی نہایت قلیل مقدار مائع دواؤں میں شامل ہو یا پرفیوم میں شامل ہو تو امام ابوحنیفہ اور امام ابو یوسف کے فتویٰ کے مطابق ان کو جواز پر محمول کرنا چاہیے کیونکہ ان دواؤں کے استعمال سے یہ قول صادق نہیں آئے گا کہ وہ شخص نشہ آور مشروب کی قلیل مقدار کو پی رہا ہے بلکہ یہ کہا جائے گا کہ وہ شخص ایک چمچہ دوا پی رہا ہے جس میں ایک دو قطرے الکوحل کے شامل ہیں اور جس طرح حضرت ابن عباس (رضی اللہ عنہما) نے فرمایا: کہ خمر بعینہ

Marfat.com

حرام ہے اور ہر مشروب میں سے نشہ آور مقدار حرام ہے اور جس طرح احادیث سے ثابت ہے کہ تیز اور تلخ مشروب میں پانی ملا دیا جائے تو وہ حلال ہے سو اگر الکوحل بالفرض تیز اور تلخ بھی ہو تو دوسری دوائیں اور کیمیکلز ملنے کے بعد اس کی تیزی اور تلخی جاتی رہتی ہے اور جس طرح علامہ عینی نے کہا ہے کہ خمر کے حرام ہونے کی علت اس کا نماز اور اللہ کے ذکر سے روکنا ہے اور مسلمانوں میں بغض اور عداوت کا پیدا کرنا ہے اور دوا کی ایک خوراک جو ایک یا دو چمچے ہوتی ہے اور اس میں جو نہایت قلیل مقدار میں الکوحل ہوتی ہے وہ الکوحل نہ تو خمر ہے نہ نماز اور نہ اللہ کے ذکر سے روکتی ہے اور نہ بغض اور عداوت پیدا کرتی ہے۔ سو ان دلائل کے اعتبار سے دواوں میں جو نہایت قلیل میں الکوحل ہوتی ہے وہ حرام نہیں ہے اور یہ مائع دوائیں حلال ہیں اور کسی بیماری کے علاج کے لیے یا طاقت حاصل کرنے کے لیے ان دواوں کو پینا جائز اور حلال ہے۔ اسی طرح پرفیوم میں جو سپرٹ اور الکوحل شامل ہوتی ہے وہ بھی ان دلائل کے اعتبار سے جائز اور پاک ہے۔

مفتی محمد مظہر اللہ دہلوی متوفی ۱۳۸۶ھ انگریزی دواوں کے متعلق لکھتے ہیں:

(۱) اگر اسپرٹ خمر سے تیار ہوتی ہے جیسا کہ سوال میں ظاہر کیا گیا ہے تو یہ مطلقاً حرام ہے اس سے کسی قسم کا انتفاع جائز نہیں مگر بوقت اضطرار کہ وہ بنص الا ما اضطررتم الیہ اس حکم سے مستثنیٰ ہے۔ پس اس کی بیع وشراء بھی جائز نہیں اور اس کا بذریعہ بھپکے کے مقطر کرنا اس کی حرمت کو زائل نہیں کرتا۔ ہدایہ شریف میں ہے: والتاسع ان الطبخ لا یوثر فیھا لانہ للمنع من ثبوت الحرمۃ لا لرفعھا بعد ثبوتھا. انتھی لیکن ہم نے جہاں تک ڈاکٹروں کی زبانی سنا یہی معلوم ہوا کہ یہ اس شراب سے نہیں بنائی جاتی جس کو شرعاً خمر کہا جاتا ہے بلکہ یہ ایسی شراب کا جوہر ہے جو گنے وغیرہ سے بنائی گئی ہے۔ پس اگر یہ صحیح ہے تو اس کا استعمال بغرض صحیح (اس مقدار میں جو مسکر نہیں ہے) حرام نہیں اور اس کی بیع وشراء بھی جائز ہے یہی حکم اس تقدیر پر ہے جب کہ باذق یا مصنف یا نقیع زبیب و تمر سے بنائی گئی ہو اس لیے کہ اس میں جوش دے دیا گیا ہے۔ لہٰذا عامہ علماء کے نزدیک اس کا قلیل مطلقاً حرام نہیں۔ کما صرحت من قبل اور اگر اس میں شک ہے کہ یہ شراب سے بنائی گئی ہے یا نہیں یا یہ تو معلوم ہے کہ یہ شراب سے بنی ہے لیکن یہ نہیں معلوم کہ کون سی شراب سے بنی ہے تب بھی یہی حکم ہے۔

کیونکہ رسول اللہ (صلی اللہ علیہ وسلم) نے فرمایا ہے: جب تم میں سے کوئی شخص نماز میں ہو اور وہ اپنی دبر میں حرکت محسوس کرے اور اس کو یہ اشکال ہو کہ اس کا وضو ٹوٹ گیا ہے یا نہیں ٹوٹا تو وہ اس وقت تک نماز نہ توڑے جب تک کہ آواز نہ سنے یا بدبو نہ محسوس کرے۔ اس حدیث کو امام ابوداود نے روایت کیا ہے اور فقہاء نے کہا ہے کہ یقین شک سے زائل نہیں ہوتا اور اصل اشیاء میں حلت اور طہارت ہے۔

(۲) جن صورتوں میں اس کی بیع جائز ہے ان ہی صورتوں میں اس کی خرید بھی جائز ہے۔ فقط۔

(۳) اگر اسپرٹ علاوہ خمر کے کسی دوسری شراب سے بنائی گئی جیسا کہ بعض ڈاکٹروں کا بیان ہے تو اس کی خرید وفروخت جائز لیکن مکروہ ہے۔ علامہ شامی نے کہا ہے کہ غیر خمر کی بیع ہر چند کہ صحیح ہے لیکن مکروہ ہے جیسا کہ غایہ میں مذکور ہے۔ پس اس کا ترک اولیٰ

Marfat.com

ہے۔فقط۔

(۴) جب ادویہ میں اسپرٹ شامل ہے تو جو حکم اسپرٹ کا ہے وہی ان ادویات کا بھی ہے، پس اگر اسپرٹ یقیناً خمر سے تیار ہوئی ہے تو دیکھا جائے کہ اس سے شفا کا صرف احتمال ہی ہے یا ظن غالب اگر صرف احتمال ہے تو جائز نہیں اور اگر ظن غالب ہے تو اگر دوسری جائز دوا اس مرض کے لیے پائی جاتی ہے تب بھی ناجائز ہے ورنہ اختلاف ہے۔ درمختار میں ہے:

حرام دوا کے ساتھ علاج میں اختلاف ہے اور ظاہر مذہب میں یہ ممنوع ہے جیسا کہ البحر الرائق کی کتاب الرضاع میں مذکور ہے۔ لیکن مصنف نے وہاں اور یہاں الحاوی سے نقل کیا ہے کہ ایک قول یہ ہے کہ جب حرام دوا سے شفاء کا یقین ہو اور کسی دوسری دوا کا علم نہ ہو تو اس کے ساتھ علاج کی رخصت دی جائے گی جیسا کہ پیاسے کو خمر (شراب) پینے کی رخصت دی جاتی ہے۔

پس اس صورت میں اگر اس کو بطور دوا استعمال کیا جائے تو گنجائش ہے لیکن اولیٰ یہی ہے کہ اس سے بچا جائے اور اگر اس کی ساخت بطریق تقطیر سوائے شراب کے دوسری اشربہ سے ہے تب بھی بہتر تو یہی ہے کہ اس سے احتراز کیا جائے کیونکہ رسول اللہ (صلی اللہ علیہ وسلم) کا ارشاد ہے کہ جس چیز میں شک ہو اس کو چھوڑ کر اس کو اختیار کرو جس میں شک نہ ہو لیکن اگر زیادہ ضرورت دیکھی جائے تو اس کے استعمال میں بھی گنجائش ہے۔ للاختلاف ولعموم البلوی چنانچہ علامہ شامی نے احکام افیون کے بارے میں فرمایا:

خلاصہ یہ ہے کہ جو چیز نشہ آور ہو اس کی کثیر مقدار کو استعمال کرنا تو مطلقاً حرام ہے اور قلیل مقدار اگر بطور لہو ولعب ہو تب بھی حرام ہے اور اگر علاج کے لیے ہو تو پھر حرام نہیں ہے۔

لیکن یہ حکم جب ہے کہ قلیل استعمال کیا جائے ورنہ قدر مسکر بجز اضطرار کے بطور دوا بھی جائز نہیں۔ کما قالہ العلماء والشامی مفتی مظہر اللہ دہلوی نے حدیث اور فقہ کی صرف عربی عبارات ذکر کی تھیں ہم نے ان عبارات کا اردو ترجمہ ذکر کیا ہے۔ سعیدی غفرلہ

(فتاویٰ مظہری ص (۲۹۰۔۲۸۹ مطبوعہ مدینہ پبلشنگ کمپنی کراچی)

شراب نوشی پر وعید کی احادیث

امام ابوعبدالرحمٰن احمد بن شعیب نسائی متوفی ۳۰۳ھ روایت کرتے ہیں: حضرت ابوہریرہ (رضی اللہ عنہ) بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ (صلی اللہ علیہ وسلم) نے فرمایا: جس وقت زانی زنا کرتا ہے وہ مومن نہیں ہوتا اور جس وقت شراب پینے والا خمر (شراب) پیتا ہے وہ مومن نہیں ہوتا اور جس وقت چور چوری کرتا ہے وہ مومن نہیں ہوتا اور جس وقت لٹیرا لوگوں کے سامنے لوٹ مار کرتا ہے وہ مومن نہیں ہوتا۔

(سنن النسائی ج ۸ رقم الحدیث: ۵۶۷۵ صحیح البخاری رقم الحدیث: ۲۴۷۵ صحیح مسلم الایمان رقم الحدیث: ۱۰۲۔۱۰۱ سنن ابن ماجہ رقم الحدیث: ۳۹۳۶)

حضرت ابوہریرہ (رضی اللہ عنہ) بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ (صلی اللہ علیہ وسلم) نے فرمایا: جب کوئی شخص نشہ کرے تو اس کو

Marfat.com

کوڑے مارو پھر اگر نشہ کرے تو پھر کوڑے مارو پھر اگر نشہ کرے تو پھر کوڑے مارو اور چوتھی بار فرمایا اس کی گردن اڑا دو۔

(سنن النسائی: ج ۸ رقم الحدیث: ۵۶۷۸ سنن ابوداود رقم الحدیث: ۴۴۸۴ سنن ابن ماجہ رقم الحدیث: ۲۵۷۲)

عروہ بن رویم بیان کرتے ہیں کہ ابن الدیلمی سوار ہو کر حضرت عبداللہ بن عمرو بن العاص (رضی اللہ عنہ) کی تلاش میں گئے جب ان کے پاس پہنچے تو کہا: اے عبداللہ بن عمرو! کیا آپ نے رسول اللہ (صلی اللہ علیہ وسلم) سے خمر (انگور کی شراب) کے متعلق کچھ سنا ہے؟ انہوں نے کہا ہاں! میں نے رسول اللہ (صلی اللہ علیہ وسلم) کو یہ فرماتے ہوئے سنا ہے جو شخص میری امت میں سے خمر پئے گا اللہ اس کی چالیس دن کی نمازیں قبول نہیں فرمائے گا۔ (سنن النسائی: ج ۸ رقم الحدیث: ۵۶۸۰ سنن ابن ماجہ رقم الحدیث: ۳۳۷۷)

حضرت عثمان نے فرمایا خمر سے اجتناب کرو یہ تمام گناہوں کی اصل ہے تم سے پہلی امتوں میں ایک شخص عبادت گزار تھا اس پر ایک بدکار عورت فریفتہ ہوگئی اس نے اپنی باندی بھیج کر اس کو گواہی کے بہانے سے بلایا۔ جب وہ اس کے پاس پہنچا تو دروازہ بند کر دیا اس نے دیکھا وہاں ایک حسین عورت ہے ایک غلام ہے اور ایک شراب کا برتن ہے۔ اس عورت نے کہا خدا کی قسم! میں نے تم کو گواہی کے لیے نہیں بلایا لیکن میں نے تم کو اس لیے بلایا ہے کہ تم میری خواہش نفس پوری کرو۔ یا اس شراب سے ایک پیالہ پیو یا اس غلام کو قتل کر دو۔ اس عابد نے کہا مجھے اس شراب سے ایک پیالہ پلا دو اس نے اس کو ایک پیالہ شراب پلائی اس نے کہا اور پلاؤ پھر اس نے اس عورت سے بدکاری کی اور اس غلام کو قتل بھی کر دیا۔ سو تم خمر سے اجتناب کرو کیونکہ خدا کی قسم! دائماً شراب نوشی کے ساتھ ایمان باقی نہیں رہتا۔ (سنن النسائی ج ۸ رقم الحدیث: ۵۶۸۲)

حضرت عبداللہ بن عمرو بن العاص (رضی اللہ عنہ) بیان کرتے ہیں کہ میں نے رسول اللہ (صلی اللہ علیہ وسلم) نے کو یہ فرماتے ہوئے سنا ہے کہ جس شخص نے خمر کو پیا چالیس دن تک اس کی توبہ قبول نہیں ہوتی پھر اگر وہ توبہ کر لے تو اللہ اس کی توبہ قبول کر لیتا ہے پھر اگر دوبارہ شراب پئے تو اللہ چالیس دن تک اس کی توبہ قبول نہیں کرتا پھر اگر توبہ کر لے تو اللہ اس کی توبہ قبول کر لیتا ہے پھر اگر دوبارہ شراب پئے تو اللہ چالیس دن تک اس کی توبہ قبول نہیں کرتا پھر اگر توبہ کر لے تو اللہ اس کی توبہ قبول کر لیتا ہے پھر اگر وہ شراب پئے تو اللہ پر حق ہے کہ وہ اس کو دوزخیوں کی پیپ پلائے۔ (سنن النسائی: ج ۸ رقم الحدیث: ۵۶۸۶ سنن ابن ماجہ رقم الحدیث: ۳۳۷۷)

حضرت عبداللہ بن عمر (رضی اللہ عنہ) بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ (صلی اللہ علیہ وسلم) نے فرمایا جس شخص نے دنیا میں شراب پی پھر اس سے توبہ نہیں کی تو وہ آخرت میں شراب (طہور) سے محروم رہے گا۔

(سنن النسائی ج ۸ رقم الحدیث: ۵۶۸۷ صحیح البخاری رقم الحدیث: ۵۵۷۵ صحیح مسلم الاشربہ رقم الحدیث: ۷۷-۷۶)

حضرت عبداللہ بن عمر (رضی اللہ عنہ) بیان کرتے ہیں کہ رسول نبی (رضی اللہ عنہ) نے فرمایا احسان جتانے والا جنت میں داخل نہیں ہوگا نہ ماں باپ کا نافرمان اور نہ دائمی شراب نوش۔ (سنن النسائی ج ۸ رقم الحدیث: ۵۶۸۸)

خمر کی حد کا بیان

خمر پینے والے پر حد لگائی جائے گی خواہ وہ ایک قطرہ خمر پئے اور خواہ اس کو نشہ نہ ہو کیونکہ رسول اللہ (صلی اللہ علیہ وسلم) کا ارشاد

Marfat.com

ہے جو شخص خمر پئے اس کو کوڑے مارو اگر دوبارہ پئے تو پھر کوڑے مارو اگر سہ بارہ پئے تو پھر کوڑے مارو اور اگر چوتھی بار خمر پئے تو اس کو قتل کر دو۔ (ترمذی و ابوداود) البتہ قتل کرنے کا حکم منسوخ ہو گیا ہے اور کوڑے مارنے کا حکم باقی ہے۔ کیونکہ رسول اللہ (صلی اللہ علیہ وسلم) نے فرمایا مسلمان کا خون صرف تین وجہ سے جائز ہے۔ قتل کے بدلہ میں قتل کیا جائے یا شادی شدہ زانی کو رجم کیا جائے یا جو شخص مرتد ہو کر دین بدل لے اور مسلمانوں کی جماعت سے الگ ہو جائے۔ (مسلم) اور جو شخص خمر کے علاوہ اور کوئی نشہ آور مشروب پئے تو اس پر اس وقت حد واجب ہے جب اس کو نشہ ہو جائے اور خمر کی حد اجماع صحابہ سے اسی کوڑے مقرر کی گئی ہے۔ نیز شراب کے نشہ میں انسان پاک دامن مسلمان کو تہمت لگا دیتا ہے اور تہمت لگانے کی سزا قرآن مجید نے اسی کوڑے مقرر کی ہے۔

بَاب مَا جَآءَ فِي الْحُبُوْبِ الَّتِيْ يُتَّخَذُ مِنهَا الْخَمْرُ

باب 8: وہ دانے جن کے ذریعے شراب تیار کی جاتی ہے اس کے بارے میں جو کچھ منقول ہے

83- حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ يَحْيٰى حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ يُوسُفَ حَدَّثَنَا اِسْرَآئِيْلُ حَدَّثَنَا اِبْرَاهِيْمُ بْنُ مُهَاجِرٍ عَنْ عَامِرٍ الشَّعْبِيِّ عَنِ النُّعْمَانِ بْنِ بَشِيْرٍ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اِنَّ مِنَ الْحِنْطَةِ خَمْرًا وَّمِنَ الشَّعِيْرِ خَمْرًا وَّمِنَ التَّمْرِ خَمْرًا وَّمِنَ الزَّبِيْبِ خَمْرًا وَّمِنَ الْعَسَلِ خَمْرًا قَالَ وَفِي الْبَاب عَنْ اَبِيْ هُرَيْرَةَ قَالَ اَبُوْ عِيْسٰى هٰذَا حَدِيْثٌ غَرِيْبٌ

✧✧ حضرت نعمان بن بشیر رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں' نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا ہے: گندم سے شراب بنائی جاتی ہے جو سے شراب بنائی جاتی ہے، کھجور سے شراب بنائی جاتی ہے اور شہد سے شراب بنائی جاتی ہے۔

امام ترمذی رحمۃ اللہ علیہ نے فرمایا: اس بارے میں حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے احادیث منقول ہیں۔ یہ حدیث "غریب" ہے۔

84- حَدَّثَنَا الْحَسَنُ بْنُ عَلِيٍّ الْخَلَّالُ حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ اٰدَمَ عَنْ اِسْرَآئِيْلَ نَحْوَهٗ وَرَوٰى اَبُوْ حَيَّانَ التَّيْمِيُّ هٰذَا الْحَدِيْثَ عَنِ الشَّعْبِيِّ عَنِ ابْنِ عُمَرَ عَنْ عُمَرَ قَالَ اِنَّ مِنَ الْحِنْطَةِ خَمْرًا فَذَكَرَ هٰذَا الْحَدِيْثَ

✧✧ یہی روایت ایک اور سند کے ہمراہ حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہما کے حوالے سے حضرت عمر رضی اللہ عنہ سے منقول ہے: گندم سے شراب بنائی جاتی ہے۔ اس کے بعد حسب سابق حدیث ہے۔

حدیث 83:

اخرجه الترمذی فی "جامعه" رقم الحديث:18743 اخرجه ابن ماجه فی "سننه" رقم الحديث:3379

اخرجه الامام احمد فی "مسنده" رقم الحديث:18431 اخرجه الحاكم فی "المستدرك" رقم الحديث:7239

Marfat.com

85- حَدَّثَنَا بِذٰلِكَ اَحْمَدُ بْنُ مَنِيعٍ حَدَّثَنَا عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ اِدْرِيسَ عَنْ اَبِىْ حَيَّانَ التَّيْمِيِّ عَنِ الشَّعْبِيِّ عَنِ ابْنِ عُمَرَ عَنْ عُمَرَ بْنِ الْخَطَّابِ اِنَّ مِنَ الْحِنْطَةِ خَمْرًا بِهٰذَا وَهٰذَا اَصَحُّ مِنْ حَدِيْثِ اِبْرَاهِيمَ بْنِ مُهَاجِرٍ و قَالَ عَلِيُّ بْنُ الْمَدِيْنِيِّ قَالَ يَحْيَى بْنُ سَعِيْدٍ لَمْ يَكُنْ اِبْرَاهِيمُ بْنُ مُهَاجِرٍ بِالْقَوِيِّ الْحَدِيْثِ وَقَدْ رُوِىَ مِنْ غَيْرِ وَجْهٍ اَيْضًا عَنِ النُّعْمَانِ بْنِ بَشِيْرٍ

✧✧ حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہما حضرت عمر بن خطاب رضی اللہ عنہ کے حوالے سے نقل کرتے ہیں۔ گندم سے شراب بنائی جاتی ہے۔

یہ روایت ابراہیم بن مہاجر کی روایت سے زیادہ مستند ہے۔

علی بن مدینی فرماتے ہیں: یحییٰ بن سعید نے یہ بات کہی ہے: ابراہیم بن مہاجر نامی راوی مستند نہیں ہے۔

یہی روایت دیگر حوالوں سے حضرت نعمان بن بشیر سے بھی منقول ہے۔

86- حَدَّثَنَا اَحْمَدُ بْنُ مُحَمَّدٍ اَخْبَرَنَا عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ الْمُبَارَكِ حَدَّثَنَا الْاَوْزَاعِيُّ وَعِكْرِمَةُ بْنُ عَمَّارٍ قَالَا حَدَّثَنَا اَبُوْ كَثِيْرٍ السُّحَيْمِيُّ قَالَ سَمِعْتُ اَبَا هُرَيْرَةَ يَقُوْلُ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ الْخَمْرُ مِنْ هَاتَيْنِ الشَّجَرَتَيْنِ النَّخْلَةُ وَالْعِنَبَةُ قَالَ اَبُوْ عِيْسٰى هٰذَا حَدِيْثٌ حَسَنٌ صَحِيْحٌ وَاَبُوْ كَثِيْرٍ السُّحَيْمِيُّ هُوَ الْغُبَرِيُّ وَاسْمُهُ يَزِيْدُ بْنُ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ ابْنِ غُفَيْلَةَ وَرَوٰى شُعْبَةُ عَنْ عِكْرِمَةَ بْنِ عَمَّارٍ هٰذَا الْحَدِيْثَ

✧✧ حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں' نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا ہے: شراب ان دو درختوں سے بنائی جاتی ہے کھجور اور انگور۔

امام ترمذی رحمۃ اللہ علیہ نے فرمایا: یہ حدیث ''حسن صحیح'' ہے۔

ابوکثیر سحیمی نامی راوی جو غبری ہیں ان کا نام یزید بن عبدالرحمٰن بن غفیلہ ہے۔

شعبہ نے عکرمہ بن عمار کے حوالے سے اس روایت کو نقل کیا ہے۔

اللہ تعالیٰ کو حضرت جعفر کے محبوب ہونے کی وجہ

حضرت جعفر رضی اللہ عنہ جو نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کے چچا ہیں ان کی چار خصلتیں اللہ تعالیٰ کو بہت پسند تھیں۔

حدیث 86:

اخرجه مسلم فی "صحیحه" رقم الحدیث:1985

اخرجه النسائی فی "سننه" رقم الحدیث:5573

اخرجه ابن ماجه فی "سننه" رقم الحدیث:3378

اخرجه الامام احمد فی "مسنده" رقم الحدیث:7739

اخرجه ابن حبان فی "صحیحه" رقم الحدیث:5344

اخرجه النسائی فی "سننه الکبرٰی" رقم الحدیث:5082

اخرجه البیهقی فی "سننه الکبرٰی" رقم الحدیث:17127

اخرجه ابویعلی فی "مسنده" رقم الحدیث:6002

اخرجه الطیالسی فی "مسنده" رقم الحدیث:2569

Marfat.com

ایک روایت میں ہے کہ حضرت جبرئیل علیہ السلام نے حضور صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں عرض کیا کہ اللہ تعالیٰ کو جعفر طیار کی چار خصلتیں پسند ہیں۔ سرکار دو عالم صلی اللہ علیہ وسلم نے حضرت جعفر رضی اللہ عنہ سے دریافت کیا انہوں نے عرض کیا (وہ چار خصلتیں یہ ہیں)

(۱) میں نے شراب کبھی نہیں پی یعنی حکم حرمت سے پہلے بھی اور اس کی وجہ یہ تھی کہ میں جانتا تھا کہ اس سے عقل زائل ہوتی ہے اور میں چاہتا تھا کہ عقل اور بھی تیز ہو۔

(۲) دوسری خصلت یہ ہے کہ زمانہ جاہلیت میں بھی میں نے کبھی کسی بت کی پوجا نہیں کی کیونکہ میں جانتا تھا کہ یہ پتھر ہے نہ نفع دے سکتا ہے اور نہ ضرر۔

(۳) تیسری خصلت یہ ہے کہ میں کبھی بھی زنا میں مبتلاء نہ ہوا کہ اس کو بے غیرتی سمجھتا تھا۔

(۴) چوتھی خصلت یہ ہے کہ میں نے کبھی جھوٹ نہیں بولا کیونکہ میں اس کو کمینہ پن خیال کرتا تھا۔

(تفسیر روح البیان، البقرہ، ۲۱۹، از علامہ اسماعیل حقی علیہ الرحمہ) خزائن العرفان، البقرہ ۲۱۹، از صدر الافاضل سید نعیم الدین مراد آبادی علیہ الرحمہ)

حضرت علی کا تقویٰ اور شراب سے نفرت

حضرت علی المرتضیٰ شیر خدا رضی اللہ عنہ نے فرمایا: اگر شراب کا ایک قطرہ کنوئیں میں گر جائے پھر اس جگہ منارہ بنایا جائے تو میں اس پر اذان نہ کہوں گا۔

اور اگر دریا میں شراب کا قطرہ پڑے پھر دریا خشک ہو اور وہاں گھاس پیدا ہو اس میں اپنے جانوروں کو کبھی بھی نہ چراؤں۔

(تفسیر روح البیان، البقرہ، ۲۱۹، از علامہ اسماعیل حقی علیہ الرحمہ) (۲) خزائن العرفان، البقرہ ۲۱۹، از صدر الافاضل سید نعیم الدین مراد آبادی علیہ الرحمہ)

سبحان اللہ! حضرت علی المرتضیٰ رضی اللہ عنہ کو شراب کو کس قدر نفرت تھی۔ اور کتنے اعلیٰ تقوے پر فائز تھے اور اگر کوئی آج کا خارجی، وہابی، دیوبندی یہ کہے کہ حضرت علی رضی اللہ عنہ نے شراب پی کر نماز پڑھائی تو یہ بات کیسے مانی جاسکتی ہے؟

دس شرابی زمین میں دھنس گئے

روض الافکار میں کسی نیک بخت کا بیان ہے کہ میں نے چاندی رات میں دس آدمیوں کو شراب پیتے ہوئے دیکھا جب وہ چلتے چلتے مسجد کے قریب پہنچے تو کہنے لگے آئیں نماز ادا کریں۔ ان میں سے ایک نے آگے بڑھ کر اپنی دائیں طرف والوں سے کہا قریب ہو جاؤ۔ اللہ تعالیٰ تجھ پر رحمت نہ فرمائے۔

بائیں طرف والوں سے مخاطب ہوا جاؤ۔ اللہ تعالیٰ تم پر راضی نہ ہو پھر نماز کی نیت باندھ کر نماز ادا کرنے لگے۔ بعد از فاتحہ یہ آیت تلاوت کی گئی۔

قُلْ اَرَءَیْتُمْ اِنْ اَهْلَكَنِیَ اللّٰهُ وَ مَنْ مَّعِیَ اَوْ رَحِمَنَا فَمَنْ یُّجِیْرُ الْكٰفِرِیْنَ مِنْ عَذَابٍ اَلِیْمٍ ۔

تم فرما۔ بھلا دیکھو تو اگر اللہ مجھے اور میرے ساتھ والوں کو ہلاک کر دے یا ہم پر رحم فرمائے۔ تو وہ کون سا ہے جو کافروں کو دکھ کے عذاب سے بچالے گا۔

Marfat.com

توتم کیا کرسکو گے۔ پھر وہ نیک بخت کہنے لگا۔ میں نے دیکھا کہ زمین پھٹ گئی اور وہ زمین کے اندر دھنس گئے یہاں تک کہ ان کا نشان تک باقی نہ رہا۔ (زینت المحافل، ترجمہ نزہۃ المجالس ج ۲ ص ۱۶۷، شبیر برادرز، لاہور)

شہنشاہ جہانگیر اور شراب

بادشاہ اکبر کے تین بیٹے تھے۔ جہانگیر مراد اور دانیال ان کو شراب نوشی کی عادت بد سے ہی موت کے گھاٹ اتارا تھا

شہنشاہ جہانگیر نے اپنے ایک قابل اعتماد درباری کو کسی ضروری کام کے لئے خاص محل میں بلایا۔ جب وہ درباری حاضر ہوا تو جہانگیر اس وقت شراب نوشی میں مصروف تھا۔ اور کثرت رعشہ کی وجہ سے اس کا ہاتھ اس قدر کانپ رہا تھا۔ کہ شراب چھلک چھلک کر پیالے سے باہر آرہی تھی۔ یہ افسوس ناک اور عبرت ناک حالت دیکھ کر اس مخلص اور وفادار درباری نے شہنشاہ جہانگیر سے نہایت جرأت کے ساتھ عرض کیا کہ جہاں پناہ! جب آپ اس کو پیالے کو اپنے ہاتھ میں نہیں سنبھال سکتے تو اتنی وسیع وعریض سلطنت کو کیسے سنبھال سکتے ہیں جہانگیر نے کہا کہ میں چند پیالے شراب اور سیخ کباب پر سلطنت نور جہاں کے ہاتھ فروخت کر چکا ہوں۔

بہر حال تمہاری اس مخلصانہ نصیحت سے بے حد متاثر ہوا ہوں۔ اگر چہ میں اس عمر بھر کی بری عادت کو مکمل طور پر چھوڑنے سے معذور ہوں۔ البتہ اس میں کمی اور اعتدال پیدا کرنے کی ضرور کوشش کروں گا۔ چنانچہ سولہ (۱۶) پیالے روزانہ میں سے کم کرتے ہوئے وہ چار پیالے شراب پر آ گیا۔

غور کیجئے کہ اتنا بڑا شہنشاہ اس قدر طاقت وقوت رکھنے اور اپنے دربار میں حکماء اور اطباء رکھنے کے باوجود اس عادت قبیح کے اثرات بد یعنی کثرت رعشہ و دیگر عوارض متفرقہ سے جو اس کا لازمی نتیجہ ہیں۔ خود کو محفوظ نہ کرسکا اور عمر طبعی تک پہنچنے سے پہلے ہی فوت ہو گیا۔ وقت موت مقرر ہے۔ لیکن اسباب موت کو کبھی نظر انداز نہیں کیا جاسکتا۔

شہزادہ دانیال اور مراد کی ہلاکت

تاریخ اس بات پر شاہد ہے کہ جہانگیر بادشاہ کے دو حقیقی بھائی شہزادہ دانیال و شہزادہ مراد بھی کثرت شراب نوشی کی وجہ سے جوانی میں ہو فوت ہو گئے۔ اکبر بادشاہ کو جب ان شہزادوں کے ہمیشہ شراب پینے کی خبر ہوئی تو اس نے ان دونوں شہزادوں کو اس بری عادت سے روکنے کے لئے ان پر پہرہ لگا دیا تھا۔ کہ کسی طرح شراب ان کے پاس پہنچنے نہ پائے۔

ایک بے وقوف وفادار بندوق کی نالی میں شراب بھر کر شہزادہ دانیال کو پیش کرتا۔ بندوق کے بارود کے دھوئیں والا زنگ تیزابی تاثیر سے شراب میں شامل ہو کر زہر ہلال کی خاصیت اختیار کر گیا۔ جس کے پینے سے شہزادہ دانیال کی فوری موت واقع ہو گئی۔ جب بادشاہوں کا انجام یہ ہو تو عوام کا اللہ حافظ ہوتا ہے۔

تاریخ کے صفحات کو کھول کر دیکھو ہر سلطنت کا تاج و تخت شراب کے پیالے میں غرق دکھائی دیتا ہے۔

شہنشاہ بابر اور شراب

شہنشاہ بابر کی کثرت شراب نوشی اسکی خودنوشت سوانح عمری تورک باہری سے ظاہر ہے چنانچہ اس کا یہ شعر عوام میں مشہور

Marfat.com

ومعروف ہے بلکہ شراب پیتے وقت اس کو پڑھتے ہیں۔

نوروز ونو بہار و مے ودلر با خوش است بابر بہ عیش کوش کہ عالم دوبارہ نیست

فتح ہند کے سلسلے میں ایک مرتبہ دوران جنگ جبکہ دشمن کی فوج کا پلہ بھاری تھا اور لازمی شکست کے آثار نمودار ہوئے اس نے دعا مانگی۔اے میرے اللہ عزوجل! اگر اس جنگ میں تو مجھے فتح یاب کردے تو آئندہ میں شراب کبھی نہیں پیوں گا۔ چنانچہ دعاؤں کی قبول کرنے والی ذات اللہ پاک نے اس کی توبہ قبول کر کے جنگ میں اسے معجزانہ طور پر فتح عطا فرمائی۔ جس سے سلطنت مغلیہ کی بنیاد ہندوستان میں صدیوں تک قائم رہی۔ جس کو صرف توبہ شراب کی برکت سے تعبیر کیا جا سکتا ہے۔

ہمایوں اور نشہ

بابر بادشاہ کے بیٹے ہمایوں کو شیر شاہ سوری کے ہاتھوں شکست ہوئی اور پھر عرصہ دراز تک وہ مصائب و تکالیف میں مبتلاء رہا۔

تمام مؤرخین اس بات پر متفق ہیں کہ یہ سب کچھ اس کی کثرت افیون خوری کے نتائج تھے۔ جس کی وجہ سے وہ ہمیشہ عالم بے ہوشی اور غنودگی میں رہتا اور سلطنت کے انتظام وانصرام نہ کر سکا۔

محمد شاہ رنگیلے کی شکست

محمد شاہ رنگیلے کو نادر بادشاہ کے ہاتھوں جو تباہی و بربادی حاصل ہوئی اور قتل و غارت کے علاوہ ہندوستان کی تمام دولت، تخت طاؤس اور کوہ نور، ہیرا وغیرہ نادر شاہ کے ہاتھ لگے وہ سب کچھ اس رنگیلے کی شراب نوشی کا نتیجہ تھا۔

منشیات کے نقصانات

یہ ایک ایسا مرض ہے جو انسان کا اپنا پیدا کردہ ہے اس میں کچھ دخل ہمارے معاشرے کی ناہمواریوں کا بھی ہے۔ نشہ بیچنے والے وہ زہریلے ناگ ہیں جو قوم کے بچوں کا خون پی رہے ہیں کوئی متعدی مرض اتنی تیزی سے نہیں پھیلتا جس تیز رفتاری سے نشہ ہمارے ملک میں پھیل رہا ہے۔ یہ وہ آگ ہے جو بجھانے سے نہ بجھے۔

نشہ سے انسان کی کارکردگی اور صحت دونوں متاثر ہوتے ہیں رنگ پیلا یا نیلا، آنکھیں خمار آلودہ اور اندر دھنسی ہوئیں، پاؤں میں لڑکھڑاہٹ، بھوک کی کمی، جگر کی خرابی اور اعصابی و دماغی امراض لاحق ہو جاتے ہیں اگر کوئی ہارٹ اٹیک، بلڈ پریشر، دق وسل، ذیابیطس وغیرہ کا مریض ہوگا تو اس کی خواہش ہوگی کہ میں اچھے سے اچھا علاج کراؤں تاکہ مجھے شفاء حاصل ہو ان بیماریوں میں مبتلا افراد کو صحت کی فکر ہوتی ہے اور یہ علاج کی طرف رجوع کرتے ہیں لیکن نشہ کرنے والا کبھی نہیں چاہے گا کہ میں نشہ چھوڑ دوں یا اس کا مناسب علاج کراؤں بلکہ یہ لوگ اپنی اس مرض کو دوسروں سے چھپانے کی کوشش کرتے ہیں اور والدین اور دیگر عزیز و اقارب کو اس وقت پتہ چلتا ہے جب ان کا بچہ نشہ کے میدان میں اتنا آگے نکل چکا ہوتا ہے کہ جہاں سے واپسی ناممکن ہوتی ہے۔

منشیات کے عادی افراد شروع میں نشہ کی حالت میں بحال ہو جاتے ہیں لیکن بعد میں جب انھیں نشہ نہ ملے تو ان کی حالت غیر ہونے لگتی ہے۔ سر میں درد اور جسم میں شدید دردوں کا احساس ہوتا ہے جسم کپکپاتا ہے۔ زبان بھاری محسوس ہوتی ہے نیند نہیں آتی اور

Marfat.com

اسہال شروع ہو جاتے ہیں۔ نشہ کی حالت میں یہ لوگ بیتاج بادشاہ بنے ہوتے ہیں خیالی پلاؤ پکاتے ہیں خود کو سب سے اعلیٰ سمجھتے ہیں ان کا دماغ اتنا چکرایا ہوتا ہے کہ چھوٹی سی نالی بھی نہر نظر آتی ہے اور نالی کو نہر سمجھ کر پار کرتے ہیں اسی میں گر جاتے ہیں منہ ڈھیلا کر کے بولتے ہیں آواز بدل جاتی ہے اور چال لڑکھڑانے لگتی ہے جب گر جاتے ہیں تو کتے ان کا منہ صاف کرتے ہیں۔

ایسے ہی ایک نشئی گندی نالی میں گرا پڑا تھا کتا اس کا منہ چاٹنے لگا لیکن وہ کہہ رہا تھا۔ تم بھی سائیں میں بھی سائیں، یاری نبھائیں، جب کتے نے اس پر پیشاب کیا تو کہنے لگا رحمت دا مہینہ پائیں مینوں چھڈ کے نہ جائیں۔ یعنی رحمت کا مہینہ پانا مجھے چھوڑ کر نہ جانا۔ اس قسم کی کئی مثالیں آپ نے بھی دیکھی اور سنی ہوں گی اور اندازہ ہوگا کہ نشہ کرنے سے انسان، انسان نہیں رہتا پاگلوں جیسی حرکات کرتا ہے۔ معاشرہ اس کا مذاق اڑاتا ہے جب نشہ اتنی بری حالت کر دیتا ہے تو سوچنے کی بات یہ ہے ایسے لوگ جانتے ہوئے بھی ہماری حالت ابتر ہو جاتی ہے نشہ کیوں کرتے ہیں اس سوال کا جواب ذرا طویل ہے۔

اسلام میں نشے کی مذمت

اللہ عزوجل قرآن مجید میں ارشاد فرماتا ہے۔ اے ایمان والو! بیشک شراب اور جوا اور بت اور پانسے یہ سب گندے کام ہیں شیطان کے سوان سے بچتے رہو تا کہ تم فلاح پاؤ۔ (المائدہ 90)

جب بھی قرآن وحدیث کے حوالے سے نشے کی بات آتی ہے تو نشے سے مراد شراب لی جاتی ہے لیکن حقیقت یہ ہے کہ قرآن مندرجہ بالا حکم صرف شراب سے متعلق نہیں اس میں ہر وہ چیز شامل ہے جو نشہ طاری کرتی ہے ذیل کی حدیث نشے کی وسعت واضح کرتی ہے۔

چنانچہ ارشاد نبوی صلی اللہ علیہ وسلم ہے ہر وہ چیز خمر کے زمرے میں آتی ہے جو نشہ آور ہو اور وہ حرام ہے ہر نشہ آور چیز سے پرہیز کرو۔ (جامع صغیر)

حضرت عمر فاروق رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے ایک جمعہ کے خطبے میں خمر کے معنی کسی چیز کو ڈھانپ دینا یا پردہ ڈال دینا، اور خمر سے مراد ہر وہ چیز ہے جو عقل پر پردہ ڈالتی ہے۔ یہی تو نشہ ہوتا ہے کہ عقل پر پردہ پڑ جاتا ہے اور نیک وبد کی تمیز ختم ہو جاتی ہے ان دو آیات (سورۃ المائدہ 91/90) میں شراب اور جوئے سے متعلق حتمی حکم آیا ہے کہ یہ حرام ہیں اور شیطانی کام ہیں ان دو آیات کے علاوہ اور بھی احکام آئے ہیں یہاں تک تو بات ہوئی شراب کی، جب بات ہوتی ہے نشے کی تو اس میں بھنگ، چرس، افیون، ہیروئن اور ہر وہ چیز جو نشے کی خاطر کھائی یا پی لی جاتی ہے۔

نشہ کی اس سے بھی زیادہ اصطلاح ہے نشہ دولت کا بھی ہوتا ہے۔ اونچے رتبے اور جاگیرداری کا بھی نشہ ہے اور بعض نادان کسی خوبرو عورت کے ساتھ ناجائز تعلقات بنا کر اپنے آپ پر اسے نشے کی طرح طاری کر لیتے ہیں ان میں سے کوئی بھی نشہ ہو جائے وہ عقل پر پردہ ڈال دیتا ہے، دولت رتبے اور جاگیرداری کا نشہ انسان میں شیطانی عادات پیدا کر دیتا ہے اور عورت کا نشہ کبیرہ گناہوں کا ارتکاب کرواتا ہے۔

اب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی ایک پیش گوئی ملاحظہ فرمائیں۔

Marfat.com

میرے بعد میری امت شراب نوشی کرے گی ان کے اپنے امراء (حکام اور لیڈر) شراب نوشی میں ان کے معاون اور مددگار ہوں گے۔ (ابن عساکر)

آہ! آج ہم اسی دور سے گزر رہے ہیں حدیث میں بھی لفظ خمر فرمایا گیا ہے جس میں شراب ہی نہیں بلکہ تمام نشی اشیاء شامل ہیں۔

اب یہ جاننا انتہائی ضروری ہے کہ آخر وہ کون سی چیز ہے کون سی محرومی یا کون سا فائدہ ہے جو انسان سے حیوان اور معاشرے سے علیحدہ کر دیتا ہے۔

لوگ نشے کے عادی کیوں بنتے ہیں؟ اس کی چند ایک وجوہات درج ذیل ہیں۔

کاروباری پریشانیاں

جن لوگوں کے کاروبار میں نقصان ہو جائے تو ان حالات میں راتوں کی نیند اڑ جاتی ہے اور ایسے لوگ سکون آور ادویہ کا استعمال شروع کر دیتے ہیں یا کسی عزیز کا انتقال یا محبت میں ناکامی پر غم کو دور کرنے کے لئے بعض افراد سکون آور ادویہ کا استعمال کرتے ہیں اور رفتہ رفتہ عادی ہو جاتے ہیں۔

صدمہ کا نفسیاتی علاج جو اسلام نے بتایا ہے اگر اس پر عمل کیا جائے تو دل کو سکون اور تسلی آ جاتی ہے سرکار دوعالم صلی اللہ علیہ وسلم کا ارشاد ہے کہ رنج یا دکھ پہنچے تو کہو انا للہ وانا الیہ راجعون، ان الفاظ میں اس زخم کا مرہم ہے جو صدمہ سے لگا ہو نیز اور بھی ایسی دعائیں کتابوں میں مذکور ہیں۔ کئی ناکام سیاستدان بھی نشے کے میدان میں اتر آتے ہیں۔

بری سوسائٹی

نشہ کے پھیلانے میں برے دوست سب سے بڑا سبب ہیں، جو شخص تمباکو نوشی کرتا ہو فضول خرچ اور آوارہ ہو ایسا شخص دوستی کے قابل نہیں۔ اس سے تو کوسوں دور بھاگنا چاہئے۔ سکولوں اور کالجوں کے علاوہ ہر محلے اور گلی میں بدقسمتی سے ایسے چند نشئی ہوتے ہیں جن کو نشہ کی لت ہوتی ہے یہ اپنے سے کم عمر کے لوگوں کو دوست بنا کر انھیں بھی اس کی رغبت دلاتے ہیں شروع میں اپنے پاس سے یہ مفت نشہ فراہم کرتے ہیں لیکن بعد میں جب دیکھتے ہیں کہ یہ عادی ہو چکا ہے پھر اپنے اخراجات بھی اس کی جیب سے پورے کرتے ہیں۔

جنسی وجوہات

جنسی عیاشی کے لئے نشہ کا استعمال بہت زیادہ کیا جاتا ہے۔ نشہ آور اشیاء چونکہ بجس کر دیتی ہیں اور ان سے وقتی طور پر امساک بڑھ جاتا ہے اس لئے بعض لوگ ایسی اشیاء کا استعمال کرتے ہیں نیز بعض حکیم بھی جنسی مریضوں کو ایسی ادویات دیتے ہیں ان ادویہ سے ان کے اعضائے جنسی دن بدن نیم مردہ ہو جاتے ہیں اور ان کی جنسی طاقت بالکل ختم ہو جاتی ہے نشہ کے عادی افراد میں ہیجڑے پیدا ہونے کی شرح بہت زیادہ ہے۔

Marfat.com

ناسازگار حالات اور ذہنی پریشانیاں

بعض لوگ اتنے حساس ہوتے ہیں کہ ذراسی بات بھی انھیں بہت زیادہ محسوس ہوتی ہے معمولی پریشانی سے عہدہ برآ نہیں ہو پاتے۔ ہر شخص کو زندگی کے سفر میں قدم قدم پر کسی نہ کسی پریشانی اور الجھن سے واسطہ پڑتا ہے۔ جن لوگوں کی قوت ارادی مضبوط ہوتی ہے وہ بڑے حوصلے کے ساتھ ناسازگار حالات سے عہدہ برآ ہوتے ہیں لیکن نازک طبیعت کے مالک ان پریشانیوں کو ذہن پر سوار کر لیتے ہیں ہر وقت سوچ بچار میں کھوئے رہتے ہیں تنہائی پسند ہو جاتے ہیں اور نشہ آور ادویات میں سکون تلاش کرتے ہیں زندگی سے بیزاری اور موت کی خواہش ان میں پیدا ہو جاتی ہے عملی کام کرنے سے کتراتے ہیں اور نشہ کی دنیا میں اپنا جہاں آباد کر لیتے ہیں جن تعلیم یافتہ نوجوانوں کو ملازمت نہیں ملتی وہ بھی اس مرض کا شکار ہو جاتے ہیں۔

بطور فیشن یا شوقیہ

بعض لوگ دوسروں کو دیکھا دیکھی بطور فیشن نشہ پینا شروع کر دیتے ہیں اور بڑے خاص انداز سے کش لگاتے ہیں اور بڑے فخر سے اپنے ہمنواؤں سے کہتے ہیں کہ آج میں نے اتنی پی ہے۔ اکثر ایسا بھی ہوتا ہے کہ نشہ کا مریض عام آدمی سے اتنے فوائد بیان کرتا ہے کہ دوسرا آدمی بطور تجربہ وہی نشہ استعمال کرنے لگ جاتا ہے۔

تجسس

یہ فطرت انسانی ہے کہ جس چیز سے اسے روکا جائے اس کی کوشش یہ ہوتی ہے کہ وہ کام ضرور کر کے دکھائے ٹی وی پر اشتہارات اور اخبارات کے صفحات پر ہیروئن اور منشیات کا ہر روز تذکرہ سننے سے بعض لوگ اس کے منفی اثرات لیتے ہیں۔ بس یہی سوچ انھیں لے ڈوبتی ہے آج کل چھوٹے بچے بھی نشہ آور چیزوں کے ناموں سے واقف ہیں بعض غیر ملکی فلمیں اس رجحان کو فروغ دیتی ہیں اس لئے بہت سے لوگ محض تجسس کی بناء پر اس کے عادی ہو رہے ہیں۔

والدین کی غفلت

جو والدین اپنی اولاد پر کڑی نظر نہیں رکھتے اپنی اولاد کی مناسب نگرانی نہیں کرتے اولاد کو شتر بے مہار کی طرح چھوڑ دیتے ہیں ان کی اولاد سگریٹ نوشی سے ابتداء کر کے ہیروئن کے سٹیج پر جا پہنچتی ہے بعض لوگ اپنی نشہ کی چیزیں اولاد کے ذریعے منگواتے ہیں جس سے اولاد بھی اس راہ پر چل نکلتی ہے اگر آپ کو اولاد کی زندگی کی فکر ہے تو ان سے سگریٹ بھی نہیں منگوانے چاہئیں ورنہ کل کو اگر وہ سگریٹ پئے گا تو آپ اسے روک نہیں سکیں گے کیونکہ آپ کا کردار اس کے سامنے ہوگا۔

والدین کا کام جہاں اولاد کے لئے خوراک، لباس اور ان کی دیگر ضروریات پوری کرنا ہے وہاں یہ بھی آپ پر فرض ہے کہ ان کی اخلاقی تربیت بھی کریں ورنہ وہی اولاد بداخلاقی اور نشہ کی ذلت میں ڈوب کر ایک دن آپ کے گریبان میں ہاتھ ڈالے گی۔

امراض تنفس

نشہ کرنے والوں کی اکثریت امراض تنفس کا شکار ہو جاتی ہے سگریٹ کے ساتھ ہیروئن کے کش لگانا سونے پر سہاگہ کا کام

Marfat.com

کرتے ہیں پھیپھڑوں میں زخم اور سانس کی نالیاں تنگ ہو جاتی ہیں افیون چرس اور بھنگ کے عادی افراد کے پھیپھڑوں میں بلغم جم جاتی ہے۔ نالیاں اور پھیپھڑے خشک ہو جاتے ہیں ڈاکٹری ادویہ بھی یہی کام انجام دیتی ہیں۔ ان سے مراد وہ ادویہ ہیں جو بطور نشہ استعمال ہوتی ہیں پھیپھڑوں کی حرکات سست اور لمبے لمبے سانس لینے پڑتے ہیں جسم کو آکسیجن کم ملتی ہے۔

ان منشیات کا استعمال کرنے والے تپ دق، دمہ، برونکائٹس اور سانس لینے میں دقت کا سامنا کرتے ہیں ان کے اعضاء تنفس میں زخم ورم اور سوراخ ہو سکتے ہیں جن کی وجہ سے خون منہ یا ناک کے راستے جاری ہو سکتا ہے اور موت چند قدم دور ہو جاتی ہے۔

امراض معدہ اور منشیات

تمام منشی اشیاء معدہ کے گیسٹرک جوس پر برا اثر ڈالتی ہیں اور کچھ منشیات گیسٹرک جوس کی پیداوار کم کرتی ہیں۔ کچھ ایسی ہیں جن سے گیسٹرک جوس کی پیداوار بڑھ جاتی ہے جن سے بدہضمی، سوزش معدہ، زخم معدہ، معدہ کا سرطان، بھوک میں کمی، متلی اور خونی قے کی شکایات پیدا ہو جاتی ہیں بعض نشے قبض اور بعض پیچس لگا دیتے ہیں ہر نشہ کرنے والا معدہ کے ان امراض میں ضرور مبتلا ہوتا ہے۔ وہ لوگ احمقوں کی سوچ رکھتے ہیں جو نشہ کرتے اور اس خوش فہمی میں مبتلا رہتے ہیں کہ ہم آج ان امراض کا شکار نہیں ہوئے کل بھی بچے رہیں گے انھیں یاد رکھنا چاہیے کہ اگر کسی درخت کے تنے پر روزانہ آری چلائی جائے تو وہ ٹوٹ کر ضرور گرے گی۔ میں نے یہاں نشہ کے ذریعے لاحق ہونے والے جو امراض بتائے ہیں وہ ہر نشہ کرنے والے کو ضرور ہوتے ہیں یہ میرا تجربہ ہے میں نے اپنی آنکھوں سے انھیں ان امراض کا شکار ہوتے دیکھا ہے۔

دماغی امراض اور منشیات

سب سے زیادہ مضر اثرات دماغ پر ظاہر ہوتے ہیں بلکہ پہلی سٹیج میں نشہ کرنے والا دماغی امراض میں مبتلا ہوتا ہے دماغ کی کارکردگی سب سے پہلے سست ہوتی ہے جس سے جسم کے ہر نظام کا فعل سست پڑ جاتا ہے۔ وہ دماغی امراض جو نشہ سے لاحق ہوتے ہیں ان میں نسیان، مرگی، سر چکرانا، نیند میں کمی، مالیخولیا، پاگل پن، سوچنے اور قوت فیصلہ میں کمی قابل ذکر ہیں۔

اعصابی امراض اور منشیات

جسم میں خشکی اور زہریلے مادوں کی کثرت کی وجہ سے، رعشہ، فالج، لڑکھڑاتی چال، حرکت میں سستی اور اعصابی تناؤ پیدا ہوتا ہے۔

امراض جگر اور منشیات

جگر خون بنانے سے قاصر ہو جاتا ہے بہت کم خون پیدا ہوتا ہے۔ خون کی کمی چہرہ کی زردی، یرقان، جگر کا سکڑ جانا یا متورم ہو جانا جیسے امراض پیدا ہو جاتے ہیں۔

منشیات اور جسمانی کمزوری

مریض دن بدن سوکھتا چلا جاتا ہے سردی گرمی برداشت نہیں ہوتی کیونکہ جس آدمی کے پھیپھڑے، دماغ، معدہ اور جگر تباہ ہو

Marfat.com

چکے ہوں وہ سوکھ کر کانٹا نہیں بنے گا تو کیا ہوگا۔

قوت مدافعت میں کمی

جسم میں بیماریوں کا مقابلہ کرنے کی طاقت نہیں رہتی۔ ایسا مریض بیماریوں کا بہت جلد شکار ہوتا ہے۔ اگر کوئی وبائی مرض پھیلے تو سب سے پہلے نشہ کرنے والے اس کا شکار ہو کر لقمہ اجل بنتے ہیں۔

امراض کا دبے رہنا

نشہ کرنے والے کے جسم میں بعض شدید قسم کے امراض موجود ہوتے ہیں لیکن بے حسی کی وجہ سے محسوس نہیں ہوتے مثلاً اگر کسی کے گردہ میں پتھری ہے تو درد محسوس نہیں ہوتا تب پتہ چلتا ہے جب پتھری بڑی ہو کر پیشاب پر اثر انداز ہوتی ہے اور گردہ میں شدید درد کی لہریں پیدا ہوتی ہیں۔

منشیات اور جلدی امراض

نشہ کرنے والے خارش، چہرے پر جھریاں، جلد کی خشکی میں مبتلا ہو جاتے ہیں۔

گردوں پر اثر

گردے خون سے گندے مادے صاف کرنا کم کر دیتے ہیں اور بعض اوقات گردوں کے مسام بند ہونے کا عمل شروع ہو جاتا ہے پیشاب میں خون آتا ہے۔ گردے فیل ہو جاتے ہیں کبھی پیشاب بہت زیادہ آتا ہے لیکن زیادہ تر پیشاب بننا بند ہو کر موت واقع ہو جاتی ہے۔

نشہ اور نامکمل اولاد

نشہ کرنے والوں کے ہاں جو اولاد پیدا ہوتی ہے وہ دماغی طور پر کند ذہن یا کسی پیدائشی خرابی میں مبتلا ہوتی ہے ان کے بچے کمزور اور مختلف بیماریوں میں مبتلا ہوتے ہیں۔

بینائی میں کمزوری

جسم میں یبوست (خشکی) بڑھ جانے کا اثر آنکھوں پر بھی پڑتا ہے اور نظر دن بدن کمزور ہو جاتی ہے۔ آنکھوں کی حفاظت کرنے والی ضروری رطوبات کا اخراج رک جاتا ہے اور آنکھوں کے مسلز سکڑ جاتے ہیں۔

خانہ بربادی

نشہ کرنے والوں کی بیویاں طلاق لے لیتی ہیں۔ بھائی بہن ساتھ چھوڑ دیتے ہیں اولاد بھی آنکھیں پھیر لیتی ہیں۔ نشہ پر جو رقم خرچ ہوتی ہے اس سے آدمی محلوں سے نکل کر در در کا محتاج ہو جاتا ہے کوئی اس سے بات کرنا گوارہ نہیں کرتا اس ڈر سے کہ کہیں لوگ مجھے بھی نشئی نہ سمجھنے لگے۔

Marfat.com

نشہ اور چوری

ہر نشہ کرنے والا عموماً چور ضرور ہوتا ہے کیونکہ کسی کے پاس قارون کا خزانہ نہیں ہوتا کہ بغیر کمائے ہاتھ پر ہاتھ دھرا بیٹھا رہے اور دولت کو نشہ میں لٹاتا جائے اس نشہ کی طلب پوری کرنے کے لئے رقم نہ ملنے کی صورت میں پہلے یہ گھر میں چوری کرتا ہے اور پھر لوگوں کی دکانوں سے چوری چکاری کرنے لگ جاتا ہے۔

جوانی کی موت اور نشہ

عام طور پر نشہ کے عادی نوجوانوں کو مرتے دیکھا گیا ہے شاز و نادر ہی کسی بیماری کے باعث یا حادثہ کی وجہ سے نوجوان مرتے ہیں لیکن اکثریت انھیں کی ہوتی ہے نشہ سے دل، دماغ، جگر، معدہ اور گردوں کو ناکارہ کر دیتا ہے اس لئے انسانی زندگی کی گاڑی ان کے بغیر چلنا محال ہے۔ جس کی وجہ سے نشہ کرنے والے جوانی کی عمر میں مرجاتے ہیں۔ اب ہر ایک نشہ آور اشیاء کے نقصانات کا الگ الگ تفصیلی ذکر ملاحظہ فرمائیں۔

تمباکو نوشی کے بھیانک اثرات

سگریٹ نوشی ایسا دروازہ ہے جو نشہ کی دنیا میں لے جاتا ہے ہر نشہ کرنے والا پہلے سگریٹ پیتا ہے اور بعد میں دیگر نشہ آور چیزوں کا شکار ہو کر موت کے منہ میں چلا جاتا ہے اور ایسے لوگ بھی دیکھنے میں آتے ہیں جو اسی تا سو سگریٹ روزانہ پیتے ہیں ان کی سانس کی نالیوں میں نکوٹین تہہ در تہہ جمی ہوتی ہے اس سے پھیپھڑوں میں زخم پیدا ہوتے ہیں سگریٹ پینے والا آکسیجن گیس کا خاتمہ کرتا جاتا ہے زیادہ نقصان انھیں پہنچتا ہے جو سگریٹ پینے والے کے پاس بیٹھتے ہیں ان کا دھواں ان کے پھیپھڑوں میں جا کر خرابیاں پیدا کرتا ہے اگر ٹی بی والے سگریٹ کا دھواں کسی اور کے پھیپھڑوں میں چلا جائے تو سوچیں اس غریب کا کیا حال ہوگا۔

فی زمانہ ریل، بس، ائیر پورٹ اور تفریحی مقامات پر سگریٹ کے دھوئیں کے مرغولے نظر آتے ہیں اور سگریٹ نوشی سے نفرت کرنے والے مجبور ہوتے ہیں کہ وہ بھی دوسروں کے منہ سے نکلا ہوا مضر صحت دھواں اپنے پھیپھڑوں میں پہنچائیں لہذا سگریٹ کی ڈبیوں پر لکھنے کی بجائے عملی طور پر ریل بس اور دیگر عوامی مقامات میں سگریٹ نوشی ممنوع ہونی چاہیے۔

سگریٹ نوشی کی تاریخ

جنوبی امریکی پیداوار جس کو ہسپانوی باشندہ کولمبس نے 1492ء میں معلوم کیا۔

1556ء میں امریکی سرخ باشندوں سے سیکھا۔ 1565ء امریکہ سے برطانیہ پہنچا۔

1750ء پہلا امریکی سگار جنوبی امریکہ میں۔ 1788ء کارخانہ سگار ہمبرگ

دوسری جنگ عظیم میں 25 کروڑ سگریٹ روزانہ برطانیہ میں تیار ہوتے تھے۔ اب پوری دنیا میں 150 ارب سگریٹ تیار ہوتے ہیں۔ *دل کے سو مریضوں میں سے 99 سگریٹ نوش ہوتے ہیں۔

*دل کے درد اور سگریٹ نوشی کا گہرا تعلق ہے۔ *برطانیہ میں سالانہ 40 ہزار سگریٹ نوشی کی وجہ دل کی شریانیں سکڑ جاتی ہیں

Marfat.com

جس کہ وجہ دل کا صحیح دوران خون متاثر ہو جاتا ہے۔

سگریٹ میں دس زہر

نکوٹین: 20 ملی گرام فی سگریٹ جو مہلک زہر کتے تک جانور کے لئے کافی ہے۔ کتے کو 10 فیصد لوشن 3، 4 منٹ میں ہلاک کرسکتا ہے۔

کاربن مانو آکسائیڈ: دھوئیں میں 22/1 فیصد یہ (ہر کلو) خون کے سرخ مادہ میں جذب ہو کر سانس کو روکتی ہے اور زیادتی پر موت واقع ہو جاتی ہے۔

گارسینوجنک: کینسر پیدا کرنے والا 16 کیمیائی مادے اس کے دھوئیں سے جانوروں پر تجزیہ کرنے سے کینسر پیدا کرنا ثابت ہوا۔

بھاپ بن کر اڑنے والا مہلک تیزاب۔ * کربول: یہ بھی مہلک زہر ہے۔ (سانائیڈ)

سنکھیا: جو سگریٹ سے دھوئیں میں پایا جاتا ہے۔ اگر کسی جانور کو کھلایا جائے تو وہ سر کے بل لوٹ لوٹ کر دم توڑتا ہے۔

امونیا: یہ بھی مضر صحت ہے دم گھٹنے لگتا ہے، پھیپھڑوں کو جلا کر دائمی تکلیف میں مبتلا کرتا ہے۔

کولتار: یہ بھی زہر ہے ایک کلو روزانہ ایک سال تک پینے پر ایک پیالہ کولتار کے مساوی ہے۔ جو مہروں کو جانے والی باریک نالیوں کو مفلوج کر دیتی ہیں علاوہ مہروں کے اندرونی جلد کو بھی نقصان پہنچاتی ہے۔ *فضول اور الکحل: یہ بھی مہلک زہر ہے۔

یہ وہ تمام زہر ہیں جو ایک عام سگریٹ نوش کے جسم میں جذب ہوتے ہیں جو اس کی شاداب اور شگفتہ زندگی کو خشک کر دیتے ہیں خوف، وحشت، کمزوری، ذہنی الجھن، کشمکش، انتشار کا شکار ہو جاتا ہے جو زندہ رہ کر بھی زندگی کو ترستا ہے۔

ہر سگریٹ پینے والا یہی کہے گا کہ اس کا کوئی فائدہ نہیں نقصان ہی نقصان ہے لیکن پھر بھی پئے جا رہے ہیں سگریٹ نوش کو دھواں اڑانے سے وقتی طور پر نفسیاتی سکون ملتا ہے سگریٹ نوشی کے لئے ان لوگوں نے تاویلیں بنا رکھی ہیں کہ اگر چھوڑ دیں تو گیس پیدا ہوتی ہے کھانا ہضم نہیں ہوتا۔ قبض کی شکایت ہو جاتی ہے، سکون ختم ہو جاتا ہے یہ بہانہ بازی ہے نہ چھوڑنے کی نیت ہے ورنہ سو سگریٹ روزانہ پینے والوں نے بھی یکلخت سگریٹ بند کئے لیکن کوئی خاص ردعمل نہیں ہوا اگر کچھ علامات پیدا ہو جائیں تو ان کا علاج بھی ہو سکتا ہے قبض دور کی جا سکتی ہے گیس کا خاتمہ بھی علاج معالجہ سے ہو سکتا ہے سگریٹ چھوڑنے سے جو علامات پیدا ہوتی ہیں ان کا تو کامیاب علاج ہے لیکن سگریٹ نوشی جاری رکھنے سے جو بیماریاں پیدا ہوں گی کبھی آپ نے غور کیا کہ ان کا علاج کتنا مشکل ہے۔

17 جون 1968ء کو امریکی سائنس دانوں نے کتوں کو سگریٹ نوشی کا عادی بنا کر مصنوعی طور پر ان کو پھیپھڑوں کے امراض میں مبتلا کیا گیا تا کہ نکوٹین تمباکو کے زہر کے اثرات کا مشاہدہ کیا جا سکے۔ امریکی ایسوسی ایشن کانگریس کے بموجب سائنسدانوں نے دس کتوں کا انتخاب کیا۔ کتوں کے انتخابات کی اصل وجہ یہ ہے کہ کتوں کے پھیپھڑے اور عضلات انسانی پھیپھڑوں کے مشابہ ہوتے ہیں۔ کتوں کو روزانہ 12 سگریٹ کا باقاعدہ طریقہ سے عادی بنایا گیا۔ سگریٹ نوشی کا عادی انسان بھی روزانہ اوسطاً اتنے ہی

Marfat.com

سگریٹ پیتا ہے کتوں نے ابتداء بچوں کی طرح کھانسنا شروع کیا۔ان کی آنکھیں سرخ ہوگئیں اور وہ بیمار ہوگئے جب انہیں سگریٹ نوشی کے کمرے کی طرف لے جایا جاتا وہ دم ہلا کر اپنی خوشی کا اظہار کرتے تجربہ کے دوران قلب وخون کے امراض میں مبتلا ہو کر اس میں سے پانچ کتے مر گئے اور بقیہ تمام کتوں کے پھیپھڑے متاثر ہو گئے۔ (ماخوذ از رہنمائے دکن جون 1968ء)

آکسفورڈ یونیورسٹی کے سائنسدانوں کی تحقیق کے مطابق کہ جو لوگ 33 برس سے کم عمر میں سگریٹ پینا چھوڑتے ہیں ان کے لئے پھیپھڑوں کے کینسر کا خطرہ 90 فیصد سے زیادہ کم ہو جاتا ہے اور جو لوگ پچاس برس کی عمر میں سگریٹ نوشی کرتے چھوڑتے ہیں ان میں پھیپھڑوں کے کینسر کا خطرہ پچاس فیصد سے کم ہوتا ہے ماہرین کا کہنا ہے کہ اب یہ بات بھی ثابت ہو گئی ہے کہ سگریٹ چھوڑنے کے لئے کسی عمر کی قید نہیں ہے۔ یہ تحقیق انگلینڈ میں آکسفورڈ یونیورسٹی کے سائنسدانوں نے کی ہے جس کے نتائج برطانیہ کے میڈیکل جرنل میں شائع کئے گئے ہیں پھیپھڑوں کے سرطان سے سب سے زیادہ وہ لوگ ہلاک ہوتے ہیں جو سگریٹ نوشی کرتے ہیں اس کے علاوہ 20 سے زائد بیماریوں کا تعلق تمباکو سے بھی ہے جن میں دل کی بیماری اور مثانے کا کینسر شامل ہے اس تحقیق میں بتایا گیا ہے کہ سگریٹ پینے سے پھیپھڑوں کو جو نقصان پہنچتا ہے اس میں کوئی بیماری ایسی ہوتی ہے جس کا کوئی علاج ہی نہیں ہے۔ (بحوالہ روزنامہ خبریں 18 ستمبر 2000ء)

پریس ایشیاء انٹرنیشنل نے برازیل کے ماہرین کے حوالے سے یہ خبر دیتے ہوئے کہا ہے کہ سگریٹ پینے سے جسم میں ایک طرح کا زہر پھیل جاتا ہے جو جنسی لطف اٹھانے میں رکاوٹ بنتا ہے۔ (راہنما شکم مارچ 1982ء)

میٹریا میڈیکا میں ڈاکٹر جیلانی نے تحریر کیا ہے کہ تمباکو سے خون کا دباؤ گھٹ جاتا ہے اور اس کی زیادتی سے (قوما) اور موت واقع ہو سکتی ہے سگریٹ نوشی کرنے سے تب دق (ٹی بی) کا ڈر ہوتا ہے سانس کی نالیاں تنگ ہو کر دمہ کا خطرہ بھی ہوتا ہے علاوہ ازیں نیند میں کمی واقع ہو جاتی ہے ضعف باہ ہو جاتا ہے جسم میں وٹامنز کی شدید کمی گلے کی سوزش اور معدہ کی نالی میں خراش واقع ہو جاتی ہے۔ امراض قلب اور ہائی بلڈ پریشر کے مریضوں کے لئے تمباکو نوشی انتہائی مضر ہے دانت سیاہ ہو جاتے ہیں زبان پر زخم بن جاتے ہیں منہ کے اعضاء یا پھیپھڑوں میں سرطان پیدا ہو جاتا ہے جس سے سگریٹ نوش طبعی موت مرنے سے پہلے مر جاتا ہے سگریٹ پینے والے کا مزاج گرم رہتا ہے گھر میں بیوی بچوں یا ماں باپ سے لڑتا جھگڑتا رہتا ہے اور دفتر میں اپنے ساتھیوں پر سختی کرتا ہے۔ ایسا آدمی معاشرے اور مذہب سے ہٹ کر رہ جاتا ہے اسی وجہ سے کسی کو ملنے ملانے سے کتراتا ہے کہ دوستوں میں بیٹھ کر دھواں چھوڑ دوں گا تو وہ نفرت کریں گے رمضان المبارک کے روزے سگریٹ پینے والے کم ہی رکھتے ہیں کیونکہ سگریٹ کے دھوئیں سے طویل جدائی انہیں برداشت نہیں ہوتی۔ ایسے کم ظرف اور بد قسمت لوگ نماز، روزہ بھی چھوڑ دیتے ہیں سگریٹ نہیں چھوڑ سکتے تمباکو نوشی کرنے والا بسوں میں صحیح طور سے سفر نہیں کر سکتا کہ جب بھی سگریٹ سلگائی جائے تو عورتیں ٹوک دیتی ہیں کہ ہمیں قے آتی ہے سگریٹ پینا بند کرو اس نامراد سگریٹ کی وجہ سے الٹی سیدھی باتیں سننا پڑتی ہیں۔

سگریٹ چھوڑنے کا طریقہ

سگریٹ چھوڑنے کا طریقہ یہ ہے کہ یکلخت چھوڑ دیں کیونکہ جو ایک ایک کم کر کے چھوڑنے کا کہتے ہیں اس طرح وہ پھر

Marfat.com

سگریٹ کی مقدار بڑھانا شروع کر دیتے ہیں لہٰذا پختہ نیت اور ارادہ کر کے یکلخت چھوڑ دیں اور اپنے دوست احباب میں تشہیر کر دیں کہ میں نے سگریٹ چھوڑ دیئے ہیں تا کہ دوبارہ پینے کا حوصلہ نہ رہے کہ یہ کیا سوچیں گے کل سگریٹ چھوڑنے کا کہا اور آج پھر پی رہے ہیں سگریٹ چھوڑتے ہی آپ دوسرے سگریٹ نوشوں کو سمجھائیں تا کہ آپ کے جذبات کی تسکین ہو اور سگریٹ کے خلاف مزید نفرت ذہن میں آئے۔ سگریٹ چھوڑنے کے بعد خدانخواستہ اس کی طلب محسوس ہو تو مکئی بھونی ہوئی چبائیں یا چیونگم منہ میں ڈال لیں میٹھی سونف بھی بوقت ضرورت استعمال کریں میٹھی سونف چبانے کا فائدہ یہ ہوگا کہ گیس اور قبض پیدا نہیں ہوگی۔ نیز سگریٹ چھوڑنے کے بعد ذہن میں یہ خوش کن خیالات رکھیں کہ سگریٹ سے نجات پا کر میں نے فلاں فلاں بیماری سے نجات پائی اب میں صحت مند ہوں اور دوسرے آدمیوں کی طرح نارمل ہوں اللہ عزوجل کا شکر ہے کہ بہت بڑی بال سر سے اتر گئی ہے۔

یاد رکھئے سگریٹ چھوڑنے کے بعد کبھی صرف ایک سگریٹ پینے کی کوشش بھی مت کیجئے کیونکہ ایک سگریٹ کے کش لینے سے دوبارہ نئے سرے سے آپ اس کے عادی ہو جائیں گے۔

شراب کے نقصانات

حضور نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے شراب کے بارے میں دس شخصوں پر لعنت کی۔

(۱) بنانے والا، (۲) بنوانے والا (۳) پینے والا (۴) پلانے والا

(۵) اٹھا کر لے جانے والا (۶) رکھنے والا (۷) بیچنے والا

(۸) خریدنے والا (۹) مفت دینے والا (۱۰) دام کھانے والا۔ (ترمذی)

امراض معدہ اور شراب

شراب کی وجہ سے معدے کی خطرناک بیماریاں پیدا ہوتی ہیں یہ اس لئے ہوتا ہے کہ یہ خون میں موجود لائیپڈ جو ایک خاص قسم کی چربی ہوتی ہے اس کے استعمال سے تحلیل ہو جاتی ہے یعنی لائیپڈ ایک طرح کی حفاظتی تہہ مہیا کرتا ہے جس پر تیزابیت کا نقصان دہ اثر نہیں ہوتا اور اسی تہہ کی وجہ سے معدہ خود اپنے آپ کو ہضم نہیں کر سکتا اگرچہ یہ فی الحال پوری طرح ثابت نہیں ہوا کہ جس طرح شراب گلے اور خوراک کی نالی میں کینسر کا ذریعہ بنتی ہے معدہ کے معاملے میں بھی ایسا ہی ہے لیکن اس خیال کو تقویت ہوتی اج رہی ہے کہ معدے کے سرطان میں بھی شراب کی کارستانی ہوتی ہے۔

امراض امعاء اور شراب

شراب کا سب سے زیادہ نقصان دہ اثر بارہ انگشتی آنت پر ہوتا ہے اس جگہ نہایت نازک کیمیائی اثرات وقوع پذیر ہوتے ہیں شراب اس کی اس خاصیت کو متاثر کرتی ہے جو مخصوص ہاضم لعاب خارج کرنے کی صلاحیت سے تعلق رکھتی ہے اور اس کی کیمیائی حساسیت پر اثر انداز ہوتی ہے ہاضمہ کے لئے اُس اہم راستے کی تباہی کے بعد شراب جگر سے پیدا ہونے والے ہاضم لعاب Bile کے اخراج پر بھی اثر انداز ہوتی ہے تمام شرابیوں کی بارہ انگشتی آنت اور پتہ کی جھلی ہمیشہ بیماری کا شکار ہوتی ہیں یا ان کا فعل اکثر صحیح نہیں

Marfat.com

ہوتا۔ یہ حالت ہر شرابی کو گیس بدہضمی کے ذریعے مصیبت میں ڈالے رکھتی ہے۔ معدے کی یہ تکالیف آنتوں پر بھی اثر ڈالتی ہے۔

امراض جگر اور شراب

انسانی جگر وہ حساس لیبارٹری ہے جو شراب کے ہر چھوٹے سے چھوٹے سالمے کو زہر کی طرح محسوس کرتا ہے جگر پر شراب کا اثر دو طرح سے ہوتا ہے۔

-1 شراب خوری کی صورت میں جگر کے خلیے الکحل ختم ہونے کی ذمہ داری میں پوری طرح مصروف ہوتے ہیں اس طرح وہ اپنے دوسرے کاموں کو نظر انداز کر دیتے ہیں۔

-2 جگر کے کیمیاوی عمل جو ایک سے ایک بڑھ کر حساس ہوتے ہیں شراب کے بلا روک ٹوک اثر کے تحت درہم برہم ہو جاتے ہیں اس کا نتیجہ یہ ہوتا ہے کہ جگر کو ایک ہی عمل بار بار دہرانا پڑتا ہے اور اس طرح بے پناہ مسلسل اور بلا ضرورت محنت اور مشقت سے جگر کی کمزوری واقع ہو جاتی ہے یہ اثرات جگر کے لئے خطرناک نتائج پیدا کرتے ہیں ان اثرات میں زیادہ مشہور جگر کا سکڑنا ہوتا ہے جو اس کا زندہ ثبوت ہوتا ہے کہ جگر کی بربادی مکمل طور ہو چکی ہے۔

مزید برآں جگر کی وجہ استطاعت جس کی وجہ سے جسمانی تحفظ کے اعضاء جیسے مختلف قسم کے گلوبین بنتے ہیں شرابیوں میں خطرناک حد تک کم ہو جاتے ہیں اس کا نتیجہ یہ ہوتا ہے کہ ان لوگوں میں بیماریوں کے خلاف مدافعت کم سے کم ہو جاتی ہے۔

شراب بعض اوقات جگر کے فعل کے اچانک رک جانے کی وجہ بھی بن جاتی ہے اس صورت میں ایک شرابی بے ہوشی کے عالم میں ہی مر جاتا ہے اسے جگر کا دیوالیہ پن کہتے ہیں جگر کے سلسلے میں ایک مثال بھی ایسی نہیں ملتی جس میں اس پر شراب کے نقصان دہ اثرات کا ثبوت نہ ملتا ہو۔

گردوں پر شراب کا اثر

انسانی گردے جنہیں دوران خون کے نظام کا آخری مقام سمجھا جائے ان کو شراب کے استعمال سے سخت نقصان پہنچتا ہے۔ اس لئے کہ گردے انتہائی حساس کیمیائی جوہر کی ملاپ Valence کے مقام پر چھلنی کا کام دیتے ہیں لیکن شراب اس نازک عمل کو بھی تہہ و بالا کر دیتی ہے یہ تسلیم شدہ حقیقت ہے کہ وہ شرابیں جن میں الکحل کی مقدار کم ہوتی ہے گردوں کے لئے زیادہ نقصان دہ ہوتی ہیں چنانچہ زیادہ مقدار میں بیئر پینے والوں کے گردے اکثر خراب ہوتے ہیں۔

لمف والے (Lymphatic) نظام کی انسانی جسم میں بے حد اہمیت ہے اس نظام کی خون والی نالیاں شراب کے ہاتھوں ناقابل علاج نقصان اٹھاتی ہیں اس لئے کہ چربی والے نامیاتی مرکب لائپڈ کا اس نظام میں ایک بہت اہم مقام ہوتا ہے۔ شراب کا نقصان دہ اثر اس حیران کن حد تک حفاظت بہم پہنچانے والے نظام کو برباد کر دیتا ہے۔

امراض قلب اور شراب

جسم میں دوران خون قائم رکھنے والی قلبی نالیوں اور شریانوں کے امراض میں اضافہ ہو رہا ہے اس کے لئے شراب کے

Marfat.com

استعمال کا مسئلہ ایک اہم مسئلہ بن گیا ہے۔اب وہ بات نہیں رہی کہ بیماریاں خال خال نظر آتی تھیں۔اس بیماری کے آغاز کی کئی وجوہات ہیں، انہیں خطرناک امکانات میں ایک عنصر خوراک، جسم اور خون میں موجود چربی ہے۔جسم میں زیادہ گرمی پیدا کرنے والے الکحل کی اقسام مثلاً برانڈی اور وہسکی سے انسان کی حرکت قلب بند ہو جانے کے امکانات بڑھ جاتے ہیں۔

تازہ چھان بین کے مطابق چربی کی جو قسمیں خون بھیکنے والی نالیوں میں (شریانوں) کے امراض پیدا کرتی ہے ان میں ٹرائی گلی سیرائیڈ سب سے زیادہ اہم ہے اور یہی مادہ ہے جو الکحل کے استعمال سے خون میں بڑھ جاتا ہے جو الکحل کثیر مقدار میں نوش کئے جاتے ہیں وہ گردش خون کو متاثر کرتے ہیں اور حرکت قلب بند کر دینے کا باعث بن سکتے ہیں عادی اور بھاری مقدار میں شراب پینے والوں میں ایک بیماری پیدا ہوتی ہے جسے الکحو لک کارڈیو مایوتھی کہتے ہیں۔

شراب کے اثرات اعصابی نظام پر

شراب سے دماغ پر اتنا برا اثر پڑتا ہے کہ رفتہ رفتہ تمام اعصابی نظام تباہ ہو کر رہ جاتا ہے اس سے سوچنے اور فیصلہ کرنے کی قوت کم ہو جاتی ہے شرابی کی قوت مدافعت کمزور ہو جانے سے عام دوائیں بھی اس پر اثر نہیں کرتیں اس لئے شرابی کو اگر کوئی مرض لاحق ہو جائے تو اس کا علاج نہایت مشکل سے ہوتا ہے۔

شراب عصبی خلیوں کی اس باریک جھلی میں داخل ہو جاتی ہے جو نامیاتی چربی جیسے مرکب یعنی لائیپڈ کی حفاظت میں ہوتی ہے اس کا برا اثر اعصابی نظام کے مراکز پر نا قابل علاج حد تک ہوتا ہے۔الفاظ کا بھولنا اور ہاتھوں کا رعشہ اس اعصابی نقصان کی نشانیاں ہوتی ہیں شراب میں چربی پگھلانے کی صلاحیت ہوتی ہے تخلیقی خلیوں میں داخل ہو کر ان کے بے حد نقصان پہنچاتی ہیں اس کی عام فہم مثال میں نئی نسل کی ذہانت میں کمی اور ناقص بالیدگی شامل ہیں۔بہت سے مطالعہ جات اور سروے کے بعد یہ حقیقت ظاہر ہوتی جا رہی ہے کہ ذہنی طور پر غبی بچوں کے والدین اکثر و بیشتر شدید قسم کی شراب نوشی کرتے تھے۔یہ بھی دیکھا گیا ہے کہ شراب عورت کے غم اور بیضہ حیات کے خلیے کو بہت آسانی سے نقصان پہنچاتی ہے اس کا نتیجہ یہ ہے کہ شرابی ماؤں کے بچے اکثر موروثی طور پر دماغ یا قلبی قدمہ یا جھٹکے کا شکار ہو جاتے ہیں شرابی باپ کی طرف سے ایسے واقعات کی تعداد تیس فیصد سے زیادہ تک ہوتی ہے۔شراب میں شروع سے جنسی قوت بڑھ جاتی ہے لیکن بعد میں اتنی کمزوری پیدا ہوتی ہے جو باعث ندامت بنتی ہے۔

دنیا اس وقت ایڈز کے خطرے سے لرزاں ہیں لیکن ایڈز کے پیدا کرنے میں شراب اور دیگر نشہ آور چیزوں کا ہاتھ ہے۔

معاشرے پر اثرات

1- مخمور انسان ایسی ایسی عجیب، نازیبا اور انسانیت سوز حرکات کا ارتکاب کرتا ہوا نظر آتا ہے کہ کوئی باوقار انسان انہیں دیکھنا بھی پسند نہیں کرتا۔

2- شرابیوں میں زود رنجی یا غصہ کے فوری حملہ، ان کو معاشرے میں لاتعداد تنازعات میں الجھائے رکھتے ہیں۔شراب میں بدمست کبھی جوش میں آکر گالیاں بلکہ مرنے مارنے پر اتر آتا ہے۔کبھی رونے لگتا ہے اور کبھی خوفزدہ ہو کر کانپنے لگتا ہے۔

Marfat.com

3-لاتعداد متواتر طلاقیں معاشرے کی بنیادی ڈھانچوں کو ہلا کر رکھ دیتی ہیں اور نتائج میں مجرمانہ ذہنیت کے حامل بچوں کی بڑھتی ہوئی تعداد کی وجہ سے تمام معاشرہ خطرناک حد تک متاثر ہوتا ہے۔

4-مختلف قسم کے کام کرنے والے مزدوروں اور کاریگروں پر شراب کی وجہ سے بے دلی اور کاہلی کا غلبہ ہوجاتا ہے اس طرح ان کی کارکردگی اور مہارت پر برا اثر پڑتا ہے جس کا آخری نقصان معاشرے کو پہنچتا ہے۔

5-شراب کی وجہ سے انسانوں میں ایک دوسرے کی طرف غیر ہمدردی کے اثرات مرتب ہوتے ہیں اس کا نتیجہ یہ ہوتا ہے کہ قومی تفکر، معاشرتی اتحاد اور معاشرتی مسائل کے خلاف جہاد کا جذبہ مکمل طور پر ختم ہوجاتا ہے۔

6-شیطان شراب اور جوئے کے ذریعے انسانوں کے درمیان منافقت اور فساد پیدا کرتا ہے اس لئے خدا تعالیٰ نے سورہء مائدہ میں فرمایا یہ گندے کام شیطانی عمل ہیں پس ان سے بچتے رہو تاکہ تمہاری زندگی اچھی گزرے، گویا یہ کام ہلاکت و بربادی کے موجب ہوتے ہیں۔

ہیروئن کی تباہی

پہلے لوگ افیون اور بھنگ کا نشہ کرتے تھے۔ لیکن اب مارفیا اور ہیروئن نے تباہی مچا رکھی ہے ان چیزوں کی عادت سکولوں کالجوں سے شروع ہوتی ہے ایک بار کسی لڑکے نے کش لگوا دیا اور تمام عمر کے لئے تباہی آ گئی دکھ کی بات یہ ہے کہ پہلے لڑکے ان اشیاء کو استعمال کرتے تھے اب لڑکیوں نے بھی ان کے شانہ بشانہ چلنا شروع کر دیا ہے۔ جدید نشہ آور اشیاء کے استعمال سے بڑی تیزی کے ساتھ بیماریاں لاحق ہوجاتی ہیں۔

آج کل ہیروئن میں بیرم سلفائیڈ کی ملاوٹ کی جاتی ہے اور یہ کیمیکل انتا زہریلا اور خراش ڈالنے والا ہے کہ جہاں جہاں اس کا اثر ہوتا ہے یہ خراش ڈالتا ہے۔ یہ بالوں تک کو صاف کر دیتا ہے ہیروئن کے عادی افراد کے پھیپھڑوں میں زخم ہوجاتے ہیں جو کسی وقت بھی پھٹ سکتے ہیں معدہ کی جلد گلنے لگتی ہے خون کی نالیاں پھٹنے سے بعض اوقات نکسیر پھوٹنے لگتی ہے تھوک کے ساتھ خون آنے لگ جاتا ہے۔ دل بدن بدن کمزور ہونے لگتا ہے جو کسی وقت بھی اپنی دھڑکن بند کر سکتا ہے حرام مغز متاثر ہوتا ہے اعصابی بیماریاں پٹھوں کا کھچاؤ یا دماغ میں خون جم جانے سے فالج ہوسکتا ہے۔ جنسی کمزوری لاحق ہوجاتی ہے بلڈ پریشر بھی نارمل نہیں رہتا جسم ٹوٹتا رہتا ہے ہر وقت تھکاوٹ سی رہتی ہے بہت سی بیماریاں جسم کے اندر موجود ہوتی ہیں لیکن بے حسی کی وجہ سے ظاہر نہیں ہوتیں مقدار میں زیادتی کی وجہ سے بعض لوگوں کے سپرم ڈیڈ یا ست رو ہوجاتے ہیں اور یہ لوگ اولاد کے قابل نہیں رہتے جسم کی چربی دن بدن پگھل کر ہڈیاں رہ جاتی ہیں جو خون پیدا ہوتا ہے وہ متعفن ہوجاتا ہے گردے پوری طرح خون صاف نہیں کرتے گردوں کی چھلنیاں دن بدن سکڑنے لگتی ہیں آخر کار گردے فیل ہوجاتے ہیں اور پیشاب بننا بند ہو کر موت واقع ہوجاتی ہے۔ معدہ میں زخم ہو جانے کی وجہ سے جلن محسوس ہوتی ہے ہضم کا عمل ٹھیک طور سے نہیں ہوتا پیٹ میں درد رہنے لگ جاتا ہے کھانے پینے کی رغبت کم ہو جاتی ہے پھیپھڑوں کے زخموں کی وجہ سے پھیپھڑوں میں پیپ پڑ جاتی ہے اور سخت کام کرنے یا چلانے سے پھیپھڑے پھٹ سکتے ہیں وہ ہاتھ جو ایک من چیز اٹھاتے تھے دس کلو بوجھ اٹھانے سے قاصر ہوجاتے ہیں۔ (امراض عامہ)

Marfat.com

افیون کے خوفناک اثرات

افیون کھانے کے عادی لوگوں کے اعصاب ڈھیلے اور کمزور ہو جاتے ہیں دردسر، بے ہوشی کی سی کیفیت پتلیوں کا سکڑنا خراٹے دار سانس آنے لگتا ہے۔ منہ خشک اور قبض شدید ہوتا ہے۔ سستی، کاہلی، جلد زرد اور خشک رہتی ہے جسم کمزور اور رعشہ ہو جاتا ہے اگر عضلات تنفس مفلوج ہو جائیں تو موت واقع ہو سکتی ہے۔ تشنج اور فالج تو اکثر ہوا کرتے ہیں افیونی کا بیان قابل اعتماد نہیں ہوتا کیونکہ قوی عقلیہ میں ضعف آ جانے کی وجہ سے اسے نیک و بد کی تمیز نہیں رہتی۔ بھوک زائل ہو جاتی ہے اور منہ خشک رہتا ہے۔

چنانچہ اس کے استعمال سے آدمی ادہانی خیالات کے سمندر میں غرق ہو جاتا ہے اکثر اپنی دنیا کو بھول کر محض خیالات کی وادیوں میں بھٹکنے لگتا ہے پست ہمتی، اخلاقی گراوٹ، بے شعوری بڑھتی جاتی ہے حتی کہ اس کا عادی معاشرہ کے لئے ناسور بن جاتا ہے۔ ان تمام عقل و صحت کی بربادیوں کے علاوہ نقصان مایہ و شماتت ہمایہ کا سبب بن جاتا ہے۔ مالی حالت دن بدن تباہ ہو جاتی ہے حتی کہ چوری وڈکیتی اور قتل و غارت گری کا مرتکب بن جاتا ہے اسلام کا یہ اصول کہ اس نے یہ تمام مضرت رساں اور برباد کن اشیاء کو جو نہ صرف صحت کا نقطہ نظر سے بلکہ اور بے شمار اعتبارات مثلاً نفسیاتی، اخلاقی، اجتماعی اور اقتصادی لحاظ سے سخت مضرت رساں ہیں ان کو حرام قرار دیتا ہے۔ جو تمام بنی نوع انسانوں پر احسان عظیم ہے۔ فقہائے کرام فرماتے ہیں جو افیون کا عادی ہوگا مرتے وقت اسے کلمہ نصیب نہ ہوگا۔

حشیش کے نقصانات

حشیش بھنگ کو کہتے ہیں اس پودے کی پتیاں ٹہنیاں گھوٹ کر پینے سے نشے کی سی کیفیت پیدا ہو جاتی ہے سر چکراتا ہے اور ہر وقت غفلت سی چھائی رہتی ہے گانجا اور چرس بھی اسی پودے سے حاصل کئے جاتے ہیں وہ بھی اسی قسم کے اثرات مرتب کرتے ہیں البتہ اس کا تمباکو میں ملا کر بھی استعمال کیا جاتا ہے اور اس طرح اور بھی مضر صحت ہو جاتا ہے اس کے استعمال سے خون کی کمی بے ہمتی اور ذہنی انتشار لاحق ہو جاتے ہیں جو بحیثیت مجموعی صحت پر انتہائی برا اثر ڈالتے ہیں اور انسان کی صحیح سوچ اور فکر جاتی رہتی ہے ایسے لوگ بعض اوقات یاوہ گوئی پر اتر آتے ہیں۔ زیادہ مقدار میں استعمال کرنے سے آدمی بے قابو ہو جاتا ہے آخر میں قوما ہو کر موت بھی واقع ہو جاتی ہے۔

بعض ڈاکٹریہ ادویہ

ہماری ہیلتھ پالیسی میں کمزوری کے باعث بہت سی ڈاکٹری ادویہ کا استعمال عام ہاتھوں میں چلا گیا ہے وہ دوائیں جو ڈاکٹری نسخہ کے بغیر ممنوع ہونا چاہیے تھیں سر عام مل رہی ہیں یہ ادویہ نفسیاتی مسائل سے پیدا ہونے والے ڈپریشن کو دور کرنے کے لئے تجویز کی جاتی ہیں لیکن ان کا بطور استعمال نشہ زیادہ ہوتا ہے اور یہ لوگ اتنی مقدار میں ان کا استعمال کرتے ہیں کہ اپنے لئے ہولناک گڑھا تیار کرتے ہیں۔

ان ادویہ کا نشہ کرنے سے سر میں دائمی درد پیدا ہو جاتا ہے اور بھولنے کی بیماری نسیان پیدا ہو جاتی ہے۔ پیشاب میں غیر طبعی

Marfat.com

اجزاء خارج ہوتے ہیں ہر وقت وحشت طاری رہتی ہے بعض ادویہ اتنی زہریلی ہیں جو خون کے خلیات کو تباہ کر دیتی ہیں اور زندگی کے لئے خطرہ بن جاتی ہیں۔ بعض دواؤں کے استعمال سے شدید قبض، پیشاب کی زیادتی سینہ کی جلن اور خفقان قلب کے عارضے لاحق ہوتے ہیں خون کے سفید جرثومے کم ہو جاتے ہیں اور یرقان کا خطرہ رہتا ہے دمہ کے مریضوں کے لئے ان ادویہ کا استعمال خطرناک ہے اگر کسی معالج نے اپنی دوکان پر اس قسم کا اشتہار لگا رکھا ہو کہ میرے پاس ایسی دوائی ہے جو رعشہ، قبض، جگر کی خرابی، معدہ کی خرابی، پاگل پن، سر درد، سانس کی تنگی اور نظر میں کمزوری پیدا کرتی ہے اپنی جیبوں کو خالی کرانے اور موذی بیماریوں کے جال میں پھنسنے کے لئے میری دوائی خریدیں تو ہر کوئی جوتا اٹھا کر اس کے پیچھے پڑ جائے گا لیکن حیرت ہے نشہ کے عادی افراد یہ جانتے ہوئے بھی ایسی ادویہ کا بکثرت استعمال کرتے ہیں اور اپنی صحت جوانی اور دولت کا ستیاناس کرتے ہیں۔

کسی بھی ڈاکٹر اور طبیب کو ان ادویہ کا نام اپنی کتاب میں درج نہیں کرنا چاہیئے۔ کیونکہ جو چیز عوام کے فائدے کے لئے درج کی جاتی ہے یا جس چیز کا نام بتا کر لوگوں کو ڈرایا جاتا ہے بعض ناعاقبت اندیش لوگ اس کا غلط استعمال کرنے لگ جاتے ہیں۔

جس طرح شروع میں ہیروئن کے نام سے صرف چند افراد واقف تھے لیکن اخبارات ریڈیو اور ٹی وی پر اس کے نام کا اتنی کثرت سے تذکرہ کیا گیا کہ آج ہر بچہ ہیروئن کے نام سے واقف ہے اور ہر کسی کے ذہن میں تجسس پیدا ہوتا ہے کہ ہیروئن کس قسم کی ہوتی ہے دیکھنا چاہیئے اور دیکھنے کے چکر میں لوگ ہیروئن کے عادی ہو رہے ہیں۔

چائے نوشی کے نقصانات

چائے کو میں نے نشہ آور چیزوں کے عنوان میں اس لئے لکھا ہے کہ یہ اندر ہی اندر جسم کو کھوکھلا کر دیتی ہے۔ بچوں اور عورتوں کو خصوصیت سے نقصان پہنچاتی ہے۔

یاد رکھئے چائے کی عادت بھی نشہ آور چیزوں کی طرح کم مضر نہیں بہر حال بغیر کسی ضرورت کے چائے سے اجتناب کرنا چاہیئے۔

کیونکہ معدہ کی جو بیماریاں آج کثرت سے پیدا ہو رہی ہیں ان میں چائے کا بہت زیادہ ہاتھ ہے۔ خصوصاً معدہ میں تیزابیت، جلن اور بھوک کی کمی اس کے نتائج ہیں۔

عرصہ دراز تک استعمال کرنے سے بینائی کو کمزور کرتی ہے۔ خون کو فاسد اور جگر کو متاثر کرتی ہے۔ محرک ہونے کی وجہ سے مثانہ میں گرمی پیدا کرتی ہے اور گردے ضرورت سے زیادہ پانی خارج کرنے لگتے ہیں پسینہ کی کثرت سے نمکیات جلد کے راستے خارج ہوتے ہیں۔ چائے زیادہ پینے سے خون میں غلیظ مادے جمع ہو جاتے ہیں۔ بے خوابی اور دائمی قبض لاحق ہو جاتی ہے بلڈ پریشر اور دل کے مریضوں کے لئے چائے نہایت مضر ہے۔ خونی بواسیر کے مریضوں کے لئے ازحد نقصان دہ ہے تبخیر معدہ کے مریض کو بھی چائے نہایت مضر ہے جریان احتلام اور سرعت انزال بھی پیدا کرتی ہے۔ صحت عامہ کے لئے گھن کا اثر رکھتی ہے۔

اگر چائے پینا آپ کے لئے ضروری ہو تو گورکھ پان تازہ حاصل کر کے خشک کر لیں اور اس کو بطور چائے استعمال کریں جو نقصان دوسری چائے پینے سے ہوتا ہے وہ تمام فائدے اس چائے میں موجود ہیں۔ یا میری کتاب سنتیں اور ان کی برکتیں میں چائے

Marfat.com

کے ایک نسخے تحریر ہیں۔ اس کو اپنے گھروں میں رواج دیجئے۔ (حکیم محمد اسلم شاہین)

بَاب مَا جَآءَ فِی خَلِیطِ الْبُسْرِ وَالتَّمْرِ

باب 9: کچی اور پکی کھجوروں کو ملا کر (نبیذ تیار کرنے) کے بارے میں جو کچھ منقول ہے

87-حَدَّثَنَا قُتَیْبَةُ حَدَّثَنَا اللَّیْثُ بْنُ سَعْدٍ عَنْ عَطَاءِ بْنِ اَبِی رَبَاحٍ عَنْ جَابِرِ بْنِ عَبْدِ اللّٰهِ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ نَهٰی اَنْ یُّنْبَذَ الْبُسْرُ وَالرُّطَبُ جَمِیْعًا قَالَ اَبُوْ عِیْسٰی هٰذَا حَدِیْثٌ حَسَنٌ صَحِیْحٌ

✧✧ حضرت جابر بن عبداللہ رضی اللہ عنہما بیان کرتے ہیں' نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے کچی اور پکی کھجوروں کو ملا کر نبیذ تیار کرنے سے منع کیا ہے۔

امام ترمذی رحمۃ اللہ علیہ نے فرمایا: یہ حدیث ''حسن صحیح'' ہے۔

88-حَدَّثَنَا سُفْیَانُ بْنُ وَکِیْعٍ حَدَّثَنَا جَرِیْرٌ عَنْ سُلَیْمَانَ التَّیْمِیِّ عَنْ اَبِی نَضْرَةَ عَنْ اَبِی سَعِیْدٍ اَنَّ النَّبِیَّ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ نَهٰی عَنِ الْبُسْرِ وَالتَّمْرِ اَنْ یُّخْلَطَ بَیْنَهُمَا وَنَهٰی عَنِ الزَّبِیْبِ وَالتَّمْرِ اَنْ یُّخْلَطَ بَیْنَهُمَا وَنَهٰی عَنِ الْجِرَارِ اَنْ یُّنْبَذَ فِیْهَا قَالَ وَفِی الْبَابِ عَنْ جَابِرٍ وَّاَنَسٍ وَّاَبِی قَتَادَةَ وَابْنِ عَبَّاسٍ وَّاُمِّ سَلَمَةَ وَمَعْبَدِ بْنِ کَعْبٍ عَنْ اُمِّهٖ قَالَ اَبُوْ عِیْسٰی هٰذَا حَدِیْثٌ حَسَنٌ صَحِیْحٌ

✧✧ حضرت ابوسعید خدری رضی اللہ عنہ یہ بات بیان کرتے ہیں' نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے کچی اور پکی کھجوروں کو ملا کر (نبیذ تیار کرنے) سے منع کیا ہے آپ نے کشمش اور کھجور کو ملا کر نبیذ تیار کرنے سے بھی منع کیا ہے۔ اور آپ نے مٹکے میں نبیذ تیار کرنے سے بھی منع کیا ہے۔

امام ترمذی رحمۃ اللہ علیہ نے فرمایا: اس بارے میں حضرت جابر رضی اللہ عنہ، حضرت انس رضی اللہ عنہ، حضرت ابوقتادہ رضی اللہ عنہ، حضرت ابن

حدیث 88:

اخرجه البخاری فی "صحیحه" رقم الحدیث:5279

اخرجه مسلم فی "صحیحه" رقم الحدیث:1986

اخرجه ابوداؤد فی "سننه" رقم الحدیث:3703

اخرجه النسائی فی "سننه" رقم الحدیث:5570

اخرجه ابن ماجه فی "سننه" رقم الحدیث:3395

اخرجه الامام مالك فی "المؤطا" رقم الحدیث:1538

اخرجه الدارمی فی "سننه" رقم الحدیث:2113

اخرجه الامام احمد فی "مسنده" رقم الحدیث:3110

اخرجه ابن حبان فی "صحیحه" رقم الحدیث:5378

اخرجه النسائی فی "سننه الکبرٰی" رقم الحدیث:5060

اخرجه البیهقی فی "سننه الکبرٰی" رقم الحدیث:17232

اخرجه ابویعلی فی "مسنده" رقم الحدیث:1177

اخرجه الطبرانی فی "معجمه الاوسط" رقم الحدیث:138

اخرجه الطیالسی فی "مسنده" رقم الحدیث:1705

اخرجه ابن ابی شیبة فی "مصنفه" رقم الحدیث:24016

Marfat.com

عباس رضی اللہ عنہما، سیدہ ام سلمہ رضی اللہ عنہا اور حضرت معبد بن کعب رضی اللہ عنہ کی ان کی والدہ کے حوالے سے احادیث منقول ہیں۔

امام ترمذی فرماتے ہیں: یہ حدیث ''حسن صحیح'' ہے۔

شراب اور جوئے کی حرمت کا بیان

(۱) امام احمد نے ابو ہریرہ (رضی اللہ عنہ) سے روایت کیا کی شراب تین مرتبہ حرام ہوئی۔ رسول اللہ (صلی اللہ علیہ وسلم) (جب مدینہ منورہ میں) تشریف لائے تو وہ لوگ شراب پیتے تھے اور جوا سے مال کھاتے تھے ان لوگوں نے رسول اللہ (صلی اللہ علیہ وسلم) سے ان دونوں کے بارے میں پوچھا۔ تو اللہ تعالیٰ نے نازل فرمایا لفظ آیت یسئلونک عن الخمر والمیسر (سورۃ بقرۃ ۲۱۹) لوگوں نے کہا ہم پر حرام نہیں کی گئی۔ کیونکہ اللہ تعالیٰ نے فرمایا کہ بڑا گناہ ہے۔ یہ لوگ شراب پیتے رہتے تھے۔ یہاں تک کہ ایک ایسا دن بھی آیا کہ مہاجرین میں سے ایک آدمی کو انہوں نے مغرب کی نماز میں امام بنایا تو قرآت میں اس سے (غلطی ہوئی نشہ کی وجہ سے) اللہ تعالیٰ نے یہ آیت اتاری کہ اس میں ان کو سخت تنبیہ کرتے ہوئے فرمایا لفظ آیت: یایھا الذین امنوا لا تقربوا الصلوۃ وانتم سکری حتی تعلموا ما تقولون (النساء آیت ۴۳) لوگ پیتے رہتے تھے یہاں تک کہ ان میں سے ایک نماز کو آتا تھا۔ اور وہ شام کو شراب پینے والا ہوتا تھا تو اس سے بھی زیادہ سخت آیت نازل ہوئی لفظ آیت یایھا الذین امنوا انما الخمر سے لے کر لفظ آیت فھل انتم منتھون تک صحابہ (رضی اللہ عنہم) نے فرمایا اے ہمارے رب! ہم نے (پینا) ختم کر دیا۔ لوگوں نے کہا یا رسول اللہ! لوگ اللہ کے راستے میں شہید کر دیئے گئے اور وہ اپنے بستروں پر مرے جو شراب پیا کرتے تھے۔ اور جوا کا مال کھایا کرتے تھے۔ اور اللہ تعالیٰ نے اس کو گندگی اور شیطان کے عمل میں سے بنا تا تو اللہ تعالیٰ نے یہ آیت اتاری لفظ آیت: لیس علی الذین امنوا وعملوا الصلحت جناح آیت کے آخر تک اور نبی (صلی اللہ علیہ وسلم) نے فرمایا اگر ان پر حرام ہوتی تو وہ اس کو چھوڑ دیتے۔ جیسے کہ تم نے چھوڑ دیا ہے۔

(۲) امام طیالسی، ابن جریر، ابن ابی حاتم، ابن مردویہ اور بیہقی نے شعب الایمان میں ابن عمر (رضی اللہ عنہ) سے روایت کیا کہ شراب کے بارے میں تین آیات نازل ہوئی پہلی آیت جو نازل ہوئی یعنی لفظ آیت یسئلونك عن الخمر والمیسر (بقرہ آیت ۲۱۹) کہا گیا شراب حرام کر دی گئی صحابہ (رضی اللہ عنہم) نے عرض کیا یا رسول اللہ! ہم کو چھوڑ دیجئے کہ ہم اس سے نفع اٹھائیں جیسے اللہ تعالیٰ نے فرمایا تو آپ ان سے خاموش رہے۔ پھر یہ آیت نازل ہوئی لفظ آیت لاتقربوا الصلوۃ وانتم سکری (النساء ۴۳) کہا گیا شراب حرام کر دی گئی۔ صحابہ نے عرض کیا: یا رسول اللہ! ہم اس کی نماز کے قریب نہ پئیں گے۔ آپ (صلی اللہ علیہ وسلم) ان سے خاموش رہے۔ پھر یہ آیت نازل ہوئی لفظ آیت یایھا الذین امنوا انما الخمر والمیسر (الآیۃ) رسول اللہ (صلی اللہ علیہ وسلم) نے فرمایا کہ شراب حرام کر دی گئی۔

(۳) امام ابن جریر، ابن منذر، ابن ابی حاتم، ابوالشیخ، ابن مردویہ اور نحاس نے ناسخ میں سعد بن ابی وقاص (رضی اللہ عنہ) سے روایت کیا کہ شراب کی حرمت کی آیت میرے بارے میں نازل ہوئی۔ انصار میں سے ایک آدمی نے کھانا پکایا پھر ہم کو بلایا

Marfat.com

(دعوت دی) تو لوگ آ گئے، انہوں نے کھایا اور پیا اور شراب پی۔ یہاں تک کہ شراب سے نشہ ہو گیا۔ یہ واقعہ شراب کے حرام ہونے سے پہلے کا ہے۔ پھر آپس میں فخر کرنے لگے۔ انصار نے کہا انصار بہتر ہیں اور قریش نے کہا قریش بہتر ہیں۔ ایک آدمی جھکا اور اس نے اونٹ کے جبڑے کی ہڈی اٹھا کر میرے ناک پر ماری اور اس کو توڑ دیا۔ (اس لئے سعد ٹوٹی ہوئی ناک والے تھے)۔ سعد (رضی اللہ عنہ) نے فرمایا میں نبی (صلی اللہ علیہ وسلم) کے پاس آیا اور یہ واقعہ ان کو بتایا تو یہ آیت نازل ہوئی لفظ آیت: **یایها الذین امنوا انما الخمر والمیسر** آخر آیت تک۔

(۴) امام ابن جریر، ابن شہاب کے طریق نے سالم بن عبداللہ (رضی اللہ عنہ) سے روایت کیا کہ سب سے پہلے شراب حرام ہوئی۔ (اس وجہ سے) کہ سعد بن ابی وقاص (رضی اللہ عنہ) اور اس کے ساتھیوں نے شراب پی کر آپس میں لڑائی کی اور انہوں نے سعد (رضی اللہ عنہ) کی ناک توڑ دی تو اللہ تعالیٰ نے (یہ آیت) نازل فرمائی لفظ آیت: **انما الخمر والمیسر**

(۵) امام طبرانی نے سعد بن ابی وقاص (رضی اللہ عنہ) سے روایت کیا کہ میرے بارے میں تین آیات اللہ کی کتاب میں نازل ہوئیں شراب کا حرام ہونا نازل ہوا۔ میں ایک آدمی کے ساتھ مل کر شراب پی رہا تھا، میں نے اس کا مقابلہ کیا اور اس نے میرا مقابلہ کیا، میں نے اس پر شور وغل کیا اور میں نے اس کے سر کو زخمی کر دیا تو اللہ تعالیٰ نے یہ آیت اتاری لفظ آیت **یایها الذین امنوا انما الخمر والمیسر** سے لے کر لفظ آیت **فهل انتم منتهون** اور میرے بارے میں یہ آیت لفظ آیت **ووصینا الانسان بوالدیه حسنا** بھی نازل ہوئی۔ اور لفظ آیت **حملته امه کرها** سے آخر تک اور (یہ آیت) نازل ہوئی یعنی لفظ آیت: **یایها الذین امنوا اذا ناجیتم الرسول فقدموا بین یدی نجوئکم صدقة** (مجادلۃ آیت ۱۲) پھر میں جو آیا تو رسول اللہ (صلی اللہ علیہ وسلم) نے فرمایا بلاشبہ تو البتہ بخیل ہے۔ تو یہ دوسری آیت نازل ہوئی لفظ آیت **ء اشفقتم ان تقدموا**

شراب کے برے اثرات

(۶) امام عبد بن حمید، نسائی، ابن جریر، ابن منذر، ابوالشیخ، الحاکم (نے اس کی تصحیح بھی کی ہے) ابن مردویہ اور بیہقی نے ابن عباس (رضی اللہ عنہما) سے روایت کیا کہ انصار کے قبائل میں سے دو قبیلوں کے بارے میں شراب کی حرمت نازل ہوئی۔ انہوں نے شراب پی۔ جب قوم مدہوش ہوئی وہ ایک دوسرے سے فضول مذاق کرنے لگے۔ جب نشہ اتر گیا تو ان میں سے کوئی اپنے چہرے پر، اپنے سر پر اور اپنی داڑھی پر مذاق کا اثر دیکھنے لگا۔ تو کہنے لگا میرے ساتھ اس فلاں بھائی نے ایسا کیا اور یہ بھائی آپس میں ایسے تھے کہ ان کے دلوں میں کوئی کینہ نہ تھا۔ اللہ کی قسم اگر وہ میرے ساتھ مہربان ہوتا تو میرے ساتھ یہ نہ کرتا۔ یہاں تک کہ کینہ ان کے دلوں میں پیدا ہونے لگا۔ اس پر اللہ تعالیٰ نے یہ آیت لفظ آیت: **یایها الذین امنوا انما الخمر والمیسر** سے لے کر لفظ آیت **فهل انتم منتهون** تک نازل فرمائی۔ تکلیف کرنے والے لوگوں نے کہا۔ یہ ناپاک ہے۔ اور یہ فلاں کے پیٹ میں تھی جو بدر کے دن قتل کر دیا گیا اور یہ فلاں کے پیٹ میں تھی جو احد کے دن قتل کر دیئے گئے۔ اس پر اللہ تعالیٰ نے یہ آیت اتاری لفظ آیت: **لیس علی الذین امنوا وعملوا الصلحت جناح فیما طعموا**

Marfat.com

(۷) امام ابن جریر نے بریدہ (رضی اللہ عنہ) سے روایت کیا کہ اس درمیان ہم بیٹھے ہوئے شراب پی رہے تھے ہم اعلانیہ شراب پیا کرتے تھے اچانک میں اٹھا اور رسول اللہ (صلی اللہ علیہ وسلم) کے پاس آیا اور میں نے آپ کی خدمت میں سلام عرض کیا۔ اس سے پہلے شراب کی حرمت کا حکم نازل ہو چکا تھا۔ لفظ آیت یایھا الذین امنوا انما الخمر والمیسر سے لے کر لفظ آیت انتم منتھون تک میں اپنے ساتھیوں کی طرف آیا اور میں نے ان پر قرآت پڑھی اور بعض لوگوں کے ہاتھوں میں شراب تھی اور بعض پی چکے تھے اور بعض کے برتنوں میں باقی تھی۔ اور فرمایا کہ (بعض کے) برتن ان کے اوپر والے ہونٹ کے نیچے تھے جس طرح حجام کرتا ہے۔ پھر انہوں نے گرا دیا جو کچھ ان کے شراب پینے کے برتنوں میں باقی تھا۔ اور انہوں نے کہا اے ہمارے رب! ہم باز آ گئے۔

(۸) امام بیہقی نے شعب الایمان میں ابوہریرہ (رضی اللہ عنہ) سے روایت کیا کہ رسول اللہ (صلی اللہ علیہ وسلم) کھڑے ہوئے اور فرمایا۔ اے مدینہ والو! اللہ تعالیٰ نے شراب کے بارے میں اشارہ حکم دیا ہے۔ میں نہیں جانتا کہ شاید اس کے بارے میں عنقریب کوئی واضح حکم نازل ہوگا۔ پھر کھڑے ہو کر فرمایا اے مدینہ والو! اللہ تعالیٰ نے میرے پاس شراب کے حرام ہونے کا حکم نازل فرما دیا ہے۔ پس جو شخص ہم میں سے اس آیت کو لکھے اور اس کے پاس اس میں سے کوئی ہو تو اس کو مت پیئے۔

(۹) امام ابن جریر نے عبدالرحمٰن بن سابط (رح) سے روایت کیا کہ لوگوں کا خیال ہے کہ عثمان بن مظعون (رضی اللہ عنہ) نے جاہلیت کے زمانے میں شراب کو حرام کیا تھا۔ اور فرمایا میں ایسی کوئی چیز نہیں پیوں گا جو میری عقل کو لے جائے۔ اور مجھ پر وہ شخص ہنسے گا جو مجھ سے ادنی ہے۔ اور مجھے اس بات پر ابھارے گا کہ میں اپنی معزز عورتوں کے ساتھ اپنی خواہش پوری کروں۔ جب کہ میں ارادہ نہیں کرتا۔ تو یہ آیت سورۃ مائدہ میں شراب کے بارے میں نازل ہوئی۔ مجھ پر ایک آدمی گزرا اور کہا شراب حرام کر دی گئی اور یہ آیت تلاوت کی حضرت عثمان بن مظعون (رضی اللہ عنہ) سے کہا یہ ہلاک ہو میری بصیرت پہلے سے ہی اس میں واضح تھی۔

(۱۰) امام ابن منذر نے سعید بن جبیر (رح) سے روایت کیا کہ جب (یہ آیت) لفظ آیت: یسئلونك عن الخمر والمیسر قل فیھما اثم کبیر ومنافع للناس (سورۃ بقرہ) میں نازل ہوئی تو کچھ لوگ اسے پیتے رہے اللہ تعالیٰ کی اس بات منافع الناس کی وجہ سے اور ایک جماعت نے اس کو چھوڑ دیا اللہ تعالیٰ کی اس آیت لفظ آیت اثم کبیر کی وجہ سے، ان میں عثمان بن مظعون (رضی اللہ عنہ) بھی تھے۔ یہاں تک کہ یہ آیت لفظ آیت لا تقربوا الصلوۃ وانتم سکری سورۃ النساء میں نازل ہوئی تو ایک جماعت نے اس کو چھوڑ دیا۔ اور ایک جماعت اسے پیتی رہی۔ دن کو نماز کے اوقات میں اس کو چھوڑ دیتے تھے اور رات کو اس کو پیتے تھے۔ یہاں تک (یہ آیت) لفظ آیت انما الخمر والمیسر سورۃ مائدہ میں نازل ہوئی۔ حضرت عمر (رضی اللہ عنہ) نے فرمایا اے شراب تجھے ملا دیا گیا ہے جوئے سے، بتوں سے اور تیروں سے تو دور ہو جا۔ لوگوں نے بھی چھوڑ دیا البتہ کچھ لوگوں کے دلوں میں شراب کے بارے میں وسوسے تھے۔ لوگ شراب کے مشکیزے کے ساتھ سے گزرتے تو اس کو پھاڑ دیا جاتا تو اس کے پاس سے اس کے مالک گزرتے اور کہتے تھے ہم تھے اس مقام سے عزت دیا کرتے تھے اور انہوں نے کہا شراب سے زیادہ

Marfat.com

سختی کے ساتھ کوئی چیز مجھ پر حرام نہیں کی گئی۔ یہاں تک کہ ایک آدمی اپنے دوست سے ملاقات کرتا اور اس سے کہتا ہے میرے دل میں ایک کھٹکا ہے۔ تو اس کا دوست اس سے کہتا ہے شاید کہ تو شراب کو یاد کرتا ہے۔ وہ کہتا ہے ہاں تو وہ کہتا ہے میرے دل میں بھی وہی بات ہے جو تیرے دل میں ہے۔ یہاں تک کہ اس کا ذکر ایک قوم نے کیا اور وہ سب اس بارے میں جمع ہو گئے اور انہوں نے کہا ہم کس طرح اس بارے میں بات کریں حالانکہ رسول اللہ (صلی اللہ علیہ وسلم) تشریف فرما تھے۔ اور انہوں نے خوف کیا کہ ان کے بارے میں کوئی (حکم) نازل نہ ہو جائے۔ یہ لوگ رسول اللہ (صلی اللہ علیہ وسلم) کے پاس آئے اور انہوں نے اپنے دلوں میں ایک دلیل بھی تیار کی تھی اور کہنے لگے آپ بتائیے حمزہ بن عبدالمطلب مصعب بن عمیر اور عبداللہ بن جحش (رضی اللہ عنہ) کے بارے میں یہ لوگ جنت میں نہیں ہیں آپ نے فرمایا کیوں نہیں۔ پھر انہوں نے کہا کیا یہ لوگ اس حال میں دنیا سے نہیں گئے کہ یہ لوگ شراب پیتے تھے اور ہم پر وہ چیز حرام کر دی گئی۔ یہ لوگ جنت میں داخل ہو گئے حالانکہ وہ اس کے پیتے تھے آپ نے فرمایا جو تم نے کہا اللہ تعالیٰ نے اس کو سن لیا۔ اگر وہ چاہیں گے تو تم کو جواب دیں گے۔ تو اللہ تعالیٰ نے نازل فرمایا لفظ آیت: **انما یرید الشیطن ان یوقع بینکم العداوۃ والبغض فی الخمر والمیسر ویصدکم عن ذکر اللہ وعن الصلوۃ فھل انتم منتھون** انہوں نے کہا ہم باز آ گئے اور ان لوگوں کے بارے میں نازل فرمایا جنہوں نے حمزہ اور اس کے ساتھیوں کا ذکر کیا یعنی لفظ آیت: **لیس علی الذین امنوا وعملوا الصلحت جناح فیما طعموا**

(۱۱) امام عبد بن حمید نے قتادہ (رضی اللہ عنہ) سے روایت کیا کہ لفظ آیت: **یسئلونك عن الخمر والمیسر** میسر سے سارے جوئے مراد ہیں۔ اور کہا کہ اس آیت لفظ آیت: **فیھما اثم کبیر ومنافع للناس** میں اللہ تعالیٰ نے شراب میں رخصت بیان فرمائی اور اس کو حرام نہیں فرمایا اور یہ اس دن ان کے لئے حلال تھی۔ پھر انہوں نے شراب کے بارے میں یہ آیت نازل فرمائی جو اس سے سخت تھی۔ فرمایا لفظ آیت **یایھا الذین امنوا لا تقربوا الصلوۃ وانتم سکری** تو اس کا نشہ حرام کر دیا گیا پھر یہ آیت اتاری جو مائدہ میں ہے لفظ آیت: **یایھا الذین امنوا انما الخمر والمیسر والانصاب والازلام** سے لے کر لفظ آیت: **فھل انتم منتھون** تک تو اس کا حرام ہونا اس آیت میں ثابت ہو گیا اس کا تھوڑا بھی اور اس کا زیادہ بھی جو اس میں سے نشہ لائے یا جو نشہ نہ لائے (سب کو حرام قرار دیا گیا)

(۱۲) امام عبد بن حمید نے عطا (رح) سے روایت کیا کہ سب سے پہلے شراب کے حرام ہونے کے بارے میں سورۃ بقرہ کی (یہ آیت) نازل ہوئی یعنی لفظ آیت **یسئلونك عن الخمر والمیسر قل فیھما اثم کبیر** تو بعض لوگوں نے کہا ہم اس کو پئیں گے۔ اس کے منافع کی وجہ سے جو اس میں ہے۔ دوسروں نے کہا اس چیز میں کوئی چیز (منافع) نہیں جس میں گناہ ہو پھر (یہ آیت) نازل ہوئی لفظ آیت: **یایھا الذین امنوا لا تقربوا الصلوۃ وانتم سکری** (النساء آیت ۴۳) تو بعض لوگوں نے کہا کہ ہم اس کو پئیں گے اس حال میں کہ ہم بیٹھے رہیں گے اپنے گھروں میں۔ دوسروں نے کہا اس چیز میں کوئی چیز نہیں جو ہمارے اور مسلمانوں کے درمیان حائل ہو۔ تو یہ آیت لفظ آیت: **یایھا الذین امنوا انما الخمر والمیسر** نازل ہوئی پھر جب اللہ تعالیٰ

Marfat.com

نے ان کو منع کر دیا تو وہ رک گئے۔

(۱۳) عبد بن حمید نے قتادہ (رضی اللہ عنہ) سے لفظ آیت یایھا الذین امنوا لا تقربوا الصلوۃ وانتم سکری (النساء آیت ۴۳) کے بارے میں فرمایا کہ قوم اس کو پیتی تھی یہاں تک کہ جب نماز حاضر ہوتی تو اس سے رک جاتے۔ اور ہم کو یہ بتایا گیا کہ نبی (صلی اللہ علیہ وسلم) نے فرمایا جب یہ آیت نازل ہوئی کہ اللہ تعالیٰ شراب کو حرام قرار دینے میں قریب آ چکے ہیں پھر اس کو حرام فرما دیا سورۃ مائدہ میں غزوہ احزاب کے بعد اور اس حقیقت کے آگاہ کیا گیا یہ شراب لوگوں کو بے وقوف بنا دیتی ہے، مالوں کو ضائع کر دیتی ہے اور غافل کر دیتی ہے اللہ کے ذکر سے اور نماز سے۔

(۱۴) امام عبد بن حمید نے قتادہ (رضی اللہ عنہ) سے روایت کیا کہ لفظ آیت: فھل انتم منتھون (کے نازل ہونے کے بعد) لوگ شراب کے پینے سے رک گئے۔ اور ہم کو یہ بات ذکر کی گئی کہ یہ آیت جب نازل ہوئی تو رسول اللہ (صلی اللہ علیہ وسلم) نے فرمایا اے لوگو! اللہ تعالیٰ نے شراب کو حرام کر دیا۔ پس جس شخص کے پاس شراب ہو نہ اس کو پیئے اور نہ اس کو بیچے۔ تو مسلمان ایک زمانہ تک شراب کی بوگلیوں میں پاتے رہے۔ کیونکہ مسلمان نے بہت زیادہ شراب گرا دی تھی۔ (تفسیر در منثور، سورہ مائدہ، بیروت)

بَاب مَا جَآءَ فِیْ كَرَاهِيَةِ الشُّرْبِ فِیْ اٰنِيَةِ الذَّهَبِ وَالْفِضَّةِ

باب 10: سونے یا چاندی کے برتن میں پینے کے مکروہ ہونے کے بارے میں جو کچھ منقول ہے

89- حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ بَشَّارٍ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ جَعْفَرٍ حَدَّثَنَا شُعْبَةُ عَنِ الْحَكَمِ قَالَ سَمِعْتُ ابْنَ اَبِیْ لَيْلٰی يُحَدِّثُ اَنَّ حُذَيْفَةَ اسْتَسْقٰی فَاَتَاهُ اِنْسَانٌ بِاِنَاءٍ مِّنْ فِضَّةٍ فَرَمَاهُ بِهٖ وَقَالَ اِنِّیْ كُنْتُ قَدْ نَهَيْتُهٗ فَاَبٰی اَنْ يَّنْتَهِیَ اِنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ نَهٰی عَنِ الشُّرْبِ فِیْ اٰنِيَةِ الْفِضَّةِ وَالذَّهَبِ وَلُبْسِ الْحَرِيْرِ وَالدِّيْبَاجِ وَقَالَ هِیَ لَهُمْ فِی الدُّنْيَا وَلَكُمْ فِی الْاٰخِرَةِ قَالَ وَفِی الْبَابِ عَنْ اُمِّ سَلَمَةَ وَالْبَرَاءِ وَعَائِشَةَ قَالَ اَبُوْ عِيْسٰی هٰذَا حَدِيْثٌ حَسَنٌ صَحِيْحٌ

حدیث 89:

اخرجه البخاری فی "صحیحه" رقم الحدیث:5110

اخرجه مسلم فی "صحیحه" رقم الحدیث:2067

اخرجه ابوداؤد فی "سننه" رقم الحدیث:3723

اخرجه النسائی فی "سننه" رقم الحدیث:5301

اخرجه الدارمی فی "سننه" رقم الحدیث:2130

اخرجه الامام احمد فی "مسنده" رقم الحدیث:23405

اخرجه ابن حبان فی "صحیحه" رقم الحدیث:5343

اخرجه النسائی فی "سننه الکبریٰ" رقم الحدیث:9615

اخرجه البیهقی فی "سننه الکبریٰ" رقم الحدیث:100

اخرجه الحمیدی فی "مسنده" رقم الحدیث:440

Marfat.com

✧✧ ابن ابی لیلیٰ بیان کرتے ہیں' حضرت حذیفہ رضی اللہ عنہ نے پانی مانگا ایک آدمی چاندی کے برتن میں ان کے لئے پانی لے کر آیا۔ انہوں نے اسے پھینک دیا اور بتایا کہ میں نے اسے منع کیا تھا لیکن یہ نہیں مانا نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے سونے اور چاندی کے برتنوں میں پینے سے منع کیا ہے اور ریشم اور دیباج پہننے سے منع کیا ہے۔ آپ نے فرمایا ہے: یہ ان (کفار) کے لئے دنیا میں ہیں اور تمہارے لئے آخرت میں ہوں گے۔

امام ترمذی رحمۃ اللہ علیہ نے فرمایا: اس بارے میں حضرت اُم سلمہ رضی اللہ عنہا، حضرت براء رضی اللہ عنہ اور سیّدہ عائشہ رضی اللہ عنہا سے احادیث منقول ہیں۔

امام ترمذی فرماتے ہیں: یہ حدیث ''حسن صحیح'' ہے۔

بَاب مَا جَآءَ فِي النَّهْيِ عَنِ الشُّرْبِ قَائِمًا

باب 11: کھڑے ہو کر پینے کی ممانعت کے بارے میں جو کچھ منقول ہے

90- حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ بَشَّارٍ حَدَّثَنَا ابْنُ اَبِيْ عَدِيٍّ عَنْ سَعِيْدِ بْنِ اَبِيْ عَرُوبَةَ عَنْ قَتَادَةَ عَنْ اَنَسٍ اَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ نَهٰى اَنْ يَّشْرَبَ الرَّجُلُ قَائِمًا فَقِيْلَ الْاَكْلُ قَالَ ذَاكَ اَشَدُّ قَالَ اَبُوْ عِيْسٰى هٰذَا حَدِيْثٌ حَسَنٌ صَحِيْحٌ

✧✧ حضرت انس رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں' نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے کھڑے ہو کر پینے سے منع کیا ہے۔ ان سے دریافت کیا گیا' کھانے کا کیا حکم ہے؟ انہوں نے فرمایا: یہ زیادہ شدید (برا) ہے۔

امام ترمذی رحمۃ اللہ علیہ نے فرمایا: یہ حدیث ''حسن صحیح'' ہے۔

91- حَدَّثَنَا حُمَيْدُ بْنُ مَسْعَدَةَ حَدَّثَنَا خَالِدُ بْنُ الْحَارِثِ عَنْ سَعِيْدٍ عَنْ قَتَادَةَ عَنْ اَبِيْ مُسْلِمِ الْجَذْمِيِّ عَنِ الْجَارُوْدِ بْنِ الْمُعَلّٰى اَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ نَهٰى عَنِ الشُّرْبِ قَائِمًا قَالَ وَفِى الْبَاب عَنْ اَبِيْ سَعِيْدٍ وَّاَبِيْ هُرَيْرَةَ وَاَنَسٍ قَالَ اَبُوْ عِيْسٰى هٰذَا حَدِيْثٌ غَرِيْبٌ حَسَنٌ وَّهٰكَذَا رَوٰى غَيْرُ وَاحِدٍ هٰذَا الْحَدِيْثَ عَنْ سَعِيْدٍ عَنْ قَتَادَةَ عَنْ اَبِيْ مُسْلِمٍ عَنِ الْجَارُوْدِ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَرَوٰى عَنْ قَتَادَةَ عَنْ يَّزِيْدَ بْنِ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ الشِّخِّيْرِ عَنْ اَبِيْ مُسْلِمٍ عَنِ الْجَارُوْدِ اَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ ضَالَّةُ الْمُسْلِمِ حَرْقُ النَّارِ وَالْجَارُوْدُ

حدیث 90:

اخرجه ابن ماجه فی "سننه" رقم الحديث:321
اخرجه الامام احمد فی "مسنده" رقم الحديث:12206
اخرجه الامام احمد فی "مسنده" رقم الحديث:13973
اخرجه ابویعلی فی "مسنده" رقم الحديث:3111
اخرجه الطيالسی فی "مسنده" رقم الحديث:2017

Marfat.com

هُوَ ابْنُ الْمُعَلَّى الْعَبْدِيُّ صَاحِبُ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَيُقَالُ الْجَارُوْدُ بْنُ الْعَلَاءِ اَيْضًا وَّالصَّحِيْحُ ابْنُ الْمُعَلَّى

✧✧ حضرت جارود بن معلیٰ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں' نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے کھڑے ہو کر پینے سے منع کیا ہے۔

امام ترمذی رحمۃ اللہ علیہ نے فرمایا: اس بارے میں حضرت ابوسعید خدری رضی اللہ عنہ، حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ اور حضرت انس رضی اللہ عنہ سے احادیث منقول ہیں۔

یہ حدیث ''حسن غریب'' ہے اس کو اسی طرح کئی راویوں نے سعید کے حوالے سے قتادہ رضی اللہ عنہ کے حوالے سے ابومسلم کے حوالے سے، حضرت جارود رضی اللہ عنہ کے حوالے سے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے فرمان کے طور پر نقل کیا ہے کہ مسلمان کی گمشدہ چیز آگ کا انگارہ ہے۔

جارود نامی راوی جو ہیں' یہ ابن معلیٰ العبدی ہیں۔ اور نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے صحابی ہیں۔ ایک قول کے مطابق ان کا نام ''ابن علاء'' ہے تاہم صحیح قول ''ابن معلیٰ'' ہے۔

بَاب مَا جَآءَ فِي الرُّخْصَةِ فِي الشُّرْبِ قَائِمًا

باب 12: کھڑے ہو کر پینے کی رخصت کے بارے میں جو کچھ منقول ہے

92- حَدَّثَنَا اَبُو السَّائِبِ سَلْمُ بْنُ جُنَادَةَ الْكُوْفِيُّ حَدَّثَنَا حَفْصُ بْنُ غِيَاثٍ عَنْ عُبَيْدِ اللّٰهِ بْنِ عُمَرَ عَنْ نَّافِعٍ عَنِ ابْنِ عُمَرَ قَالَ كُنَّا نَاْكُلُ عَلٰى عَهْدِ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَنَحْنُ نَمْشِي وَنَشْرَبُ وَنَحْنُ قِيَامٌ قَالَ اَبُوْ عِيْسٰى هٰذَا حَدِيْثٌ صَحِيْحٌ غَرِيْبٌ مِّنْ حَدِيْثِ عُبَيْدِ اللّٰهِ بْنِ عُمَرَ عَنْ نَّافِعٍ عَنِ ابْنِ عُمَرَ وَرَوٰى عِمْرَانُ بْنُ حُدَيْرٍ هٰذَا الْحَدِيْثَ عَنْ اَبِي الْبَزَرِيِّ عَنِ ابْنِ عُمَرَ وَاَبُو الْبَزَرِيِّ اسْمُهُ يَزِيْدُ بْنُ عُطَارِدٍ

✧✧ حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہما بیان کرتے ہیں' نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے زمانہ اقدس میں ہم لوگ چلتے پھرتے ہوئے کھا لیا کرتے تھے اور کھڑے ہو کر پی لیا کرتے تھے۔

امام ترمذی رحمۃ اللہ علیہ نے فرمایا: یہ حدیث ''صحیح غریب'' ہے جو عبیداللہ بن عمر کے حوالے سے نافع کے حوالے سے حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہما سے منقول ہے۔

عمران بن حدیر نامی راوی نے اس حدیث کو ابوبزری کے حوالے سے حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہما سے روایت کیا ہے۔

ابوبزری نامی راوی کا نام یزید بن عطارد ہے۔

93- حَدَّثَنَا اَحْمَدُ بْنُ مَنِيْعٍ حَدَّثَنَا هُشَيْمٌ حَدَّثَنَا عَاصِمٌ الْاَحْوَلُ وَمُغِيْرَةُ عَنِ الشَّعْبِيِّ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ اَنَّ

Marfat.com

النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ شَرِبَ مِنْ زَمْزَمَ وَهُوَ قَائِمٌ قَالَ وَفِي الْبَاب عَنْ عَلِيٍّ وَّسَعْدٍ وَّعَبْدِ اللّٰهِ بْنِ عَمْرٍو وَعَائِشَةَ قَالَ اَبُوْ عِيْسٰى هٰذَا حَدِيْثٌ حَسَنٌ صَحِيْحٌ

✧✧ حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما بیان کرتے ہیں' نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے کھڑے ہو کر آب زم زم پیا تھا۔

اس بارے میں حضرت علی رضی اللہ عنہ، حضرت سعد رضی اللہ عنہ' حضرت عبداللہ بن عمرو رضی اللہ عنہ اور سیّدہ عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا سے احادیث منقول ہیں۔

امام ترمذی فرماتے ہیں: یہ حدیث ''حسن صحیح'' ہے۔

94- حَدَّثَنَا قُتَيْبَةُ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ جَعْفَرٍ عَنْ حُسَيْنٍ الْمُعَلِّمِ عَنْ عَمْرِو بْنِ شُعَيْبٍ عَنْ اَبِيْهِ عَنْ جَدِّهٖ قَالَ رَاَيْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَشْرَبُ قَائِمًا وَّقَاعِدًا قَالَ اَبُوْ عِيْسٰى هٰذَا حَدِيْثٌ حَسَنٌ صَحِيْحٌ

✧✧ عمرو بن شعیب اپنے والد کے حوالے سے اپنے دادا کا یہ بیان نقل کرتے ہیں' میں نے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کو کھڑے ہو کر اور بیٹھ کر پیتے ہوئے دیکھا ہے۔

امام ترمذی رحمۃ اللہ علیہ نے فرمایا: یہ حدیث ''حسن صحیح'' ہے۔

بَاب مَا جَآءَ فِي التَّنَفُّسِ فِي الْاِنَاءِ

باب 13: برتن میں سانس لینے کے بارے میں جو کچھ منقول ہے

95- حَدَّثَنَا قُتَيْبَةُ وَيُوْسُفُ بْنُ حَمَّادٍ قَالَا حَدَّثَنَا عَبْدُ الْوَارِثِ بْنُ سَعِيْدٍ عَنْ اَبِيْ عِصَامٍ عَنْ اَنَسِ بْنِ مَالِكٍ اَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَانَ يَتَنَفَّسُ فِي الْاِنَاءِ ثَلَاثًا وَّيَقُوْلُ هُوَ اَمْرَاُ وَاَرْوٰى قَالَ اَبُوْ عِيْسٰى هٰذَا حَدِيْثٌ حَسَنٌ غَرِيْبٌ وَّرَوَاهُ هِشَامٌ الدَّسْتُوَائِيُّ عَنْ اَبِيْ عِصَامٍ عَنْ اَنَسٍ وَّرَوٰى عَزْرَةُ بْنُ ثَابِتٍ عَنْ ثُمَامَةَ عَنْ

حدیث 93:

اخرجه البخاری فی "صحیحه" رقم الحدیث:1556
اخرجه الترمذی فی " جامعه" رقم الحدیث:1883
اخرجه ابن ماجه فی "سننه" رقم الحدیث:3422
اخرجه ابن حبان فی "صحیحه" رقم الحدیث:3838
اخرجه النسائی فی " سننه الکبرٰی" رقم الحدیث:3956
اخرجه ابویعلی فی "مسنده" رقم الحدیث:2634
اخرجه الطبرانی فی "معجمه الاوسط" رقم الحدیث:1180
اخرجه الطیالسی فی "مسنده" رقم الحدیث:2648
اخرجه مسلم فی "صحیحه" رقم الحدیث:2027
اخرجه النسائی فی "سننه" رقم الحدیث:2964
اخرجه الامام احمد فی "مسنده" رقم الحدیث:2183
اخرجه ابن خزیمه فی "صحیحه" رقم الحدیث:2945
اخرجه البیهقی فی "سننه الکبرٰی" رقم الحدیث:9437
اخرجه الطبرانی فی "معجمه الصغیر" رقم الحدیث:357
اخرجه الطبرانی فی " معجمه الکبیر" رقم الحدیث:12253
اخرجه الحمیدی فی "مسنده" رقم الحدیث:481

Marfat.com

اَنَسٍ اَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَانَ يَتَنَفَّسُ فِي الْاِنَاءِ ثَلَاثًا

✧✧ حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں' نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم برتن میں تین مرتبہ سانس لیا کرتے تھے اور فرماتے تھے یہ زیادہ سیراب کرنے والا اور زیادہ خوشگوار ہے۔

امام ترمذی رحمۃ اللہ علیہ نے فرمایا: یہ حدیث ''حسن غریب'' ہے۔

ہشام دستوائی نے ابوعصام کے حوالے سے حضرت انس رضی اللہ عنہ سے اس حدیث کو روایت کیا ہے۔

عزرہ بن ثابت نے اس حدیث کو ثمامہ کے حوالے سے حضرت انس رضی اللہ عنہ سے روایت کیا ہے: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم برتن میں تین مرتبہ سانس لیا کرتے تھے۔

96- حَدَّثَنَا بِذٰلِكَ مُحَمَّدُ بْنُ بَشَّارٍ حَدَّثَنَا عَبْدُ الرَّحْمٰنِ بْنُ مَهْدِيٍّ حَدَّثَنَا عَزْرَةُ بْنُ ثَابِتٍ الْاَنْصَارِيُّ عَنْ ثُمَامَةَ بْنِ اَنَسٍ عَنْ اَنَسِ بْنِ مَالِكٍ اَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَانَ يَتَنَفَّسُ فِي الْاِنَاءِ ثَلَاثًا قَالَ هٰذَا حَدِيْثٌ حَسَنٌ صَحِيْحٌ

✧✧ ثمامہ بن انس' حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہ کا یہ بیان نقل کرتے ہیں۔ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم برتن میں تین مرتبہ سانس لیا کرتے تھے۔

امام ترمذی رحمۃ اللہ علیہ نے فرمایا: یہ حدیث ''حسن صحیح'' ہے۔

97- حَدَّثَنَا اَبُوْ كُرَيْبٍ حَدَّثَنَا وَكِيْعٌ عَنْ يَزِيْدَ بْنِ سِنَانٍ الْجَزَرِيِّ عَنِ ابْنٍ لِعَطَاءِ بْنِ اَبِي رَبَاحٍ عَنْ اَبِيْهِ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَا تَشْرَبُوْا وَاحِدًا كَشُرْبِ الْبَعِيرِ وَلٰكِنِ اشْرَبُوْا مَثْنٰى وَثُلَاثَ وَسَمُّوا اِذَا اَنْتُمْ شَرِبْتُمْ وَاحْمَدُوا اِذَا اَنْتُمْ رَفَعْتُمْ قَالَ اَبُوْ عِيسٰى هٰذَا حَدِيْثٌ غَرِيْبٌ وَيَزِيْدُ بْنُ سِنَانٍ الْجَزَرِيُّ هُوَ اَبُوْ فَرْوَةَ الرُّهَاوِيُّ

حدیث 95:

اخرجه البخاری فی "صحیحه" رقم الحدیث:5308
اخرجه مسلم فی "صحیحه" رقم الحدیث:2028
اخرجه ابوداؤد فی "سننه" رقم الحدیث:3727
اخرجه ابن ماجه فی "سننه" رقم الحدیث:3416
اخرجه الدارمی فی "سننه" رقم الحدیث:2120
اخرجه الامام احمد فی "مسنده" رقم الحدیث:12154
اخرجه ابن حبان فی "صحیحه" رقم الحدیث:5329
اخرجه الحاکم فی "المستدرك" رقم الحدیث:7205
اخرجه النسائی فی "سننه الکبریٰ" رقم الحدیث:6884
اخرجه البیهقی فی "سننه الکبریٰ" رقم الحدیث:14433

حدیث 97:

اخرجه الطبرانی فی "معجمه الکبیر" رقم الحدیث:11378

Marfat.com

✧✧ عطاء بن ابی رباح کے صاحبزادے اپنے والد کے حوالے سے حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما کا یہ بیان نقل کرتے ہیں۔
نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا ہے: اونٹ کی طرح ایک ہی سانس میں نہ پی جاؤ بلکہ دو یا تین سانسوں میں پیو جب پینے لگو تو "بسم اللہ" پڑھ لو اور جب پی چکو تو "الحمد للہ" پڑھو۔

امام ترمذی رحمۃ اللہ علیہ نے فرمایا: یہ حدیث "غریب" ہے اور یزید بن سنان جو ہیں یہ "ابوفروہ رہاوی" ہیں۔

بَاب مَا ذُكِرَ مِنَ الشُّرْبِ بِنَفَسَيْنِ

باب 14: پیتے ہوئے دو مرتبہ سانس لینے کے بارے میں جو کچھ منقول ہے

98-حَدَّثَنَا عَلِيُّ بْنُ خَشْرَمٍ حَدَّثَنَا عِيسَى بْنُ يُونُسَ عَنْ رِشْدِينَ بْنِ كُرَيْبٍ عَنْ اَبِيهِ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ اَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَانَ اِذَا شَرِبَ تَنَفَّسَ مَرَّتَيْنِ قَالَ اَبُو عِيسٰى هٰذَا حَدِيثٌ غَرِيبٌ لَّا نَعْرِفُهُ اِلَّا مِنْ حَدِيثِ رِشْدِينَ بْنِ كُرَيْبٍ قَالَ وَسَاَلْتُ اَبَا مُحَمَّدٍ عَبْدَ اللّٰهِ بْنَ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ عَنْ رِشْدِينَ بْنِ كُرَيْبٍ قُلْتُ هُوَ اَقْوٰى اَمْ مُحَمَّدُ بْنُ كُرَيْبٍ فَقَالَ مَا اَقْرَبَهُمَا وَرِشْدِينُ بْنُ كُرَيْبٍ اَرْجَحُهُمَا عِنْدِي قَالَ وَسَاَلْتُ مُحَمَّدَ بْنَ اِسْمٰعِيلَ عَنْ هٰذَا فَقَالَ مُحَمَّدُ بْنُ كُرَيْبٍ اَرْجَحُ مِنْ رِشْدِينَ بْنِ كُرَيْبٍ وَّالْقَوْلُ عِنْدِي مَا قَالَ اَبُو مُحَمَّدٍ عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ رِشْدِينُ بْنُ كُرَيْبٍ اَرْجَحُ وَاَكْبَرُ وَقَدْ اَدْرَكَ ابْنَ عَبَّاسٍ وَّرَآهُ وَهُمَا اَخَوَانِ وَعِنْدَهُمَا مَنَاكِيرُ

✧✧ حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما بیان کرتے ہیں' نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم جب پیا کرتے تھے تو دو مرتبہ سانس لیتے تھے۔
امام ترمذی رحمۃ اللہ علیہ نے فرمایا: یہ حدیث "حسن غریب" ہے۔ ہم اسے صرف رشدین بن کریب کے حوالے سے جانتے ہیں۔
امام ترمذی رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں: میں نے ابومحمد عبداللہ بن عبدالرحمٰن (امام دارمی) سے رشدین بن کریب کے بارے میں دریافت کیا: میں نے دریافت کیا: یہ زیادہ مستند ہیں یا محمد بن کریب زیادہ مستند ہیں؟ انہوں نے جواب دیا: یہ دونوں ایک دوسرے کے برابر کیسے ہو سکتے ہیں؟ رشدین بن کریب میرے نزدیک زیادہ مستند ہیں۔
امام ترمذی رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں: میں نے امام محمد بن اسماعیل بخاری رحمۃ اللہ علیہ سے اس بارے میں دریافت کیا تو انہوں نے بتایا: محمد بن کریب، رشدین بن کریب سے زیادہ مستند ہیں۔
امام ترمذی رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں: میرے نزدیک صحیح بات وہی ہے جو ابومحمد عبداللہ بن عبدالرحمٰن (امام دارمی) نے بیان کی ہے کہ رشدین بن کریب زیادہ مستند ہیں۔ انہوں نے حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما کا زمانہ پایا ہے ان کی زیارت کی ہے اور یہ دونوں بھائی ہیں البتہ ان دونوں سے منکر روایات بھی منقول ہیں۔

Marfat.com

بَاب مَا جَآءَ فِی کَرَاهِيَةِ النَّفْخِ فِی الشَّرَابِ

باب 15: پینے کی چیز میں پھونک مارنے کے مکروہ ہونے کے بارے میں جو کچھ منقول ہے

99-حَدَّثَنَا عَلِیُّ بْنُ خَشْرَمٍ اَخْبَرَنَا عِيْسٰی بْنُ يُوْنُسَ عَنْ مَالِكِ بْنِ اَنَسٍ عَنْ اَيُّوْبَ وَهُوَ ابْنُ حَبِيْبٍ اَنَّهٗ سَمِعَ اَبَا الْمُثَنّٰی الْجُهَنِیَّ يَذْكُرُ عَنْ اَبِیْ سَعِيْدِ الْخُدْرِیِّ اَنَّ النَّبِیَّ صَلَّی اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ نَهٰی عَنِ النَّفْخِ فِی الشُّرْبِ فَقَالَ رَجُلٌ الْقَذَاةُ اَرَاهَا فِی الْاِنَاءِ قَالَ اَهْرِقْهَا قَالَ فَاِنِّیْ لَا اَرْوٰی مِنْ نَّفَسٍ وَّاحِدٍ قَالَ فَاَبِنِ الْقَدَحَ اِذَنْ عَنْ فِيْكَ قَالَ اَبُوْ عِيْسٰی هٰذَا حَدِيْثٌ حَسَنٌ صَحِيْحٌ

✧✧ حضرت ابوسعید خدری رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں' نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے پینے کی چیز میں پھونک مارنے سے منع کیا ہے۔ایک شخص نے عرض کی: اگر اس میں کوئی گندی چیز مجھے نظر آجاتی ہے؟ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: تو اسے انڈیل دو! اس نے عرض کی: میں ایک سانس میں پی کر سیراب نہیں ہوتا۔ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: تم برتن کو اپنے منہ سے الگ کرلیا کرو۔

امام ترمذی رحمۃ اللہ علیہ نے فرمایا: یہ حدیث ''حسن صحیح'' ہے۔

100-حَدَّثَنَا ابْنُ اَبِیْ عُمَرَ حَدَّثَنَا سُفْيَانُ بْنُ عُيَيْنَةَ عَنْ عَبْدِ الْكَرِيْمِ الْجَزَرِیِّ عَنْ عِكْرِمَةَ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ اَنَّ النَّبِیَّ صَلَّی اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ نَهٰی اَنْ يُّتَنَفَّسَ فِی الْاِنَاءِ اَوْ يُنْفَخَ فِيْهِ قَالَ اَبُوْ عِيْسٰی هٰذَا حَدِيْثٌ حَسَنٌ صَحِيْحٌ

✧✧ حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما بیان کرتے ہیں' نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے (برتن میں) سانس لینے یا اس میں پھونک مارنے سے منع کیا ہے۔

امام ترمذی رحمۃ اللہ علیہ نے فرمایا: یہ حدیث ''حسن صحیح'' ہے۔

حدیث 100:

اخرجه ابوداؤد فی "سننه" رقم الحدیث:3728 — اخرجه الترمذی فی "جامعه" رقم الحدیث:1889

اخرجه النسائی فی "سننه" رقم الحدیث:48 — اخرجه ابن ماجه فی "سننه" رقم الحدیث:3427

اخرجه الدارمی فی "سننه" رقم الحدیث:2122 — اخرجه الامام احمد فی "مسنده" رقم الحدیث:1907

اخرجه ابن حبان فی "صحیحه" رقم الحدیث:5316 — اخرجه ابن خزیمه فی "صحیحه" رقم الحدیث:78

اخرجه الحاکم فی "المستدرك" رقم الحدیث:7206 — اخرجه النسائی فی "سننه الکبرٰی" رقم الحدیث:41

اخرجه البیهقی فی "سننه الکبرٰی" رقم الحدیث:14432 — اخرجه ابویعلی فی "مسنده" رقم الحدیث:2402

اخرجه الطبرانی فی "معجمه الکبیر" رقم الحدیث:11978 اخرجه عبد بن حکیم الکسی فی "مسنده" رقم الحدیث:980

اخرجه ابن ابی شیبة فی "مصنفه" رقم الحدیث:24169

Marfat.com

بَاب مَا جَآءَ فِيْ كَرَاهِيَةِ التَّنَفُّسِ فِي الْإِنَاءِ

باب 16: برتن میں سانس لینے کے مکروہ ہونے کے بارے میں جو کچھ منقول ہے

101- حَدَّثَنَا اِسْحٰقُ بْنُ مَنْصُوْرٍ حَدَّثَنَا عَبْدُ الصَّمَدِ بْنُ عَبْدِ الْوَارِثِ حَدَّثَنَا هِشَامٌ الدَّسْتُوَائِيُّ عَنْ يَحْيَى بْنِ اَبِيْ كَثِيْرٍ عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ اَبِيْ قَتَادَةَ عَنْ اَبِيْهِ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ اِذَا شَرِبَ اَحَدُكُمْ فَلَا يَتَنَفَّسْ فِي الْاِنَاءِ قَالَ اَبُوْ عِيْسٰى هٰذَا حَدِيْثٌ حَسَنٌ صَحِيْحٌ

✧✧ عبداللہ بن ابوقتادہ رضی اللہ عنہ اپنے والد کے حوالے سے یہ بات نقل کرتے ہیں۔ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا ہے: جب کوئی شخص پیئے تو برتن میں سانس نہ لے۔

امام ترمذی رحمۃ اللہ علیہ نے فرمایا: یہ حدیث ''حسن صحیح'' ہے۔

بَاب مَا جَآءَ فِي النَّهْيِ عَنِ اخْتِنَاثِ الْاَسْقِيَةِ

باب 17: مشکیزے کو اوندھا کر کے پینے کی ممانعت کے بارے میں جو کچھ منقول ہے

102-حَدَّثَنَا قُتَيْبَةُ حَدَّثَنَا سُفْيَانُ عَنِ الزُّهْرِيِّ عَنْ عُبَيْدِ اللّٰهِ بْنِ عَبْدِ اللّٰهِ عَنْ اَبِيْ سَعِيْدٍ رِوَايَةً اَنَّهُ نَهٰى عَنِ اخْتِنَاثِ الْاَسْقِيَةِ قَالَ وَفِي الْبَابِ عَنْ جَابِرٍ وَّابْنِ عَبَّاسٍ وَّاَبِيْ هُرَيْرَةَ قَالَ اَبُوْ عِيْسٰى هٰذَا حَدِيْثٌ حَسَنٌ صَحِيْحٌ

✧✧ حضرت ابوسعید خدری رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں' انہوں (نبی اکرم) نے مشکیزے کو اوندھا کر کے پینے سے منع کیا ہے۔

امام ترمذی رحمۃ اللہ علیہ نے فرمایا: اس بارے میں حضرت جابر رضی اللہ عنہ، حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما اور حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے احادیث منقول ہیں۔

یہ حدیث ''حسن صحیح'' ہے۔

بَاب مَا جَآءَ فِي الرُّخْصَةِ فِيْ ذٰلِكَ

باب 18: اس بارے میں جو رخصت منقول ہے

حدیث 102:

اخرجه ابوداؤد فی "سننه" رقم الحديث: 3720
اخرجه الدارمی فی "سننه" رقم الحديث: 2119
اخرجه البيهقی فی "سننه الكبرٰی" رقم الحديث: 17267
اخرجه البيهقی فی "سننه الكبرٰی" رقم الحديث: 17268

Marfat.com

103- حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ مُوسَى حَدَّثَنَا عَبْدُ الرَّزَّاقِ اَخْبَرَنَا عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ عُمَرَ عَنْ عِيسَى بْنِ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ اُنَيْسٍ عَنْ اَبِيهِ قَالَ رَاَيْتُ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَامَ اِلَى قِرْبَةٍ مُعَلَّقَةٍ فَخَنَثَهَا ثُمَّ شَرِبَ مِنْ فِيهَا قَالَ وَفِي الْبَاب عَنْ اُمِّ سُلَيْمٍ قَالَ اَبُو عِيسَى هٰذَا حَدِيثٌ لَيْسَ اِسْنَادُهُ بِصَحِيحٍ وَعَبْدُ اللّٰهِ بْنُ عُمَرَ الْعُمَرِيُّ يُضَعَّفُ فِي الْحَدِيثِ وَلَا اَدْرِي سَمِعَ مِنْ عِيسَى اَمْ لَا

✧✧ عیسیٰ بن عبداللہ بن انیس اپنے والد کا یہ بیان نقل کرتے ہیں۔ میں نے نبی اکرم ﷺ کو دیکھا آپ ایک لٹکے ہوئے مشکیزے کی طرف گئے آپ نے اسے اوندھا کیا اور اس کے منہ کے ساتھ منہ لگا کر پی لیا۔

امام ترمذی رحمۃ اللہ علیہ نے فرمایا: اس بارے میں حضرت اُم سلیم رضی اللہ عنہا سے احادیث منقول ہیں تاہم اس کی سند مستند نہیں ہے اور اس کے ایک راوی عبداللہ بن عمر (جو عبدالرزاق نامی راوی کے استاد ہیں) حافظے کے اعتبار سے انہیں ضعیف قرار دیا گیا ہے اور مجھے یہ نہیں پتہ کہ انہوں نے اپنے استاد عیسیٰ سے اس حدیث کو سنا ہے یا نہیں سنا۔

104- حَدَّثَنَا ابْنُ اَبِي عُمَرَ حَدَّثَنَا سُفْيَانُ عَنْ يَزِيدَ بْنِ جَابِرٍ عَنْ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ بْنِ اَبِي عَمْرَةَ عَنْ جَدَّتِهِ كَبْشَةَ قَالَتْ دَخَلَ عَلَيَّ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَشَرِبَ مِنْ فِي قِرْبَةٍ مُعَلَّقَةٍ قَائِمًا فَقُمْتُ اِلَى فِيهَا فَقَطَعْتُهُ قَالَ اَبُو عِيسَى هٰذَا حَدِيثٌ حَسَنٌ صَحِيحٌ غَرِيبٌ وَيَزِيدُ بْنُ يَزِيدَ بْنِ جَابِرٍ هُوَ اَخُو عَبْدِ الرَّحْمٰنِ بْنِ يَزِيدَ بْنِ جَابِرٍ وَهُوَ اَقْدَمُ مِنْهُ مَوْتًا

✧✧ عبدالرحمٰن بن ابوعمرہ اپنی دادی سیّدہ کبشہ رضی اللہ عنہا کا یہ بیان نقل کرتے ہیں۔ نبی اکرم ﷺ میرے ہاں تشریف لائے آپ نے لٹکے ہوئے مشکیزے کے منہ کے ساتھ منہ لگا کر کھڑے ہو کر پیا' میں اٹھی اور میں نے اس کے منہ کو کاٹ لیا (اور برکت کے طور پر محفوظ کر لیا)

امام ترمذی رحمۃ اللہ علیہ نے فرمایا: یہ حدیث ''حسن صحیح غریب'' ہے۔

اس حدیث کے راوی یزید بن یزید' عبدالرحمٰن بن یزید بن جابر کے بھائی ہیں اور ان کا انتقال ان سے پہلے ہوا تھا۔

بَابُ مَا جَاءَ اَنَّ الْاَيْمَنِيْنَ اَحَقُّ بِالشَّرَابِ

باب 19: دائیں طرف والا پینے کا زیادہ حقدار ہوتا ہے اس بارے میں جو کچھ منقول ہے

105- حَدَّثَنَا الْاَنْصَارِيُّ حَدَّثَنَا مَعْنٌ حَدَّثَنَا مَالِكٌ قَالَ و حَدَّثَنَا قُتَيْبَةُ عَنْ مَالِكٍ عَنِ ابْنِ شِهَابٍ عَنْ اَنَسٍ

حدیث 104:

اخرجه الترمذی فی " جامعه" رقم الحدیث:1891

Marfat.com

اَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اُتِيَ بِلَبَنٍ قَدْ شِيبَ بِمَاءٍ وَّعَنْ يَمِينِهِ اَعْرَابِيٌّ وَّعَنْ يَسَارِهٖ اَبُوْ بَكْرٍ فَشَرِبَ ثُمَّ اَعْطَى الْاَعْرَابِيَّ وَقَالَ الْاَيْمَنَ فَالْاَيْمَنَ قَالَ وَفِي الْبَاب عَنْ ابْنِ عَبَّاسٍ وَّسَهْلِ بْنِ سَعْدٍ وَّابْنِ عُمَرَ وَعَبْدِ اللّٰهِ بْنِ بُسْرٍ قَالَ اَبُوْ عِيسٰى هٰذَا حَدِيْثٌ حَسَنٌ صَحِيْحٌ

✧✧ حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں' نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں دودھ لایا گیا جس میں پانی ملایا گیا تھا۔ آپ کے دائیں طرف ایک دیہاتی موجود تھا اور بائیں طرف حضرت ابوبکر رضی اللہ عنہ موجود تھے۔ آپ نے اسے پی لیا پھر دیہاتی کو دیتے ہوئے فرمایا: دائیں طرف والے کا حق پہلے ہوتا ہے۔

امام ترمذی رحمۃ اللہ علیہ نے فرمایا: اس بارے میں حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما' حضرت سہل بن سعد رضی اللہ عنہ، حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہما اور حضرت عبداللہ بن بسر رضی اللہ عنہ سے احادیث منقول ہیں یہ حدیث ''حسن صحیح'' ہے۔

بَاب مَا جَآءَ اَنَّ سَاقِيَ الْقَوْمِ اٰخِرُهُمْ شُرْبًا

باب 20: لوگوں کو پلانے والا سب سے آخر میں خود پیئے گا

106-حَدَّثَنَا قُتَيْبَةُ حَدَّثَنَا حَمَّادُ بْنُ زَيْدٍ عَنْ ثَابِتٍ الْبُنَانِيِّ عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ رَبَاحٍ عَنْ اَبِي قَتَادَةَ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ سَاقِي الْقَوْمِ اٰخِرُهُمْ شُرْبًا قَالَ وَفِي الْبَاب عَنْ ابْنِ اَبِي اَوْفٰى قَالَ اَبُوْ عِيسٰى هٰذَا حَدِيْثٌ حَسَنٌ صَحِيْحٌ

✧✧ حضرت ابوقتادہ رضی اللہ عنہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کا یہ فرمان نقل کرتے ہیں۔

حدیث 105:

اخرجه البخاری فی "صحیحه" رقم الحدیث:5296
اخرجه مسلم فی "صحیحه" رقم الحدیث:2029
اخرجه ابوداؤد فی "سننه" رقم الحدیث:3726
اخرجه ابن ماجه فی "سننه" رقم الحدیث:3425
اخرجه الامام مالك فی "المؤطا" رقم الحدیث:1655
اخرجه ابن حبان فی "صحیحه" رقم الحدیث:5333
اخرجه ابویعلی فی "مسنده" رقم الحدیث:3562
اخرجه الحمیدی فی "مسنده" رقم الحدیث:1182

حدیث 106:

اخرجه ابوداؤد فی "سننه" رقم الحدیث:3725
اخرجه ابن ماجه فی "سننه" رقم الحدیث:3434
اخرجه الدارمی فی "سننه" رقم الحدیث:2135
اخرجه الامام احمد فی "مسنده" رقم الحدیث:19144
اخرجه النسائی فی "سننه الکبریٰ" رقم الحدیث:6867
اخرجه البیهقی فی "سننه الکبریٰ" رقم الحدیث:14447
اخرجه الطبرانی فی "معجمه الصغیر" رقم الحدیث:871
اخرجه الطبرانی فی "معجمه الاوسط" رقم الحدیث:1174
اخرجه محمد بن سلامه القضاعی فی "مسنده" رقم الحدیث:87

Marfat.com

لوگوں کو پلانے والا سب سے آخر میں خود پیئے گا۔

امام ترمذی رحمۃ اللہ علیہ نے فرمایا: اس بارے میں حضرت ابن ابی اوفی رضی اللہ عنہ سے حدیث منقول ہے۔ یہ حدیث "حسن صحیح" ہے۔

بَاب مَا جَآءَ اَیُّ الشَّرَابِ کَانَ اَحَبَّ اِلٰی رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ

باب 21: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کو کون سا مشروب زیادہ محبوب تھا

107- حَدَّثَنَا ابْنُ اَبِیْ عُمَرَ حَدَّثَنَا سُفْيَانُ بْنُ عُيَيْنَةَ عَنْ مَعْمَرٍ عَنِ الزُّهْرِيِّ عَنْ عُرْوَةَ عَنْ عَآئِشَةَ قَالَتْ كَانَ اَحَبُّ الشَّرَابِ اِلٰی رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ الْحُلْوُ الْبَارِدَ قَالَ اَبُوْ عِيْسٰی هٰكَذَا رَوٰی غَيْرُ وَاحِدٍ عَنِ ابْنِ عُيَيْنَةَ مِثْلَ هٰذَا عَنْ مَعْمَرٍ عَنِ الزُّهْرِيِّ عَنْ عُرْوَةَ عَنْ عَآئِشَةَ وَالصَّحِيْحُ مَا رُوِیَ عَنِ الزُّهْرِيِّ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مُرْسَلًا

✧✧ سیدہ عائشہ رضی اللہ عنہا بیان کرتی ہیں' نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے نزدیک سب سے پسندیدہ مشروب میٹھا اور ٹھنڈا تھا۔

اسی روایت کو کئی راویوں نے ابن عیینہ کے حوالے سے، اس کی مانند معمر کے حوالے سے، زہری کے حوالے سے، عروہ کے حوالے سے سیدہ عائشہ رضی اللہ عنہا سے نقل کیا ہے۔

تاہم صحیح روایت وہ ہے جسے زہری نے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے حوالے سے مرسل روایت کے طور پر منقول ہے۔

108- حَدَّثَنَا اَحْمَدُ بْنُ مُحَمَّدٍ اَخْبَرَنَا عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ الْمُبَارَكِ اَخْبَرَنَا مَعْمَرٌ وَّيُوْنُسُ عَنِ الزُّهْرِيِّ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ سُئِلَ اَیُّ الشَّرَابِ اَطْيَبُ قَالَ الْحُلْوُ الْبَارِدُ قَالَ اَبُوْ عِيْسٰی وَهٰكَذَا رَوٰی عَبْدُ الرَّزَّاقِ عَنْ مَعْمَرٍ عَنِ الزُّهْرِيِّ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مُرْسَلًا وَّهٰذَا اَصَحُّ مِنْ حَدِيْثِ ابْنِ عُيَيْنَةَ رَحِمَهُ اللّٰهُ

✧✧ زہری بیان کرتے ہیں' نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم سے دریافت کیا گیا کون سا مشروب پاکیزہ ہوتا ہے؟ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: جو میٹھا اور ٹھنڈا ہو۔

اسی روایت کو عبدالرزاق نے معمر کے حوالے سے، زہری کے حوالے سے، نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم سے "مرسل" روایت کے طور پر نقل کیا ہے اور یہ ابن عیینہ کی روایت سے زیادہ مستند ہے۔

حدیث 107:

اخرجه الترمذی فی "جامعه" رقم الحديث:1896

اخرجه الامام احمد فی "مسنده" رقم الحديث:3129

اخرجه الحاكم فی "المستدرك" رقم الحديث:7200

اخرجه النسائی فی "سننه الكبرٰی" رقم الحديث:6844

اخرجه ابويعلی فی "مسنده" رقم الحديث:4516

اخرجه الحميدی فی "مسنده" رقم الحديث:257

اخرجه ابن ابی شيبة فی "مصنفه" رقم الحديث:24197

Marfat.com

شمائل ترمذی شریف

بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ
نَحْمَدُهٗ وَ نُصَلِّیْ عَلٰی رَسُوْلِهِ الْكَرِيْمِ

اَلْحَمْدُ لِلّٰهِ وَسَلَامٌ عَلٰی عِبَادِهِ الَّذِيْنَ اصْطَفٰی قَالَ الشيخ الحافظ
اَبُوْ عيسى محمد بن عيسى بن سورة الترمذی

بَابُ مَاجَآءَ فِیْ خَلْقِ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَيْهِ وَ سَلَّمَ

باب 1: نبی اکرم ﷺ کی ظاہری شکل وصورت کے بارے میں جو کچھ منقول ہے

1- اَخْبَرَنَا ابورجاء قُتَيْبَةَ بن سَعِيْدٍ عن مالك بن انس عن ربيعة بن اَبِیْ عبد الرحمن عَنْ اَنَسِ بْنِ مَالِكٍ انه سَمِعَهٗ يَقُوْلُ كَانَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَيْهِ وَ سَلَّمَ لَيْسَ بِالطَّوِيْلِ الْبَائِنِ وَلَا بِالْقَصِيْرِ وَلَا بِالْاَبْيَضِ الْاَمْهَقِ وَلَا بِالْاٰدَمِ وَلَا بِالْجَعْدِ الْقَطِطِ وَلَا بِالسَّبْطِ بَعَثَهُ اللّٰهُ تَعَالٰی عَلٰی رَأْسِ اَرْبَعِيْنَ سَنَةً فَاَقَامَ بِمَكَّةَ عَشْرَ سِنِيْنَ وَ بِالْمَدِيْنَةِ عَشْرَ سِنِيْنَ فَتَوَفَّاهُ اللّٰهُ تَعَالٰی عَلٰی رَأْسِ سِتِّيْنَ سَنَةً وَّ لَيْسَ فِیْ رَأْسِهٖ وَ لِحْيَتِهٖ عِشْرُوْنَ شَعْرَةً بَيْضَاءَ .

✧✧ حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں' نبی اکرم ﷺ بہت زیادہ لمبے نہیں تھے اور چھوٹے قد کے بھی نہیں تھے۔آپ انتہائی سفید بھی نہیں تھے اور بالکل گندمی بھی نہیں تھے۔ بہت زیادہ گھنگھریالے بالوں کے مالک بھی نہیں تھے اور بالکل سیدھے بالوں کے مالک بھی نہیں تھے۔اللہ تعالیٰ نے آپ کو چالیس برس کی عمر میں مبعوث کیا۔آپ نے دس برس مکہ میں قیام کیا اور دس برس مدینہ منورہ میں قیام کیا۔اللہ تعالیٰ نے آپ کو ساٹھ برس کی عمر میں وفات دی۔اس وقت آپ کے سر مبارک اور داڑھی مبارک میں 20 بال بھی سفید نہیں تھے۔

2- حَدَّثَنَا حميد بن مسعدة البصری حَدَّثَنَا عبدالوهاب الثقفی عن حميد عَنْ اَنَسِ بْنِ مَالِكٍ قال كَانَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صلى الله عَلَيْهِ وَ سَلَّمَ رَبْعَةً وَ لَيْسَ بِالطَّوِيْلِ وَلَا بِالْقَصِيْرِ حَسَنَ الْجِسْمِ وَكَانَ شَعْرُهٗ لَيْسَ

Marfat.com

بِجَعْدٍ وَّلَا سَبْطٍ اَسْمَرَ اللَّوْنِ اِذَا مَشٰى يَتَكَفَّاءُ ۔

✧✧ حضرت انس رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں' نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم درمیانے قد کے مالک تھے۔ بہت زیادہ لمبے بھی نہیں تھے اور چھوٹے بھی نہیں تھے۔ آپ خوبصورت جسم کے مالک تھے۔ آپ کے بال بہت زیادہ گنگھریالے بھی نہیں تھے اور بہت زیادہ سیدھے بھی نہیں تھے۔ آپ چمکدار رنگت کے مالک تھے جب چلتے تھے تو آگے کی طرف جھک کر چلتے تھے۔

3- حَدَّثَنَا محمد بن بشار یعنی العبدی حَدَّثَنَا محمد بن جعفر حَدَّثَنَا شعبة عَنْ اَبِیْ اِسْحٰقَ قَالَ سَمِعْتُ الْبَرَاءَ بْنَ عَازِبٍ يَقُوْلُ كَانَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَ سَلَّمَ رَجُلًا مَرْبُوْعًا بَعِيْدَ مَابَيْنَ الْمَنْكِبَيْنِ عَظِيْمَ الْجُمَّةِ اِلٰى شَحْمَةِ اُذُنَيْهِ عَلَيْهِ حُلَّةٌ حَمْرَآءُ مَارَاَيْتُ شَيْئًا قَطُّ اَحْسَنَ مِنْهُ ۔

✧✧ حضرت ابواسحاق رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں' میں نے حضرت براء بن عازب رضی اللہ عنہ کو یہ بیان کرتے ہوئے سنا ہے' نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم درمیانے قد کے مالک تھے۔ آپ کے دونوں کندھوں کے درمیان فاصلہ زیادہ تھا۔ (یعنی سینہ مبارک چوڑا تھا) آپ کے بال گھنے تھے اور وہ کانوں تک آتے تھے۔ ایک مرتبہ آپ نے سرخ حلّہ پہن رکھا تھا۔ میں نے آپ سے زیادہ خوبصورت کوئی نہیں دیکھا۔

4- حَدَّثَنَا محمود بن غیلان حَدَّثَنَا وکیع حَدَّثَنَا سفین عَنْ اَبِیْ اسحق عَنِ الْبَرَاءِ بْنِ عَازِبٍ قَالَ مَارَاَيْتُ مِنْ ذِىْ لِمَّةٍ فِىْ حُلَّةٍ حَمْرَآءَ اَحْسَنَ مِنْ رَّسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَ سَلَّمَ لَهٗ شَعْرٌ يَضْرِبُ مَنْكِبَيْهِ بَعِيْدَ مَا بَيْنَ الْمَنِكِبَيْنِ لَمْ يَكُنْ بِالْقَصِيْرِ وَلَا بِالطَّوِيْلِ ۔

✧✧ حضرت براء بن عازب رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں' میں نے سرخ حلّے میں لمبے بالوں والا کوئی شخص نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم سے زیادہ خوبصورت نہیں دیکھا۔ آپ کے بال کندھوں تک آتے تھے۔ آپ کے دونوں کندھوں کے درمیان فاصلہ تھا (یعنی کشادہ سینے کے مالک تھے) آپ چھوٹے قد کے مالک بھی نہیں تھے اور (زیادہ) لمبے بھی نہیں تھے۔

4/1- حَدَّثَنَا محمد بن اسمٰعیل حَدَّثَنَا ابونعیم حَدَّثَنَا المسعودی عن عثمان بن مسلم بن هر مزعن نفع ابن جبیر بن مطعم عَنْ عَلِيِّ بْنِ اَبِىْ طَالِبٍ رَضِىَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ لَمَا يَكُنِ النَّبِىُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَ سَلَّمَ بِالطَّوِيْلِ وَلَا بِالْقَصِيْرِ شَثْنُ الْكَفَّيْنِ وَالْقَدَمَيْنِ ضَخْمُ الرَّاسِ ضَخْمُ الْكَرَادِيْسِ طَوِيْلُ الْمَسْرُبَةِ اِذَا مَشٰى تَكَفَّاً تَكَفُّؤًا كَاَنَّمَا يَنْحَطُّ من صَبَبٍ لَمْ اَرَقَبْلَهٗ وَلَابَعْدَهٗ مِثْلَهٗ

✧✧ حضرت علی بن ابوطالب رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں' نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم بہت لمبے بھی نہیں تھے اور بالکل چھوٹے بھی نہیں تھے۔ آپ کی دونوں ہتھیلیاں اور پاؤں گوشت سے بھرے ہوئے تھے، سر بڑا تھا، جوڑ بھاری تھے، آپ کے سینے پر بالوں کی ایک باریک لکیر تھی۔ جب آپ چلتے تھے تو جھک کر چلتے تھے یوں جیسے آپ بلندی سے نیچے کی طرف اتر رہے ہوں۔ میں نے آپ سے پہلے اور آپ کے بعد آپ جیسا کوئی نہیں دیکھا۔

5- حَدَّثَنَا سفیان بن وکیع حَدَّثَنَا اَبِىْ عن المسعودی بهذا الاسناد نحوه بمعناه حَدَّثَنَا احمد بن عبدة الضبی بمعناه حَدَّثَنَا احمد بن عبدة الضَّبِّى البصری و علی بن حجرو اَبُوْ جعفر محمد بن الحسین و

Marfat.com

هو ابن ابی حلیمة و المعنی واحد قالوا حَدَّثَنَا عِیْسٰی بن یونس عن عمر بن عبد اللّٰه مَوْلٰی غُفْرَة قَالَ حَدَّثَنِی اِبْرَاهِیْمُ بْنُ مُحَمَّدٍ مِّنْ وُلْدِ عَلِیِّ بْنِ اَبِیْ طَالِبٍ قَالَ کَانَ عَلِیٌّ اِذَا وَصَفَ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَ سَلَّمَ قَالَ لَمْ یَکُنْ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَ سَلَّمَ بِالطَّوِیْلِ الْمُمَّغِطِ وَلَا بِالْقَصِیْرِ الْمُتَرَدِّدِ وَکَانَ رَبْعَةً مِّنَ الْقَوْمِ وَلَمْ یَکُنْ بِالْجَعْدِ الْقَطِطِ وَلَا بِالسَّبْطِ کَانَ جَعْدًا رَجِلًا وَلَمْ یَکُنْ بِالْمُطَهَّمِ وَلَا بِالْمُکَلْثَمِ وَکَانَ فِیْ وَجْهِهٖ تَدْوِیْرٌ اَبْیَضُ مُشْرَبٌ اَدْعَجُ الْعَیْنَیْنِ اَهْدَبُ الْاَشْفَارِ جَلِیْلُ الْمُشَاشِ وَالْکَتَدِ اَجْرَدُ ذُوْ مَسْرُبَةٍ شَثْنُ الْکَفَّیْنِ وَالْقَدَمَیْنِ اِذَا مَشٰی تَقَلَّعَ کَاَنَّمَا یَنْحَطُّ فِیْ صَبَبٍ وَ اِذَا الْتَفَتَ اِلْتَفَتَ مَعًا بَیْنَ کَتِفَیْهِ خَاتَمُ النُّبُوَّةِ وَ هُوَ خَاتَمُ النَّبِیِّیْنَ اَجْوَدُ النَّاسِ صَدْرًا وَّ اَصْدَقُ النَّاسِ لَهْجَةً وَ اَلْیَنُهُمْ عَرِیْکَةً وَاَکْرَمُهُمْ عَشِیْرَةً مَنْ رَّاٰهُ بَدِیْهَةً هَابَهٗ وَ مَنْ خَالَطَهٗ مَعْرِفَةً اَحَبَّهٗ یَقُوْلُ نَاعِتُهٗ لَمْ اَرَ قَبْلَهٗ وَلَا بَعْدَهٗ مِثْلَهٗ

✧✧ حضرت ابراہیم بن محمد رضی اللہ عنہ جو حضرت علی رضی اللہ عنہ کی اولاد سے تعلق رکھتے ہیں بیان کرتے ہیں' حضرت علی رضی اللہ عنہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کا حلیہ مبارک یوں بیان کیا کرتے تھے۔ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم انتہائی لمبے بھی نہیں تھے اور بالکل چھوٹے بھی نہیں تھے۔آپ درمیانے قد کے مالک تھے۔آپ کے بال بہت گنگھریالے بھی نہیں تھے اور بالکل سیدھے بھی نہیں تھے بلکہ سلوٹ والے سیدھے تھے۔آپ کا جسم گوشت سے پُر نہیں تھا اور آپ گول چہرے کے مالک نہیں تھے۔تاہم آپ کے چہرے میں کسی حد تک گولائی کا عنصر پایا جاتا تھا۔آپ سرخی مائل سفید رنگ کے مالک تھے۔آپ کی آنکھیں انتہائی سیاہ تھیں پلکیں گھنی اور لمبی تھیں۔جوڑوں اور کندھوں کے درمیان کی جگہ مضبوط تھی۔آپ کے سینے پر بالوں کی ایک باریک سی لکیر تھی۔آپ کی ہتھیلیاں اور دونوں پاؤں پُر گوشت تھے۔ جب آپ چلتے تھے تو پاؤں پر وزن ڈالتے تھے یوں جیسے آپ بلندی سے نیچے کی طرف اتر رہے ہوں اور جب متوجہ ہوتے تھے تو مکمل طور پر متوجہ ہوتے تھے۔آپ کے دونوں کندھوں کے درمیان مہر نبوت موجود تھی۔آپ انبیاء کے سلسلے کو ختم کرنے والے ہیں۔آپ سب سے زیادہ سخی سینے کے مالک تھے۔سب سے زیادہ سچی بات کرنے والے تھے اور سب سے زیادہ نرم طبیعت کے مالک تھے اور سب سے زیادہ معزز خاندان سے تعلق رکھتے تھے جو شخص آپ کو اچانک دیکھتا۔اس پر آپ کی ہیبت طاری ہو جاتی اور جو آپ کے ساتھ پہچاننے کے بعد گھل مل جاتا۔وہ آپ سے محبت کرنے لگتا۔آپ کی تعریف کرنے والا یہی کہتا تھا کہ میں نے آپ سے پہلے اور آپ کے بعد آپ جیسا کوئی نہیں دیکھا۔

6- حَدَّثَنَا سفیان بن وکیع قَالَ حَدَّثَنَا جمیع بن عمیر بن عبد الرحمن العجلی املا علینا من کتابه قَالَ حَدَّثَنَا رجل من بنی تمیم من ولد اَبِیْ هالة زوج خدیجة یکنی اباعبد اللّٰه عن ابن لابی هالة عن الحسن بن علی رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ سالت خالی هند بن اَبِیْ هالة و کان وصّافا عن حلیة النبی صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَ سَلَّمَ و انا اشتهی ان یصف لی شیئا اتعلق به فقال کَانَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَ سَلَّمَ فَخْمًا مُفَخَّمًا یَتَلَاْلَاُ وَجْهُهٗ تَلَاْلُؤَ الْقَمَرِ لَیْلَةَ الْبَدْرِ اَطْوَلَ مِنَ الْمَرْبُوْعِ وَاَقْصَرَ مِنَ الْمُشَذَّبِ عَظِیْمَ الْهَامَةِ رَجِلَ الشَّعْرِ اِنِ انْفَرَقَتْ عَقِیْقَتُهٗ فَرَقَهَا وَاِلَّا فَلَا یُجَاوِزُ شَعْرُهٗ شَحْمَةَ اُذُنَیْهِ اِذَا هُوَ وَفَّرَهٗ اَزْهَرَ اللَّوْنِ وَاسِعَ الْجَبِیْنِ اَزَجَّ الْحَوَاجِبِ سَوَابِغَ

Marfat.com

مِنْ غَيْرِ قَرَنٍ بَيْنَهُمَا عِرْقٌ يُدِرُّهُ الْغَضَبُ اَقْنَى الْعِرْنِيْنِ لَهُ نُوْرٌ يَعْلُوْهُ يَحْسِبُهُ مَنْ لَمْ يَتَاَمَّلْهُ اَشَمَّ كَثُّ اللِّحْيَةِ سَهْلُ الْخَدَّيْنِ ضَلِيْعُ الْفَمِ مُفَلَّجُ الْاَسْنَانِ دَقِيْقُ الْمَسْرُبَةِ كَاَنَّ عُنُقَهُ جِيْدُ دُمْيَةٍ فِيْ صَفَاءِ الْفِضَّةِ مُعْتَدِلُ الْخَلْقِ بَادِنٌ مُتَمَاسِكٌ سَوَاءُ الْبَطْنِ وَالصَّدْرِ بَعِيْدُ مَا بَيْنَ الْمَنْكِبَيْنِ ضَخْمُ الْكَرَادِيْسِ اَنْوَرُ الْمُتَجَرَّدِ مَوْصُوْلُ مَابَيْنَ اللَّبَةِ وَالسُّرَّةِ بِشَعْرٍ يَجْرِيْ كَالْخَطِّ عَارِيْ الثَّدْيَيْنِ وَالْبَطْنِ مِمَّا سِوٰى ذٰلِكَ اَشْعَرُ الذِّرَاعَيْنِ وَالْمَنْكِبَيْنِ وَ عَالِيْ الصَّدْرِ طَوِيْلُ الزَّنْدَيْنِ رَحْبُ الرَّاحَةِ شَثْنُ الْكَفَّيْنِ وَالْقَدَمَيْنِ سَائِلُ الْاَطْرَافِ اَوْقَالَ شَائِلُ الْاَطْرَافِ خَمْصَانُ الْاَخْمَصَيْنِ مَسِيْحُ الْقَدَمَيْنِ يَنْبُوْا عَنْهُمَا الْمَاءُ اِذَا زَالَ زَالَ قَلْعًا يَخْطُوْا تَكَفِّيًا وَّ يَمْشِيْ هَوْنًا ذَرِيْعُ الْمِشْيَةِ اِذَا مَشٰى كَاَنَّمَا يَنْحَطُّ مِنْ صَبَبٍ وَ اِذَا الْتَفَتَ اِلْتَفَتَ جَمِيْعًا خَافِضُ الطَّرْفِ نَظْرُهُ اِلَى الْاَرْضِ اَكْثَرُ مِنْ نَظْرِهِ اِلَى السَّمَاءِ جُلُّ نَظْرِهِ الْمُلَاحَظَةُ يَسُوْقُ اَصْحَابَهُ يَبْدَءُ مَنْ لَقِيَ بِالسَّلَامِ

✧✧ حضرت امام حسن بن علی رضی اللہ عنہما بیان کرتے ہیں' میں نے اپنے ماموں حضرت ہند بن ہالہ رضی اللہ عنہ سے دریافت کیا: وہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کا حلیہ مبارک بڑی تفصیل سے بیان کرتے تھے۔ میری یہ خواہش تھی کہ وہ کچھ میرے سامنے بیان کریں تا کہ میں اسے یاد رکھوں تو انہوں نے بتایا: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم بڑی شان کے مالک تھے اور معزز تھے۔ آپ کا چہرہ مبارک یوں چمکتا تھا جیسے چودھویں رات کا چاند چمکتا ہے۔ آپ درمیانے قد سے ذرا لمبے تھے اور زیادہ لمبے سے کچھ کم تھے۔ آپ کا سر مبارک بڑا تھا اور آپ کے بال ذرا سے بل کھائے ہوئے تھے اگر آپ کے سر کی مانگ خود بخود نکل آتی تو آپ اسے ایسے ہی رہنے دیتے تھے۔ البتہ خود اہتمام کے ساتھ نہیں نکالتے تھے۔ جب آپ بالوں کو بڑھایا کرتے تھے تو وہ کانوں کی لو سے نیچے آ جایا کرتے تھے۔ آپ چمکدار رنگت کے مالک تھے۔ آپ کی پیشانی کشادہ تھی۔ آپ کے ابرو مبارک خم والے تھے باریک تھے، گھنے تھے اور ایک دوسرے سے الگ تھے۔ آپ کے دونوں ابروؤں کے درمیان ایک رگ تھی جو غصے کے وقت سرخ ہو جایا کرتی تھی۔ آپ کا ناک تھوڑا سا اونچا تھا لیکن بہت خوبصورت اور روشن تھا جو شخص آپ کو غور سے نہ دیکھتا وہ یہی خیال کرتا کہ آپ کا ناک بلند ہے۔ آپ کی داڑھی گھنی تھی۔ آپ کے رخسار نرم تھے اور ہموار تھے۔ آپ کا منہ کشادہ تھا آپ کے دانتوں کے درمیان ہلکا سا خلا تھا۔ آپ کے سینے اور ناف کے درمیان بالوں کی ایک باریک لکیر تھی۔ آپ کی گردن یوں تھی جیسے وہ کسی مورت کی گردن ہو۔ وہ چاندی کی طرح چمکدار تھی۔ آپ کے اعضاء گوشت سے پُر لیکن کھنچے ہوئے تھے۔ آپ کا پیٹ اور سینہ برابر تھے۔ آپ کا سینہ کشادہ تھا اور دونوں کندھوں کے درمیان فاصلہ تھا۔ آپ مضبوط جوڑوں کے مالک تھے۔ آپ کا بدن کا کھلا رہنے والا حصہ بھی روشن تھا۔ سینے سے لے کر ناف تک بالوں کی ایک باریک لکیر تھی۔ اس لکیر کے علاوہ سینہ اور پیٹ بالوں سے خالی تھے۔ البتہ دونوں کلائیوں، کندھوں اور سینے کے اوپر والے حصے پر کچھ بال تھے۔ آپ کی کلائیاں لمبی تھیں آپ کی ہتھیلیاں کشادہ تھیں۔ آپ کی ہتھیلی اور پاؤں پُر گوشت تھے۔ آپ کے ہاتھوں اور پاؤں کی انگلیاں مناسب طور پر لمبی تھیں۔ آپ کے پاؤں کے تلوے قدرے گہرے تھے۔ آپ کے قدم ہموار ہوا کرتے تھے۔ ان کے نیچے سے پانی نہیں گزرتا تھا۔ جب آپ چلتے تھے تو پاؤں پر زور دے کر اور جھک کر چلتے تھے۔ آپ کے پاؤں کشادہ ہوتے تھے (چلتے ہوئے یوں محسوس ہوتا تھا) جیسے آپ بلندی سے نیچے اُتر رہے ہوں جب آپ کسی کی طرف متوجہ ہوتے تھے تو مکمل طور پر متوجہ

Marfat.com

ہوتے تھے۔ آپ نگاہ نیچی رکھتے تھے اور آسمان کی بجائے زمین کی طرف زیادہ دیکھا کرتے تھے۔ عام طور پر آپ آنکھ کے کنارے سے دیکھا کرتے تھے۔ صحابہ کرام رضی اللہ عنہم کو اپنے آگے چلایا کرتا تھا اور جو شخص آپ سے ملتا تھا اسے سلام میں پہل کرتے تھے۔

7- حَدَّثَنَا ابو موسیٰ محمد بن المثنی حَدَّثَنَا محمد بن جعفر حَدَّثَنَا شعبة عن سماك بن حرب قَالَ سَمِعْتُ جابر ابن سمرة يَقُوْلُ كَانَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَ سَلَّمَ ضَلِيْعَ الْفَمِ اَشْكَلَ الْعَيْنِ مَنْهُوْسَ الْعَقِبِ قَالَ شُعْبَةُ قُلْتُ لِسِمَاكٍ مَا ضَلِيْعُ الْفَمِ قَالَ عَظِيْمُ الْفَمِ قُلْتُ مَا اَشْكَلُ الْعَيْنِ قَالَ طَوِيْلُ شَقِّ الْعَيْنِ قُلْتُ مَامَنْهُوْسُ الْعَقِبِ قَالَ قَلِيْلُ لَحْمِ الْعَقِبِ

✧✧ حضرت سماک بن حرب رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں' میں نے حضرت جابر بن سمرہ رضی اللہ عنہ کو یہ بیان کرتے ہوئے سنا ہے: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کشادہ منہ' بڑی آنکھوں اور پتلی ایڑھیوں کے مالک تھے۔

شعبہ بیان کرتے ہیں' میں نے سماک سے دریافت کیا' "ضلیع الفم" کا مطلب کیا ہے؟ انہوں نے جواب دیا: کشادہ منہ' میں نے دریافت کیا' "اشکل العین" کا مطلب کیا ہے؟ انہوں نے جواب دیا: آنکھ کے "شق" کا لمبا ہونا' میں نے دریافت کیا' "منہوس العقب" کا کیا مطلب ہے؟ انہوں نے جواب دیا: پنڈلی پر گوشت کا کم ہونا۔

8- حَدَّثَنَا هناد بن السرى حَدَّثَنَا عبثر بن القاسم عن اشعث يعنى ابن سوار عَنْ اَبِیْ اسحق عن جابر بن سمرة قَالَ رَاَيْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَ سَلَّمَ فِيْ لَيْلَةٍ اِضْحِيَانٍ وَ عَلَيْهِ حُلَّةٌ حَمْرَاءُ فَجَعَلْتُ اَنْظُرُ اِلَيْهِ وَ اِلَى الْقَمَرِ فَلَهُوَ عِنْدِیْ اَحْسَنُ مِنَ الْقَمَرِ.

✧✧ حضرت جابر بن سمرہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں' میں نے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کو چودھویں رات میں دیکھا جبکہ آپ نے سرخ حلہ زیب تن کیا ہوا تھا۔ میں کبھی آپ کو دیکھتا اور کبھی چاند کو دیکھتا۔ آپ میرے نزدیک چاند سے زیادہ حسین تھے۔

9- حَدَّثَنَا سفين بن وكيع حَدَّثَنَا حميد بن عبد الرحمن الرواسى عن زهير عَنْ اَبِیْ اسحق قَالَ سَاَلَ رَجُلٌ البراء بن عَازِبٍ اَكَانَ وَجْهُ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَ سَلَّمَ مِثْلَ السَّيْفِ قَالَ لَا بَلْ مِثْلَ الْقَمَرِ

✧✧ ابواسحاق بیان کرتے ہیں' ایک شخص نے حضرت براء بن عازب رضی اللہ عنہ سے دریافت کیا: کیا نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کا چہرہ مبارک تلوار کی طرح (چمکتا) تھا۔ انہوں نے جواب دیا: نہیں! بلکہ وہ چاند کی طرح (چمکدار) تھا۔

10- حَدَّثَنَا ابو دَاوُدَ المصاحفى سليمان بن سلم حَدَّثَنَا النضر بن شميل عن صالح بن اَبِی الْاَخضر عَنْ ابن شهاب عَنْ اَبِیْ سَلَمَةَ عَنْ اَبِیْ هُرَيْرَةَ قَالَ كَانَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَ سَلَّمَ ابيض كَاَنَّمَا صِيْغَ مِنْ فِضَّةٍ رَجِلَ الشَّعْرِ.

✧✧ حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں' نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم سفید رنگت کے مالک تھے یوں جیسے چاندی کو ڈھال دیا گیا ہو اور آپ کے بال سیدھے تھے۔

11- حَدَّثَنَا قتبة بن سعيد اَخْبَرَنَا الليث بن سعد عَنْ اَبِی الزبير عَنْ جَابِرِ بْنِ عَبْدِ اللّٰهِ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ

Marfat.com

صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَ سَلَّمَ قَالَ عُرِضَ عَلَيَّ الْاَنْبِيَاءُ فَاِذَا مُوْسٰى عَلَيْهِ السَّلَامُ ضَرْبٌ مِنَ الرِّجَالِ كَاَنَّهُ مِنْ رِجَالِ شَنُوْءَةَ وَرَاَيْتُ عِيْسَى ابْنَ مَرْيَمَ عَلَيْهِ السَّلَامُ فَاِذَا اَقْرَبُ مَنْ رَاَيْتُ بِهٖ شَبَهًا عُرْوَةُ بْنُ مَسْعُوْدٍ وَرَاَيْتُ اِبْرَاهِيْمَ عَلَيْهِ السَّلَامُ فَاِذَا اَقْرَبُ مَنْ رَاَيْتُ بِهٖ شَبَهًا صَاحِبُكُمْ يَعْنِىْ نَفْسَهُ الْكَرِيْمَةَ وَرَاَيْتُ جِبْرِيْلَ عَلَيْهِ السَّلَامُ فَاِذَا اَقْرَبُ مَنْ رَاَيْتُ بِهٖ شَبَهًا دِحْيَةُ .

✧✧ حضرت جابر بن عبداللہ رضی اللہ عنہما بیان کرتے ہیں' نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم فرماتے ہیں: میرے سامنے انبیاء کو پیش کیا گیا حضرت موسیٰ علیہ السلام کی شکل وصورت ایسی تھی جیسے وہ شنوءہ قبیلے سے تعلق رکھتے ہوں۔ پھر میں نے حضرت عیسیٰ بن مریم علیہ السلام کو دیکھا۔ میرے دیکھے ہوئے لوگوں میں ان سے سب سے زیادہ مشابہت عقبہ بن مسعود رکھتا ہے پھر میں نے حضرت ابراہیم علیہ السلام کو دیکھا تو میں نے جتنے لوگوں کو دیکھا ہے ان میں سے' ان کے ساتھ سب سے زیادہ مشابہت تمہارے آقا رکھتے ہیں۔ (راوی کہتے ہیں) نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کی مراد آپ کی اپنی معزز ذات تھی۔ (نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا) میں نے جبرائیل کو دیکھا میں نے جتنے لوگوں کو دیکھا وہ ان میں سے سب سے زیادہ مشابہت ''دحیہ'' کے ساتھ رکھتے ہیں۔

12- حَدَّثَنَا محمد بن بشار سفين ابن وكيع المعنى واحد قَالَا اَخْبَرَنَا يزيد بن هارون عن سعيد الجريرى قَالَ سَمِعْتُ ابا الطفيل يَقُوْلُ رَاَيْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَ سَلَّمَ وَمَا بَقِيَ عَلٰى وَجْهِ الْاَرْضِ اَحَدٌ رَاٰهُ غَيْرِىْ قُلْتُ صِفْهُ لِىْ قَالَ كَانَ اَبْيَضَ مَلِيْحًا مُقَصَّدًا .

✧✧ حضرت سعید جریری رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں' میں نے ابوطفیل کو یہ بیان کرتے ہوئے سنا ہے۔ میں نے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کی زیارت کی ہے اور میرے علاوہ کوئی ایسا شخص باقی نہیں رہا جس نے آپ کی زیارت کی ہو۔ راوی بیان کرتے ہیں' میں نے ان سے دریافت کیا: آپ ان کا حلیہ مبارک میرے سامنے بیان کریں تو انہوں نے بتایا: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم سفید ملیح (پرکشش) رنگت اور درمیانے قد کے مالک تھے۔

13- حَدَّثَنَا عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ عبد الرحمن اَخْبَرَنَا ابراهيم بن المنذر الحزامى اَخْبَرَنَا عبد العزيز بن ثابت الزهرى حدثنى اسمٰعيل بن ابراهيم ابن اخى موسٰى بن عقبة عن كريب عن بن عباس رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ كان رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَ سَلَّمَ اَفْلَجَ الثَّنِيَّتَيْنِ اِذا تكَلَّمَ رُاِىَ كَالنُّوْرِ يَخْرُجُ مِنْ بَيْنِ ثَنَايَاهُ .

✧✧ حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما بیان کرتے ہیں' نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے دانت مبارک کشادہ تھے جب آپ گفتگو کرتے تھے تو یوں محسوس ہوتا تھا کہ جیسے آپ کے سامنے والے دانتوں میں سے نور کی لہر نکل رہی ہے۔

بَابُ مَاجَاءَ فِىْ خَاتَمِ النُّبُوَّةِ

باب 2: مہر نبوت کے بارے میں جو کچھ منقول ہے

14- حَدَّثَنَا قُتَيْبَةُ بن سعيد حَدَّثَنَا حاتم بن اسمٰعيل عنْ الجعد بن عبد الرحمٰن قَالَ سَمِعْتُ السائب

Marfat.com

بن يزيد يَقُوْلُ ذَهَبَتْ بِىْ خَالَتِىْ اِلٰى رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَ سَلَّمَ فَقَالَتْ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ اِنَّ ابْنَ اُخْتِىْ وَجِعٌ فَمَسَحَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَ سَلَّمَ رَأْسِىْ وَدَعَالِىْ بِالْبَرَكَةِ وَتَوَضَّأَ فَشَرِبْتُ مِنْ وَضُوْءِهٖ وَ قُمْتُ خَلْفَ ظَهْرِهٖ فَنَظَرْتُ اِلَى الْخَاتَمِ الَّذِىْ بَيْنَ كَتِفَيْهِ فَاِذَا هُوَ مِثْلُ زِرِّ الْحَجَلَةِ ۔

✧✧ حضرت جعد بن عبدالرحمٰن رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں' میں نے حضرت سائب بن یزید رضی اللہ عنہ کو بیان کرتے ہوئے سنا ہے' میری خالہ مجھے لے کر نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں حاضر ہوئی۔ انہوں نے عرض کی: یارسول اللہ (صلی اللہ علیہ وسلم)! میرا یہ بھانجا بیمار ہے۔ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے میرے سر پر اپنا دست مبارک پھیرا اور میرے لئے برکت کی دعا کی پھر آپ نے وضو کیا تو میں نے آپ کے وضو کا بچا ہوا پانی پی لیا۔ پھر میں آپ کی پشت کی طرف آ کر کھڑا ہوا تو میں نے "مہر نبوت" کو دیکھا جو آپ کے دونوں کندھوں کے درمیان تھی وہ "زرجلہ" (مسہری کا مخصوص بٹن) کی طرح تھی۔

15- حَدَّثَنَا سعيد بن يعقوب الطالقاني اَخْبَرَنَا ايوب بن جابر عن سماك بن حرب عن جابر بن سمرة قَالَ رَاَيْتُ الْخَاتَمَ بَيْنَ كَتِفَىْ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَ سَلَّمَ غُدَّةً حَمْرَاءَ مِثْلَ بَيْضَةِ الْحَمَامَةِ

✧✧ حضرت جابر بن سمرہ رضی اللہ عنہما بیان کرتے ہیں' میں نے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے دونوں کندھوں کے درمیان مہر نبوت دیکھی ہے۔ یہ سرخ رنگ کی غدود تھی جو کبوتری کے انڈے کی طرح تھی۔

16- حَدَّثَنَا اَبُوْ مصعب المد نى اَخْبَرَنَا يوسف بن الماجشون عن ابيه عن عاصم بن عمر بن قتادة عن جدته رميثة قَالَتْ سَمِعْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ صلى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَ سَلَّمَ وَلَوْ اَشَاءُ اَنْ اُقَبِّلَ الْخَاتَمَ الَّذِىْ بَيْنَ كَتِفَيْهِ مِنْ قُرْبِهٖ لَفَعَلْتُ يَقُوْلُ لِسَعْدِ بْنِ مُعَاذٍ يَوْمَ مَاتَ اهْتَزَّ لَهٗ عَرْشُ الرَّحْمٰنِ ۔

✧✧ حضرت عاصم بن عمر بن قتادہ اپنی نانی (یا دادی) حضرت رمیثہ رضی اللہ عنہا کا یہ بیان نقل کرتے ہیں' میں نے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کو یہ ارشاد فرماتے ہوئے سنا ہے (اس وقت میں آپ کے اتنے قریب تھی) اگر میں چاہتی تو آپ کی مہر نبوت کو بوسہ دے سکتی تھی جو آپ کے دونوں کندھوں کے درمیان میں تھی۔ حضرت سعد بن معاذ رضی اللہ عنہ کے بارے میں' جس دن ان کا انتقال ہوا تھا' آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا تھا: اس کی وجہ سے پروردگار کا عرش جھوم اٹھا ہے۔

17- حَدَّثَنَا احمد بن عبدة الضبى و على بن حجر وغيره واحد قالو انبانا عِيْسٰى بن يونس عن عمر بن عبد اللّٰه مولى غفرة قَالَ حدثنى ابراهيم بن محمد من ولد على بن اَبِىْ طالب رَضِىَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ كَانَ عَلِىٌّ اِذَا وَصَفَ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَ سَلَّمَ فَذَكَرَ الْحَدِيْثَ بِطُوْلِهٖ وَقَالَ بَيْنَ كَتِفَيْهِ خَاتَمُ النُّبُوَّةِ وَهُوَ خَاتَمُ النَّبِيِّيْنَ ۔

✧✧ حضرت ابراہیم بن محمد رضی اللہ عنہ جو حضرت علی بن ابوطالب رضی اللہ عنہ کی اولاد میں سے ہیں بیان کرتے ہیں' حضرت علی رضی اللہ عنہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کا حلیہ مبارک یوں بیان کیا کرتے تھے' اس کے بعد انہوں نے طویل حدیث نقل کی ہے۔ جس میں وہ بیان کرتے ہیں' نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے دونوں کندھوں کے درمیان مہر نبوت تھی اور آپ انبیاء کے سلسلے کو ختم کرنے والے ہیں۔

18- حَدَّثَنَا محمد بن بشار حَدَّثَنَا اَبُوْ عاصم حَدَّثَنَا عزرة بن ثابت حدثنى علباء بن احمد اليشكرى

Marfat.com

قَالَ حدثنی ابوزید عمر بن اخطب الانصاری قَالَ قَالَ لِیْ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَ سَلَّمَ یَا اَبَا زَیْدٍ اُدْنُ مِنِّیْ فَامْسَحْ ظَھْرِیْ فَمَسَحْتُ ظَھْرَہٗ فَوَقَعَتْ اَصَابِعِیْ عَلَی الْخَاتَمِ قُلْتُ وَ مَا الْخَاتَمُ وَ قَالَ شَعْرَاتٌ مُجْتَمِعَاتٌ ۔

✧✧ حضرت ابوزید عمر بن اخطب انصاری رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں' نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے مجھ سے فرمایا: اے ابوزید! میرے قریب ہو جاؤ! میری پشت پر ہاتھ پھیرو! میں نے آپ کی پشت پر ہاتھ پھیرا تو میری انگلیاں مہر نبوت پر پڑیں۔

راوی بیان کرتے ہیں' میں نے دریافت کیا: وہ کیا تھی؟ انہوں نے جواب دیا: کچھ بال تھے جو اکٹھے موجود تھے۔

19- حَدَّثَنَا اَبُوْ عَمَّارٍ الحسین بن حریث الخزاعی حَدَّثَنَا علی بن حسین بن و اقد حدثنی اَبِیْ حدثنی عَبْدُ اللّٰہِ بْن بریدۃ قَالَ سَمِعْتُ اَبِیْ بُرَیْدَۃَ یَقُوْلُ جَاءَ سَلْمَانُ الْفَارِسِیُّ اِلٰی رَسُوْلِ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَ سَلَّمَ حِیْنَ قَدِمَ الْمَدِیْنَۃَ بِمَائِدَۃٍ عَلَیْھَا رُطَبٌ فَوَضَعَھَا بَیْنَ یَدَیْ رَسُوْلِ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَ سَلَّمَ فَقَالَ یَا سَلْمَانُ مَا ھٰذَا فَقَالَ صَدَقَۃٌ عَلَیْکَ وَ عَلٰی اَصْحَابِکَ فَقَالَ ارْفَعْھَا فَاِنَّا لَا نَاْکُلُ الصَّدَقَۃَ قَالَ فَرَفَعَھَا فَجَاءَ الْغَدَ بِمِثْلِہٖ فَوَضَعَہٗ بَیْنَ یَدَیْ رَسُوْلِ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَ سَلَّمَ فَقَالَ مَا ھٰذَا یَا سَلْمَانُ فَقَالَ ھَدِیَّۃٌ لَّکَ فَقَالَ رَسُوْلَ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَ سَلَّمَ لِاَصْحَابِہٖ ابْسُطُوْا ثُمَّ نَظَرَ اِلَی الْخَاتَمِ عَلٰی ظَھْرِ رَسُوْلِ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَ سَلَّمَ فَاٰمَنَ بِہٖ وَکَانَ لِلْیَھُوْدِ فَاشْتَرَاہُ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَ سَلَّمَ بِکَذَا وَ کَذَا دِرْھَمًا عَلٰی اَنْ یَّغْرِسَ لَھُمْ نَخِیْلًا فَیَعْمَلَ سَلْمَانُ فِیْہِ حَتّٰی تُطْعِمَ فَغَرَسَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَ سَلَّمَ النَّخْلَ اِلَّا نَخْلَۃً وَاحِدَۃً غَرَسَھَا عُمَرُ فَحَمَلَتِ النَّخْلُ مِنْ عَامِھَا وَلَمْ تَحْمِلِ النَّخْلَۃُ فَقَالَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَ سَلَّمَ مَاشَانُ ھٰذِہِ النَّخْلَۃِ فَقَالَ عُمَرُ یَا رَسُوْلَ اللّٰہِ اَنَا غَرَسْتُھَا فَنَزَعَھَا رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَ سَلَّمَ فَغَرَسَھَا فَحَمَلَتْ مِنْ عَامِہٖ ۔

✧✧ حضرت عبداللہ بن بریدہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں' میں نے اپنے والد حضرت بریدہ رضی اللہ عنہ کو یہ بیان کرتے ہوئے سنا ہے' حضرت سلمان فارسی رضی اللہ عنہ' نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں حاضر ہوئے' جب وہ مدینہ منورہ آئے تھے' وہ ایک دسترخوان لے کر آئے جس پر کھجوریں موجود تھیں۔ انہوں نے اسے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے سامنے رکھا۔ آپ نے دریافت کیا: اے سلمان یہ کیا ہے؟ انہوں نے جواب دیا: یہ آپ کے لئے اور آپ کے ساتھیوں کے لئے صدقہ ہے۔ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: تم اسے اٹھالو کیونکہ ہم صدقہ نہیں کھاتے۔ راوی بیان کرتے ہیں' انہوں نے اسے اٹھالیا پھر اگلے دن اسی طرح (کھجوریں) لے کر آئے اور اسے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے سامنے رکھ دیا۔ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے دریافت کیا: اے سلمان! یہ کیا ہے؟ انہوں نے عرض کی: یہ آپ کے لئے تحفہ ہے۔ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے اپنے ساتھیوں سے کہا ہاتھ آگے بڑھالو۔

راوی بیان کرتے ہیں' پھر انہوں نے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کی پشت پر موجود مہر نبوت کو دیکھ لیا تو آپ پر ایمان لے آئے۔ وہ یہودیوں کے غلام تھے۔ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے انہیں اتنے' اتنے درہم کے عوض میں خرید لیا۔ اس شرط پر کہ آپ ان کے لئے کھجوروں کے درخت لگائیں گے اور حضرت سلمان رضی اللہ عنہ اس میں کام کرتے رہیں گے اور اس کی پیداوار انہیں دیں گے۔ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے

Marfat.com

کھجوروں کے درخت لگے، صرف ایک درخت ایسا تھا جو آپ نے نہیں لگایا تھا، حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے لگایا تھا تو تمام درختوں پر اسی سال پھل لگ گیا لیکن ایک درخت پر پھل نہیں لگا۔ نبی اکرم ﷺ نے دریافت کیا: اس کھجور کے درخت کو کیا ہوا ہے؟ حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے عرض کی: یا رسول اللہ (ﷺ)! اسے میں نے لگایا تھا تو نبی اکرم ﷺ نے اسے اکھاڑ دیا اور اس کی جگہ دوسرا درخت لگایا تو اسی سال اس پر بھی پھل لگ گیا۔

20- حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ بَشَّارٍ حَدَّثَنَا بِشْرُ بْنُ الْوَضَّاحِ اَنْبَانَا اَبُوْ عَقِيْلٍ الدَّوْرَقِيُّ عَنْ اَبِيْ نَضْرَةَ قَالَ سَاَلْتُ اَبَا سَعِيْدٍ الْخُدْرِيَّ عَنْ خَاتَمِ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَعْنِيْ خَاتَمَ النُّبُوَّةِ فَقَالَ كَانَ فِيْ ظَهْرِهٖ بَضْعَةٌ نَاشِزَةٌ۔

حضرت ابونضرہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: میں نے حضرت ابوسعید خدری رضی اللہ عنہ سے نبی اکرم ﷺ کی مہر کے بارے میں دریافت کیا یعنی مہر نبوت کے بارے میں تو انہوں نے بتایا وہ آپ کی پشت پر موجود تھی اور یہ ابھرا ہوا گوشت تھا۔

21- حَدَّثَنَا اَبُو الْاَشْعَثِ اَحْمَدُ بْنُ الْمِقْدَامِ الْعِجْلِيُّ الْبَصْرِيُّ حَدَّثَنَا حَمَّادُ بْنُ زَيْدٍ عَنْ عَاصِمٍ الْاَحْوَلِ عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ سَرْجِسَ قَالَ اَتَيْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَهُوَ فِيْ نَاسٍ مِّنْ اَصْحَابِهٖ فَدُرْتُ هٰكَذَا مِنْ خَلْفِهٖ فَعَرَفَ الَّذِيْ اُرِيْدُ فَاَلْقَى الرِّدَاءَ عَنْ ظَهْرِهٖ فَرَاَيْتُ مَوْضِعَ الْخَاتَمِ عَلٰى كَتِفَيْهِ مِثْلَ الْجُمْعِ حَوْلَهَا خِيْلَانٌ كَاَنَّهَا ثَآلِيْلُ فَرَجَعْتُ حَتّٰى اسْتَقْبَلْتُهٗ فَقُلْتُ غَفَرَ اللّٰهُ لَكَ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ فَقَالَ وَلَكَ فَقَالَ الْقَوْمُ اسْتَغْفَرَ لَكَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ نَعَمْ وَلَكُمْ ثُمَّ تَلَا هٰذِهِ الْاٰيَةَ وَاسْتَغْفِرْ لِذَنْۢبِكَ وَلِلْمُؤْمِنِيْنَ وَالْمُؤْمِنٰتِ۔

حضرت عبداللہ بن سرجس رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: میں نبی اکرم ﷺ کی خدمت میں حاضر ہوا۔ آپ اپنے کچھ اصحاب کے درمیان موجود تھے۔ میں اس طرح آپ کے پیچھے سے گھوم کر آیا کہ آپ نے اندازہ لگا لیا کہ میرا مقصد کیا ہے؟ آپ نے اپنی پشت سے چادر ہٹائی تو میں نے آپ کے دونوں کندھوں پر مہر نبوت کی جگہ دیکھ لی۔ وہ ایک مٹھی کی طرح تھی جس کے اردگرد تل تھے۔ یوں لگتا تھا جیسے وہ پستان کا سرا ہیں پھر میں واپس آیا اور آپ کے سامنے آ گیا۔ میں نے عرض کی: یا رسول اللہ (ﷺ)! اللہ تعالیٰ آپ کو مغفرت عطا کرے۔ نبی اکرم ﷺ نے فرمایا: اور تمہیں بھی! حاضرین نے کہا: نبی اکرم ﷺ نے تمہارے لئے دعائے مغفرت کی ہے تو انہوں نے کہا: ہاں۔ اور تم لوگوں کے لئے بھی کی ہے پھر انہوں نے یہ آیت تلاوت کی:

”تم اپنے ذنب کے لئے مغفرت طلب کرو۔ مومنین اور مومنات کے لئے بھی مغفرت طلب کرو“

شرح

امام عبدالرزاق وعبدبن حمید وابن المنذر وابن ابی حاتم نے قتادہ (رح) سے روایت کیا کہ آیت ولکن رسول اللہ وخاتم النبیین لیکن وہ اللہ کے رسول ہیں اور نبیوں کے ختم کرنے والے ہیں یعنی آپ آخری نبی ہیں۔

عبد بن حمید نے حسن (رح) سے روایت کیا کہ آیت وخاتم النبیین سے مراد ہے کہ اللہ تعالیٰ نے نبیوں کو محمد (صلی اللہ علیہ

Marfat.com

وسلم) پر ختم کر دیا آپ سب سے آخر میں مبعوث ہونے والے ہیں۔

احمد و مسلم نے ابو سعید خدری (رضی اللہ عنہ) سے روایت کیا کہ رسول اللہ (صلی اللہ علیہ وسلم) نے فرمایا میری اور دوسرے نبیوں کی مثال ایسی ہے جیسے ایک آدمی نے گھر بنایا اس کو پورا کر دیا مگر ایک اینٹ کی جگہ چھوڑ دی میں آیا اور اس اینٹ کو پورا کر دیا۔

البخاری و مسلم والترمذی وابن ابی حاتم وابن مردویہ نے جابر (رضی اللہ عنہ) سے روایت کیا کہ رسول اللہ (صلی اللہ علیہ وسلم) نے فرمایا میری اور دوسرے نبیوں کی مثال اس آدمی کی طرح سے ہے جس نے گھر بنایا اس کو پورا کیا اور خوب اچھا بنایا مگر ایک اینٹ کی جگہ چھوڑ دی جو آدمی اس گھر میں آیا اور اس نے اس کی طرف دیکھا تو کہا کا ہی اچھا اس کو بنایا مگر ایک اینٹ کی جگہ اچھی نہیں بنائی کہ اس کو خالی چھوڑ دیا سو میں وہ اینٹ کی جگہ ہوں مجھ پر انبیاء کو ختم کر دیا گیا ہے۔

رسول اللہ (صلی اللہ علیہ وسلم) خاتم الانبیاء ہیں

احمد والبکاری و مسلم والنسائی وابن مردویہ نے ابوہریرہ (رضی اللہ عنہ) سے روایت کیا کہ رسول اللہ (صلی اللہ علیہ وسلم) نے فرمایا میری اور دوسرے انبیاء کی مثال جو مجھ سے پہلے تھے اس آدمی کی مثال کی طرح سے ہے جس نے گھر بنایا جس کو بہت اچھا اور بہت خوبصورت بنایا مگر اس کے کونوں میں سے ایک کونے میں ایک اینٹ کی جگہ چھوڑ دی۔ لوگوں نے اس کا چکر لگانا شروع کیا اور اسے دیکھ کر خوش ہونے لگے اور کہنے لگے یہ ایک اینٹ کیوں نہیں رکھی گئی۔ میں وہ اینٹ ہوں اور میں نبیوں کو ختم کرنے والا ہوں۔

احمد والترمذی وصححہ ابی بن کعب (رضی اللہ عنہ) سے روایت کیا کہ نبی (صلی اللہ علیہ وسلم) نے فرمایا میری مثال نبیوں میں ایسی ہے جیسے آدمی کی مثال جس نے گھر بنایا اس کو خوب اچھا بنایا اور پورا بنایا اور بہت خوبصورت بنایا اور اس پر ایک اینٹ کی جگہ چھوڑ دی کہ اس کو نہ رکھا لوگوں نے عمارت کے گرد چکر لگایا اور وہ اس سے تعجب کرنے لگے اور کہنے لگے کاش اس اینٹ کی جگہ پوری کر دی۔ پس میں نبیوں میں اس اینٹ کی جگہ ہوں۔

ابن مردویہ نے ثوبان (رضی اللہ عنہ) سے روایت کیا کہ رسول اللہ (صلی اللہ علیہ وسلم) نے فرمایا عنقریب میری امت میں تیس جھوٹے نبی ہوں گے ہر ایک گمان کرے گا کہ وہ نبی ہے اور میں نبیوں کا ختم کرنے والا ہوں میرے بعد کوئی نبی نہیں۔

احمد نے حذیفہ (رضی اللہ عنہ) سے روایت کیا کہ نبی (صلی اللہ علیہ وسلم) نے فرمایا میری امت میں کذاب اور دجال ستائیس ہوں گے ان میں سے چار عورتیں ہوں گی اور بلاشبہ میں نبیوں کا ختم کرنے والا ہوں میرے بعد کوئی نبی نہیں۔

(تفسیر درمنثور، سورہ احزاب)

ختم نبوت سے متعلق قرآن وسنت سے دلائل کا بیان

علامہ غلام رسول سعیدی علیہ الرحمہ لکھتے ہیں۔ اللہ تعالیٰ کا ارشاد ہے: محمد تمہارے مردوں میں سے کسی کے باپ نہیں ہیں لیکن وہ اللہ کے رسول اور آخری نبی ہیں اور اللہ ہر چیز کو خوب جاننے والا ہے۔ (الاحزاب:۴۰)

اس کی تحقیق کہ رسول اللہ (صلی اللہ علیہ وسلم) مردوں میں سے کسی کے باپ نہیں ہیں

Marfat.com

قتادہ بیان کرتے ہیں کہ یہ آیت حضرت زید بن حارثہ کے متعلق نازل ہوئی ہے کہ وہ آپ کے بیٹے نہیں ہیں اور آپ کے چار نسبی بیٹے تھے آپ حضرت قاسم حضرت ابراہیم حضرت طیب اور حضرت مطہر کے والد تھے۔

(جامع البیان رقم الحدیث: ۲۱۷۶۵ تفسیر امام ابن ابی حاتم رقم الحدیث: ۱۷۶۹۸)

جب نبی (صلی اللہ علیہ وسلم) نے حضرت زینب (رضی اللہ عنہا) سے نکاح کر لیا تو کفار اور منافقین نے اعتراض کیا کہ آپ نے اپنے بیٹے کی بیوی سے نکاح کر لیا اس موقع پر یہ آیت نازل ہوئی کہ حضرت زید بن حارثہ آپ کے حقیقی بیٹے نہیں ہیں حتیٰ کہ ان کی بیوی آپ پر حرام ہو جائیں لیکن آپ تعظیم اور تکریم کے اعتبار سے امت کے باپ ہیں اور آپ کی ازواج مطہرات امت کی مائیں ہیں اللہ تعالیٰ نے اس آیت کو نازل فرما کر کفار اور منافقین کے اعتراضات کو ساقط کر دیا اس آیت کا مقصد یہ ہے کہ آپ کے زمانہ میں جو مرد تھے آپ ان میں سے کسی کے حقیقی والد نہیں ہیں یہ نہیں ہے کہ آپ کسی کے والد نہیں ہیں کیونکہ آپ کی چار بیٹیاں تھیں اور آپ ان کے والد تھے اور آپ کے چار بیٹے تھے اور آپ ان کے والد تھے لیکن وہ سب صغرسن میں وفات پا گئے اور ان میں سے کوئی بھی مرد ہونے کی عمر تک نہیں پہنچا سو آپ مردوں میں سے کسی حقیقی والد نہیں ہیں نیز اللہ تعالیٰ نے فرمایا ہے وہ تمہارے مردوں میں سے کسی کے والد نہیں ہیں اور یہ چاروں آپ کے نسبی بیٹے تھے مخاطبین کے مردوں میں سے نہ تھے بعض احادیث میں ہے کہ آپ نے حضرت حسن اور حضرت حسین (رضی اللہ عنہ) کے متعلق فرمایا یہ دونوں میرے بیٹے ہیں (سنن الترمذی رقم الحدیث: ۳۷۶۹) لیکن آپ نے ان کو مجازاً اپنے بیٹے فرمایا وہ آپ کے نسبی بیٹے نہ تھے وہ حضرت علی (رضی اللہ عنہ) کے نسبی بیٹے اور آپ کے نواسے تھے۔ خلاصہ یہ ہے کہ وہ تمہارے مردوں میں سے کسی کے والد نہیں ہیں اور نہ کسی مرد کے حقیقی والد ہیں نہ رضاعی والد ہیں۔

ہم نے امام ابن جریر اور امام ابن ابی حاتم کے حوالے سے لکھا ہے کہ رسول اللہ (صلی اللہ علیہ وسلم) کے چار بیٹے تھے لیکن مشہور یہ ہے کہ آپ کے دو بیٹے تھے حضرت قاسم اور حضرت ابراہیم حضرت قاسم حضرت خدیجہ (رضی اللہ عنہم) کے بطن سے پیدا ہوئے انہی کی وجہ سے آپ کی کنیت ابوالقاسم ہے اور حضرت ابراہیم آپ کی کنیز ماریہ قبطیہ کے بطن سے پیدا ہوئے اور حضرت ابراہیم کے علاوہ آپ کی تمام اولاد قبل از اسلام پیدا ہوئی صرف حضرت ابراہیم واحد ہیں جو زمانہ اسلام میں پیدا ہوئے اسی وجہ سے ان کا لقب طب اور مطہر ہے۔ (سبل الھدیٰ والرشاد ج ۱۱ ص ۱۶ مطبوعہ دار الکتب العلمیہ بیروت ۱۴۱۴ھ)

علامہ آلوسی نے لکھا ہے کہ آپ کسی مرد کے شرعی والد ہیں نہ رضاعی اور نہ کسی کو آپ نے شرعاً بیٹا بنایا کیونکہ شرعاً بیٹا اس کو بنایا جاتا ہے جو مجہول النسب ہو اور حضرت زید بن حارثہ مجہول النسب نہیں تھے ان کا نسب معروف تھا وہ حارثہ کے بیٹے تھے غرض آپ کسی اعتبار سے کسی مرد کے باپ نہ تھے نسبی نہ رضاعی نہ متبنّیٰ کے کے اعتبار سے۔ (روح المعانی جز ۲۲ ص ۴۵۔۴۴ دار الفکر بیروت ۱۴۱۷ھ)

سیدنا محمد صلی اللہ علیہ وسلم کے خاتم النبیین اور آخری نبی ہونے کے متعلق قرآن مجید کی آیات

سیدنا محمد (صلی اللہ علیہ وسلم) کے خاتم النبیین اور آخری نبی ہونے پر صاف اور صریح آیت تو یہی الاحزاب: ۴۰ ہے اس کے علاوہ قرآن مجید کی اور آیات بھی ہیں جن سے آپ کا خاتم النبیین اور آخری نبی ہونا ثابت ہے:

(۲) الیوم اکملت لکم دینکم واتممت علیکم نعمتی ورضیت لکم الاسلام دینا۔ (المائدہ: ۳) آج میں

Marfat.com

نے تمہارے لیے تمہارے دین کو کامل کر دیا اور تمہارے اوپر اپنی نعمت کو تمام کر دیا اور تمہارے لیے اسلام کو بہ طور دین پسند فرمالیا۔
نبی (صلی اللہ علیہ وسلم) کے اوپر دین کا کامل اور تمام ہونا اس بات کو مستلزم ہے کہ آپ آخری نبی ہیں کیونکہ آپ کے بعد کسی اور نبی کا آنا اسی وقت ممکن ہوتا جب آپ کے دین اور آپ کی شریعت میں کوئی کمی ہوتی جس کمی کو بعد میں آنے والا نبی پورا کرتا اور جب آپ کا دین کامل اور تمام ہے اور اس کا نامکمل ہونا ممکن نہیں ہے تو آپ کے بعد کسی نبی کا آنا بھی ممکن نہیں ہے۔

(۳) وما ارسلنك الا كافة للناس بشيرا و نذيرا ۔ (سبا:۲۸) اور (اے رسول مکرم!) ہم نے آپ کو دنیا کے تمام لوگوں کے لیے (جنت کی) بشارت دینے والا اور (دوزخ سے) ڈرانے والا بنا بھیجا ہے۔
اس آیت میں یہ تصریح ہے کہ دنیا کے تمام لوگوں کے لیے آپ رسول ہیں اگر آپ کے بعد کسی نبی کی بعثت کو جائز قرار دیا جائے تو لازم آئے گا کہ آپ تمام لوگوں کے لیے رسول نہیں ہیں بلکہ بعض لوگوں کے لیے کوئی اور رسول آئے گا اور اس سے یہ آیت کاذب ہو جائے گی اور قرآن مجید کا کاذب ہونا محال ہے اس سے لازم آیا کہ آپ کے بعد کسی اور نبی کا آنا محال ہے۔

(۴) قل يايها الناس انى رسول الله اليكم جميعا ۔ (الاعراف:۱۵۸) آپ کہیے اے لوگو! بے شک میں تم سب کی طرف اللہ رسول ہوں۔
اس آیت کی بھی حسب سابق تقریر ہے کہ اگر آپ کے بعد کسی کا آنا ممکن ہو تو پھر آپ سب کے لیے رسول نہیں رہیں گے۔

(۵) وما ارسلنك الا رحمة للعلمين (الانبیاء:۱۰۷) اور ہم نے آپ کو تمام جہانوں کے لیے رحمت بنا کر بھیجا ہے۔
اس آیت کی بھی اسی طرح تقریر ہے کہ اگر آپ کے بعد کسی رسول کا آنا ممکن ہو تو پھر بعض لوگوں کے لیے وہ رسول رحمت ہوگا اور آپ تمام جہانوں کے لیے رحمت نہیں رہیں گے اور یہ اس آیت کے خلاف ہے۔

(۶) تبرك الذى نزل الفرقان على عبده ليكون للعلمين نذيرا (الفرقان:۱) وہ ذات برکت والی ہے جس نے اپنے عبد کامل پر وہ کتاب نازل کی جو حق اور باطل میں فرق کرنے والی ہے تاکہ وہ عبد کامل تمام جہانوں کے لیے (عذاب سے) ڈرانے والا ہو جائے۔

(۷) واذ اخذ الله ميثاق النبين لمآ اتيتكم من كتب و حكمة ثم جآء كم رسول مصدق لما معكم لتومنن به ولتنصرنه ط قال ء اقررتم واخذتم على ذلكم اصرى ط قالوا اقررنا ط قال فاشهدوا و انا معكم من الشهدين (آل عمران:۸۱)
اور یاد کیجئے جب اللہ نے تمام نبیوں سے یہ پختہ عہد لیا کہ میں تمہیں جو کتاب اور حکمت عطا کروں پھر تمہارے پاس وہ عظیم رسول آ جائے جو ان (چیزوں) کی تصدیق کرے جو تمہارے پاس ہیں تو تم سب اس ضرور ضرور ایمان لانا اور تم سب ضرور اس کی مدد کرنا فرمایا کیا تم نے اقرار کرلیا اور میرے اس بھاری عہد کو قبول کرلیا انہوں نے کہا ہم نے اقرار کرلیا فرمایا پس تم سب (ایک دوسرے پر) گواہ ہو جاؤ اور میں بھی تمہارے ساتھ گواہوں میں سے ہوں۔
اس آیت کا تقاضا یہ ہے کہ جس نبی کے آنے پر تمام رسولوں سے اس پر ایمان لانے اور اس کی نصرت کرنے کا پختہ عہد لیا گیا

Marfat.com

ہے وہ تمام رسولوں کے بعد آئے گا پس اگر آپ کے بعد کسی اور رسول کے آنے کو ممکن مانا جائے تو لازم آئے گا کہ وہی آخری رسول ہو اور اسی کے متعلق تمام نبیوں سے پختہ عہد لیا گیا ہو بلکہ آپ سے بھی اس پر ایمان لانے اور اس کی نصرت کرنے کا عہد لیا گیا ہو اور یہ بداھۃ باطل ہے۔

(۸) هو الذی بعث فی الامین رسولا منهم یتلوا علیهم ایته ویز کیهم ویعلمهم الکتب والحکمة ق وان کانوا من قبل لفی ضلل مبین واخرین منهم لما یلحقوا بهم ط وهو العزیز الحکیم

(الجمعہ:۳۔۲)

وہی ہے جس نے امی لوگوں میں ان ہی میں سے ایک عظیم رسول بھیجا جو ان پر اللہ کی آیتوں کی تلاوت کرتا ہے اور ان کے باطن کو صاف کرتا ہے اور ان کو کتاب اور حکمت کی تعلیم دیتا ہے اور بے شک وہ اس کے آنے سے پہلے کھلی ہوئی گمراہی میں تھے اور اس رسول کو دوسروں کے لیے بھی بھیجا ہے جو (ابھی تک) پہلوں سے نہیں ملے اور وہ بے حد غالب بہت حکمت والا ہے۔

اس آیت کا تقاضا یہ ہے کہ سیدنا محمد (صلی اللہ علیہ وسلم) اپنے زمانہ کے لوگوں کے بھی رسول ہیں اور اپنے بعد آنے والے لوگوں کے لیے بھی رسول ہیں اب اگر یہ کہا جائے کہ آپ کے بعد کسی اور رسول کا آنا بھی ممکن ہے تو پھر اس رسول پر ایمان لانے والوں کے لیے آپ رسول نہیں ہوں گے اور یہ اس آیت کے خلاف ہے۔

(۹) ومن یشا قق الرسول من بعد ماتبین له الهدی ویتبع غیر سبیل المو منین نوله ماتولی ونصله جهنم ط وسآء ت مصیرا ۔ (النساء:۱۱۵)

اور جو شخص اس پر ہدایت واضح ہونے کے بعد رسول کی مخالفت کرے اور تمام مسلمانوں کا راستہ چھوڑ کر دوسرے راستہ پر چلے ہم اس کو اسی طرف پھیر دیں گے جس طرف وہ پھرا ہے اور اس کو دوزخ میں داخل کردیں گے اور وہ کیسا برا ٹھکانا ہے۔

عہد رسالت سے تمام مسلمانوں کا عقیدہ ہے کہ رسول اللہ (صلی اللہ علیہ وسلم) خاتم النبیین ہیں اور آخری نبی ہیں اور آپ کے بعد کسی نبی کا مبعوث ہونا محال ہے سو جو اس کے خلاف عقیدہ رکھے گا وہ اس آیت کی وعید کا مصداق ہے۔

(۱۰) لایستوی منکم من انفق من قبل الفتح وقتل ط اولئك اعظم درجة من الذین انفقوا من بعد و قاتلوا ط و کلا وعدالله الحسنی ط ۔ (الحدید: ۱۰)

تم میں سے جن لوگوں نے فتح (مکہ) سے پہلے اللہ کی راہ میں خرچ کیا اور جہاد کیا وہ دوسروں کے برابر نہیں ہیں ان کا ان لوگوں سے بہت بڑا درجہ ہے جنہوں نے اس کے بعد (اللہ کی راہ میں) خرچ کیا اور قتال کیا اور اللہ نے ہر ایک سے نیک عاقبت کا وعدہ فرمایا ہے۔

اس آیت کا تقاضا یہ ہے کہ فتح مکہ کے بعد اللہ کی راہ میں خرچ کرنے والے صحابہ بعد کے صحابہ سے بہت افضل ہیں اگر سیدنا محمد (صلی اللہ علیہ وسلم) کے بعد کسی نبی کا مبعوث ہونا ممکن ہوتا تو وہ ان صحابہ سے افضل ہوتا کیونکہ نبی غیر نبی سے افضل ہوتا ہے اور ان صحابہ سے اس کا افضل ہونا اس آیت کے خلاف ہے پس آپ کے بعد کسی نبی کا مبعوث ہونا ممکن نہیں ہے۔

Marfat.com

سیدنا محمد (صلی اللہ علیہ وسلم) کے خاتم النبیین ہونے کے متعلق احادیث صحیحہ مقبولہ

(۱) حضرت ابو ہریرہ (رضی اللہ عنہ) بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ (صلی اللہ علیہ وسلم) نے فرمایا میری مثال اور مجھ سے پہلے انبیاء کی مثال اس شخص کی طرح ہے جس نے بہت حسین وجمیل ایک گھر بنایا مگر اس کے کونے میں ایک اینٹ کی جگہ چھوڑ دی لوگ اس گھر کے گرد گھومانے لگے اور تعجب سے یہ کہنے لگے اس نے یہ اینٹ کیوں نہ رکھی آپ نے فرمایا میں (قصر نبوت کی) وہ اینٹ ہوں اور میں خاتم النبیین ہوں۔

(صحیح البخاری رقم الحدیث:۳۵۳۵ صحیح مسلم رقم الحدیث:۲۲۸۶ السنن الکبری رقم الحدیث:۱۱۴۲۲ مسند احمد رقم الحدیث:۷۴۷۹ عالم الکتب)

(۲) حضرت ثوبان (رضی اللہ عنہ) بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ (صلی اللہ علیہ وسلم) نے فرمایا: بے شک اللہ نے میرے لیے تمام روئے زمین کو لپیٹ دیا اور میں نے اس کے مشارق اور مغارب کو دیکھ لیا۔ (الی قولہ) عنقریب میری امت میں تیس کذاب ہوں گے ان میں سے ہر ایک کا زعم ہوگا کہ وہ نبی ہے اور میں خاتم النبیین ہوں اور میرے بعد کوئی نبی نہیں ہے۔ (سنن ابوداؤد رقم الحدیث:۴۲۵۲ صحیح مسلم رقم الحدیث:۲۸۸۹ سنن الترمذی رقم الحدیث:۲۲۰۲ سنن ابن ماجہ رقم الحدیث:۳۹۵۲ صحیح البخاری ۷۱۲۱ میں ہے عنقریب تیس کذاب نکلیں گے ان میں ہر ایک کا زعم ہوگا کہ وہ رسول اللہ ہے)

(۳) حضرت ابو سعید خدری (رضی اللہ عنہ) بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ (صلی اللہ علیہ وسلم) نے فرمایا میری اور مجھ سے پہلے نبیوں کی مثل اس شخص کی طرح ہے جس نے گھر بنا کر مکمل کیا اور اس میں ایک اینٹ کی جگہ چھوڑ دی پس میں آیا اور میں نے اس اینٹ کو رکھ کر اس گھر کو مکمل۔

(مسند احمد ج ۳ ص ۹ حافظ زین نے کہا اس حدیث کی سند صحیح ہے حاشیہ مسند احمد رقم الحدیث:۱۱۰۰۹ دار الحدیث قاہرہ ۱۴۱۶ھ)

(۴) حضرت ابو ہریرہ (رضی اللہ عنہ) بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ (صلی اللہ علیہ وسلم) نے فرمایا مجھے چھ وجوہ سے انبیاء پر فضیلت دی گئی ہے (۱) مجھے جوامع الکلم عطا کیے گئے ہیں (۲) اور رعب سے میری مدد کی گئی ہے (۳) اور میرے لیے غنیمتوں کو حلال کر دیا گیا ہے (۴) ض اور تمام روئے زمین کو میرے لیے آلہ طہارت اور نماز کی جگہ بنا دیا گیا ہے (۵) اور مجھے تمام مخلوق کی طرف (نبی بنا کر) بھیجا گیا ہے (۶) اور مجھ پر نبیوں کو ختم کیا گیا ہے۔

(صحیح مسلم رقم الحدیث:۵۲۳ سنن الترمذ رقم الحدیث:۱۵۵۳ سنن ابن ماجہ رقم الحدیث:۵۶۷ مسند احمد ج ۲ ص ۴۱۲)

(۵) حضرت سعد بن ابی وقاص (رضی اللہ عنہ) بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ (صلی اللہ علیہ وسلم) نے حضرت علی (رضی اللہ عنہ) سے فرمایا تم میرے لیے ایسے ہو جیسے حضرت موسیٰ کے لیے ہارون تھے مگر میرے بعد کوئی نبی نہیں ہوگا۔

(صحیح بخاری رقم الحدیث:۴۴۱۶ صحیح مسلم رقم الحدیث:۲۴۰۴ سنن ترمذی رقم الحدیث:۳۷۳۱ سنن کبری للنسائی رقم الحدیث:۸۴۳۵ المعجم الکبیر رقم الحدیث:۳۳۴_۲۰۳۵_۲۰۳۶ المستدرک ج ۳ ص ۱۰۹ قدیم رقم الحدیث:۴۵۷۵ جدید سنن بیہقی ج ۹ ص ۴۰ صحیح ابن حبان رقم الحدیث:۶۹۲۷ مصنف عبد الرزاق رقم الحدیث:۹۷۴۵ مصنف ابن ابی شیبہ ج ۱۲ ص ۶۰)

(۶) حضرت ابو ہریرہ (رضی اللہ عنہ) بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ (صلی اللہ علیہ وسلم) نے فرمایا بنی اسرائیل کا ملکی انتظام ان

Marfat.com

کے انبیاء کرتے تھے جب بھی کوئی نبی فوت ہو جاتا تو اس کا قائم مقام دوسرا نبی ہو جاتا اور بے شک میرے بعد کوئی نبی نہیں ہوگا اور میرے بعد بہ کثرت خلفاء ہوں

(صحیح البخاری رقم الحدیث: ۳۴۵۵ صحیح مسلم رقم الحدیث: ۱۸۴۲ سنن ابن ماجہ رقم الحدیث: ۲۸۷۱ مسند احمد رقم الحدیث: ۷۹۴۷ عالم الکتب بیروت)

(۷) حضرت انس بن مالک (رضی اللہ عنہ) بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ (صلی اللہ علیہ وسلم) نے فرمایا بے شک رسالت اور نبوت منقطع ہو چکی ہے پس میرے بعد کوئی نبی ہوگا نہ رسول۔

(سنن الترمذی رقم الحدیث: ۲۲۷۲ مسند احمد ج ۳ ص ۲۶۷ مسند ابویعلی رقم الحدیث: ۳۹۴۷ المستدرک ج ۴ ص ۳۹۱)

حضرت ابو ہریرہ (رضی اللہ عنہ) بیان کرتے ہیں کہ انہوں نے رسول اللہ (صلی اللہ علیہ وسلم) کو یہ فرماتے ہوئے سنا ہے کہ ہم آخر ہیں اور قیامت کے دن سابق ہوں۔ (صحیح البخاری رقم الحدیث: ۸۷۶ صحیح مسلم رقم الحدیث: ۸۵۵ سنن النسائی رقم الحدیث: ۱۳۶۷)

(۹) حضرت ابو ہریرہ رضی عنہ بیان کرتے ہیں میں آخر الانبیاء ہوں اور میری مسجد آخر المساجد ہے (یعنی آخر مساجد الانبیاء ہے) (صحیح مسلم رقم الحدیث بلا تکرار: ۱۳۹۴ الرقم المسلسل: ۳۳۱۷)

(۱۰) قتادہ بیان کرتے ہیں کہ نبی (صلی اللہ علیہ وسلم) نے فرمایا میں پیدائش میں سب سے پہلا ہوں اور بعثت میں سب سے آخر ہوں۔ (کنز العمال رقم الحدیث: ۳۱۹۱۶۔۳۲۱۲۶)

(۱۱) حضرت عرباض بن ساریہ (رضی اللہ عنہ) بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ (صلی اللہ علیہ وسلم) نے فرمایا: بے شک میں اللہ کے نزدیک خاتم النبیین تھا اور بے شک (اس وقت) آدم اپنی مٹی میں گندھے ہوئے۔

(مسند احمد ج ۴ ص ۱۲۷ المعجم الکبیر ۱۸ رقم الحدیث: ۲۵۲ مسند البزار رقم الحدیث: ۲۳۶۵)

(۱۲) حضرت ابو ہریرہ (رضی اللہ عنہ) ایک طویل حدیث کے آخر میں بیان کرتے ہیں لوگ (سیدنا) محمد (صلی اللہ علیہ وسلم) کے پاس آ کر کہیں گے یا محمد! آپ اللہ کے رسول ہیں اور خاتم الانبیاء ہیں اللہ نے آپ کے اگلے اور پچھلے بہ ظاہر خلاف اولیٰ سب کاموں کی مغفرت کر دی ہے آپ اپنے رب کے پاس ہماری شفاعت کیجئے۔

(صحیح البخاری رقم الحدیث: ۴۷۱۲ صحیح مسلم رقم الحدیث: ۱۹۴ سنن الترمذی رقم الحدیث: ۲۴۳۴ سنن ابن ماجہ رقم الحدیث: ۳۳۰۷)

(۱۳) حضرت جابر بن عبداللہ (رضی اللہ عنہ) بیان کرتے ہیں کہ نبی (صلی اللہ علیہ وسلم) نے فرمایا میں تمام رسولوں کا قائد ہوں اور فخر نہیں اور میں خاتم النبیین ہوں اور فخر نہیں۔ (سنن الدارمی رقم الحدیث: ۵۰ کنز العمال رقم الحدیث: ۳۱۸۳)

(۱۴) حضرت عبداللہ بن عمرو (رضی اللہ عنہ) بیان کرتے ہیں ایک دن رسول اللہ (صلی اللہ علیہ وسلم) ہمارے پاس آئے گویا ہمیں رخصت فرما رہے ہوں پھر تین بار فرمایا میں محمد نبی امی ہوں اور میرے بعد کوئی نبی نہیں ہوگا۔

(مسند احمد ج ۲ ص ۱۷۲ احمد شاکر نے کہا اس کی سند حسن ہے حاشیہ مسند احمد رقم الحدیث۔ ۶۶۰۲ دار الحدیث قاہرہ)

(۱۵) حضرت ابو ہریرہ (رضی اللہ عنہ) حدیث معراج میں بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ (صلی اللہ علیہ وسلم) نے انبیاء علیہم السلام کے سامنے فرمایا تمام تعریفیں اللہ کے لیے ہیں جس نے مجھے رحمۃ للعلمین بنایا اور تمام لوگوں کے لیے بشیر و نذیر بنایا مجھ پر

Marfat.com

قرآن مجید نازل کیا جس میں ہر چیز کا بیان ہے اور میری امت کو خیر امت بنایا جو لوگوں کے نفع کے لیے بنائی گئی ہے اور میری امت کو معتدل امت بنایا اور میری امت کو اول اور آخر بنایا اور اس نے میرا سینہ کھول دیا میرا بوجھ اتار دیا اور میرے لیے مراذ کر بلند کیا اور مجھ کو افتتاح کرنے والا اور (نبیوں کو) ختم کرنے والا بنایا۔ (مسند البزار رقم الحدیث: ۵۵ مجمع الزوائد ج اص ۷۱)

(۱۶) حضرت ابو سعید خدری (رضی اللہ عنہ) حدیث معراج میں بیان کرتے ہیں کہ جب آپ بیت المقدس پہنچے آپ نے اپنی سواری کو ایک بڑے پتھر کے ساتھ باندھ دیا پھر آپ نے مسجد میں داخل ہو کر فرشتوں کے ساتھ نماز پڑھی نماز کے بعد نبیوں نے حضرت جبریل سے پوچھا یہ آپ کے ساتھ کون ہیں؟ انہوں نے کہا یہ محمد رسول اللہ خاتم النبیین ۔

(المواہب اللدنیہ ج ۲ ص ۳۶۲ دار الکتب العلمیہ بیروت ۱۴۱۶ھ)

(۱۷) حضرت علی (رضی اللہ عنہ) نبی (صلی اللہ علیہ وسلم) کے شمائل بیان کرتے ہوئے فرماتے ہیں آپ کے دو کندھوں کے درمیان مہر نبوت تھی اور آپ خاتم النبیین تھے۔

(سنن الترمذی رقم الحدیث: ۳۶۳۸ شمائل ترمذی رقم الحدیث: ۷۔ ۱۹ مصنف ابن ابی شیبہ ج ۱۱ ص ۵۱۲ دلائل النبوۃ ج اص ۲۶۹ شرح السنہ رقم الحدیث: ۳۶۵۰)

(۱۸) حضرت ابو امامہ باہلی (رضی اللہ عنہ) بیان کرتے ہیں کہ نبی (صلی اللہ علیہ وسلم) نے (فتنہ دجال کے متعلق ایک طویل حدیث میں) فرمایا: میں آخری نبی ہوں اور تم آخری امت ہو۔ (سنن ابن ماجہ رقم الحدیث: ۴۰۷۷)

(۱۹) حضرت ابو قتیلہ (رضی اللہ عنہ) بیان کرتے ہیں کہ نبی (صلی اللہ علیہ وسلم) نے خطبہ حجۃ الوداع میں فرمایا: میرے بعد کوئی نبی نہیں ہے اور تمہارے بعد کوئی امت نہیں ہے سو تم اپنے رب کی عبادت کرو اور پانچ نمازیں پڑھو اپنے مہینہ کے روزے رکھو اپنے حکام کی اطاعت کرو اور اپنے رب کی جنت میں داخل ہو جاؤ۔ (المعجم الکبیر ج ۲۲ رقم الحدیث: ۹۷ ۷ ج ۸ رقم الحدیث: ۷۵۳۵۔ ۷۶۱۷)

(۲۰) حضرت ابو ذر (رضی اللہ عنہ) بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ (صلی اللہ علیہ وسلم) نے فرمایا اے ابو ذر! پہلے رسول آدم ہیں اور آخری رسول محمد (صلی اللہ علیہ وسلم) ہیں۔ (کنز العمال رقم الحدیث: ۳۲۲۶۹)

(۲۱) حضرت عقبہ بن عامر (رضی اللہ عنہ) بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ (صلی اللہ علیہ وسلم) نے فرمایا اگر میرے بعد کوئی نبی ہوتا تو عمر بن الخطاب نبی ہوتے۔ (سنن الترمذی رقم الحدیث: ۳۲۸۶ مسند احمد ج ۴ ص ۱۵۴ المستدرک ج ۳ ص ۸۵ المعجم الکبیر ج ۱۷ رقم الحدیث: ۸۵۷)

(۲۲) حضرت جبیر بن مطعم (رضی اللہ عنہ) بیان کرتے ہیں کہ میں نے نبی (صلی اللہ علیہ وسلم) کو یہ فرماتے ہوئے سنا ہے کہ میرے کئی اسماء ہیں میں محمد ہوں اور میں احمد ہوں اور میں ماحی (مٹانے والا) ہوں اللہ میرے سبب سے کفر کو مٹائے گا اور میں حاشر (جمع کرنے والا) ہوں جس کے عہد کوئی نبی نہیں ہوگا۔

(صحیح البخاری رقم الحدیث: ۳۵۳۲ صحیح مسلم رقم الحدیث: ۲۳۵۴ سنن الترمذی رقم الحدیث: ۲۸۴۰ السنن الکبری رقم الحدیث: ۱۱۵۹۰)

(۲۳) حضرت ابن عباس (رضی اللہ عنہما) بیان کرتے ہیں کہ نبی (صلی اللہ علیہ وسلم) نے فرمایا: میں احمد ہوں اور محمد ہوں اور حاشر ہوں اور مقفی (سب نبیوں کے بعد مبعوث ہونے والا) ہوں اور خاتم ہوں۔

(المعجم الصغیر رقم الحدیث: ۱۵۶ مجمع الزوائد رقم الحدیث: ۱۴۰۶۲)

Marfat.com

(۲۴) حضرت ابو ہریرہ (رضی اللہ عنہ) بیان کرتے ہیں کہ نبی (صلی اللہ علیہ وسلم) صبح کی نماز سے فارغ ہو کر فرماتے تھے کیا تم میں سے کسی ایک نے آج رات کوئی خواب دیکھا ہے؟ پھر فرماتے میرے بعد نبوت میں سے صرف اچھے خواب باقی رہ گئے ہیں۔ (سنن ابوداؤد رقم الحدیث: ۵۰۱۷)

(۲۶) وہب بن منبہ بیان کرتے ہیں کہ حضرت موسیٰ (علیہ السلام) دراز قد تھے اور ان کے بال گھونگریالے تھے گویا کہ وہ قبیلہ شنوءۃ سے تھے اور ان کے داہنے ہاتھ میں مہر نبوت تھی مگر ہمارے نبی سید نام محمد (صلی اللہ علیہ وسلم) کے شانوں کے درمیان مہر نبوت تھی اور ہمارے نبی (صلی اللہ علیہ وسلم) سے اس کے متعلق سوال کیا گیا تو آپ نے فرمایا میرے شانوں کے درمیان وہ مہر نوبت ہے جو مجھ سے پہلے نبیوں پر ہوتی تھی کیونکہ میرے بعد کوئی نبی ہوگا نہ رسول۔

(المستدرک ج ۲ ص ۵۷۰ قدیم المستدرک رقم الحدیث: ۴۱۰۵ جدید المکتبۃ العصریہ ۱۴۲۰ھ)

(۲۷) اسماعیل بن ابی خالد کہتے ہیں کہ میں نے حضرت عبداللہ بن ابی اوفی (رضی اللہ عنہ) سے پوچھا کیا آپ نے رسول اللہ (صلی اللہ علیہ وسلم) کے صاجزادے حضرت ابراہیم کو دیکھا تھا؟ انہوں نے کہا وہ کم سنی میں فوت ہوگئے اور اگر ان کے لیے رسول اللہ (صلی اللہ علیہ وسلم) کے بعد زندہ رہنا مقدر ہوتا تو وہ نبی ہوتے لیکن آپ کے بعد کوئی نبی مبعوث نہیں ہوگا۔

(سنن ابن ماجہ رقم الحدیث: ۱۵۱۰ صحیح البخاری رقم الحدیث: ۶۱۹۴)

(۲۸) حضرت انس (رضی اللہ عنہ) فرماتے ہیں کہ اگر نبی (صلی اللہ علیہ وسلم) کے بیٹے حضرت ابراہیم زندہ ہوتے تو سچے نبی ہوتے۔ (مسند احمد ج ۳ ص ۱۳۳ تاریخ دمشق ج ۳ ص ۶۰۷ رقم الحدیث: ۹۵۷۹ الجامع الصغیر رقم الحدیث: ۷۴۵۳ کنز العمال رقم الحدیث: ۶۱۹۴)

(۲۹) حضرت ابو ہریرہ (رضی اللہ عنہ) بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ (صلی اللہ علیہ وسلم) نے فرمایا نبوت میں سے صرف مبشرات باقی بچے ہیں مسلمانوں نے پوچھا یا رسول اللہ! مبشرات کیا ہیں۔ آپ نے فرمایا اچھے خواب۔

(صحیح البخاری رقم الحدیث: ۶۹۹۰)

(۳۰) حضرت حذیفہ (رضی اللہ عنہ) بیان کرتے ہیں کہ نبی (صلی اللہ علیہ وسلم) نے فرمایا میری امت میں ستائیس دجال اور کذاب ہوں گے ان میں سے چار عورتیں ہوں گی اور میں خاتم النبیین ہوں میرے بعد کوئی نبی نہیں ہے۔

(مسند احمد ج ۵ ص ۳۹۶ حافظ زین نے کہا اس حدیث کی سند صحیح ہے حاشیہ مسند احمد رقم الحدیث: ۲۳۳۵۱ دار الحدیث قاہرہ)

(۳۱) حضرت زید بن حارثہ (رضی اللہ عنہ) ایک طویل حدیث کے آخر میں بیان کرتے ہیں کہ ان کے باپ اور چچا ان کو رسول اللہ (صلی اللہ علیہ وسلم) کی غلامی سے آزاد کرانے کے لیے آئے اور آپ سے کہا آپ جو چاہے اس کی قیمت لے لیں اور اس کو ہمارے ساتھ بھیج دیں! آپ نے ان سے فرمایا میں تم سے یہ سوال کرتا ہوں کہ تم لا الہ الا اللہ کی شہادت دو اور اس کی کہ میں خاتم الانبیاء والرسل ہوں میں اس کو تمہارے ساتھ بھیج دوں گا انہوں نے اس پر عذر پیش کیا اور دیناروں کی پیش کش کی آپ نے فرمایا اچھا زید سے پوچھو اگر وہ تمہارے ساتھ جانا چاہیے تو میں اس کو تمہارے ساتھ بلا معاوضہ بھیج دیتا ہوں حضرت نے کہا میں رسول اللہ (صلی اللہ علیہ وسلم) پر اپنے باپ کو ترجیح دوں گا اور نہ اپنی اولاد کو یہ سن کر حضرت زید کے والد حارثہ مسلمان ہو گئے اور کہا: اشھد

Marfat.com

ان لا الہ الا اللہ وان محمد اعبدہ ورسولہ اوران کے باقی رشتہ داروں نے کلمہ پڑھنے سے انکار کردیا۔

(المستدرک ج ۳ص ۱۴ طبع قدیم المستدرک رقم الحدیث:۶۹۴۶ طبع جدید)

(۳۲) حضرت ابوسعید خدری (رضی اللہ عنہ) بیان کرتے ہیں کہ نبی (صلی اللہ علیہ وسلم) نے فرمایا میں ایک ہزار یا اس سے زائد انبیاء کا خاتم ہوں۔ (المستدرک ج ۲ص ۵۹۷ طبع قدیم المستدرک رقم الحدیث:۴۱۶۸ طبع جدید)

ایک ہزار سے زائد انبیاء سے مراد ایک لاکھ چوبیس ہزار انبیاء ہیں جیسا کہ المستدرک رقم الحدیث:۴۱۶۸ میں اس کی تصریح ہے۔

(۳۳) حضرت علی (رضی اللہ عنہ) بیان کرتے ہیں کہ مجھے درد ہو گیا تو میں نبی (صلی اللہ علیہ وسلم) کی خدمت میں حاضر ہوا آپ نے مجھے اپنی جگہ کھڑا کیا اور خود نماز پڑھنے لگے اور مجھ پر اپنی چادر کا پلو ڈال دیا پھر فرمایا اے ابوطالب کے بیٹے! تم ٹھیک ہوگئے اور اب تم کو کوئی تکلیف نہیں ہے میں نے اللہ تعالیٰ سے جس چیز کا سوال کیا ہے تمہارے لیے بھی اس چیز کا سوال کیا ہے اور میں نے اللہ تعالیٰ سے جس چیز کا بھی سوال کیا اللہ تعالیٰ نے مجھے وہ عطا فرمادی سوا اس کے کہ مجھ سے کہا گیا کہ آپ کے بعد کوئی نبی نہیں ہوگا۔ (المعجم الاوسط رقم الحدیث:۷۹۱۳ حافظ الھیثمی نے کہا اس حدیث کے رجال صحیح ہیں مجمع الزوائد ج ۹ص ۱۱۰)

(۳۴) بہز بن حکیم اپنے والد سے اور وہ اپنے دادا سے روایت کرتے ہیں کہ رسول اللہ (صلی اللہ علیہ وسلم) نے فرمایا: ہم قیامت کے دن ستر امتوں کو مکمل کریں گے ہم ان میں سب سے آخری اور سب سے بہتر امت ہیں۔

(سنن ابن ماجہ رقم الحدیث:۴۲۸۷ مسند احمد ج ۴ص ۴۴۷ سنن دارمی رقم الحدیث:۲۷۶۲)

(۳۵) حضرت سہل بن سعد (رضی اللہ عنہ) بیان کرتے ہیں حضرت عباس بن عبدالمطلب (رضی اللہ عنہ) نے آپ سے ہجرت کرنے کی اجازت طلب کی آپ نے ان سے فرمایا: آپ اسی جگہ ٹھہریں جہاں آپ ہیں کیونکہ اللہ تعالیٰ آپ پر اس طرح ہجرت کو ختم کرے گا جس طرح مجھ پر نبوت کو ختم کیا ہے۔

(المعجم الکبیر رقم الحدیث:۵۸۲۸ مجمع الزوائد ج ۹ص ۲۶۹ اس کی سند میں اسماعیل بن قیس متروک ہے)

(۳۶) قتادہ بیان کرتے ہیں کہ جب نبی (صلی اللہ علیہ وسلم) یہ آیت پڑھتے: واذ اخذنا من النبیین میثا قھم ومنك ومن نوح (الاحزاب:۷) تو آپ فرماتے مجھ سے خیر کی ابتداء کی گئی ہے اور میں بعث میں سب نبیوں میں آخر ہوں۔

(مصنف ابن ابی شیبہ رقم الحدیث:۳۱۷۵۳ دار الکتب العلمیہ بیروت ۱۴۱۶ھ)

(۳۷) حضرت انس بن مالک (رضی اللہ عنہ) بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ (صلی اللہ علیہ وسلم) نے فرمایا جب مجھے آسمانوں کی معراج کرائی گئی تو میرے رب عزوجل نے مجھے اپنے قریب کیا حتی کہ میرے اور اس کے درمیان دو کمانوں کے سروں کا فاصلہ رہ گیا یا اس سے بھی زیادہ نزدیک بلکہ اس سے بھی زیادہ نزدیک اللہ عزوجل نے فرمایا اے میرے حبیب! اے محمد! کیا آپ کو اس کا غم ہے کہ آپ کو سب نبیوں کا آخر بنایا ہے میں نے کہا اے میرے رب! نہیں! فرمایا: آپ اپنی امت کو میرا اسلام پہنچادیں اوران کو خبردیں کہ میں نے ان کو آخری بنایا ہے تاکہ میں دوسری امتوں کو ان کے سامنے شرمندہ کروں اور ان کو کسی امت کے سامنے شرمندہ

Marfat.com

نہ کروں۔ (الفردوس بماثور الخطاب رقم الحدیث:۵۳۲۱ کنز العمال رقم الحدیث ۳۲۱۱۱ تاریخ بغداد ج ۵ ص ۱۳۰ تاریخ دمشق الکبیر ج ۳ ص ۲۹۶ ۹۵ رقم الحدیث: ۸۱۱ داراحیاء التراث العربی بیروت ۱۴۲۱ھ)

(۳۸) حضرت ابو ہریرہ (رضی اللہ عنہ) بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ (صلی اللہ علیہ وسلم) نے فرمایا جب حضرت آدم (علیہ السلام) کو ھند میں اتارا گیا تو وہ گھبرائے پس جبریل نے نازل ہو کر اذان دی اللہ اکبر اللہ اکبر اشهد ان لا له الا الله دودفعه اشهد ان محمدا رسول الله دودفعہ حضرت آدم (علیہ السلام) نے پوچھا محمد کون ہیں حضرت جبریل نے کہا وہ آپ کی اولاد میں سے آخر الانبیاء ہیں۔ (تاریخ دمشق الکبیر ج ۷ ص ۳۱۹ رقم الحدیث:۱۹۷۹ داراحیاء التراث العربی بیروت ۱۴۲۱ھ)

(۳۹) حافظ سیوطی نے مسند ابویعلی اور امام ابن ابی الدنیا کے حوالہ سے حضرت تمیم داری کی ایک طویل حدیث روایت کی ہے اس کے آخر میں ہے: فرشتے قبر میں مردہ سے سوال کریں گے تیرا رب کون ہے؟ تیرا دین کیا ہے اور تیرا نبی کون ہے؟ وہ کہے گا میرا رب اللہ وحدہ لاشریک ہے اور اسلام میرا دین ہے اور (سیدنا) محمد (صلی اللہ علیہ وسلم) میرے نبی ہیں اور وہ خاتم النبیین ہیں فرشتے کہیں گے تم نے سچ کہا۔ (الدر المنثور ج ۸ ص ۳۳ داراحیاء التراث العربی بیروت ۱۴۲۱ھ)

(۴۰) حضرت عبداللہ بن مسعود (رضی اللہ عنہ) نے فرمایا جب تم رسول اللہ (صلی اللہ علیہ وسلم) پر درود پڑھو تو اچھی طرح پڑھو تم کو علم نہیں ہے شاید یہ درود آپ پر پیش کیا جائے گا لوگوں نے کہا اے ابو عبدالرحمان آپ ہمیں تعلیم دیجئے انہوں نے کہا تم اس طرح درود پڑھو: اللهم اجعل صلواتك ورحمتك وبركاتك على سيد المرسلين وامام المتقين و خاتم النبيين محمد عبدك ورسولك امام الخير وقائد الخير و رسول الرحمة ۔

(سنن ابن ماجہ رقم الحدیث:۹۰۶ مسند ابویعلی رقم الحدیث:۵۲۶۷ المستدرک ج ۲ ص ۲۶۹)

(۴۱) حضرت ابن عباس (رضی اللہ عنہما) نے شفاعت کبری کے متعلق ایک طویل حدیث روایت کی ہے اس کے آخر میں ہے حضرت عیسیٰ (علیہ السلام) فرمائیں گے میں شفاعت کا اہل نہیں ہوں میری اللہ کے سوا پرستش کی گئی ہے آج مجھے صرف اپنی فکر ہے یہ بتاؤ کہ اگر کسی سیل بند برتن میں کوئی چیز ہو تو کیا کوئی شخص سیل توڑے بغیر اس کو کھول سکتا ہے؟ لوگوں نے کہا نہیں حضرت عیسیٰ نے فرمایا پس (سیدنا) محمد (صلی اللہ علیہ وسلم) خاتم النبیین ہیں اور وہ یہاں موجود ہیں اللہ نے ان کے اگلے اور پچھلے بہ ظاہر خلاف اولیٰ کام معاف فرما دیئے ہیں۔ (مسند ابویعلی رقم الحدیث:۲۳۲۸ مسند احمد ج ۱ ص ۲۸۱ مسند الطیالسی رقم الحدیث:۲۷۹۸)

(۴۲) حضرت عمر بن الخطاب (رضی اللہ عنہ) بیان کرتے ہیں رسول اللہ (صلی اللہ علیہ وسلم) نے گوہ سے پوچھا میں کون ہوں؟ تو اس نے کہا آپ رسول رب العلمین اور خاتم النبیین ہیں (حافظ عسقلانی علامہ آلوسی اور مفتی شفیع دیوبندی نے بھی اس حدیث سے استدلال کیا ہے) (المعجم الصغیر رقم الحدیث:۹۴۸ مجمع الزوائد رقم الحدیث:۱۴۰۸۶)

(۴۳) ایاس بن سلمہ بیان کرتے ہیں کہ مجھ سے میرے والد نے حدیث بیان کی کہ رسول اللہ (صلی اللہ علیہ وسلم) نے فرمایا: ابوبکر تمام لوگوں سے افضل ہیں مگر وہ نبی نہیں ہیں۔ (الکامل لابن عدی ج ۶ ص ۴۸۴ دارالکتب العلمیہ بیروت ۱۴۱۸ھ)

(۴۴) حضرت ابوالطفیل (رضی اللہ عنہ) بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ (صلی اللہ علیہ وسلم) نے فرمایا: میرے رب کے پاس

Marfat.com

دس نام ہیں حضرت ابوالطفیل نے کہا مجھے ان میں سے آٹھ یاد ہیں محمد احمد ابوالقاسم الفاتح (نبوت کا افتتاح کرنے والا) الخاتم (نبوت کو ختم کرنے والا) العاقب (جس کے بعد کوئی نبی نہ آئے) الحاشر الماحی (شرک کو مٹانے والا)۔

(دلائل النبوت لابی نعیم ج ا ص ۶۱ رقم الحدیث: ۲۰)

(۴۵) حضرت ابو ہریرہ (رضی اللہ عنہ) بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ (صلی اللہ علیہ وسلم) نے فرمایا: جب حضرت موسیٰ (علیہ السلام) پر تورات نازل کی گئی تو انہوں نے اس میں اس امت کا ذکر پڑھا پس انہوں نے کہا: اے میرے رب! میں نے تورات کی الواح میں پڑھا ہے کہ ایک امت تمام امتوں کے آخر میں ہوگی اور قیامت کے دن سب پر مقدم ہوگی اس کو میری امت بنا دے فرمایا وہ امت احمد ہے۔ (دلائل النبوۃ لابی نعیم ج ا ص ۶۸ رقم الحدیث: ۳۱)

(۴۶) حضرت حسان بن ثابت (رضی اللہ عنہ) بیان کرتے ہیں کہ میں نے مدینہ کے ٹیلوں میں سے ایک ٹیلے پر دیکھا ایک یہودی کے پاس آگ کا شعلہ تھا لوگ اس کے گرد جمع تھے اور وہ یہ کہہ رہا تھا یہ احمد کا ستارہ ہے جو طلوع ہو چکا ہے یہ صرف نبوت کے موقع پر طلوع ہوتا ہے اور انبیاء میں سے اب صرف احمد کا آنا باقی رہ گیا ہے۔ (دلائل النبوت لابی نعیم ج ا ص ۷۶۔۷۵ رقم الحدیث: ۳۵)

(۴۷) حضرت نعمان بن بشیر (رضی اللہ عنہ) بیان کرتے ہیں کہ حضرت زید بن خارجہ انصاری (رضی اللہ عنہ) جب فوت ہو گئے تو ان پر جو کپڑا تھا اس کے نیچے سے آواز رہی تھی لوگوں نے ان کے سینہ اور چہرہ سے کپڑا اٹھایا تو ان کے منہ سے آواز آ رہی تھی: محمد رسول الله النبی الامی خاتم النبیین ہیں ان کے بعد کوئی نبی نہیں ہے۔

(رسائل ابن ابی الدنیا ج ۳ ص ۲۸۸ موسسۃ الکتب الثقافیہ بیروت ۱۴۱ھ)

(۴۸) حضرت ابو ہریرہ (رضی اللہ عنہ) معراج کی ایک طویل حدیث روایت کرتے ہیں اس میں مذکور ہے کہ مسجد اقصیٰ میں نبیوں نے حضرت جبریل سے رسول اللہ (صلی اللہ علیہ وسلم) کے متعلق پوچھا تو انہوں نے کہا:

هذا محمد رسول الله خاتم النبيين ۔یہ محمد رسول اللہ خاتم النبیین ہیں۔

(مسند البزار ج ا ص ۴۰ رقم الحدیث: ۵۵ مجمع الزوائد ج ا ص ۶۹)

اسی روایت میں مذکور ہے کہ نبی (صلی اللہ علیہ وسلم) نے تمام نبیوں کے خطاب کے بعد حسب ذیل خطبہ پڑھا:

الحمد لله الذی ارسلنی رحمة للعلمین و کافة للناس بشیرا ونذیرا وانزل علی الفرقان فیه تبیان کل شیء وجعل امتی خیر امتی امة اخرجت للناس وجعل امتی وسطا وجعل امتی هم الا ولون والا خرون وشرح لی صدری وجعلنی فاتحاو خاتما ۔

تمام تعریفیں اللہ کے لیے ہیں جس نے مجھے تمام جہانوں کے لیے رحمت بنا کر بھیجا اور تمام لوگوں کے لیے ثواب کی بشارت دینے والا اور عذاب سے ڈرانے والا بنا کر بھیجا اور مجھ پر قرآن نازل کیا جس میں ہر چیز کا بیان ہے اور میری امت کو تمام امتوں میں بہتر اور کامل بنایا جس کو لوگوں کے سامنے بھیجا گیا اور میری امت کو (قیامت میں) اول اور (دنیا میں) آخر بنایا اور میرے سینہ کو کھول دیا اور مجھے نبوت کی ابتداء کرنے والا اور نبوت کو ختم کرنے والا بنایا۔

Marfat.com

اور اس حدیث کے آخر میں ہے اللہ تعالیٰ نے رسول اللہ (صلی اللہ علیہ وسلم) سے فرمایا:

قد اتخذتك خليلا وهو مكتوب في التوراة محمد حبيب الرحمان وارسلتك الى الناس كافة وجعلت امتك هم الاولون وهم الا خرون وجعلت امتك لا تجوز لهم خطبة حتى يشهدوا انك عبدى و رسولى وجعلتك اول النبيين خلقا واخرهم بعثا (الى قوله) وجعلتك فاتحاو خاتما .

میں نے آپ کو خلیل بنایا اور تورات میں لکھا ہوا ہے محمد رحمان کے حبیب ہیں اور میں نے آپ کو تمام لوگوں کے لیے رسول بنایا اور آپ کی امت کو اول اور آخر بنایا اور جب تک آپ کی امت یہ گواہی نہ دے کہ آپ میرے بندے اور میرے رسول ہیں ان کا خطبہ جائز نہیں ہوگا اور میں نے آپ کو پیدائش میں تمام نبیوں سے پہلے بنایا اور دنیا میں سب سے آخر میں بھیجا اور آپ کو نبوت کی کی ابتداء کرنے والا اور نبوت کو ختم کرنے والا بنایا۔

(مسند البز ارج ۱ص ۴۴ رقم الحدیث: ۵۵ مجمع الزوائد ج ۱ص ۱۷)

(۴۹) حضرت ابن زمل (رضی اللہ عنہ) نے ایک خواب دیکھا نبی (صلی اللہ علیہ وسلم) نے اس خوب کی تعبیر بیان کرتے ہوئے فرمایا: رہی وہ اونٹنی جس کو تم نے خواب میں دیکھا اور یہ دیکھا کہ میں اس اونٹنی کو چلا رہا ہوں تو اس سے مراد قیامت ہے نہ میرے بعد کوئی نبی ہوگا اور نہ میری امت کے بعد کوئی امت ہوگی۔

(دلائل النبوۃ ج ۷ ص ۳۸ دار الکتب العلمیہ بیروت المعجم الکبیر رقم الحدیث: ۸۱۴۶ کنز العمال رقم الحدیث: ۴۲۰۱۸)

حافظ اسماعیل بن عمر بن کثیر التوفی ۷۷۴ھ نے الواقعہ: ۱۳ کی تفسیر میں اس حدیث کا ذکر کیا ہے۔

(تفسیر ابن کثیر ج ۴ ص ۳۱۵ دار الفکر بیروت ۱۴۱۹ھ)

(۵۰) حضرت علی (رضی اللہ عنہ) نے ارشاد فرمایا نبی (صلی اللہ علیہ وسلم) پر اس طرح درود شریف پڑھو:

لبيك اللهم ربى وسعديك صلوات الله البر الرحيم والملائكة المقربين والنبيين والصديقين والشهداء والصالحين وما سبح لك من شيء يا رب العلمين على محمد بن عبد الله خاتم النبيين وسيد المرسلين و امام المتقين و رسول رب العلمين الشاهد البشير الداعى االيك باذنك السراج المنير و (عليه السلام) .

(الشفاء ج ۲ ص ۶۰ مطبوعہ دار الفکر بیروت ۱۴۱۵ھ نسیم الریاض ج ۵ ص ۵۴-۵۳ مطبوعہ دار الکتب العلمیہ بیروت ۱۴۲۱ھ)

نبی (صلی اللہ علیہ وسلم) کے بعد مدعی نبوت کی تصدیق کرنے والوں کو فقہاء اسلام کا کافر اور مرتد قرار دینا

ہم نے یہ لکھا ہے کہ اس پر امت مسلمہ کا اجماع ہے کہ ہمارے نبی سیدنا محمد (صلی اللہ علیہ وسلم) آخری نبی ہیں اور یہ قرآن مجید کی طرح آیات اور احادیث متواترہ سے ثابت ہے اور اس پر امت مسلمہ کا اجماع ہے اور اس کا انکار کفر ہے۔

امام محمد بن محمد زالی متوفی ۵۰۵ھ اس مسئلہ پر بحث کرتے ہوئے لکھتے ہیں:

ہمیں اجماع اور مختلف قرائن سے یہ معلوم ہوا ہے کہ لا نبی بعدی سے یہ ثابت ہوتا ہے کہ رسول اللہ (صلی اللہ علیہ وسلم) کے

Marfat.com

بعد نبوت کا دروازہ ہمیشہ کے لیے بند کر دیا گیا ہے اور خاتم النبیین سے مراد بھی مطلق انبیاء ہیں غرض ہمیں یقینی طور پر معلوم ہوا کہ ان لفظوں میں کسی قسم کی تاویل اور تخصیص کی گنجائش نہیں ہے اور جو شخص اس حدیث میں تاویل یا تخصیص کرے وہ اجماع کا منکر ہے۔

(الاقتصاد فی الاعتقاد (مترجم) ص ۱۶۳ ملحصاً مطبوعہ سنگ میل پبلی کیشنز لاہور)

قاضی عیاض بن موسیٰ مالکی متوفی ۵۴۴ ھ لکھتے ہیں:

اسی طرح ہم اس شخص کو کافر قرار دیتے ہیں جو ہمارے نبی (صلی اللہ علیہ وسلم) کے ساتھ یا آپ کے عہد کسی نبوت کا دعویٰ کرے (الی قولہ) اسی طرح ہم اس شخصکو کافر کہتے ہیں جو یہ دعویٰ کرے کہ اس کی طف وحی کی جاتی ہے خواہ وہ نبوت کا دعویٰ نہ کرے پس یہ سب لوگ کافر ہیں اور نبی (صلی اللہ علیہ وسلم) کی تکذیب کرنے والے ہیں کیونکہ نبی (صلی اللہ علیہ وسلم) نے یہ خبر دی ہے کہ آپ خاتم النبیین ہیں اور آپ کے بعد کوئی نبی مبعوث نہیں ہوگا اور آپ نے اللہ کی طرف سے یہ خبر دی ہے کہ آپ خاتم النبیین ہیں اور آپ کو تمام لوگوں کی طرف رسول بنایا گیا ہےے اور امت کا اس پر اجماع ہے کہ یہ کلام اپنے ظاہر پر محمول ہے اور اس کا ظاہر مفہوم مراد ہے اور اس کلام میں کوئی تاویل یا تخصیص نہیں ہے اور ان لوگوں کا کفر قطعی اجماعی اور سماعی ہے۔

(الشفاء ج ۲ ص ۲۳۸۔۲۳۷ مطبوعہ دار الفکر بیروت ۱۴۱۵ ھ)

علامہ شہاب الدین احمد بن محمد خفاجی حنفی متوفی ۱۰۶۹ ھ اور ملا علی سلطان محمد القاری الحنفی المتوفی ۱۰۱۴ ھ نے بھی الشفاء کی اس عبارت کو مقرر رکھا ہے۔

(نسیم الریاض ج ۶ ص ۳۵۶۔۳۵۵ مطبوعہ دار الکتب العلمیہ بیروت ۱۴۲۱ ھ شرح الشفاء ج ۲ ص ۵۱۶۔۵۱۵ دار الکتب العلمیہ بیروت ۱۴۲۱ ھ)

نیز قاضی عیاض بن موسیٰ مالی متوفی ۵۴۴ ھ لکھتے ہیں: عبد الملک بن مروان الحارث نے نبوت کے دعویٰ دار ایک شخص کو قتل کر دیا اور اس کو سولی پر لٹکا دیا اور متعدد خلفاء اور بادشاہوں نے اسی طرح مدعیان نبوت کو قتل کیا اور اس زمانہ کے علماء نے ان کے اس اقدام کو صحیح قرار دیا۔ (الشفاء ج ۲ ص ۲۴۵ دار الفکر بیروت ۱۴۱۵ ھ)

علامہ خفاجی حنفی نے اس کی شرح میں کہا کیونکہ مدعیان نبوت نے نبی (صلی اللہ علیہ وسلم) کے اس ارشاد کی تکذیب کی کہ آپ خاتم الرسل ہیں اور آپ کے عہد کوئی رسول مبعوث نہیں ہوگا۔ (نسیم الریاض ج ۶ ص ۳۹۴ بیروت)

ملا علی قاری حنفی نے لکھا کہ ان مدعیان نبوت کو انکے کفر کی وجہ سے قتل کیا گیا۔ (شرح الشفاء ج ۲ ص ۵۳۴)

علامہ ابو الحیان محمد بن یوسف غرناطی اندلسی متوفی ۷۵۴ ھ لکھتے ہیں: جس کا یہ مذہب ہے کہ نبوت کسبی ہے اور ہمیشہ جاری رہے گی یا جس کا یہ مذہب ہے کہ ولی نبی سے افضل ہے وہ زندیق ہے اواس کا قتل کرھنا واجب ہے اور کئی لوگوں نے نبوت کا دعویٰ کیا اور ان کو لوگوں نے قتل کر دیا۔ اور ہمارے زمانہ میں مالقہ (اندلس کا شہر) کے فقراء میں سے ایک شخص نے نبوت کا دعوی کیا تو اس کو سلطان ابن الاحمر بادشاہ اندلس نے قتل کر دیا اور اس کو سولی پر لٹکا دیا۔ (البحر المحیط ج ۸ ص ۴۸۵ دار الفکر بیروت ۱۴۱۲ ھ)

علامہ محمد الشربینی الشافعی من القران السابع لکھتے ہیں: جو شخص ہمار نبی (صلی اللہ علیہ وسلم) کے بعد کسی مدعی نبوت کی تصدیق کرے وہ کافر ہے۔ (مغنی المحتاج ج ۴ ص ۱۳۵ مطبوعہ دار احیاء التراث العربی بیروت ۱۳۵۲ ھ)

Marfat.com

علامہ موفق الدین عبداللہ بن احمد بن قدامہ حنبلی متوفی ۶۲۰ ھ لکھتے ہیں: جس شخص نے نبوت کا دعویٰ کیا یا جس شخص نے کسی مدعی نبوت کی تصدیق کی وہ مرتد ہو گیا کیونکہ جب مسیلمہ نے دعویٰ نبوت کیا اور اس کی قوم نے اس کی تصدیق کی تو وہ سب اس کی تصدیق کرنے کی وجہ سے مرتد ہو گئے اسی طرح طلیحہ الاسدی اور اس کے مصدقین بھی مرتد ہو گئے اور نبی (صلی اللہ علیہ وسلم) نے فرمایا اس وقت تک قیامت قائم نہیں ہو گی حتیٰ کہ تیس کذاب نکلیں گے اور ان میں سے ہر ایک یہ دعویٰ کرے گا کہ وہ اللہ کا رسول ہے۔ (المغنی ج ۹ ص ۳۳ مطبوعہ دار الفکر بیروت ۱۴۰۵ ھ)

امام محمد بن محمد الغزالی الشافعی متوفی ۵۰۵ ھ لکھتے ہیں: نظام معتزلی اور اس کے موافقین صرف خبر متواتر کو دین میں حجت قطعیہ مانتے ہیں اور اجماع کے حجت قطعیہ ہونے کا انکار کرتے ہیں نظام نے کہا اس پر کوئی عقلی یا شرعی قطعی دلیل نہیں ہے کہ اہل اجماع پر خطاء محال ہے اور نظام کا یہ قول تابعین کے اجماع کے مخالف ہے کیونکہ ہم کو معلوم ہے کہ ان کا اس پر اجماع ہے کہ جس بات پر صحابہ کرام نے اجماع کیا ہے وہ قطعی حق ہے اور اس کا خلاف ممکن نہیں ہے پس نظام معتزلی نیا جماع کی حجیت کا انکار کر کے اجماع کے خلاف کیا۔

اور یہ ایک اجتہادی امر ہے اور میرے اس میں کئی اعتراض ہیں کیونکہ اجماع کے حجت ہونے میں کئی اشکالات ہیں اور یہ نظام کے عذر ہونے کی گنجائش رکھتا ہے لیکن اگر اجماع کے حجت ہونی پر عدم اعتماد کا دروازہ کھول دیا جائے تو اس سے کئی خرابیاں لازم آئیں گی۔

ان خرابیوں میں سے بڑی خرابی یہ ہے کہ اگر کوئی شخص یہ کہے کہ ہمارے نبی سیدنا محمد (صلی اللہ علیہ وسلم) کے بعد بھی کسی نبی کا مبعوث ہونا ممکن ہے تو اس کی تکفیر میں توقف کرنا بعید ہو گا۔

اور اس کو کافر کہنے کی بناء لامحالہ اجماع کی مخالفت پر رکھی جائے گی کیونکہ آپ کے بعد کسی نبی کی بعثت کو عقل محال نہیں قرار دیتی اور وہ جو حدیث میں ہے لا نبی بعدی میرے بعد کوئی نبی نہیں آئے گا اور قرآن مجید میں خاتم النبیین ہے تو منکر اجماع اس کی تاویل سے عاجز نہیں ہے وہ کہہ سکتا ہے کہ خاتم النبیین سے مراد یہ ہے کہ آپ اولوا العزم رسولوں کے خاتم ہیں مطلقاً الانبیاء کے خاتم نہیں ہیں اور اگر اس پر اصرار کیا جائے کہ النبیین عام ہے تو عام کی تخصیص کرنا بھی کوئی مستبعد چیز نہیں ہے اور یہ جو آپ کا ارشاد ہے کہ میرے بعد کوئی نبی نہیں آئے گا تو اس حدیث میں آپ نے رسول کے آنے کی نفی نہیں کی ہے اور نبی اور رسول میں فرق کیا گیا ہے اور نبی کا مرتبہ رسول سے بلند ہے منکر اجماع کے پاس اس طرح کے اور بھی ہذیان ہیں۔ اس قسم کے فضول ہذیانوں کی وجہ سے ہمارے لیے یہ دعویٰ کرنا ممکن نہیں ہے کہ محض خاتم النبیین کا لفظ اس پر دلیل ہے کہ آپ کے بعد کوئی نبی نہیں آ سکتا اور بعض نصوص صریحہ میں اس سے بھی زیادہ بعید تاویلات کی جاتی ہیں لیکن ان بعید تاویلات کی وجہ سے وہ نصوص باطل نہیں ہوتیں۔

تاہم اس منکر اجماع پر اس طرح رد کیا جائے گا کہ تمام امت نے بالاجماع اس لفظ (خاتم النبیین) سے یہی معنی سمجھا ہے (کہ آپ کے بعد کسی نبی کا مبعوث ہونا ممکن نہیں ہے) اور آپ کے احوال کے قرائن سے بھی یہی بات مفہوم ہوتی ہے کہ آپ کے بعد کبھی بھی کوئی رسول نہیں آ سکتا اور اس میں کوئی تاویل اور تخصیص نہیں ہو سکتی اور اس بات کا انکار وہی کرے گا جو اجماع کا منکر ہو گا۔

(الاقتصاد فی الاعتقاد ص ۲۷۳۔۲۷۲ دار و مکتبۃ الہلال بیروت ۱۹۹۳ ھ)

Marfat.com

ہر چند کہ امام غزالی کے نزدیک سیدنا محمد (صلی اللہ علیہ وسلم) کے بعد کسی اور نبی کا آنا کبھی بھی ممکن نہیں ہے اور اس آیت میں تاویل کرنا اور اسی طرح اس حدیث میں تخصیص کرنا ان کے نزدیک باطل اور ہذیان ہے۔ لیکن اس کو کافر قرار دینے میں ان کو تامل ہے وہ کہتے ہیں کہ اس کی تکفیر اجماع کی بناء پر ہوگی اور اجماع ان کے نزدیک حجت قطعی نہیں ہے اور جب تک اجماع کو ساتھ نہ ملایا جائے صرف خاتم النبیین کے لفظ سے یہ ثابت نہیں ہوتا کہ آپ کے بعد اور کوئی نبی نہیں آ سکتا ہاں اس پر تمام امت کا اجماع ہے لیکن ان کے نزدیک اجماع حجت قطعی نہیں ہے کہ اس کے منکر کو کافر قرار دیا جائے۔

علامہ ابوعبداللہ قرطبی متوفی ۶۶۸ھ نے امام غزالی کی اس عبارت سے اتفاق نہیں کیا اور اس پر حسب ذیل تبصرہ کیا ہے:

الغزالی نے اپنی کتاب الاقتصاد میں اس آیت کے متعلق جو کچھ لکھا ہے وہ میرے نزدیک الحاد ہے اور سیدنا محمد (صلی اللہ علیہ وسلم) کی ختم نبوت کے متعلق مسلمانوں کے عقیدہ ختم نبوت کو تشویش میں ڈالنا ہے اور یہ بہت خبیث راستہ ہے سو اس نظریہ سے بچو اس نظریہ سے بچو اور اللہ ہی اپنی رحمت سے ہدایت دینے والا ہے۔ (الجامع لاحکام القرآن جز ۱۴ ص ۸۷ دار الفکر بیروت ۱۴۱۵ھ)

اور علامہ محمد بن خلیفہ الوشتانی الابی المالکی المتوفی ۸۲۸ھ نے علامہ قرطبی کی عبارت پر یہ تبصرہ کیا ہے: الغزالی نے ختم نبوت کے متعلق جو اس آیت میں ذکر کیا ہے وہ الحاد ہے اور مسلمانوں کے عقیدہ ختم نبوت کو تشویش میں ڈالنے کے لیے خبیث طریقہ ہے سو اس نظریہ سے بچو! اس نظریہ سے بچو یہ ابن بزیزہ کی عبارت ہے۔

امام غزالی کی عبارت میں ایسا کوئی لفظ نہیں ہے جو ختم نبوت کے عقیدہ کے خلاف وہم پیدا کرے امام غزالی کے حاسدین نے ان کی طرف یہ تہمت لگائی ہے اور ابن عطیہ نے ان پر یہ حملہ کیا ہے اور امام غزالی اس تہمت سے بری ہیں اور انہوں نے اپنی تحریروں میں اس بدعقیدگی سے برات کا اظہار کیا ہے کیونکہ یہ بات تو مبتدعین کہتے ہیں کہ نبوت کسبی چیز ہے اور انہوں نے اس مشہور حدیث سے استدلال کیا ہے جس میں ایک جملہ کو زائد ڈال دیا گیا ہے عنقریب میرے بعد تیس ایسے آدمیوں کا ظہور ہوگا جن ہر ایک یہ دعویٰ کرے گا کہ وہ نبی ہے اور میرے بعد کوئی نبی نہیں آئے گا مگر جس کو اللہ چاہے اس آخری جملہ (مگر جس کو اللہ چاہے) کو محمد بن سعید شامی نے زائد کیا تھا اور اس کو اس کی زندیقی کی بناء پر سولی دے دی گئی بعض لوگوں نے حضرت عیسیٰ کے نزول کی وجہ سے اس حدیث پر اعتراض کیا ہے مگر اس کا جواب یہ ہے کہ حضرت عیسیٰ (علیہ السلام) زمین والوں کی طرف رسول بن کر اور مبعوث ہو کر نازل نہیں ہوں گے۔ (اکمال اکمال المعلم ج ۱ ص ۶۰۷۔ ۶۰۶ ج ۸ ص ۲۳۔۲۲ دار الکتب العلمیہ بیروت ۱۴۱۵ھ)

علامہ ابی کے شاگرد علامہ محمد بن محمد بن یوسف السنوسی الحسنی نے بھی حسب معمول اس مقام پر اس قول کو بعینہ نقل کیا ہے۔

(مکمل اکمال الاکمال مع شرح الابی ج ۱ ص ۶۰۷۔ ۶۰۶ ج ۸ ص ۲۳۔۲۲ دار الکتب العلمیہ بیروت ۱۴۱۵ھ)

امام غزالی کی ظاہر عبارت پر بہر حال یہ اعتراض ہوتا ہے کہ ان کو انکار ختم نبوت کو کفر قرار دینے میں تامل ہے وہ کہتے ہیں کہ اسکا کفر ہونا اجماع سے ثابت ہوگا اور اجماع ان کے نزدیک حجت قطعیہ نہیں ہے تاہم وہ آیت ختم نبوت اور حدیث ختم نبوت میں تاویل اور تخصیص کو باطل اور ہذیان قرار دیتے ہیں امام غزالی کو اعتراض سے بچانے کے لیے بعض علماء نے امام غزالی کی عبارت کا صرف اتنا حصہ ہی نقل کیا ہے۔

Marfat.com

مفتی محمد شفیع متوفی ۱۳۹۶ھ لکھتے ہیں: بے شک امت نے اس لفظ (یعنی خاتم النبیین اور لا نبی بعدی) اور قرائن احوال سے بالا جماع یہی سمجھا ہے کہ آپ کے بعد ابد تک نہ کوئی نبی ہوگا اور نہ کوئی رسول اور یہ کہ نہ اس میں کوئی تاویل چل سکتی ہے نہ تخصیص۔

(ختم نبوت (کامل) ص ۳۲۹ ادارۃ المعارف کراچی ۱۴۱۹ھ)

اعلیٰ حضرت امام احمد رضا فاضل بریلو متوفی ۱۳۴۰ھ نے امام غزالی سے اعتراض اٹھانے کے لیے ان کی عبارت میں تصرف کر کے اس عبارت کو یوں نقل کیا ہے۔

یعنی تمام امت محمد یہ علیٰ صاحبہا الصلوۃ والتحیۃ نے لفظ خاتم النبیین سے یہی سمجھا کہ وہ بتاتا ہے کہ نبی (صلی اللہ علیہ وسلم) کے بعد کبھی کوئی نبی نہ ہوگا حضور کے بعد کوئی رسول نہ ہوگا اور تمام امت نے یہی مانا کہ اس لفظ میں نہ کوئی تاویل ہے کہ آخر النبیین کے سوا خاتم النبیین کے کچھ اور معنی گھڑے نہ اس عموم میں کچھ تخصیص ہے کہ حضور کے ختم نبوت کو کسی زمانہ یا زمین کے کسی طبقہ سے خاص کیجئے اور جو اس میں تاویل اور تخصیص کو راہ دے اس کی بات جنون یا نشے یا سرسام میں بہکنے برانے یا بکنے کے قبیل سے ہے اسے کافر کہنے سے کچھ ممانعت نہیں کہ وہ آیت قرآن کی تکذیب کر رہا ہے جس میں اصلاً طاویل و تخصیص نہ ہونے پر امت مرحومہ کا اجماع ہو چکا ہے۔

(فتاویٰ رضویہ ج ۱۵ ص ۶۲۴ طبع جدید رضا فاؤنڈیشن لاہور ۱۴۲۰ھ)

اعلیٰ حضرت پر یہ اعتراض نہ کیا جائے کہ انہوں نے امام غزالی کی عبارت میں تحریف کی ہے اور تکفیر کے لفظ کا اضافہ کیا ہے کیونکہ اعلیٰ حضرت نے تمام امت کے اجماع کی بناء پر ختم نبوت میں تاویل اور تخصیص کو امام غزالی کے نزدیک کفر کہا ہے اور اجماع امت کی بناء پر امام غزالی بھی اس کو کافر کہتے ہیں البتہ وہ یہ کہتے ہیں کہ اجماع امت سے صرف نظر کر کے صرف خاتم النبیین کے لفظ سے اس کے منکر کا کفر ثابت نہیں ہوگا اروا جماع ان کے نزدیک قطعی حجت نہیں ہے۔ بہر حال یہ ایک علمی اصلاح ہے اور امام غزالی کے نزدیک بھی آیت ختم نبوت اور حدیث ختم نبوت میں کوئی تاویل اور تخصیص جائز نہیں ہے۔

منکرین ختم نبوت کا اجمالی جائزہ

اس وقت دنیا میں بہائی اور قادیانی ہیں جو ختم نبوت کے منکر ہیں۔ یا امریکا میں کچھ لوگ ہیں جو علی جاہ کی نبوت کے قائل ہیں۔ بہائی اور علی جاہ کے پیروکار بہت کم تعداد میں ہیں سب سے زیادہ قادیانی ہیں جو مرزا غلام احمد قادیانی کے پیروکار ہیں ان کے دو فرقے ہیں ان کی غالب اکثریت مرزا غلام احمد قادیانی کو نبی اور رسول مانتی ہے دوسرا فرقہ مرزا قادیانی کو مجدد اور محدث مانتا ہے اس کو لاہوری جماعت کہا جاتا ہے۔ ان کا کہنا ہے کہ مرزا کو الہام اور وحی میں اشتباہ ہو گیا قادیانی فرقہ ان کو کافر کہتا ہے۔ بلکہ وہ اپنے علاوہ تمام مسلمانوں کو کافر کہتا ہے ان کے نزدیک جو بھی مرزا غلام احمد قادیانی کی نبوت پر ایمان نہ لائے وہ کافر ہے۔

مرزا غلم احمد قادیانی مشرقی پنجاب کے ضلع گورداسپور کے ایک گاؤں قادیان میں ۱۸۴۰ء میں پیدا ہوا وہ لکھتا ہے کہ جب اس کی عمر چالیس سال کی ہوگئی تو اس پر زور شور سے مکالمات الہیہ کا سلسلہ شروع ہوا۔ (کتاب البریہ ص ۱۳۶)

۱۸۸۰ء میں مرزا ایک مبلغ کی حیثیت سے ظاہر ہوا پھر اس نے محدث ہونے کا دعویٰ کیا اور اس نے یہ کہا کہ اس کو الہام کیا گیا ہے کہ حضرت عیسیٰ (علیہ السلام) کے قرب قیامت میں آسمان سے نازل ہونے اور اب تک زندہ ہونے کا جو مسلمانوں کا اجماعی

Marfat.com

عقیدہ ہے وہ غلط ہے۔ اور اس عقیدہ کو ختم نبوت کے منافی قرار دیا اور ۱۸۹۰ء تک برابر کہتا رہا کہ میرے نزدیک نبی سیدنا محمد (صلی اللہ علیہ وسلم) خاتم النبیین اور آخری نبی ہیں پھر اس نے خود کو مثل مسیح اور مسیح موعود قرار دیا اور ۱۸۹۱ء میں اس نے نبوت کا دعویٰ کیا اور ۱۹۰۸ء تک اس دعویٰ پر قائم رہا اور اسی سال کی عمر میں قے اور اور ہیضہ میں مبتلا ہو کر مر گیا۔

ان تمام عنوانات پر پروفیسر محمد الیاس برنی رحمہ اللہ نے اپنی کتاب قادیانی مذہب کا علمی محاسبہ میں خود مرزا غلام احمد قادیانی اور دیگر صنادید مرزائیوں کی تصانیف کے حوالوں سے لکھا ہے ہم قارئین کی معلومات کے لیے اس کتاب کے ان اقتباسات کو پیش کر رہے ہیں جن سے خود مرزا اور دیگر صنادید کے حوالوں سے مرزا کا محدث کا دعوث کرنا پھر مثیل موعود کا دعویٰ کرنا اور ختم نبوت کا اقرار کرنا اور پھر نبوت کا دعویٰ کرنا اور ختم نبوت کا انکار کرنا واضح ہوتا ہے۔

مرزا غلام احمد قادیانی کا ختم نبوت پر ایمان واصرار

قرآن شریف میں مسیح ابن مریم کے دوبارہ آنے کا تو کہیں بھی ذکر نہیں لیکن ختم نبوت کا بہ کمال تصریح ذکر ہے اور پرانے یا نئے نبی کی تفریق کرنا یہ شرارت ہے نہ حدیث میں نہ قرآن میں یہ تفریق موجود ہے اور حدیث لا نبی بعدی میں بھی نفی عام ہے۔ پس یہ کس قدر جرات اور دلیری اور گستاخی ہے کہ خیالات رکیکہ کی پیروی کر کے نصوص صریحہ قرآن کو عمداً چھوڑ دیا جائے اور خاتم الانبیاء کے بعد ایک نبی کا آنا مان لیا جائے اور بعد اس کے جو وحی نبوت منقطع ہو چکی تھی پھر سلسلہ وحی نبوت کا جاری کر دیا جائے۔ کیونکہ جس میں شان نبوت باقی ہے اس کی وحی ہوئی۔ (ایام صلح ص ۱۴۶ روحانی خزائن ص ۳۹۲-۳۹۳ ج ۱۴ مصنف مرزا غلام احمد قادیانی صاحب)

اور اللہ کو شایاں نہیں کہ خاتم النبیین کے بعد نبی بھیجے اور نہیں شایان کہ سلسلہ نبوت کو دوبارہ از سر نو شروع کر دے۔ بعد اس کے کہ اسے قطع کر چکا ہو اور بعض احکام قرآن کریم کے منسوخ کر دے اور ان پر بڑھا دے۔ (ترجمہ)

(آئینہ کمالات اسلام ص ۳۷۷ روحانی خزائن ص ۳۷۷ ج ۵ مصنف مرزا غلام احمد قادیانی صاحب)

اور ظاہر ہے کہ یہ بات مستلزم محال ہے کہ خاتم النبیین کے بعد پھر جبرئیل (علیہ السلام) کی وحی رسالت کے ساتھ زمین پر آمد و رفت شروع ہو جائے اور ایک نئی کتاب اللہ گو مضمون میں قرآن شریف سے توارد رکھتی ہو پیدا ہو جائے اور جو امر مستلزم محال ہو وہ محال ہوتا ہے۔ (فتدبر) (ازالہ اوہام حصہ دوم ص ۵۸۳ روحانی خزائن ص ۴۱۴ ج ۳ مصنف مرزا غلام احمد قادیانی صاحب)

اور اللہ تعالیٰ کے اس قول ولکن رسول اللہ وخاتم النبیین میں بھی ارشارہ ہے۔ پس اگر ہمارے نبی (صلی اللہ علیہ وسلم) اور اللہ کی کتاب قرآن کریم کو تمام آنے والوں زمانوں اور ان زمانوں کے لوگوں کے علاج اور دوا کی رو سے مناسب نہ ہوتی تو اس عظیم الشان نبی کریم کو ان کے علاج کے واسطے قیامت تک ہمیشہ کے لیے نہ بھیجتا اور ہمیں محمد (صلی اللہ علیہ وسلم) کے بعد کسی نبی کی حاجت نہیں کیونکہ آپ کے برکات ہر زمانہ پر محیط اور آپ کے فیض اولیاء اور اقطاب اور محدثین کے قلوب پر بلکہ کل مخلوقات پر وارد ہیں۔ خواہ ان کو اس کا علم بھی نہ ہو کہ انہیں آنحضرت (صلی اللہ علیہ وسلم) کی ذات پاک سے فیض پہنچ رہا ہے۔ پس اس کا احسان تمام لوگوں پر ہے۔ (ترجمہ)

(حمامۃ البشری ۴۹ طبع اول ص ۶۰ طبع دوم روحانی خزائن ص ۲۴۳-۲۴۴ ج ۷ مصنف مرزا غلام احمد قادیانی صاحب)

Marfat.com

میں ایمان لاتا ہوں اس پر کہ ہمارے نبی محمد (صلی اللہ علیہ وسلم) خاتم الانبیاء ہیں اور ہماری کتاب قرآن کریم ہدایت کا وسیلہ ہے اور میں ایمان لاتا ہوں اس بات پر کہ ہمارے رسول آدم کے فرزندوں کے سردار اور رسولوں کے سردار ہیں اور اللہ تعالیٰ نے آپ کے ساتھ نبیوں کو ختم کردیا۔ (ترجمہ) (آئینہ کمالات اسلام ص ۲۱ روحانی خزائن ص ۲۱ ج ۵ مصنف مرزا غلام احمد قادیانی)

میں ان تمام امور کا قائل ہوں جو اسلامی عقائد میں داخل ہیں اور جیسا کہ اہل سنت جماعت کا عقیدہ ہے۔ ان سب باتوں کو مانتا ہوں جو قرآن اور حدیث کی رو سے مسلم الثبوت ہیں اور سیدنا و مولانا حضرت محمد (صلی اللہ علیہ وسلم) ختم المرسلین کے بعد کسی دوسرے مدعی نبوت و رسالت کو کاذب اور کافر جانتا ہوں۔ میرا یقین ہے کہ وحی رسالت حضرت آدم صفی اللہ سے شروع ہوئی اور جناب رسول اللہ محمد مصطفیٰ (صلی اللہ علیہ وسلم) پر ختم ہوگئی۔

(مرزا غلام احمد قادیانی کا اشتہار مجموعہ اشتہارات ص ۲۳۰ ج ا مورخہ ۲ اکتوبر ۱۸۹۱ء مندرجہ تبلیغ رسالت جلد دوم ص ۲)

محدثیت سے نبوت تک ترقی

ہمارے سید و رسول اللہ (صلی اللہ علیہ وسلم) خاتم الانبیاء ہیں اور بعد آنحضرت (صلی اللہ علیہ وسلم) کوئی نبی نہیں آسکتا۔ اس لیے اس شریعت میں نبی کے قائم مقام محدث رکھے گئے ہیں۔

(شہادت القرآن ص ۲۸ روحانی خزائن ص ۳۲۳۔۳۲۴ ج ۶ مصنفہ مرزا غلام احمد قادیانی)

میں نبی نہیں ہوں بلکہ اللہ کی طرف سے محدث اور اللہ کا کلیم ہوں تا کہ دین مصطفیٰ کی تجدید کروں۔ (ترجمہ)

(آئینہ کمالات اسلام ص ۳۸۳ روحانی خزائن ص ۳۸۳ ج ۵ مصنف مرزا غلام احمد قادیانی صاحب)

میں نے ہرگز نبوت کا دعویٰ نہیں کیا اور نہ میں نے انہیں کہا ہے کہ میں نبی ہوں لیکن ان لوگوں نے جلدی کی اور میرے قول کے سمجھنے میں غلطی کی۔ میں نے لوگوں سے سوائے اس کے جو میں نے اپنی کتابوں میں لکھا ہے اور کچھ نہیں کہا کہ میں محدث ہوں اور اللہ تعالیٰ مجھ سے اسی طرح کلام کرتا ہے جس طرح محدثین سے۔ (ترجمہ)

(حمامۃ البشریٰ ص ۹۶ روحانی خزائن ص ۲۹۶۔۲۹۷ ج ۷ مصنف مرزا غلام احمد قادیانی صاحب)

لوگوں نے میرے قول کو نہیں سمجھا ہے اور کہہ دیا کہ یہ شخص نبوت کا مدعی ہے اور اللہ جانتا ہے کہ ان کا قول قطعاً جھوٹ ہے۔ جس میں سچ کا شائبہ نہیں اور نہ اس کی کوئی اصل ہے۔ ہاں میں نے یہ ضرور کہا ہے کہ محدث میں تمام اجزائے نبوت پائے جاتے ہیں لیکن بالقوۃ بالفعل نہیں تو محدث بالقوۃ نبی ہے اور اگر نبوت کا دروازہ بند نہ ہوجاتا تو وہ بھی نبی ہوجاتا ہے۔

(حمامۃ البشریٰ ص ۹۹ روحانی خزائن ص ۳۰۰ ج ۷ مصنف مرزا غلام احمد قادیانی صاحب)

نبوت کا دعویٰ نہیں بلکہ محدثیت کا دعویٰ ہے جو خدائے تعالیٰ کے حکم سے کیا گیا ہے اور اس میں کیا شک ہے کہ محدثیت بھی ایک شعبہ قویہ نبوت کا اپنے اندر رکھتی ہے۔ (ازالہ اوہام ص ۴۲۱ روحانی خزائن ص ۳۲۰ ج ۳ مصنف مرزا غلام احمد قادیانی صاحب)

اس (محدثیت) کو اگر ایک مجازی نبوت قرار دیا جائے یا ایک شعبہ قویہ نبوت کا ٹھہرایا جائے تو کیا اس سے نبوت کا دعویٰ لازم آگیا۔ (ازالہ اوہام ص ۴۲۲ روحانی خزائن ص ۳۲۱ ج ۳ مصنف مرزا غلام احمد قادیانی صاحب)

Marfat.com

مسیح موعود کی اہمیت

اول تو یہ جاننا چاہیے کہ مسیح کے نزول کا عقیدہ کوئی ایسا عقیدہ نہیں ہے جو ہمارے ایمانیات کی کوئی جزو یا ہمارے دین کے رکنوں میں سے کوئی رکن ہو۔ بلکہ صدہا پیشگوئیوں میں سے یہ ایک پیش گوئی ہے جس کو حقیقت اسلام سے کچھ بھی تعلق نہیں۔ جس زمانہ تک یہ پیش گوی بیان نہیں کی گئی تھی اس زمانہ تک اسلام کچھ ناقص نہیں تھا اور جب بیان کی گئی تو اس سے اسلام کچھ کامل نہیں ہوگیا۔ (ازالہ اوہام طبع اول ص ۱۴۰ روحانی خزائن ص ۱۷۱ ج ۷ مصنف مرزا غلام احمد قادیانی صاحب)

اگر یہ اعتراض پیش کیا جائے کہ مسیح کا مثل بھی نبی چاہیے کیونکہ مسیح نبی تھا تو اس کا اول جواب تو یہی ہے کہ آنے والے مسیح کے لیے ہمارے سید و مولیٰ نے نبوت شرط نہیں ٹھہرائی بلکہ صاف طور پر یہی لکھا ہے کہ وہ ایک مسلمان ہوگا اور عام مسلمانوں کے موافق شریعت فرقانی کا پابند ہوگا اور اس سے زیادہ کچھ بھی ظاہر نہیں کرے گا کہ میں مسلمان ہوں اور مسلمان کا امام ہوں۔

(توضیح المرام ص ۱۹ روحانی خزائن ص ۵۹ ج ۳ مصنف مرزا غلام احمد قادیانی صاحب)

مثیل مسیح بننے پر قناعت (م)

اور مصنف کو اس بات کا بھی علم دیا گیا ہے کہ وہ مجدد وقت ہے اور روحانی طور پر اس کے کمالات مسیح ابن مریم کے کمالات سے مشابہ ہیں اور ایک کو دوسرے سے بہ شدت مناسبت و مشابہت ہے۔ (اشتہار مندرج تبلیغ رسالت جلد اول ص ۱۵ مجموعہ اشتہارات ص ۲۴ ج ۱)

مرزا صاحب حقیقی نبی

در حقیقت خدا کی طرف سے خدا تعالیٰ مقرر کردہ اصطلاح کے مطابق قرآن کریم کے بتائے ہوئے معنوں کی رو سے نبی ہو اور نبی کہلانے کا مستحق ہو تمام کمالات نبوت اس میں اس حد تک پائے جاتے ہوں جس حد تک نبیوں میں پائے جانے ضروری ہیں تو میں کہوں گا کہ ان معنوں کی رو سے حضرت مسیح موعود حقیقی نبی تھے۔ (القول افضل ص ۱۲ مصنف میاں محمود احمد صاحب خلیفہ قادیان)

پس شریعت اسلام نبی کے جو معنی کرتی ہے اس کے معنی سے حضرت (مرزا) صاحب ہرگز مجازی نبی نہیں ہیں بلکہ حقیقی نبی ہیں۔ (حقیقۃ النبوۃ ص ۱۷۴ مصنف میاں محمود احمد صاحب خلیفہ قادیان)

حضرت مسیح موعود (مرزا غلام احمد قادیانی صاحب) رسول اللہ اور نبی اللہ جو کہ اپنی ہر ایک شان میں اسرائیلی مسیح سے کم نہیں اور ہر طرح بڑھ چڑھ کر رہے۔ (کشف الاختلاف ص ۷ مصنف سید محمد سرور شاہ صاحب قادیانی)

حضرت مسیح موعود (علیہ السلام) کے زمانے میں میں نے اپنی کتاب انوار اللہ میں ایک سوال کے جواب میں لکھا ہے کہ حضرت مسیح موعود بموجب حدیث صحیح حقیقی نبی ہیں اور ایسے ہی نبی ہیں جیسے حضرت موسیٰ و عیسیٰ علیہما السلام و آنحضرت (صلی اللہ علیہ وسلم) نبی ہیں (لانفرق بین احد من رسلہ) ہاں صاحب شریعت جدیدہ نبی نہیں۔ جیسے کہ پہلے بھی بعض صاحب شریعت نبی نہ تھے۔

یہ کتاب حضرت مسیح موعود نے پڑھ کر فرمایا آپ نے ہماری طرف سے حیدر آباد دکن میں حق تبلیغ ادا کر دیا ہے۔

(اخبار الفضل قادیان ج ۳ ص ۳۸۔۳۹ مورخہ ۱۹ ستمبر ۱۹۱۵ء)

Marfat.com

غرضیکہ یہ ثابت شدہ امر ہے کہ مسیح موعود (یعنی مرزا غلام احمد قادیانی صاحب) اللہ تعالیٰ کا ایک رسول اور نبی تھا اور وہی نبی تھا جس کو نبی کریم (صلی اللہ علیہ وسلم) نے نبی اللہ کے نام سے پکارا اور وہی نبی تھا جس کو خود اللہ نے اپنی وحی میں یا ایھا النبی کے الفاظ سے مخاطب کیا۔ (کلمۃ الفصل مصنف صاحب زادہ بشیر احمد صاحب قادیانی مندرجہ رسالہ ریویو آف ریلیجز قادیان ص ۱۱۴ نمبر ۳ جلد ۱۴)

محترم ڈاکٹر صاحب! اگر آپ حضرات (یعنی لاہوری جماعت) صرف مسئلہ خلافت کے منکر ہوتے تو مجھے رنج نہ ہوتا کیونکہ آپ سے پہلے بھی ایک گروہ خوارج کا موجود ہے مگر غضب تو یہ ہے کہ آپ حضرت اقدس (مرزا صاحب) کو مسیح موعود مہدی نبی نہیں مانتے۔ اگر حضرت مرزا صاحب نبی نہیں تھے تو مسیح موعود بھی نہ تھے۔ (نعوذ باللہ) اور اس لیے آپ کا ماننا نہ ماننا برابر ہے اور ضرور حقیقی نبی تھے اور خدا کی قسم ضرور بہ ضرور نبی تھے اور آپ کے مخالف حضرات کا بھی وہی حشر ہوگا جو دیگر انبیاء کے مخالفین کا۔ میں اس عقیدہ پر علی وجہ البصیرت قائم ہوں۔ (مکتوب محمد عثمان خان صاحب قادیانی مندرجہ المہدی نمبر ۱ ص ۵۴ مولف حکیم محمد حسین قادیانی لاہوری)

ختم نبوت کی تجدید

ان حوالوں سے یہ بات بھی ثابت ہوتی ہے کہ اس امت میں سوائے مسیح موعہد کے اور کوئی نبی نہیں ہو سکتا کیونکہ سوائے مسیح موعود کے اور کسی فرد کی نبوت پر آنحضرت (صلی اللہ علیہ وسلم) کی تصدیقی مہر نہیں اور اگر بغیر تصدیقی مہر آنحضرت (صلی اللہ علیہ وسلم) کے اور کسی کو بھی نبی قرار دیا جائے تو اسکے دوسرے معنی یہ ہوں گے کہ وہ نبوت صحیح نہیں۔

(تشحیذ الاذہان قادیان نمبر ۸ جلد ۱۲ صفحہ ۲۵ بابت ماہ اگست ۱۹۱۷ء)

پس اس وجہ سے (اس امت میں) نبی کا نام پانے کے لیے میں ہی مخصوص کیا گیا اور دوسرے تمام لوگ اس نام کے مستحق نہیں۔ اور ضرور تھا کہ ایسا ہوتا جیسا کہ احادیث صحیحہ میں آیا ہے کہ ایسا شخص ایک ہی ہوگا وہ پیش گوئی پوری ہو جائے۔

(حقیقت الوحی ص ۳۹۱ روحانی خزائن ص ۴۰۶-۴۰۷ ج ۲۲ مصنف مرزا غلام احمد قادیانی صاحب)

اور ہمارے نبی (صلی اللہ علیہ وسلم) پر نبوت ختم کی گئی ہے اس لیے آپکے عبد اس کے سوا کوئی نبی نہیں جسے آپکے نور سے منور کیا گیا ہو اور جو بارگاہ کبریائی سے آپ کا وارث بنایا گیا ہو۔ معلوم ہوا کہ ختمیت ازل سے محمد (صلی اللہ علیہ وسلم) کو دی گئی پھر اس کو دی گئی جسے آپ کی روح نے تعلیم دی اور اپنا ظل بنایا۔ اس لیے مبارک ہے وہ جس نے تعلیم دی اور وہ جس نے تعلیم حاصل کی پس بلاشبہ حقیقی ختمیت مقدر تھی چھٹے ہزار میں جو رحمان کے دنوں میں سے چھٹا دن ہے۔

(ما الفرق فی آدم والمسیح الموعود۔ ضمیمہ خطبۃ الہامیہ ص ب روحانی خزائن ص ۳۱۰ ج ۱۶ مصنفہ مرزا غلام احمد قادیانی صاحب)

اسی طرح مسیح موعود چھٹے ہزار میں پیدا کیا گیا۔

(ما الفرق فی آدم والمسیح الموعود۔ ضمیمہ خطبۃ الھامیہ ص ج روحانی خزائن ص ۳۱۰ ج ۲۲ مصنف مرزا غلام احمد قادیانی صاحب)

آنحضرت (صلی اللہ علیہ وسلم) کے بعد صرف ایک ہی نبی کا ہونا لازم ہے اور بہت سارے انبیاء کا ہونا خدا تعالیٰ کی بہت سی مصلحتوں اور حکمتوں میں رخنہ واقع کرتا ہے۔ (تشحیذ الاذہان قادیان نمبر ۸ جلد ۱۲ ص ۱۱ ماہ اگست ۱۹۱۷ء)

ولکن رسول اللہ و خاتم النبیین ۔ اس آیہ میں ایک پیش گوئی مخفی ہے اور وہ یہ کہ اب نبوت پر قیامت تک مہر لگ گئی ہے۔

Marfat.com

اور بجز بروزی وجود کے جو خود آنحضرت (صلی اللہ علیہ وسلم) کا وجود ہے کسی میں یہ طاقت نہیں کہ جو کھلے طور پر نبیوں کی طرح خدا سے کوئی علم غیب پاوے۔ اور چونکہ وہ بروز محمدی جو قدیم سے موعود تھا وہ میں ہوں اس لیے بروزی رنگ کی نبوت مجھے عطا کی گئی اور اس نبوت کے مقابل پر اب تمام دنیا بے دست و پا ہے کیونکہ نبوت پر مہر ہے ایک بروز محمدی جمیع کمالات محمدیہ کے ساتھ آخری زمانہ کے لیے مقدر تھا سو وہ ظاہر ہو گیا۔ بجز اس کھڑکی کے اور کوئی کھڑکی نبوت کے چشمے سے پانی لینے کے لیے باقی نہیں۔

(ایک غلطی کا ازالہ ص ۱۱ روحانی خزائن ص ۲۱۵ ج ۱۸ مصنف مرزا غلام احمد قادیانی)

ہلاک ہو گئے وہ جنہوں نے ایک برگزیدہ رسول کو قبول نہ کیا۔ مبارک وہ جس نے مجھے پہچانا۔ میں خدا کی سب راہوں میں سے آخری راہ ہوں اور اس کے سب نوروں میں سے آخری نور ہوں۔ بدقسمت ہے وہ جو مجھے چھوڑتا ہے کیونکہ میرے بغیر سب تاریکی ہے۔ (کشتی نوح ص ۵۶ روحانی خزائن ص ۶۱ ج ۱۹ مصنف مرزا غلام احمد قادیانی صاحب)

بر ی کمالات گویا مرزا صاحب خود سیدنا محمد رسول اللہ (صلی اللہ علیہ وسلم) کی ذات

غرض خاتم النبیین کا لفظ ایک الٰہی مہر ہے جو آنحضرت (صلی اللہ علیہ وسلم) کی نبوت پر لگ گئی ہے۔ اب ممکن نہیں کہ کبھی یہ مہر ٹوٹ جائے۔ ہاں یہ ممکن ہے کہ آنحضرت (صلی اللہ علیہ وسلم) نہ ایک دفعہ بلکہ ہزار دفعہ دنیا میں بروزی رنگ میں آ جائیں اور بروزی رنگ میں اور کمالات کے ساتھ اپنی نبوت کا بھی اظہار کریں اور یہ بروز خدا تعالیٰ کی طرف سے ایک قرار یافتہ عہدہ تھا جیسا کہ اللہ تعالیٰ فرماتا ہے: واخرین منھم لما یلحقوا بھم ۔

(اشتہار ایک غلطی کا ازالہ روحانی خزائن ص ۲۱۴۔۲۱۵ ج ۱۸ مندرجہ تبلیغ رسالت جلد دہم مجموعہ اشتہارات مرزا غلام احمد قادیانی صاحب)

ہم بار ہا لکھ چکے ہیں کہ حقیقی اور واقعی طور پر تو یہ امر ہے کہ ہمارے سید و مولا آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم) خاتم الانبیاء ہیں اور انجناب کے بعد مستقل طور پر کوئی نبوت نہیں اور نہ کوئی شریعت ہے اور اگر کوئی ایسا دعویٰ کرے تو بلاشبہ وہ بے دین اور مردود ہے۔ لیکن خدا تعالیٰ نے ابتداء سے ارادہ کیا تھا کہ آنحضرت (صلی اللہ علیہ وسلم) کے کمالات معتدبہ کے اظہار و اثبات کے لیے کسی شخص کو آنجناب کی پیروی اور متابعت کی وجہ سے وہ مرتبہ کثرت مکالمات اور مخاطبات الٰہیہ بخشے کہ جو اس کے وجود میں عکسی طور پر نبوت کا رنگ پیدا کر دے سو اس طرح سے :رانے میرا نام نبی رکھا۔ یعنی نبوت محمدیہ میرے آئینہ نفس میں منعکس ہو گئی اور ظلی طور پر نہ اصلی طور پر مجھے یہ نام دیا گیا۔ تاکہ میں آنحضرت (صلی اللہ علیہ وسلم) کے فیوض کا کامل نہ ٹھہروں۔

(چشمہ معرفت ص ۳۲۴ روحانی خزائن ص ۳۴۰ ج ۲۳ حاشیہ مصنف مرزا غلام احمد قادیانی صاحب)

مگر میں کہتا ہوں کہ آنحضرت (صلی اللہ علیہ وسلم) کے بعد جو درحقیقت خاتم النبیین تھے رسول اور نبی کے لفظ سے پکارے جانا کوئی اعتراض کی بات نہیں اور نہ اس سے مہر ختمیت ٹوٹتی ہے کیونکہ میں بار ہا بتلا چکا ہوں کہ میں بموجب آیہ واخرین منھم لما یلحقوا بھم ۔ بروزی طور پر وہی نبی خاتم الانبیاء ہوں اور خدا نے آج سے بیس برس پہلے براہین احمدیہ میں میرا نام محمد اور احمد رکھا ہے اور مجھے آنحضرت (صلی اللہ علیہ وسلم) کا وجود قرار دیا ہے پس اس طور سے آنحضرت (صلی اللہ علیہ وسلم) کے خاتم الانبیاء ہونے میں میری نبوت سے کوئی تزلزل نہیں آیا کیونکہ ظل اپنے اصل سے علیحدہ نہیں ہوتا۔ اور چونکہ میں ظلی طور پر محمد ہو (صلی اللہ علیہ

Marfat.com

وسلم) پس اس طور سے خاتم النبیین کی مہر نہیں ٹوٹی کیونکہ محمد (صلی اللہ علیہ وسلم) ہوں اور بروزی رنگ میں تمام کمالات محمدی مع نبوت محمدیہ کے میرے آئینہ ظلیت میں منعکس ہیں۔ تو پھر کون سا الگ انسان ہوا جس نے علیحدہ طور پر نبوت کا دعویٰ کیا۔

(ایک غلطی کا ازالہ روحانی خزائن ص ۲۱۲ ج ۱۸ مصنف مرزا غلام احمد قادیانی)

یہ مسلمان کیا منہ لے کر دوسرے مذاہب کے بالمقابل اپنا دین پیش کر سکتے ہیں تاوقتیکہ وہ مسیح موعود کی صداقت پر ایمان نہ لائیں جو فی الحقیقت وہی ختم المرسلین تھا کہ خدائی وعدے کے مطابق دوبارہ آخرین میں مبعوث ہوا۔

وہ وہی فخر اولین و آخرین ہے جو آج سے تیرہ سو برس پہلے رحمۃ للعالمین بن کر آیا تھا اور اب اپنی تکمیل تبلیغ کے ذریعہ ثابت کر دیا گیا کہ واقع اس کی دعوت جمیع ممالک و ملل عالم کے لیے تھی۔ (اخبار الفضل قادیان ج ۳ نمبر ۴۱ مورخہ ۲۶ ستمبر ۱۹۱۵ء)

مرزا صاحب کا دعویٰ کہ وہ تشریعی نبی ہیں

مرزا صاحب کا دعوی کہ وہ تشریعی نبی ہیں

یہ بھی تو سمجھو کہ شریعت کیا چیز ہے جس نے اپنی وحی کے ذریعہ سے چند امر و نہی بیان کیے اور اپنی امت کے لیے ایک قانون مقرر کیا۔ وہی صاحب شریعت ہو گیا۔ میری وحی میں امر بھی ہے اور نہی بھی۔ مثلاً یہ الہام قل للمومنين يغضوا من ابصارهم ويحفظوا فروجهم ذالك ازكى لهم یہ براہین احمدیہ میں درج ہے اور اس میں امر بھی ہے اور نہی بھی۔ اور اس پر تیس برس کی مدت بھی گزر گئی اور ایسا ہی اب تک میری وحی میں امر بھی ہوتے ہیں اور نہی بھی اور اگر کہو کہ شریعت سے وہ شریعت مراد ہے جس میں نئے احکام ہوں تو باطل ہے۔ اللہ تعالیٰ فرماتا ہے: ان هذا لفي الصحف الاولى صحف ابراهيم و موسىٰ یعنی قرآنی تعلیم تورات میں بھی موجود ہے۔ (اربعین نمبر ۴ ص ۸۳۷ روحانی خزائن ص ۴۳۵۔۴۳۶ ج ۱۷)

چونکہ میری تعلیم میں امر بھی ہے اور نہی بھی اور شریعت کے ضروری احکام کی تجدید ہے اس لیے خدا تعالیٰ نے میری تعلیم کو اور اس وحی کو جو میرے پر ہوتی ہے فلک یعنی کشتی کے نام سے موسوم کیا۔ اب دیکھو خدا نے میری وحی اور میری تعلیم اور میری بیعت کو نوح کی کشتی قرار دیا اور تمام انسانوں کے لیے اس کو مدار نجات ٹھہرایا۔ جس کی آنکھیں ہوں دیکھے اور جس کے کان ہوں سنے۔

(حاشیہ اربعین نمبر ۴ ص ۸۳۷ روحانی خزائن ص ۴۳۵ ج ۱۴ احاشیہ مصنف مرزا غلام احمد قادیانی صاحب)

مرزا صاحب کا جہاد کو منسوخ قرار دینا

جہاد یعنی دینی لڑائیوں کی شدت کو خدا تعالیٰ آہستہ آہستہ کم کرتا گیا ہے۔ حضرت موسیٰ کے وقت میں اس قدر شدت تھی کہ ایمان لانا بھی قتل سے بچا نہیں سکتا تھا اور شیر خوار بچے بھی قتل کیے جاتے تھے۔ پھر ہمارے نبی (صلی اللہ علیہ وسلم) کے وقت میں بچوں اور بڈھوں اور عورتوں کا قتل کرنا حرام کیا گیا اور پھر بعض قوموں کے لیے بجائے ایمان کے صرف جزیہ دے کر مواخذہ سے نجات پانا قبول کیا گیا اور پھر مسیح موعود کے وقت قطعاً جہاد کا حکم موقوف کر دیا گیا۔

(اربعین نمبر ۴ ص ۱۵ حاشیہ روحانی خزائن ص ۴۴۳ ج ۱۷ احاشیہ مصنف مرزا غلام احمد قادیانی صاحب)

Marfat.com

آج سے انسانی جہاد جو تلوار سے کیا جاتا تھا خدا کے حکم کے ساتھ بند کیا گیا۔ اب اس کے بعد جو شخص کافر پر تلوار اٹھاتا اور اپنا نام غازی رکھتا ہے وہ اس رسول کریم (صلی اللہ علیہ وسلم) کی نافرمانی کرتا ہے جس نے آج سے تیرہ سو برس پہلے فرما دیا ہے کہ مسیح موعود کے آنے پر تمام تلوار کے جہاد ختم ہو جائیں گے۔ سو اب میرے ظہور کے بعد تلوار کا کوئی جہاد نہیں۔ ہماری طرف سے امان اور صلح کاری کا سفید جھنڈا بلند کیا گیا۔ (تبلیغ رسالت ج ۹ ص ۴۷ مجموعہ اشتہارات ص ۲۹۵ ج ۳)

اب چھوڑ دو جہاد کا اے دوستو خیال دیں کے لیے حرام ہے اب جنگ اور قتال
اب آ گیا مسیح جو دیں کا امام ہے دین کے تمام جنگوں کا اب اختتام ہے
اب آسماں سے نور خدا کا نزول ہے اب جنگ اور جہاد کا فتویٰ فضول ہے
دشمن ہے وہ خدا کا جو کرتا ہے اب جہاد منکر نبی کا ہے جو یہ رکھتا ہے اعتقاد

(اعلان مرزا غلام احمد قادیانی صاحب مندرجہ تبلیغ رسالت جلد نہم مولف میر قاسم علی صاحب قادیانی ص ۴۹ مجموعہ اشتہارات ص ۲۹۸۔۲۹۷ ج ۳ روحانی خزائن ص ۷۷ ج ۷)

۱۴ اگست ۱۹۴۷ء کو جب مملکت پاکستان قائم ہوگئی تو مسلمانوں کو اس مسئلہ سے بے چینی ہوئی کہ قادیانی جو مرزا غلام احمد قادیانی کو نبی مان کر اسلام سے نکل چکے ہیں اور وہ خود بھی اہل اسلام کو کافر کہتے ہیں ان کا اس ملک میں بہ حیثیت مسلمان رہنا اور اس مملکت کے کلیدی عہدوں پر فائز رہنا کس طرح جائز ہے پاکستان کے ہر طبقہ اور ہر مکتب فکر کے مسلمانوں کا متفقہ مطالبہ تھا کہ قادیانیوں کو غیر مسلم اقلیت قرار دیا جائے پس ۱۹۵۳ء میں پاکستان کے تمام علماء کی طرف سے اس سلسلہ میں زبردست تحریک چلائی گئی۔ (تفسیر تبیان القرآن، سورہ احزاب، لاہور)

بَابُ مَاجَاءَ فِیْ شَعْرِ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَ سَلَّمَ

باب 3: نبی اکرم ﷺ کے بالوں کے بارے میں جو کچھ منقول ہے

22- حَدَّثَنَا علی بن حجرا نبانا اسمعیل ابن ابراهیم عن حمید عَنْ اَنَسِ بْنِ مَالِكٍ قَالَ كَانَ شَعْرُ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَ سَلَّمَ اِلٰی نِصْفِ اُذُنَیْهِ ۔

✧✧ حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں' نبی اکرم ﷺ کے بال نصف کانوں تک ہوتے تھے۔

23- حَدَّثَنَا هناد بن السری حَدَّثَنَا عبد الرحمن بن اَبِیْ الزناد عن هشام بن عوف عَنْ اَبِیْ عن عَآئِشَةَ رَضِیَ اللّٰه عنها قَالت كُنْتُ اَغْتَسِلُ اَنَا وَرَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَ سَلَّمَ مِنْ اِنَاءٍ وَاحِدٍ وَكَانَ لَهٗ شَعْرٌ فَوْقَ الْجُمَّةِ وَدُوْنَ الْوَفْرَةِ ۔

✧✧ سیّدہ عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا بیان کرتی ہیں' میں اور نبی اکرم ﷺ ایک ہی برتن سے غسل کیا کرتے تھے آپ کے بال کندھوں سے کچھ اوپر تھے اور کانوں سے کچھ نیچے تھے۔

Marfat.com

24- حَدَّثَنَا احمد بن منیع حَدَّثَنَا اَبُوْ قطن حَدَّثَنَا شعبة عَنْ اَبِیْ اسحق عن البراء بن عازب قَالَ كَانَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَ سَلَّمَ مَرْبُوْعًا بُعِيْدَ مَا بَيْنَ الْمَنْكِبَيْنِ وَكَانَتْ جُمَّتُهُ تَضْرِبُ شَحْمَةَ اُذُنَيْهِ .

✧✧ حضرت براء بن عازب رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں' نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم درمیانے قد کے مالک تھے آپ کے دونوں کندھوں کے درمیان فاصلہ تھا (یعنی سینہ مبارک کشادہ تھا) آپ کے بال کانوں کی لوتک آیا کرتے تھے۔

25- حَدَّثَنَا محمد بن بشار حَدَّثَنَا وهب بن جرير بن حازم حدثنی اَبِیْ عن قتادہ قَالَ قُلْتُ لِاَنَسٍ كَيْفَ كَانَ شَعْرُ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَ سَلَّمَ قَالَ لَمْ يَكُنْ بِالجَعْدِ وَلَا بِالسَّبْطِ كَانَ يَبْلُغُ شَعْرُهُ شَحْمَةَ اُذُنَيْهِ .

✧✧ حضرت قتادہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں' میں نے حضرت انس رضی اللہ عنہ سے دریافت کیا: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے بال کیسے تھے؟ انہوں نے جواب دیا: بہت زیادہ گنگھریالے بھی نہیں تھے اور بالکل سیدھے بھی نہیں تھے۔ آپ کے بال کانوں کی لوتک آتے تھے۔

26- حَدَّثَنَا محمد بن يحيىٰ بن اَبِیْ عُمَر المكی حَدَّثَنَا سفيان بن عيينة عَنْ اَبِیْ نَجِيْح عن مجاهدٍ عن ام هانی بنت اَبِیْ طالب قالت قَدِمَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَ سَلَّمَ عَلَيْنَا مَكَّةَ قَدْمَةً وَلَهُ اَرْبَعُ غَدَائِرَ .

✧✧ سیدہ ام ہانی بنت ابوطالب رضی اللہ عنہا بیان کرتی ہیں' نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم مکہ میں ہمارے ہاں تشریف لائے اس وقت آپ نے چار چوٹیاں بنائی ہوئی تھیں۔

27- حَدَّثَنَا سوید بن نصر حَدَّثَنَا عبد الله ابن المبارك عن معمر عن ثابت البنانی عَنْ اَنَسٍ اَنَّ شَعْرَ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَ سَلَّمَ كَانَ اِلٰى اَنْصَافِ اُذُنَيْهِ .

✧✧ حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں' نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے بال نصف کانوں تک آیا کرتے تھے۔

28- حَدَّثَنَا سوید بن نضر حَدَّثَنَا عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ الْمَبَارَكَ عن یونس ن زید عن الزهری حَدَّثَنَا عبيد الله بن عبد اللّٰه ابن عتبة بن عبد اللّٰه عن ابن عباس رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهُ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَ سَلَّمَ كَانَ يَسْدِلُ شَعْرَهُ وَكَانَ الْمُشْرِكُوْنَ يُفَرِّقُوْنَ رُؤُسَهُمْ وَكَانَ اَهْلُ الْكِتٰبِ يَسْدِلُوْنَ رُؤُسَهُمْ وَكَانَ يُحِبُّ مُوَافَقَةَ اَهْلِ الْكِتٰبِ فِيْمَا لَمْ يُؤْمَرْ فِيْهِ بِشَيْءٍ ثُمَّ فَرَّقَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَ سَلَّمَ رَاْسَهُ .

✧✧ حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما بیان کرتے ہیں' نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم پہلے اپنے بال پیچھے کی طرف لے جایا کرتے تھے اور مشرکین مانگ نکالا کرتے تھے۔ اہل کتاب بھی بال پیچھے کی طرف لے جایا کرتے تھے جس معاملے میں نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کو باقاعدہ کوئی حکم نہ ملا ہو آپ اس میں اہل کتاب کا ساتھ دیا کرتے تھے اس کے بعد نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے بھی مانگ نکالنا شروع کر دی۔

29- حَدَّثَنَا محمد بن بشار حَدَّثَنَا عبد الرحمٰن بن معدی عن ابراهیم بن نافع المکی عن ابن اَبِیْ نجیح عن مجاهد عن اِمِّ هَانِیَ قَالَتْ رَاَيْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَ سَلَّمَ ذَا ضَفَائِرَ اَرْبَعٍ .

✧✧ حضرت ام ہانی رضی اللہ عنہا بیان کرتی ہیں' میں نے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کو دیکھا ہے آپ نے چار مینڈھیاں بنائی

Marfat.com

ہوئی تھیں۔

موئے مبارک کے ساتھ صحابہء کرام رضوان اللہ تعالیٰ علیہم اجمعین کا معاملہ

حضرات صحابہء کرام رضی اللہ عنہم کو حجۃ الوداع یا کسی عمرہ میں حلق کے موقع پر یا عام حالات میں بال تراشنے کے موقع پر رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے موئے مبارک حاصل ہوئے، تو انھوں نے ان کو بحفاظت رکھا، اور ان سے برکت حاصل کرتے رہے۔

حضرت خالد بن الولید رضی اللہ عنہ نے عمرہ کے موقع پر رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے حاصل ہونے والے موئے مبارک اپنی ٹوپی میں سی کر رکھ دیے تھے، ان کی برکت سے جنگ میں کامیابی ان کے قدم چومتی تھی، علامہ عینی رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں۔

قد ذَكَرَ غيرُ واحدٍ أن خالدَ بنَ الوليدِ رضى الله عنه كانَ في قلنسوته شعْراتٌ من شعره صلى الله عليه وسلم فلذلك كان لا يقدم علىٰ وجه الّا فتح له(عمدة القاری)

کئی حضرات نے ذکر کیا ہے کہ حضرت خالد بن الولید رضی اللہ عنہ کی ٹوپی میں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے موئے مبارک میں سے کچھ موئے مبارک تھے، اسی وجہ سے حضرت خالد رضی اللہ عنہ جس جانب پیش قدمی فرماتے تھے، اُنھیں کامیابی حاصل ہوتی تھی۔

مجمع الزوائد میں ہے۔

عن جعفر بن عبد الله بن الحكم؛ أن خالدَ بنَ الوليدِ فَقَدَ قلنسوةً له يومَ اليرموكِ فقال اُطْلُبوها، فلم يَجِدُوها فقال اُطْلُبوها، فوَجَدُوها، فاذا هى قلنسوةٌ خَلِقَةً، فقال خالد اعتمر رسول الله صلى الله عليه وسلم فحَلَقَ رأسَه، فابتدَرَ الناسُ جوانبَ شعره، فسبقتُم الىٰ ناصِيَته، فجعلتُها فى هذه القلنسوةِ، فلم أشْهَدْ قتالا وهى معى الا رُزِقتُ النصرةَ.

قال الحافظ الهيثمىُّ رواه الطبرانى وأبو يعلىٰ بنحوه، ورجالُهما رجالُ الصحيح، وجعفر سَمِعَ من جماعةٍ من الصحابةِ، فلا أدرى سمع من خالدٍ أم لا(مجمع الزوائد)

جعفر بن عبداللہ بن الحکم سے مروی ہے، کہ حضرت خالد بن الولید رضی اللہ عنہ کی ٹوپی جنگِ یرموک کے موقع پر گم ہوگئی، اُنھوں نے لوگوں سے فرمایا اسے تلاش کرو لوگوں نے تلاش کرنے پر نہیں پائی۔ حضرت خالد رضی اللہ عنہ نے دوبارہ تلاش کرنے کا حکم فرمایا، اب کی بار لوگوں نے پالی، لوگوں نے دیکھا کہ وہ ایک بوسیدہ ٹوپی ہے۔ (اس کے باوجود جس اہتمام سے اسے تلاش کیا، کروایا، اس پر لوگوں کو تعجب ہوا، تو ان کے تعجب وحیرت کو ختم کرنے کے لیے) حضرت خالد رضی اللہ عنہ نے فرمایا: رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے عمرہ ادا فرمایا، اس کے بعد اپنے سرِ مبارک کا حلق کرایا، تو لوگ آپ کے سرمبارک کی مختلف جانبوں کے موئے مبارک کی طرف سبقت کی غرض سے بڑھے، پس میں نے آپ کے سرمبارک کے

Marfat.com

سامنے کی جانب کے بالوں کے لیے ان سب سے سبقت حاصل کر لی۔ پھر میں نے وہ موئے مبارک اس ٹوپی میں رکھ دیے، اس ٹوپی کے ساتھ جس جنگ میں شریک ہوا، اس میں مجھے کامیابی ہی ملی۔

قاضی عیاض رحمۃ اللہ علیہ، الشفاء میں فرماتے ہیں۔

كانتْ في قلنسوةِ خالد بنِ الوليدِ شعراتٌ من شعره صلى الله عليه وسلم، فسقطتْ قلنسوتُه في بعض حروبه، فشدَّ عليها شدةً انكر عليه أصحابُ النبي صلى الله عليه وسلم لكثرةِ من قتلٍ فيها، فقال لم اَفْعَلْها بسببِ القلنسوة بل لما تضمنته من شعره صلى الله عليه وسلم، لئلا اسلب (وفي نسخةتسلب)بر كتَها وتقع في أيدي المشر كين(الشفاء مع شرحه نسيم الرياض)

حضرت خالد بن الولید رضی اللہ عنہ کی ٹوپی میں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے موئے مبارک میں سے کچھ موئے مبارک تھے۔ ایک جنگ میں آپ کی ٹوپی گر گئی، تو اس کے لیے انھوں نے سخت حملہ کیا، (جو) نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے اصحاب (کو غیر معمولی معلوم ہوا، اس لیے انھوں) نے ان پر نکیر کی؛ کیوں کہ اس حملہ میں بہت آدمی قتل ہوئے۔ حضرت خالد رضی اللہ عنہ نے فرمایا، کہ میں نے یہ حملہ ٹوپی کی وجہ سے نہیں کیا؛ بلکہ اس میں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے موئے مبارک تھے، ان کی وجہ سے کیا تھا، کہ مبادا کہیں میں ان کی برکت سے محروم نہ ہو جاؤں اور یہ مبارک بال مشرکین کے ہاتھ میں پہنچ جائیں۔

حضرت معاویہ رضی اللہ عنہ کے متعلق منقول ہے، کہ آپ نے مرضِ وفات میں اپنے بیٹے یزید کو بلایا اور فرمایا:

يا بنيّ؛ اني صَحِبْتُ رسولَ الله صلى الله عليه وسلم، فخَرَجَ لحاجةٍ، فاتَّبعته باداوة، فكساني أحدَ ثوبيه الذي كان على جلده، فخبأته لهذا اليوم، وأخذَ رسولُ الله صلى الله عليه وسلم من اظفاره وشعره ذاتَ يوم فأخذتُه وخبأته لهذا اليومِ، فاذا أنامتُّ فاجعل ذلك القميصَ دونَ كفني ممّا يلي جلدي، وخُذْ ذلك الشعرَ والأظفارَ فاجعلْهُ في فمي وعلىٰ عيني ومواضع السجود مني(الاستيعاب)

اے بیٹے میں ایک مرتبہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے ہم راہ تھا، آپ حاجت کے لیے نکلے، میں چھاگل لے کر آپ کے پیچھے گیا، (اور وضو کرایا) تو آپ نے زیب تن کیے ہوئے دو کپڑوں میں سے ایک کپڑا مجھے عنایت فرمایا، وہ میں نے اس دن کے لیے چھپا رکھا تھا۔ (اسی طرح) رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ایک دن اپنے ناخن اور بال مبارک کاٹے، تو میں نے انھیں لے لیا تھا اور اس دن کے لیے حفاظت سے رکھ لیا تھا، تو تم اس قمیص کو میرے کفن کے نیچے میرے بدن سے متصل رکھ دینا۔ اور وہ بال اور ناخنِ مبارک لے کر میرے منہ میں اور میری آنکھوں اور سجدہ کی جگہوں پر رکھ دینا۔

حضرت عبداللہ بن زید رضی اللہ عنہ کو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی جانب سے موئے مبارک حاصل ہوئے تھے، انھوں نے بھی ان کو بحفاظت رکھا تھا، چناں چہ مسند احمد میں ہے:

عن محمدِ بنِ عبد الله بن زيدٍ أن اباهُ حدثه أنه شهد النبيَّ صلى الله عليه وسلم عندَ المنحر هو

Marfat.com

ورجل من قريشٍ وهو يقسم الأضاحي، فلم يصبه شيءٌ ولا صاحِبَه، فحَلَقَ رسولُ اللّٰه صلى اللّٰه عليه وسلم رأسَه في ثوبه فأعطاه فقسّم منه على رجالٍ، وقَلَّمَ اظفارَه فأعطاه صاحِبَه قال فانَّه عندنا مخضوبٌ بالحناء، والكتمِ يعني شعرَه (مسند أحمد)

محمد بن عبداللہ بن زید سے مروی ہے کہ ان کے والد عبداللہ بن زید رضی اللہ عنہ نے ان سے بیان کیا، کہ وہ اور ایک قریشی آدمی منحر کے پاس نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے قریب موجود تھے، دراں حالیکہ آپ قربانی کے جانور تقسیم فرما رہے تھے، ان کو اور ان کے ساتھی کو کوئی جانور نہیں ملا، رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے اپنے سرِ مبارک کا حلق اس طرح کرایا، کہ موئے مبارک آپ کے کپڑے میں گریں، آپ نے انھیں موئے مبارک عنایت فرمائے اور کچھ موئے مبارک دوسرے لوگوں میں تقسیم فرمائے۔ آپ نے اپنے ناخن مبارک تراشے، وہ ان کے ساتھی کو دیے۔ راوی فرماتے ہیں۔ وہ یعنی موئے مبارک ہمارے پاس ہیں، جو حناء اور ایک خاص قسم کے پودے کے رنگ سے رنگین ہیں۔

ام المومنین حضرت ام سلمہ رضی اللہ عنہا کے پاس رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے موئے مبارک محفوظ تھے، کسی کو نظر بد لگتی، یا کوئی بیمار ہوتا، تو پانی بھیجتے، موئے مبارک اس میں ڈال دیئے جاتے، لوگ وہ پانی استعمال کرتے، تو ان کی برکت سے شفاء مل جاتی؛ چنانچہ صحیح بخاری میں ہے:

حدَّثَنا مالكُ بن اسماعيلَ قال حدثَّنا اسرائيلُ، عن عثمانَ بنِ عبد اللّٰه بن موهب قال ارسلَني أهلي الى أم سلمةَ بقدحٍ من ماءٍ وقَبَضَ اسرائيلُ ثلاثَ أصابعَ من قصة (او فضة)، فيه (او فيها) شعرٌ من شعرِ النبي صلى اللّٰه عليه وسلم وكان اذا أصاب الانسانَ عينٌ أو شيءٌ بَعَثَ اليها مخضبه، فأطلعتُ في الجلجل، فرأيتُ شعراتٍ حُمْرًا (صحيح بخاري، كتاب اللباس، باب ما يذكر في الشيب)

امام بخاری رحمہ اللہ فرماتے ہیں، کہ ہم سے مالک بن اسماعیل نے، ان سے اسرائیل نے روایت بیان کی، وہ عثمان بن عبداللہ بن موہب سے نقل کرتے ہیں، کہ میرے گھر والوں نے مجھے پانی کا پیالہ دے کر ام المومنین حضرت ام سلمہ رضی اللہ عنہا کے پاس بھیجا (اور اسرائیل نے تین انگلیاں سکیڑیں) بالوں کے گچھے کی وجہ سے چاندی کے اس پیالہ کی وجہ سے، جس میں نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے موئے مبارک تھے۔

جب کسی انسان کو نظرِ بد لگتی، یا کوئی اور عارض و بیماری پیش آتی، تو ام المومنین حضرت ام سلمہ رضی اللہ عنہا کے پاس اپنے ٹب کو بھیجتا، عثمان بن عبداللہ فرماتے ہیں میں نے ڈبیہ میں جھانکا، تو میں نے سرخ موئے مبارک دیکھے۔

رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے موئے مبارک حضرات صحابہ کرام رضی اللہ عنہم سے بعد والوں کو حاصل ہوئے۔ چناں چہ صحیح بخاری میں ہے:

عَنِ ابنِ سيرينَ قال قلت لعَبِيدةَ عندنا من شعرِ النبي صلى اللّٰه عليه وسلم أصبناه مِن قبلِ انس او

Marfat.com

من قبل أهل انس فقال لأن تكون عندى شعرة منه أحب الىّ مِنَ الدنيا وما فيها (صحيح بخاری، كتاب الوضوء، باب الماء الذى يغسل به شعرُ الانسان)

حضرت محمد ابن سیرین رحمۃ اللہ علیہ سے مروی ہے، کہ میں نے عبیدہ (سلمانی) سے کہا ہمارے پاس نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے چند موئے مبارک ہیں، جو ہمیں حضرت انس رضی اللہ عنہ سے، یا کہا کہ حضرت انس رضی اللہ عنہ کے خاندان کی جانب سے حاصل ہوئے ہیں۔ عبیدہ سلمانی نے کہا میرے پاس آپ صلی اللہ علیہ وسلم کا ایک موئے مبارک ہونا مجھے دنیا و مافیہا سے زیادہ پسند ہوتا۔

حافظ عماد الدین ابن کثیر نے خلق قرآن کے مسئلہ میں حضرت امام احمد بن حنبل رحمۃ اللہ علیہ کی آزمائش کا ذکر کرتے ہوئے نقل فرمایا ہے، کہ معتصم کی خلقِ قرآن کی بات نہ ماننے پر اس نے کہا:

خُذُوهُ واخلعوه واسحبوه قال أحمدفأخذتُ وسحبتُ وخلعتُ وجيء بالعقابين والسياط وأنا انظر، وكان معي من شعراتِ النبي صلى الله عليه وسلم مصرورة في ثوبي، فجردوني منه وصرت بين العقابين (البداية والنهاية)

ان کو پکڑو اور کھینچو اور ان کے ہاتھ اکھیڑ دو، امام احمد رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں، کہ مجھے پکڑ کر کھینچا گیا اور میرے ہاتھ اکھیڑے گئے۔ اور میری نظروں کے سامنے تازیانے لگانے کے لیے دولکڑیاں اور کوڑے لائے گئے۔ میرے ساتھ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے موئے مبارک میں سے چند موئے مبارک تھے، جو میرے کپڑے میں بندھے (رکھے) ہوئے تھے، انھوں نے وہ کپڑا میرے بدن سے اتار لیا اور میں دولکڑیوں کے درمیان (معلق) ہوگیا۔

حافظ شمس الدین ذہبی رحمۃ اللہ علیہ نقل فرماتے ہیں:

قال وقد كانَ صار اليّ شعرٌ من شعرِ النبي صلى الله عليه وسلم في كُمّ قميصي، فوجّه اليّ اسحاقُ بنُ ابراهيمَ، يقول ما هذا المصرور؟ قلت شعرٌ من شعر رسولِ الله صلى الله عليه وسلم وسعى بعضهم ليخرق القميص عنّي، فقال المعتصم لاتخرقوه، فنزع، فظننت أنه انما دُرِىءَ عن القميصِ الخرقُ بالشعر (سير أعلام النبلاء)

امام احمد بن حنبل رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں، کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے موئے مبارک میں سے چند موئے مبارک مجھے حاصل ہوئے تھے، جو میرے کُرتے کی آستین میں تھے، اسحاق بن ابراہیم میرے پاس آکر کہنے لگا یہ بندھی (رکھی) ہوئی چیز کیا ہے؟ میں نے کہا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے چند موئے مبارک ہیں، خلیفہ کے آدمیوں میں سے ایک میرا کُرتا پھاڑنے کے لیے لپکا، تو معتصم نے کہا اس کو مت پھاڑو، پس کرتا اتار لیا گیا، میرے گمان میں موئے مبارک کی برکت کی وجہ سے کرتا پھاڑے جانے سے محفوظ رہا۔

Marfat.com

بَابُ مَاجَاءَ فِیْ تَرَجُّلِ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَ سَلَّمَ

باب 4: نبی اکرم ﷺ کے کنگھی کرنے کے بارے میں جو کچھ منقول ہے

30- حَدَّثَنَا اسحٰق بن موسٰی الانصاری حَدَّثَنَا معن بن عِیسٰی حَدَّثَنَا مالك بن انس عن هشام بن عروة عن ابیه عن عائشة رضی اللّٰه عنها قَالَتْ كُنْتُ اُرَجِّلُ رَأْسَ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَ سَلَّمَ وَ اَنَا حَائِضٌ۔

✧✧ سیّدہ عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا بیان کرتی ہیں' میں نبی اکرم ﷺ کے سرمبارک میں کنگھی کر دیا کرتی تھی حالانکہ میں اس وقت حالت حیض میں ہوتی تھی۔

31- حَدَّثَنَا یوسف بن عِیسٰی حَدَّثَنَا وکیع حَدَّثَنَا الربیع بن صبیح عَنْ یَزِیْدَ بن ابان هو الرقاشی عَنْ اَنَسِ بْنِ مَالِكٍ قَالَ كَانَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَ سَلَّمَ یُكْثِرُ دَهْنَ رَاسِه وَ تَسْرِیْحَ لِحْیَتِهٖ وَ یُكْثِرُ الْقِنَاعَ حَتّٰی كَانَ ثَوْبَه ثَوْبُ زَیَّاتٍ۔

✧✧ حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں' نبی اکرم ﷺ اکثر اپنے بالوں میں تیل لگا کر رکھتے تھے اور اپنی داڑھی مبارک میں کنگھی کیا کرتے تھے۔ آپ سر پر اکثر رومال باندھ کر رکھتے تھے وہ رومال یوں لگتا تھا جیسے تیل کا ہے۔

32- حَدَّثَنَا هناد بن السری حَدَّثَنَا ابو الاحوص عن اشعث بن اَبِی الشعثاء عن ابیه عن مسروقٍ عَنْ عَائِشَةَ رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهَا قَالَتْ اِنْ كَانَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَ سَلَّمَ لَیُحِبُّ التَّیَمُّنَ فِیْ طُهُوْرِهٖ اِذَا تَطَهَّرَ وَ فِیْ تَرَجُّلِهٖ اِذَا تَرَجَّلَ وَفِیْ انْتِعَالِهٖ اِذَا انْتَعَلَ۔

✧✧ حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا بیان کرتی ہیں' نبی اکرم ﷺ کو دائیں طرف سے وضو کا آغاز کرنا پسند تھا۔ جب آپ وضو کرتے تھے اور کنگھی کرنے میں جب آپ کنگھی کرتے تھے اور جوتا پہننے میں جب آپ جوتا پہنتے تھے (دائیں طرف سے آغاز کرنا پسند تھا)

33-حَدَّثَنَا محمد بن بشار حَدَّثَنَا یحیٰی بن سعید عن هشام بن حبان عن الحسن البصری عن عَبْدُ اللّٰهِ بْن مُغَفَّلٍ قَالَ نَهٰی رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَ سَلَّمَ عَنِ التَّرَجُّلِ اِلَّا غِبًّا۔

✧✧ حضرت عبداللہ بن مغفل رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں' نبی اکرم ﷺ نے کنگھی کرنے سے منع کیا ہے البتہ ایک آدھ دن کے وقفے سے (کنگھی کی جاسکتی ہے)

34- حَدَّثَنَا الحسن بن عرفة قَالَ حَدَّثَنَا عبد السلام بن حرب عَنْ یَزِیْدَ بن اَبِی خالد عَنْ اَبِی العلاء الاودی عن حمید بن عبد الرحمٰن عن رجل من اَصْحَابُ النَّبِیُّ صلی اللّٰه علیه و سَلَّمَ اَنَّ النَّبِیَّ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَ سَلَّمَ كَانَ یَتَرَجَّلُ غِبًّا۔

✧✧ حمید بن عبدالرحمٰن بیان کرتے ہیں' نبی اکرم ﷺ کے صحابہ کرام رضی اللہ عنہم میں سے ایک صحابی بیان کرتے ہیں' نبی

Marfat.com

اکرم ﷺ ایک آدھ دن کے وقفے کے بعد کنگھی کیا کرتے تھے۔

بَابُ مَاجَاءَ فِيْ شيب رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَ سَلَّمَ

باب 5: نبی اکرم ﷺ کے سر اور داڑھی کے سفید بالوں کے بارے میں جو کچھ منقول ہے

35- حَدَّثَنَا محمد بن بشار حَدَّثَنَا اَبُوْ دَاوُدَ حَدَّثَنَا همام عن قتادة قَالَ قُلْتُ لِاَنَسِ بْنِ مَالِكٍ هَلْ خَضَبَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَ سَلَّمَ قَالَ لَمْ يَبْلُغْ ذٰلِكَ اِنَّمَا كَانَ شَيْئًا فِيْ صُدْغَيْهِ وَلٰكِنْ اَبُوْبَكْرٍ خَضَبَ بِالْحِنَّاءِ وَالْكَتَمِ.

✧✧ حضرت قتادہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں میں نے حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہ سے دریافت کیا: کیا نبی اکرم ﷺ نے کبھی خضاب استعمال کیا؟ انہوں نے جواب دیا: اس کی نوبت ہی نہیں آئی کیونکہ نبی اکرم ﷺ کی کنپٹیوں پر کچھ بال سفید تھے البتہ حضرت ابوبکر رضی اللہ عنہ مہندی لگاتے تھے اور وسمہ استعمال کیا کرتے تھے۔

36- حَدَّثَنَا اسحق بن منصور و يحيٰى بن موسٰى قَالَا حَدَّثَنَا عبد الرزاق عن معمر عن ثابت عَنْ اَنَسٍ قَالَ مَاعَدَدْتُ فِيْ رَأْسِ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَ سَلَّمَ وَلِحْيَتِهٖ اِلَّا اَرْبَعَ عَشْرَةَ شَعْرَةً بَيْضَاءَ.

✧✧ حضرت انس رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں میں نے گنتی کی ہے نبی اکرم ﷺ کے سر مبارک اور داڑھی میں چودہ بال سفید تھے۔

37- حَدَّثَنَا محمد بن مثنى حَدَّثَنَا اَبُوْ دائود حَدَّثَنَا شعبة عن شيب رَسُوْلُ اللّٰه صلى اللّٰهِ عليه وَ سَلَّمَ فَقَالَ كَانَ اِذَا دَهَنَ رَأْسَهٗ لَمْ يُرَمِنْهُ شَيْبٌ فَاِذَا لَمْ يَدَّهِنْ رُءِيَ مِنْهُ.

✧✧ حضرت سماک بن حرب رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں میں نے حضرت جابر بن سمرہ رضی اللہ عنہ کو یہ بیان کرتے ہوئے سنا ہے ان سے نبی اکرم ﷺ کے سفید بالوں کے بارے میں دریافت کیا گیا تو انہوں نے جواب دیا: جب نبی اکرم ﷺ اپنے سر میں تیل لگاتے تھے تو کوئی سفید بال دکھائی نہیں دیتا تھا لیکن جب آپ تیل نہیں لگاتے تھے تو کچھ سفید بال نظر آتے تھے۔

38- حَدَّثَنَا محمد بن عمرو بن الوليد الكندى الكوفى حَدَّثَنَا يحيٰى بن ادم عن شريك عن عبيد الله بن عمر عن نافع عن ابن عمر قَالَ اِنَّمَا كَانَ شَيْبُ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَ سَلَّمَ نَحْوًا مِنْ عِشْرِيْنَ شَعْرَةً بَيْضَاءَ.

✧✧ حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہما بیان کرتے ہیں نبی اکرم ﷺ کے سفید بال بیس کے قریب تھے۔

39- حَدَّثَنَا ابو كريب محمد بن العلاء حَدَّثَنَا معاوية بن هشام عن شيبان عَنْ اَبِيْ اسحق عن عكرمة عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ قَالَ قَالَ اَبُوْبَكْرٍ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ قَدْ شِبْتَ قَالَ شَيَّبَتْنِيْ هُوْدٌ وَّالْوَاقِعَةُ وَالْمُرْسَلَاتُ وَ عَمَّ يَتَسَآءَلُوْنَ وَ اِذَا الشَّمْسُ كُوِّرَتْ.

✧✧ حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما بیان کرتے ہیں حضرت ابوبکر رضی اللہ عنہ نے عرض کی: یارسول اللہ (ﷺ)! آپ بوڑھے ہو

Marfat.com

رہے ہیں (یعنی آپ کے بال سفید ہو رہے ہیں) نبی اکرم ﷺ نے فرمایا: سورہ ھود، سورہ واقعہ، سورۂ مرسلات، سورہ عم یتساءلون اور سورۂ تکویر نے مجھے بوڑھا کر دیا ہے۔

40- حَدَّثَنَا سفین بن وکیع اَخْبَرَنَا محمد بن بشر عن علی بن صالح عَنْ اَبِیْ اسحق عَنْ اَبِیْ حجیفة قَالَ قَالُوْا یَا رَسُوْلَ اللّٰهِ نَرَاكَ قَدْ شِبْتَ قَالَ شَیَّبَتْنِیْ هُوْدٌ وَّاَخَوَاتُهَا ۔

✧✧ حضرت ابوجحیفہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں' لوگوں نے عرض کی: یارسول اللہ (ﷺ)! ہم دیکھ رہے ہیں کہ آپ بوڑھے ہو رہے ہیں۔ (یعنی آپ کے کچھ بال سفید ہو رہے ہیں) نبی اکرم ﷺ نے فرمایا: سورہ ھود اور اس جیسی دوسری سورتوں نے مجھے بوڑھا کر دیا ہے۔

41- حَدَّثَنَا علی بن حجر قَالَ انبأنا شعیب بن صفوان عن عبد الملك ابن عمیر عن ایاد بن لقیط العجلی عَنْ اَبِیْ رمثة التیمی تیم الرباب قَالَ اَتَیْتُ النَّبِیَّ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَ سَلَّمَ وَ مَعِیَ اِبْنٌ لِیْ قَالَ فَاُرِیْتُهٗ فَقُلْتُ لَمَّا رَاَیْتُهٗ هٰذَا نَبِیُّ اللّٰهِ وَ عَلَیْهِ ثَوْبَانِ اَخْضَرَانِ وَلَهٗ شَعْرٌ قَدْ عَلَاهُ الشَّیْبُ وَ شَیْبُهٗ اَحْمَرُ ۔

✧✧ حضرت ابورمثہ تیمی رضی اللہ عنہ' جو تیم رباب قبیلے سے تعلق رکھتے ہیں' وہ بیان کرتے ہیں' میں نبی اکرم ﷺ کی خدمت میں حاضر ہوا میرے ساتھ میرا بیٹا بھی تھا۔ مجھے آپ کی زیارت کرواؤں گی۔ جب میں نے آپ کو دیکھ لیا تو کہا: یہ اللہ کے نبی ہوں گے اس وقت آپ نے دو سبز کپڑے اوڑھ رکھے تھے اور آپ کے بال تھے جن پر بڑھاپے کا اثر نمایاں تھا۔ یہ سرخ رنگ کی شکل میں تھا۔

42- حَدَّثَنَا احمد بن منیع حَدَّثَنَا سریج ابن النعمان اَخْبَرَنَا حماد بن سَلَمَةَ عن سماك بن حرب قَالَ قِیْلَ لِجَابِرِ بْنِ سَمُرَةَ اَمَا کَانَ فِیْ رَاْسِ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَ سَلَّمَ شَیْبٌ قَالَ لَهُمْ یَکُنْ فِیْ رَاْسِ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَ سَلَّمَ شَیْبٌ اِلَّا شَعَرَاتٌ فِیْ مَفْرِقِ رَاْسِهٖ اِذَا ادَّهَنَ وَ رَاهُنَّ الدُّهْنَ ۔

✧✧ حضرت سماک بن حرب رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں' حضرت جابر بن سمرہ رضی اللہ عنہ سے کہا گیا' کیا نبی اکرم ﷺ کے سر مبارک میں سفید بال موجود تھے؟ انہوں نے جواب دیا: نبی اکرم ﷺ کے سر مبارک میں صرف چند ایک سفید بال موجود تھے جو مانگ نکالنے کی جگہ پر تھے۔ جب آپ تیل لگایا کرتے تھے تو تیل ان کو چھپا دیا کرتا تھا۔

بَابُ مَاجَاءَ فِیْ خِضَابِ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَ سَلَّمَ

باب 6: نبی اکرم ﷺ کے خضاب استعمال کرنے کے بارے میں جو کچھ منقول ہے

43- حَدَّثَنَا احمد بن منیع اَخْبَرَنَا هشیم اَخْبَرَنَاعبدالمالك بن عمیر ایاد بن لقیط قَالَ اخبرنی اَبُوْ رمثة قَالَ اتیت رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَ سَلَّمَ مَعَ ابْنٍ لِیْ فَقَالَ ابْنُكَ هذا فَقُلْتُ نَعَمْ اَشْهَدُ قَالَ لَا یَجْنِیْ عَلَیْكَ وَلَا تَجْنِیْ عَلَیْهِ قَالَ وَرَاَیْتُ الشَّیْبَ اَحْمَرَ

Marfat.com

قَالَ اَبُوْ عِيْسٰى هٰذَا اَحْسَنُ شَىْءٍ رُوِىَ فِى هٰذَا الْبَابِ وَاَفْسَرُ لِاَنَّ الرِّوَايَاتِ الصَّحِيْحَةَ اَنَّ النَّبِىَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَ سَلَّمَ لَمْ يَبْلُغِ الشَّيْبَ وَاَبُوْ رِمْثَةَ اسْمُهٗ رِفَاعَةُ ابْنُ يَثْرَبِىّ التَّيْمِىُّ.

✧✧ حضرت ابورمثہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں' میں اپنے بیٹے کے ساتھ نبی اکرم ﷺ کی خدمت میں حاضر ہوا آپ نے دریافت کیا: یہ تمہارا بیٹا ہے؟ میں نے عرض کی: جی ہاں! میں گواہی دیتا ہوں۔ نبی اکرم ﷺ نے فرمایا: یہ تمہاری سزا نہیں بھگتے گا اور تم اس کی سزا نہیں بھگتو گے۔

راوی بیان کرتے ہیں' میں نے نبی اکرم ﷺ کے سرخ بال دیکھے۔

امام ترمذی فرماتے ہیں یہ اس بارے میں منقول سب سے عمدہ روایت ہے جو زیادہ (بہتر طور پر) وضاحت کرتی ہے۔ کیونکہ مستند روایات سے یہ بات ثابت ہے کہ نبی اکرم کے بال (زیادہ تعداد میں) سفید ہوئے ہی نہیں تھے۔

حضرت ابورمثہ کا نام رفاعہ بن یثربی تیمی ہے۔

44- حَدَّثَنَا سفيٰن بن وكيع قَالَ اَخْبَرَنَا اَبِىْ عن شريك عن عثمان بن مرهب قَالَ سُئِلَ اَبُوْهُرَيْرَةَ هَلْ خَضَبَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَ سَلَّمَ قَالَ نَعَمْ

قَالَ اَبُوْ عِيْسٰى وَرَوٰى اَبُوْ عَوَانَةَ هٰذَا الْحَدِيْثَ عَنْ عُثْمَانَ بْنِ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ مَوْهَبٍ فَقَالَ عَنْ اُمِّ سَلَمَةَ.

✧✧ حضرت عثمان بن موہب رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں' حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے دریافت کیا گیا' نبی اکرم ﷺ نے خضاب استعمال کیا تھا؟ انہوں نے جواب دیا: جی ہاں۔

امام ترمذی فرماتے ہیں: ابوعوانہ نے اسی روایت کو عثمان بن عبداللہ بن موہب کے حوالے سے سیّدہ اُم سلمہ رضی اللہ عنہا سے نقل کیا ہے۔

45- حَدَّثَنَا ابراهيم بن هٰرون قَالَ انبأنا النضر بن زرارة عَنْ اَبِىْ جناب عن اياد بن لقيط عن الجهذمة امراة بشير بن الخصاصية قَالَتْ اَنَا رَاَيْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَ سَلَّمَ يَخْرُجُ مِنْ بَيْتِهٖ يَنْفُضُ رَاْسَهٗ وَ قَدِ اغْتَسَلَ وَ بِرَاْسِهٖ رَدْعٌ اَوْقَالَ رَدْغٌ مِنْ حِنَّاءٍ شَكَّ فِىْ هٰذَا الشَّيْخُ

✧✧ حضرت جہزمہ رضی اللہ عنہا جو حضرت بشیر بن خصاصیہ رضی اللہ عنہ کی اہلیہ ہیں' وہ بیان کرتی ہیں: میں نے نبی اکرم ﷺ کو دیکھا وہ اپنے گھر سے نکلے آپ اپنے سر مبارک سے پانی جھاڑ رہے تھے۔ آپ نے غسل کیا ہوا تھا اور آپ کے سر میں کچھ اثر تھا (راوی کو شک ہے شاید یہ الفاظ ہیں) مہندی کا اثر تھا۔ یہ شک اس شیخ کو ہے (یعنی راوی کے استاد کو ہے)

46- حَدَّثَنَا عَبْدُ اللّٰهِ بْن عبد الرحم انبأنا عمرو بن عاصم اَخْبَرَنَا حماد بن سَلَمَةَ انبأنا حميد عَنْ اَنَسٍ قَالَ رَاَيْتُ شَعْرَ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَ سَلَّمَ مَخْضُوْبًا

قَالَ حماد و اَخْبَرَنَا عَبْدُ اللّٰهِ بْن محمد بن عقيل رَاَيْتُ شَعْرَ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَ سَلَّمَ عند اَنَسِ بْنِ مَالِكٍ مَخْضُوْبًا.

Marfat.com

✧✧ حضرت انس رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں' میں نے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے بالوں پر خضاب لگا ہوا دیکھا ہے۔

حماد بیان کرتے ہیں' حضرت محمد بن عقیل رضی اللہ عنہ نے ہمیں یہ بات بتائی ہے' میں نے حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہ کے پاس نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے موئے مبارک دیکھے ہیں جن پر خضاب لگا ہوا تھا۔

بَابُ مَاجَاءَ فِیْ کحل رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَ سَلَّمَ

باب 7: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے سرمہ استعمال کرنے کے بارے میں جو کچھ منقول ہے

47- حَدَّثَنَا محمد بن حميد الرازى انبانا اَبُوْ دَاوٗدَ الطيالسى عن عباد بن منصور عن عكرمة عن ابن عباس رَضِیَ اللّٰه عنهما اَنَّ النَّبِیَّ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَ سَلَّمَ قَالَ اِكْتَحِلُوْا بِالْاِثْمِدِ فَاِنَّهٗ يَجْلُوا لْبَصَرَ وَ يُنْبِتُ الشَّعْرَ وَزَعَمَ اَنَّ النَّبِیَّ صَلى اللّٰهُ عَلَیْهِ وَ سَلَّمَ كَانَتْ لَهٗ مِكْحَلَةٌ يَكْتَحِلُ مِنْهَا كُلَّ لَيْلَةٍ ثَلٰثَةً فِیْ هٰذِهٖ وَ ثَلَاثَةً فِیْ هٰذِهٖ .

✧✧ حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما بیان کرتے ہیں' نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا ہے: سیاہ سرمہ استعمال کیا کرو کیونکہ یہ بینائی کو تیز کرتا ہے اور (پلکوں کے) بالوں کو اگاتا ہے۔

انہوں نے یہ بات بیان کی ہے۔ آپ کی سرمہ دانی تھی جس میں سے آپ رات کو سرمہ لگایا کرتے تھے۔ تین مرتبہ اس آنکھ میں اور تین مرتبہ اس آنکھ میں۔

48- حَدَّثَنَا عَبْدُ اللّٰهِ بْن الصباح الهاشمى البصرى اَخْبَرَنَا عبيد اللّٰه بن موسٰى اَخْبَرَنَا اسرائيل بن يونس عن عباد بن منصور ح وحَدَّثَنَا على بن حجر حَدَّثَنَا يزيد بن هٰرون انبانا عباد بن منصور عن عكرمة عن ابن عباس قَالَ كَانَ النَّبِیُّ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَ سَلَّمَ يَكْتَحِلُ قَبْلَ اَنْ يَّنَامَ بِالْاِثْمِدِ ثَلٰثًا فِیْ كُلِّ عَيْنٍ وَقَالَ يزيد بن هٰرون فى حديثه اَنَّ النَّبِیَّ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَ سَلَّمَ كَانَتْ لَهٗ مِكْحَلَةٌ يَكْتَحِلُ مِنْهَا عِنْدَ النَّوْمِ ثَلٰثًا فِیْ كُلِّ عَيْنٍ .

✧✧ حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما بیان کرتے ہیں' نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم رات کے وقت سونے سے پہلے ہر آنکھ میں تین مرتبہ سیاہ سرمہ لگایا کرتے تھے۔

یزید بن ہارون کی روایت میں یہ الفاظ ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کی سرمہ دانی تھی جس میں سے آپ رات کو ہر آنکھ میں تین مرتبہ' سونے سے پہلے' سرمہ لگایا کرتے تھے۔

49- حَدَّثَنَا احمد بن منيع انبانا محمد بن يزيد عن محمد بن اسحٰق عن محمد بن المنكدر عَنْ جَابِرٍ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَ سَلَّمَ عَلَيْكُمْ بِالْاِثْمِدِ عِنْدَ النَّوْمِ فَاِنَّهٗ يَجْلُوا لْبَصَرَ وَ يُنْبِتُ الشَّعْرَ .

✧✧ حضرت جابر رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں' نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا ہے: تم لوگ سوتے وقت سیاہ سرمہ استعمال کیا کرو کیونکہ یہ بینائی کو تیز کرتا ہے اور (پلکوں کے) بالوں کو اگاتا ہے۔

Marfat.com

50- حَدَّثَنَا قیتبة بن سعید قَالَ اَخبَرَنَا بشر بن المفضل عن عَبْدُ اللّٰہِ بْن عثمان بن خیثم عن سعید بن جبیر عن ابن عباس رضی اللہ عنهما قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَ سَلَّمَ اِنَّ خَیْرَ اَکْحَالِکُمْ اَلْاِثْمِدُ یَجْلُو الْبَصَرَ وَ یُنْبِتُ الشَّعْرَ ۔

✧✧ حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما بیان کرتے ہیں' نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا ہے: سب سے بہترین سرمہ سیاہ سرمہ ہے جو بینائی کو روشن کرتا ہے اور (پلکوں کے) بال اُگاتا ہے۔

51- حَدَّثَنَا ابراهیم بن المستمر البصری حَدَّثَنَا اَبُوْ عاصم عن عثمان بن عبد الملك عن سالم عن ابن عمر قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَ سَلَّمَ عَلَیْکُمْ بِالْاِثْمِدِ فَاِنَّہٗ یَجْلُو الْبَصَرَ وَ یُنْبِتُ الشَّعْرَ ۔

✧✧ حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہما بیان کرتے ہیں' نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا ہے: تم سیاہ سرمہ استعمال کیا کرو کیونکہ یہ بینائی کو تیز کرتا ہے اور (پلکوں کے) بالوں کو اگاتا ہے۔

بَابُ مَاجَاءَ فِی لِبَاسِ رَسُوْلِ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَ سَلَّمَ

باب 8: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے لباس کے بارے میں جو کچھ منقول ہے

52- حَدَّثَنَا محمد بن حمید الرازی انبانا افضل بن موسٰی و اَبُوْ تمیلة و زید بن حباب عَنْ عبد المومن بن خالد عن عَبْدُ اللّٰہِ بْن بریدة عَنْ اُمِّ سَلَمَةَ قَالَتْ

کَانَ اَحَبُّ الثِّیَابِ اِلٰی رَسُوْلِ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَ سَلَّمَ الْقَمِیْصَ ۔

حَدَّثَنَا علی بن حجر حَدَّثَنَا الفضل بن موسٰی عن عبد المومن بن خالد عن عَبْدُ اللّٰہِ بْن بریدة عن ام سَلَمَةَ قالت کَانَ اَحَبُّ الثِّیَابِ اِلٰی رَسُوْلِ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَ سَلَّمَ الْقَمِیْصَ حَدَّثَنَا زیاد بن ایوب البغدادی حَدَّثَنَا اَبُوْ تمیلة عن عبد المومن بن خالد عن عَبْدُ اللّٰہِ بْن بریدة عن امه عَنْ اُمِّ سَلَمَةَ قَالَتْ کَانَ اَحَبُّ الثِّیَابِ اِلٰی رَسُوْلِ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَ سَلَّمَ یَلْبَسُہُ الْقَمِیْصَ

قَالَ اَبُوْ عِیْسٰی هکذا قَالَ زیاد بن ایوب فی حدیثه عن عَبْدُ اللّٰہِ بْن بریدة عن امه عن ام سَلَمَةَ وهکذا روی غیر واحد عَنْ اَبِیْ تمیلة مثل روایة زیاد بن ایوب و اَبُوْ تمیلة یزید فی هذا الحدیث عن امه و هواصح ۔

✧✧ سیّدہ اُم سلمہ رضی اللہ عنہا بیان کرتی ہیں' نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے نزدیک سب سے پسندیدہ لباس قمیص تھی۔

ایک اور سند کے ہمراہ سیّدہ اُم سلمہ رضی اللہ عنہا سے یہ روایت منقول ہے نبی اکرم کا پسندیدہ لباس قمیص تھی۔

سیّدہ اُم سلمہ رضی اللہ عنہا بیان کرتی ہیں' نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم جو لباس پہنتے تھے اس میں آپ کو سب سے زیادہ پسند قمیص تھی۔

امام ترمذی فرماتے ہیں یہی روایت بعض دیگر اسناد کے ہمراہ منقول ہے۔ ابوتمیلہ نامی راوی نے اپنی والدہ کے حوالے سے جو

Marfat.com

روایت نقل کی ہے وہ مستند ہے۔

53- حَدَّثَنَا عَبْدُ اللّٰهِ بْن محمد بن الحجاج حَدَّثَنَا معاذ بن هشام حدثنی اَبِیْ عن بدیل العقیلی عن شهر بن حوشب عن اسماء بنت یزید قالت کَانَ کُمُّ قَمِیْصِ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَ سَلَّمَ اِلَی الرُّسْغِ ۔

✧✧ حضرت اسماء بنت یزید رضی اللہ عنہا بیان کرتی ہیں' نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کی قمیص کی آستین کلائی تک ہوتی تھیں۔

54- حَدَّثَنَا اَبُوْ عمار الحسین بن جریث حَدَّثَنَا اَبُوْ نعیم حَدَّثَنَا زهیر عن عروة بن عَبْدُ اللّٰهِ بْن قشیر عن معاویة بن قرة عن ابیه قَالَ اَتَیْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَ سَلَّمَ فِیْ رَهْطٍ مِنْ مُزَیْنَةَ لِنُبَایِعَهُ وَ اِنَّ قَمِیْصَهٗ لَمُطْلَقٌ اَوْ قَالَ زِرُّ قَمِیْصِهٖ مُطْلَقٌ قَالَ فَاَدْخَلْتُ یَدِیْ فِیْ جَیْبِ قَمِیْصِهٖ فَمَسَسْتُ الْخَاتَمَ ۔

✧✧ حضرت معاویہ بن قرہ رضی اللہ عنہ اپنے والد کا یہ بیان نقل کرتے تھے میں ''مزینہ'' قبیلے کے چند افراد کے ہمراہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں حاضر ہوا تاکہ ہم آپ کے دست اقدس پر اسلام قبول کرلیں تو آپ کی قمیص کھلی ہوئی تھی (راوی کو شک ہے شاید یہ الفاظ ہیں) آپ کی قمیص کا بٹن کھولا ہوا تھا۔

راوی بیان کرتے ہیں' میں نے اپنا ہاتھ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کی قمیص کے گریبان میں ڈالا اور مہر نبوت کو مس کیا۔

55- حَدَّثَنَا عبد بن حمید حَدَّثَنَا محمد بن الفضل حَدَّثَنَا حماد بن سَلَمَةَ عن حبیب بن الشهید عن الحسن عَنْ اَنَسِ بْنِ مَالِكٍ اَنَّ النَّبِیَّ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَ سَلَّمَ خَرَجَ وَ هُوَ مُتَّکِیٌٔ عَلٰی اُسَامَةَ بْنَ زَیْدٍ عَلَیْهِ ثُوْبٌ قِطْرِیٌّ قَدْ تَوَشَّحَ بِهٖ فَصَلّٰی بِهِمْ

وَقَالَ عَبْدُبْنُ حَمِیْدٍ قَالَ مُحَمَّدُ بْنُ الْفَضْلِ سَاَلَنِیْ یَحْیَی بْنُ مُعِیْنٍ عَنْ هٰذَا الْحَدِیْثِ اَوَّلَ مَا جَلَسَ اِلَیَّ فَقُلْتُ حَدَّثَنَا حَمَّادُ بْنُ سَلَمَةَ فَقَالَ لَوْ کَانَ مِنْ کِتَابِكَ فَقُمْتُ لِاُخْرِجَ کِتَابِیْ فَقَبَضَ عَلٰی ثَوْبِیْ ثُمَّ قَالَ اَمْلِهٖ عَلَیَّ فَاِنِّیْ اَخَافُ اَنْ لَا اَلْقَاكَ قَالَ فَاَمْلَیْتُهٗ عَلَیْهِ ثُمَّ اَخْرَجْتُ کِتَابِیْ فَقَرَأْتُ عَلَیْهِ ۔

✧✧ حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں' نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم باہر تشریف لائے۔ آپ نے حضرت اسامہ بن زید رضی اللہ عنہما سے ٹیک لگائی ہوئی تھی۔ آپ نے یمنی منقش چادر پہنی ہوئی تھی۔ آپ نے اسے کندھوں پر اوڑھا ہوا تھا آپ نے لوگوں کو نماز پڑھائی۔

عبد بن حمید' محمد بن فضل کا یہ بیان نقل کرتے ہیں' یحییٰ بن معین نے مجھ سے اس روایت کے بارے میں دریافت کیا' جب وہ پہلی مرتبہ میرے پاس بیٹھے تھے' تو میں نے جواب دیا: حماد بن سلمہ نے ہمیں یہ حدیث سنائی ہے۔ وہ بولے: اگر یہ تمہارے نوٹس میں ہے؟ (تو دکھاؤ) میں اپنے نوٹس نکالنے کے لیے اٹھا تو انہوں نے میرا کپڑا پکڑا اور بولے: یہ مجھے املاء کروادو۔ کیونکہ مجھے یہ اندیشہ ہے کہ میری تم سے دوبارہ ملاقات نہیں ہو سکے گی۔ میں نے انہیں املاء کروائی۔ پھر اپنے نوٹس نکالے اور انہیں (حدیث) پڑھ کر سنائی۔

56- حَدَّثَنَا سوید بن نصر حَدَّثَنَا عَبْدُ اللّٰهِ بْن عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ الْمُبَارِك عن سعید بن ایاس الجریری عَنْ

Marfat.com

اَبِیْ نضرۃ عَنْ اَبِی سَعِیْدِ نِالْخُدْرِیّ قَالَ کَانَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَ سَلَّمَ اِذَا اسْتَجَدَّ ثَوْبًا سَمَّاہُ بِاِسْمِہٖ عِمَامَۃً اَوْقَمِیْصًا اَوْرِدَآءً ثُمَّ یَقُوْلُ اَللّٰھُمَّ لَکَ الْحَمْدُ کَمَا کَسَوْتَنِیْہِ اَسْاَلُکَ خَیْرَہٗ وَ خَیْرَ مَا صُنِعَ لَہٗ وَ اَعُوْذُ بِکَ مِنْ شَرِّہٖ وَ شَرِّ مَا صُنِعَ لَہٗ ۔

✧✧ حضرت ابوسعید خدری رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں' نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم جب کوئی نیا کپڑا استعمال کرتے تھے تو اس کا نام لیتے تھے، عمامہ، قمیص پھر یہ دعا کرتے تھے:

''اے اللہ حمد تیرے لئے ہے جیسا کہ تو نے یہ مجھے پہننے کے لئے دیا ہے میں تجھ سے اس کی بھلائی اور جس کے لئے اسے بنایا گیا ہے۔ اس کی بھلائی کا سوال کرتا ہوں اور میں اس کے شر سے اور جس کے لئے اسے بنایا گیا ہے۔ اس کے شر سے تیری پناہ مانگتا ہوں''۔

57- حَدَّثَنَا ھشام بن یونس الکوفی انبانا القاسم بن مالك المزنی عن الجریری عَنْ اَبِیْ نضرۃ عَنْ اَبِیْ سعید الخدری عن النبی صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَ سَلَّمَ نَحْوَہٗ ۔ حَدَّثَنَا محمد بن بشارا نبانا معاذ بن ھشام حدثنی اَبِیْ عن قتادۃ عَنْ اَنَسِ بْنِ مَالِكٍ قَالَ کَانَ اَحَبُّ الثِّیَابِ اِلٰی رَسُوْلِ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَ سَلَّمَ یَلْبَسُہُ الْحِبَرَۃُ ۔

حَدَّثَنَا محمود بن غیلان عبد الرزاق انبانا سفیٰن عن عون بن اَبِیْ جُحَیْفَۃَ عَنْ اَبِیْہِ قَالَ رَاَیْتُ النَّبِیَّ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَ سَلَّمَ وَ عَلَیْہِ حُلَّۃٌ حَمْرَاءُ کَاَنِّیْ اَنْظُرُ اِلٰی بَرِیْقِ سَاقَیْہِ قَالَ سُفْیٰنُ اُرَاھَا حِبَرَۃً ۔

✧✧ حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں۔ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے نزدیک سب سے پسندیدہ لباس' جو آپ پہنتے تھے' یمنی چادر تھی۔

حضرت عون بن ابوجحیفہ رضی اللہ عنہ اپنے والد کا یہ بیان نقل کرتے ہیں' میں نے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کو دیکھا آپ نے اس وقت سرخ حلّہ پہن رکھا تھا۔ آپ کی پنڈلیوں کی چمک کا منظر آج بھی میری نگاہ میں ہے۔

سفیان نامی راوی بیان کرتے ہیں' میرا خیال ہے کہ وہ دھاری دار یمنی چادر تھی۔

58- حَدَّثَنَا علی بن خشرم حَدَّثَنَا عِیْسٰی بن یونس عن اسرائیل عَنْ اَبِیْ اسحٰق عَنِ الْبَرَاءِ بْنِ عَازِبٍ قَالَ مَارَاَیْتُ اَحَدًا مِّنَ النَّاسِ اَحْسَنَ فِیْ حُلَّۃٍ حَمْرَاءَ مِنْ رَسُوْلِ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَ سَلَّمَ اِنْ کَانَتْ جُمَّتُہٗ لَتَضْرِبُ قَرِیْبًا مِنْ مَنْکِبَیْہِ

✧✧ حضرت براء بن عازب رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں' میں نے سرخ حلّے میں نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم سے زیادہ خوبصورت کسی شخص کو نہیں دیکھا۔ آپ کے بال کندھوں کے قریب پہنچتے تھے۔

59- حَدَّثَنَا محمد بن بشار حَدَّثَنَا عبد الرحمن بن مھدی انبانا عبید اللہ بن ایاد عَنْ ابیہ عَنْ رِمْثَۃَ قَالَ رَاَیْتُ النَّبِیَّ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَ سَلَّمَ وَ عَلَیْہِ بُرْدَانِ اَخْضَرَانِ ۔

Marfat.com

✧✧ حضرت ابورمثہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں' میں نے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کی زیارت کی۔ اس وقت آپ نے دو سبز چادریں اُوڑھی ہوئی تھیں۔

60- حَدَّثَنَا عبد بن حميد حَدَّثَنَا عفان بن مسلم قَالَ انبانا عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ حَسَّان العنبرى عن جديته دحيبة وَ عليبة عن قيلة بنت مخرمة قَالَتْ رَأَيْتُ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَ سَلَّمَ وَ عَلَيْهِ اسْمَالُ مُلَيَّتَيْنَ كَانَتَا بِزَعْفَرَانٍ وَ قَدْ نَفَضَتْهُ وَ فِي الْحَدِيْثِ قِصَّةٌ طَوِيْلَةٌ .

✧✧ حضرت قیلہ بنت مخرمہ رضی اللہ عنہا بیان کرتی ہیں۔ میں نے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کو دیکھا ہے۔ اس وقت آپ نے دو پرانی چادریں اُوڑھی ہوئی تھیں۔ وہ دونوں زعفران سے رنگی ہوئی تھیں اور ان کا رنگ پھیکا پڑ چکا تھا۔

امام ترمذی رحمۃ اللہ علیہ بیان کرتے ہیں۔ اس حدیث میں طویل قصہ منقول ہے۔

61- حَدَّثَنَا قُتَيْبَةُ بن سعيد حَدَّثَنَا بشر بن المفضل عن عَبْدُ اللّٰهِ بْن عثمان بن خيثم عن سعيد بن جبير عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ رَضِيَ اللّٰهُ تَعَالٰى عَنْهُمَا قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَ سَلَّمَ عَلَيْكُمْ بِالْبَيَاضِ مِنَ الثِّيَابِ لِيَلْبَسْهَا اَحْيَاؤُكُمْ وَ كَفِّنُوْا فِيْهَا مَوْتَاكُمْ فَاِنَّهَا مِنْ خِيَارِ ثِيَابِكُمْ .

✧✧ حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما بیان کرتے ہیں' نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا ہے: تم سفید لباس پہنا کرو۔ تمہارے زندہ لوگ اسے پہنیں اور اسی میں تم اپنے مردوں کو کفن دو۔ یہ تمہارا بہترین لباس ہے۔

62- حَدَّثَنَا محمد بن بشار انبانا عبيد الرحمٰن بن مهدى حَدَّثَنَا سفين عن حبيب بن اَبِىْ ثابت عن ميمون ابن اَبِىْ شبيب عَنْ سَمُرَةَ بْنِ جُنْدَبٍ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَ سَلَّمَ اِلْبَسُوْا الْبَيَاضَ فَاِنَّهَا اَطْهَرُ وَ اَطْيَبُ وَ كَفِّنُوْا فِيْهَا مَوْتَاكُمْ .

✧✧ حضرت سمرہ بن جندب رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں' نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا ہے: سفید لباس پہنا کرو کیونکہ یہ صاف اور زیادہ پاکیزہ ہے اور اسی میں اپنے مردوں کو کفن دیا کرو۔

63- حَدَّثَنَا احمد بن منيع انبانا يحيٰى بن زكريا بن اَبِىْ زائدة حَدَّثَنَا اَبِىْ عن مصعب بن شيبة عن صفية بنت شيبة عَنْ عَائِشَةَ قَالَتْ خَرَجَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَ سَلَّمَ ذَاتَ غَدَاةٍ وَ عَلَيْهِ مِرْطٌ مِنْ شَعْرٍ اَسْوَدُ .

✧✧ حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا بیان کرتی ہیں' ایک دن نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم تشریف لائے آپ نے سیاہ رنگ کا کمبل اُوڑھا ہوا تھا۔

64- حَدَّثَنَا يوسف بن عِيْسٰى حَدَّثَنَا وكيع حَدَّثَنَا يونس بن اَبِىْ اسحٰق عن ابيه عن الشعبى عن عروة بن المغيرة ابن شعبة عن ابيه اَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَ سَلَّمَ لَبِسَ جُبَّةً رُوْمِيَّةً ضَيِّقَةَ الْكُمَّيْنِ .

✧✧ حضرت عروہ بن مغیرہ بن شعبہ رضی اللہ عنہ اپنے والد کا یہ بیان کرتے ہیں۔ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے رومی جبہ پہنا ہوا تھا جس کی آستین تنگ تھی۔

Marfat.com

بَابُ مَاجَاءَ فِیْ عَیْشِ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَیْهِ وَ سَلَّمَ

باب9: نبی اکرم ﷺ کے طرزِ زندگی کے بارے میں جو کچھ منقول ہے

65- حَدَّثَنَا قُتَیْبَةُ بن سعید حَدَّثَنَا حماد بن زید عن ایوب عن محمد بن سیرین قَالَ كُنَّا عِنْدَ اَبِیْ هُرَيْرَةَ وَ عَلَيْهِ ثَوْبَانِ مُمَشَّقَانِ مِنْ كَتَانٍ فَيَتَمَخَّطُ فِیْ اَحَدِهِمَا فَقَالَ بَخٍ بَخٍ يَتَمَخَّطُ اَبُوْهُرَيْرَةَ فِی الْكَتَانِ لَقَدْ رَاَيْتُنِیْ وَاِنِّیْ لَاَخِرُّ فِيْمَا بَيْنَ مِنْبَرِ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَ سَلَّمَ وَحُجْرَةِ عَآئِشَةَ مَغْشِيًّا عَلَیَّ فَيَجِیْءُ الْجَائِیْ فَيَضَعُ رِجْلَهٗ عَلٰی عُنُقِیْ يُرٰی اَنَّ بِیْ جُنُوْنًا وَّ مَا بِیْ جُنُوْنٌ وَّمَا هُوَ اِلَّا الْجُوْعُ ۔

✧✧ محمد بن سیرین رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں' ہم لوگ حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ کے پاس موجود تھے۔ انہوں نے ''کتان'' سے رنگے ہوئے دو کپڑے پہن رکھے تھے۔ ان میں سے ایک کپڑے کے ذریعے انہوں نے اپنی ناک صاف کی اور پھر بولے بہت خوب، بہت خوب، ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ! کتان کے ساتھ ناک صاف کر رہا ہے۔ مجھے اپنے بارے میں اچھی طرح یاد ہے میں نبی اکرم ﷺ کے منبر اور سیدہ عائشہ رضی اللہ عنہا کے حجرہ کے درمیان گرا ہوا تھا اور مجھ پر مدہوشی طاری تھی۔ کوئی شخص آیا اور اپنا پاؤں میری گردن پر رکھ دیا۔ یوں محسوس ہوتا تھا جیسے میں پاگل ہو چکا ہوں حالانکہ میں پاگل نہیں تھا اور صرف بھوک کی وجہ سے ایسا تھا۔

66- حَدَّثَنَا قُتَيْبَةُ حَدَّثَنَا جعفر بن سليمان الضعبی عَنْ مَالِكِ بْنِ دِيْنَارٍ قَالَ مَاشَبِعَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهِ عَلَيْهِ وَ سَلَّمَ مِنْ خُبْزٍ قَطُّ وَلَا لَحْمٍ اِلَّا عَلٰی ضَفَفٍ قَالَ مَالِكٌ سَاَلْتُ رَجُلًا مِنْ اَهْلِ الْبَادِيَةِ مَاالضَّفَفُ فَقَالَ اَنْ يَتَنَا وَلَ مَعَ النَّاسِ ۔

✧✧ حضرت مالک بن دینار رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں' نبی اکرم ﷺ نے کبھی بھی سیر ہو کر روٹی نہیں کھائی اور نہ ہی گوشت کھایا ہے البتہ لوگوں کے ساتھ مل کر کھالیا کرتے تھے۔

امام مالک رحمۃ اللہ علیہ بیان کرتے ہیں' میں نے ایک دیہاتی سے پوچھا لفظ ''ضفف'' کا کیا مطلب ہے؟ اس نے جواب دیا: لوگوں کے ساتھ بیٹھ کر کھانا۔

بَابُ مَاجَاءَ فِیْ خُفِّ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَ سَلَّمَ

باب10: نبی اکرم ﷺ کے موزے کے بارے میں جو کچھ منقول ہے

67- حَدَّثَنَا هناد بن السری حَدَّثَنَا وکیع عن دلھم بن صالح عن حجیر بن عبد اللّٰه عن ابن بریدة عن ابیه اَنَّ النَّجَاشِیَّ اَهْدٰی لِلنَّبِیِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَ سَلَّمَ خُفَّيْنِ اَسْوَدَيْنِ سَاذِجَيْنِ فَلَبِسَهُمَا ثُمَّ تَوَضَّاَ وَ مَسَحَ عَلَيْهِمَا ۔

✧✧ حضرت ابو بریدہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں' نبی اکرم ﷺ کی خدمت میں نجاشی نے دو سیاہ اور سادے موزے تحفے کے

Marfat.com

طور پر بھیجے۔ آپ نے انہیں پہن لیا پھر آپ نے وضو کیا اور ان دونوں پر مسح کیا۔

68- حَدَّثَنَا قُتَيْبَةُ بن سعيد حَدَّثَنَا يحيىٰ بن زكريا بن اَبِىْ زائدة عن الحسن بن عياش عَنْ اَبِىْ اسحٰق عن الشعبى قَالَ قَالَ الْمُغِيْرَةُ بْنُ شُعْبَةَ اَهْدٰى دِحْيَةُ لِلنَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَ سَلَّمَ خُفَّيْنِ فَلَبِسَهُمَا وَقَالَ اِسْرَائِيْلُ عَنْ جَابِرٍ عَنْ عَامِرٍ وَجُبَّةً فَلَبِسَهُمَا حَتّٰى تَخَرَّقَا قَالَا يَدْرِى النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَ سَلَّمَ اَذَكِىٌّ هُمَا اَمْ لَا قال اَبُوْعِيْسٰى هٰذا هو اَبُوْ اسحٰق الشيبانى واِسْمُهٗ سليمان ۔

✧✧ حضرت مغیرہ بن شعبہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں' حضرت دحیہ رضی اللہ عنہ نے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں تحفے کے طور پر دو موزے بھیجے۔ آپ نے انہیں پہن لیا۔

اسرائیل بیان کرتے ہیں' حضرت جابر رضی اللہ عنہ نے حضرت عامر رضی اللہ عنہ کے حوالے سے یہ روایت نقل کی ہے کہ ایک جبہ بھی بھیجا تھا۔ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ان دونوں کو استعمال کیا یہاں تک کہ وہ دونوں پرانے ہو گئے۔ راوی بیان کرتے ہیں' نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کو یہ بات معلوم نہیں تھی کہ وہ (جس جانور کی کھال سے) بنائے گئے ہیں کیا (اسے شرعی طور پر) ذبح کیا گیا تھا یا نہیں؟

امام ترمذی فرماتے ہیں: یہ راوی ابواسحاق شیبانی ہیں اور ان کا نام سلیمان ہے۔

بَابُ مَاجَاءَ فِىْ نَعْلِ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَ سَلَّمَ

باب 11: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے جوتوں کے بارے میں جو کچھ منقول ہے

69- حَدَّثَنَا محمد بن بشار حَدَّثَنَا ابوداوٗد حَدَّثَنَا همام عن قتادة قُلْتُ لِاَنَسِ بْنِ مَالِكٍ كَيْفَ كَانَ نَعْلُ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَ سَلَّمَ قَالَ لَهُمَا قِبَالَانِ ۔

✧✧ حضرت قتادہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں' میں نے حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہ سے دریافت کیا: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے جوتے کیسے تھے؟ انہوں نے فرمایا: ان دونوں پر دو تسمے لگے ہوئے تھے۔

70- حَدَّثَنَا ابوكريب محمد بن العلاء حَدَّثَنَا وكيع عن سفيان عن خالد الحذاء عن عَبْدُ اللّٰهِ بْنِ الحارث عن ابن عباس قَالَ كَانَ لِنَعْلِ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَ سَلَّمَ قِبَالَانِ مُثَنّٰى شِرَاكُهُمَا ۔

✧✧ حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما بیان کرتے ہیں' نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے جوتوں میں دو تسمے لگے ہوئے تھے جو دوہرے تھے۔

71- حَدَّثَنَا احمد بن منيع و يعقوب ابن ابراهيم حَدَّثَنَا اَبُوْ احمد الزبيرى حَدَّثَنَا عِيسٰى بن طهمان قَالَ اَخْرَجَ اِلَيْنَا اَنَسُ بْنُ مَالِكٍ نَعْلَيْنِ جَرْدَاوَيْنِ لَهُمَا قِبَالَانِ قَالَ فَحَدَّثَنِىْ ثَابِتٌ بَعْدَ عَنْ اَنَسٍ اَنَّهُمَا كَانَتَا نَعْلَىِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَ سَلَّمَ

✧✧ حضرت عیسیٰ بن طہمان رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں' حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہ نے بالوں کے بغیر دو جوتے نکال کر دکھائے۔

Marfat.com

راوی کہتے ہیں بعد میں حضرت ثابت رضی اللہ عنہ نے حضرت انس رضی اللہ عنہ کے حوالے سے یہ بات بتائی۔ یہ دونوں جوتے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے نعلین شریفین تھے۔

72- حَدَّثَنَا اسحق بن موسٰی الانصاری قَالَ حَدَّثَنَا معن قَالَ حَدَّثَنَا مالك حَدَّثَنَا سعيد بن اَبِی سعيد المقبری عن عبيد بن جريح انه قَالَ لابن عمر اَرَأَيْتُكَ تَلْبَسُ النِّعَالَ السِّبْتِيَّةَ قَالَ اِنِّی رَاَيْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَ سَلَّمَ يَلْبَسُ النِّعَالَ الَّتِیْ لَيْسَ فِيْهَا شَعْرٌ وَّيَتَوَ ضَّافِيْهَا فَاَنَا اُحِبُّ اَنْ اَلْبَسَهَا ۔

✧✧ عبید بن جریج بیان کرتے ہیں' انہوں نے حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہما سے کہا: میں نے آپ کو دیکھا ہے کہ آپ بالوں کے بغیر (چمڑے کے) جوتے پہنتے ہیں؟ تو انہوں نے بتایا: میں نے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کو دیکھا ہے: آپ ایسے جوتے پہنا کرتے تھے جس میں بال نہیں لگے ہوتے تھے اور آپ ان میں وضو بھی کرلیا کرتے تھے۔ اس لئے میں انہیں پہننا پسند کرتا ہوں۔

73- حَدَّثَنَا اسحق بن منصور حَدَّثَنَا عبد الرزاق عن معمر عن ابن اَبِیْ ذِئْبٍ عن صالح مولی التؤمة عَنْ اَبِیْ هُرَيْرَةَ قَالَ كَانَ لِنَعْلِ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَ سَلَّمَ قِبَالَانِ ۔

✧✧ حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں' نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے نعلین شریفین میں دو تسمے لگے ہوئے تھے۔

74- حَدَّثَنَا احمد بن منيع حَدَّثَنَا اَبُوْ احمد حَدَّثَنَا سفيٰن عن السدی حدثنی من سمع عمرو ابن حريث يَقُوْلُ رَاَيْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَ سَلَّمَ يُصَلِّیْ فِیْ نَعْلَيْنِ مَخْصُوْفَتَيْنِ ۔

✧✧ حضرت عمرو بن حریث رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں' میں نے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کو دیکھا ہے: آپ نے سلے ہوئے جوتے پہن کر نماز ادا کی۔

75- حَدَّثَنَا اسحق بن موسٰی الانصاری حَدَّثَنَا معن حَدَّثَنَا مالك عَنْ اَبِی الزناد عن الاعرج عَنْ اَبِیْ هُرَيْرَةَ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَ سَلَّمَ قَالَ لَا يَمْشِيَنَّ اَحَدُ كُمْ فِیْ نَعْلٍ وَاحِدٍ لِيَنْعَلْهُمَا جَمِيْعًا اَوْلِيُحْفِهِمَا جَمِيْعًا حَدَّثَنَا قيتبة عن مالك عَنْ اَبِی الزناد نَحْوَهٗ ۔

✧✧ حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں' نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا ہے: کوئی بھی شخص ایک جوتا پہن کر نہ چلے! یا دونوں پہن لے یا دونوں کو اتار دے۔

76- حَدَّثَنَا اسحق بن موسٰی حَدَّثَنَا معن حَدَّثَنَا مالك عَنْ اَبِی الزبير عن جابر اَنَّ النَّبِیَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَ سَلَّمَ نَهٰى اَنْ يَاكُلَ يَعْنِی الرَّجُلَ بِشِمَالِهٖ اَوْيَمْشِیْ فِیْ نَعْلٍ وَاحِدَةٍ ۔

✧✧ حضرت جابر رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں' نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے اس بات سے منع کیا ہے کہ کوئی شخص بائیں ہاتھ سے کھائے یا صرف ایک جوتا پہن کر چلے۔

77- حَدَّثَنَا قُتَيْبَةُ عن مالك ح و حَدَّثَنَا اسحق بن موسٰی حَدَّثَنَا معن حَدَّثَنَا مالك عَنْ اَبِی الزناد عن الاعرج عَنْ اَبِیْ هُرَيْرَةَ اَنَّ النَّبِیَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَ سَلَّمَ قَالَ اِذَا انْتَعَلَ اَحَدُ كُمْ فَلْيَبْدَ اْ بِالْيَمِيْنِ وَاِذَا نَزَعَ فَلْيَبْدَأْ

Marfat.com

بِالشِّمَالِ فَلْتَكُنِ الْيُمْنٰى اَوَّلَهُمَا تُنعَلُ وَاٰخِرَهُمَا تُنْزَعُ ۔

✧✧ حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں' نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا ہے: جب کوئی شخص جوتا پہنے تو دائیں طرف پہلے پہنے اور جب اتارے تو بائیں طرف سے پہلے اتارے۔ پہنتے ہوئے دایاں حصہ پہلے ہونا چاہئے اور اتارتے ہوئے دایاں حصہ بعد میں ہونا چاہیے۔

78- حَدَّثَنَا ابوموسٰی محمد بن المثنٰی حَدَّثَنَا محمد بن جعفر حَدَّثَنَا شعبة حَدَّثَنَا اشعث وهو ابن اَبِیْ الشعثاء عن ابيه عن مسروق عَنْ عَائِشَةَ رَضِیَ اللّٰهُ عَنهَا قَالَتْ كَانَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَ سَلَّمَ يُحِبُّ التَّيَمُّنَ مَا اسْتَطَاعَ فِیْ تَرَجُّلِهٖ وَ تَنَعُّلِهٖ وَ طُهُوْرِهٖ ۔

✧✧ حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا بیان کرتی ہیں' نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کنگھی کرنے، جوتا پہننے اور وضو کرنے میں جہاں تک ہو سکتا تھا دائیں طرف سے آغاز کرنا پسند کرتے تھے۔

79- حَدَّثَنَا محمد بن مرزوق اَبُوْ عبد اللّٰه حَدَّثَنَا عبد الرحمٰن بن قيس اَبُوْ معاوية انبانا هشام عن محمد عَنْ اَبِیْ هُرَيْرَةَ قَالَ كَانَ لِنَعلِ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَ سَلَّمَ قِبَالَانِ وَاَبِیْ بَكْرٍ وَ عُمَرَ رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهُمَا وَ اَوَّلُ مَنْ عَقَدَ عَقْدًا وَّاحِدًا عُثْمَانُ رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهُ ۔

✧✧ حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں' نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے نعلین شریفین، حضرت ابوبکر رضی اللہ عنہ کے اور حضرت عمر رضی اللہ عنہ کے جوتوں کے دو تسمے ہوا کرتے تھے۔

حضرت عثمان غنی رضی اللہ عنہ نے سب سے پہلے ایک تسمہ لگانا شروع کیا۔

بَابُ مَاجَاءَ فِیْ ذِكْرِ خَاتَمِ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَ سَلَّمَ

باب 12: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کی انگوٹھی کے بارے میں جو کچھ منقول ہے

80- حَدَّثَنَا قُتَيْبَةُ بن سعيد و غيرواحد عن عَبْدُ اللّٰهِ بْن واهب عن يونس عن ابن شهاب عَنْ اَنَسِ بْنِ مَالِكٍ قَالَ كَانَ خَاتَمُ النَّبِیِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَ سَلَّمَ مِنْ وَرِقٍ وَكَانَ فَصُّهٗ حَبَشِيًّا ۔

✧✧ حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں' نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کی انگوٹھی چاندی سے بنی ہوئی تھی اور اس کا نگینہ حبشہ کے پتھر کا تھا۔

81- حَدَّثَنَا قُتَيْبَةُ حَدَّثَنَا اَبُوْ عوانة عَنْ اَبِیْ بشر عن نافع عَنْ ابْنِ عُمَرَ اَنَّ النَّبِیَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَ سَلَّمَ اتَّخَذَ خَاتَمًا مِنْ فِضَّةٍ فَكَانَ يَخْتِمُ بِهٖ وَلَا يَلْبَسُهٗ

قَالَ اَبُوْعِيْسٰى ابوبشر اسمه جعفر بن اَبِیْ وحشية ۔

✧✧ حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہما بیان کرتے ہیں' نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے چاندی کی انگوٹھی بنوائی تھی اور اس کے ذریعے مہر لگوایا

Marfat.com

کرتے تھے آپ اسے پہنتے نہیں تھے۔

امام ترمذی فرماتے ہیں: ابوالبشر کا نام جعفر بن ابووشیہ ہے۔

82- حَدَّثَنَا محمود بن غیلان حَدَّثَنَا حفص بن عمر بن عبید هو الطنافسی حَدَّثَنَا زهیر عن حمید عَنْ اَنَسٍ قَالَ كَانَ خَاتَمُ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَ سَلَّمَ مِنْ فِضَّةٍ فَصُّهُ مِنْهُ ۔

✧✧ حضرت انس رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں' نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کی انگوٹھی چاندی سے بنی ہوئی تھی اور اس کا نگینہ بھی چاندی سے بنا ہوا تھا۔

83- حَدَّثَنَا اسحق بن منصور حَدَّثَنَا معاذ بن هشام حدثنی اَبِیْ عن قتادة عَنْ اَنَسِ بْنِ مَالِكٍ قَالَ لَمَّا اَرَادَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَ سَلَّمَ اَنْ يَكْتُبَ اِلَى الْعَجَمِ قِيْلَ لَهٗ اِنَّ الْعَجَمَ لَا يَقْبَلُوْنَ اِلَّا كِتَابًا عَلَيْهِ خَاتَمٌ فَاصْطَنَعَ خَاتَمًا فَكَاَنِّيْ اَنْظُرُ اِلٰى بَيَاضِهٖ فِيْ كَفِّهٖ ۔

✧✧ حضرت انس رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں' جب نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے عجمی حکمرانوں کو خط لکھنے کا ارادہ کیا تو آپ کو بتایا گیا کہ عجمی (حکمران) صرف اسی خط کو قبول کرتے ہیں' جس پر مہر لگی ہوئی ہو تو نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے مہر بنوائی۔ آپ کی ہتھیلی میں اس کی سفیدی کا منظر آج بھی میری نگاہ میں ہے۔

84- حَدَّثَنَا محمد بن یحیٰی حَدَّثَنَا محمد بن عبد الله الانصاری حدثنی اَبِیْ عن ثمامة عَنْ اَنَسِ بْنِ مَالِكٍ قَالَ كَانَ نَقْشُ خَاتَمِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَ سَلَّمَ مُحَمَّدٌ سَطْرٌ وَّرَسُوْلٌ سَطْرٌ وَّاللّٰهُ سَطْرٌ ۔

✧✧ انہی سے یہ روایت بھی منقول ہے۔ وہ بیان کرتے ہیں' نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کی انگوٹھی کا نقش یہ تھا۔ محمد ایک لائن میں تھا لفظ رسول دوسری لائن میں تھا۔ لفظ اللہ تیسری لائن میں تھا۔

85- حَدَّثَنَا نصر بن علی الجهضمی اَبُوْ عمرو انبانا نوح بن قیس عن خالد بن قیس عن قتاده عَنْ اَنَسٍ اَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَ سَلَّمَ كَتَبَ اِلٰى كِسْرٰى وَ قَيْصَرَ وَ النَّجَاشِيِّ فَقِيْلَ لَهٗ اِنَّهُمْ لَا يَقْبَلُوْنَ كِتَابًا اِلَّا بِخَاتَمٍ فَصَاغَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَ سَلَّمَ خَاتَمًا حَلْقَتُهٗ فِضَّةٌ وَّ نُقِشَ فِيْهِ مُحَمَّدٌ رَسُوْلُ اللّٰهِ ۔

✧✧ حضرت انس رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں' نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے کسریٰ و قیصر اور نجاشی کو خط لکھا آپ کو بتایا گیا کہ یہ لوگ اس خط کو قبول کرتے ہیں' جس پر مہر لگی ہوئی ہو تو نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے مہر بنوائی جس کا حلقہ چاندی سے بنا ہوا تھا اور آپ نے اس میں "محمد رسول اللہ" نقش کروایا تھا۔

86- حَدَّثَنَا اسحق بن منصور انبانا سعید بن عامر و الحجاج بن منهال عن همام عن ابن جریج عن الزهری عَنْ اَنَسِ ابْنِ مَالِكٍ اَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَ سَلَّمَ كَانَ اِذَا دَخَلَ الْخَلَاءَ نَزَعَ خَاتَمَهٗ ۔

✧✧ حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں' نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم جب بیت الخلاء میں تشریف لے جاتے تھے تو اپنی انگوٹھی اتار دیا کرتے تھے۔

Marfat.com

87- حَدَّثَنَا اسحق بن منصور رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهُ حَدَّثَنَا عَبْدُ اللّٰهِ بْن نمیر حَدَّثَنَا عبید الله بن عمر عن نافع عَنِ ابْنِ عُمَرَ قَالَ اتَّخَذَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَ سَلَّمَ خَاتَمًا مِنْ وَرِقٍ فَكَانَ فِی يَدِهٖ ثُمَّ كَانَ فِی يَدِ اَبِی بَكْرٍ وَ عُمَرَ ثُمَّ كَانَ فِی يَدِ عُثْمَانَ رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهُمْ حَتّٰى وَقَعَ فِی بِئْرِ اَرِيْسٍ نَقْشُهٗ مُحَمَّدٌ رَسُوْلُ اللّٰهِ ۔

✧✧ حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہما بیان کرتے ہیں' نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے چاندی کی انگوٹھی بنوائی۔ وہ آپ کے ہاتھ میں رہی پھر حضرت ابوبکر رضی اللہ عنہ پھر حضرت عمر رضی اللہ عنہ کے ہاتھ میں رہی پھر حضرت عثمان رضی اللہ عنہ کے ہاتھ میں رہی یہاں تک کہ وہ ''اریس'' نامی کنویں میں گر گئی۔ اس پر ''محمد رسول اللہ'' نقش تھا۔

بَابُ مَاجَاءَ فِیْ اَنَّ النَّبِیَّ اللّٰهُ عَلَيْهِ وَ سَلَّمَ كان يَتَخَتَّمُ فی يَمينه

باب 13: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم دائیں ہاتھ میں انگوٹھی پہنتے تھے

88- حَدَّثَنَا محمد بن سهل بن عسكر البغدادی و عَبْدُ اللّٰهِ بْن عبد الرحمٰن قَالَا اَخْبَرَنَا يحيىٰ بن حسان حَدَّثَنَا سليمان بن بلال عن شريك بن عَبْدُ اللّٰهِ بْن اَبِیْ نمر عن ابراهيم بن عَبْدُ اللّٰهِ بْن حسنين عن ابيه عن علی بن اَبِیْ طالب رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهُ اَنَّ النَّبِیَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَ سَلَّمَ كَانَ يَلْبَسُ خَاتَمَهٗ فِیْ يَمِيْنِهٖ ۔

حَدَّثَنَا محمد بن يحيىٰ حَدَّثَنَا احمد بن صالح حَدَّثَنَا عَبْدُ اللّٰهِ بْن وهب عن سليمان بن بلال عن شريك بن عَبْدُ اللّٰهِ بْن اَبِیْ نمر نحوه ۔

✧✧ حضرت علی بن ابوطالب رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں' نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم اپنی انگوٹھی دائیں ہاتھ میں پہنا کرتے تھے۔

یہی روایت ایک اور سند کے ہمراہ بھی منقول ہے۔

89- حَدَّثَنَا احمد بن منيع حَدَّثَنَا يزيد بن هارون عن حماد بن سَلَمَةَ قَالَ رَاَيْتُ ابْنَ اَبِیْ رَافِعٍ يَتَخَتَّمُ فِیْ يَمِيْنِهٖ فَسَاَلْتُهٗ عَنْ ذٰلِكَ فَقَالَ رَاَيْتُ عَبْدَ اللّٰهِ بْنَ جَعْفَرٍ يَتَخَتَّمُ فِیْ يَمِيْنِهٖ وَقَالَ عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ جَعْفَرٍ كَانَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَ سَلَّمَ يَتَخَتَّمُ فِیْ يَمِيْنِهٖ ۔

✧✧ حماد بن سلمہ بیان کرتے ہیں' میں نے حضرت ابن ابی رافع رضی اللہ عنہ کو دیکھا کہ وہ اپنے دائیں ہاتھ میں انگوٹھی پہنتے ہیں۔ میں نے ان سے اس بارے میں دریافت کیا تو انہوں نے جواب دیا: میں نے حضرت عبداللہ بن جعفر رضی اللہ عنہ کو دیکھا ہے وہ اپنے دائیں ہاتھ میں انگوٹھی پہنتے تھے اور حضرت عبداللہ بن جعفر رضی اللہ عنہ نے یہ بات بیان کی ہے کہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم بھی اپنے دائیں ہاتھ میں انگوٹھی پہنا کرتے تھے۔

90- حَدَّثَنَا موسىٰ بن يحيىٰ انبانا عَبْدُ اللّٰهِ بْن نمير انبانا ابراهيم بن الفضل عن عَبْدُ اللّٰهِ بْن محمد بن عقيل عن عَبْدُ اللّٰهِ بْن جعفر رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهُ اَنَّ النَّبِیَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَ سَلَّمَ كَانَ يَتَخَتَّمُ فِیْ يَمِيْنِهٖ ۔

Marfat.com

✧✧ حضرت عبداللہ بن جعفر رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں' نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم اپنے دائیں ہاتھ میں انگوٹھی پہنا کرتے تھے۔

91- حَدَّثَنَا اَبُوْ الخطاب زیاد بن یحییٰ حَدَّثَنَا عَبْدُ اللّٰهِ بْن میمون عن جعفر بن محمد عن ابیه عن جابر بن عبد الله اَنَّ النَّبِیَّ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَ سَلَّمَ كَانَ یَتَخَتَّمُ فِیْ یَمِیْنِهٖ

✧✧ حضرت جابر بن عبداللہ رضی اللہ عنہما بیان کرتے ہیں' نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم اپنے دائیں ہاتھ میں انگوٹھی پہنا کرتے تھے۔

92- حَدَّثَنَا محمد بن حمید الرازی حَدَّثَنَا جریر عن محمد بن اسحق عن الصلت بن عبد الله قَالَ كَانَ ابْنُ عَبَّاسٍ یَتَخَتَّمُ فِیْ یَمِیْنِهٖ وَلَا اَخَالُهٗ اِلَّا قَالَ كَانَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَ سَلَّمَ یَتَخَتَّمُ فِیْ یَمِیْنِهٖ ۔

✧✧ حضرت ابوصلت بن عبداللہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں' حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما اپنے دائیں ہاتھ میں انگوٹھی پہنا کرتے تھے اور میرا خیال ہے کہ انہوں نے یہ بات بیان کی ہے کہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم بھی اپنے دائیں ہاتھ میں انگوٹھی پہنا کرتے تھے۔

93- حَدَّثَنَا محمد بن اَبِی عمر حَدَّثَنَا سفین عن ایوب بن موسٰی عن نافع رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهُ عن ابن عمر اَنَّ النَّبِیَّ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَ سَلَّمَ اِتَّخَذَ خَاتَمًا مِنْ فِضَّةٍ فَجَعَلَ فَصَّهٗ مِمَّا یَلِیْ كَفَّهٗ وَ نَقَشَ فِیْهِ مُحَمَّدٌ رَسُوْلُ اللّٰهِ وَنَهٰی اَنْ یَّنْقُشَ اَحَدٌ عَلَیْهِ وَ هُوَ الَّذِیْ سَقَطَ مِنْ مُعَیْقِیْبٍ فِیْ بِیْرِ اَرِیْسٍ

✧✧ حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہما بیان کرتے ہیں' نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے چاندی کی انگوٹھی بنوائی اور اس کا نگینہ ہتھیلی کی سمت میں رکھا۔ آپ نے اس میں لفظ محمد، رسول، اللہ نقش کروایا۔ آپ نے اس بات سے منع کیا کہ کوئی شخص اس کے مطابق نقش کروائے یہ وہی انگوٹھی ہے جو معیقیب (نامی صاحب سے) ''اریس'' کے کنوئیں میں گرگئی تھی۔

94- حَدَّثَنَا قُتَیْبَةُ بن سعید رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ حَدَّثَنَا حاتم بن اسمعیل عن جعفر بن محمد عن ابیه قَالَ كَانَ الْحَسَنُ وَالْحُسَیْنُ رَضِیَ اللّٰهُ تعالٰی عنهما یَتَخَتَّمَانِ فِیْ یَسَارِهِمَا ۔

✧✧ حضرت جعفر بن محمد رضی اللہ عنہ (یعنی امام جعفر صادق) اپنے والد (امام باقر) کا یہ بیان نقل کرتے ہیں' امام حسن رضی اللہ عنہ اور امام حسین رضی اللہ عنہ یہ دونوں حضرات اپنے بائیں ہاتھ میں انگوٹھی پہنا کرتے تھے۔

95- حَدَّثَنَا عَبْدُ اللّٰهِ بْن عبد الرحمٰن حَدَّثَنَا محمد بن عِیْسٰی وهوا بن الطباع حَدَّثَنَا عباد بن العوام عن سعید بن اَبِیْ عروبة عن قتادة عَنْ اَنَسِ بْنِ مَالِكٍ اَنَّ النَّبِیَّ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَ سَلَّمَ تَخَتَّمَ فِیْ یَمِیْنِهٖ

✧✧ حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں' نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم اپنے دائیں ہاتھ میں انگوٹھی پہنا کرتے تھے۔

96- قَالَ اَبُوْعِیْسٰی هٰذا حدیث غریب لا نعرفه من حدیث سعید بن اَبِیْ عروبة عن قتادة عن انس عن النبی صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَ سَلَّمَ نحوهٰذا الامن هذا الوجه وروی بعض اصحاب قتادة عن قتادة عن انس ان النبی صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَ سَلَّمَ تَخَتَّمَ فِیْ یَسَارِهٖ وهو حدیث لا یصح ایضًا ۔

✧✧ امام ترمذی فرماتے ہیں' یہ حدیث غریب ہے۔ اور اسی ایک سند کے حوالے سے منقول ہے۔ قتادہ نے یہ روایت نقل کی ہے۔ حضرت انس رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں' نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم بائیں ہاتھ میں انگوٹھی پہنتے تھے۔

Marfat.com

امام ترمذی رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں: یہ حدیث مستند نہیں ہے۔

97- حدثنا محمد بن عبید المحاربی حدثنا عبد العزیز بن اَبِیْ حازم عن موسٰی بن عقبة عن نافع عن ابن عمر قَالَ اِتَّخَذَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَ سَلَّمَ خَاتَمًا مِنْ ذَهَبٍ فَكَانَ يَلْبَسُهُ فِيْ يَمِيْنِهِ فَاتَّخَذَ النَّاسُ خَوَاتِيْمَ مِنْ ذَهَبٍ فَطَرَحَهُ وَقَالَ لَا اَلْبَسُهُ اَبَدًا فَطَرَحَ النَّاسُ خَوَاتِيْمَهُمْ ۔

✧✧ حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہما بیان کرتے ہیں' نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے سونے کی انگوٹھی بنوائی۔ آپ نے اسے بائیں ہاتھ میں پہننا شروع کیا لوگوں نے بھی سونے کی انگوٹھیاں بنوالیں تو نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے اس انگوٹھی کو اتار دیا اور فرمایا: اب میں اسے کبھی نہیں پہنوں گا تو لوگوں نے بھی اپنی انگوٹھیوں کو اتار دیا۔

بَابُ مَاجَاءَ فِيْ صِفَةِ سَيْفِ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَ سَلَّمَ

باب 14: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کی تلوار کے بارے میں جو کچھ منقول ہے

98- حَدَّثَنَا محمد بن بشار حَدَّثَنَا وهب بن جریرا نبانا اَبِیْ عن قتادة عن انس قَالَ كَانَ قَبِيْعَةُ سَيْفِ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَ سَلَّمَ مِنْ فِضَّةٍ ۔

✧✧ حضرت انس رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں' نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کی تلوار کا قبضہ چاندی سے بنا ہوا تھا۔

99- حَدَّثَنَا محمد بن بشار حَدَّثَنَا معاذ بن هشام حدثنی اَبِیْ عن قتادہ عن سعید بن اَبِیْ الحسن قَالَ كَانَتْ قَبِيْعَةُ سَيْفِ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَ سَلَّمَ مِنْ فِضَّةٍ ۔

✧✧ سعید بن ابوالحسن بیان کرتے ہیں' نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کی تلوار کا قبضہ چاندی سے بنا ہوا تھا۔

100- حَدَّثَنَا اَبُوْ جعفر محمد بن صدران البصری حَدَّثَنَا طالب بن حجیر رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ عن هود و هوابن عَبْدُ اللّٰهِ بْن سعید عن جده قَالَ دَخَلَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَ سَلَّمَ مَكَّةَ يَوْمَ الْفَتْحِ وَ عَلٰى سَيْفِهِ ذَهَبٌ وَّ فِضَّةٌ قَالَ طَالِبٌ فَسَاَلْتُهُ عَنِ الْفِضَّةِ فَقَالَ كَانَتْ قَبِيْعَةُ السَّيْفِ فِضَّةً ۔

✧✧ ہود' یہ حضرت عبداللہ بن سعید کے صاحبزادے ہیں۔ اپنے دادا کے حوالے سے نقل کرتے ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم فتح مکہ کے موقع پر جب مکہ میں داخل ہوئے تو آپ نے جو تلوار اٹھائی ہوئی تھی اس پر سونا اور چاندی لگے ہوئے تھے۔

طالب نامی راوی بیان کرتے ہیں' میں نے چاندی کے بارے میں دریافت کیا تو انہوں نے فرمایا: اس تلوار کا قبضہ چاندی کا تھا۔

101- حَدَّثَنَا محمد بن شجاع البغدادی حَدَّثَنَا ابوعبیدة الحداد عن عثمان بن سعد عَنِ ابْنِ سِيْرِيْنَ قَالَ صَنَعْتُ سَيْفِيْ عَلٰى سَيْفِ سَمُرَةَ بْنِ جُنْدُبٍ وَزَعَمَ سَمُرَةُ اَنَّهُ صَنَعَ سَيْفَهُ عَلٰى سَيْفِ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَ سَلَّمَ وَكَانَ حَنَفِيًّا

حَدَّثَنَا عقبه بن مکرم البصری حَدَّثَنَا محمد بکر عن عثمان بن سعد بهذا الاسناد نحوه ۔

Marfat.com

✧✧ ابن سیرین بیان کرتے ہیں' میں نے اپنی تلوار حضرت سمرہ بن جندب رضی اللہ عنہ کی تلوار کی طرح بنوائی تھی اور حضرت سمرہ رضی اللہ عنہ نے یہ بات بیان کی ہے کہ انہوں نے اپنی تلوار نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کی تلوار کی طرح بنوائی تھی اور وہ بنوحنیف (قبیلے سے تعلق رکھنے والی مخصوص طرز کی تلواروں) جیسی تھی۔

یہی روایت ایک اور سند کے ہمراہ بھی منقول ہے۔

بَابُ مَاجَاءَ فِیْ صِفَةِ دِرْعِ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَ سَلَّمَ

باب15: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کی ''زرہ'' کے بارے میں جو کچھ منقول ہے

102- حَدَّثَنَا اَبُوْ سعید عَبْدُ اللّٰهِ بْن سعید الاشجّ حَدَّثَنَا یونس بن بکیر عن محمد بن اسحق عن یحییٰ بن عباد بن عَبْدُ اللّٰهِ بْن الزبیر عن ابیه عن جده عَبْدُ اللّٰهِ بْن الزبیر عَنِ الزُّبَیْرِ بْنِ الْعَوَامِ قَالَ کَانَ عَلَی النَّبِیِّ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَ سَلَّمَ یَوْمَ اُحُدٍ دِرْعَانِ فَنَهَضَ اِلَی الصَّخْرَةِ فَلَمْ یَسْتَطِعْ فَاَقْعَدَ طَلْحَةَ تَحْتَهٗ فَصَعِدَ النَّبِیُّ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَ سَلَّمَ حَتّٰی اسْتَوٰی عَلَی الصَّخْرَةِ قَالَ فَسَمِعْتُ النَّبِیَّ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَ سَلَّمَ یَقُوْلُ اَوْجَبَ طَلْحَةُ رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهُ ۔

✧✧ حضرت زبیر بن عوام رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں' غزوۂ اُحد کے دن نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے دو زرہیں پہنی ہوئی تھیں۔ آپ ایک چٹان پر چڑھنے لگے لیکن چڑھ نہیں سکے۔ آپ نے حضرت طلحہ رضی اللہ عنہ کو اپنے نیچے بٹھایا اور پھر نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم چڑھ گئے جب آپ چٹان پر سیدھے ہو کر بیٹھ گئے تو میں نے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کو یہ ارشاد فرماتے ہوئے سنا: طلحہ نے (اپنے لئے جنت) واجب کر لی ہے۔

103- حَدَّثَنَا احمد بن اَبِیْ عمر حَدَّثَنَا سفیٰن بن عیینة عَنْ یَزِیْدَ بن خصیفة عن السائب بن یزید اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَ سَلَّمَ کَانَ عَلَیْهِ یَوْمَ اُحُدٍ دِرْعَانِ قَدْ ظَاهَرَ بَیْنَهُمَا ۔

✧✧ حضرت سائب بن یزید رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں' غزوۂ اُحد کے موقع پر نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے دو زرہیں پہنی ہوئی تھیں۔ ایک دوسری کے اوپر پہنی ہوئی تھی۔

بَابُ مَاجَاءَ فِیْ صِفَةِ مِغْفَرِ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَ سَلَّمَ

باب16: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے ''خود'' کے بارے میں جو کچھ منقول ہے

104- حَدَّثَنَا قُتَیْبَةُ بن سعید حَدَّثَنَا مالك بن انس عن ابن شهاب عَنْ اَنَسِ بْنِ مَالِكٍ اَنَّ النَّبِیَّ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ دَخَلَ مَکَّةَ وَ عَلَیْهِ مِغْفَرٌ فَقِیْلَ لَهٗ هٰذَا ابْنُ خَطَلٍ مُتَعَلِّقٌ بِاَسْتَارِ الْکَعْبَةِ فَقَالَ اقْتُلُوْهُ ۔

✧✧ حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں' نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم جب مکہ میں داخل ہوئے تو آپ نے ''خود'' پہنا ہوا تھا

Marfat.com

آپ سے کہا گیا کہ ابن خطل کعبہ کے پردوں کے پیچھے چھپا ہوا ہے۔ نبی اکرم ﷺ نے فرمایا: اسے قتل کردو۔

105- حَدَّثَنَا عِيسَى بن احمد حَدَّثَنَا عَبْدُ اللّٰهِ بْن وهب حدثني مالك بن انس عن ابن شهاب عَنْ اَنَس بْنِ مَالِكٍ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَ سَلَّمَ دَخَلَ مَكَّةَ عَامَ الْفَتْحِ وَ عَلٰى رَاْسِهِ الْمِغْفَرُ قَالَ فَلَمَّا نَزَعَهُ جَاءَ هُ رَجُلٌ فَقَالَ ابْنُ خَطَلٍ مُتَعَلِّقٌ بِاَسْتَارِ الْكَعْبَةِ قَالَ اُقْتُلُوْهُ

قَالَ ابْنُ شِهَاب وَ بَلَغَنِيْ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَ سَلَّمَ لَمْ يَكُنْ يَوْمَئِذٍ مُحْرِمًا ۔

✧✧ انہی سے یہ روایت بھی منقول ہے' نبی اکرم ﷺ فتح مکہ کے موقع پر جب مکہ میں داخل ہوئے تو آپ کے سر پہ ''خود'' تھا۔ راوی بیان کرتے ہیں' آپ نے اسے اتارا تو ایک شخص آیا اور عرض کی' ابن خطل کعبہ کے پردوں کے پیچھے چھپا ہوا ہے۔ نبی اکرم ﷺ نے فرمایا: اسے قتل کردو۔

ابن شہاب بیان کرتے ہیں' مجھے یہ اطلاع ملی ہے: نبی اکرم ﷺ اس وقت حالت احرام میں نہیں تھے۔

بَابُ مَاجَاءَ فِيْ صِفَةِ عِمَامَةِ رَسُوْلِ اللّٰه صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَ سَلَّمَ

باب 17: نبی اکرم ﷺ کے عمامے کے بارے میں جو کچھ منقول ہے

106- حَدَّثَنَا محمد بن بشار حَدَّثَنَا عبد الرحمٰن بن مهدی عن حماد بن سَلَمَةَ و حَدَّثَنَا محمود بن غيلان حَدَّثَنَا وكيع عن حماد بن سَلَمَةَ عَنْ اَبِىْ زبير عَنْ جَابِرٍ قَالَ دَخَلَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَ سَلَّمَ مَكَّةَ يَوْمَ الْفَتْحِ وَ عَلَيْهِ عِمَامَةٌ سَوْدَاءُ ۔

✧✧ حضرت جابر رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں' نبی اکرم ﷺ فتح مکہ کے موقع پر مکہ میں داخل ہوئے تو آپ نے سیاہ عمامہ باندھا ہوا تھا۔

107- حَدَّثَنَا ابن اَبِىْ عمر حَدَّثَنَا سفيان عن مساور الوراق عن جعفر بن عمرو بن حريث عن ابيه قَالَ رَاَيْتُ عَلٰى رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَ سَلَّمَ عِمَامَةً سَوْدَاءَ ۔

✧✧ حضرت جعفر بن عمرو بن حریث رضی اللہ عنہ اپنے والد کا یہ بیان نقل کرتے ہیں' میں نے نبی اکرم ﷺ کے سر مبارک پر سیاہ عمامہ دیکھا ہے۔

108- حَدَّثَنَا محمود بن غيلان و يوسف بن عِيسَى قَالَا حَدَّثَنَا وكيع عن مساور الوراق عن جعفر بن عمرو بن حريث عن ابيه اَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَ سَلَّمَ خَطَبَ النَّاسَ وَ عَلَيْهِ عِمَامَةٌ سَوْدَاءُ ۔

✧✧ انہی سے یہ روایت بھی ہے نبی اکرم ﷺ نے لوگوں کو خطبہ دیا اس وقت آپ نے سیاہ عمامہ باندھا ہوا تھا۔

109- حَدَّثَنَا هارون بن اسحٰق الهمدانی حَدَّثَنَا يحيٰى بن محمد المدينی عن عبد العزيز بن محمد عن عبيد الله بن عمر عن نافع عن ابن عمر قَالَ كَانَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَ سَلَّمَ اِذَا اعْتَمَّ سَدَلَ عِمَامَتَهُ

Marfat.com

بَيْنَ كَتِفَيْهِ

قَالَ نَافِعٌ وَّكَانَ ابْنُ عُمَرَ يَفْعَلُ ذٰلِكَ

قَالَ عُبَيْدُ اللّٰهِ وَرَاَيْتُ الْقَاسِمَ ابْنَ مُحَمَّدٍ وَّسَالِمًا يَفْعَلَانِ ذٰلِكَ ۔

✧✧ حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہما بیان کرتے ہیں' نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم جب عمامہ باندھتے تھے تو اس عمامہ کا شملہ دونوں کندھوں کے درمیان رکھا کرتے تھے۔

نافع رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں' حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہما بھی ایسا ہی کیا کرتے تھے۔

عبیداللہ کہتے ہیں میں نے قاسم بن محمد اور سالم کو بھی ایسا ہی کرتے دیکھا ہے۔

110- حَدَّثَنَا يوسف بن عيسٰى حَدَّثَنَا وكيع حَدَّثَنَا ابوسليمان و هو عبد الرحمٰن بن الغسيل عن عكرمة عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمَا اَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَ سَلَّمَ خَطَبَ النَّاسَ وَ عَلَيْهِ عِمَامَةٌ دَسْمَاءُ ۔

✧✧ حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما بیان کرتے ہیں' نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے لوگوں کو خطبہ دیا۔ اس وقت آپ نے (سر مبارک پر) سیاہ پٹی لپیٹی ہوئی تھی۔

بَابُ مَاجَاءَ فِيْ صِفَةِ اِزَارِ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَ سَلَّمَ

باب 18: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے تہبند کے بارے میں جو کچھ منقول ہے

111- حَدَّثَنَا احمد بن منيع حَدَّثَنَا اسمٰعيل بن ابراهيم حَدَّثَنَا ايوب عن حميد بن هلال عَنْ اَبِىْ بُرْدَةَ قَالَ اَخْرَجَتْ اِلَيْنَا عَآئِشَةُ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهَا كِسَاءً مُّلَبَّدًا وَّاِزَارًا غَلِيْظًا فَقَالَتْ قُبِضَ رُوْحُ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَ سَلَّمَ فِيْ هٰذَيْنِ ۔

✧✧ حضرت ابو بردہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں۔ سیدہ عائشہ رضی اللہ عنہا نے ہمارے سامنے ایک پیوند لگی ہوئی چادر نکالی اور ایک موٹا تہبند نکالا اور بتایا: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کی روح مبارکہ ان دو کپڑوں میں قبض ہوئی تھی۔

112- حَدَّثَنَا محمود بن غيلان حَدَّثَنَا ابوداؤد عن شعبة عن الاشعث بن سليم قَالَ سَمِعْتُ عَمَّتِيْ تُحَدِّثُ عَنْ عَمِّهَا قَالَ بَيْنَمَا اَنَا اَمْشِيْ بِالْمَدِيْنَةِ اِذَا اِنْسَانٌ خَلْفِيْ يَقُوْلُ اِرْفَعْ اِزَارَكَ فَاِنَّهٗ اَتْقٰى وَ اَبْقٰى فَالْتَفَتُّ فَاِذَا هُوَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَ سَلَّمَ فَقُلْتُ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ اِنَّمَا هِيَ بُرْدَةٌ مَلْحَاءُ قَالَ اَمَالَكَ فِيَّ اُسْوَةٌ فَنَظَرْتُ فَاِذَا اِزَارُهٗ اِلٰى نِصْفِ سَاقَيْهِ ۔

✧✧ حضرت اشعث بن سلیم رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں' میں نے اپنی پھوپھی کو یہ بیان کرتے ہوئے سنا ہے۔ انہوں نے اپنے چچا کے حوالے سے یہ روایت نقل کی ہے ایک مرتبہ میں مدینہ منورہ میں جارہا تھا میرے پیچھے سے کسی نے کہا: اپنا تہبند اوپر کرلو کیونکہ یہ پرہیزگاری کے لیے زیادہ مناسب ہے اور (کپڑا بھی) زیادہ دیر تک (محفوظ رہتا ہے) میں نے مڑ کر دیکھا تو وہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم

Marfat.com

تھے۔ میں نے عرض کی: یارسول اللہ (ﷺ)! یہ ایک عام سی چادر ہے۔ نبی اکرم ﷺ نے فرمایا: کیا تمہارے لئے میرا عمل نمونہ نہیں ہے؟ (راوی کہتے ہیں) میں نے جائزہ لیا تو آپ کا تہبند نصف پنڈلیوں تک تھا۔

113– حَدَّثَنَا سوید بن نصر حَدَّثَنَا عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ الْمُبَارِكَ عن موسى بن عبيدة عن اياس بن سَلْمَةَ بن الاكوع عن ابيه قَالَ كَانَ عُثْمَانُ يَاتَزِرُ اِلٰى اَنْصَافِ سَاقَيهِ

وَقَالَ هٰكذا كَانَتْ اِزْرَةُ صَاحِبِيْ يَعْنِى النَّبِىَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيهِ وَ سَلَّمَ ۔

✧✧ حضرت ایاس بن سلمہ بن اکوع رضی اللہ عنہ اپنے والد کا یہ بیان نقل کرتے ہیں' حضرت عثمان غنی رضی اللہ عنہ نصف پنڈلی تک تہبند باندھا کرتے تھے۔

وہ بیان کرتے ہیں' میرے آقا یعنی نبی اکرم ﷺ کا تہبند بھی اسی طرح ہوتا تھا۔

114– حَدَّثَنَا قُتَيبَةَ حَدَّثَنَا ابوالاحوص عَنْ اَبِىْ اسحق عن مسلم بن نذير عَنْ حُذَيْفه ابْنِ الْيَمَانِ قَالَ اَخَذَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيهِ وَ سَلَّمَ بِعَضَلَةِ سَاقِىْ اَوْسَاقِهٖ فَقَالَ هٰذَا مَوْضِعُ الْاِزَارِ فَاِنْ اَبَيْتَ فَاَسْفَلَ فَاِنْ اَبَيْتَ فَلَاحَقَّ لِلْاِزَارِ فِى الْكَعْبَيْنِ ۔

✧✧ حضرت حذیفہ بن یمان رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں' نبی اکرم ﷺ نے میری پنڈلی (راوی کو شک ہے یا شاید یہ الفاظ ہیں) اپنی پنڈلی پر رکھ کر فرمایا: یہ تہبند باندھنے کی جگہ ہے اور اگر تم نہیں کرتے تو اس سے نیچے کرلو اور اگر نہیں کرتے تو پھر ٹخنوں پر تہبند رکھنے کی کوئی گنجائش نہیں ہے۔

بَابُ مَاجَاءَ فِىْ مِشْيَةِ رَسُوْلِ اللّٰه صَلَّى اللّٰهُ عَلَيهِ وَ سَلَّمَ

باب 19: نبی اکرم ﷺ کے چلنے کے بارے میں جو کچھ منقول ہے

115– حَدَّثَنَا فتيبة بن سيعد حَدَّثَنَا ابن لهيعة عَنْ اَبِىْ يونس عَنْ اَبِىْ هُرَيْرَةِ قَالَ مَارَأَيْتُ شَيْئًا اَحْسَنَ مِنْ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيهِ وَسَلَّمَ كَاَنَّ الشَّمْسَ تَجْرِىْ فِىْ وَجْهِهٖ وَمَا رَاَيْتُ اَحَدًا اَسْرَعَ فِىْ مِشْيَةٍ مِّنْ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيهِ وَسَلَّمَ كَاَنَّمَا الْاَرْضُ تُطْوٰى لَهٗ اِنَّا لَنُجْهِدُ اَنْفُسَنَا وَاِنَّهٗ لَغَيْرُ مُكْتَرِثٍ ۔

✧✧ حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں' میں نے نبی اکرم ﷺ سے زیادہ خوبصورت کسی کو نہیں دیکھا۔ یوں لگتا تھا جیسے آپ کے چہرہ مبارک میں سورج چلتا ہے اور میں نے آپ سے زیادہ تیز رفتار اور کسی کو نہیں دیکھا گویا کہ زمین آپ کے لئے لپیٹ لی جاتی تھی۔ ہم بمشکل (آپ کے ساتھ) چلا کرتے تھے اور آپ کسی تکلف کے بغیر چلتے تھے۔

116– حَدَّثَنَا علی بن حجر و غير وَاحِد قالوا حَدَّثَنَا عيسى بن يونس عن عمر ابن عبد الله مولىٰ غفرة حدثنى ابراهيم ابن محمد من ولد على بن اَبِىْ طالب رَضِىَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ كَانَ عَلِىٌّ اِذَا وَصَفَ النَّبِىَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيهِ وَسَلَّمَ قَالَ اِذَا مَشٰى تَقَلَّعَ كَاَنَّمَا يَنْحَطُّ مِنْ صَبَبٍ ۔

Marfat.com

✧✧ ابراہیم بن محمد جو حضرت علی بن ابو طالب رضی اللہ عنہ کی اولاد میں سے ہیں بیان کرتے ہیں' حضرت علی رضی اللہ عنہ نے جب نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے اوصاف بیان کرنا شروع کیے تو اس میں یہ بات بتائی کہ جب آپ چلتے تھے تو جھک کر چلتے تھے یوں جیسے بلندی سے نیچے اتر رہے ہوں۔

117- حَدَّثَنَا سفیان بن وکیع قَالَ حَدَّثَنَا اَبِیْ عن المسعودی عن عثمان بن مسلم بن هرمز عن نافع بن جبیر بن مطعم عن علی بن اَبِیْ طالب رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ كَانَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اِذَا مَشٰى تَكَفَّأَ تَكَفُّؤًا كَاَنَّمَا يَنْحَطُّ مِنْ صَبَبٍ .

✧✧ حضرت علی بن ابو طالب رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں' نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم جب چلا کرتے تھے تو آگے کی طرف جھک کر چلتے تھے جیسے بلندی سے نیچے اتر رہے ہوں۔

بَابُ مَاجَاءَ فِیْ تَقَنُّعِ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَ سَلَّمَ

باب 20: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے رومال (سر پر باندھنے) کے بارے میں جو کچھ منقول ہے

118- حَدَّثَنَا یوسف بن عیسی حَدَّثَنَا وکیع حَدَّثَنَا الربیع بن صبیح عَنْ يَزِيْدَ ابن ابان عَنْ اَنَسِ بْنِ مَالِكٍ قَالَ كَانَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يُكْثِرُ الْقِنَاعَ كَاَنَّ ثَوْبَهُ ثَوْبُ زَيَّاتٍ .

حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں' نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم (سر مبارک پر) اکثر رومال باندھا کرتے تھے آپ کا رومال یوں ہوتا تھا جیسے تیل سے بنا ہوا ہے۔ (یعنی وہ تیل میں بھیگا رہتا تھا)

بَابُ مَاجَاءَ فِیْ جِلْسَةِ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَ سَلَّمَ

باب 21: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے بیٹھنے کے بارے میں جو کچھ منقول ہے

119- حَدَّثَنَا عبد بن حمید ابنانا عفان بن مسلم حَدَّثَنَا عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ حسان عن جدتیه عن قیلة بنت محزمة اَنَّهَا رَأَتْ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِی الْمَسْجِدِ وَ هُوَ قَاعِدٌ الْقُرْفُصَاءَ قَالَتْ فَلَمَّا رَاَيْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ الْمُتَخَشِّعُ فِی الْجِلْسَةِ اُرْعِدْتُ مِنَ الْفَرَقِ .

✧✧ حضرت قیلہ بنت مخرمہ رضی اللہ عنہا بیان کرتی ہیں' انہوں نے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کو مسجد میں دیکھا آپ اس وقت دو زانوں بیٹھے ہوئے تھے۔ راوی بیان کرتی ہیں' جب میں نے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کو اتنی عاجزی کے ساتھ بیٹھے ہوئے دیکھا تو میں خوف سے کانپ اٹھی۔

120- حَدَّثَنَا سعید بن عبد الرحمن المخزومی وغیر واحد قالوا حَدَّثَنَا سفین عن الزهری عن عباد بن تمیم عن عمه انه رای النَّبِیَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مُسْتَلْقِيًا فِی الْمَسْجِدِ وَاضِعًا اِحْدٰى رِجْلَيْهِ عَلٰى

Marfat.com

الْاُخْرٰی ۔

✧✧ حضرت عباد بن تمیم رضی اللہ عنہ اپنے چچا کا یہ بیان نقل کرتے ہیں' انہوں نے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کو مسجد میں چت لیٹے ہوئے دیکھا آپ نے اپنا ایک پاؤں دوسرے پر رکھا ہوا تھا۔

121– حدثنا سَلَمَةَ بن شبیب انبانا عَبْدُ اللّٰهِ بْن ابراهیم المدنی حَدَّثَنَا اسحق بن محمد الانصاری عن ربیع بن عبد الرحمن بن اَبِیْ سعید عن ابیه عَنْ جَدِّهٖ اَبِیْ سَعِیْدِ الْخدری رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ کَانَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ اِذَا جَلَسَ فِی الْمَسْجِدِ احْتَبٰی بِیَدَیْهِ ۔

✧✧ حضرت ربیع بن عبدالرحمن بن ابوسعید رضی اللہ عنہ اپنے والد کے حوالے سے اپنے دادا' حضرت ابوسعید خدری رضی اللہ عنہ کا یہ بیان نقل کرتے ہیں' نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم جب مسجد میں بیٹھتے تھے تو دونوں ہاتھ گھٹنوں پر باندھ لیتے تھے۔

آداب واحکام مسجد کا بیان

1-فرمانِ الٰہی ہے: اِنَّمَا یَعْمُرُ مَسٰجِدَ اللّٰهِ مَنْ اٰمَنَ بِاللّٰهِ وَ الْیَوْمِ الْاٰخِرِ وَ اَقَامَ الصَّلٰوةَ وَ اٰتَی الزَّکٰوةَ وَ لَمْ یَخْشَ اِلَّا اللّٰهَ فَعَسٰٓی اُولٰٓئِکَ اَنْ یَّکُوْنُوْا مِنَ الْمُهْتَدِیْنَ ۔

بے شک اللہ تعالیٰ کی مساجد وہ شخص بناتا ہے جو اللہ وآخرت پر ایمان لاتا ہے۔ نماز پڑھتا اور زکوٰۃ ادا کرتا ہے اور سوائے اللہ تعالیٰ کے کسی سے نہیں ڈرتا۔ یہی لوگ ہدایت پانے والے ہیں (توبہ)۔

2 اور فرمانِ نبوی صلی اللہ علیہ وسلم ہے: آدمی کی مسجد میں نماز (باجماعت) اس کے گھر کی نماز سے اور بازار کی نماز سے پچیس گنا بڑھ کر اجر وثواب والی ہوتی ہے۔ اور یہ اس لئے ہے کہ جب بندہ وضو کرے اور اچھا وضو کرے۔ پھر مسجد جائے صرف نماز کے لئے تو اس کے ہر قدم کے بدلے اللہ تعالیٰ ایک نیکی بڑھا دیتا ہے اور ایک گناہ مٹا دیتا ہے۔ اور جب تک نماز میں ہے تو اس وقت تک فرشتے اس کے لئے رحمت کی دعائیں مانگتے رہتے ہیں۔ اور اس کے مصلیٰ پر موجود ہونے تک کہتے رہتے ہیں کہ اے اللہ اس پر رحمت وبرکت نازل فرما۔ اور جب تک کوئی نماز کا منتظر رہے تو وہ بھی نماز میں ہی ہے۔ (بخاری ومسلم)

3 فرمانِ الٰہی ہے: یٰبَنِیْٓ اٰدَمَ خُذُوْا زِیْنَتَکُمْ عِنْدَ کُلِّ مَسْجِدٍ وَّ کُلُوْا وَاشْرَبُوْا وَ لَا تُسْرِفُوْا اِنَّهٗ لَا یُحِبُّ الْمُسْرِفِیْنَ (الاعراف:) ۔

اے بنی آدم! مسجد میں جاتے وقت زیب وزینت کو اپناؤ۔ کھاؤ پیو لیکن فضول خرچی نہ کرو۔ اللہ تعالیٰ فضول خرچی کو پسند نہیں فرماتا۔

4 رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: بے شک اللہ تعالیٰ خوبصورت ہے اور خوبصورتی کو پسند فرماتا ہے۔ تکبر حق بات کو ٹھکرانے اور لوگوں کو حقیر سمجھنے کا نام ہے۔ (صحیح مسلم)

5 رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: جب تم نماز پڑھو تو دونوں لباس پہنو بے شک اللہ تعالیٰ کے لئے زینت اختیار کرنا زیادہ ضروری ہے (یعنی شلوار قمیض دونوں پہنو یا مکمل لباس پہنو)۔ (سلسلۃ الصحیحہ۔ طبرانی)

Marfat.com

6 رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: تم میں سے جب کوئی جمائی لے تو اپنے منہ کو ہاتھ سے ڈھانپ دے۔ کیونکہ شیطان داخل ہوجاتا ہے۔ (صحیح مسلم)۔ (مراد ہے جراثیم اور بیماریوں والے وائرس نہ داخل ہوں۔ از مترجم)۔

7 فرمایا: جو شخص یہ سبزی (کچی پیاز) کھائے وہ ہماری مسجدوں میں نہ آئے۔ (یعنی بد بودار مہک پیدا ہوتی ہے جس سے نمازیوں کو تکلیف ہوتی ہے۔ اسی طرح سگریٹ، نسوار، گٹکے سے بھی بد بو ہوتی ہے۔ از مترجم)۔

8 فرمایا: اگر میری اُمت پر مشکل نہ ہوتا تو میں ہر نماز کے لئے مسواک کرنے کا حکم دیتا۔ (بخاری)۔ مزید فرمایا: مسواک منہ کی پاکیزگی اور رَبّ کی رضامندی ہے۔ (نسائی)

9 فرمایا: اذان اور اقامت کے درمیان دعائیں رَدّ نہیں ہوتیں۔ لہٰذا دُعا مانگا کرو۔ (بخاری)

10 فرمایا: جب امام (نماز میں) آمین کہے تو تم بھی آمین کہو بے شک جس کی آمین فرشتوں کی آمین سے مل گئی تو اس کے پچھلے تمام گناہ معاف ہوں گے۔ (بخاری و مسلم)

11۔ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: کیا میں تمہیں خبر نہ دوں کہ کونسی چیز خطاؤں کو مٹانے اور درجات کو بڑھانے والی ہے؟ صحابہ کرام رضی اللہ عنہم نے عرض کی: جی ہاں اے اللہ کے رسول صلی اللہ علیہ وسلم۔ تو آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: تکلیف کے وقت مکمل وضو کرنا، مساجد کی طرف کثرت سے قدم بڑھانا، ایک نماز کے بعد دوسری نماز کا انتظار کرنا، یہی تو رباط ہے۔ (مسلم)

12۔ فرمایا: نماز کا سب سے زیادہ اجر لینے والے وہ لوگ ہیں جو سب سے زیادہ دور سے چل کر آتے ہیں۔ جو شخص نماز کا انتظار کرتا رہتا ہے تاکہ وہ امام کے ساتھ پڑھ سکے، وہ نماز (اکیلے میں) پڑھ کر سو جانے والے سے بہت زیادہ اجر والا ہے۔ (صحیح مسلم)

13۔ فرمایا: جو لوگ دنیا میں مسجد کی طرف اندھیرے میں چل کر آتے ہیں، ان کو قیامت کے دن مکمل نور کی خوشخبری سنا دو۔ (صحیح مسلم)

14۔ فرمان نبوی صلی اللہ علیہ وسلم ہے: جب تم اقامت سنو تو نماز کی طرف چل پڑو۔ لیکن سکون و وقار کو ملحوظ خاطر رکھو۔ تیز تیز دوڑ کر نہ آؤ۔ جو نماز مل جائے وہ پڑھ لو اور جو فوت ہو جائے وہ مکمل کرلو۔ (بخاری و مسلم)

15۔ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: جب کوئی شخص بہترین وضو کر کے مسجد کی طرف نکلتا ہے تو اپنے ہاتھوں کی انگلیوں کو باہم نہ ملائے کیونکہ وہ نماز میں ہے (ابوداؤد، صححہ الالبانی)۔ (یعنی کہ وہ نماز میں ہے لہٰذا کوئی فضول کام نہ کرے)۔

16۔ فرمایا: تم میں جو عقلمند اور فہم و فراست والے ہیں وہ نماز میں میرے قریب کھڑے ہوں۔ پھر ان کے بعد والے پھر ان کے بعد والے (صحیح مسلم)۔ یعنی پڑھے لکھے سمجھدار لوگ امام کے قریب کھڑے ہوں۔ (از مترجم)

17۔ اُم المؤمنین سیدہ عائشہ رضی اللہ عنہا فرماتی ہیں: نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم ہر ممکن کوشش کر کے دائیں طرف کو پسند کرتے تھے۔ مثلاً وضو کرتے ہوئے، کنگھی کرتے ہوئے اور جوتا پہنتے ہوئے۔ (بخاری)

Marfat.com

18۔ فرمایا: جب کوئی مسجد میں داخل ہو تو کہے: اَللّٰهُمَّ افْتَحْ لِيْ اَبْوَابَ رَحْمَتِكَ اور جب نکلے تو کہے: اَللّٰهُمَّ اِنِّيْ اَسْئَلُكَ مِنْ فَضْلِكَ ۔ (مسلم)

19۔ فرمایا: اگر لوگ جان لیں کہ اذان دینے اور صف اول میں کھڑا ہونے کا کیا اجر ہے تو ضرور وہ قرعہ اندازی کر کے اس عمل میں حصہ لیں۔ اگر لوگ جان لیں کہ جلد نماز کے لئے جانے اور عشاء و فجر کا کیا اجر و ثواب ہے تو اگر ان کو گھسٹ گھسٹ کر آنا پڑے تو بھی ضرور آئیں۔

20۔ فرمایا: مسجد نبوی صلی اللہ علیہ وسلم میں نماز پڑھنا ایک ہزار نمازوں سے بڑھ کر یا اس جیسی ہے۔ یہ اہمیت مسجد حرام کے علاوہ تمام مساجد کے بارے میں ہے۔ (بخاری و مسلم)

21۔ فرمایا: جب کوئی مسجد میں داخل ہو تو بیٹھنے سے پہلے دو رکعت ضرور پڑھے۔ (بخاری و مسلم)

22۔ فرمایا: جب نماز کھڑی ہو جائے تو فرض نماز کے علاوہ کوئی اور نماز نہیں ہو سکتی۔ یعنی سنت و نوافل نہیں پڑھے جا سکتے۔ (صحیح مسلم)

23۔ فرمایا: جب کوئی نماز پڑھنے لگے تو اپنے سترے کے قریب ہو کر پڑھے۔ اور کسی کو اپنے آگے سے گذرنے نہ دے۔ اگر کوئی گذرے تو اس کو روک دے کیونکہ وہ شیطان ہے۔ (ابوداؤد)

24۔ فرمایا: اللہ تعالیٰ کے نزدیک سب سے پسندیدہ جگہ مسجد اور سب سے ناپسندیدہ جگہ بازار ہے۔ (مسلم)

25۔ فرمایا: بے شک یہ مساجد اس قسم کے پیشاب پاخانے کے لئے نہیں بنائی گئیں۔ بے شک یہ تو اللہ تعالیٰ کے ذکر کے لئے بنائی گئی ہیں۔ اور نماز و قرآن کے لئے بنائی گئی ہیں۔ (بخاری و مسلم)

26۔ فرمایا: جب تم دیکھو کہ کوئی شخص مسجد میں خرید و فروخت کر رہا ہے تو کہو: اللہ تمہاری تجارت میں فائدہ نہ پہنچائے۔ اور کوئی گمشدہ چیز کا اعلان کر رہا ہو تو کہو کہ اللہ تعالیٰ تمہیں نہ لوٹائے۔ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: اپنی صفوں کو سیدھا کرو، بے شک صفوں کا سیدھا کرنا نماز کو مکمل کرتا ہے۔ (بخاری و مسلم)

27۔ سیدنا ابو مسعود بدری رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ہمارے کندھوں پر ہاتھ رکھ کر فرماتے: سیدھے ہو جاؤ، باہم اختلاف نہ کرو، وگرنہ اللہ تعالیٰ تمہارے دلوں میں اختلاف ڈال دے گا۔

28۔ سیدنا نعمان بن بشیر رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: تم لازماً صفوں کو برابر کرو وگرنہ اللہ تمہارے اندر اختلاف ڈال دے گا۔ (بخاری و مسلم)

29۔ فرمایا: صفوں کو سیدھا کرو، کندھوں کو برابر کرو، ایک دوسرے کے درمیان خلل کو بند کرو۔ اور شیطان کے لئے راستہ نہ چھوڑو۔ جو صف کو ملاتا ہے اللہ تعالیٰ اس کو ملاتا ہے۔ اور جو صفوں کو قطع کرتا ہے، اللہ تعالیٰ اُس کو قطع کر دیتا ہے۔ (ابوداؤد، نسائی)

30۔ فرمایا: بے شک اللہ تعالیٰ اور فرشتے ان لوگوں پر رحمت بھیجتے ہیں جو صفوں کو ملاتے ہیں۔

31۔ فرمایا: امام بنایا ہی اس لئے جاتا ہے کہ تاکہ تم اس کی اقتداء کرو، جب وہ تکبیر کہے تو تم تکبیر کہو اور جب وہ قرأت شروع

Marfat.com

کرے تو تم خاموش ہو جاؤ۔ (صحیح مسلم)

32۔فرمایا: جو شخص سورہ فاتحہ نہیں پڑھتا اس کی نماز نہیں ہوتی۔ (بخاری ومسلم)

33۔فرمایا: اکیلے نماز پڑھنے کے مقابلے میں جماعت کے ساتھ نماز پڑھنا 27 گنا زیادہ فضیلت والا ہے۔ (بخاری ومسلم)

34۔سیدنا ابوسعید خدری رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں: رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے مسجد میں اعتکاف کیا۔ آپ صلی اللہ علیہ وسلم اپنے خیمے میں تھے کہ آپ نے سنا لوگ اونچی آواز سے قرأت کر رہے ہیں۔ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے خیمے کا پردہ ہٹایا اور فرمایا: خبردار تم میں سے ہر شخص اپنے رب کے ساتھ مناجات کر رہا ہے لہٰذا کوئی کسی کو تکلیف نہ دے۔ اور اپنی قرأت کی آواز بلند نہ کرے۔

(مسند احمد، سلسلۃ الصحیحہ)

34۔فرمایا: ہر مسلمان پر لازم ہے کہ وہ سات دنوں میں سے ایک دن نہائے۔ سر اور جسم کو دھوئے۔ (بخاری ومسلم)

35۔فرمایا: جو شخص جمعۃ المبارک کے لئے آئے وہ غسل کرے۔ (بخاری ومسلم)

36۔فرمایا: جو شخص بہتر طریقے سے وضو کرے، پھر جمعہ کے لئے آئے، کان لگا کر سنے، خاموش رہے، تو اس کو اگلے جمعے تک مزید تین دن تک بخش دیا جائے گا (صغیرہ گناہوں کو) اور جو کنکریوں سے کھیلتا رہا تو اس نے لغو (اور فضول) کام کیا۔ (مسلم)

37۔فرمایا: اپنی عورتوں کو مسجد جانے سے نہ روکو۔ اور ان کے گھر ان کے لئے بہتر ہیں۔ (ابوداود، مسند احمد)

38۔فرمایا: جب کوئی عورت مسجد میں آئے تو وہ خوشبو نہ لگائے۔

39۔فرمایا: مردوں کی پہلی صف بہترین ہے اور آخری بدتر ہے۔ عورتوں کی آخری صف اچھی ہے اور پہلی صف بدتر ہے۔

(مسلم)

40۔فرمایا: جب کوئی نماز پڑھے تو اپنے آگے کوئی چیز بطور سترہ رکھ لے جیسا کہ سواری کا پالان ہوتا ہے۔ اگر کوئی سترہ نہ ہو تو نماز کو گدھا، عورت اور سیاہ کتا قطع کر سکتا ہے۔ (راوی) میں نے ابوذر سے سوال کیا کہ یہ کالے کتے کو لال پیلے کتوں سے علیحدہ کیوں کیا گیا ہے؟ تو ابوذر نے فرمایا: میں نے بھی آپ صلی اللہ علیہ وسلم سے یہ سوال پوچھا تھا، تو آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا تھا: کالا کتا شیطان ہوتا ہے۔ (صحیح مسلم)

بَابُ مَاجَاءَ فِیْ تَکَأَۃِ رَسُوْلِ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَ سَلَّمَ

باب 22: نبی اکرم ﷺ کے ٹیک لگانے کے بارے میں جو کچھ منقول ہے

122- حَدَّثَنَا عباس بن محمد الدوری البغدادی حَدَّثَنَا اسحق بن منصور عن اسرائیل عن سماك بن حرب عَنْ جَابِرِ بْنِ سَمُرَةَ قَالَ رَأَيْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مُتَّكِئًا عَلٰى وِسَادَةٍ عَلٰى يَسَارِهٖ .

✧✧ حضرت جابر بن سمرہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: میں نے نبی اکرم ﷺ کو دیکھا کہ آپ نے اپنے بائیں طرف ایک تکیے کے ساتھ ٹیک لگائی ہوئی تھی۔

Marfat.com

123- حَدَّثَنَا حميد مسعدةٌ حَدَّثَنَا بشر بن المفضلٌ حَدَّثَنَا الجريری عن عبد الرحمن بن اَبِیْ بکرة عن ابیہ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ اَلا اُحَدِّثُکُمْ بَاَکْبَرِ الْکَبَائِرِ قَالُوْا بَلٰی یَا رَسُوْلَ اللّٰہِ قَالَ اَلْاِشْرَاکُ بِاللّٰہِ وَ عُقُوْقُ الْوَالِدَیْنَ قَالَ وَجَلَسَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ وَکَانَ مُتَّکِئًا قَالَ وَ شَھَادَۃُ الزُّوْرِ اَوْ قَوْلُ الزُّوْرِ قَالَ فَمَا زَالَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ یَقُوْلُھَا حَتّٰی قُلْنَا لَیْتَہٗ سَکَتَ ۔

✧✧ حضرت عبدالرحمٰن بن ابوبکرہ رضی اللہ عنہ اپنے والد کا یہ بیان نقل کرتے ہیں' نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: کیا میں تمہیں سب سے بڑے کبیرہ گناہ کے بارے میں بتاؤں؟ لوگوں نے عرض کی: جی ہاں! یارسول اللہ (صلی اللہ علیہ وسلم)! آپ نے فرمایا: کسی کو اللہ تعالیٰ کا شریک ٹھہرانا، ماں باپ کی نافرمانی کرنا۔ راوی بیان کرتے ہیں' پھر نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم بیٹھ گئے' پہلے آپ نے ٹیک لگائی ہوئی تھی۔ آپ نے فرمایا: اور جھوٹی گواہی دینا (راوی کو شک ہے یا شاید یہ الفاظ ہیں) جھوٹی بات کہنا۔

راوی بیان کرتے ہیں' نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم مسلسل اس بات کو دہراتے رہے۔ یہاں تک کہ ہم نے یہ سوچا کہ کاش کہ آپ خاموش ہو جائیں۔

124- حَدَّثَنَا قُتَیْبَۃَ بن سعید رَضِیَ اللّٰہُ عَنْہُ حَدَّثَنَا شریك عن علی بن الاقمر عَنْ اَبِیْ جحیفة قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ اَمَا اَنَا فَلا اٰکُلُ مُتَّکِئًا

✧✧ حضرت ابوجحیفہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں' نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا ہے: میں ٹیک لگا کر نہیں کھاتا۔

125- حَدَّثَنَا محمد بن بشار حَدَّثَنَا عبد الرحمن بن مهدی حَدَّثَنَا سفیان عن علی بن الاقمر قَالَ سَمِعْتُ ابا جحیفة یَقُوْلُ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صلی اللّٰه علیه وسلم لا اکل متکئا ۔

✧✧ حضرت علی بن اقمر رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں' میں نے حضرت ابوجحیفہ رضی اللہ عنہ کو یہ بیان کرتے ہوئے سنا ہے' نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا ہے: میں ٹیک لگا کر نہیں کھاتا۔

126- حَدَّثَنَا یوسف بن عیسی حَدَّثَنَا وکیع حَدَّثَنَا اسرائیل عن سماك بن حرب عَنْ جَابِرِبن سَمُرَۃَ قَالَ رَاَیْتُ النَّبِیَّ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ مُتَّکِئًا عَلٰی وِسَادَۃٍ

قَالَ اَبُوْ عیسی لم یذکر وکیع علی یساره هکذاروی غیر واحد عن اسرائیل نحو روایة وکیع ولا نعلم احدا روی فیه علی یساره الا ماروی اسحق بن منصور عن اسرائیل ۔

✧✧ حضرت جابر بن سمرہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں' میں نے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کو تکیے کے ساتھ ٹیک لگائے ہوئے دیکھا ہے۔

امام ترمذی فرماتے ہیں: وکیع نے ''بائیں طرف'' نقل نہیں کیا۔ دیگر کئی راویوں نے اسرائیل کے حوالے سے وکیع کی طرح الفاظ نقل کیے ہیں۔ ہمارے علم کے مطابق صرف اسحاق بن منصور نے اسرائیل کے حوالے سے ''بائیں طرف'' کے الفاظ نقل کیے ہیں۔

Marfat.com

بَابُ مَاجَاءَ فِیْ اِتِّکَاءِ رَسُوْلِ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَ سَلَّمَ

باب 23: نبی اکرم ﷺ کے (کسی آدمی سے) ٹیک لگانے کے بارے میں جو کچھ منقول ہے

127- حَدَّثَنَا عَبْدُ اللّٰہِ بْنُ عبد الرحمن حَدَّثَنَا عمرو بن عاصم حَدَّثَنَا حماد بن سَلَمَةَ عن حميد عن انس رَضِیَ اللّٰہُ عَنْہُ اَنَّ النَّبِیَّ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ کَانَ شَاکِیًا فَخَرَجَ یَتَوَکَّأُ عَلٰی اُسَامَةَ وَ عَلَیْہِ ثَوْبٌ قِطْرِیٌّ قَدْتَوَشَّحَ بِہٖ فَصَلّٰی بِھِمْ ۔

✧✧ حضرت انس رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں' نبی اکرم ﷺ بیمار ہو گئے آپ حضرت اسامہ رضی اللہ عنہ سے ٹیک لگا کر تشریف لائے آپ نے اس وقت یمنی چادر پہنی ہوئی تھی جسے کندھوں پر ڈالا ہوا تھا۔ آپ نے لوگوں کو نماز پڑھائی۔

128- حَدَّثَنَا عَبْدُ اللّٰہِ بْنُ عبد الرحمن حد ثنا محمد بن المبارك هدثنا عطاء بن مسلم الخفاف الحلبی حَدَّثَنَا جعفر بن برقان عن عطا ابن اَبِیْ رباح عن الفضل ابن عباس قَالَ دَخَلْتُ عَلٰی رَسُوْلِ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ فِیْ مَرَضِہِ الَّذِیْ تُوُفِّیَ فِیْہِ وَ عَلٰی رَاْسِہٖ عِصَابَةٌ صَفْرَاءُ فَسَلَّمْتُ فَقَالَ یَا فَضْلُ قُلْتُ لَبَّیْکَ یَارَسُوْلَ اللّٰہِ قَالَ اُشْدُدْ بِھٰذِہِ الْعِصَابَةِ رَاْسِیْ قَالَ فَفَعَلْتُ ثُمَّ قَعَدَ فَوَضَعَ کَفَّہٗ عَلٰی مَنْکِبِیْ ثُمَّ قَامَ وَ دَخَلَ فِی الْمَسْجِدِ وَ فِی الْحَدِیْثِ قِصَّةٌ ۔

✧✧ حضرت فضل بن عباس رضی اللہ عنہما بیان کرتے ہیں' میں نبی اکرم ﷺ کی خدمت میں آپ کی اس بیماری کے دوران داخل ہوا جس میں آپ کا وصال ہوا تھا۔ اس وقت آپ نے سر پر زرد رنگ کی پٹی باندھی ہوئی تھی۔ میں نے آپ کو سلام کیا آپ نے فرمایا: اے فضل! میں نے عرض کی: میں حاضر ہوں یارسول اللہ (ﷺ)! آپ نے فرمایا: اس پٹی کو میرے سر پر اچھی طرح باندھ دو۔ راوی بیان کرتے ہیں' میں نے ایسا ہی کیا پھر نبی اکرم ﷺ بیٹھ گئے آپ نے اپنے دونوں ہاتھ میرے کندھے پر رکھے پھر آپ کھڑے ہوئے اور مسجد میں تشریف لے آئے۔ (امام ترمذی رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں) اس حدیث میں پورا قصہ منقول ہے۔

بَابُ مَاجَاءَ فِیْ صِفَةِ اَکْلِ رَسُوْلِ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَ سَلَّمَ

باب 24: نبی اکرم ﷺ کے کھانے کے طریقے کے بارے میں جو کچھ منقول ہے

129- حَدَّثَنَا محمد بن بشار حَدَّثَنَا عبد الرحمن بن مهدی عن سفين عن سعد بن ابراهيم عن ابن الکعب بن مالك عن ابيه اَنَّ النَّبِیَّ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ کَانَ یَلْعَقُ اَصَابِعَہٗ ثَلٰثًا

قَالَ اَبُوْ عِیْسٰی و روی غير محمد بن بشار هذا الحديث قَالَ کَانَ یَلْعَقُ اَصَابِعَہُ الثَّلٰثَ ۔

✧✧ حضرت کعب بن مالک رضی اللہ عنہ کے صاحبزادے اپنے والد کے حوالے سے یہ بات نقل کرتے ہیں' نبی اکرم ﷺ اپنی تینوں انگلیوں کو چاٹ لیا کرتے تھے۔

Marfat.com

امام ترمذی فرماتے ہیں: محمد بن بشار کے علاوہ دیگر راویوں نے ''اصابعه الثلاث'' کی ترکیب نقل کی ہے۔

130- حَدَّثَنَا الحسن بن علی الخلال حَدَّثَنَا عفان حَدَّثَنَا حماد بن سَلَمَةَ عن ثابت عن انس قَالَ كَانَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اِذَا اَكَلَ طَعَامًا لَعِقَ اَصَابِعَهُ الثَّلٰثَ.

✧✧ حضرت انس رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں' نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم جب کوئی چیز کھاتے تھے تو اپنی تینوں انگلیوں کو چاٹ لیا کرتے تھے۔

131- حَدَّثَنَا الحسین بن علی بن یزید الصدائی البغدادی حَدَّثَنَا یعقوب بن اسحق الحضرمی حَدَّثَنَا شعبة عن سفیان الثوری عن علی بن الاقمر عَنْ اَبِیْ جُحَیْفَةَ قَالَ قَالَ النَّبِیُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اَمَّا اَنَا فَلَا اٰكُلُ مُتَّكِئًا

حَدَّثَنَا محمد بن بشار حَدَّثَنَا عبد الرحمن بن مهدی حَدَّثَنَا سفین عن علی بن الاقمر نحوه.

✧✧ حضرت ابوجحیفہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں' نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا ہے: میں ٹیک لگا کر نہیں کھاتا۔

یہی روایت ایک اور سند کے ہمراہ بھی منقول ہے۔

132- حَدَّثَنَا هرون بن اسحق الهمدانی حَدَّثَنَا عبدة بن سلیمان عن هشام بن عروة عن ابن الکعب بن مالك عن ابیه قَالَ كَانَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَاْكُلُ بِاَصَابِعِهِ الثَّلٰثِ وَ يَلْعَقُهُنَّ.

✧✧ حضرت کعب بن مالک رضی اللہ عنہ کے صاحبزادے اپنے والد کا یہ بیان نقل کرتے ہیں۔ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم تین انگلیوں کے ذریعے کھایا کرتے تھے اور پھر انہیں چاٹ لیا کرتے تھے۔

133- حَدَّثَنَا احمد بن منیع حَدَّثَنَا الفضل بن دکین حَدَّثَنَا مصعب بن سلیم قَالَ سَمِعْتُ انس بن مالك يَقُوْلُ اُتِیَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِتَمْرٍ فَرَاَيْتُهُ يَاْكُلُ وَهُوَ مُقْعٍ مِنَ الْجُوْعِ.

✧✧ حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں' نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں کھجوریں پیش کی گئیں میں نے آپ کو دیکھا کہ آپ انہیں کھا رہے تھے اور آپ بھوک کی وجہ سے سمٹ کر (اکڑوں) بیٹھے ہوئے تھے۔

بَابُ مَاجَاءَ فِیْ صِفَةِ خُبْزِ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَ سَلَّمَ

باب 25: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کی روٹی کے بارے میں جو کچھ منقول ہے

134- حَدَّثَنَا محمد بن المثنی ومحمد بن بشار قالا حَدَّثَنَا محمد بن جعفر حَدَّثَنَا شعبة عن ابن اسحق قَالَ سَمِعْتُ عبد الرحمن بن یزید یحدث عن الاسود بن یزید عن عائشة رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهَا اَنَّهَا قَالَتْ مَا شَبِعَ اٰلُ مُحَمَّدٍ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مِنْ خُبْزِ الشَّعِیْرِ يَوْمَيْنِ مُتَتَابِعَيْنِ حَتّٰى قُبِضَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ.

Marfat.com

✧✧ سیّدہ عائشہ رضی اللہ عنہا بیان کرتی ہیں' نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے گھر والوں نے کبھی بھی مسلسل دو دن تک ''جو'' کی روٹی سیر ہو کر نہیں کھائی۔ یہاں تک کہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کا وصال ہو گیا۔

135- حَدَّثَنَا عباس بن محمد الدوری حَدَّثَنَا یحییٰ بن اَبِیْ بکیر حَدَّثَنَا حریز بن عثمان عن سلیم بن عامر قَالَ سَمِعْتُ ابا امامة الباھلی یَقُوْلُ مَا کَانَ یَفْضِلُ عَنْ اَھْلِ بَیْتِ رَسُوْلِ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ خُبْزُ الشَّعِیْرِ۔

✧✧ حضرت سلیم بن عامر رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں' میں نے حضرت ابو امامہ باہلی رضی اللہ عنہ کو یہ بیان کرتے ہوئے سنا ہے' نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے گھر والوں کے لئے کبھی بھی ''جو'' کی روٹی اضافی نہیں ہوئی۔

136- حَدَّثَنَا عَبْدُ اللّٰہِ بْن معاویة الجمحی حَدَّثَنَا ثابت بن یزید عن ھلال بن جناب عن عکرمة عن ابن عباس رَضِیَ اللّٰہُ عَنْھما قَالَ کَانَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ یَبِیْتُ اللَّیَالِیَ الْمُتَتَابِعَةَ طَاوِیًا ھُوَ وَاَھْلُہٗ لَا یَجِدُوْنَ عَشَاءً وَّکَانَ اَکْثَرُ خُبْزِ ھِمْ خُبْزَ الشَّعِیْرِ۔

✧✧ حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما بیان کرتے ہیں' نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم چند راتیں مسلسل اس طرح بھی گزار دیا کرتے تھے کہ آپ اور آپ کے گھر والے بھوکے ہوتے تھے۔ آپ نے رات کا کھانا نہیں کھایا ہوتا تھا۔ آپ کے گھر والوں کی روٹی اکثر ''جو'' سے بنی ہوتی تھی۔

137+138- حَدَّثَنَا عَبْدُ اللّٰہِ بْن عبد الرحمن حَدَّثَنَا عبید اللّٰہ بن عبد المجید الحنفی حَدَّثَنَا عبد الرحمن و ھو ابن عَبْدُ اللّٰہِ بْن دینار حَدَّثَنَا اَبُوْ حازم عن سھل بن سعد اَنَّہٗ قِیْلَ لَہٗ اَکَلَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ النَّقِیَّ یَعْنِی الْحُوَارٰی فَقَالَ سَھْلٌ مَارَاٰی رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ النَّقِیَّ حَتّٰی لَقِیَ اللّٰہَ تَعَالٰی فَقِیْلَ لَہٗ ھَلْ کَانَتْ لَکُمْ مَنَاخِلُ عَلٰی عَھْدِ رَسُوْلِ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ قَالَ مَا کَانَتْ لَنَا مَنَاخِلُ فَقِیْلَ کَیْفَ کُنْتُمْ تَصْنَعُوْنَ بِالشَّعِیْرِ قَالَ نَنْفُخُہٗ فَیَطِیْرُ مِنْہُ مَاطَارَ ثُمَّ نَعْجِنُہٗ۔

✧✧ حضرت سہل بن سعد رضی اللہ عنہ کے بارے میں منقول ہے' ان سے دریافت کیا گیا' نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم چھنا ہوا آٹا کھایا کرتے تھے؟ تو انہوں نے جواب دیا۔ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے کبھی بھی چھنا ہوا آٹا نہیں کھایا یہاں تک کہ آپ اللہ تعالیٰ کی بارگاہ میں حاضر ہو گئے۔ ان سے دریافت کیا گیا' کیا نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے زمانہ اقدس میں آپ کے پاس چھانی نہیں ہوا کرتی تھی؟ انہوں نے جواب دیا: ہمارے پاس چھانی نہیں ہوتی تھی؟ ان سے دریافت کیا گیا تو پھر آپ لوگ اس ''جو'' کا کیا کیا کرتے تھے؟ انہوں نے جواب دیا: ہم اس پر پھونک مارا کرتے تھے جو اڑنا ہوتا تھا وہ اڑ جاتا تھا اور جو باقی بچتا تھا ہم اسے گوندھ لیا کرتے تھے۔

139- حَدَّثَنَا محمد بن بشار حَدَّثَنَا معاذ بن ھشام قَالَ حدثنی اَبِیْ عن یونس عن قتادہ عَنْ اَنَسِ بْنِ مَالِكٍ قَالَ مَا اَکَلَ نَبِیُّ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ عَلٰی خِوَانٍ وَّلَا فِیْ سُکُرُّجَةٍ وَّلَا خُبِزَلَہٗ مُرَقَّقٌ قَالَ فَقُلْتُ لِقَتَادَةَ فَعَلٰی مَا کَانُوْا یَاْکُلُوْنَ فَقَالَ عَلٰی ھٰذِہِ السُّفَرِ

Marfat.com

قَالَ محمد بن بشار یونس هذا الذی روی عن قتادة هو یونس الاسکاف ۔

✧✧ حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں' نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے کبھی بھی "چوکی" (میز) پر رکھ کر کھانا نہیں کھایا اور کبھی چھوٹی پیالی میں نہیں کھایا اور نہ ہی کبھی چپاتی کھائی ہے۔

راوی بیان کرتے ہیں' میں نے قتادہ سے دریافت کیا: وہ لوگ کس چیز پر رکھ کر کھانا کھایا کرتے تھے؟ انہوں نے جواب دیا: عام دستر خوان پر۔

140- حَدَّثَنَا احمد بن منیع حَدَّثَنَا عباد ابن عباد المهلبی عن مجالد عن الشعبی عن مسروق قَالَ دَخَلْتُ عَلٰی عَآئِشَةَ فَدَعَتْ لِیْ بِطَعَامٍ وَقَالَتْ مَا اَشْبَعُ مِنْ طَعَامٍ فَاشَاءُ اَنْ اَبْکِیَ اِلَّا بَکَیْتُ قَالَ قُلْتُ لِمَ قَالَتْ اَذْکُرُ الْحَالَ الَّتِیْ فَارَقَ عَلَیْهَا رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَ سَلَّمَ الدُّنْیَا وَاللّٰهِ مَاشَبِعَ مِنْ خُبْزٍ وَلَا لَحْمٍ مَرَّتَیْنِ فِیْ یَوْمٍ وَاحِدٍ ۔

✧✧ مسروق بیان کرتے ہیں' میں سیّدہ عائشہ رضی اللہ عنہا کی خدمت میں حاضر ہوا۔ انہوں نے میرے لئے کھانا منگوایا۔ انہوں نے بیان کیا جب بھی میں سیر ہو کر کھانا کھاتی ہوں تو ہمیشہ رو پڑتی ہوں۔ راوی بیان کرتے ہیں' میں نے دریافت کیا: وہ کیوں؟ انہوں نے جواب دیا: مجھے وہ حالت یاد آ جاتی ہے جس میں نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم دنیا سے رخصت ہوئے تھے۔ اللہ کی قسم! آپ نے کبھی بھی ایک دن میں دومرتبہ سیر ہو کر روٹی اور گوشت نہیں کھایا۔

141- حَدَّثَنَا محمود بن غیلان حَدَّثَنَا ابوداؤد قَالَ حَدَّثَنَا شعبة عَنْ اَبِیْ اسحق قَالَ سَمِعْتُ عبد الرحمٰن بن یزید یحدث عن الاسود بن یزید عن عائشة قالت ماشَبِعَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَ سَلَّمَ مِنْ خُبْزِ الشَّعِیْرِ یَوْمَیْنِ مُتَتَابِعَیْنِ حَتّٰی قُبِضَ ۔

✧✧ سیّدہ عائشہ رضی اللہ عنہا بیان کرتی ہیں' نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے کبھی بھی سیر ہو کر مسلسل دو دن تک "جو" کی روٹی نہیں کھائی۔ یہاں تک کہ آپ کا وصال ہو گیا۔

142- حَدَّثَنَا عَبْدُ اللّٰهِ بن عبد الرحمٰن حَدَّثَنَا عَبْدُ اللّٰهِ بْن عمرو اَبُوْ معمر حَدَّثَنَا عبد الوارث عن سعید بن ابی عروبة عن قتاده عن انس قَالَ مَا اَکَلَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَ سَلَّمَ عَلٰی خِوَانٍ وَلَا اَکَلَ خُبْزًا مُرَقَّقًا حَتّٰی مَاتَ ۔

✧✧ حضرت انس رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں' نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے کبھی بھی "چوکی" (میز) پر رکھ کر کھانا نہیں کھایا اور نہ ہی آپ نے کبھی چپاتی کھائی یہاں تک کہ آپ کا وصال ہو گیا۔

بَابُ مَاجَاءَ فِیْ صِفَةِ اِدَامِ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَ سَلَّمَ

باب 26: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے سالن کے بارے میں جو کچھ منقول ہے

143- حَدَّثَنَا محمد بن سهل بن عسکرو عَبْدُ اللّٰهِ بْن عبد الرحمٰن قَالَا حَدَّثَنَا یحیٰی بن حسان

Marfat.com

حَدَّثَنَا سلیمان بن بلال عن هشام بن عروة عن ابیه عن عائشة رَضِیَ اللّٰهُ عَنهَا اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيهِ وَ سَلَّمَ قَالَ نِعمَ الاِدامُ الخَلُّ

قَالَ عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ فِي حديثه نِعْمَ الْاُدْمُ اَوِ الْاِدَامُ الْخَلُّ ۔

✧✧ سیّدہ عائشہ رضی اللہ عنہا بیان کرتی ہیں' نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا ہے: سرکہ بہترین سالن ہے۔

عبداللہ بن عبدالرحمٰن اپنی حدیث میں یہ بات نقل کرتے ہیں' سالنوں میں بہترین (راوی کو شک ہے یا شاید یہ الفاظ ہیں) بہترین سالن سرکہ ہے۔

144- حَدَّثَنَا قُتَيبَةَ حَدَّثَنَا ابوالاحوص عن سماك بن حرب قَالَ سَمِعْتُ النعمان بن بشير يَقُوْلُ لَسْتُمْ فِیْ طَعَامٍ وَ شَرَابٍ مَاشِئْتُمْ لَقَدْ رَاَيْتُ نَبِيَّكُمْ وَمَا يَجِدُ مِنَ الدَّقَلِ مَا يَمْلَاُ بَطْنَهٗ ۔

✧✧ سماک بن حرب بیان کرتے ہیں' میں نے حضرت نعمان بن بشیر رضی اللہ عنہ کو یہ بیان کرتے ہوئے سنا ہے' کیا تم لوگ اب جو چاہتے ہو وہ کھا پی نہیں لیتے؟ میں نے تمہارے نبی کو دیکھا ہے کہ آپ کے پاس عام کھجوریں اتنی بھی نہیں ہوتی تھیں کہ وہ آپ کے پیٹ کو بھر دیں۔

145- حَدَّثَنَا عبدة بن عبد الله الخزاعی حَدَّثَنَا معاوية بن هشام عن سفين عن محارب بن دثار عَنْ جَابِرِ بْنِ عَبْدِ اللّٰهِ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيهِ وَ سَلَّمَ نِعْمَ الْاِدَامُ الْخَلُّ ۔

✧✧ حضرت جابر بن عبداللہ رضی اللہ عنہما بیان کرتے ہیں' نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا ہے: سرکہ بہترین سالن ہے۔

146- حَدَّثَنَا هناد حَدَّثَنَا وكيع عن سفيان عن ايوب عَنْ اَبِیْ قلابة عن زهدم الجرمی قَالَ كُنَّا عِنْدَ اَبِیْ مُوْسٰی فَاُتِیَ بِلَحْمِ دَجَاجٍ فَتَنَحّٰى رَجُلٌ مِنَ الْقَوْمِ فَقَالَ مَالَكَ قَالَ اِنِّیْ رَاَيْتُهَا تَاْكُلُ شَيْئًا نَتْنًا فَحَلَفْتُ اَنْ لَا اٰكُلَهَا قَالَ اُدْنُ فَاِنِّیْ رَاَيْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيهِ وَ سَلَّمَ يَاْكُلُ لَحْمَ دَجَاجٍ

✧✧ حضرت زہدم جرمی رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں' ہم لوگ حضرت ابوموسیٰ رضی اللہ عنہ کے پاس موجود تھے۔ مرغی کا گوشت آیا حاضرین میں سے ایک شخص پیچھے ہٹ گیا۔ حضرت ابوموسیٰ رضی اللہ عنہ نے دریافت کیا: تمہیں کیا ہوا ہے؟ اس نے جواب دیا: میں نے اس جانور کو ایک ایسی چیز کھاتے ہوئے دیکھا جو گندی ہوتی ہے۔ تو میں نے قسم اٹھائی ہے کہ میں اسے نہیں کھاؤں گا تو حضرت ابوموسیٰ رضی اللہ عنہ نے فرمایا: آگے آ جاؤ کیونکہ میں نے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کو مرغی کا گوشت کھاتے ہوئے دیکھا ہے۔

147- حَدَّثَنَا الفضل بن سهل الاعرج البغدادی حَدَّثَنَا ابراهيم بن عبد الرحمن بن مهدی عن ابراهيم بن عمر بن سفينة عن ابيه عن جده قَالَ اَكَلْتُ مَعَ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيهِ وَ سَلَّمَ لَحْمَ حُبَارٰی ۔

✧✧ حضرت ابراہیم بن عمر بن سفینہ اپنے والد کے حوالے سے اپنے دادا کا یہ بیان نقل کرتے ہیں' میں نے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے ہمراہ چکور کا گوشت کھایا ہے۔

Marfat.com

148- حَدَّثَنَا علی بن حجر حَدَّثَنَا اسمٰعیل بن ابراھیم عن ایوب عن القاسم التمیمی عن زھدم الجرمی قَالَ كُنَّا عِنْدَ اَبِیْ مُوْسٰی قَالَ فَقُدِّمَ طَعَامُهٗ وَقُدِّمَ فِیْ طَعَامِهٖ لَحْمُ دَجَاجٍ وَفِی الْقَوْمِ رَجُلٌ مِنْ بَنِیْ تَیْمِ اللّٰهِ اَحْمَرُ كَاَنَّهٗ مَوْلًی قَالَ فَلَمْ یَدْنُ فَقَالَ لَهٗ اَبُوْ مُوْسٰی اُدْنُ فَاِنِّیْ قَدْ رَاَیْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَ سَلَّمَ اَكَلَ مِنْهُ قَالَ اِنِّیْ رَاَیْتُهٗ یَاْكُلُ شَیْئًا فَقَذِرْتُهٗ فَحَلَفْتُ اَنْ لَا اَطْعَمَهٗ اَبَدًا .

✧✧ حضرت زہدم جرمی رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں، ہم لوگ حضرت ابوموسیٰ اشعری رضی اللہ عنہ کے پاس موجود تھے ان کا کھانا آگے رکھا گیا۔ ان کے کھانے میں مرغی کا گوشت بھی تھا۔ حاضرین میں سے ایک شخص جو ''بنوتیم'' کے ساتھ تعلق رکھتا تھا اور وہ آزاد شدہ غلام لگ رہا تھا وہ آگے نہیں ہوا۔ حضرت ابوموسیٰ رضی اللہ عنہ نے اس سے کہا آگے ہو جاؤ! کیونکہ میں نے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کو اسے کھاتے ہوئے دیکھا ہے۔

اس نے کہا: میں نے اسے ایک ایسی چیز کھاتے ہوئے دیکھا ہے جو مجھے گندی لگتی ہے تو میں نے یہ قسم اٹھائی ہے کہ میں اسے کبھی نہیں کھاؤں گا۔

149- حَدَّثَنَا محمود بن غیلان حَدَّثَنَا ابواحمد الزبیری و اَبُوْ نعیم قَالَا حَدَّثَنَا سفین عن عَبْدُ اللّٰهِ بْن عِیْسٰی عن رجل من اھل الشام یقال له عطا عَنْ اَبِیْ اسید قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَ سَلَّمَ كُلُوا الزَّیْتَ وَادَّهِنُوْا بِهٖ فَاِنَّهٗ مِنْ شَجَرَةٍ مُبَارَكَةٍ .

✧✧ حضرت ابواسید رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں، نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا ہے: زیتون کا تیل کھایا کرو اور اسے استعمال کیا کرو کیونکہ یہ بابرکت درخت سے نکلتا ہے۔

150- حَدَّثَنَا یحیٰی بن موسٰی حَدَّثَنَا عبد الرزاق حَدَّثَنَا معمر عن زید بن اسلم عن ابیه عن عمر بن الخطاب رضی اللّٰه تعالٰی عنه قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَ سَلَّمَ كُلُوا الزَّیْتَ وَادَّهِنُوْا بِهٖ فَاِنَّهٗ مِنْ شَجَرَةٍ مُبَارَكَةٍ

قَالَ اَبُوْ عِیْسٰی و كان عبد الرزاق یضطرب فی ھذا الحدیث فر بما اَسْنَدَهٗ و ربما ارسله

✧✧ حضرت عمر بن خطاب رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں، نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا ہے: زیتون کا تیل کھایا کرو اور اسے لگایا بھی کرو کیونکہ یہ بابرکت درخت سے نکلتا ہے۔

امام ترمذی فرماتے ہیں: عبدالرزاق نامی راوی نے اس روایت میں اضطراب ظاہر کیا ہے کبھی وہ اسے ''مسند'' کے طور پر نقل کرتے ہیں اور کبھی ''مرسل'' کے طور پر نقل کرتے ہیں۔

151- حَدَّثَنَا السنجی وھو ابوداؤد سلیمان بن معبد المروزی السنجی حَدَّثَنَا عبد الرزاق عن محمد عن زید بن اسلم عن ابیه عن النبی صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَ سَلَّمَ نحوه ولم یذكر فیه عن عمر .

✧✧ حضرت زید بن اسلم رضی اللہ عنہ اپنے والد کے حوالے سے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کا یہ فرمان نقل کرتے ہیں: اس کے بعد حسب

Marfat.com

سابق حدیث ہے تاہم اس روایت میں حضرت عمر رضی اللہ عنہ کا تذکرہ نہیں ہے۔

152- حَدَّثَنَا محمد بن بشار حَدَّثَنَا محمد بن جعفر و عبد الرحمٰن بن مهدی قالا حَدَّثَنَا شعبة عن قتادہ عَنْ اَنَسِ بْنِ مَالِكٍ قَالَ كَانَ النَّبِیُّ صَلَّی اللّٰهُ عَلَيْهِ وَ سَلَّمَ يُعْجِبُهُ الدُّبَّاءُ فَاُتِیَ بِطَعَامٍ اَوْدُعِیَ لَهٗ فَجَعَلْتُ اَتَتَبَّعُهٗ فَاَضَعُهٗ بَيْنَ يَدَيْهِ لِمَا اَعْلَمُ اَنَّهٗ يُحِبُّهٗ .

✧✧ حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں' نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کو''کدو'' بہت پسند تھے۔ جب آپ کے لئے کھانا لایا جاتا یا آپ کو کھانے کی دعوت دی جاتی تو میں کدو تلاش کر کے آپ کے سامنے رکھا کرتا تھا کیونکہ مجھے پتہ تھا کہ آپ اسے پسند کرتے ہیں۔

153- حَدَّثَنَا قيتبة بن سعيد حَدَّثَنَا حفص بن غياث عن اسمٰعيل بن اَبِیْ خالد عن حكيم بن جابر عن ابيه قَالَ دَخَلْتُ عَلَی النَّبِیِّ صَلَّی اللّٰهُ عَلَيْهِ وَ سَلَّمَ فَرَاَيْتُ عِنْدَهٗ دُبَّاءً يُقَطَّعُ فَقُلْتُ مَا هٰذَا قَالَ نُكَثِّرُ بِهٖ طَعَامَنَا

قَالَ اَبُوْ عِيْسٰی و جابر هذا هو جابر بن طارق و يقال ابن اَبِیْ طارق و هو رجل من اصحاب رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَيْهِ وَ سَلَّمَ و لا يعرف له الا هذا الحديث الواحد و اَبُوْ خالد اسمه سعد .

✧✧ حکیم بن جابر اپنے والد کا یہ بیان نقل کرتے ہیں' میں نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں حاضر ہوا میں نے دیکھا کہ آپ کے پاس ''کدو'' رکھے ہوئے ہیں جو آپ کاٹ رہے تھے میں نے دریافت کیا: یہ کیا ہے؟ آپ نے فرمایا: ہم اس کے ذریعے اپنے سالن کو زیادہ کرلیں گے۔

امام ترمذی فرماتے ہیں' جابر نامی یہ راوی جابر بن طارق ہیں اور ایک قول کے مطابق ابن ابی طارق ہیں۔ یہ صحابی ہیں۔ ان سے صرف یہی ایک روایت منقول ہے۔

ابو خالد نامی راوی کا نام ''سعد'' ہے۔

154- حَدَّثَنَا قُتَيْبَةَ بن سعيد رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهُ عن مالك بن انس عن اسحٰق بن عبد الله ابن اَبِیْ طلحة انه سمع انس بن مالك يَقُوْلُ اِنَّ خَيَّاطًا دَعَا رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَيْهِ وَ سَلَّمَ لِطَعَامٍ صَنَعَهٗ فَقَالَ اَنَسٌ رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهُ فَذَهَبْتُ مَعَ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَيْهِ وَ سَلَّمَ اِلٰی ذٰلِكَ الطَّعَامِ فَقَرَّبَ اِلٰی رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَيْهِ وَ سَلَّمَ خُبْزًا مِنْ شَعِيْرٍ وَ مَرَقًا فِيْهِ دُبَّاءٌ وَّ قَدِيْدٌ

قَالَ اَنَسٌ رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهُ فَرَاَيْتُ النَّبِیَّ صَلَّی اللّٰهُ عَلَيْهِ وَ سَلَّمَ يَتَتَبَّعُ الدُّبَّاءَ حَوَالَیِ الْقَصْعَةِ فَلَمْ اَزَلْ اُحِبُّ الدُّبَّاءَ مِنْ يَوْمَئِذٍ .

✧✧ عبداللہ بن ابوطلحہ بیان کرتے ہیں' انہوں نے حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہ کو یہ بیان کرتے ہوئے سنا ہے' ایک درزی نے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کی کھانے کی دعوت کی جو اس نے آپ کے لئے تیار کیا تھا۔ حضرت انس رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں' نبی

Marfat.com

اکرم ﷺ کے ساتھ میں بھی اس کھانے میں گیا۔اس نے نبی اکرم ﷺ کے سامنے ''جو'' کی روٹی رکھی اور شوربا رکھا جس میں کدو تھے اور خشک گوشت تھا۔

حضرت انس رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں میں نے نبی اکرم ﷺ کو دیکھا ہے کہ آپ پیالے کے اردگرد کدو تلاش کر رہے تھے۔

حضرت انس رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں اس دن کے بعد میں بھی کدوؤں کو پسند کرتا ہوں۔

کدو شریف بہت سی بیماریوں کا علاج

قرآن مجید میں حضرت یونس علیہ السلام کے ذکر میں لکھا ہے کہ جب آپ مچھلی کے پیٹ سے نکلے تو اللہ تعالیٰ نے آپ پر بیل دار پودے (بعض روایات کے مطابق کدو) کا سایہ کر دیا۔کدو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی پسندیدہ ترکاری تھی۔یہ موسم گرما کا خاص تحفہ ہے۔عوام اور خواص اسے پکا کر بڑی رغبت سے کھاتے ہیں۔اسے سکھا کر اس کے خول سے ایک ساز بھی بنایا جاتا ہے جسے تونبا کہتے ہیں۔

کدو سے علاج

کدو ایک مسکن سرد مزاج دافع صفرا اور پیشاب آور غذائی اور دوائی اثرات رکھنے والی سبزی ہے۔لہٰذا اس کی افادیت کے پیش نظر اسے معدے کے امراض کے لئے خاص طور پر استعمال کیا جاتا ہے۔کدو کا جوس پینے سے نہ صرف پیشاب کی جلن ختم ہو جاتی ہے بلکہ یہ آنتوں سے اور معدے سے تیزابیت اور انفیکشن بھی ختم کرتا ہے۔اس کا جوس حاصل کرنے کے لئے ایک پودے کو کدوکش کرنے کے بعد نچوڑ لیا جائے تو خاصی مقدار میں جوس حاصل ہو جاتا ہے۔

بعض لوگوں کو گرمیوں میں نیند نہیں آتی اور ان کا سر چکراتا رہتا ہے ایسے لوگ کدو کاٹ کر پاؤں کے تلووں کی مالش کریں۔ کدو کا جوس تلوں کے تیل میں ملا کر روزانہ رات کو سر پر مالش کر کے لگایا جائے تو گہری نیند آتی ہے۔

کدو کا ایک پاؤ کا سالن اور چپاتیوں کے ساتھ کھا لینے سے بدن کو ایک وقت کی ضروری غذا حاصل ہو جاتی ہے۔گرم مزاج لوگوں جوانوں اور گرمی خشکی اور قبض کے مریضوں کے لئے یہ غذا بھی ہے اور دوا بھی۔پرانے حکیموں نے گھیا میں چنے کی دال شامل کر کے ایک سستی اور مکمل غذا ہمارے لیے تجویز کر دی ہے۔

عام زندگی میں ہم کدو کو صرف خوراک کے طور پر استعمال کرتے ہیں لیکن اس کے اور بہت سے فائدے ہیں۔حکما نے اس کے استعمال سے بہت سی لاعلاج اور خطرناک بیماریوں کا علاج کیا ہے۔یہاں چند بیماریوں کے نسخے دیئے گئے ہیں جن میں کدو کو دوا کے طور پر شامل کیا گیا ہے۔

سر درد سے فوری نجات

تازہ کدو کا گودا حسب منشا لے کر کھرل میں باریک کر کے پیشانی پر ضماد (لیپ) کر دیں انشاء اللہ تھوڑی دیر میں سر درد رفع ہو جائے گا۔کدو کا پانی روغن گل برابر وزن لے کر آپس میں ملا لیں بس دوا تیار ہے۔اسے شیشی میں محفوظ کر لیں اور بوقت ضرورت

Marfat.com

[illegible]

[illegible]

[illegible]

[illegible]

[illegible]

[illegible]

[illegible]

[illegible]

[illegible]

[illegible]

[illegible] کا خون آنا بند ہو جائیگا۔ یہ خونی اسہال کو [illegible] ہے۔

پیاس کی شدت میں مفید

[illegible] ایک چھٹانک [illegible] پانی نچوڑ [illegible] سات دو تولہ مصری کیساتھ ایک پاؤ سادہ پانی میں حل کر لیں۔ دو تولے تھوڑے تھوڑے وقفے سے پینا پیاس کی شدت میں مفید رہتا ہے۔

یرقان سے نجات

[illegible] لے کر [illegible] کر تمام رات [illegible] اور اس کا پانی نچوڑ لیں۔ اس پانی میں تھوڑی سی مصری ملا کر پینے سے [illegible] اور یرقان سے نجات ملتی ہے۔

[illegible] ایک تولہ قلمی شورہ ایک ماشہ مصری دو تولہ سادہ پانی دس تولہ یہ سب ملا کر پیشاب بند کے مریض کو پلائیں اگر ایک بار پلانے سے پیشاب نہ کھلے تو ایک خوراک اور دے دیں۔

Marfat.com

حلواء اور شہد کے پسند ہونے کا بیان

155- حَدَّثَنَا احمد بن ابراهيم الدورقي وسلمة بن شبيب و محمود ابن غيلان قالوا حَدَّثَنَا اَبُوْ اسامة عن هشام بن عروة عن ابيه عن عائشة قَالَتْ

كَانَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَ سَلَّمَ يُحِبُّ الْحَلْوَاءَ وَالْعَسَلَ .

✧✧ سیّدہ عائشہ رضی اللہ عنہا بیان کرتی ہیں' نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کو میٹھی چیز اور شہد پسند تھا۔

شرح

عربی میں حلوآء (مد کے ساتھ) اور حلواء (قصر کے ساتھ) دونوں کا اطلاق اس میٹھی چیز پر ہوتا ہے جو مٹھاس اور چکنائی کے ذریعہ بنے، جس کو اردو میں حلوہ کہا جاتا ہے اور بعض حضرات یہ کہتے ہیں کہ مطلق یعنی ہر میٹھی چیز کو حلوہ کہتے ہیں اس صورت میں الحلواء کے بعد والعسل کا ذکر تخصیص بعد تعمیم کے طور پر ہوگا (یعنی پہلے تو حلوہ کا ذکر کیا) جو ایک عام لفظ ہے اور جس کے حکم میں شہد بھی داخل ہے، لیکن پھر بعد میں خاص طور پر شہد کو بھی ذکر کر دیا، خطابی نے کہا ہے کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کا میٹھی چیز کو بہت پسند کرنا طبعی خواہش کی زیادتی کی بنا پر نہیں تھا کہ آپ صلی اللہ علیہ وسلم اکثر و بیشتر میٹھی چیز کھانا پسند فرماتے ہوں بلکہ "بہت پسند کرنے" کا مطلب محض یہ ہے کہ جب آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے سامنے دسترخوان پر میٹھی چیز آتی تو آپ صلی اللہ علیہ وسلم اس کو اتنی رغبت کے ساتھ تناول فرماتے کہ معلوم ہوتا کہ یہ آپ صلی اللہ علیہ وسلم کو بہت مرغوب ہے۔

156- حَدَّثَنَا الحسن بن محمد الزعفرانی حَدَّثَنَا حجاج بن محمد قَالَ قَالَ ابن جريج اخبرنی محمد بن يوسف ان عطاء بن يسا اخبره ان ام سَلَمَةَ اخبرته اَنَّهَا قَرَّبَتْ اِلٰى رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَ سَلَّمَ جَنْبًا مَشْوِيًا فَاَكَلَ مِنْهُ ثُمَّ قَامَ اِلَى الصَّلٰوةِ وَ مَا تَوَضَّاَ .

✧✧ سیّدہ اُم سلمہ رضی اللہ عنہا بیان کرتی ہیں' انہوں نے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے سامنے (بکری کا) بھنا ہوا پہلو پیش کیا۔ آپ نے اسے کھالیا پھر آپ نماز کے لئے کھڑے ہوگئے۔ آپ نے ازسرِنو وضو نہیں کیا۔

157- حَدَّثَنَا قُتَيْبَةَ حَدَّثَنَا ابن لهيعة عن سليمان بن زياد بن عَبْدُ اللّٰهِ بْن الحارث قَالَ اَكَلْنَا مَعَ رَسُوْلِ اللّٰهُ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَ سَلَّمَ شِوَاءً فِي الْمَسْجِدِ

✧✧ حضرت عبداللہ بن حارث رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں' ہم نے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ مسجد میں بھنا ہوا گوشت کھایا ہے۔

158- حَدَّثَنَا محمود بن غيلان انبانا وكيع حَدَّثَنَا مسعر عَنْ اَبِیْ صخرة جامع بن شداد عن المغيرة بن عبد الله عن المغيرة بن شعبة قَالَ ضِفْتُ مَعَ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَ سَلَّمَ ذَاتَ لَيْلَةٍ فَاُتِيَ بِجَنْبٍ مَشْوِيٍّ ثُمَّ اَخَذَ الشَّفْرَةَ فَجَعَلَ يَحُزُّلِیْ بِهَامِنْهُ قَالَ فَجَاءَ بَلَالٌ يُؤْذِنُهُ بِالصَّلٰوةِ فَاَلْقَى الشَّفْرَةَ فَقَالَ مَالَهُ تُرِبَتْ يَدَاهُ قَالَ وَكَانَ شَارِبُهُ قَدْوَفٰى فَقَالَ لَهُ اَقُصُّهُ لَكَ عَلٰى سِوَاكٍ اوقُصَّهُ عَلٰى سِوَاكٍ .

✧✧ حضرت مغیرہ بن شعبہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں' میں نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ ایک رات کسی کا مہمان بنا تو (جانور کے)

Marfat.com

پہلو کا بھنا ہوا گوشت لایا گیا' نبی اکرم ﷺ نے چھری پکڑی آپ اسے کاٹ کر مجھے دینے لگے۔ اسی دوران حضرت بلال رضی اللہ عنہ آئے انہوں نے آپ کو نماز کی اطلاع دی تو نبی اکرم ﷺ نے چھری رکھ دی آپ نے فرمایا: اسے کیا ہوا ہے؟ اس کے دونوں ہاتھ خاک آلود ہوں۔

راوی بیان کرتے ہیں' ان کی مونچھیں بڑھی ہوئی تھیں۔ آپ نے ان سے فرمایا: میں مسواک رکھ کر اسے چھوٹی کر دیتا ہوں (راوی کو شک ہے یا شاید یہ الفاظ ہیں) تم مسواک رکھ کر اسے چھوٹی کر لو۔

159- حَدَّثَنَا واصل بن عبد الاعلی حَدَّثَنَا محمد بن فضیل عَنْ اَبِیْ حیان التیمی عَنْ اَبِیْ زرعة عَنْ اَبِیْ هُرَیْرَةَ قَالَ اُتِیَ النَّبِیُّ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَ سَلَّمَ بِلَحْمٍ فَرُفِعَ اِلَیْهِ الذِّرَاعُ وَ کَانَتْ تُعْجِبُهُ فَنَهَشَ مِنْهَا ۔

✧✧ حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں' نبی اکرم ﷺ کی خدمت میں گوشت پیش کیا گیا آپ کے سامنے ران کا گوشت رکھا گیا آپ کو یہ بہت پسند تھا تو آپ نے اسے دانتوں سے نوچ کر کھایا۔

160- حَدَّثَنَا محمد بن بشار حَدَّثَنَا ابو داؤدَ عن زهیر یعنی ابن محمد عَنْ اَبِیْ اسحق عن سعد بن عیاض عن ابن مسعود قَالَ کَانَ النَّبِیُّ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَ سَلَّمَ یُعْجِبُهُ الذِّرَاعُ قَالَ وَ سُمَّ فِی الذِّرَاعِ وَ کَانَ یُرٰی اَنَّ الْیَهُوْدَ سَمُّوْهُ ۔

✧✧ حضرت ابن مسعود رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں' نبی اکرم ﷺ کو ران کا گوشت پسند تھا۔

راوی بیان کرتے ہیں' ران کے گوشت میں آپ کو زہر دیا گیا تھا یہ سمجھا جاتا تھا' یہودیوں نے اس میں زہر ملایا تھا۔

161- حَدَّثَنَا محمد بن بشار حَدَّثَنَا مسلم بن ابراهیم حَدَّثَنَا ابان بن یزید عن قتادة عن شهر بن حوشب عَنْ اَبِیْ عبید قَالَ طَبَخْتُ لِلنَّبِیِّ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَ سَلَّمَ قِدْرًا وَّ کَانَ یُعْجِبُهُ الذِّرَاعُ فَنَاوَلْتُهُ الذِّرَاعَ ثُمَّ قَالَ نَاوِلْنِی الذِّرَاعَ فَنَاوَلْتُهُ ثُمَّ قَالَ نَاوِلْنِی الذِّرَاعَ فَقُلْتُ یَا رَسُوْلَ اللّٰهِ وَ کَمْ لِلشَّاةِ مِنْ ذِرَاعٍ فَقَالَ وَالَّذِیْ نَفْسِیْ بِیَدِهٖ لَوْ سَکَتَّ لَنَا وَلْتَنِی الذِّرَاعَ مَادَعَوْتُ ۔

✧✧ حضرت ابو عبید رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں' میں نے نبی اکرم ﷺ کے لئے ہنڈیا پکائی۔ آپ کو ران کا گوشت پسند تھا میں نے ران کا گوشت آپ کے آگے کیا۔ آپ نے فرمایا: ایک اور ران آگے کرو میں نے وہ بھی آپ کے آگے کر دی۔ آپ نے فرمایا: ایک اور ران آگے کرو! میں نے عرض کی: یارسول اللہ (ﷺ)! بکری میں کتنی رانیں ہوتی ہیں؟ آپ نے فرمایا: اس ذات کی قسم! جس کے دست قدرت میں میری جان ہے! اگر تم خاموش رہتے تو میری طرف ایک کے بعد ایک ران بڑھاتے رہتے جب تک میں کہتا رہتا۔

162- حَدَّثَنَا الحسن بن محمد الزعفرانی حَدَّثَنَا یحیٰی بن عباد عن فلیح بن سلیمان قَالَ حدثنی رجل من بنی عباد یقال له عبد الوهاب بن یحیٰی بن عباد عن عَبْدُ اللّٰهِ بْن الزبیر عَنْ عَائِشَةَ قَالَتْ مَا کَانَ الذِّرَاعُ اَحَبَّ اللَّحْمِ اِلٰی رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَ سَلَّمَ وَلٰکِنَّهٗ کَانَ لَا یَجِدُ اللَّحْمَ اِلَّا غِبًّا وَّ کَانَ یَعْجَلُ

Marfat.com

اِلَيْهَا لِاَنَّهَا اَعْجَلُهَا نَضْجًا

✧✧ سیّدہ عائشہ ؓ بیان کرتی ہیں، نبی اکرم ﷺ کو ران کا گوشت زیادہ پسند نہیں تھا لیکن چونکہ آپ کبھی کبھار گوشت کھایا کرتے تھے۔ اللہ تعالیٰ جانتا ہے کہ آپ وقفے کے ساتھ گوشت کھایا کرتے تھے۔ اس لئے آپ شوق سے اسے کھاتے تھے کیونکہ یہ گوشت جلدی تیار ہوجاتا تھا۔

163- حَدَّثَنَا محمود بن غيلان حَدَّثَنَا اَبُوْ احمد حَدَّثَنَا مسعر قَالَ سَمِعْتُ شيخاً من فهمٍ قَالَ سَمِعْتُ عَبْدُ اللّٰهِ بْن جعفر يَقُوْلُ سَمِعْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَ سَلَّمَ قَالَ اِنَّ اَطْيَبَ اللَّحْمِ لَحْمُ الظَّهْرِ

✧✧ حضرت عبداللہ بن جعفر ؓ بیان کرتے ہیں، میں نے نبی اکرم ﷺ کو یہ ارشاد فرماتے ہوئے سنا ہے: سب سے بہترین گوشت پشت کا گوشت ہوتا ہے۔

سرکہ بہترین سالن ہے

164- حَدَّثَنَا سفين بن وكيع حَدَّثَنَا زيد بن الحباب عن عَبْدُ اللّٰهِ بْن المؤمل عَنْ اَبِىْ مليكة عن عائشة اَنَّ النَّبِىَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَ سَلَّمَ قَالَ نِعْمَ الْاِدَامُ الْخَلُّ .

✧✧ سیّدہ عائشہ ؓ بیان کرتی ہیں، نبی اکرم ﷺ نے ارشاد فرمایا ہے: سرکہ بہترین سالن ہے۔

شرح

سرکہ بہترین سالن ہے" یہ بار بار آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے اس لئے فرمایا کہ سرکہ کی زیادہ سے زیادہ تعریف ہو، اس حدیث سے معلوم ہوا کہ کھانے پینے میں اعتدال ومیانہ روی اختیار کرنا اور اپنے نفس کو لذیذ چیزوں سے باز رکھنا اچھی بات ہے۔ حدیث سے یہ بھی مفہوم ہوا کہ اگر کوئی شخص یہ قسم کھالے کہ میں سالن سے روٹی نہیں کھاؤں گا اور پھر سرکہ سے روٹی کھالے تو وہ حانث (یعنی قسم کو توڑنے والا) ہوگا کیونکہ سرکہ کا سالن ہونا اس حدیث سے ثابت ہوتا ہے۔ حدیث میں آیا ہے کہ سرکہ انبیاء کرام صلوٰۃ اللہ علیہم اجمعین کا سالن ہے اور طبی طور پر سرکہ کے جو منافع وفوائد ہیں، وہ بہت زیادہ ہیں، جن کی تصدیق طبی کتابوں اور اطباء کے ذریعہ کی جا سکتی ہے۔

165- حَدَّثَنَا ابو كريب حَدَّثَنَا ابوبكر ابن عياش عن ثابت اَبِىْ حمزة الثمالى عن الشعبى عن ام هانى قَالَتْ دَخَلَ عَلَى النَّبِىُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَ سَلَّمَ فَقَالَ اَعِنْدَكِ شَىْءٌ فَقُلْتُ لَا اِلَّا خُبْزٌ يَابِسٌ وَّخَلٌّ فَقَالَ هَاتِىْ مَا اَقْفَرَ بَيْتٌ مِنْ اُدْمٍ فِيْهِ خَلٌّ

✧✧ سیّدہ اُم ہانی بیان کرتی ہیں۔ نبی اکرم ﷺ میرے ہاں تشریف لائے آپ نے دریافت کیا، کیا تمہارے پاس کھانے کے لئے کچھ ہے؟ تو میں نے عرض کی: صرف خشک روٹی ہے اور سرکہ ہے۔ نبی اکرم ﷺ نے فرمایا: اسے ہی لے آؤ اس گھر والے سالن سے محروم نہیں ہوسکتے جس گھر میں سرکہ ہو۔

Marfat.com

166- حَدَّثَنَا محمد بن المثنی قَالَ حَدَّثَنَا محمد بن جعفر حَدَّثَنَا شعبة عن عمرو بن مرة عن مرة الهمدانی عَنْ اَبِیْ موسٰی عن النبی صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَ سَلَّمَ قَالَ فَضْلُ عَآئِشَةَ عَلَی النِّسَاءِ كَفَضْلِ الثَّرِيْدِ عَلٰی سَائِرِ الطَّعَامِ ۔

✧✧ حضرت ابوموسیٰ اشعری رضی اللہ عنہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کا یہ فرمان نقل کرتے ہیں۔ عائشہ رضی اللہ عنہا کو تمام خواتین پر وہی فضیلت حاصل ہے جو ''ثرید'' کو تمام کھانوں پر حاصل ہے۔

167- حَدَّثَنَا علی بن حجر حَدَّثَنَا اسمٰعیل بن جعفر حَدَّثَنَا عَبْدُ اللّٰهِ بْن عبد الرحمٰن بن معمر الانصاری اَبُوْ طوالة انه سمع انس بن مالك يَقُوْلُ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَيْهِ وَ سَلَّمَ فَضْلُ عَآئِشَةَ عَلَی النِّسَاءِ كَفَضْلِ الثَّرِيْدِ عَلٰی سَائِرِ الطَّعَامِ ۔

✧✧ حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں' نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا ہے: عائشہ رضی اللہ عنہا کو تمام خواتین پر وہی فضیلت حاصل ہے جو ''ثرید'' کو تمام کھانوں پر حاصل ہے۔

168- حَدَّثَنَا قُتَيْبَةَ بن سعيد حَدَّثَنَا عبد العزيز بن محمد عن سهيل بن اَبِیْ صالح عن ابيه عَنْ اَبِیْ هُرَيْرَةَ اَنَّهٗ رَاٰی رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَيْهِ وَ سَلَّمَ تَوَضَّاءَ مِنْ ثَوْرِ اَقِطٍ ثُمَّ رَاٰهُ اَكَلَ مِنْ كَتِفِ شَاةٍ ثُمَّ صَلّٰی وَ لَمْ يَتَوَضَّاء

✧✧ حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں' انہوں نے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کو دیکھا کہ آپ نے پنیر کا ٹکڑا کھانے کے بعد وضو کیا پھر انہوں نے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کو دیکھا کہ آپ نے بکری کے بازو کا گوشت کھالیا اور پھر نماز ادا کر لی اور از سر نو وضو نہیں کیا۔

169- حَدَّثَنَا ابن اَبِیْ عمر حَدَّثَنَا سفيان بن عيينة عن وائل بن دَاوٗدَ عن ابنه و هو بكر بن وائل عن الزهری عن انس بن مَالِكٍ قَالَ اَوْلَمَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَيْهِ وَ سَلَّمَ عَلٰی صَفِيَّةَ بِتَمْرٍ وَسَوِيْقٍ ۔

✧✧ حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں' نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے سیدہ صفیہ رضی اللہ عنہا کے ساتھ شادی کے بعد ولیمہ کیا جس میں کھجور اور ستو (کھانے میں تھے)

170- حَدَّثَنَا الحسين بن محمد البصری حَدَّثَنَا الفضيل بن سليمان حدثنی فائد مولی عبيد اللّٰه بن علی ابن اَبِیْ رافع مولی رَسُوْلُ اللّٰه صَلَّی اللّٰهُ عَلَيْهِ وَ سَلَّمَ قَالَ حَدَّثَنَا عبيد اللّٰه بن علی عن جدته سلمی اَنَّ الْحَسَنَ ابْنَ عَلِيٍّ وَابْنَ عَبَّاسٍ وَابْنَ جَعْفَرٍ اَتَوْهَا فَقَالُوْا لَهَا اصْنَعِیْ لَنَا طَعَامًا مِمَّا كَانَ يُعْجِبُ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَيْهِ وَ سَلَّمَ وَ يُحْسِنُ اَكْلَهٗ فَقَالَتْ يَا بُنَیَّ لَا تَشْتَهِيْهِ الْيَوْمَ قَالَ بَلٰی اِصْنَعِيْهِ لَنَا قَالَ فَقَامَتْ فَاَخَذَتْ شَيْئًا مِّنَ الشَّعِيْرِ فَطَحَنَتْهُ ثُمَّ جَعَلَتْهُ فِیْ قِدْرٍ وَ صَبَّتْ عَلَيْهِ شَيْئًا مِنْ زَيْتٍ وَدَقَّتِ الْفِلْفِلَ وَالتَّوَابِلَ فَقَرَّبَتْهُ اِلَيْهِمْ فَقَالَتْ هٰذَا مِمَّا كَانَ يُعْجِبُ النَّبِیَّ صَلَّی اللّٰهُ عَلَيْهِ وَ سَلَّمَ وَ يُحْسِنُ اَكْلَهٗ

Marfat.com

✧✧ عبیداللہ بن علی اپنی دادی سیدہ سلمیٰ رضی اللہ عنہا کا یہ بیان نقل کرتے ہیں' امام حسن بن علی رضی اللہ عنہما' حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما اور حضرت ابن جعفر رضی اللہ عنہ اس خاتون کے پاس آئے اور ان سے کہا' آپ ہمارے لئے وہی کھانا تیار کریں جو نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کو پسند تھا اور آپ شوق سے اسے کھایا کرتے تھے اس خاتون نے کہا: اے میرے بیٹے! آپ اسے نہیں کھاسکیں گے۔ انہوں نے کہا: نہیں! آپ اسے تیار کریں۔ وہ خاتون کھڑی ہوئی اس نے کچھ ''جو'' لئے انہیں پیس لیا انہیں ہنڈیا میں ڈالا اس پر تھوڑا سا زیتون کا تیل ڈالا کچھ مرچ مصالحے ڈالے اور اسے (تیار کرکے) ان حضرات کے آگے رکھ دیا اور بولی: یہ وہ کھانا ہے جو نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کو پسند تھا اور آپ شوق سے اسے کھایا کرتے تھے۔

171- حَدَّثَنَا محمود بن غیلان حَدَّثَنَا اَبُوْ احمد حَدَّثَنَا سفیان عن الاسود بن قیس عن نبیح العنزی عَنْ جَابِرِ بْنِ عَبْدِ اللّٰهِ قَالَ اَتَانَا النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَ سَلَّمَ فِيْ مَنْزِلِنَا فَذَبَحْنَا لَهُ شَاةً فَقَالَ كَاَنَّهُمْ عَلِمُوْا اَنَّا نُحِبُّ اللَّحْمَ وَ فِي الْحَدِيْثِ قِصَّةٌ .

✧✧ حضرت جابر بن عبداللہ رضی اللہ عنہما بیان کرتے ہیں' نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم ہمارے ہاں تشریف لائے ہم نے آپ کے لئے بکری ذبح کی۔ آپ نے فرمایا: لگتا ہے یہ لوگ جانتے ہیں کہ ہمیں گوشت پسند ہے۔

(امام ترمذی فرماتے ہیں) اس حدیث میں پورا قصہ منقول ہے۔

172- حَدَّثَنَا ابن اَبِیْ عمر رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ حَدَّثَنَا سفیان حَدَّثَنَا عبداللّٰه بن محمد بن عقیل سمع جابرا قَالَ سفیان وحَدَّثَنَا محمد بن المنکر عن جابر قَالَ خرج رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَ سَلَّمَ وَ اَنَا مَعَهٗ فَدَخَلَ عَلَى امْرَاَةٍ مِنَ الْاَنْصَارِ فَذَبَحَتْ لَهٗ شَاةً فَاَكَلَ مِنْهَا وَ اَتَتْهُ بِقِنَاعٍ مِنْ رُطَبٍ فَاَكَلَ مِنْهُ ثُمَّ تَوَضَّاَ لِلظُّهْرِ وَ صَلّٰى ثُمَّ انْصَرَفَ فَاَتَتْهُ بِعُلَالَةٍ مِنْ عُلَالَةِ الشَّاةِ فَاَكَلَ ثُمَّ صَلَّى الْعَصْرَ وَ لَمْ يَتَوَضَّاْ .

✧✧ حضرت جابر رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں' نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم باہر تشریف لائے میں آپ کے ساتھ تھا۔ آپ ایک انصاری خاتون کے پاس آئے اس نے آپ کے لئے ایک بکری ذبح کی آپ نے اسے (تھوڑا سا) کھالیا پھر وہ آپ کے پاس کھجوروں کا ایک تھال لائی۔ آپ نے اس میں سے بھی کچھ کھجوریں کھائیں پھر آپ نے ظہر کی نماز کے لئے وضو کیا پھر جب نماز ختم کی تو وہ خاتون بکری کا گوشت لائی آپ نے اسے کھالیا پھر آپ نے عصر کی نماز ادا کی اور از سر نو وضو نہیں کیا۔

173- حَدَّثَنَا العباس بن محمد الدوری حَدَّثَنَا یونس بن محمد حَدَّثَنَا فلیح بن سلیمان عن عثمان ابن عبد الرحمان عن یعقوب بن اَبِیْ یعقوب عن ام المنذر قَالَتْ دَخَلَ عَلَيَّ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَ سَلَّمَ وَ مَعَهٗ عَلِيٌّ وَّلَنَا دَوَالٍ مُعَلَّقَةٌ قَالَتْ فَجَعَلَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَ سَلَّمَ يَاكُلُ وَ عَلِيٌّ مَعَهٗ يَاكُلُ فَقَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَ سَلَّمَ لِعَلِيٍّ مَهْ يَا عَلِيُّ فَاِنَّكَ نَاقِهٌ قَالَتْ فَجَلَسَ عَلِيٌّ وَّالنَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَ سَلَّمَ يَاكُلُ قَالَتْ فَجَعَلْتُ لَهُمْ سِلْقًا وَّشَعِيْرًا فَقَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَ سَلَّمَ لِعَلِيٍّ يَا عَلِيُّ مِنْ هٰذَا فَاَصِبْ فَاِنَّهٗ اَوْفَقُ لَكَ .

Marfat.com

✧✧ سیّدہ اُم منذر رضی اللہ عنہا بیان کرتی ہیں' نبی اکرم ﷺ میرے پاس تشریف لائے آپ کے ساتھ حضرت علی رضی اللہ عنہ بھی تھے۔ ہمارے ہاں کھجور کے کچھ خوشے رکھے ہوئے تھے نبی اکرم ﷺ نے کھجوریں کھانی شروع کر دیں۔ حضرت علی رضی اللہ عنہ کھانے لگے تو آپ نے فرمایا: اے علی! تم اسے نہ کھاؤ کیونکہ تم ابھی کمزور ہو۔ راوی بیان کرتی ہیں' حضرت علی رضی اللہ عنہ بیٹھے رہے اور نبی اکرم ﷺ انہیں کھاتے رہے۔ راوی بیان کرتی ہیں' اس کے بعد میں نے چقندر اور ''جو'' کو ملا کر رکھا تو نبی اکرم ﷺ نے حضرت علی رضی اللہ عنہ سے کہا اے علی! تم اسے کھاؤ کیونکہ یہ تمہارے لئے زیادہ بہتر ہیں۔

174- حَدَّثَنَا محمود بن غیلان حَدَّثَنَا بشر بن السری عن سفیان عن طلحة بن یحیٰی عن عائشة رَضِیَ اللّٰهُ عَنهُ بنت طلحة عن عائشه ام المومنین رَضِیَ اللّٰهُ عَنهَا قَالَتْ كَانَ النَّبِیُّ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیهِ وَ سَلَّمَ یَاتِیْنِی فَیَقُوْلُ اَعِنْدَكِ غَدَاءٌ فَاَقُوْلُ لَا قَالَتْ فَیَقُوْلُ اِنِّی صَائِمٌ قَالَتْ فَاَتَانَا یَوْمًا فَقُلْتُ یَا رَسُوْلَ اللّٰهِ اِنَّهٗ اُهْدِیَتْ لَنَا هَدِیَّةٌ قَالَ وَ مَاهِیَ قُلْتُ حَیْسٌ قَالَ اَمَا اِنِّی اَصْبَحْتُ صَائِمًا قَالَتْ ثُمَّ اَكَلَ ۔

✧✧ سیّدہ عائشہ رضی اللہ عنہا بیان کرتی ہیں' نبی اکرم ﷺ میرے پاس تشریف لائے آپ نے دریافت کیا۔ کیا تمہارے پاس کھانے کے لئے کچھ ہے؟ میں نے جواب دیا: نہیں! سیّدہ عائشہ رضی اللہ عنہا بیان کرتی ہیں' تو نبی اکرم ﷺ نے فرمایا: میں نے روزہ رکھلیا ہے۔ سیّدہ عائشہ رضی اللہ عنہا بیان کرتی ہیں' پھر آپ دوبارہ میرے پاس تشریف لائے میں نے عرض کی: یارسول اللہ (ﷺ)! مجھے تحفے کے طور پر کھانے کے لئے کچھ (دیا گیا ہے) نبی اکرم ﷺ نے دریافت کیا: وہ کیا ہے؟ میں نے عرض کی: ''حیس'' (کھجور کا حلوہ) ہے۔ آپ نے فرمایا: میں نے تو روزے کی نیت کی ہوئی ہے۔ سیّدہ عائشہ رضی اللہ عنہا بیان کرتی ہیں' پھر آپ نے اسے کھالیا (یعنی نفلی روزے کو توڑ دیا)

175- حَدَّثَنَا عَبْدُ اللّٰهِ بْن عبد الرحمٰن حَدَّثَنَا عمر بن حفص بن غیاث حَدَّثَنَا اَبِیْ عن محمد بن اَبِیْ یحیٰی الاسلمی عَنْ یَزِیْدَ بن اَبِیْ امیة الاعور عن یُوْسُفَ بِنِ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ سَلَامٍ عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ سَلَامٍ قَالَ رَاَیْتُ النَّبِیَّ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیهِ وَ سَلَّمَ اَخَذَ كِسْرَةً مِّنْ خُبْزِ الشَّعِیْرِ فَوَضَعَ عَلَیْهَا تَمْرَةً ثُمَّ قَالَ هٰذِهٖ اِدَامُ هٰذِهٖ فَاَكَلَ ۔

✧✧ حضرت عبداللہ بن سلام رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں' میں نے نبی اکرم ﷺ کو دیکھا: آپ نے ''جو'' کی روٹی کا ایک ٹکڑا لیا۔ اس پر ایک کھجور رکھی اور فرمایا: یہ اس کا سالن ہے' پھر آپ نے اسے کھالیا۔

176- حَدَّثَنَا عَبْدُ اللّٰهِ بْن عبد الرحمٰن حَدَّثَنَا سعید بن سلیمان عن عباد بن العوام عن حمید عَنْ اَنَسِ بْنِ مَالِكٍ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیهِ وَ سَلَّمَ كَانَ یُعْجِبُهُ الثُّفْلُ قَالَ عَبْدُ اللّٰهِ یَعْنِیْ مَابَقِیَ مِنَ الطَّعَامِ ۔

✧✧ حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں' نبی اکرم ﷺ کو ''ثفل'' پسند تھا۔

حضرت عبداللہ رضی اللہ عنہ نامی راوی بیان کرتے ہیں' اس سے مراد کھانے کا بچ جانے والا حصہ ہے۔

Marfat.com

بَابُ مَاجَاءَ فِیْ صِفَةِ وُضُوءِ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَ سَلَّمَ

باب 27: کھانے (سے پہلے) نبی اکرم ﷺ کے وضو کرنے کے بارے میں جو کچھ منقول ہے

177- حَدَّثَنَا احمد بن منیع حَدَّثَنَا اسمٰعیل بن ابراهیم عن ایوب عن ابن اَبِیْ ملیکة عن ابن عباس رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهُما اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَ سَلَّمَ خَرَجَ مِنَ الْخَلَاءِ فَقُرِّبَ اِلَیْهِ الطَّعَامُ فَقَالُوْا اَلَا نَاْتِیْكَ بِوَضُوْءٍ قَالَ اِنَّمَا اُمِرْتُ بِالْوُضُوْءِ اِذَا قُمْتُ اِلَی الصَّلٰوةِ .

حَدَّثَنَا سعید بن عبد الرحمٰن المخزومی حَدَّثَنَا سفیان بن عیینة عن عمرو بن دینار عن سعید بن الحویرث عن ابن عباس رضی الله عنهما قَالَ خَرَجَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَ سَلَّمَ مِنَ الْغَائِطِ فَاُتِیَ بِطَعَامٍ فَقِیْلَ لَهٗ اَلَا تَتَوَضَّأُ فَقَالَ اُصَلِّیْ فَاَتَوَضَّأُ .

✧✧ حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما بیان کرتے ہیں' نبی اکرم ﷺ بیت الخلاء سے باہر تشریف لائے آپ کے سامنے کھانا پیش کیا گیا تو لوگوں نے دریافت کیا: کیا ہم آپ کے وضو کے لئے پانی نہ لے کر آئیں؟ تو آپ نے فرمایا: مجھے اس وقت وضو کا حکم دیا گیا ہے جب میں نماز پڑھنے لگوں۔

انہی سے یہ روایت بھی منقول ہے' نبی اکرم ﷺ رفع حاجت کر کے تشریف لائے تو آپ کے سامنے کھانا پیش کیا گیا۔ آپ سے کہا گیا آپ وضو نہیں کریں گے؟ آپ نے فرمایا: میں نماز پڑھنے لگا ہوں جو وضو کروں؟

178- حَدَّثَنَا یحیٰی بن موسٰی حَدَّثَنَا عَبْدُ اللّٰهِ بْن نمیر حَدَّثَنَا قیس بن الربیع ح و حَدَّثَنَا قُتَیْبَةَ حَدَّثَنَا عبد الکریم الجرجانی عن قیس بن الربیع عَنْ اَبِیْ هاشم عن زاذان عن سلمان قَالَ قَرَأْتُ فِی التَّوْرَاةِ اِنَّ بَرَکَةَ الطَّعَامِ الْوُضُوْءُ بَعْدَهٗ فَذَکَرْتُ ذٰلِكَ لِلنَّبِیِّ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَ سَلَّمَ وَ اَخْبَرْتُهٗ بِمَا قَرَأْتُ فِی التَّوْرٰةِ فَقَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَ سَلَّمَ بَرَکَةُ الطَّعَامِ الْوُضُوْءُ قَبْلَهٗ وَالْوُضُوْءُ بَعْدَهٗ

✧✧ حضرت سلمان رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں' میں نے تورات میں یہ پڑھا کہ کھانے کی برکت اس کے بعد وضو کرنے میں ہے۔ میں نے اس بات کا تذکرہ نبی اکرم ﷺ سے کیا آپ کو بتایا جو میں نے تورات میں پڑھا ہے تو آپ نے ارشاد فرمایا: کھانے کی برکت اس سے پہلے اور اس کے بعد وضو کرنے (یعنی ہاتھ دھونے) میں ہے۔

بَابُ مَاجَاءَ فِیْ قول رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَ سَلَّمَ قبل الطعام و بعد ما یفرغ منه

باب 28: نبی اکرم ﷺ کھانا کھانے سے پہلے اور فارغ ہونے کے بعد کیا پڑھا کرتے تھے اس بارے میں جو کچھ منقول ہے

179- حَدَّثَنَا قُتَیْبَةَ بن سعید حَدَّثَنَا ابن لهیعة عَنْ یَزِیْدَ بن اَبِیْ حبیب عن راشد بن جندل الیافعی عن

Marfat.com

حبیب بن اوس عن ابی ایوب الانصاری قَالَ کُنَّا عِنْدَ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَ سَلَّمَ يَوْمًا فَقُرِّبَ اِلَيْهِ طَعَامٌ فَلَمْ اَرَ طَعَامًا كَانَ اَعْظَمَ بَرَكَةً مِّنْهُ اَوَّلَ مَا اَكَلْنَا وَلَا اَقَلَّ بَرَكَةً فِي اٰخِرِهٖ قُلْنَا يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ كَيْفَ هٰذَا قَالَ اِنَّا ذَكَرْنَا اسْمَ اللّٰهِ حِيْنَ اَكَلْنَا ثُمَّ قَعَدَ مَنْ اَكَلَ وَلَمْ يُسَمِّ اللّٰهَ تَعَالٰى فَاَكَلَ مَعَهُ الشَّيْطٰنُ ۔

✧✧ حضرت ابوایوب انصاری رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں' ایک دن ہم لوگ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس موجود تھے۔ آپ کی خدمت میں کھانا پیش کیا گیا میں نے اس جیسا کھانا نہیں دیکھا جو ہمارے کھانے کے آغاز میں اتنا برکت والا ہو اور اختتام پر اتنی کم برکت والا ہو۔ ہم نے عرض کی: یارسول اللہ (صلی اللہ علیہ وسلم)! اس کی کیا وجہ ہے؟ آپ نے فرمایا: جب ہم نے کھانا شروع کیا تھا تو ہم نے اللہ کا نام لیا تھا (یعنی بسم اللہ پڑھی تھی) پھر ایک شخص بیٹھا اس نے کھانا کھایا لیکن اس نے اللہ کا نام نہیں لیا تو اس کے ساتھ شیطان نے بھی کھانا کھایا۔

کھانا کھانے سے پہلے بسم اللہ شریف پڑھنے کا بیان

حضرت ابوایوب انصاری رضی اللہ تعالیٰ عنہ کہتے ہیں کہ (ایک دن) ہم لوگ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس تھے کہ کھانا سامنے لایا گیا (کھانے کے دوران میں نے محسوس کیا کہ) میں نے اس کھانے میں اس وقت جو بڑی برکت دیکھی جب کہ ہم نے کھانا شروع کیا تھا ایسی برکت میں کسی اور کھانے میں نہیں دیکھی اور اس کھانے کے آخر میں میں نے جو کمتر برکت دیکھی ایسی کم برکت بھی اور کسی کھانے میں نہیں دیکھی، چنانچہ ہم نے عرض کیا کہ "یارسول اللہ! اس کا کیا سبب تھا (کہ اس کھانے میں شروع میں تو اتنی زیادہ برکت دیکھی گئی اور آخر میں اس طرح بے برکتی نظر آئی)؟" آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا درحقیقت کھانے کے شروع میں ہم نے اللہ کا نام تھا لیکن بعد میں ایسا شخص آ کر بیٹھ گیا جس نے کھانا کھایا مگر اللہ کا نام نہیں لیا لہٰذا اس کے ساتھ شیطان نے بھی کھانا کھایا۔ اس سبب سے آخر میں بے برکتی ہوئی۔ (شرح السنۃ، مشکوۃ شریف: جلد چہارم: حدیث نمبر 137)

ہم نے اللہ کا نام لیا تھا" اس میں اس طرف اشارہ ہے کہ بسم اللہ پڑھنے کی سنت محض "بسم اللہ" کہہ لینے سے حاصل ہو جاتی ہے لیکن افضل یہ ہے کہ پوری بسم اللہ یعنی بسم اللہ الرحمٰن الرحیم پڑھی جائے۔ کھانا شروع کرتے وقت بسم اللہ کہنا مستحب ہے یہاں تک کہ اگر کوئی شخص جنبی (حالت ناپاکی میں) ہو یا کوئی عورت ایام حیض یا حالت نفاس میں ہو تو یہ استحباب اس کے لئے بھی ہے بشرطیکہ بسم اللہ پڑھتے وقت تلاوت کی نیت نہ کرے بلکہ ذکر کی نیت سے پڑھے ورنہ حرام ہوگا (کیونکہ ناپاکی اور حیض و نفاس کی حالت میں قرآن کریم کی تلاوت حرام ہے اور بسم اللہ بھی قرآن کریم ہی کا ایک فقرہ ہے)۔ جن چیزوں کو کھانا پینا شریعت کی رو سے مکروہ یا حرام ہے ان کو کھاتے پیتے وقت بسم اللہ پڑھنا مستحب نہیں ہے بلکہ اگر کوئی شخص شراب پیتے وقت بسم اللہ پڑھے گا تو وہ کافر ہو جائے گا (بعض علماء نے مطلق کسی بھی حرام چیز کو کھاتے وقت بسم اللہ پڑھنے کو کفر کہا ہے۔ شیطان کا کھانے میں شریک ہونا اکثر علماء سلف وخلف کے نزدیک حقیقت پر محمول ہے کہ وہ بسم اللہ نہ پڑھ کر، کھانے والے کے ساتھ کھانے میں حقیقۃً شریک ہوتا ہے جس کی وجہ سے کھانے میں بے برکتی ہو جاتی ہے۔ پہلے جو یہ ذکر کیا جا چکا ہے کہ بعض علماء کے نزدیک اجتماعی طور پر کھانا کھانے کی

Marfat.com

صورت میں کسی ایک شخص کا بسم اللہ پڑھ لینا اس کھانے پر موجود سب لوگوں کے لئے کافی ہے اور ہر ایک شخص کا بسم اللہ پڑھنا ضروری نہیں ہے تو یہ حدیث ان علماء کے مسلک کے خلاف ایک دلیل ہے۔

کھانا کھانے سے پہلے اور بعد میں ہاتھ منہ دھونے کا بیان

حضرت ابن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے روایت ہے کہ (ایک دن) نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم بیت الخلاء سے واپس آئے تو آپ صلی اللہ علیہ وسلم کے سامنے کھانا لایا گیا۔ بعض صحابہ نے عرض کیا کہ کیا ہم آپ کے سامنے وضو کا پانی لائیں؟ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا۔" مجھے (حدث کے بعد) وضو کرنے کا حکم (بطریق وجوب) اس صورت میں دیا گیا ہے جب کہ میں نماز کے لئے کھڑا ہونے کا ارادہ کروں۔ (ترمذی، ابوداؤد، نسائی، مشکوۃ شریف: جلد چہارم: حدیث نمبر 144)

یہ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے اغلب واکثر کے اعتبار سے فرمایا کہ بطریق وجوب وضو کرنے کا حکم صرف نماز کے لئے ہے ورنہ سجدہ تلاوت کرنے، قرآن مجید کو چھونے اور طواف کرنے کے لئے بھی وضو کرنا واجب ہے۔ اس موقع پر آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے گویا یہ سمجھا کہ صحابہ یہ اعتقاد رکھتے ہیں کہ کھانے سے پہلے وضو شرعی کرنا واجب ہے چنانچہ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے ان کے اس اعتقاد کی نفی کو اچھی طرح واضح کرنے کے لئے اپنے ارشاد میں حصر کا اسلوب اختیار فرمایا اور یہ اس بات کے منفی نہیں ہے کہ کھانے سے پہلے وضو کرنا جائز بلکہ مستحب ہے۔ لہٰذا یہاں "وضو" سے مراد وہی وضو ہے جو نماز کے لئے کیا جاتا ہے نہ کہ کھانے کا وضو یعنی ہاتھ اور منہ دھونا حدیث کا سیاق بھی اسی پر دلالت کرتا ہے۔ تاہم اگر اس جملہ الا ناتیک بوضو (کیا ہم آپ کے لئے وضو کا پانی لائیں؟) میں وضو سے مراد لیا جائے تو یہ بھی ہوسکتا ہے اور چونکہ کھانے سے پہلے ہاتھوں کا دھونا سنن اور آداب میں سے ہے نہ کہ واجب، اس لئے آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے اس موقع پر تعلیم جواز کے پیش نظر اس کو ترک کیا اور اس صورت میں حدیث کا حاصل یہ ہوگا کہ یہ وضو یعنی کھانے سے پہلے ہاتھوں کو دھونا کہ جس کے لئے تم مجھ سے درخواست کرتے ہو کوئی واجب اور مامور نہیں ہے اگر میں اس کو ترک کروں یعنی کھانے سے پہلے اپنے ہاتھ نہ دھوؤں تو اس سے کوئی نقصان نہیں ہوگا ہاں یہاں ایک اور وضو ہے اور وہ نماز کا وضو ہے جو واجب ہے۔

بسم اللہ بھول جائے تو یاد آنے پر پڑھنے کا بیان

180- حَدَّثَنَا یحییٰ بن موسی حَدَّثَنَا اَبُوْ دَاوُدَ حَدَّثَنَا هشام الدستوائی عن بدیل العقیلی عن عَبْدُ اللّٰهِ بْن عبید بن عمیر عن ام کلثوم عن عائشة رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهما قَالَتْ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ اِذَا اَکَلَ اَحَدُکُمْ فَنَسِیَ اَنْ یَّذْکُرَ اسْمَ اللّٰهِ تَبَارَكَ وَ تَعَالٰی عَلٰی طَعَامِهٖ فَلْیَقُلْ بِسْمِ اللّٰهِ اَوَّلَهٗ وَاٰخِرَهٗ.

✧✧ سیدہ عائشہ رضی اللہ عنہا بیان کرتی ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا ہے: جب کوئی شخص کچھ کھائے اور اپنے کھانے پر اللہ کا نام لینا بھول جائے (یعنی بسم اللہ پڑھنی بھول جائے) تو اسے یہ پڑھنا چاہئے: بِسْمِ اللّٰهِ اَوَّلَهٗ وَاٰخِرَهٗ "اللہ کے نام سے (برکت حاصل کرتا ہوں) اس کے آغاز میں اور اس کے اختتام میں۔"

Marfat.com

شرح

اللہ کا نام لینا بھول جائے الخ سے یہ معلوم ہوا کہ کھانا شروع کرتے وقت محض اللہ کے نام کا ذکر کافی ہے لیکن بسم اللہ کہنا افضل ہے۔ محیط میں لکھا ہے کہ اگر کوئی شخص وضو کرتے وقت (بسم اللہ کے بجائے) لا اله الا الله یا الحمد لله اور یا اشهد ان لا اله الا الله کہے تو وہ سنت ادا کرنے والا کہلائے گا اسی طرح کھانے کی صورت میں بھی یہ مسئلہ ہے۔ البتہ اگر کوئی شخص ابتداء وضو میں بسم اللہ کہنا بھول جائے اور پھر درمیان وضو (یاد آنے پر) بسم اللہ کہہ لے تو اس کو سنت پر عمل کرنے کا درجہ حاصل نہیں ہوگا بخلاف کھانے کے کہ کھانے کے درمیان آنے پر بسم اللہ کہہ لینا ادائیگی سنت کے لئے کافی ہو جائے گا۔

181- حَدَّثَنَا عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ الصباح الهاشمي البصري حَدَّثَنَا عبد الاعلى عن معمر عن هشام بن عروة عن ابيه عَنْ عُمَرَ بْنِ اَبِى سَلْمَةَ اَنَّهُ دَخَلَ عَلٰى رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَعِنْدَهُ طَعَامٌ فَقَالَ اُدْنُ يَا بُنَىَّ فَسَمِّ اللّٰهَ تَعَالٰى وَ كُلْ بِيَمِيْنِكَ مِمَّا يَلِيْكَ .

✧✧ حضرت عمر بن ابی سلمہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں' وہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں حاضر ہوئے۔ اس وقت آپ کے پاس کھانا موجود تھا آپ نے فرمایا: اے میرے بیٹے! آگے آجاؤ! اللہ کا نام لو اور دائیں ہاتھ سے کھانا شروع کرو اور اپنے آگے سے کھاؤ۔

182- حَدَّثَنَا محمد بن غيلان حَدَّثَنَا اَبُوْ احمد الزبيرى حَدَّثَنَا سفين الثورى عَنْ اَبِىْ هاشم عن اسمعيل ابن رباع عن رباح بن عبيدة عَنْ اَبِىْ سعيد الخدرى قَالَ كَانَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اِذَا فَرَغَ مِنْ طَعَامِهٖ قَالَ اَلْحَمْدُ لِلّٰهِ الَّذِىْ اَطْعَمَنَا وَ سَقَانَا وَ جَعَلَنَا مُسْلِمِيْنَ .

✧✧ حضرت ابو سعید خدری رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں' نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم جب کھانے سے فارغ ہوتے تھے تو یہ دعا پڑھتے تھے "ہر طرح کی حمد اس اللہ کے لئے مخصوص ہے جس نے ہمیں کھلایا ہے اور جس نے ہمیں پلایا ہے اور جس نے ہمیں مسلمان بنایا ہے"

183- حَدَّثَنَا محمد بن بشار حَدَّثَنَا يحيىٰ بن سعيد حَدَّثَنَا ثور بن يزيد حَدَّثَنَا خالد بن معدان عَنْ اَبِىْ امامة رَضِىَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ كَانَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اِذَا رُفِعَتِ الْمَائِدَةُ مِنْ بَيْنِ يَدَيْهِ يَقُوْلُ اَلْحَمْدُ لِلّٰهِ حَمْدًا كَثِيْرًا طَيِّبًا مُبَارَكًا فِيْهِ غَيْرَ مُوَدَّعٍ وَلَا مُسْتَغْنًى عَنْهُ رَبَّنَا .

✧✧ حضرت ابوامامہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں' نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے سامنے سے جب دسترخوان اٹھالیا جاتا تو آپ یہ دعا پڑھا کرتے تھے: ہر طرح کی حمد اللہ تعالیٰ کے لئے جو بہت پاکیزہ ہو اس میں برکت ہو اسے اس کے حال پر نہ چھوڑا گیا ہو اور ہمارا پروردگار اس سے بے نیاز نہ ہو۔"

184- حَدَّثَنَا اَبُوْ بكر محمد بن ابان حَدَّثَنَا وكيع عن هشام الدستوائى عن بديل بن ميسرة العقيلى عن عَبْدِ اللّٰهِ بن عبيد بن عمير عن ام كلثوم عن عائشه رَضِىَ اللّٰهُ عَنْهَا قالت كَانَ النَّبِىُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَاْكُلُ الطَّعَامَ فِىْ سِتَّةٍ مِنْ اَصْحَابِهٖ فَجَاءَ اَعْرَابِىٌّ فَاَكَلَهُ بِلُقْمَتَيْنِ فَقَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ

Marfat.com

لَوْسَمّٰی لَکَفَاکُمْ .

✧✧ حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا بیان کرتی ہیں' نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم اپنے چھ اصحاب کے ہمراہ کھانا کھا رہے تھے ایک دیہاتی آیا اس نے دو لقمے کھالئے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: اگر یہ بسم اللہ پڑھ لیتا تو یہ کھانا تم سب کے لئے کافی ہوتا۔

185- حَدَّثَنَا ھناد ومحمود بن غیلان قَالَا حَدَّثَنَا ابو اسامۃ عن زکریا بن اَبِیْ زائدۃ عن سعید بن اَبِیْ بردۃ عَنْ اَنَسِ بْنِ مَالِكٍ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اِنَّ اللّٰهَ لَيَرْضٰی عَنِ الْعَبْدِ اَنْ يَّاكُلَ الْاَكْلَةَ وَ يَشْرَبَ الشَّرْبَةَ فَيَحْمَدَهٗ عَلَيْهَا .

✧✧ حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں' نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا ہے: اللہ تعالیٰ اس بندے سے راضی ہو جاتا ہے جب وہ کوئی چیز کھاتا ہے یا پیتا ہے تو اس پر اس کی حمد بیان کرتا ہے۔

شرح

حضرت امیہ بن مخشی رضی اللہ تعالیٰ عنہ کہتے ہیں کہ (ایک دن) ایک شخص کھانا کھانے بیٹھا تو اس نے اللہ کا نام نہیں لیا (یعنی بسم اللہ کہے بغیر کھانا کھانے لگا') یہاں تک کہ جب اس کھانے میں سوائے ایک لقمہ کے کچھ باقی نہیں رہا (اور اس کو یاد آیا کہ میں کھانا شروع کرتے وقت بسم اللہ کہنا بھول گیا ہوں) تو اس نے وہ آخری لقمہ اپنے منہ میں لے جاتے وقت کہا بسم اللہ اولہ واخرہ۔ رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے (یہ دیکھ کر) تبسم فرمایا اور پھر فرمایا کہ شیطان اس شخص کے ساتھ برابر کھانا کھا رہا تھا لیکن جب اس نے اللہ کا نام لیا تو اس (شیطان) نے وہ سب کچھ اگل دیا جو اس کے پیٹ میں تھا۔ (ابوداؤد، مشکوۃ شریف: جلد چہارم: حدیث نمبر 139)

شیطان کا اپنے پیٹ کا سارا کھانا اگل دینا، حقیقت پر محمول ہے۔ یا یہ مراد ہے کہ کھاتے وقت بسم اللہ نہ کہنے کی وجہ سے جو برکت جاتی رہی تھی اس نے اس کو واپس کر دیا۔ گویا وہ برکت اس شیطان کے پیٹ میں امانت تھی جب اس شخص نے بسم اللہ کہی تو وہ برکت بھی کھانے میں واپس آ گئی۔

بَابُ مَاجَاءَ فِیْ قَدَحِ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَيْهِ وَ سَلَّمَ

باب 29: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے پیالے کے بارے میں جو کچھ منقول ہے

186- حَدَّثَنَا الحسین بن الاسود البغدادی حَدَّثَنَا عمرو بن محمد حَدَّثَنَا عِیْسٰی بن طھمان عن ثابت قَالَ اَخْرَجَ اِلَيْنَا اَنَسُ بْنُ مَالِكٍ قَدَحَ خَشَبٍ غَلِيْظًا مُضَبَّبًا بِحَدِيْدٍ فَقَالَ يَا ثَابِتُ هٰذَا قَدَحُ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ

✧✧ حضرت ثابت رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں' حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہ نے ہمارے سامنے لکڑی کا بنا ہوا ایک موٹا پیالہ نکالا جس میں لوہے کے پترے لگے ہوئے تھے۔ انہوں نے بتایا: اے ثابت! یہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کا پیالہ ہے۔

187- حَدَّثَنَا عَبْدُ اللّٰهِ بْن عبد الرحمن حَدَّثَنَا عمرو بن عاصم حَدَّثَنَا حماد ابن سَلْمَةَ حَدَّثَنَا حمید و

Marfat.com

ثابت عن انس قَالَ لقد سَقَيْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِهٰذَا الْقَدَحِ الشَّرَابَ كُلَّهُ الْمَآءَ وَالنَّبِيْذَ وَالْعَسَلَ وَاللَّبَنَ ۔

✧✧ حضرت انس رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں' میں نے نبی اکرم ﷺ کو اس پیالے میں ہر طرح کا مشروب پلایا ہے۔ پانی، نبیذ، شہد اور دودھ۔

بَابُ مَاجَاءَ فِيْ صِفَةِ فَاكِهَةِ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَ سَلَّمَ

باب 30: نبی اکرم ﷺ کے پھل (کھانے) کے بارے میں جو کچھ منقول ہے

188- حَدَّثَنَا اسمٰعيل بن موسى الفزارى حَدَّثَنَا ابراهيم بن سعد عن ابيه عن عَبْدُ اللّٰهِ بْن جعفر قَالَ كَانَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَ سَلَّمَ يَاْكُلُ الْقِثَّاءَ بِالرُّطَبِ ۔

✧✧ حضرت عبداللہ بن جعفر رضی اللہ عنہما بیان کرتے ہیں' نبی اکرم ﷺ کھجور کے ساتھ ککڑی کھایا کرتے تھے۔

شرح

ککڑی اور کھجور کو ملا کر کھانے کی صورت یا تو یہ تھی، کہ دونوں کو ملا کر ایک ساتھ منہ میں رکھتے اور کھاتے تھے، یا یہ کہ پہلے ایک کھجور منہ میں رکھ لیتے اور پھر ایک ٹکڑا ککڑی کا رکھتے اور دونوں کو ساتھ کھاتے، آپ صلی اللہ علیہ وسلم دونوں کو ملا کر اس لئے کھاتے کہ دونوں مل کر معتدل ہو جائیں کیوں کہ کھجور میں حرارت ہوتی ہے اور ککڑی میں برودت اور مرکبات کی سب سے بڑی اصل اعتدال ہے کہ معتدل چیز تعدیل مزاج کی باعث بھی ہوتی ہے اور بہت زیادہ نفع بھی بخشتی ہے۔ یہ حدیث اس پر دلالت کرتی ہے کہ ایک وقت میں کھانے کی دو چیزوں کو غذا بنانا، یا کھانے پینے میں وسعت و فراخی اختیار کرنا، یعنی کھانے کی ایک سے زائد چیزیں تیار کرانا اور کھانا جائز ہے، چنانچہ اس کے جواز کے بارے میں علماء کا کوئی اختلاف نہیں ہے البتہ جن علماء نے اس کو مکروہ کہا ہے وہ اس صورت پر محمول ہے جب کہ کھانوں کی زیادہ مقدار و قسمیں تیار کرانا اور کھانا اور عمدہ اقسام و انواع کے کھانوں کو غذا بنانا بطور عادت اختیار کیا جائے اور کھانے کی اس تنوع و کثرت کی بنیاد کسی دینی مصلحت و فائدے کے بجائے محض لذت کام ودہن اور حصول عیش پر ہو۔

189- حَدَّثَنَا عبدة بن عبد الله الخزاعى البصرى حَدَّثَنَا معاوية بن هشام عن سفين عن هشام بن عروة عن ابيه عن عائشة رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهَا اَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَ سَلَّمَ كَانَ يَاْكُلُ الْبِطِّيْخَ بِالرُّطَبِ ۔

✧✧ سیّدہ عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا فرماتی ہیں' نبی اکرم ﷺ کھجور کے ساتھ تربوز کھایا کرتے تھے۔

189- حدثنا إبراهيم بن يعقوب قال: حدثنا وهب بن جرير قال: حدثنا أبي قال: سمعت حميدا ، أو قال: حدثني حميد - قال وهب: وكان صديقا له - عن أنس بن مالك قال: رأيت رسول الله صلى الله عليه وسلم يجمع بين الخربز والرطب

Marfat.com

✧✧ حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: میں نے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کو دیکھا' آپ خربوزہ اور کھجور کھا رہے تھے۔

190- حَدَّثَنَا محمد بن يحيى حَدَّثَنَا محمد بن عبد العزيز الرملي حَدَّثَنَا عَبْدُ اللّٰهِ بْنِ يزيد بن الصلت عن محمد بن اسحق عَنْ يَزِيْدَ بن رومان عن عروة عن عائشة رضى الله عنها اَنَّ النَّبِىَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَ سَلَّمَ اَكَلَ الْبِطِّيْخَ بِالرُّطَبِ .

✧✧ سیّدہ عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا بیان کرتی ہیں' نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے کھجور کے ساتھ تربوز کھایا ہے۔

191- حَدَّثَنَا قُتَيْبَةَ بن سعيد حَدَّثَنَا مالك بن انس ح و حَدَّثَنَا اسحق بن موسى حَدَّثَنَا معن حَدَّثَنَا مالك عن سهيل بن اَبِىْ صالح عن ابيه عَنْ اَبِىْ هُرَيْرَةَ قَالَ كَانَ النَّاسُ اِذَا رَاَوْ اَوَّلَ الثَّمَرِ جَاؤُا بِهٖ اِلَى النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَ سَلَّمَ فَاِذَا اَخَذَهُ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَ سَلَّمَ قَالَ اَللّٰهُمَّ بَارِكْ لَنَا فِىْ اَثْمَارِنَا وَ بَارِكْ لَنَا فِىْ مَدِيْنَتِنَا وَ بَارِكْ لَنَا فِىْ صَاعِنَا وَ فِىْ مُدِّنَا اَللّٰهُمَّ اِنَّ اِبْرَاهِيْمَ عَبْدُكَ وَ خَلِيْلُكَ وَ نَبِيُّكَ وَ اِنِّىْ عَبْدُكَ وَ نَبِيُّكَ وَ اِنَّهٗ دَعَاكَ لِمَكَّةَ وَ اِنِّىْ اَدْعُوْكَ لِلْمَدِيْنَةِ بِمِثْلِ مَادَعَاكَ بِهٖ لِمَكَّةَ وَ مِثْلِهٖ مَعَهٗ قَالَ ثُمَّ يَدْعُوْا صَغَرَ وَلِيْدٍ يَرَاهُ فَيُعْطِيْهِ ذٰلِكَ الثَّمَرَ .

✧✧ حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں' جب لوگ (موسم کا پہلا پھل) دیکھتے تھے تو نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں لے کر حاضر ہوتے تھے۔ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم اسے لیتے اور یہ دعا کرتے:

''اے اللہ! ہمارے پھلوں میں برکت دے ہمارے شہر میں برکت دے، ہمارے صاع میں برکت دے اور ہمارے مد میں برکت دے۔ اے اللہ حضرت ابراہیم علیہ السلام تیرے بندے، تیرے خلیل اور تیرے نبی تھے۔ میں بھی تیرا بندہ تیرا نبی ہوں۔ انہوں نے تجھ سے مکہ کے لئے دعا کی تھی میں تجھ سے مدینہ کے لئے دعا کرتا ہوں۔ ویسی جو انہوں نے تجھ سے مکہ کے لئے کی تھی (اور میں مدینہ کے لئے) اس کے جیسی' اور اس سے مزید (زیادہ) برکت کی دعا کرتا ہوں''۔

راوی بیان کرتے ہیں' پھر نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کسی کم سن بچے کو بلواتے جو آپ کو سامنے نظر آتا تو وہ پھل اسے عطا کر دیتے۔

192- حَدَّثَنَا محمد بن حميد الرازى رَضِىَ اللّٰهُ عَنْهُ حَدَّثَنَا ابراهيم بن المختار عن محمد بن اسحق عَنْ اَبِىْ عبيدة بن محمد بن عمار بن ياسر عن الربيع بنت معوذ بن عفراء قَالَتْ بعثنى مُعَاذُ بْنُ عَفْرَاءَ بِقِنَاعٍ مِنْ رُطَبٍ وَ عَلَيْهِ اَجْرٍ مِنْ قِثَّاءٍ زُغْبٍ وَ كَانَ النَّبِىُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَ سَلَّمَ يُحِبُّ الْقِثَّاءَ فَاَتَيْتُهٗ بِهٖ وَعِنْدَهٗ حِلْيَةٌ قَدْقَدِمَتْ عَلَيْهِ مِنَ الْبَحْرَيْنِ فَمَلَا يَدَهٗ مِنْهَا فَاَعْطَانِيْهِ .

حَدَّثَنَا على بن حجرا نبانا شريك عن عَبْدُ اللّٰهِ بْن محمد بن عقيل عن الربيع بنت معوذ بن عفراء قالت اَتَيْتُ النَّبِىَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَ سَلَّمَ بِقِنَاعٍ مِنْ رُطَبٍ وَ اَجْرِ زُغْبٍ فَاَعْطَانِىْ مِلْاَكَفِّهٖ حُلِيًّا اَوْقَالَتْ ذَهَبًا .

✧✧ حضرت ربیع بنت مسعود بن عفراء رضی اللہ عنہا بیان کرتی ہیں' حضرت معاذ بن عفراء رضی اللہ عنہ نے کھجور کے ایک تھال کے ہمراہ مجھے بھیجا۔ اس میں کچھ خربوزے بھی تھے۔ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کو خربوزے پسند تھے۔ میں وہ لے کر آپ کی خدمت میں حاضر ہوئی۔ اس

Marfat.com

وقت آپ کے پاس کچھ زیور موجود تھے جو آپ کی خدمت میں بحرین سے آئے تھے۔ آپ نے اپنا ہاتھ بھر کر وہ مجھے عطا کئے۔
ان سے یہ روایت بھی منقول ہے۔ وہ فرماتی ہیں: میں نبی اکرم ﷺ کی خدمت میں کھجوروں اور خربوزوں کا تھال لے کر حاضر ہوئی تو آپ نے مٹھی بھر کر زیور (راوی کو شک ہے شاید یہ الفاظ ہیں) سونا مجھے عطا کیا۔

بَابُ مَاجَاءَ فِیْ صِفَةِ شَرَابِ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَ سَلَّمَ

باب 31: نبی اکرم ﷺ کے مشروبات کے بارے میں جو کچھ منقول ہے

193- حَدَّثَنَا ابن اَبِیْ عمر حَدَّثَنَا سفیٰن عن معمر عن الزهری عن عروة عن عائشة رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهَا قَالَتْ كَانَ اَحَبُّ الشَّرَابِ اِلٰی رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَ سَلَّمَ الْحُلْوَ الْبَارِدَ ۔

✧✧ سیدہ عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا بیان کرتی ہیں۔ نبی اکرم ﷺ کے نزدیک سب سے پسندیدہ مشروب ٹھنڈا، میٹھا تھا۔

194- حَدَّثَنَا احمد بن منیع حَدَّثَنَا اسمٰعیل بن ابراهیم انبانا علی بن زید عن عمر هو ابن اَبِیْ حرملة عن ابن عباس رضی اللّٰه تعالٰی عَنْهُمَا قَالَ دَخَلْتُ مَعَ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَ سَلَّمَ اَنَا وَ خَالِدُ بْنُ الْوَلِیْدِ عَلٰی مَیْمُوْنَةَ فَجَائَتْنَا بِاِنَاءٍ مِنْ لَّبَنٍ فَشَرِبَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَ سَلَّمَ وَ اَنَا عَلٰی یَمِیْنِهٖ وَ خَالِدٌ عَلٰی شِمَالِهٖ فَقَالَ لِی الشَّرْبَةُ لَكَ فَاِنْ شِئْتَ اٰثَرْتَ بِهَا خَالِدًا فَقُلْتُ مَا كُنْتُ لِاُوْثِرَ عَلٰی سُؤْرِكَ اَحَدًا ثُمَّ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَ سَلَّمَ مَنْ اَطْعَمَهُ اللّٰهُ طَعَامًا فَلْیَقُلِ اللّٰهُمَّ بَارِكْ لَنَا فِیْهِ وَ اَطْعِمْنَا خَیْرًا مِّنْهُ وَ مَنْ سَقَاهُ اللّٰهُ لَبَنًا فَلْیَقُلِ اللّٰهُمَّ بَارِكْ لَنَا فِیْهِ وَزِدْنَا مِنْهُ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَ سَلَّمَ لَیْسَ شَیْءٌ یُجْزِئُ مَكَانَ الطَّعَامِ وَالشَّرَابِ غَیْرَ اللَّبَنِ

✧✧ حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما بیان کرتے ہیں، میں نبی اکرم ﷺ اور حضرت خالد بن ولید رضی اللہ عنہ کے ہمراہ سیدہ میمونہ رضی اللہ عنہا کے ہاں داخل ہوا۔ وہ ایک برتن میں دودھ لے کر آئیں۔ نبی اکرم ﷺ نے اسے پی لیا میں آپ کے دائیں طرف بیٹھا ہوا تھا اور حضرت خالد رضی اللہ عنہ بائیں طرف بیٹھے ہوئے تھے۔ نبی اکرم ﷺ نے مجھ سے فرمایا: پینے کا حق تمہارا ہے اگر تم چاہو تو خالد کے لئے ایثار کر سکتے ہو۔ میں نے عرض کی: آپ کے بچے ہوئے کے حوالے سے، میں کسی کے لئے ایثار نہیں کر سکتا۔ پھر نبی اکرم ﷺ نے ارشاد فرمایا: جس شخص کو اللہ تعالیٰ کچھ کھلائے تو وہ یہ دعا کرے:

”اے اللہ ہمارے لئے اس میں برکت نازل فرما اور ہمیں اس سے بھی بہتر کھانا نصیب فرما“۔

اور جس شخص کو اللہ تعالیٰ دودھ پلائے تو وہ یہ دعا کرے:

”اے اللہ ہمارے لئے اس میں برکت فرما اور ہمیں یہ اور زیادہ عطا فرما“۔

نبی اکرم ﷺ ارشاد فرماتے ہیں: دودھ کے علاوہ اور کوئی ایسی چیز نہیں ہے جو کھانے اور پینے، دونوں کی ضرورت پوری کر دے۔

Marfat.com

بَابُ مَاجَاءَ فِیْ صِفَةِ شُرْبِ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَ سَلَّمَ

باب 32: نبی اکرم ﷺ کے پینے کے طریقے کے بارے میں جو کچھ منقول ہے

195- حَدَّثَنَا احمد بن منیع حَدَّثَنَا هشیم انا عاصمُ الاحول و مغیرة عن الشعبی عن ابن عباس اَنَّ النَّبِیَّ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَ سَلَّمَ شَرِبَ مِنْ زَمْزَمَ وَ هُوَ قَائِمٌ .

✧✧ حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما بیان کرتے ہیں' نبی اکرم ﷺ نے آبِ زم زم کھڑے ہو کر پیا تھا۔

196- حَدَّثَنَا قتیبه بن سعید حَدَّثَنَا محمد بن شعیب عن ابیه عن جده قَالَ رَاَیْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَ سَلَّمَ یَشْرَبُ قَائِمًا وَّ قَاعِدًا .

✧✧ حضرت عمرو بن شعیب رضی اللہ عنہ اپنے والد کے حوالے سے اپنے دادا کا یہ بیان نقل کرتے ہیں' میں نے نبی اکرم ﷺ کو دیکھا کہ انہوں نے کھڑے ہو کر بھی' اور بیٹھ کر بھی (پانی) پیا ہے۔

197- حَدَّثَنَا علی بن حجر حَدَّثَنَا ابن المبارك عن عاصم الاحول عن الشعبی عن ابن عباس قَالَ سَقَیْتُ النَّبِیَّ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَ سَلَّمَ مِنْ زَمْزَمَ فَشَرِبَ وَ هُوَ قَائِمٌ .

✧✧ حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما بیان کرتے ہیں' میں نے نبی اکرم ﷺ کو آبِ زم زم پلایا آپ نے وہ کھڑے ہو کر پیا۔

198- حَدَّثَنَا ابو کریب محمد بن العلاء و محمد بن طریف الکوفی قَالَا انبانا ابن الفضیل عن الاعمش عن عبد الملك بن میسرة عن النزال بن سبرة قَالَ اُتِیَ عَلِیٌّ بِکُوْزٍ مِنْ مَّاءٍ وَ هُوَ فِی الرَّحْبَةِ فَاَخَذَ مِنْهُ کَفًّا فَغَسَلَ یَدَیْهِ وَ مَضْمَضَ وَاسْتَنْشَقَ وَ مَسَحَ وَجْهَهٗ وَ ذِرَاعَیْهِ وَرَأْسَهٗ ثُمَّ شَرِبَ مِنْهُ وَ هُوَ قَائِمٌ ثُمَّ قَالَ هٰذَا وُضُوْءُ مَنْ لَّمْ یُحْدِثْ هٰکَذَا رَاَیْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَ سَلَّمَ فَعَلَ

✧✧ حضرت نزال بن سبرة رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں' حضرت علی رضی اللہ عنہ کی خدمت میں پانی کا پیالہ پیش کیا گیا۔ وہ اس وقت میدان میں موجود تھے۔ انہوں نے اسے ہاتھ میں پکڑا دونوں ہاتھ دھوئے۔ کلی کی ناک میں پانی ڈالا، چہرے، بازوؤں پر اور سر کا مسح کیا پھر اسے کھڑے ہو کر پی لیا پھر انہوں نے فرمایا: یہ اس شخص کا وضو ہے جو پہلے بے وضو نہ ہوا ہو۔ میں نے نبی اکرم ﷺ کو اس طرح کرتے ہوئے دیکھا ہے۔

199/1- حَدَّثَنَا قُتَیْبَةُ بن سعید و یوسف بن حماد قَالَا حَدَّثَنَا عبد الوارث بن سعید عَنْ اَبِیْ عصام عَنْ اَنَسِ بْنِ مَالِكٍ اَنَّ النَّبِیَّ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَ سَلَّمَ کَانَ یَتَنَفَّسُ فِی الْاِنَاءِ ثَلَاثًا اِذَا شَرِبَ وَ یَقُوْلُ هُوَ اَمْرَءُ وَ اَرْوٰی .

✧✧ حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں' نبی اکرم ﷺ برتن میں تین مرتبہ سانس لیا کرتے تھے' جب آپ کچھ پیتے تھے آپ فرمایا کرتے تھے: یہ زیادہ خوشگوار اور زیادہ سیر کرنے والا ہے۔

199/2- حَدَّثَنَا علی بن خشرم حَدَّثَنَا عِیسٰی بن یونس عن رشدین بن کریب عن ابیه عن ابن

Marfat.com

عباس اَنَّ النَّبِیَّ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَ سَلَّمَ کَانَ اِذَا شَرِبَ تَنَفَّسَ مَرَّتَیْنِ ۔

✧✧ حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما بیان کرتے ہیں' نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم جب کوئی چیز پیتے تھے تو دو مرتبہ سانس لیا کرتے تھے۔

200- حَدَّثَنَا ابن اَبِی عمر حَدَّثَنَا سفین عَنْ یَزِیْدَ ابن یزید بن جابر عن عبد الرحمٰن بن اَبِی عمرة عن جدته کبشة قالت دَخَلَ عَلَیَّ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَ سَلَّمَ فَشَرِبَ مِنْ قِرْبَةٍ مُعَلَّقَةٍ قَائِمًا فقمت اِلٰی فِیْهَا فَقَطَعْتُهُ ۔

✧✧ حضرت عبدالرحمٰن بن ابوعمرہ رضی اللہ عنہ اپنی دادی حضرت کبشہ رضی اللہ عنہا کے حوالے سے یہ بات بیان کرتے ہیں' وہ فرماتی ہیں' نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم میرے ہاں تشریف لائے آپ نے لٹکے ہوئے مشکیزے کے منہ سے کھڑے ہو کر پانی پیا۔ میں اٹھی اور اس کے منہ کو کاٹ لیا (اور برکت کے طور پر سنبھال کر رکھ لیا)

201- حَدَّثَنَا محمد بن بشار حَدَّثَنَا عبد الرحمٰن بن مهدی حَدَّثَنَا عزرة ابن ثابت الانصاری عن ثمامة بن عبد اللّٰہ قَالَ کَانَ اَنَسُ بْنُ مَالِكٍ یَتَنَفَّسُ فِی الْاِنَاءِ ثَلٰثًا وَّزَعَمَ اَنَسٌ اَنَّ النَّبِیَّ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَ سَلَّمَ کَانَ یَتَنَفَّسُ فِی الْاِنَاءِ ثَلٰثًا ۔

✧✧ حضرت ثمامہ بن عبداللہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں' حضرت انس رضی اللہ عنہ برتن میں تین مرتبہ سانس لیا کرتے تھے اور حضرت انس رضی اللہ عنہ نے یہ بات بیان کی ہے: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم برتن میں تین مرتبہ سانس لیا کرتے تھے۔

202- حَدَّثَنَا عَبْدُ اللّٰہِ بْنُ عبد الرحمٰن حَدَّثَنَا ابوعاصم عن ابن جریج عن عبد الکریم عن البراء بن زید ابن انبة انس بن مالك عَنْ اَنَسِ بْنِ مَالِكٍ اَنَّ النَّبِیَّ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَ سَلَّمَ دَخَلَ عَلٰی اُمِّ سُلَیْمٍ وَ قِرْبَةٌ مُعَلَّقَةٌ فَشَرِبَ مِنْ فَمِ الْقِرْبَةِ وَ هُوَ قَائِمٌ فَقَامَتْ اُمُّ سُلَیْمٍ اِلٰی رَاْسِ الْقِرْبَةِ فَقَطَعَتْهَا ۔

✧✧ حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں۔ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم سیدہ ام سلیم رضی اللہ عنہا کے ہاں تشریف لائے وہاں ایک مشکیزہ لٹکا ہوا تھا آپ نے مشکیزے کے منہ سے اپنا منہ مبارک لگا کر کھڑے ہو کر پانی پیا۔

سیدہ ام سلیم رضی اللہ عنہا اٹھیں اور انہوں نے مشکیزے کے منہ کو کاٹ لیا۔ (اور برکت کے طور پر محفوظ کر لیا)

203- حَدَّثَنَا احمد بن نصر النیسا بوری حَدَّثَنَا اسحق بن محمد الفروی حَدَّثَنَا عبیدة بنت نائل عن عائشة بنت سعد بن اَبِی وقاص عن ابیها اَنَّ النَّبِیَّ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَ سَلَّمَ کَانَ یَشْرَبُ قَائِمًا وَّقَالَ اَبُوْ عِیْسٰی وقال بعضهم عبیدة بنت نابل ۔

✧✧ سیدہ عائشہ بنت سعد بن ابی وقاص رضی اللہ عنہا بیان کرتی ہیں' ان کے والد نے یہ بات بیان کی ہے:
نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کھڑے ہو کر پی لیا کرتے تھے۔

امام ترمذی فرماتے ہیں: بعض راویوں نے (ایک راوی خاتون کا نام) عبیدہ بنت نابل نقل کیا ہے۔

Marfat.com

بَابُ مَاجَاءَ فِيْ تَعَطُّرِ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَ سَلَّمَ

باب 33: نبی اکرم ﷺ کے خوشبو استعمال کرنے کے بارے میں جو کچھ منقول ہے

204- حَدَّثَنَا محمد بن رافع وغير واحد قالوا انبانا اَبُوْ احمد الزبيرى حَدَّثَنَا شيبان عن عَبْدُ اللّٰهِ بْن المختار عن موسٰى بن انس بن مالك عن ابيه قَالَ كَانَ لِرَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَ سَلَّمَ سُكَّةٌ يَتَطَيَّبُ مِنْهَا .

✧✧ حضرت موسیٰ بن انس بن مالک رضی اللہ عنہ اپنے والد کا یہ بیان نقل کرتے ہیں' نبی اکرم ﷺ کے پاس ایک شیشی تھی جس میں سے آپ خوشبو لگایا کرتے تھے۔

205- حَدَّثَنَا محمد بن بشار حَدَّثَنَا عبد الرحمٰن بن مهدى حَدَّثَنَا عزرة ابن ثابت عن ثمامة بن عبد اللّٰه قَالَ كَانَ اَنَسُ بْنُ مَالِكٍ لَا يَرُدُّ الطِّيْبَ وَقَالَ اَنَسٌ اِنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَ سَلَّمَ كَانَ لَا يَرُدُّ الطِّيْبَ .

✧✧ حضرت ثمامہ بن عبداللہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں۔ حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہ خوشبو کا تحفہ واپس نہیں کیا کرتے تھے۔ حضرت انس رضی اللہ عنہ ان سے بیان کرتے ہیں' نبی اکرم ﷺ خوشبو کا تحفہ واپس نہیں کیا کرتے تھے۔

206- حدنا قُتَيبَةَ بن سعيد حَدَّثَنَا ابن اَبِىْ فديك عن عَبْدُ اللّٰهِ بْن مسلم بن جندب عن ابيه عن ابن عمر رَضِىَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَ سَلَّمَ ثَلٰثٌ لَّا تُرَدُّالْوَسَائِدُ وَالدُّهْنُ وَ الطِّيْبُ وَاللَّبَنُ .

✧✧ حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہما بیان کرتے ہیں' نبی اکرم ﷺ نے ارشاد فرمایا ہے: تین طرح کی چیزوں کو بطور تحفہ واپس نہیں کرنا چاہیے تکیہ، تیل و خوشبو اور دودھ۔

207- حَدَّثَنَا محمود بن غيلان حَدَّثَنَا ابو دَاوٗدَ الحضرى عن سفيان عن الجريرى عَنْ اَبِىْ نضرة عن رجل عَنْ اَبِىْ هُرَيْرَةَ رَضِىَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَ سَلَّمَ طِيْبُ الرِّجَالِ مَاظَهَرَ رِيْحُهٗ وَ خَفِيَ لَوْنُهٗ وَ طِيْبُ النِّسَاءِ مَاظَهَرَ لَوْنُهٗ وَ خَفِيَ رِيْحُهٗ

حَدَّثَنَا على بن حجر حَدَّثَنَا اسمٰعيل بن ابراهيم عن الجريرى عَنْ اَبِىْ نضرة عن الطفاوى عَنْ اَبِىْ هريرة عن النبى صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَ سَلَّمَ مثله بمعناه .

✧✧ حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں' نبی اکرم ﷺ نے ارشاد فرمایا ہے: مردوں کی خوشبو وہ ہوتی ہے جس کی خوشبو ظاہر ہو اور اس کا رنگ پوشیدہ رہے اور عورتوں کی خوشبو وہ ہے جس کا رنگ ظاہر ہو اور خوشبو پوشیدہ رہے۔

یہی روایت ایک اور سند کے ہمراہ بھی منقول ہے۔

208- حَدَّثَنَا محمد بن خليفة و عمرو بن على قَالَا حَدَّثَنَا يزيد بن ذريع حَدَّثَنَا حجاج الصواف عن حنان عَنْ اَبِىْ عثمان النهدى قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَ سَلَّمَ اِذَا اُعْطِيَ اَحَدُكُمُ الرَّيْحَانَ فَلَا يَرُدُّهٗ

Marfat.com

فَاِنَّهٗ خَرَجَ مِنَ الْجَنَّةِ

✧✧ حضرت عثمان نہدی رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں' نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا ہے: جب کسی شخص کو خوشبو دی جائے تو وہ اسے واپس نہ کرے کیونکہ یہ جنت سے نکلی ہے۔

209- حَدَّثَنَا عمر بن اسماعيل بن مجالدبن سعيد الهمد انى حَدَّثَنَا اَبِىْ عن بيان عن قيس بن اَبِىْ حازم عن جرير بن عبد الله قَالَ عُرِضْتُ بَيْنَ يَدَىْ عُمَرَ بْنِ الْخَطَّابِ فَاَلْقٰى جَرِيْرٌ رِدَاءَهٗ وَ مشٰى فِىْ اِزَارٍ فَقَالَ لَهٗ خُذْ رِدَائَكَ فَقَالَ عُمَرُ لِلْقَوْمِ مَارَاَيْتُ رَجُلًا اَحْسَنَ صُوْرَةً مِّنْ جَرِيْرٍ اِلَّا مَا بلَغَنَا مِنْ صُوْرَةِ يُوْسُفَ عَلَيْهِ السَّلَامُ .

✧✧ حضرت جریر بن عبداللہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں' مجھے حضرت عمر بن خطاب رضی اللہ عنہ کے سامنے پیش کیا گیا۔ (راوی بیان کرتے ہیں) حضرت جریر رضی اللہ عنہ نے اپنی اوپر والی چادر اتاری ہوئی تھی اور صرف تہبند پہن کر آئے ہوئے تھے۔ حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے ان سے کہا آپ اپنی اوپر والی چادر بھی اوڑھ لیں۔ حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے حاضرین سے فرمایا: میں نے جریر سے زیادہ خوبصورت کوئی شخص نہیں دیکھا البتہ حضرت یوسف علیہ السلام کی خوبصورتی کے بارے میں جو ہم تک پہنچا ہے (اس کا معاملہ مختلف ہے)

بَابُ كَيْفَ كَانَ كَلَامُ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَ سَلَّمَ

باب 34: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کا گفتگو کرنے کا طریقہ کیا ہوتا تھا

210- حَدَّثَنَا حميد بن مسعدة البصرى حَدَّثَنَا حميد بن الاسود عن اسامة بن زيد عن الزهرى عن عروة عن عائشة رضى الله عنها قَالَتْ مَاكَانَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَ سَلَّمَ يَسْرُدُ سَرْدِكُمْ هٰذا وَّ لٰكِنَّهٗ كَانَ يَتَكَلَّمُ بِكَلَامٍ بَيِّنٍ فَصْلٍ يَحْفَظُهٗ مَنْ جَلَسَ اِلَيْهِ .

✧✧ سیّدہ عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا بیان کرتی ہیں' نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم تم لوگوں کی طرح تیزی سے گفتگو نہیں کرتے تھے بلکہ واضح اور الگ' الگ کلام کرتے تھے جو آپ کے پاس بیٹھتا تھا وہ اس کو یاد رکھ سکتا تھا۔

211- حَدَّثَنَا محمد بن يحيٰى حَدَّثَنَا اَبُوْ قُتَيْبَةَ سلم بن قُتَيْبَةَ عن عَبْدُ اللّٰهِ بْن المثنى عن ثمامة عن انس بن مَالِكٍ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَ سَلَّمَ يُعِيْدُ الْكَلِمَةَ ثَلٰثًا لِتُعْقَلَ عَنْهُ

✧✧ حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں' نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم بات کو تین مرتبہ دہراتے تھے تاکہ اچھی طرح سمجھ میں آجائے۔

212- حَدَّثَنَا سفيان بن وكيع انبانا جميع بن عمرو بن عبد الرحمٰن العجلى حدثنى رجل من بنى تميم من ولد اَبِىْ هالة زوج خديجة يكنٰى ابا عبد الله عن ابن لابى هالة عن الحسن بن على قَالَ سَاَلْتُ خَالِىْ هِنْدَ بْنَ اَبِىْ هَالَةَ وَكَانَ وَصَّافًا قُلْتُ صِفْ لِىْ مَنْطِقَ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَ سَلَّمَ قَالَ كَانَ رَسُوْلُ

Marfat.com

اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَ سَلَّمَ مُتَوَاصِلَ الْاَحْزَانِ دَائِمَ الْفِکْرَۃِ لَیْسَتْ لَہٗ رَاحَۃٌ طَوِیْلُ السَّکْتِ لَا یَتَکَلَّمُ فِیْ غَیْرِ حَاجَۃٍ یَفْتَتِحُ الْکَلَامَ وَ یَخْتِمُہٗ بِاَشْدَاقِہٖ وَیَتَکَلَّمُ بِجَوَامِعِ الْکَلِمِ کَلَامُہٗ فَصْلٌ لَا فُضُوْلٌ وَّلَا تَقْصِیْرٌ لَیْسَ بِالْجَافِیْ وَ لَا الْمَھِیْنِ یُعَظِّمُ النِّعْمَۃَ وَ اِنْ دَقَّتْ لَا یَذُمُّ مِنْھَا شَیْئًا غَیْرَ اَنَّہٗ لَمْ یَکُنْ یَذُمُّ ذَوَاقًا وَّلَا یَمْدَحُہٗ وَلَا تُغْضِبُہُ الدُّنْیَا وَلَا مَا کَانَ لَھَا فَاِذَا تُعُدِّیَ الْحَقُّ لَمْ یَقُمْ لِغَضَبِہٖ شَیْءٌ حَتّٰی یَنْتَصِرَ لَہٗ لَا یَغْضَبُ لِنَفْسِہٖ وَلَا یَنْتَصِرُ لَھَا اِذَا اَشَارَ اَشَارَ بِکَفِّہٖ کُلِّھَا وَاِذَا تَعَجَّبَ قَلَبَھَا وَ اِذَا تَحَدَّثَ اتَّصَلَ بِھَا وَ ضَرَبَ بِرَاحَتِہِ الْیُمْنٰی بَطْنَ اِبْھَامِہِ الْیُسْرٰی وَاِذَا غَضِبَ اَعْرَضَ وَ اَشَاحَ وَاِذَا فَرِحَ غَضَّ طَرْفَہٗ جُلُّ ضُحْکِہِ التَّبَسُّمُ یَفْتَرُّ عَنْ مِثْلِ حَبِّ الْغَمَامِ ۔

✧✧ امام حسن بن علی رضی اللہ عنہما بیان کرتے ہیں' میں نے اپنے ماموں حضرت ہند بن ابی ہالہ رضی اللہ عنہ سے سوال کیا وہ نبی اکرم ﷺ کے بارے میں بڑی وضاحت سے بیان کیا کرتے تھے۔ میں نے کہا: آپ مجھے نبی اکرم ﷺ کی گفتگو کے بارے میں بتائیں تو انہوں نے بتایا:

نبی اکرم ﷺ ہمیشہ غمگین رہتے تھے اور ہمیشہ سوچ و بچار میں مشغول رہتے تھے۔ آپ پرسکون نہیں رہتے تھے۔ آپ زیادہ تر خاموش رہتے تھے اور ضرورت کے بغیر گفتگو نہیں کیا کرتے تھے۔ آپ اپنے کلام کا آغاز اور اختتام واضح طور پر کرتے تھے۔ آپ جامع کلمات کے ذریعے گفتگو کیا کرتے تھے۔ آپ کا کلام الگ' الگ ہوتا تھا۔ اس میں کوئی بات اضافی نہیں ہوتی تھی اور وہ غیر ضروری طور پر مختصر بھی نہیں ہوتا تھا۔ آپ سخت طبیعت کے مالک نہیں تھے اور شرمندہ نہیں کیا کرتے تھے۔ آپ نعمت کی قدر کیا کرتے تھے اگر چہ وہ چھوٹی سی ہو۔ آپ کسی بھی نعمت کو برا نہیں کہتے تھے۔ آپ نے کبھی بھی کسی کھانے کی چیز کو برا نہیں کہا ہے اور نہ ہی اس کی غیر ضروری طور پر تعریف کی ہے۔ دنیا یا اس سے تعلق رکھنے والی کوئی بھی چیز آپ کو غصہ نہیں دلا سکتی تھی البتہ جب حق کی خلاف ورزی کی جاتی تھی تو پھر آپ کے غصے کو ختم نہیں کیا جاسکتا تھا یہاں تک کہ آپ اس کا بدلہ لے لیا کرتے تھے۔ آپ اپنی ذات کے لئے نہ ہی غصہ ہوا کرتے تھے اور نہ ہی بدلہ لیا کرتے تھے۔ جب آپ اشارہ کرتے تھے تو پوری ہتھیلی کے ذریعے اشارہ کرتے تھے۔ جب آپ حیرانگی ظاہر کرتے تھے (یا جب آپ خوش ہوتے تھے) تو ہتھیلی کو الٹا دیتے تھے۔ جب بات کرتے تھے تو ہاتھ ملا دیتے تھے اور اپنی دائیں ہتھیلی کو بائیں ہاتھ کے انگوٹھے پر رکھا کرتے تھے، جب آپ غصے ہوتے تھے تو منہ پھیر لیتے تھے اور لاتعلق ہو جاتے تھے جب آپ خوش ہوتے تھے تو آنکھ بند کرلیا کرتے تھے۔ آپ کی ہنسی عام طور پر صرف مسکراہٹ ہوتی تھی جس میں سے اولوں کی طرح (چمکدار دانت ظاہر ہوتے تھے)

بَابُ مَاجَاءَ فِیْ ضِحْکِ رَسُوْلِ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَ سَلَّمَ

باب 35: نبی اکرم ﷺ کے مسکرانے کے بارے میں جو کچھ منقول ہے

213- حَدَّثَنَا احمد بن منیع حَدَّثَنَا عباد بن العوام اَخْبَرَنَا الحجاج و ھو ابن ارطاۃ عن سماک بن حرب عن

Marfat.com

جابر بن سمرة قَالَ كَانَ فِي سَاقَيْ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَ سَلَّمَ حُمُوْشَةٌ وَّكَانَ لَا يَضْحَكُ اِلَّا تَبَسُّمًا فَكُنْتُ اِذَا نَظَرْتُ اِلَيْهِ قُلْتُ اَكْحَلَ الْعَيْنَيْنِ وَلَيْسَ بِاَكْحَلَ .

✧✧ حضرت جابر بن سمرہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں' نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کی پنڈلیاں باریک تھیں۔ آپ ہنستے ہوئے صرف مسکرایا کرتے تھے۔ میں جب بھی آپ کی طرف دیکھتا تھا تو یہ سوچتا تھا کہ آپ کی آنکھوں میں سرمہ لگا ہوا ہے حالانکہ وہ نہیں لگا ہوتا تھا۔

214- حَدَّثَنَا قُتَيْبَةُ بن سعيد اَخْبَرَنَا ابن لهيعة عن عبيد الله بن المغيرة عن عَبْدُ اللّٰهِ بْن الحارث بن جزء قَالَ مَارَأَيْتُ اَحَدًا اَكْثَرَ تَبَسُّمًا مِنْ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَ سَلَّمَ

✧✧ حضرت عبداللہ بن حارث بن جزء رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں' میں نے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم سے زیادہ مسکرانے والا کوئی شخص نہیں دیکھا۔

215- حَدَّثَنَا احمد بن الخالد الخلال حَدَّثَنَا يحيٰى بن اسحق السيلحانى حَدَّثَنَا ليث بن سعد عَنْ يَزِيْدَ اَبِيْ جيب عن عَبْدُ اللّٰهِ بْن الحارث قَالَ مَا كَانَ ضِحكُ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَ سَلَّمَ اِلَّا تبسما

قَالَ اَبُوْعِيْسٰى هٰذَا حَدِيْثٌ غَرِيْبٌ من حديث ليث بن سعد .

✧✧ حضرت عبداللہ بن حارث رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں' نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کا ہنسنا صرف مسکرانا تھا۔

امام ترمذی فرماتے ہیں: لیث سے منقول یہ روایت غریب ہے۔

216- حَدَّثَنَا اَبُوْ عمار الحسين بن حريث انبانا وكيع حَدَّثَنَا الا عمش عن المعرور بن سويد عَنْ اَبِيْ ذر رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَ سَلَّمَ انى لَاَ عْلَمُ اَوَّلَ رَجُلٍ يَدْخُلُ الْجَنَّةَ وَ اٰخِرَ رَجُلٍ يَخْرُجُ مِنَ النَّارِ يُؤْتٰى بِالرَّجُلِ يَوْمَ الْقِيٰمَةِ فَيُقَالُ اِعْرَضُوْا عَلَيْهِ صِغَارَ ذُنُوبِهٖ وَ تُخَبَّأُ عَنْهُ كِبَارُهَا فَيُقَالُ لَهٗ عَمِلْتَ يَوْمَ كَذَا كَذَا وَكَذَا وَهُوَ مُقِرٌّ لَا يُنْكِرُ وَ هُوَ مُشْفِقٌ مِنْ كِبَارِهَا فَيُقَالُ اَعْطُوْهُ مَكَانَ كُلِّ سَيِّئَةٍ عَمِلَهَا حَسَنَةً فَيَقُوْلُ اِنَّ لِيْ ذُنُوْبًا مَاارَاهَا هٰهُنَا قَالَ اَبُوْ ذَرٍّ فَلَقَدْ رَأَيْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَ سَلَّمَ ضَحِكَ حَتّٰى بَدَتْ نَوَاجِذُهٗ .

✧✧ حضرت ابوذر غفاری رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں' نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا ہے: میں اس شخص کے بارے میں اچھی طرح جانتا ہوں جو جنت میں سب سے پہلے داخل ہوگا اور اس شخص کو بھی جانتا ہوں جو جہنم میں سے سب سے آخر میں نکلے گا۔ اس شخص کو قیامت کے دن لایا جائے گا اور کہا جائے گا کہ اس کے صغیرہ گناہ اس کے سامنے پیش کرو۔ اس کے کبیرہ گناہوں کو چھپا کر رکھا جائے گا پھر اس سے دریافت کیا جائے گا کیا تم یہ مانتے ہو کہ تم نے فلاں دن یہ عمل کیا تھا؟ وہ اس کا اقرار کرے گا اور اس کا انکار نہیں کرے گا۔ اسے اپنے کبیرہ گناہوں کے حوالے سے خوف ہوگا تو حکم ہوگا اس کے ہر ایک گناہ کے عوض میں' جو اس نے کیے تھے اسے ایک نیکی دے دو؟ تو وہ کہے گا میرے کچھ ایسے گناہ ہیں جو مجھے نظر نہیں آرہے۔ حضرت ابوذر غفاری رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں' میں نے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کو دیکھا کہ آپ مسکرا دیے یہاں تک کہ آپ کی داڑھیں ظاہر ہوگئیں۔

217- حَدَّثَنَا احمد بن منيع حَدَّثَنَا معاوية بن عمرو حَدَّثَنَا زائدة عن بيان عن قيس بن اَبِيْ حازم عن

Marfat.com

جریر بن عبد اللّٰہ قَالَ مَاحَجَبَنِیْ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَ سَلَّمَ مُنْذُ اَسْلَمْتُ وَلَا رَاٰنِیْ اِلَّا ضَحِکَ ۔

✧✧ حضرت جریر بن عبداللہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں' جب سے میں نے اسلام قبول کیا ہے نبی اکرم ﷺ نے کبھی بھی مجھ کو اپنے پاس آنے سے نہیں روکا۔ آپ نے جب بھی مجھے دیکھا تو آپ مسکرا دیے۔

218- حَدَّثَنَا احمد بن منیع حَدَّثَنَا معاویة بن عمرو حَدَّثَنَا زائدة عن اسماعیل بن اَبِیْ خالد عن قیس عن جریر قَالَ مَا حَجَبَنِیْ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَ سَلَّمَ مُنْذُ اَسْلَمْتُ وَلَا رَاٰنِیْ اِلَّا تَبَسَّمَ ۔

✧✧ حضرت جریر رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں' جب سے میں نے اسلام قبول کیا ہے نبی اکرم ﷺ نے کبھی مجھ کو اپنے پاس آنے سے نہیں روکا۔ اور آپ نے جب بھی مجھے دیکھا تو آپ مسکرا دیے۔

219- حَدَّثَنَا هناد بن السری حَدَّثَنَا اَبُوْ معاویة عن الاعمش عن ابراهیم عن عبیدة السلمانی عن عَبْدُ اللّٰہِ بْن مسعود رَضِیَ اللّٰہُ عَنْہُ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَ سَلَّمَ اِنِّیْ لَاَعْرِفُ اٰخِرَ اَھْلِ النَّارِ خُرُوْجًا رَجُلٌ یَّخْرُجُ مِنْھَا زَحْفًا فَیُقَالُ لَہُ انْطَلِقْ فَادْخُلِ الْجَنَّۃَ قَالَ فَیَذْھَبُ لِیَدْخُلَ الْجَنَّۃَ فَیَجِدُ النَّاسَ قَدْ اَخَذُوا الْمَنَازِلَ فَیَرْجِعُ فَیَقُوْلُ یَا رَبِّ قَدْ اَخَذَ النَّاسُ الْمَنَازِلَ فَیُقَالُ لَہُ اَتَذْکُرُ الزَّمَانَ الَّذِیْ کُنْتَ فِیْہِ فَیَقُوْلُ نَعَمْ قَالَ فَیُقَالُ لَہُ تَمَنَّ قَالَ فَیَتَمَنّٰی فَیُقَالُ لَہُ فَاِنَّ لَکَ الَّذِیْ تَمَنَّیْتَ وَ عَشَرَۃَ اَضْعَافِ الدُّنْیَا قَالَ فَیَقُوْلُ اَتَسْخَرُ بِیْ وَاَنْتَ الْمَلِکُ قَالَ فَلَقَدْ رَاَیْتُ رَسُوْلَ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَ سَلَّمَ ضَحِکَ حَتّٰی بَدَتْ نَوَاجِذُہٗ ۔

✧✧ حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں' نبی اکرم ﷺ نے ارشاد فرمایا ہے: میں جہنم سے نکلنے والے سب سے آخری شخص کو اچھی طرح جانتا ہوں یہ وہ شخص ہے جو سرین کے بل اس میں سے نکلے گا اور اسے کہا جائے گا' جاؤ اور جنت میں داخل ہو جاؤ۔ نبی اکرم ﷺ فرماتے ہیں: وہ شخص جائے گا تاکہ جنت میں داخل ہو جائے تو وہ لوگوں کو دیکھے گا کہ وہ اپنی جگہوں کو حاصل کر چکے ہیں۔ وہ واپس آئے گا اور کہے گا اے میرے پروردگار! لوگ اپنی اپنی جگہوں کو حاصل کر چکے ہیں تو اس سے کہا جائے گا کیا تمہیں وہ وقت یاد ہے جب تم دنیا میں تھے؟ وہ جواب دے گا جی ہاں تو اسے کہا جائے گا تم آرزو کرو؟ نبی اکرم ﷺ فرماتے ہیں: وہ آرزو کرے گا تو اس سے کہا جائے گا جو تم نے آرزو کی وہ تمہیں ملا اور دنیا کا دس گنا' اس کے ساتھ' تمہارا ہوا۔ نبی اکرم ﷺ فرماتے ہیں: وہ شخص کہے گا کیا تو میرے ساتھ مذاق کر رہا ہے؟ حالانکہ تو بادشاہ ہے۔ راوی بیان کرتے ہیں' میں نے نبی اکرم ﷺ کو دیکھا کہ آپ مسکرا دیے یہاں تک کہ آپ کی داڑھیں ظاہر ہو گئیں۔

220- حَدَّثَنَا قُتَیْبَۃَ بن سعید انبانا ابو الاحوص عَنْ اَبِیْ اسحق عن علی بن ربیعة قَالَ شَھِدْتُ عَلِیًّا رَضِیَ اللّٰہُ عَنْہُ اُتِیَ بِدَابَّۃٍ لِیَرْکَبَھَا فَلَمَّا وَضَعَ رِجْلَہٗ فِی الرِّکَابِ قَالَ بِسْمِ اللّٰہِ فَلَمَّا اسْتَوٰی عَلٰی ظَھْرِھَا قَالَ اَلْحَمْدُ لِلّٰہِ ثُمَّ قَالَ سُبْحٰنَ الَّذِیْ سَخَّرَلَنَا ھٰذَا وَمَا کُنَّا لَہٗ مُقْرِنِیْنَ وَ اِنَّا اِلٰی رَبِّنَا لَمُنْقَلِبُوْنَ ثُمَّ قَالَ اَلْحَمْدُ لِلّٰہِ ثَلٰثًا سُبْحَانَکَ وَ اِنِّیْ ظَلَمْتُ نَفْسِیْ فَاغْفِرْلِیْ فَاِنَّہٗ لَا یَغْفِرُ الذُّنُوْبَ اِلَّا اَنْتَ ثُمَّ ضَحِکَ فَقُلْتُ لَہٗ مِنْ اَیِّ شَیْءٍ ضَحِکْتَ یَا اَمِیْرَ الْمُؤْمِنِیْنَ قَالَ رَاَیْتُ رَسُوْلَ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَ سَلَّمَ صَنَعَ کَمَا صَنَعْتُ ثُمَّ ضَحِکَ فَقُلْتُ مِنْ اَیِّ شَیْءٍ ضَحِکْتَ یَا رَسُوْلَ

Marfat.com

اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَ سَلَّمَ قَالَ اِنَّ رَبَّكَ لَيَعْجَبُ مِنْ عَبْدِهِ اِذَا قَالَ رَبِّ اغْفِرْلِيْ ذُنُوْبِيْ يَعْلَمُ اَنَّهُ لَا يَغْفِرُ الذُّنُوْبَ اَحَدٌ غَيْرِيْ ۔

✧✧ علی بن ربیعہ بیان کرتے ہیں' میں حضرت علی رضی اللہ عنہ کے ساتھ موجود تھا ان کی خدمت میں جانور پیش کیا گیا تا کہ وہ اس پر سوار ہوں جب انہوں نے اپنا پاؤں رکاب پر رکھا تو بولے بسم اللہ جب اس کی پشت پر سیدھے ہو کر بیٹھ گئے تو الحمد للہ پڑھا پھر یہ دعا پڑھی:

''پاک ہے وہ ذات جس نے ہمارے لئے اس کو مسخر کیا ہے۔ ہم اس پر قابو پانے والے نہیں تھے اور ہم اپنے پروردگار کی طرف لوٹ جائیں گے''۔

پھر انہوں نے تین مرتبہ الحمد للہ کہا تین مرتبہ اللہ اکبر کہا اور پھر یہ دعا پڑھی:

''تو پاک ہے میں نے اپنے اوپر بہت ظلم کیا ہے تو مجھے بخش دے بے شک تیرے علاوہ کوئی گناہوں کو بخش نہیں سکتا''۔

پھر وہ مسکرا دیئے۔ (راوی کہتے ہیں) میں نے ان سے کہا اے امیر المومنین آپ کیوں مسکرائے ہیں۔ انہوں نے جواب دیا: میں نے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کو دیکھا انہوں نے بھی اسی طرح پڑھا: جیسے میں نے پڑھا ہے پھر آپ مسکرا دیئے۔ میں نے آپ سے دریافت کیا: یا رسول اللہ آپ کیوں مسکرائے ہیں؟ آپ نے فرمایا: تمہارا پروردگار اس بندے کو پسند کرتا ہے جب وہ یہ کہتا ہے:

''اے میرے پروردگار تو میرے گناہوں کو بخش دے''۔

(وہ فرماتا ہے) بندہ یہ جانتا ہے کہ اس کے گناہوں کو میرے علاوہ اور کوئی نہیں بخش سکتا''۔

221- حَدَّثَنَا محمد بن بشار انبانا محمد بن عبد الله الانصاری حَدَّثَنَا ابن عون عن محمد بن محمد بن الاسود عن عامر بن سعد قَالَ قَالَ سَعْدٌ لَقَدْ رَأَيْتُ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَ سَلَّمَ ضَحِكَ يَوْمَ الْخَنْدَقِ حَتّٰى بَدَتْ نَوَاجِذُهُ قَالَ قُلْتُ كَيْفَ كَانَ ضِحْكُهُ قَالَ كَانَ رَجُلٌ مَّعَهُ تُرْسٌ وَّكَانَ سَعْدٌ رَامِيًا وَّكَانَ يَقُوْلُ كَذَا وَ كَذَا بِالتُّرْسِ يُغَطِّيْ جَبْهَتَهُ فَنَزَعَ لَهُ سَعْدٌ بِسَهْمٍ فَلَمَّا رَفَعَ رَاْسَهُ رَمَاهُ فَلَمْ يُخْطِئْ هٰذِهٖ مِنْهُ يَعْنِيْ جَبْهَتَهُ وَانْقَلَبَ وَشَالَ بِرِجْلِهٖ فَضَحِكَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَ سَلَّمَ حَتّٰى بَدَتْ نَوَاجِذُهُ قَالَ قُلْتُ مِنْ اَيِّ شَيْءٍ ضَحِكَ قَالَ مِنْ فِعْلِهٖ بِالرَّجُلِ ۔

✧✧ حضرت عامر بن سعد رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں' حضرت سعد رضی اللہ عنہ کہتے ہیں میں نے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کو دیکھا' آپ غزوہ خندق کے دن مسکرا دیئے یہاں تک کہ آپ کی داڑھیں ظاہر ہوئیں۔ راوی بیان کرتے ہیں' میں نے دریافت کیا: آپ صلی اللہ علیہ وسلم کیوں مسکرائے تھے۔ انہوں نے جواب دیا: ایک شخص تھا اس کے پاس ڈھال موجود تھی۔ راوی کہتے ہیں: وہ اپنی ڈھال کو ادھر ادھر کر رہا تھا اور اس کے ذریعے بچ رہا تھا۔ حضرت سعد رضی اللہ عنہ نے ایک تیر نکالا جب اس نے اپنا سر اٹھایا۔ حضرت سعد رضی اللہ عنہ نے اسے تیر مارا وہ خطا نہیں گیا اور یہاں لگا (یعنی اس کی پیشانی پر لگا) وہ شخص الٹا ہو کر گرا اور اس کی ٹانگ اٹھ گئی۔ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم مسکرا دیئے یہاں تک کہ آپ کی داڑھیں ظاہر ہوئیں۔ راوی بیان کرتے ہیں' میں نے دریافت کیا: آپ صلی اللہ علیہ وسلم کیوں مسکرائے تھے۔ انہوں نے جواب

Marfat.com

دیا: اس شخص کے ساتھ اس سلوک کی وجہ سے۔

بَابُ مَاجَاءَ فِیْ صِفَةِ مِزَاحِ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَ سَلَّمَ

باب 36: نبی اکرم ﷺ کے مزاح کے طریقے کے بارے میں جو کچھ منقول ہے

222- حَدَّثَنَا محمود بن غیلان انبانا اَبُوْ اسامة عن شریك عن عاصم الاحول عن انس بن ملك قَالَ ان النبی صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَ سَلَّمَ قَالَ له یا ذاالاذنین قَالَ محمود قَالَ اَبُوْ اسامة یعنی یمازحه .

✧✧ حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں' نبی اکرم ﷺ نے ان سے فرمایا: اے ''دو'' کانوں والے!

محمود نامی راوی بیان کرتے ہیں' ابواسامہ فرماتے ہیں۔ نبی اکرم ﷺ نے مزاح کے طور پر یہ فرمایا تھا۔

223- حَدَّثَنَا هناد بن السری حَدَّثَنَا وکیع عن شعبة عَنْ اَبِیْ التیاح عَنْ اَنَسِ بْنِ مَالِكٍ قَالَ ان کان النبی صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَ سَلَّمَ لیخا لطناحتی یَقُوْلُ لاخ لی صغیر یا ابا عمیر ما فعل النغیر

قَالَ اَبُوْعِیْسٰی وفقه هذا الحدیث ان النبی صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَ سَلَّمَ کان یمازح وفیه انه کنی غلاما صغیرا فقال له یا ابا عمیرو فیه ان لا باس ان یعطی الصبی الطیر لیلعب به وانها قَالَ له النبی صلی اللّٰه و علیه و سلم یا ابا عمیر مافعل النغیر لا نه کان له نغیر فیلعب به فمات فحزن الغلام علیه فمازحه النبی صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَ سَلَّمَ فقال یا ابا عمیر مافعل النغیر .

✧✧ حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں' نبی اکرم ﷺ ہمارے ساتھ گھل مل جایا کرتے تھے۔ یہاں تک کہ آپ میرے چھوٹے بھائی سے کہا کرتے تھے اے ابوعمیر! تمہاری چڑیا کو کیا ہوا۔

امام ترمذی فرماتے ہیں: اس حدیث سے یہ بات ثابت ہوتی ہے کہ نبی اکرم مزاح کرلیا کرتے تھے۔ آپ نے بچے کی کنیت رکھی اور اسے ''ابوعمیر'' کہا' اس سے یہ ثابت ہوا کہ بچے کو کھیلنے کے لیے پرندہ دینے میں کوئی حرج نہیں ہے۔ نبی اکرم نے اس سے فرمایا: اے ابوعمیر! تمہاری چڑیا کو کیا ہوا؟ اس کی وجہ یہ ہے کہ اس بچے کی ایک چڑیا تھی۔ جس کے ساتھ وہ کھیلتا تھا وہ مرگئی۔ بچہ غمگین ہوگیا۔ تو نبی اکرم نے اس کے ساتھ مزاح کرتے ہوئے فرمایا: اے ابوعمیر! تمہاری چڑیا کو کیا ہوا؟

224- حَدَّثَنَا عباس بن محمد الدوری قَالَ حَدَّثَنَا علی بن الحسین بن شقیق حَدَّثَنَا عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ الْمُبَارِك عن اسامة ابن زید عن سعید المقبری عَنْ اَبِیْ هُرَیْرَةَ قال، قَالُوْا یَا رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهِ عَلَیْهِ وَ سَلَّمَ اِنَّكَ تُدَاعِبُنَا قَالَ اِنِّیْ لَا اَقُوْلُ اِلَّا حَقًّا .

✧✧ حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں' لوگوں نے عرض کی: یارسول اللہ (ﷺ)! آپ ہمارے ساتھ مذاق کرتے ہیں؟ نبی اکرم ﷺ نے فرمایا: میں صرف سچ بات کہتا ہوں۔

225- حَدَّثَنَا قُتَیْبَةَ بن سعید حَدَّثَنَا خالد بن عبد اللّٰه عن حمید عن انس ابن مالك اَنَّ رَجُلًا

Marfat.com

اسْتَحْمَلَ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَ سَلَّمَ فَقَالَ اِنِّیْ حَامِلُكَ عَلٰى وَلَدِ نَاقَةٍ فَقَالَ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ مَا اَصْنَعُ بِوَلَدِ النَّاقَةِ فَقَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَ سَلَّمَ وَ هَلْ تَلِدُ الْاِبِلَ اِلَّا النُّوْقُ ۔

✧✧ حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں' ایک شخص نے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم سے سواری کے لئے جانور مانگا آپ نے فرمایا: میں تمہیں اونٹنی کا بچہ دوں گا۔ اس نے عرض کی: یارسول اللہ (صلی اللہ علیہ وسلم)! میں اونٹنی کے بچے کو کیا کروں گا؟ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: اونٹنی ہی اونٹ کو جنم دیتی ہے۔

226- حَدَّثَنَا اسحق بن منصور حَدَّثَنَا عبد الرزاق حَدَّثَنَا معمر عن ثابت عن انس بن مالك اَنَّ رَجُلًا مِّنْ اَهْلِ الْبَادِيَةِ كَانَ اسْمُهٗ زَاهِرًا وَّ كَانَ يُهْدِیْ اِلَى النَّبِیِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَ سَلَّمَ هَدِيَّةً مِّنَ الْبَادِيَةِ فَيُجَهِّزُهُ النَّبِیُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَ سَلَّمَ اِذَا اَرَادَ اَنْ يَّخْرُجَ فَقَالَ النَّبِیُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَ سَلَّمَ اِنَّ زَاهِرًا بَادِيَتُنَا وَ نَحْنُ حَاضِرُوْهُ وَكَانَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَ سَلَّمَ يُحِبُّهٗ وَكَانَ رَجُلًا دَمِيْمًا فَاَتَاهُ النَّبِیُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَ سَلَّمَ يَوْمًا وَّ هُوَ يَبِيْعُ مَتَاعَهٗ وَ احْتَضَنَهٗ مِنْ خَلْفِهٖ وَلَا يُبْصِرُهٗ فَقَالَ مَنْ هٰذَا اَرْسِلْنِیْ فَالْتَفَتَ فَعَرَفَ النَّبِیَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَ سَلَّمَ فَجَعَلَ لَا يَاْلُوْ مَا اَلْصَقَ ظَهْرَهٗ بِصَدْرِ النَّبِیِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَ سَلَّمَ حِيْنَ عَرَفَهٗ فَجَعَلَ النَّبِیُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَ سَلَّمَ يَقُوْلُ مَنْ يَّشْتَرِیْ هٰذَا الْعَبْدَ فَقَالَ الرَّجُلُ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَ سَلَّمَ اِذًا وَّاللّٰهِ تَجِدُوْنِیْ كَاسِدًا فَقَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَ سَلَّمَ لٰكِنْ عِنْدَ اللّٰهِ لَسْتَ بِكَاسِدٍ اَوْ قَالَ اَنْتَ عِنْدَ اللّٰهِ غَالٍ ۔

✧✧ حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں' ایک دیہاتی تھا جس کا نام زاہر تھا۔ وہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں دیہات سے تحفے لا کر پیش کیا کرتا تھا اور نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم بھی اسے ساز و سامان دیا کرتے تھے جب اس نے واپس جانا ہوتا تھا۔ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم فرمایا کرتے تھے: زاہر ہمارا دیہاتی ہے اور ہم اس کے شہری ہیں۔ راوی بیان کرتے ہیں' نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم اس سے بہت محبت کیا کرتے تھے وہ شخص بدصورت تھا۔ ایک دن نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم اس کے پاس آئے وہ اپنا سامان فروخت کر رہا تھا۔ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے پیچھے سے اسے پکڑ لیا۔ اس نے آپ کو نہیں دیکھا۔ اس نے کہا: کون ہے؟ مجھے چھوڑ دو۔ جب اس نے مڑ کر دیکھا اور نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کو پہچان لیا تو وہ اپنی پشت نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے سینے کے ساتھ ملنے لگا۔ اس وقت جب اس نے آپ کو پہچان لیا نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: کون اس غلام کو خریدے گا؟ اس شخص نے عرض کی: یارسول اللہ (صلی اللہ علیہ وسلم)! اس صورت میں' اللہ کی قسم! آپ مجھے کم قیمت پائیں گے۔ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: لیکن تم اللہ کی بارگاہ میں کم قیمت نہیں ہو۔ (راوی کو شک ہے شاید یہ الفاظ ہیں) اللہ کی بارگاہ میں تم زیادہ قیمت رکھتے ہو۔

227- حَدَّثَنَا عبد بن حميد حَدَّثَنَا مصعب بن المقدام حدثنا المبارك ابن فضالة عن الحسن قَالَ اَتَتْ عَجُوْزٌ النَّبِیَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَ سَلَّمَ فَقَالَتْ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ ادْعُ اللّٰهَ اَنْ يُّدْخِلَنِیَ الْجَنَّةَ فَقَالَ يَا اُمَّ فُلَانٍ اِنَّ الْجَنَّةَ لَا تَدْخُلُهَا عَجُوْزٌ قَالَ فَوَلَّتْ تَبْكِیْ فَقَالَ اَخْبِرُوْهَا اَنَّهَا لَا تَدْخُلُهَا وَهِیَ عَجُوْزٌ اِنَّ اللّٰهَ تَعَالٰى يَقُوْلُ اِنَّا اَنْشَاْنَاهُنَّ اِنْشَآءً فَجَعَلْنَاهُنَّ اَبْكَارًا عُرُبًا اَتْرَابًا ۔

Marfat.com

✧✧ امام حسن رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں' ایک بوڑھی خاتون نبی اکرم ﷺ کی خدمت میں حاضر ہوئی اس نے عرض کی: یارسول اللہ (ﷺ)! آپ اللہ تعالیٰ سے دعا کیجئے کہ وہ مجھے جنت میں داخل کردے۔ نبی اکرم ﷺ نے فرمایا: اے اُم فلاں! جنت میں بوڑھی عورت داخل نہیں ہوگی۔

راوی بیان کرتے ہیں' وہ عورت روتی ہوئی واپس گئی۔ نبی اکرم ﷺ نے فرمایا: اسے بتادو! یہ بڑھاپے کی حالت میں جنت میں داخل نہیں ہوگی کیونکہ اللہ تعالیٰ نے ارشاد فرمایا ہے:

''ہم نے انہیں مخصوص طریقے سے پیدا کیا ہے اور انہیں کنواری بنایا ہے''۔

بَابُ مَاجَاءَ فِي صِفَةِ كلامِ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَ سَلَّمَ فِي الشِعْرِ

باب 37: نبی اکرم ﷺ کے شعر سنانے کے بارے میں جو کچھ منقول ہے

228- حَدَّثَنَا علي بن حجر حَدَّثَنَا شريك عن المقداد بن شريح عن ابيه عن عائشة قَالَتْ قِيلَ لَهَا هَلْ كَانَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَ سَلَّمَ يَتَمَثَّلُ بِشَيْءٍ مِّنَ الشِّعْرِ قَالَتْ كَانَ يَتَمَثَّلُ بِشِعْرِ ابْنِ رَوَاحَةَ وَ يَتَمَثَّلُ وَيَقُوْلُ

وَ يَاتِيْكَ بِالْاَخْبَارِ مَنْ لَّمْ تُزَوِّدْ

✧✧ سیّدہ عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا سے دریافت کیا گیا' نبی اکرم ﷺ مثال کے طور پر کوئی شعر بھی سنایا کرتے تھے؟ انہوں نے جواب دیا: ابن رواحہ کے شعر مثال کے طور پر سنایا کرتے تھے اور اکثر وہ اس شعر کو مثال کے طور پر سنایا کرتے تھے۔ انہوں نے کہا ہے:

''اور تمہارے پاس وہ اطلاع لے کر آئے گا (جس کے بارے میں) تم نے تیاری نہیں کی ہے''۔

229- حَدَّثَنَا محمد بن بشار حَدَّثَنَا عبد الرحمٰن بن مهدى قَالَ حَدَّثَنَا سفيٰن عن عبد الملك بن عمير حَدَّثَنَا اَبُوْ سَلْمَةَ عَنْ اَبِىْ هُرَيْرَةَ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَ سَلَّمَ اِنَّ اَصْدَقَ كَلِمَةٍ قَالَهَا الشَّاعِرُ . كَلِمَةُ لَبِيْدٍ

اَلَا كُلُّ شَيْءٍ مَاخَلَا اللّٰهَ بَاطِلُ

وَكَادَ اُمَيَّةُ بْنُ اَبِى الصَّلْتِ اَنْ يُّسْلِمَ .

✧✧ حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں' نبی اکرم ﷺ نے ارشاد فرمایا ہے: سب سے سچی بات جو کسی شاعر نے کہی ہو وہ ''لبید'' کا یہ مصرعہ ہے:

''اللہ تعالیٰ کے علاوہ ہر شے فانی ہے''۔

(نبی اکرم ﷺ فرماتے ہیں) امیہ بن ابی الصلت مسلمان ہونے کے قریب تھا۔

Marfat.com

230- حَدَّثَنَا محمد بن المثنی قَالَ انبانا محمد بن جعفر حَدَّثَنَا شعبة عن الاسود بن قیس عن جندب بن سفین البجلی قَالَ اَصَابَ حَجَرٌ اِصْبَعَ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَ سَلَّمَ فَدَمِيَتْ فَقَالَ

هَلْ اَنْتِ اِلَّا اِصْبَعٌ دَمِيْتِ وَفِيْ سَبِيْلِ اللّٰهِ مَالَقِيْتِ

حَدَّثَنَا ابن اَبِیْ عمر حَدَّثَنَا سفین بن عیینه عن الاسود بن قیس عن جندب بن عبد اللّٰه البجلی نحوه .

✧✧ حضرت جندب بن سفیان رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں' نبی اکرم ﷺ کی انگلی پر پتھر لگا جس کی وجہ سے وہ زخمی ہوگئی تو آپ نے یہ کہا ''تم صرف ایک انگلی ہو جو زخمی ہوئی ہے اور تمہیں اللہ کی راہ میں اس کا سامنا کرنا پڑا ہے''۔

یہی روایت ایک اور سند کے ہمراہ بھی منقول ہے۔

231- حَدَّثَنَا محمد بن بشار حَدَّثَنَا یحیٰی بن سعید حَدَّثَنَا سفیان الثوری حَدَّثَنَا اَبُوْ اسحاق عن البراء بن عازب قَالَ قَالَ لَهٗ رَجُلٌ اَفَرَرْتُمْ عَنْ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَا بَاعُمَارَةَ فَقَالَ لَا وَاللّٰهِ مَاوَلّٰى رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَ سَلَّمَ وَلٰكِنْ سِرْعَانُ النَّاسِ تَلَقَّتْهُمْ هَوَازِنُ بِالنَّبْلِ وَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَ سَلَّمَ عَلٰى بَغْلَتِهٖ وَاَبُوْ سُفْيَانَ بْنُ الْحَارِثِ بْنِ عَبْدِ الْمُطَّلِبِ اٰخِذٌ بِلِجَامِهَا وَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَ سَلَّمَ يَقُوْلُ .

اَنَا النَّبِيُّ لَا كَذِبْ اَنَا ابْنُ عَبْدِ الْمُطَّلِبْ!

✧✧ حضرت براء بن عازب رضی اللہ عنہ کے بارے میں منقول ہے' ایک شخص نے ان سے دریافت کیا: کیا آپ لوگ نبی اکرم ﷺ کو چھوڑ کر پیچھے ہٹ گئے تھے اے ابو عمارہ؟ انہوں نے جواب دیا: نہیں۔ اللہ کی قسم! نبی اکرم ﷺ پیچھے نہیں مڑے تھے لیکن جلد باز لوگ' ہوازن قبیلے کے افراد نے تیروں کے ذریعے ان کا سامنا کیا تو (یہ لوگ پیچھے ہٹ گئے تھے) نبی اکرم ﷺ اس وقت اپنے خچر پر سوار تھے۔ حضرت ابو سفیان بن حارث بن عبد المطلب رضی اللہ عنہ نے اس خچر کی لگام کو تھاما ہوا تھا اور نبی اکرم ﷺ یہ کہہ رہے تھے۔

''میں نبی ہوں اس میں کوئی جھوٹ نہیں ہے اور میں عبد المطلب کا بیٹا ہوں''۔

232- حَدَّثَنَا اسحٰق بن منصور حَدَّثَنَا عبد الرزاق رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ حَدَّثَنَا جعفر بن سلیمان انبانا ثابت عن انس اَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَ سَلَّمَ دَخَلَ مَكَّةَ فِيْ عُمْرَةِ الْقَضَاءِ وَابْنُ رَوَاحَةَ يَمْشِيْ بَيْنَ يَدَيْهِ وَ هُوَ يَقُوْلُ .

خَلُّوْا بَنِي الْكُفَّارِ عَنْ سَبِيْلِهٖ
اَلْيَوْمَ نَضْرِبُكُمْ عَلٰى تَنْزِيْلِهٖ
ضَرْبًا يُزِيْلُ الْهَامَ عَنْ مَقِيْلِهٖ
وَ يُذْهِلُ الْخَلِيْلَ عَنْ خَلِيْلِهٖ!

Marfat.com

فَقَالَ لَهٗ عُمَرُ يَا ابْنَ رَوَاحَةَ بَيْنَ يَدَىْ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَ سَلَّمَ وَ فِىْ حَرَمِ اللّٰهِ تَعَالٰى تَقُوْلُ شِعْرًا فَقَالَ النَّبِىُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَ سَلَّمَ خَلِّ عَنْهُ يَا عُمَرُ خَلِّ عَنْهُ يَا عُمَرُ فَلَهِىَ اَسْرَعُ فِيْهِمْ مِنْ نَضْحِ النَّبْلِ ۔

✧✧ حضرت انس رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں' جب نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم عمرہ قضاء کے موقع پر مکہ میں داخل ہوئے تو ابن رواحہ ان کے آگے یہ شعر کہتے ہوئے جارہے تھے۔

''اے کافروں کی اولاد! (نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم) کے راستے کو چھوڑ دو ہم آج قرآن کے حکم کے مطابق تمہاری پٹائی کریں گے۔ایسی پٹائی جو سروں کو گردنوں سے جدا کردے گی اور دوست کو دوست سے غافل کردے گی''۔

حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے ان سے کہا: اے ابن رواحہ! تم نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے سامنے اور اللہ کے حرم کے اندر شعر کہہ رہے ہو؟ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: اے عمر! اسے کہنے دو یہ ان (کفار) کے لئے تیراندازی سے زیادہ سخت ہیں۔

233- حَدَّثَنَا علی بن حجر رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهُ انبانا شريك عن سماك بن حرب عن جابر بن سمرة قَالَ جَالَسْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَ سَلَّمَ اَكْثَرَ مِنْ مِّائَةِ مَرَّةٍ وَّكَانَ اَصْحَابُهٗ يَتَنَا شَدُوْنَ الشِّعْرَ وَ يَتَذَاكَرُوْنَ اَشْيَاءَ مِنْ اَمْرِ الْجَاهِلِيَّةِ وَهُوَ سَاكِتٌ وَّ رُبَّمَا تَبَسَّمَ مَعَهُمْ ۔

✧✧ حضرت جابر بن سمرہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں' میں نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ ایک سو سے زائد دفعہ بیٹھا ہوں نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے اصحاب شعر سنایا کرتے تھے وہ زمانہ جاہلیت کے واقعات یاد کیا کرتے تھے (اور ہنسا کرتے تھے) نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم خاموش رہتے تھے اور کبھی کبھار آپ مسکرادیا کرتے تھے۔

234- حَدَّثَنَا علی بن حجر ابنانا شريك عن عبد الملك بن عمير عَنْ اَبِىْ سَلَمَةَ عَنْ اَبِىْ هُرَيْرَةَ عن النبی صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَ سَلَّمَ قَالَ اَشْعَرُ كَلِمَةٍ تُكَلَّمَتْ بِهَا الْعَرَبُ كَلِمَةُ لَبِيْدٍ ۔

اَلَا كُلُّ شَيْءٍ مَا خَلَا اللّٰهَ بَاطِلٌ

✧✧ حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کا یہ فرمان نقل کرتے ہیں: سب سے سچی بات جو کسی عرب نے کہی ہے وہ ''لبید'' کا یہ مصرعہ ہے:

''اللہ تعالیٰ کی ذات کے علاوہ ہر چیز فانی ہے''۔

235- حَدَّثَنَا احمد بن منيع حَدَّثَنَا مروان بن معاوية عن عَبْدُ اللّٰهِ بْن عبد الرحمٰن الطائفی عن عمرو بن الشريد عن ابيه قَالَ كُنْتُ رِدْفَ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَ سَلَّمَ فَاَنْشَدْتُّهٗ مِائَةَ قَافِيَةٍ مِّنْ قَوْلِ اُمَيَّةَ بْنِ اَبِى الصَّلْتِ كُلَّهَا اَنْشَدْتُّهٗ بَيْتًا قَالَ لِىَ النَّبِىُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَ سَلَّمَ هِيْهِ حَتّٰى اَنْشَدْتُّهٗ مِائَةً يَعْنِىْ بَيْتًا فَقَالَ النَّبِىُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَ سَلَّمَ اِنْ كَادَ لَيُسْلِمُ ۔

✧✧ حضرت عمرو بن شرید رضی اللہ عنہ اپنے والد کا یہ بیان نقل کرتے ہیں' میں نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ آپ کے پیچھے سواری پر موجود تھا میں نے آپ کو امیہ بن الصلت کے سو مصرعے سنائے جب بھی میں کوئی مصرعہ سناتا تو نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم مجھ سے فرماتے: اور

Marfat.com

سناؤ! یہاں تک کہ میں نے آپ کو ایک سو مصرعے سنائے۔ نبی اکرم ﷺ نے فرمایا: یہ مسلمان ہونے کے قریب تھا۔

236- حَدَّثَنَا اسمٰعیل بن موسٰی انفزاری و علی بن حجر والمعنی واحد قَالَا ابنانا عبد الرحمٰن بن اَبِیْ الزناد عن هشام بن عروة عن ابیه عن عائشة رضی الله عنها قَالَتْ كَانَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَ سَلَّمَ يَضَعُ لِحَسَّانَ بْنِ ثَابِتٍ مِنْبَرًا فِي الْمَسْجِدِ يَقُوْمُ عَلَيْهِ قَائِمًا يُفَاخِرُ عَنْ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَ سَلَّمَ اَوْقَالَ يُنَافِحُ عَنْ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَ سَلَّمَ وَ يَقُوْلُ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَ سَلَّمَ اِنَّ اللّٰهَ يُؤَيِّدُ حَسَّانَ بِرُوْحِ الْقُدُسِ مَايُنَافِحُ اَوْيُفَاخِرُ عَنْ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَ سَلَّمَ

حَدَّثَنَا اسمٰعیل بن موسٰی و علی بن حجر قَالَا حَدَّثَنَا ابن اَبِیْ الزناد عن ابیه عن عروة عن عائشة رضی الله تعالٰی عنها عن النبی صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَ سَلَّمَ مثله

✧✧ سیّدہ عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا بیان کرتی ہیں' نبی اکرم ﷺ نے حضرت حسان بن ثابت رضی اللہ عنہ کے لئے مسجد میں منبر رکھوایا وہ اس پر کھڑے ہوئے اور نبی اکرم ﷺ کی طرف سے کفار کے مقابلے میں فخریہ اشعار پیش کرنے لگے۔ (راوی کو شک ہے شاید یہ الفاظ ہیں) مدافعت کرنے لگے۔ نبی اکرم ﷺ نے فرمایا: اللہ تعالیٰ روح القدس کے ذریعے حسان کی مدد کرتا رہے گا جب تک یہ مدافعت کرتا رہے گا۔ (راوی کو شک ہے شاید یہ الفاظ ہیں) اللہ کے رسول کی طرف سے فخر کرتا رہے گا۔

یہی روایت ایک اور سند کے ہمراہ بھی منقول ہے۔

بَابُ مَاجَاءَ فِي كَلَامِ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَ سَلَّمَ فِي السَّمَرِ

باب 38: رات کے وقت نبی اکرم ﷺ کے کلام کرنے کے بارے میں جو کچھ منقول ہے

237- حَدَّثَنَا الحسن بن صباح البزار حَدَّثَنَا ابوالنضر حَدَّثَنَا ابوعقیل الثقفی عَبْدُ اللّٰهِ بْن عقیل عن مجالہ عن الشعبی عن مسروق عن عائشة رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ قالت حَدَّثَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَ سَلَّمَ ذَاتَ لَيْلَةٍ نِسَاءَهُ حَدِيْثًا فَقَالَتِ امْرَاَةٌ مِنْهُنَّ كَاَنَّ الْحَدِيْثُ حَدِيْثُ خُرَافَةَ فَقَالَ اَتَدْرُوْنَ مَاخُرَافَةُ اِنَّ خُرَافَةَ كَانَ رَجُلًا مِّنْ عُذْرَةَ اَسَرَتْهُ الْجِنُّ فِي الْجَاهِلِيَّةِ فَمَكَثَ فِيْهِمْ دَهْرًا ثُمَّ رَدُّوْهُ اِلَى الْاِنْسِ فَكَانَ يُحَدِّثُ النَّاسَ بِمَارَاٰى فِيْهِمْ مِنَ الْاَعَاجِيْبِ فَقَالَ النَّاسُ حَدِيْثُ خُرَافَةَ ۔

✧✧ سیّدہ صدیقہ رضی اللہ عنہا بیان کرتی ہیں' ایک رات نبی اکرم ﷺ نے اپنی ازواج کو ایک واقعہ سنایا تو ان ازواج میں سے ایک خاتون نے کہا یہ تو خرافہ کی بات لگتی ہے نبی اکرم ﷺ نے فرمایا: کیا تم لوگ جانتے ہو خرافہ کی حقیقت کیا ہے۔ خرافہ عذرہ قبیلے کا ایک فرد تھا جسے جن زمانہ جاہلیت میں قیدی بنا کر لے گئے تھے۔ وہ ایک زمانے تک ان کے درمیان رہا پھر جب جنات اسے لوگوں کے پاس چھوڑ گئے۔ تو وہ لوگوں کو ان حیران کن باتوں کے بارے میں بتایا کرتا تھا جو اس نے جنوں میں دیکھی تھیں تو لوگ (ہر عجیب بات کو) یہی کہنے لگ پڑے: یہ خرافہ کی بات ہے۔

Marfat.com

حدیث اُمِّ زرع:

اُم زرع کی حدیث

238- حَدَّثَنَا علی ابن حجر قَالَ اَخْبَرَنَا عِیْسٰی بن یونس عن هشام بن عروة عن اخیه عَبْدُ اللّٰهِ بْن عروة عن عروة عن عائشة رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهُ قالت جَلَسَتْ اِحْدٰی عَشَرَةَ امْرَأَةً فَتعَا هَدْنَ وَ تَعَاقَدْنَ اَنْ لَّا یَكْتُمْنَ مِنْ اَخْبَارِ اَزْوَاجِهِنَّ شَیْئًا فَقَالَتْ .

قَالَتِ الْاُوْلٰی زَوْجِیْ لَحْمُ جَمَلٍ غَثٍّ عَلٰی رَأْسِ جَبَلٍ وَعْرٍ لَا سَهْلٍ فَیُرْتَقٰی وَلَا سَمِیْنٌ فَیُنْتَقٰی .

قَالَتِ الثَّانِیَةُ زَوْجِیْ لَا اُثِیْرُ خَبَرَهٗ اِنِّیْ اَخَافُ اَنْ لَّا اَذَرَهٗ اَنْ اَذْكُرَهٗ اُذْكُرْ عُجَرَهٗ وَ بُجَرَهٗ .

قَالَتِ الثَّالِثَةُ زَوْجِیْ الْعَشَنَّقُ اِنْ اَنْطِقْ اُطَلَّقْ فَاِنْ اَسْكُتْ اُعَلَّقْ .

قَالَتِ الرَّابِعَةُ زَوْجِیْ كَلَیْلِ تِهَامَةَ لَا حَرٌّ وَّلَاقَرٌّوَلَا مَخَافَةَ وَلَا سَامَةَ .

قَالَتِ الْخَامِسَةُ: زَوْجِیْ اِنْ دَخَلَ فَهِدَ وَ اِنْ خَرَجَ اَسِدَ وَلَا یَسْأَلُ عَمَّا عَهِدَ .

قَالَتِ السَّادِسَةُ: زَوْجِیْ اِنْ اَكَلَ لَفَّ وَ اِنْ شَرِبَ اشْتَفَّ وَ اِنِ اضْطَجَعَ الْتَفَّ وَلَا یُوْلِجُ الْكَفَّ لِیَعْلَمَ الْبَثَّ .

قَالَتِ السَّابِعَةُ: زَوْجِیْ عَیَایَاءُ اَوْ غَیَایَاءُ طَبَاقَاءُ كُلُّ دَاءٍ لَهٗ دَاءٌ شَجَّكِ اَوْ فَلَّكِ اَوْجَمَعَ كُلًّا لَّكِ .

قَالَتِ الثَّامِنَةُ زَوْجِیْ الْمَسُّ مَسُّ اَرْنَبٍ وَالرِّیْحُ رِیْحُ زَرْنَبٍ .

قَالَتِ التَّاسِعَةُ زَوْجِیْ رَفِیْعُ الْعِمَادِ عَظِیْمُ الرَّمَادِ طَوِیْلُ النِّجَادِ قَرِیْبُ الْبَیْتِ مِنَ النَّادِ .

قَالَتِ الْعَاشِرَةُ زَوْجِیْ مَالِكٌ وَّ مَا مَالِكٌ خَیْرٌ مِّنْ ذَالِكَ لَهٗ اِبِلٌ كَثِیْرَاتُ الْمَبَارِكِ قَلِیْلَاتُ الْمَسَارِحِ اِذَا سَمِعْنَ صَوْتَ الْمِزْهَرِ اَیْقَنَّ اَنَّهُنَّ هَوَالِكُ .

قَالَتِ الْحَادِیَةُ عَشْرَةَ: زَوْجِیْ اَبُوْزَرْعٍ اَنَاسَ مِنْ حُلِیٍّ اُذُنَیَّ وَمَلَأَ مِنْ شَحْمٍ عَضُدَیَّ وَ بَجَّحَنِیْ فَبَجِحَتْ اِلَیَّ نَفْسِیْ وَجَدَنِیْ فِیْ اَهْلِ غُنَیْمَةٍ بِشِقٍّ فَجَعَلَنِیْ فِیْ اَهْلِ صَهِیْلٍ وَ اَطِیْطٍ وَ دَائِسٍ وَ مُنَقٍّ فَعِنْدَهٗ اَقُوْلُ فَلَا اُقَبَّحُ وَ اَرْقُدُ فَاَتَصَبَّحُ وَ اَشْرَبُ فَاَتَقَمَّحُ اُمُّ اَبِیْ زَرْعٍ فَمَا اُمُّ اَبِیْ زَرْعٍ عُكُوْمُهَا رَدَاحٌ وَّ بَیْتُهَا فَسَاحٌ اِبْنُ اَبِیْ زَرْعٍ فَمَا اِبْنُ اَبِیْ زَرْعٍ مَضْجَعُهٗ كَمَسَلِّ شَطْبَةٍ وَ تُشْبِعُهٗ ذِرَاعُ الْجَفْرَةِ بِنْتِ اَبِیْ ذَرْعٍ فَمَا بِنْتُ اَبِیْ زَرْعٍ طَوْعُ اَبِیْهَا وَ طَوْعُ اُمِّهَاوَ مِلْأُ كِسَائِهَا وَ غَیْظُ جَارَتِهَا جَارِیَةُ اَبِیْ زَرْعٍ فَمَا جَارِیَةُ اَبِیْ زَرْعٍ لَا تَبُثُّ حَدِیْثَنَا تَبْثِیْثًا وَّلَا تُنَقِّثُ مِیْرَتَنَا تَنْقِیْثًا وَّلَا تَمْلَأُ بَیْتَنَا تَعْشِیْشًا قَالَتْ خَرَجَ اَبُوْ زَرْعٍ وَالْاَوْطَابُ تُمْخَضُ فَلَقِیَ اِمْرَأَةً مَعَهَاوَلَدَانِ لَهَا كَالْفَهْدَیْنِ یَلْعَبَانِ مِنْ تَحْتِ خَصْرِهَا بِرُمَّانَتَیْنِ فَطَلَّقَنِیْ فَنَكَحَهَا فَنَكَحْتُ بَعْدَهٗ رَجُلًا سَرِیًّا رَكِبَ شَرِیًّا وَّاَخَذَ خَطِّیًّا وَّاَرَاحَ عَلَیَّ نَعَمًا ثَرِیًّا وَّاَعْطَانِیْ مِنْ كُلِّ رَائِحَةٍ زَوْجًا وَّقَالَ كُلِیْ اُمَّ زَرْعٍ وَ مِیْرِیْ اَهْلَكِ فَلَوْجَمَعْتُ كُلَّ شَیْءٍ اَعْطَانِیْهِ مَا بَلَغَ اَصْغَرَانِیَةِ اَبِیْ زَرْعٍ قَالَتْ عَائِشَةُ رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهُ فَقَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَ سَلَّمَ كُنْتُ لَكِ كَاَبِیْ زَرْعٍ لِّاُمِّ زَرْعٍ .

Marfat.com

✧✧ حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا بیان کرتی ہیں' ایک مرتبہ گیارہ عورتوں نے اکٹھی بیٹھ کر یہ طے کیا اور مضبوط معاہدہ کیا کہ وہ اپنے خاوندوں کے حالات کے بارے میں کچھ نہیں چھپائیں گی۔

سیّدہ عائشہ رضی اللہ عنہا بیان کرتی ہیں' ان میں سے پہلی عورت بولی: میرا شوہر دشوار گزار پہاڑی پر موجود اونٹ کے گوشت کی طرح ہے نہ تو پہاڑ اتنا آسان ہے کہ اس پر چڑھا جائے اور نہ ہی گوشت اتنا صحت مند ہے کہ اس کے لئے مشقت برداشت کی جائے۔

دوسری عورت بولی: میرا خاوند ایسا ہے کہ میں اس کے حالات کو ظاہر نہیں کر سکتی۔ مجھے یہ اندیشہ ہے کہ میں کہیں اس سے لاتعلق نہ ہو جاؤں کیونکہ اگر میں اس کے حال کو بیان کروں گی تو اس کا عیب بیان کر دوں گی۔

تیسری عورت بولی: میرا شوہر لمبا ہے۔ اگر میں کچھ کہہ دوں تو مجھے طلاق مل جائے گی اور اگر خاموش رہوں گی تو لٹکی رہوں گی۔

چوتھی عورت بولی: میرا شوہر "تہامہ" کی رات کی طرح ہے نہ زیادہ گرم ہے نہ ٹھنڈا' نہ خوف والا ہے نہ اندیشے والا ہے۔

پانچویں عورت بولی: میرا شوہر کھڑا ہو تو چیتے کی طرح ہے اور اگر باہر جائے تو شیر کی طرح ہے۔ وہ گھر کے معاملات میں چھان بین نہیں کرتا۔

چھٹی عورت بولی: میرا خاوند جب کھانے بیٹھتا ہے تو سب کھا لیتا ہے اور جب پینے بیٹھتا ہے تو سب پی جاتا ہے۔ جب وہ لیٹتا ہے تو سارا کپڑا لپیٹ لیتا ہے۔ وہ میرے کپڑے کے اندر ہاتھ ڈال کر میری خواہش کو محسوس نہیں کرتا۔

ساتویں عورت بولی: میرا خاوند ناکارہ سست اور بے وقوف ہے۔ اسے ہر بیماری لاحق ہے۔ وہ یا تو تمہیں زخمی کر دے گا یا ہڈی توڑ دے گا یا دونوں ہی کر دے گا (یعنی تشدد کرتا ہے)

آٹھویں عورت بولی: میرے شوہر کو چھونا خرگوش کو ہاتھ لگانے کی طرح ہے۔ وہ زعفران کی طرح خوشبودار ہے۔

نویں عورت بولی: میرا شوہر بلند ستونوں کا مالک ہے۔ بہت زیادہ راکھ والا ہے لمبے قد کا مالک ہے۔ اس کا گھر مشورے کی جگہ کے قریب ہے۔

دسویں عورت بولی: میرے شوہر کا نام مالک ہے اور مالک کیسا شاندار آدمی ہے یہ اس سے بہتر ہے۔ اس کے پاس بہت سے اونٹ ہیں اور اس کے اونٹ اکثر باڑے میں رہتے ہیں۔ وہ کم ہی چراگاہوں کا رُخ کرتے ہیں۔ جب انہیں باجے کی آواز آتی ہے تو انہیں اپنے ذبح ہو جانے کا یقین ہو جاتا ہے۔

گیارہویں عورت بولی: میرا شوہر ابوزرع تھا۔ ابوزرع کیسا عظیم آدمی تھا۔ اس نے زیورات سے میرے کان بھاری کر دیئے تھے اور چربی سے میرے بازو بھر دیئے تھے۔ اس نے مجھے اتنا خوش کیا کہ میں اچھی طرح خوش ہو گئی۔ وہ مجھے چند بکریوں کے مالک، عام حالات سے اٹھا کر وہاں لے آیا جہاں اونٹ اور گھوڑے ہوتے ہیں جہاں بے شمار بیل ہیں اور ملازمین ہیں جب میں کوئی بات کرتی تھی تو اس کا برا نہیں مانا جاتا اور جب میں سوئی رہتی تھی تو صبح تک سوئی رہتی تھی۔ جب میں پیتی تھی تو خوب سیر ہو کر پیتی تھی۔ ابوزرع کی والدہ کیسی زبردست عورت ہے۔ اس کے برتن بڑے ہیں اس کا گھر کشادہ تھا۔ ابوزرع کا بیٹا وہ بھی کتنا عجیب تھا اس کا پہلو پھل کے بغیر کھجور کی ٹہنی کی طرح تھا اور بکری کے بچے کی ایک ران اسے سیر کر دیتی تھی۔ ابوزرع کی بیٹی کتنی زبردست تھی۔ وہ ماں

Marfat.com

باپ کی فرمانبردار تھی اور خوب موٹی تازی تھی۔ اس کی سوکن اس سے حسد کرتی تھی ابوزرع کی کنیز کتنی اچھی تھی۔ وہ ہمارے راز کو ظاہر نہیں کرتی اور ہمارے غلے کو چوری نہیں کرتی اور ہمارے گھر کو گندگی سے نہیں بھرتی تھی۔

اُمّ زرع بیان کرتی ہے: ایک مرتبہ ابوزرع گھر سے باہر نکلا۔ اس وقت دودھ تیار کیا جارہا تھا اس کا سامنا ایک عورت سے ہوا جس کے ساتھ اس کے پہلو میں دو چیتے تھے، جو اس کی گود میں اناروں کے ساتھ کھیل رہے تھے۔ پھر ابوزرع نے مجھے طلاق دیدی پھر میں نے ایک ایسے سردار سے شادی کی جو گھوڑے پر سوار ہو کر جاتا ہے۔ اس کے ہاتھ میں نیزہ ہوتا ہے وہ سہ پہر کے وقت بہت سے جانور لے آتا ہے اس نے ان جانوروں میں سے ایک جوڑا مجھے دیا اور بولا: اے ام زرع! تم اسے خود بھی کھاؤ اور اپنے قریبی رشتے داروں کو بھی دو

لیکن اگر میں اس شوہر کے دیئے گئے تمام عطیات کو جمع کردوں تو پھر بھی وہ ابوزرع کے سب سے چھوٹے برتن جتنے بھی نہیں ہوں گے۔

سیّدہ عائشہ رضی اللہ عنہا بیان کرتی ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: مجھے تم سے اتنی ہی محبت ہے جتنی ابوزرع کو اُم زرع سے تھی۔

بَابُ مَاجَاءَ فِي صِفَةِ نَوْمِ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَ سَلَّمَ

باب 39: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے سونے کے طریقے کے بارے میں جو کچھ منقول ہے

239- حَدَّثَنَا محمد بن المثنى انبانا عبد الرحمٰن بن مهدى انبانا اسرائيل عَنْ اَبِىْ اسحٰق عن عبد اللّٰه ابن يزيد عن البراء بن عازب اَنَّ النَّبِىَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَ سَلَّمَ كَانَ اِذَا اَخَذَ مَضْجَعَهٗ وَضَعَ كَفَّهُ الْيُمْنٰى تَحْتَ خَدِّهِ الْاَيْمَنِ وَقَالَ رَبِّ قِنِىْ عَذَابَكَ يَوْمَ تَبْعَثُ عِبَادَكَ .

حَدَّثَنَا محمّد بن المثنى انبانا عبد الرحمٰن انبانا اسرائيل عَنْ اَبِىْ اِسْحٰقَ عَنْ اَبِىْ عبيدة عن عبد اللّٰه مثله وقال يَوْمَ تَجْمَعُ عِبَادَكَ .

✧✧ حضرت براء بن عازب رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم جب بستر پر آتے تھے تو اپنی دائیں ہتھیلی اپنے دائیں رخسار کے نیچے رکھتے تھے اور یہ پڑھا کرتے تھے:

"اے میرے پروردگار! مجھے اپنے عذاب سے اس دن بچانا جب تو اپنے بندوں کو دوبارہ زندہ کرے گا"۔

ایک روایت میں یہ الفاظ ہیں "جس دن تو اپنے بندوں کو جمع کرے گا"۔

240- حَدَّثَنَا محمود بن غيلان حَدَّثَنَا عبد الرزاق حَدَّثَنَا سفيان عن عبد الملك بن عمير عن ربعى بن خراش عن حذيفة قَالَ كَانَ النَّبِىُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَ سَلَّمَ اِذَا اَوٰى اِلٰى فِرَاشِهٖ قَالَ اَللّٰهُمَّ بِاسْمِكَ اَمُوْتُ وَ اَحْيٰى وَاِذَا اسْتَيْقَظَ قَالَ الْحَمْدُ لِلّٰهِ الَّذِىْ اَحْيَانَا بَعْدَ مَا اَمَاتَنَا وَ اِلَيْهِ النُّشُوْرُ .

✧✧ حضرت حذیفہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم جب اپنے بستر پر لیٹتے تھے تو یہ دعا کیا کرتے تھے:

Marfat.com

''اے اللہ! میں تیرے نام سے برکت حاصل کرتے ہوئے مرتا (سوتا) اور زندہ ہوتا (بیدار ہوتا) ہوں۔
نبی اکرم ﷺ بیدار ہوتے تو یہ پڑھا کرتے تھے:
''ہر طرح کی حمد اس اللہ کے لئے ہے جس نے ہمیں موت (نیند) دینے کے بعد زندگی (بیداری) دی اور اس کی طرف اکٹھے ہونا ہے''۔

241- حَدَّثَنَا قُتَيْبَةَ بن سعيد حَدَّثَنَا المفضل بن فضالة عن عقيل اراه عن الزهرى عن عروة عن عائشة قَالَتْ كَانَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَ سَلَّمَ اِذَا اَوٰى اِلٰى فِرَاشِهٖ كُلَّ لَيْلَةٍ جَمَعَ كَفَّيْهِ فَنَفَثَ فِيْهِمَا وَقَرَءَ قُلْ هُوَ اللّٰهُ اَحَدٌ وَّ قُلْ اَعُوْذُ بِرَبِّ الْفَلَقِ وَ قُلْ اَعُوْذ بِرَبِّ النَّاس ثُمَّ مَسَحَ بِهِمَا مَا اسْتَطَاعَ مِنْ جَسَدِهٖ يَبْدَأُ بِهِمَا رَاْسَهٗ وَ وَجْهَهٗ وَمَا اَقْبَلَ مِنْ جَسَدِهٖ يَصْنَعُ ذٰلِكَ ثَلٰثَ مَرَّاتٍ .

✧✧ سیدہ عائشہ صدیقہ ؓ بیان کرتی ہیں: نبی اکرم ﷺ جب رات کے وقت بستر پر جاتے تھے تو آپ اپنی دونوں ہتھیلیوں کو ملا کر ان پر دم کیا کرتے تھے آپ ان میں سورۂ اخلاص، سورۂ فلق اور سورۃ الناس پڑھتے تھے پھر ان دونوں ہاتھوں کو جہاں تک جسم پر ہو سکتا تھا پھیر لیتے تھے آپ سر سے اور چہرے سے آغاز کرتے تھے اور پھر اس کے بعد جسم کے آگے والے حصے پر انہیں پھیرا کرتے تھے آپ ایسا تین مرتبہ کیا کرتے تھے۔

242- حَدَّثَنَا محمد بن بشار حَدَّثَنَا عبد الرحمٰن بن مهدى حَدَّثَنَا سفين عن سَلْمَةَ بن كهيل عن كريب عن ابن عباس اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَ سَلَّمَ نَامَ حَتّٰى نَفَخَ وَ كَانَ اِذَا نَامَ نَفَخَ فَاَتَاهُ بِلَالٌ فَاٰذَنَهٗ بِالصَّلٰوةِ فَقَامَ وَ صَلّٰى وَ لَمْ يَتَوَضَّا وَفِى الْحَدِيْثِ قِصَّةٌ .

✧✧ حضرت ابن عباس ؓ بیان کرتے ہیں: نبی اکرم ﷺ سو گئے یہاں تک کہ آپ خراٹے لینے لگے نبی اکرم ﷺ سوتے ہوئے خراٹے لیا کرتے تھے۔ پھر حضرت بلال ؓ آپ کے پاس آئے آپ کو نماز کی اطلاع دی تو نبی اکرم ﷺ اٹھے آپ نے نماز ادا کی اور از سر نو آپ نے وضو نہیں کیا۔

امام ترمذی فرماتے ہیں: اس حدیث میں پورا قصہ منقول ہے۔

243- حَدَّثَنَا اسحق بن منصور حَدَّثَنَا عفان حَدَّثَنَا حماد بن سَلْمَةَ عن ثابت عَنْ اَنَسِ بْنِ مَالِكٍ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَ سَلَّمَ كَانَ اِذَا اَوٰى اِلٰى فِرَاشِهٖ قَالَ الْحَمْدُ لِلّٰهِ الَّذِىْ اَطْعَمَنَا وَسَقَانَا وَ كَفَانَا وَ اٰوَانَا فَكَمْ مِّمَّنْ لَا كَافِىَ لَهٗ وَلَا مُؤْوِىَ .

✧✧ حضرت انس بن مالک ؓ بیان کرتے ہیں' نبی اکرم ﷺ جب بستر پر جاتے تھے تو یہ دعا کیا کرتے تھے۔
''ہر طرح کی حمد اس اللہ تعالیٰ کے لئے ہے جس نے ہمیں کھلایا ہے اور پلایا ہے اور وہ ہمارے لئے کافی ہے اور اس نے ہمیں پناہ دی ہے۔ کتنے ہی لوگ ایسے ہیں جن کے لئے کوئی کفایت کرنے اور کوئی پناہ دینے والا نہیں ہے''۔

244- حَدَّثَنَا الحسين بن محمد الجريرى حَدَّثَنَا سليمان بن حرب حَدَّثَنَا حماد بن سَلْمَةَ عن

Marfat.com

حمید عن بکر بن عبد اللہ المزنی عن عبد اللہ ابن رباح عَنْ اَبِیْ قتادۃ اَنَّ النَّبِیَّ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَ سَلَّمَ کَانَ وَاِذَا عَرَّسَ بَلَیْلٍ نِ اضْطَجَعَ عَلٰی شِقِّہِ الْاَیْمَنَ وَ اِذَا عَرَّسَ قُبَیْلَ الصُّبْحِ نَصَبَ ذِرَاعَہٗ وَوَضَعَ رَأْسَہٗ عَلٰی کَفِّہٖ ۔

✧✧ حضرت ابوقتادہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں' نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم رات کے وقت جب پڑاؤ کرتے تھے تو اپنے دائیں پہلو کے بل لیٹ جایا کرتے تھے اور (سو جاتے تھے) اور اگر آپ نے صبح سے کچھ دیر پہلے پڑاؤ کرنا ہوتا تو آپ اپنی کلائی کو کھڑا کر کے اپنا سر مبارک اپنی ہتھیلی پر رکھ کر (سو جایا کرتے تھے)۔

بَابُ مَاجَاءَ فِی عِبَادَۃِ رَسُوْلِ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَ سَلَّمَ

باب 40: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کی عبادت کے بارے میں جو کچھ منقول ہے

245- حَدَّثَنَا قُتَیْبَۃُ بن سعید و بشر بن معاذ قَالَا حَدَّثَنَا ابوعوانۃ عن زیاد بن علاقۃ عن المغیرۃ بن شعبۃ قَالَ صَلّٰی رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَ سَلَّمَ حَتّٰی انْتَفَخَتْ قَدَمَاہُ فَقِیْلَ لَہٗ اَتَتَکَلَّفُ ھٰذَا وَقَدْ غَفَرَ اللّٰہُ لَکَ مَاتَقَدَّمَ مِنْ ذَنْبِکَ وَمَا تَاَخَّرَ قَالَ اَفَلَا اَکُوْنَ عَبْدًا شَکُوْرًا ۔

✧✧ حضرت مغیرہ بن شعبہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں' نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم اتنے نوافل ادا کیا کرتے تھے کہ آپ کے پاؤں ورم آلود ہو جایا کرتے تھے۔ آپ سے کہا گیا آپ اتنی تکلیف کیوں برداشت کرتے ہیں؟ جبکہ اللہ تعالیٰ نے آپ کے آئندہ اور گزشتہ تمام ذنب کی مغفرت کر دی ہے تو نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: کیا میں شکرگزار بندہ نہ بنوں۔

246- حَدَّثَنَا اَبُوْ عمار ن الحسین بن حریث حَدَّثَنَا الفضل بن موسٰی عن محمد بن عمرو عَنْ اَبِیْ سَلَمَۃَ عَنْ اَبِیْ ھُرَیْرَۃَ قَالَ کَانَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَ سَلَّمَ یُصَلِّیْ حَتّٰی ترِمَ قَدَمَاہُ قَالَ فَقِیْلَ لَہٗ تَفْعَلُ ھٰذَا وَقَدْ جَاءَ کَ اَنَّ اللّٰہَ تَعَالٰی قَدْغَفَرَلَکَ مَا تَقَدَّمَ مِنْ ذَنْبِکَ وَ مَا تَاَخَّرَ قَالَ اَفَلَا اَکُوْنُ عَبْدًا شَکُوْرًا ۔

✧✧ حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں' نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم رات کے وقت اتنے زیادہ نوافل ادا کیا کرتے تھے۔ کہ آپ کے دونوں پاؤں ورم آلود ہو جایا کرتے تھے۔

حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں' آپ سے کہا گیا آپ ایسا کیوں کرتے ہیں؟ جبکہ آپ کے پاس حکم آ گیا ہے کہ اللہ تعالیٰ نے آپ کے گزشتہ اور آئندہ ذنب کی مغفرت کر دی ہے

تو نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: کیا میں شکرگزار بندہ نہ بنوں۔

247- حَدَّثَنَا عِیْسٰی بن عثمان بن عِیْسٰی بن عبد الرحمٰن الرملی حدثنی یحیٰی بن عِیْسٰی الرملی عن الاعمش عَنْ اَبِیْ صالح عَنْ اَبِیْ ھُرَیْرَۃَ قَالَ کَانَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَ سَلَّمَ یَقُوْمُ یُصَلِّیْ حَتّٰی یَنْتَفِخَ قَدَمَاہُ فَیُقَالُ لَہٗ یَا رَسُوْلَ اللّٰہِ اَتَفْعَلُ ھٰذَا وَقَدْ غَفَرَ اللّٰہُ لَکَ مَاتَقَدَّمَ مِنْ ذَنْبِکَ وَمَا تَاَخَّرَ قَالَ اَفَلَا اَکُوْنُ عَبْدًا شَکُوْرًا ۔

Marfat.com

✧✧ حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں' نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کھڑے ہو کر (نوافل) ادا کرتے رہتے تھے یہاں تک کہ آپ کے دونوں پاؤں ورم آلود ہو جایا کرتے تھے۔ آپ سے کہا گیا یا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم! آپ ایسا کرتے ہیں جبکہ اللہ تعالیٰ نے آپ کے گزشتہ اور آئندہ ذنب کی مغفرت کردی ہے تو آپ نے فرمایا: کیا میں شکر گزار بندہ نہ بنوں۔

248- حَدَّثَنَا محمد بن بشار حَدَّثَنَا محمد بن جعفر حَدَّثَنَا عَنْ اَبِیْ اسحق عن الاسود بن یزید قَالَ سالت عائشة عَنْ صَلٰوةِ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَ سَلَّمَ بِالَّیْلِ فَقَالَتْ کَانَ یَنَامُ اَوَّلَ اللَّیْلِ ثُمَّ یَقُوْمُ فَاِذَا کَانَ مِنَ السَّحَرِ اَوْتَرَ ثُمَّ اَتٰی فِرَاشَهٗ فَاِذَا کَانَتْ لَهٗ حَاجَةٌ اَلَمَّ بِاَهْلِهٖ فَاِذَا سَمِعَ الْاَذَانَ وَثَبَ فَاِنْ کَانَ جُنُبًا اَفَاضَ عَلَیْهِ مِنَ الْمَاءِ وَاِلَّا تَوَضَّا وَ خَرَجَ اِلَی الصَّلٰوةِ۔

✧✧ حضرت اسود بن یزید رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں' میں نے حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا سے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے رات کے وقت نوافل کے بارے میں دریافت کیا تو انہوں نے بتایا آپ رات کے ابتدائی حصے میں سو جایا کرتے تھے پھر بیدار ہوتے تھے جب صبح صادق کا وقت ہوتا تو وتر ادا کرلیا کرتے تھے پھر آپ بستر پر آتے تھے اگر آپ کو کوئی ضرورت ہوتی تو اپنی اہلیہ کو بیدار کرتے تھے پھر جب آپ اذان کی آواز سنتے تھے تو تیزی سے اٹھتے تھے اگر آپ اس وقت جنابت کی حالت میں ہوتے تھے تو غسل کر لیتے تھے ورنہ آپ وضو کر کے نماز پڑھنے کے لئے تشریف لے جایا کرتے تھے۔

249- حَدَّثَنَا قُتَیْبَةُ بن سعید عن مالك ابن انس ح و حَدَّثَنَا اسحق بن موسٰی الانصاری حَدَّثَنَا معن عن مالك عن مخرمة بن سلیمان عن کریب عن ابن عباس اَنَّهٗ اَخْبَرَهٗ اَنَّهٗ بَاتَ عِنْدَ مَیْمُوْنَةَ وَهِیَ خَالَتُهٗ قَالَ فَاضْطَجَعْتُ فِیْ عَرْضِ الْوِسَادَةِ وَاضْطَجَعَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَ سَلَّمَ فِیْ طُوْلِهَا فَنَامَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَ سَلَّمَ حَتّٰی اِذَا انْتَصَفَ اللَّیْلُ اَوْقَبْلَهٗ بِقَلِیْلٍ فَاسْتَیْقَظَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَ سَلَّمَ وَجَعَلَ یَمْسَحُ النَّوْمَ عَنْ وَجْهِهٖ ثُمَّ قَرَءَ الْعَشْرَ الْاٰیٰتِ الْخَوَاتِیْمَ مِنْ سُوْرَةِ اٰلِ عِمْرَانَ ثُمَّ قَامَ اِلٰی شَنٍّ مُعَلَّقٍ فَتَوَضَّاَمِنْهُ فَاَحْسَنَ الْوُضُوْءَ ثُمَّ قَامَ یُصَلِّیْ قَالَ عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ عَبَّاسٍ فَقُمْتُ اِلٰی جَنْبِهٖ فَوَضَعَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَ سَلَّمَ یَدَهُ الْیُمْنٰی عَلٰی رَاْسِیْ ثُمَّ اَخَذَ بِاُذُنِیَ الْیُمْنٰی فَفَتَلَهَا فَصَلّٰی رَکْعَتَیْنِ ثُمَّ رَکْعَتَیْنِ ثُمَّ رَکْعَتَیْنِ ثُمَّ رَکْعَتَیْنِ ثُمَّ رَکْعَتَیْنِ ثُمَّ رَکْعَتَیْنِ قَالَ مَعْنٌ سِتَّ مَرَّاتٍ ثُمَّ اَوْتَرَ ثُمَّ اضْطَجَعَ ثُمَّ جَاءَهُ الْمُؤَذِّنُ فَقَامَ فَصَلّٰی رَکْعَتَیْنِ خَفِیْفَتَیْنِ ثُمَّ خَرَجَ فَصَلَّی الصُّبْحَ۔

✧✧ حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما بیان کرتے ہیں' ایک رات انہوں نے سیّدہ میمونہ رضی اللہ عنہا کے ہاں بسر کی' یہ ان کی خالہ تھیں۔ وہ بیان کرتے ہیں' میں بستر پر چوڑائی کی سمت میں لیٹ گیا اور نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم لمبائی کی سمت میں لیٹ گئے۔ نبی اکرم سو گئے جب نصف رات ہوئی یا شاید اس سے پہلے یا شاید بعد کی بات ہے تو نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم بیدار ہوئے اور آپ نے اپنے چہرۂ مبارک پر ہاتھ پھیر کر نیند کا اثر دور کیا پھر آپ نے سورۂ آل عمران کی آخری آیات تلاوت کیں پھر آپ لٹکے ہوئے مشکیزے کی طرف بڑھے پھر آپ نے اس سے وضو کیا اور اچھی طرح وضو کیا پھر آپ کھڑے ہو کر نوافل ادا کرنے لگے۔

Marfat.com

حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما بیان کرتے ہیں' میں اٹھ کر آپ کے پہلو میں آ گیا نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے اپنا دایاں ہاتھ میرے سر پر رکھا پھر آپ نے میرے دائیں کان کو پکڑا اور اسے ملنے لگے پھر آپ نے دو رکعت نماز ادا کی پھر آپ نے دو رکعت نماز ادا کی۔ پھر آپ نے دو رکعت ادا کی پھر آپ نے دو رکعت ادا کی۔ پھر آپ نے دو رکعت ادا کی۔ پھر آپ نے دو رکعت ادا کی۔

معن نامی راوی بیان کرتے ہیں' یہ چھ مرتبہ الفاظ ہیں:

پھر نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے وتر کی نماز ادا کی پھر آپ لیٹ گئے۔ مؤذن آپ کے پاس آیا تو آپ اٹھے اور دو مختصر رکعت ادا کی پھر تشریف لے گئے اور صبح کی نماز پڑھائی۔

250- حَدَّثَنَا ابو كريب محمد بن العلاء حَدَّثَنَا وكيع عن شعبة عَنْ اَبِىْ جمرة عن ابن عباس قَالَ كَانَ النَّبِىُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَ سَلَّمَ يُصَلِّى مِنَ اللَّيْلِ ثَلٰثَ عَشْرَةَ رَكْعَةً .

✧✧ حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما بیان کرتے ہیں' نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم رات کے وقت تیرہ رکعت ادا کیا کرتے تھے۔

251- حَدَّثَنَا قُتَيْبَةُ بن سعيد حَدَّثَنَا اَبُوْ عوانة عن قتاده عن زرارة بن اوفى عن سعيد بن هشام عن عائشة اَنَّ النَّبِىَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَ سَلَّمَ كَانَ اِذَالَمْ يُصَلِّ بِاللَّيْلِ مَنَعَهُ مِنْ ذٰلِكَ النَّوْمُ اَوْ غَلَبَتْهُ عَيْنَاهُ صَلّٰى مِنَ النَّهَارِ ثِنْتَىْ عَشْرَةَ رَكْعَةً .

✧✧ سیدہ عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا بیان کرتی ہیں' اگر نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم رات کے وقت نوافل ادا نہیں کرتے' سو جانے کی وجہ سے یا نیند کے غلبے کی وجہ سے آپ ایسا نہیں کرتے تھے تو آپ دن کے وقت بارہ رکعت ادا کیا کرتے تھے۔

252- حَدَّثَنَا محمد بن العلاء حَدَّثَنَا اَبُوْ اسامة عن هشام يعنى ابن حسان عن محمد بن سيرين عَنْ اَبِىْ هُرَيْرَةَ عن النبى صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَ سَلَّمَ قَالَ اِذَا قَامَ اَحَدُكُمْ مِنَ اللَّيْلِ فَلْيَفْتَتِحْ صَلٰوتَهٗ بِرَكْعَتَيْنِ خَفِيْفَتَيْنِ .

✧✧ حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں' نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: جب کوئی شخص رات کے وقت اٹھے تو اسے اپنی نماز کے آغاز میں دو مختصر رکعت پڑھنی چاہیے۔

253- حَدَّثَنَا قُتَيْبَةُ بن سعيد عن مالك ابن انس ح و حَدَّثَنَا اسحق بن موسى حَدَّثَنَا معن حدثنا مالك عن عبد الله ابن اَبِىْ بكر عن ابيه ان عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ قيس بن مخرمة اخبره عن زيد بن خالد الجهنى انه قَالَ لَا رْمُقَنَّ صَلٰوةَ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَ سَلَّمَ فَتَوَسَّدْتُ عَتَبَتَهٗ اَوْ فُسْطَاطَهٗ فَصَلّٰى رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَ سَلَّمَ رَكْعَتَيْنِ خَفِيْفَتَيْنِ ثُمَّ صَلّٰى رَكْعَتَيْنِ طَوِيْلَتَيْنِ طَوِيْلَتَيْنِ طَوِيْلَتَيْنِ ثُمَّ صَلّٰى رَكْعَتَيْنِ وَ هُمَا دُوْنَ اللَّتَيْنِ قَبْلَهُمَا ثُمَّ صَلّٰى رَكْعَتَيْنِ وَ هُمَا دُوْنَ اللَّتَيْنِ قَبْلَهُمَا ثُمَّ اَوْتَرَ فَذٰلِكَ ثَلٰثُ عَشْرَةَ رَكْعَةً .

✧✧ حضرت زید بن خالد جہنی رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں' (میں نے یہ سوچا) کہ میں ضرور نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کی نماز کا جائزہ لوں گا۔ میں آپ کی چوکھٹ پر (راوی کو شک ہے شاید یہ الفاظ ہیں) آپ کے خیمے پر ٹیک لگا کر بیٹھ گیا۔ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے دو مختصر رکعت ادا کی پھر دو طویل رکعت جو بہت طویل تھی ادا کی پھر آپ نے دو رکعت ادا کی لیکن یہ پہلی والی سے کم تھی۔ جو آپ نے ان سے پہلے ادا

Marfat.com

کی تھی پھر آپ نے دو رکعت ادا کی۔ جو ان سے پہلے والی دو رکعت سے کم تھی۔ پھر آپ نے دو رکعت ادا کی جو ان سے پہلی دو رکعت سے کم تھی پھر آپ نے دو رکعت ادا کی جو ان سے پہلے والی دو رکعت سے کم تھی پھر آپ نے وتر کی نماز ادا کی' یہ تیرہ رکعت ہو گئیں۔

254- حَدَّثَنَا اسحٰق بن موسٰی حَدَّثَنَا معن حَدَّثَنَا مالك عن سعيد بن اَبِیْ سعيد المقبری عَنْ اَبِیْ سَلَمَةَ بن عبد الرحمٰن انه اخبره اَنَّهٗ سَالَ عَآئِشَةَ كَيْفَ كَانَ صَلٰوةُ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَ سَلَّمَ فِیْ رَمَضَانَ فَقَالَتْ مَا كَانَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَ سَلَّمَ لِيَزِيْدَ فِیْ رَمَضَانَ وَلَا فِیْ غَيْرِهٖ عَلٰى اِحْدٰى عَشْرَةَ رَكْعَةً يُصَلِّیْ اَرْبَعًا لَا تَسْئَلْ عَنْ حُسْنِهِنَّ وَ طُوْلِهِنَّ ثُمَّ يُصَلِّیْ ثَلٰثًا قَالَتْ عَآئِشَةُ قُلْتُ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ اَتَنَامُ قَبْلَ اَنْ تُوْتِرَ قَالَ يَا عَآئِشَةُ اِنَّ عَيْنَیَّ تَنَامَانِ وَلَا يَنَامُ قَلْبِیْ ۔

✧✧ حضرت ابوسلمہ بن عبد الرحمٰن رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں' انہوں نے سیّدہ عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا سے دریافت کیا: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم رمضان میں نوافل کس طرح ادا کیا کرتے تھے؟ انہوں نے جواب دیا: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم رمضان میں اور رمضان کے علاوہ گیارہ رکعت سے زیادہ نہیں ادا کرتے تھے آپ پہلے چار رکعت ادا کرتے تھے تم ان کی خوبصورتی اور طوالت کے بارے میں نہ پوچھو پھر آپ چار رکعت ادا کرتے تھے تم ان کی خوبصورتی اور طوالت کے بارے میں نہ پوچھو پھر آپ تین رکعت ادا کیا کرتے تھے۔

سیّدہ عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا بیان کرتی ہیں' میں نے دریافت کیا: یا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم! کیا آپ وتر ادا کئے بغیر سو جاتے ہیں؟ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: اے عائشہ (رضی اللہ عنہا)! میری دونوں آنکھیں سو جاتی ہیں لیکن میرا دل نہیں سوتا۔

255- حَدَّثَنَا اسحٰق بن موسٰی حَدَّثَنَا معن حَدَّثَنَا مالك عن ابن شهاب عن عروة عن عائشة اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَ سَلَّمَ كَانَ يُصَلِّیْ مِنَ اللَّيْلِ اِحْدٰى عَشْرَةَ رَكْعَةً يُوْتِرُ مِنْهَا بِوَاحِدَةٍ فَاِذَا فَرَغَ مِنْهَا اضْطَجَعَ عَلٰى شِقِّهِ الْاَيْمَنِ

حَدَّثَنَا ابن اَبِیْ عمر حَدَّثَنَا معن عن مالك عن ابن شهاب نحوه ح و حَدَّثَنَا قُتَيْبَةَ عن مالك عن ابن شهاب نحوه ۔

✧✧ سیّدہ عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا بیان کرتی ہیں' نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم رات کے وقت گیارہ رکعت ادا کیا کرتے تھے ان میں سے ایک رکعت وتر ادا کرتے تھے۔ جب آپ ان سے فارغ ہوتے تھے تو دائیں پہلو کے بل لیٹ جایا کرتے تھے۔

یہی روایت ایک اور سند کے ہمراہ بھی منقول ہے۔

256- حَدَّثَنَا هناد حَدَّثَنَا ابوالاحوص عن الاعمش عن ابراهيم عن الاسود عن عائشة قالت كَانَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَ سَلَّمَ يُصَلِّیْ مِنَ اللَّيْلِ تِسْعَ رَكْعَاتٍ

حَدَّثَنَا محمود بن غيلان حَدَّثَنَا يحيٰى بن ادم حَدَّثَنَا سفيٰن الثورى عن الاعمش نحوه ۔

✧✧ سیّدہ عائشہ بیان کرتی ہیں' نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم رات کے وقت ''نو'' رکعات ادا کیا کرتے تھے۔

یہی روایت ایک اور سند کے ہمراہ بھی منقول ہے۔

Marfat.com

257- حَدَّثَنَا محمد بن المثنى حَدَّثَنَا محمد بن جعفر حَدَّثَنَا شعبة عن عمرو بن مُرَّةَ عَنْ اَبِىْ حَمْزَةَ رجل مِن الانصار عن رجل من بنى عبس عن حذيفة بن اليمان اَنَّهُ صَلّٰى مَعَ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَ سَلَّمَ مِنَ اللَّيْلِ قَالَ فَلَمَّا دَخَلَ فِى الصَّلٰوةِ قَالَ اللّٰهُ اَكْبَرُ ذُو الْمَلَكُوْتِ وَالْجَبَرُوْتِ وَالْكِبْرِيَاءِ وَالْعَظَمَةِ قَالَ ثُمَّ قَرَءَ الْبَقَرَةَ ثُمَّ رَكَعَ فَكَانَ رَكوعُه نَحْوًا مِنْ قِيَامِهِ وَكَانَ يَقُوْلُ سُبْحَانَ رَبِّىَ الْعَظِيْم سُبْحَانَ رَبِّىَ الْعَظِيْم ثُمَّ رَفَعَ رَاْسَهُ وَكَانَ قِيَامُهُ نَحْوًا مِنْ رَكوعِهِ وَكَانَ يَقُوْلُ لِرَبِّىَ الْحَمْدُ لِرَبِّىَ الْحَمْدُ ثُمَّ سَجَدَ فَكَانَ سُجُوْدُهُ نَحْوًا مِنْ قِيَامِهِ وَكَانَ يَقُوْلُ سُبْحَانَ رَبِّىَ الْاَعْلٰى سُبْحَانَ رَبِّىَ الْاَعْلٰى ثُمَّ رَفَعَ رَاْسَهُ فَكَانَ مَابَيْنَ السَّجْدَتَيْنِ نَحْوًا مِنَ السُّجُوْدِ وَكَانَ يَقُوْلُ رَبِّ اغْفِرْلِىْ رَبِّ اغْفِرْلِىْ حَتّٰى قَرَاَ الْبَقَرَةَ وَاٰلَ عِمْرَانَ وَالنِّسَآءَ وَالْمَائِدَةَ اَوِالْاَنْعَامَ شُعْبَةُ الَّذِىْ شَكَّ فِى الْمَائِدَةِ وَالْاَنْعَامِ

قَالَ اَبُوْ عِيْسٰى و اَبُوْ حمزة اسمه طلحة بن زيد وابو حمزة الضعبى اسمه نصر بن عمران ۔

✧✧ حضرت حذیفہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں' انہوں نے ایک رات نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے ہمراہ رات کی نماز ادا کی وہ بیان کرتے ہیں' نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے جب نماز کا آغاز کیا تو یہ پڑھا:

''اللہ اکبر (وہ اللہ) جو بادشاہ ہے حکومت والا ہے' کبریائی والا ہے اور بزرگی والا ہے''۔

حضرت حذیفہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں' پھر نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے سورۂ بقرہ پڑھی۔ پھر آپ رکوع میں چلے گئے پھر آپ نے قیام جتنا لمبا رکوع کیا آپ نے رکوع میں ''سُبْحَانَ رَبِّىَ الْعَظِيْم'' پڑھا پھر آپ نے اپنا سر اٹھایا اور رکوع جتنا لمبا قیام کیا آپ اس میں یہ پڑھتے رہے ''لِرَبِّىَ الْحَمْدُ'' (یعنی ہر طرح کی حمد میرے پروردگار کے لئے ہے) پھر آپ سجدے میں چلے گئے آپ کا سجدہ آپ کے قیام جتنا تھا جس میں آپ ''سُبْحَانَ رَبِّىَ الْاَعْلٰى'' پڑھتے رہے پھر آپ نے اپنا سر اٹھایا اور دونوں سجدوں کے درمیان اتنی ہی دیر بیٹھے رہے جتنا لمبا سجدہ کیا تھا اور آپ اس میں یہ پڑھتے رہے ''اے اللہ! میری مغفرت کردے''۔

(حضرت حذیفہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں) نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ان نوافل میں سورۂ بقرہ اور سورۂ آل عمران پڑھی' سورۂ نساء پڑھی' سورۂ مائدہ یا شاید سورۂ انعام پڑھی' یہ شک شعبہ نامی راوی کو ہے کہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے سورۂ مائدہ پڑھی تھی یا سورۂ انعام پڑھی تھی؟

امام ترمذی فرماتے ہیں: ابوحمزہ کا نام طلحہ بن زید ہے اور ابوحمزہ ضعبی کا نام نصر بن عمران ہے۔

258- حَدَّثَنَا ابوبكر محمد بن نافع البصرى حَدَّثَنَا عبد الصمد بن عبدالوارث عن اسمعيل بن مسلم العبدى عَنْ اَبِى المتوكل عن عائشة رَضِىَ اللّٰهُ عَنْهَا قَالَتْ قَامَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِاٰيَةٍ مِنَ الْقُرْاٰنِ لَيْلَةً ۔

✧✧ سیدہ عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا بیان کرتی ہیں' نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم بعض اوقات رات کو ایک ہی آیت بار بار پڑھا کرتے تھے۔

259- حَدَّثَنَا محمود بن غيلان حَدَّثَنَا سليمان بن حرب حَدَّثَنَا شعبة عن الاعمش عَنْ اَبِىْ وائل عن عبد الله قَالَ صَلَّيْتُ لَيْلَةً مَعَ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَ سَلَّمَ فَلَمْ يَزَلْ قَائِمًا حَتّٰى هَمَمْتُ بِاَمْرِ سُوْءٍ قِيْلَ لَهُ

Marfat.com

وَمَا هَمَمْتَ بِهٖ قَالَ هَمَمْتُ اَنْ اَقْعُدَ وَاَدَعَ النَّبِیَّ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَ سَلَّمَ حَدَّثَنَا سفین بن وکیع حَدَّثَنَا جریر عن الاعمش نحوه ۔

✧✧ حضرت عبداللہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں' ایک رات میں نے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ نماز ادا کی آپ مسلسل قیام کی حالت میں رہے یہاں تک کہ میں نے ایک برا خیال ہے۔ان سے دریافت کیا گیا' آپ نے کیا خیال کیا تھا؟ انہوں نے جواب دیا: میں نے خیال کیا کہ میں بیٹھ جاتا ہوں اور نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کو نماز پڑھنے دیتا ہوں۔

260- حَدَّثَنَا اسحٰق بن موسٰی الانصاری حَدَّثَنَا معن حَدَّثَنَا مالك عَنْ اَبِی النضر عَنْ اَبِی سَلَمَةَ عن عائشة اَنَّ النَّبِیَّ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ کَانَ یُصَلِّیْ جَالِسًا فَیَقْرَءُ وَهُوَ جَالِسٌ فَاِذَا بَقِیَ مِنْ قِرَاءَ تِهٖ قَدْرُمَا یَکُوْنُ ثَلٰثِیْنَ اَوْ اَرْبَعِیْنَ اٰیَةً قَامَ فَقَرَءَ وَهُوَ قَائِمٌ ثُمَّ رَکَعَ وَسَجَدَ ثُمَّ صَنَعَ فِی الرَّکْعَةِ الثَّانِیَةِ مِثْلَ ذٰلِكَ ۔

✧✧ حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا بیان کرتی ہیں' نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم بیٹھ کر (نوافل) نماز ادا کرتے تھے اور آپ بیٹھنے کی حالت میں ہی قرأت کیا کرتے تھے جب آپ کی قرأت میں تیس یا چالیس آیات رہ جاتیں تو آپ کھڑے ہو کر ان کی قرأت کیا کرتے تھے پھر آپ رکوع میں چلے جاتے تھے پھر آپ سجدے میں چلے جاتے تھے پھر دوسری رکعت بھی اس طرح ادا کیا کرتے تھے۔

261- حَدَّثَنَا احمد بن منع حَدَّثَنَا هشیم حَدَّثَنَا خالد الحذاء عن عَبْدُ اللّٰهِ بْن شقیق قَالَ سَاَلْتُ عَاۤئِشَةَ عَنْ صَلٰوةِ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَ سَلَّمَ عَنْ تَطَوُّعِهٖ فَقَالَتْ کَانَ یُصَلِّیْ لَیْلًا طَوِیْلًا قَائِمًا وَّ لَیْلًا طَوِیْلًا قَاعِدًا فَاِذَا قَرَءَ وَ هُوَ قَائِمٌ رَکَعَ وَ سَجَدَ وَهُوَ قَائِمٌ وَّاِذَا قَرَاَ وَ هُوَ جَالِسٌ رَکَعَ وَ سَجَدَ وَ هُوَ جَالِسٌ ۔

✧✧ حضرت عبداللہ بن شقیق رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں' میں نے سیدہ عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا سے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کی نفل نماز کے بارے میں دریافت کیا تو انہوں نے بتایا: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم رات کے وقت طویل نماز قیام کی حالت میں ادا کرتے تھے اور کبھی طویل نماز بیٹھ کر ادا کیا کرتے تھے جب آپ قیام کی حالت میں قرأت کرتے تھے تو رکوع میں جاتے تھے اور سجدے میں جاتے تھے تو قیام کی حالت میں جاتے تھے اور جب آپ بیٹھ کر قرأت کرتے تھے تو بیٹھے ہوئے ہی رکوع اور سجدے میں چلے جاتے تھے۔

262- حَدَّثَنَا اسحٰق بن موسٰی الانصاری حَدَّثَنَا معن حَدَّثَنَا مالك عن ابن شهاب عن السائب بن یزید عن المطلب بن اَبِی وداعة السهمی عن حفصة زوج النَّبِیِّ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَ سَلَّمَ قَالَتْ کَانَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ یُصَلِّیْ فِیْ سُبْحَتِهٖ قَاعِدًا وَّ یَقْرَءُ بِالسُّوْرَةِ وَ یُرَتِّلُهَا حَتّٰی تَکُوْنَ اَطْوَلَ مِنْ اَطْوَلَ مِنْهَا ۔

✧✧ سیدہ حفصہ رضی اللہ عنہا جو نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کی زوجہ محترمہ ہیں' بیان کرتی ہیں' نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم بیٹھ کر نوافل ادا کیا کرتے تھے آپ اس میں کوئی سورت پڑھتے تو اتنی آہستہ اور آرام سے پڑھتے تھے کہ وہ اپنی سے بڑی سورت سے زیادہ لمبی سورت محسوس ہوتی تھی۔

263- حَدَّثَنَا الحسن بن محمد الزعفرانی حَدَّثَنَا الحجاج بن محمد عن ابن جریج قَالَ اَخْبَرَنِیْ عثمان بن ابی سلیمان ان ابا سَلَمَةَ بن عبد الرحمٰن اخبره ان عائشة اخبرته اَنَّ النَّبِیَّ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَ سَلَّمَ

Marfat.com

لَمْ يَمُتْ حَتّٰى كَانَ اَكْثَرَ صَلٰوتِهٖ وَهُوَ جَالِسٌ ۔

✧✧ سیّدہ عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا بیان کرتی ہیں' نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کا وصال اس وقت تک نہیں ہوا جب تک آپ نے اکثر نفل نمازیں بیٹھ کر ادا نہیں کیں۔

264- حَدَّثَنَا احمد بن منيع حَدَّثَنَا اسمٰعيل بن ابراهيم عن ايوب عن نافع عن ابن عمر قَالَ صَلَّيْتُ مَعَ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَ سَلَّمَ رَكْعَتَيْنِ قَبْلَ الظُّهْرِ وَ رَكْعَتَيْنِ بَعْدَ هَا وَرَكْعَتَيْنِ بَعْدَ الْمَغْرِبِ فِىْ بَيْتِهٖ وَرَكْعَتَيْنِ بَعْدَ الْعِشَاءِ فِىْ بَيْتِهٖ ۔

✧✧ حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہما بیان کرتے ہیں' میں نے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ ظہر سے پہلے دو رکعات ادا کی ظہر کے بعد دو رکعات ادا کی ہیں مغرب کے بعد آپ کے گھر میں دو رکعات ادا کی ہیں اور عشاء کے بعد دو رکعات آپ کے گھر میں ادا کی ہیں۔

265- حَدَّثَنَا احمد بن منيع حَدَّثَنَا اسمٰعيل بن ابراهيم حَدَّثَنَا ايوب عن نافع عن ابن عمر قَالَ ابن عمر حدثتني حفصة اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَ سَلَّمَ كَانَ يُصَلِّىْ رَكْعَتَيْنِ حِيْنَ يَطْلُعُ الْفَجْرُ وَ يُنَادِى الْمُنَادِىْ قَالَ اَيُّوْبُ اُرَاهُ قَالَ خَفِيْفَتَيْنِ ۔

✧✧ سیّدہ حفصہ رضی اللہ عنہا بیان کرتی ہیں' نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم صبح صادق ہو جانے کے بعد دو رکعات ادا کیا کرتے تھے جب مؤذن اذان دے دیتا تھا۔

ایوب نامی راوی بیان کرتے ہیں' میرا خیال ہے حدیث میں یہ الفاظ ہی ہیں' وہ دو مختصر رکعات ہوتی تھیں۔

266- حَدَّثَنَا قُتَيْبَةُ بن سعيد حَدَّثَنَا مروان بن معٰوية الفزارى عن جعفر ابن برقان عن ميمون بن مهران عن ابن عمر قَالَ حَفِظْتُ مِنْ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ثَمَانِىَ رَكْعَاتٍ رَكْعَتَيْنِ قَبْلَ الظُّهْرِ وَ رَكْعَتَيْنِ بَعْدَهَا وَرَكْعَتَيْنِ بَعْدَ الْمَغْرِبِ وَ رَكْعَتَيْنِ بَعْدَ الْعِشَآءِ

قَالَ ابْنُ عُمَرَ وَحَدَّثَتْنِىْ حَفْصَةُ بِرَكْعَتَىِ الْغَدَاةِ وَلَمْ اَكُنْ اَرَاهُمَا مِنَ النَّبِىِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ۔

✧✧ حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہما بیان کرتے ہیں' میں نے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے حوالے سے آٹھ رکعات یاد رکھی ہیں دو رکعات ظہر سے پہلے ہیں دو رکعات ظہر کے بعد ہیں۔ دو رکعت مغرب کے بعد ہیں اور دو رکعت عشاء کے بعد ہیں۔

حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہما بیان کرتے ہیں' سیّدہ حفصہ رضی اللہ عنہا نے مجھے یہ بات بتائی ہے: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم صبح کی نماز میں بھی دو رکعت ادا کیا کرتے تھے البتہ میں نے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کو یہ رکعات ادا کرتے ہوئے نہیں دیکھا۔

267- حَدَّثَنَا ابوسلمة يحيٰى بن حلف حَدَّثَنَا بشر بن المفضل عن خالد الحذاء عن عَبْدُ اللّٰهِ بْن شقيق قَالَ سالت عَآئِشَةَ عَنْ صَلٰوةِ النَّبِىِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَتْ كَانَ يُصَلِّىْ قَبْلَ الظُّهْرِ رَكْعَتَيْنِ وَ بَعْدَهَا رَكْعَتَيْنِ وَ بَعْدَ الْمَغْرِبِ رَكْعَتَيْنَ وَ بَعْدَ الْعِشَاءِ رَكْعَتَيْنِ وَ قَبْلَ الْفَجْرِ ثِنْتَيْنِ ۔

✧✧ حضرت عبداللہ بن شقیق رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں' میں نے سیّدہ عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا سے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کی نماز کے

Marfat.com

بارے میں دریافت کیا تو انہوں نے بتایا نبی اکرم ﷺ ظہر سے پہلے دو رکعت ادا کرتے تھے اس کے بعد دو رکعت ادا کرتے تھے۔ مغرب کے بعد دو رکعات ادا کرتے تھے' عشاء کے بعد دو رکعات ادا کرتے تھے اور فجر سے پہلے دو رکعات ادا کرتے تھے۔

268- حَدَّثَنَا محمد بن المثنی حَدَّثَنَا محمد بن جعفر حَدَّثَنَا شعبة عَنْ اَبِیْ اسحق قَالَ سَمِعْتُ عاصم بن ضمرة یَقُوْلُ سالنا علیا رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهُ عن صلوة رَسُوْلُ اللّٰه صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَ سَلَّمَ مِنَ النَّهَارِ فَقَالَ اِنَّکُمْ لَا تُطِیْقُوْنَ ذٰلِكَ قَالَ قُلْنَا مَنْ اَطَاقَ مِنَّاذٰلِكَ صَلّٰی فَقَالَ كَانَ اِذَا كَانَتِ الشَّمْسُ مِنْ هٰهُنَا كَهَیْئَتِهَا مِنْ هٰهُنَا عِنْدَ الْعَصْرِ صَلَّی رَكْعَتَیْنِ وَاِذَا كَانَتِ الشَّمْسُ مِنْ هٰهُنَا كَهَیْئَتِهَا مِنْ هٰهُنَا عِنْدَ الظُّهْرِ صَلّٰی اَرْبَعًا وَّ یُصَلِّیْ قَبْلَ الظُّهْرِ اَرْبَعًا وَّ بَعْدَهَا رَكْعَتَیْنِ وَ قَبْلَ الْعَصْرِ اَرْبَعًا یَفْصِلُ بَیْنَ كُلِّ رَكْعَتَیْنِ بِالتَّسْلِیْمِ عَلَی الْمَلٰئِكَةِ الْمُقَرَّبِیْنَ وَالنَّبِیِّیْنَ وَ مَنْ تَبِعَهُمْ مِنَ الْمُؤْمِنِیْنَ وَالْمُسْلِمِیْنَ ۔

✧✧ عاصم بن ضمرہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں' ہم نے حضرت علی رضی اللہ عنہ سے نبی اکرم ﷺ کی دن کی نماز کے بارے میں دریافت کیا تو انہوں نے فرمایا: تم لوگ اسے ادا نہیں کر سکو گے۔

راوی بیان کرتے ہیں' ہم نے کہا ہم میں سے جو شخص اسے ادا کر سکتا ہوگا وہ ادا کر لے گا۔ انہوں نے بتایا جب سورج یہاں ہوتا تھا یعنی وہ وقت جو عصر کا ہوتا ہے تو نبی اکرم ﷺ دو رکعات ادا کیا کرتے تھے اور جب سورج یہاں ہوتا تھا یعنی وہ وقت جو ظہر کا ہوتا ہے تو نبی اکرم ﷺ چار رکعات (سنت) ادا کیا کرتے تھے۔ آپ ظہر سے پہلے چار رکعات ادا کرتے تھے اور اس کے بعد دو رکعات ادا کیا کرتے تھے اور عصر سے پہلے چار رکعات ادا کیا کرتے تھے اور ان چار رکعات میں دو رکعات پڑھنے کے بعد سلام پھیرا کرتے تھے' جس میں آپ تمام مقرب فرشتوں' انبیاء اور ان کے پیروکار' مومنوں اور مسلمانوں پر سلام بھیجتے تھے۔

بَابُ صلٰوةِ الضحٰی

باب 41: چاشت کی نماز کا بیان

269- حَدَّثَنَا محمود بن غیلان حَدَّثَنَا ابوداؤد الطیالسی حَدَّثَنَا شعبة عَنْ یَزِیْدَ الرشك قَالَ سَمِعْتُ معاذة قَالَتْ قُلْتُ لِعَائِشَةَ اَكَانَ النَّبِیُّ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَ سَلَّمَ یُصَلِّی الضُّحٰی قَالَتْ نَعَمْ اَرْبَعَ رَكْعَاتٍ وَیَزِیْدُ مَاشَاءَ اللّٰهُ عَزَّوَجَلَّ ۔

✧✧ یزید رشک بیان کرتے ہیں' میں نے حضرت معاذ رضی اللہ عنہ کو یہ بیان کرتے ہوئے سنا ہے: وہ فرماتے ہیں میں نے سیّدہ عائشہ رضی اللہ عنہا سے دریافت کیا: نبی اکرم ﷺ چاشت کی نماز ادا کیا کرتے تھے؟ انہوں نے جواب دیا: ہاں! آپ چار رکعات ادا کیا کرتے تھے اور کبھی اس سے زیادہ بھی ادا کر لیا کرتے تھے جتنی اللہ تعالیٰ کو منظور ہوتی تھیں۔

270- حَدَّثَنَا محمد بن المثنی حدثنی حکیم بن معویة الزیادی حَدَّثَنَا زیاد بن عبید اللّٰه بن الربیع

Marfat.com

الزیادی عن حمید الطویل عَنْ اَنَس بْنِ مَالِكٍ

اَنَّ النَّبِیَّ صَلَّی اللّٰهُ عَلَيْهِ وَ سَلَّمَ كَانَ يُصَلِّیْ الضُّحٰی سِتَّ رَكْعَاتٍ .

✧✧ حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں' نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم چاشت کی نماز میں چھ رکعات ادا کیا کرتے تھے۔

271- حَدَّثَنَا محمد بن المثنی حَدَّثَنَا محمد بن جعفر انبانا شعبة عن عمرو بن مرة عن عبد الرحمٰن بن ابی لیلی قَالَ مَا اَخْبَرَنِیْ اَحَدٌ اَنَّهٗ رَاَی النَّبِیَّ صَلَّی اللّٰهُ عَلَيْهِ وَ سَلَّمَ يُصَلِّی الضُّحٰی اِلَّا اُمُّ هَانِئٍ فَاِنَّهَا حَدَّثَتْ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَيْهِ وَ سَلَّمَ صَلّٰی صَلٰوةً قَطُّ اَخَفَّ مِنْهَا غَيْرَ اَنَّهٗ كَانَ يُتِمُّ الرُّكُوْعَ وَالسُّجُوْدَ .

✧✧ حضرت عبدالرحمٰن بن ابن ابی لیلیٰ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں' مجھے کسی نے بھی یہ نہیں بتایا کہ اس نے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کو چاشت کی نماز ادا کرتے ہوئے دیکھا ہے۔ صرف سیّدہ اُمّ ہانی رضی اللہ عنہا نے یہ بات بتائی ہے وہ بیان کرتی ہیں' نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم فتح مکہ کے دن ان کے گھر میں داخل ہوئے آپ نے غسل کیا پھر آٹھ رکعات ادا کی میں نے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کو اس سے زیادہ مختصر نماز ادا کرتے ہوئے نہیں دیکھا البتہ آپ نے رکوع اور سجود مکمل ادا کئے۔

272- حَدَّثَنَا ابن عمر حَدَّثَنَا وکیع حَدَّثَنَا کھمس بن الحسن عن عَبْدُ اللّٰهِ بْن شقیق قَالَ قلت لعائشة اَكَانَ النَّبِیُّ صَلَّی اللّٰهُ عَلَيْهِ وَ سَلَّمَ يُصَلِّی الضُّحٰی قَالَتْ لَا اِلَّا اَنْ يَّجِیْءَ مِنْ مَغِيْبِهٖ .

✧✧ حضرت عبداللہ بن شقیق رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں' میں نے سیّدہ عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا سے دریافت کیا: کیا نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم چاشت کی نماز ادا کیا کرتے تھے؟ انہوں نے جواب دیا: نہیں! البتہ جب آپ سفر سے واپس آتے تھے (تو ادا کیا کرتے تھے)۔

273- حَدَّثَنَا زیاد بن ایوب البغدادی حَدَّثَنَا محمد بن ربیعة عن فضیل ابن مرزوق عن عطیة عَنْ اَبِیْ سعید الخدری قَالَ كَانَ النَّبِیُّ صَلَّی اللّٰهُ عَلَيْهِ وَ سَلَّمَ يُصَلِّی الضُّحٰی حَتّٰی نَقُوْلَ لَا يَدَعُهَا وَ يَدَعُهَا حَتّٰی نَقُوْلَ لَا يُصَلِّيْهَا .

✧✧ حضرت ابوسعید خدری رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم چاشت کی نماز ادا کیا کرتے تھے یہاں تک کہ ہم یہ کہتے تھے کہ اب آپ اسے ترک نہیں کریں گے اور کبھی آپ اسے ادا کرنا چھوڑ دیتے تھے یہاں تک کہ ہم یہ کہتے تھے کہ اب آپ کبھی اسے ادا نہیں کریں گے۔

274- حَدَّثَنَا احمد بن منیع عن هشیم حَدَّثَنَا عبیدة عن ابراهیم عن سهم بن منجاب عن قرثع الضبی او عن قَزْعَةَ عَنْ قَرْثَعٍ عَنْ اَبِیْ ایوب الانصاری اَنَّ النَّبِیَّ صَلَّی اللّٰهُ عَلَيْهِ وَ سَلَّمَ كَانَ يُدْمِنُ اَرْبَعَ رَكْعَاتٍ عِنْدَ زَوَالِ الشَّمْسِ فَقُلْتُ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ اِنَّكَ تُدْمِنُ هٰذِهِ الْاَرْبَعَ رَكْعَاتٍ عِنْدَ زَوَالِ الشَّمْسِ فَقَالَ اِنَّ اَبْوَابَ السَّمَاءِ تُفْتَحُ عِنْدَ زَوَالِ الشَّمْسِ فَلَا تُرْتَجُ حَتّٰی يُصَلَّی الظُّهْرُ فَاُحِبُّ اَنْ يَّصْعَدَ لِیْ فِیْ تِلْكَ السَّاعَةِ خَيْرٌ قُلْتُ اَفِیْ كُلِّهِنَّ قِرَاءَةٌ قَالَ نَعَمْ قُلْتُ هَلْ فِيْهِنَّ تَسْلِيْمٌ فَاصِلٌ قَالَ لَا

حَدَّثَنَا احمد بن منیع حَدَّثَنَا ابومعویة حَدَّثَنَا عبیدة عن ابراهیم عن سهم بن منجاب عن قزعة عن

Marfat.com

القرثع عَنْ اَبِیْ ایوب عن النَّبِیِّ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَ سَلَّمَ نحوه .

✧✧ حضرت ابوایوب انصاری رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم با قاعدگی کے ساتھ زوال کے وقت (یعنی اس سے پہلے) چار رکعات ادا کیا کرتے تھے۔ میں نے عرض کی: یارسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم! آپ با قاعدگی کے ساتھ چار رکعات کیوں ادا کرتے ہیں؟ انہوں نے جواب دیا: آسمان کے دروازے زوال کے وقت کھل جاتے ہیں اور اس وقت تک بند نہیں ہوتے جب تک ظہر کی نماز ادا نہ کرلی جائے۔ میری یہ خواہش ہے کہ اس مخصوص وقت میں میری طرف سے بھلائی اوپر جائے۔

راوی بیان کرتے ہیں۔ میں نے دریافت کیا' کیا وہ ان چاروں رکعات میں قرأت کیا کرتے تھے؟ انہوں نے جواب دیا: جی ہاں' میں نے دریافت کیا: کیا وہ ان میں سلام کے ذریعے علیحدگی کیا کرتے تھے؟ (یعنی دو رکعات کے بعد سلام پھیرا کرتے تھے) انہوں نے جواب دیا: نہیں۔

یہی روایت ایک اور سند کے ہمراہ بھی منقول ہے۔

شرح

حضرت زید ابن ارقم کے بارے میں منقول ہے کہ انہوں نے ایک جماعت کو ضحیٰ کے وقت (چاشت کی) نماز پڑھتے ہوئے دیکھا تو فرمایا کہ یہ لوگ (احادیث کے ذریعے) جانتے ہیں کہ اس وقت کے علاوہ دوسرے وقت میں نماز پڑھنا بہتر ہے (یعنی اس وقت زیادہ۔ ثواب ملتا ہے چنانچہ) سرتاج دوعالم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ہے کہ "اللہ جل شانہ کی جانب کامل توجہ رکھنے والوں کی نماز کا وقت وہ ہے۔ جب کہ اونٹوں کے بچے (یعنی ان کے پیر) گرم ہونے لگیں۔ (صحیح مسلم، مشکوۃ شریف: جلداول: حدیث نمبر 1285)

جب حضرت زید رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے کچھ لوگوں کو دیکھا کہ انہوں نے نماز چاشت کے مختار اور بہتر وقت کا انتظار نہیں کیا بلکہ اول وقت ہی نماز پڑھنے لگے تو انہیں بہت تعجب ہوا اور ان کے بارے میں فرمایا کہ اگرچہ یہ لوگ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی حدیث سن چکے ہیں اور انہیں علم ہے کہ یہ وقت نماز چاشت کا افضل وقت نہیں ہے بلکہ افضل اور بہتر وقت تو اس کے بعد شروع ہوگا اس کے باوجود یہ لوگ اس وقت نماز نہ معلوم کیوں پڑھ رہے ہیں؟ چنانچہ انہوں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے ارشاد کی روشنی میں بتایا کہ نماز چاشت کا بہتر اور افضل وقت وہ ہے جب کہ اونٹوں کے بچے گرم ہونے لگیں یعنی آفتاب بلند ہو جائے اور دھوپ اتنی پھیل جائے کہ گرمی کی شدت سے زمین گرم ہو جائے جس کی وجہ سے اونٹوں کے پیر جلنے لگیں اور دھوپ و گرمی میں اتنی دھوپ و گرمی میں اتنی شدت تقریباً ڈیڑھ پہر گذرنے پر آتی ہے۔ بہر حال اس حدیث سے صریح طور پر معلوم ہو گیا کہ نماز چاشت کا وقت یہ ہے کہ آفتاب خوب بلند ہو جائے، دھوپ اچھی طرح پھیل جائے اور ایک پہر ختم ہونے کے بعد دوسرا پہر شروع ہو جائے اس طرح اس نماز کا آخری وقت دوپہر یعنی زوال سے پہلے پہلے تک ہوگا۔ نماز چاشت کا مذکورہ وقت افضل اس لئے ہے کہ اس وقت عام طور پر طبیعت میں کسل وستی پیدا ہو جاتی ہے اور جی یہی چاہتا ہے کہ آرام کیا جائے لہٰذا ایسے وقت میں آرام اور طبیعت کے تقاضے کو پس پشت ڈال کر وہی بندگان اللہ نماز پڑھنے کے لئے کھڑے ہو جاتے ہیں۔ جو بارگاہ رب العزت کی طرف کامل رجوع اور توجہ رکھتے ہیں۔

Marfat.com

275- حَدَّثَنَا محمد بن المثنی حَدَّثَنَا اَبُوْ داؤد حَدَّثَنَا محمد بن مسلم بن اَبِیْ الوضاح عن عبد الکریم الجزری عن مجاھد عن عَبْدُ اللّٰہِ بْنِ السائب اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَ سَلَّمَ کَانَ یُصَلِّیْ اَرْبَعًا بَعْدَ اَنْ تَزُوْلَ الشَّمْسُ قَبْلَ الظُّھْرِ وَ قَالَ اِنَّھَا سَاعَۃٌ تُفْتَحُ فِیْھَا اَبْوَابُ السَّمَاءِ فَاُحِبُّ اَنْ یَّصْعَدَ لِیْ فِیْھَا عَمَلٌ صَالِحٌ ۔

✧✧ حضرت عبداللہ بن سائب رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں' نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم ظہر سے پہلے اور سورج ڈھل جانے کے بعد چار رکعات ادا کیا کرتے تھے۔ آپ فرمایا کرتے تھے: یہ وہ گھڑی ہے جس میں آسمان کے دروازے کھول دیئے جاتے ہیں میری یہ خواہش ہے کہ اس میں میری طرف سے نیک عمل اوپر جائے۔

276- حَدَّثَنَا ابوسلمۃ یحیٰی بن خلف حَدَّثَنَا عمر بن علی المقدمی عن مسعر بن کدام عَنْ اَبِیْ اسحاق عن عاصم بن ضمرۃ عن علی اَنَّہٗ کَانَ یُصَلِّیْ قَبْلَ الظُّھْرِ اَرْبَعًا وَّ ذَکَرَ اَنَّ النَّبِیَّ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَ سَلَّمَ کَانَ یُصَلِّیْھَا عِنْدَ الزَّوَالِ وَ یَمُدُّ فِیْھَا ۔

✧✧ حضرت علی رضی اللہ عنہ کے بارے میں منقول ہے کہ وہ ظہر سے پہلے چار رکعات ادا کیا کرتے تھے اور وہ یہ بات بیان کرتے تھے: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم بھی زوال کے بعد انہیں ادا کیا کرتے تھے اور طویل ادا کیا کرتے تھے۔

نماز چاشت کا بیان

"ضحیٰ" مشتق ہے الضحو والضحوۃ سے جس کے معنی ہیں "آفتاب کا بلند ہونا، دن کا چڑھنا، چاشت کا وقت، چنانچہ آفتاب بلند ہونے کے بعد پڑھی جانے والی نماز کو "نماز ضحیٰ" کہتے ہیں۔ ضحیٰ کی دو نمازیں ہیں نماز اشراق اور نماز چاشت: ضحیٰ کی دو نمازیں ہیں ایک نماز کو "اشراق" کہتے ہیں اور دوسری نماز "نماز چاشت" کہلاتی ہے یعنی بقدر ایک یا دو نیزے تک آفتاب بلند ہونے کے بعد، جب کہ وقت مکروہ ختم ہو جاتا ہے اور نماز پڑھنے کا وقت شروع ہو جاتا ہے تو پہلے پہر تک ضحیٰ کی جو نماز پڑھی جاتی ہے اسے اصطلاح میں "نماز اشراق" کہتے ہیں اور جب آفتاب خوب بلند ہو جائے، فضاء میں اچھی طرح گرمی پیدا ہو جائے اور دھوپ اتنی زیادہ پھیل جائے کہ دوسرا پہر شروع ہو جائے تو زوال سے پہلے پہلے ضحیٰ کی نماز پڑھی جاتی ہے وہ اصطلاح میں "نماز چاشت" کہلاتی ہے عربی میں ان دونوں کو ضحوۃ صغریٰ اور ضحوۃ کبریٰ کہتے ہیں۔ نسائی نے ایک روایت نقل کی ہے جس کا مفہوم یہ ہے کہ "جب آفتاب مشرق کی جانب ایسا ہوتا ہے جیسا کہ عصر کے وقت مغرب کی جانب ہوتا ہے تو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم دو رکعت نماز پڑھتے تھے۔ اور جب آفتاب مشرق کی جانب ایسا ہوتا جیسا کہ ظہر کے وقت مغرب کی جانب ہوتا ہے تو آپ صلی اللہ علیہ وسلم چار رکعت نماز پڑھتے۔

اسی حدیث سے معلوم ہوا کہ ضحیٰ کی دو نمازیں ہیں۔ نماز اشراق کی کم از کم دو رکعتیں پڑھی جاتی ہیں اور زیادہ سے زیادہ چھ رکعتیں۔ اسی طرح نماز چاشت کی کم سے کم دو رکعتیں ہیں اور زیادہ سے زیادہ بارہ رکعتیں لیکن علماء کے نزدیک مختار چار رکعتیں ہی پڑھنا ہے کیونکہ جن احادیث سے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کا چار رکعتیں پڑھنا ثابت ہے وہ احادیث زیادہ صحیح ہیں پھر یہ کہ زیادہ احادیث و آثار چار رکعتوں ہی کے بارے میں منقول ہیں نماز ضحیٰ کی بہت زیادہ فضیلت منقول ہے یہ نماز اکثر علماء کے قول کے

Marfat.com

مطابق مستحب ہے یہ نماز اس نیت سے پڑھی جاتی ہے۔ نَوَیْتُ اَنْ اُصَلِّیَ اَرْبَعَ رَکَعَاتِ صَلٰوۃِ الضُّحٰی سُنَّۃَ النَّبِیِّ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ۔" میں نے یہ ارادہ کیا کہ چار رکعت نماز ضحیٰ جو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی سنت ہے پڑھوں۔

شیخ ولی الدین ابن عراقی فرماتے ہیں کہ "صلوٰۃ ضحیٰ کے بارے میں صحیح اور مشہور حدیثیں بہت زیادہ منقول ہیں یہاں تک کہ محمد ابن جریر طبرانی نے کہا ہے کہ اس بارے میں جو احادیث منقول ہیں وہ درجہ تواتر معنوی کو پہنچی ہوئی ہیں۔ قاضی ابوبکر صدیق فرماتے ہیں کہ "یہ نماز پچھلے انبیاء اور رسولوں کی نماز ہے۔" علامہ سیوطی نے دیلمی سے حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ کی یہ حدیث نقل کی ہے کہ "نماز ضحیٰ حضرت داؤد علیہ السلام کی اکثر نماز ہے۔" "ابن بخار نے حضرت ثوبان کی یہ حدیث نقل کی ہے کہ "نماز ضحیٰ وہ نماز ہے جسے حضرت نوح، حضرت ابراہیم، حضرت موسیٰ اور حضرت عیسیٰ و آدم علیہم السلام ہمیشہ پڑھا کرتے تھے۔

بَابُ صَلٰوۃِ التَّطَوُّعِ فِی الْبَیْتِ

باب 42: نفل نماز گھر میں ادا کرنا

277- حَدَّثَنَا عباس العنبری حَدَّثَنَا عبد الرحمٰن بن مهدی عن معٰویة بن صالح عن العلاء بن الحارث عن حرام بن معوية عن عمه عَبْدُ اللّٰہِ بْن سعد قَالَ سَاَلْتُ رَسُوْلَ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَ سَلَّمَ عَنِ الصَّلٰوۃِ فِیْ بَیْتِیْ وَالصَّلٰوۃِ فِی الْمَسْجِدِ قَالَ قَدْ تَرٰی مَا اَقْرَبَ بَیْتِیْ مِنَ الْمَسْجِدِ فَلَاَنْ اُصَلِّیَ فِیْ بَیْتِیْ اَحَبُّ اِلَیَّ مِنْ اَنْ اُصَلِّیَ فِی الْمَسْجِدِ اِلَّا اَنْ تَکُوْنَ صَلٰوۃً مَکْتُوْبَۃً.

✧✧ حضرت عبداللہ بن سعد رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں' میں نے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم سے نماز کے بارے میں دریافت کیا' اگر میں گھر میں پڑھتا ہوں یا مسجد میں پڑھتا ہوں (تو اس کا حکم کیا ہوگا) نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے جواب دیا: مجھے اپنے گھر میں نماز ادا کرنا اس سے زیادہ پسند ہے کہ میں مسجد میں نماز ادا کروں گا' البتہ فرض نماز مسجد میں ادا کرنی چاہیے۔

بَابُ مَاجَاءَ فِیْ صَوْمِ رَسُوْلِ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَ سَلَّمَ

باب 43: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے روزہ رکھنے کے بارے میں جو کچھ منقول ہے

278- حَدَّثَنَا قُتَیْبَۃُ بن سعید حَدَّثَنَا حماد بن زید عن ایوب عن عَبْدُ اللّٰہِ بْن شقیق قَالَ سَاَلْتُ عَائِشَۃَ عَنْ صِیَامِ رَسُوْلِ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَ سَلَّمَ قَالَتْ کَانَ یَصُوْمُ حَتّٰی نَقُوْلَ قَدْ صَامَ وَ یُفْطِرُ حَتّٰی نَقُوْلَ قَدْ اَفْطَرَ قَالَتْ وَمَا صَامَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَ سَلَّمَ شَهْرًا کَامِلًا مُنْذُ قَدِمَ الْمَدِیْنَۃَ اِلَّا رَمَضَانَ.

✧✧ حضرت عبداللہ بن شقیق رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں' میں نے حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا سے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے روزہ رکھنے کے بارے میں دریافت کیا تو انہوں نے بتایا: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم مسلسل نفلی روزے رکھتے رہتے تھے یہاں تک کہ ہم یہ کہتے تھے کہ آپ روزے رکھتے رہیں گے اور کبھی آپ نفلی روزے رکھنا چھوڑ دیتے تھے یہاں تک کہ ہم یہ سوچتے تھے کہ آپ نفلی روزہ نہیں رکھیں گے۔

Marfat.com

سیّدہ عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا بیان کرتی ہیں' نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم جب مدینہ تشریف لائے اس کے بعد آپ نے رمضان کے علاوہ کسی بھی مہینے میں مکمل روزے نہیں رکھے۔

279- حَدَّثَنَا علی بن حجر حَدَّثَنَا اسمٰعیل بن جعفر عن حمید عَنْ اَنَسِ بْنِ مَالِكٍ اَنَّهُ سُئِلَ عَنْ صَوْمِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَ سَلَّمَ فَقَالَ كَانَ يَصُوْمُ مِنَ الشَّهْرِ حَتّٰى نَرٰى اَنْ لَا يُرِيْدَ اَنْ يُّفْطِرَ مِنْهُ وَ يُفْطِرُ مِنْهُ حَتّٰى نَرٰى اَنْ لَا يُرِيْدَ اَنَّهُ يَصُوْمُ مِنْهُ شَيْئًا وَّ كُنْتَ لَا تَشَاءُ اَنْ تَرَاهُ مِنَ اللَّيْلِ مُصَلِّيًا اِلَّا اَنْ رَاَيْتَهُ مُصَلِّيًا وَّلَا نَائِمًا اِلَّا رَاَيْتَهُ نَائِمًا ۔

✧✧ حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہ سے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے روزہ رکھنے کے بارے میں دریافت کیا گیا تو انہوں نے جواب دیا: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کسی مہینے میں روزے رکھنا شروع کرتے تھے تو ہم یہ کہتے تھے کہ اب آپ کوئی روزہ نہیں چھوڑیں گے اور کبھی آپ نفلی روزے رکھنا چھوڑ دیا کرتے تھے یہاں تک کہ ہم یہ کہتے تھے کہ اب آپ اس مہینے میں کوئی روزہ نہیں رکھیں گے۔ اگر تم نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کو رات کے وقت نماز ادا کرتے ہوئے دیکھنا چاہو تو تم انہیں اس حالت میں بھی دیکھ سکتے تھے اور اگر تم انہیں سوئے ہوئے دیکھنا چاہو تو تم انہیں سوتے ہوئے بھی دیکھ سکتے تھے۔

280- حَدَّثَنَا محمود بن غیلان حَدَّثَنَا ابو دَاوُدَ حَدَّثَنَا شعبة عَنْ اَبِیْ بشر قَالَ سَمِعْتُ سعید بن جبیر عن ابن عباس قَالَ كان النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَ سَلَّمَ يَصُوْمُ حَتّٰى نَقُوْلَ مَا يُرِيْدُ اَنْ يُّفْطِرَ مِنْهُ وَ يُفْطِرَ حَتّٰى نَقُوْلَ مَا يُرِيْدُ اَنْ يَّصُوْمَ وَمَا صَامَ شَهْرًا كَامِلًا مُنْذُ قَدِمَ الْمَدِيْنَةَ اِلَّا رَمَضَانَ ۔

✧✧ حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما بیان کرتے ہیں' نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نفلی روزے رکھا کرتے تھے یہاں تک کہ ہم یہ کہتے تھے کہ اب آپ کوئی روزہ ترک نہیں کریں گے اور کبھی آپ نفلی روزے رکھنا چھوڑ دیتے تھے یہاں تک کہ ہم یہ کہتے تھے کہ اب آپ کوئی نفلی روزہ نہیں رکھیں گے آپ جب سے مدینہ تشریف لائے ہیں آپ نے رمضان کے علاوہ کسی مہینے میں مکمل روزے نہیں رکھے۔

281- حَدَّثَنَا محمد بن بشار حَدَّثَنَا عبد الرحمٰن بن مهدی عن سفیٰن عن منصور عن سالم بن اَبِی الجعد عَنْ اَبِیْ سَلَمَةَ عن ام سَلَمَةَ قالت مَا رَاَيْتُ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَ سَلَّمَ يَصُوْمُ شَهْرَيْنِ مُتَتَابِعَيْنِ اِلَّا شَعْبَانَ وَ رَمَضَانَ ۔

قَالَ اَبُوْعِيْسٰى هذا اسناد صحيح و هكذا قَالَ عَنْ اَبِىْ سَلَمَةَ عن ام سَلَمَةَ وروى هذا الحديث غير واحد عَنْ اَبِىْ سَلَمَةَ عن عائشة عن النبى صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَ سَلَّمَ و يحتمل ان يكون ابوسلمة بن عبد الرحمٰن قدروى هذا الحديث عن عائشة و ام سَلَمَةَ جميعا عن النبى صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَ سَلَّمَ ۔

✧✧ سیّدہ اُم سلمہ رضی اللہ عنہا بیان کرتی ہیں' میں نے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کو کبھی دو مہینوں تک لگا تار روزے رکھتے ہوئے نہیں دیکھا۔ صرف شعبان اور رمضان میں ایسا ہوتا تھا۔ (یعنی شعبان کے مہینے میں اکثر روزے رکھا کرتے تھے)

امام ترمذی فرماتے ہیں: اس کی سند "صحیح" ہے۔ اور یہ سیّدہ اُم سلمہ رضی اللہ عنہا سے منقول ہے۔ دیگر راویوں نے اسے

Marfat.com

ابوسلمہ نامی راوی کے حوالے سے سیّدہ عائشہ رضی اللہ عنہا سے نقل کیا ہے۔ یہ احتمال ہے کہ ابوسلمہ نے سیّدہ اُمّ سلمہ اور سیّدہ عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہما دونوں کے حوالے سے اسے نبی اکرم سے نقل کیا ہے۔

282- حَدَّثَنَا هناد حَدَّثَنَا عبدة عن محمد بن عمرو حَدَّثَنَا اَبُوْ سَلَمَةَ عن عائشة قَالَتْ لَمْ اَرَ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَ سَلَّمَ يَصُوْمُ فِيْ شَهْرٍ اَكْثَرَ مِنْ صِيَامِهٖ فِيْ شَعْبَانَ كَانَ يَصُوْمُ شَعْبَانَ اِلَّا قَلِيْلًا بَلْ كَانَ يَصُوْمُ كُلَّهٗ .

✧✧ سیّدہ عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا بیان کرتی ہیں' میں نے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کو کسی دوسرے مہینے میں شعبان سے زیادہ روزے رکھتے ہوئے نہیں دیکھا۔ آپ شعبان کے چند روزے نہیں رکھا کرتے تھے۔ آپ شعبان میں اکثر روزے رکھا کرتے تھے۔

283- حَدَّثَنَا القاسم بنُ دينار الكوفي حَدَّثَنَا عبيد الله بن موسٰى و طلق بن غنام عن شيبان عن عاصم عن زرّ بن حبيش عن عبد الله قَالَ كَانَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَ سَلَّمَ يَصُوْمُ مِنْ غُرَّةِ كُلِّ شَهْرٍ ثَلٰثَةَ اَيَّامٍ وَ قَلَّ مَا كَانَ يُفْطِرُ يَوْمَ الْجُمُعَةِ .

✧✧ حضرت عبداللہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں' نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم ہر مہینے کے آغاز میں تین دن روزے رکھا کرتے تھے اور بہت کم ایسا ہوتا تھا کہ آپ جمعہ کے دن روزہ نہیں رکھتے تھے۔

284- حدثنامحمود بن غيلان حَدَّثَنَا ابوداوٗدَ حَدَّثَنَا شعبة عَنْ يَزِيْدَ الرشك قَالَ سَمِعْتُ معاذة قالت قلت لعائشة اَكَانَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَ سَلَّمَ يَصُوْمُ ثَلٰثَةَ اَيَّامٍ مِنْ كُلِّ شَهْرٍ قَالَتْ نَعَمْ قُلْتُ مِنْ اَيِّهٖ كَانَ يَصُوْمُ قَالَتْ كَانَ لَا يُبَالِيْ مِنْ اَيِّهٖ صَامَ

قَالَ اَبُوْ عِيْسٰى و يزيد الرشك هو يزيد الضبعي البصري و هو ثقة وروى عنه شعبة و عبد الوارث بن سعيد و حماد بن يزيد و اسمٰعيل بن ابراهيم وغير واحد من الائمة وهو يزيد القاسم ويقال القسام والرشك بلغة اهل البصرة هو القسام .

✧✧ حضرت معاذہ رضی اللہ عنہا بیان کرتی ہیں' میں نے سیّدہ عائشہ رضی اللہ عنہا سے دریافت کیا: کیا نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم ہر مہینے میں تین روزے رکھا کرتے تھے؟ انہوں نے جواب دیا: جی ہاں! میں نے دریافت کیا: یہ تین دن کون سے ہوتے تھے؟ انہوں نے جواب دیا: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم اس کی پرواہ نہیں کرتے تھے کہ وہ کون سے دن ہیں؟

امام ترمذی فرماتے ہیں: یزید رشک نامی راوی یزید ضبعی بصری ہیں۔ اور ثقہ ہیں۔ شعبہ' عبدالوارث بن سعید' حماد بن زید' اسماعیل بن ابراہیم اور دیگر ائمہ نے ان سے احادیث روایت کی ہیں۔ یہ یزید قاسم' اور ایک قول کے مطابق ''قسام'' ہیں۔ اہل بصرہ کی لغت میں ''رشک'' قسام کو کہتے ہیں۔

285- حَدَّثَنَا اَبُوْ حفص عمرو بن علي حَدَّثَنَا عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ دَاوٗدَ عن ثور بن يزيد عن خالد بن معدان عن ربيعة الجرشي عن عائشة قالت كَانَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَ سَلَّمَ يَتَحَرّٰى صَوْمَ الْاِثْنَيْنِ وَ الْخَمِيْسِ .

Marfat.com

✧✧ سیّدہ عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا بیان کرتی ہیں' نبی اکرم ﷺ اہتمام کے ساتھ پیر اور جمعرات کا روزہ رکھتے تھے۔

286- حَدَّثَنَا ابومصعب المدینی عن مالك بن انس عَنْ اَبِیْ النضر عَنْ اَبِیْ سَلَمَةَ بن عبد الرحمٰن عن عائشة قالت مَا كَانَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَ سَلَّمَ يَصُوْمُ فِیْ شَهْرٍ اَكْثَرَ مِنْ صِيَامِهٖ فِیْ شَعْبَانَ ۔

✧✧ سیّدہ عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا بیان کرتی ہیں' نبی اکرم ﷺ کسی دوسرے مہینے میں شعبان سے زیادہ روزے نہیں رکھا کرتے تھے۔

287- حَدَّثَنَا محمد بن یحییٰ حَدَّثَنَا اَبُوْ عاصم عن محمد بن رفاعة عن سهيل بن اَبِیْ صالح عن ابيه عَنْ اَبِیْ هُرَيْرَةَ اَنَّ النَّبِیَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَ سَلَّمَ قَالَ تُعْرَضُ الْاَعْمَالُ يَوْمَ الْاِثْنَيْنِ وَالْخَمِيْسِ فَاُحِبُّ اَنْ يُّعْرَضَ عَمَلِیْ وَ اَنَا صَائِمٌ ۔

✧✧ حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں' نبی اکرم ﷺ نے ارشاد فرمایا ہے: پیر اور جمعرات کے دن اعمال اللہ تعالیٰ کی بارگاہ میں پیش کیے جاتے ہیں تو مجھے یہ پسند ہے کہ جب میرا عمل پیش کیا جائے تو میں روزے کی حالت میں ہوں۔

288- حَدَّثَنَا محمود بن غیلان حَدَّثَنَا اَبُوْ احمد و معوية بن هشام قَالَا حَدَّثَنَا سفيٰن عن منصور عن خيثمة عن عائشة قَالَتْ كَانَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَ سَلَّمَ يَصُوْمُ مِنَ الشَّهْرِ السَّبْتَ وَالْاَحَدَ وَالْاِثْنَيْنِ وَ مِنَ الشَّهْرِ الْاٰخِرِ الثَّلَاثَاءَ وَالْاَرْبَعَاءَ وَالْخَمِيْسَ ۔

✧✧ سیّدہ عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا بیان کرتی ہیں' نبی اکرم ﷺ ایک مہینے میں ہفتے اتوار اور پیر کے دن روزہ رکھتے تھے اور ایک مہینے میں منگل' بدھ اور جمعرات کا روزہ بھی رکھا کرتے تھے۔

289- حَدَّثَنَا هارون بن اسحق الهمدانی حَدَّثَنَا عبدة بن سليمان عن هشام بن عروة عن ابيه عن عائشة قَالَتْ كَانَ عَاشُوْرَاءُ يَوْمًا تَصُوْمُهٗ قُرَيْشٌ فِی الْجَاهِلِيَّةِ وَكَانَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَ سَلَّمَ يَصُوْمُهٗ فَلَمَّا قَدِمَ الْمَدِيْنَةَ صَامَهٗ وَاَمَرَ بِصِيَامِهٖ فَلَمَّا افْتُرِضَ رَمَضَانُ كَانَ رَمَضَانُ هُوَ الْفَرِيْضَةُ وَ تُرِكَ عَاشُوْرَاءَ فَمَنْ شَاءَ صَامَهٗ وَ مَنْ شَاءَ تَرَكَهٗ ۔

✧✧ سیّدہ عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا فرماتی ہیں: قریش زمانہ جاہلیت میں عاشورہ کے دن روزہ رکھا کرتے تھے۔ نبی اکرم ﷺ نے بھی اس دن روزہ رکھا ہے۔ جب آپ مدینہ منورہ تشریف لائے آپ نے اس دن روزہ رکھا بھی ہے اور روزہ رکھنے کا حکم بھی دیا ہے جب رمضان کے روزے فرض ہو گئے تو رمضان فرض ہو گیا اور عاشورہ کو ترک کر دیا گیا۔ اب جو شخص چاہتا تھا وہ اس دن روزہ رکھ لیتا تھا اور جو چاہتا وہ نہیں رکھتا تھا۔

290- حَدَّثَنَا محمد بن بشار حَدَّثَنَا عبد الرحمٰن بن مهدی حثنا سفيٰن عن منصور عن ابراهيم عن علقمة قَالَ سَاَلْتُ عَائِشَةَ اَكَانَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَ سَلَّمَ يَخُصُّ مِنَ الْاَيَّامِ شَيْئًا قَالَتْ كَانَ عَمَلُهٗ دِيْمَةً وَاَيُّكُمْ يُطِيْقُ مَا كَانَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَ سَلَّمَ يُطِيْقُ ۔

Marfat.com

✧✧ علقمہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں' میں نے سیّدہ عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا سے دریافت کیا: کیا نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کچھ مخصوص دنوں میں نفلی روزہ رکھا کرتے تھے انہوں نے جواب دیا: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کا عمل باقاعدگی کے ساتھ ہوا کرتا تھا تم میں سے کون اس طرح عمل کرنے کی طاقت رکھتا تھا۔ جس طرح نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم عمل کر سکتے تھے۔

291- حَدَّثَنَا ہارون بن اسحاق حَدَّثَنَا عبدة عن ہشام بن عروة عن ابیہ عن عائشة قالت دَخَلَ عَلَيَّ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَ سَلَّمَ وَعِنْدِی امْرَاَۃٌ فَقَالَ مَنْ ھٰذِہٖ قُلْتُ فُلَانَۃُ لَا تَنَامُ اللَّیْلَ فَقَالَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَ سَلَّم عَلَیْکُمْ مِنَ الْاَعْمَالِ مَا تُطِیْقُوْنَ فَوَاللّٰہِ لَا یَمُدُّ حَتّٰی تَمَلُّوْا وَکَانَ اَحَبُّ ذٰلِکَ اِلٰی رَسُوْلِ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَ سَلَّمَ الَّذِیْ یَدُوْمُ عَلَیْہِ صَاحِبُہٗ۔

✧✧ سیّدہ عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا بیان کرتی ہیں' نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم میرے ہاں تشریف لائے اس وقت میرے پاس ایک خاتون موجود تھیں آپ نے دریافت کیا: یہ کون ہے؟ میں نے جواب دیا: فلاں خاتون ہے جو رات کے وقت سوتی نہیں ہے اور عبادت کرتی رہتی ہے۔ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: تم اپنی طاقت کے مطابق عمل کیا کرو اللہ کی قسم! اللہ تعالیٰ اکتاہٹ کا شکار نہیں ہوتا مگر تم لوگ اکتاہٹ کا شکار ہو جاتے ہو۔

سیّدہ عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا بیان کرتی ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے نزدیک پسندیدہ عمل وہ تھا جسے کرنے والا اسے باقاعدگی کے ساتھ کرے۔

292- حَدَّثَنَا ابوہشام محمد بن یزید الرفاعی حَدَّثَنَا ابن فضیل عن الاعمش عَنْ اَبِیْ صالح قَالَ سَاَلْتُ عَائِشَۃَ وَ اُمَّ سَلَمَۃَ اَیُّ الْعَمَلِ کَانَ اَحَبُّ اِلٰی رَسُوْلِ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَ سَلَّمَ قَالَتَا مَادِیْمَ عَلَیْہِ وَ اِنْ قَلَّ۔

✧✧ ابوصالح بیان کرتے ہیں' میں نے سیّدہ عائشہ رضی اللہ عنہا اور سیّدہ اُمّ سلمہ رضی اللہ عنہا سے دریافت کیا: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے نزدیک سب سے پسندیدہ عمل کون سا تھا۔ تو ان دونوں نے یہی جواب دیا: جس کو باقاعدگی کے ساتھ کیا جائے اگرچہ وہ تھوڑا ہو۔

293- حَدَّثَنَا محمد بن اسمٰعیل حَدَّثَنَا عَبْدُ اللّٰہِ بْنُ صالح حدثنی معاویة بن صالح عن عمرو بن قیس انہ سمع عاصم بن حمید قَالَ سمعتُ عَوْفَ بْنَ مَالِکٍ یَقُوْلُ کُنْتُ مَعَ رَسُوْلِ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَ سَلَّمَ لَیْلَۃً فَاسْتَاکَ ثُمَّ تَوَضَّأَ ثُمَّ قَامَ یُصَلِّیْ فَقُمْتُ مَعَہٗ فَبَدَءَ فَاسْتَفْتَحَ الْبَقَرَۃَ فَلَا یَمُرُّ بِاٰیَۃِ رَحْمَۃٍ اِلَّا وَقَفَ فَسَاَلَ وَلَا یَمُرُّ بِاٰیَۃِ عَذَابٍ اِلَّا وَقَفَ فَتَعَوَّذَ ثُمَّ رَکَعَ فَمَکَثَ رَاکِعًا بِقَدْرِ قِیَامِہٖ وَ یَقُوْلُ فِیْ رُکُوْعِہٖ سُبْحَانَ ذِی الْجَبَرُوْتِ وَالْمَلَکُوْتِ وَالْکِبْرِیَاءِ وَالْعَظَمَۃِ ثُمَّ سَجَدَ بِقَدْرِ رُکُوْعِہٖ وَ یَقُوْلُ فِیْ سُجُوْدِہٖ سُبْحٰنَ ذِی الْجَبَرُوْتِ وَالْمَلَکُوْتِ وَالْکِبْرِیَاءِ وَالْعَظَمَۃِ ثُمَّ قَرَءَ اٰلَ عِمْرَانَ ثُمَّ سُوْرَۃً یَفْعَلُ مِثْلَ ذٰلِکَ۔

✧✧ حضرت عوف بن مالک رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں' ایک مرتبہ میں رات کے وقت نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ تھا آپ نے مسواک کی پھر آپ کھڑے ہو کر نماز ادا کرنے لگے میں بھی ان کے ساتھ کھڑا ہو گیا۔ آپ نے نماز کا آغاز کیا آپ نے سورۂ بقرہ

Marfat.com

پڑھنی شروع کی آپ رحمت سے متعلق جس آیت کو پڑھتے وہاں ٹھہر کر رحمت کا سوال کرتے تھے اور عذاب سے متعلق جس آیت کو پڑھتے تھے وہاں ٹھہر کر اس سے پناہ مانگتے تھے پھر آپ رکوع میں چلے گئے اور اتنی دیر رکوع میں رہے جتنا آپ نے قیام کیا تھا آپ رکوع میں یہ پڑھتے رہے۔ ''پاک ہے وہ ذات جو حکومت والی ہے بادشاہی والی ہے' کبریائی والی ہے عظمت والی ہے''۔ پھر آپ سجدے میں چلے گئے اور اتنی دیر رہے جتنی دیر رکوع میں رہے اور سجدے میں آپ یہ دعا پڑھتے رہے۔ ''پاک ہے وہ ذات جو اور جو حکومت والی ہے بادشاہی والی ہے کبریائی والی اور عظمت والی ہے۔'' پھر نبی اکرم ﷺ نے سورۂ آل عمران تلاوت کی پھر ایک سورت تلاوت کی آپ اسی طرح وہ نماز ادا کرتے رہے (یعنی رکوع و سجود کیے)۔

بَابُ مَاجَاءَ فِي قِرَاءَةِ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَ سَلَّمَ

باب 44: نبی اکرم ﷺ کی قرأت کے بارے میں جو کچھ منقول ہے

294- حَدَّثَنَا قُتَيْبَةَ بن سعيد حَدَّثَنَا الليث ابن شهاب عن ابن اَبِىْ مُلَيكة عن يعلى ابن مملك اَنَّهٗ سَاَلَ اُمَّ سَلَمَةَ عَنْ قِرَاءَةِ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَ سَلَّمَ فَاِذَا هِىَ تَنْعَتُ قِرَاءَةً مُفَسَّرَةً حَرْفًا حَرْفًا .

✧✧ حضرت یعلیٰ بن مملک رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں' انہوں نے سیّدہ ام سلمہ رضی اللہ عنہا سے نبی اکرم ﷺ کی قرأت کے بارے میں دریافت کیا تو انہوں نے نبی اکرم ﷺ کی قرأت کے بارے میں بتایا: ایک ایک حرف الگ ہوتا تھا۔

295- حَدَّثَنَا محمد بن بشار حَدَّثَنَا وهب بن جرير بن حازم حَدَّثَنَا اَبِىْ عن قتادة قَالَ قُلْتُ لِاَنَسِ بْنِ مَالِكٍ كَيْفَ كَانَ قِرَاءَةُ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَ سَلَّمَ قَالَ مَدًّا .

✧✧ حضرت قتادہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں' میں نے حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہ سے دریافت کیا: نبی اکرم ﷺ کی قرأت کا طریقہ کیا تھا۔ انہوں نے جواب دیا: کھینچ کر پڑھتے تھے۔

296- حَدَّثَنَا علی بن حجر حَدَّثَنَا يحيٰى بن سعيد الاموى عن ابن جريج عن ابن اَبِىْ مليكة عن ام سَلَمَةَ قَالَتْ كَانَ النَّبِىُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَ سَلَّمَ يُقَطِّعُ قِرَاءَتَهٗ يَقُوْلُ الْحَمْدُ لِلّٰهِ رَبِّ الْعٰلَمِيْنَ ثُمَّ يَقِفُ ثُمَّ يَقُوْلُ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ ثُمَّ يَقِفُ وَكَانَ يَقْرَاُ مٰلِكِ يَوْمِ الدِّيْنِ .

✧✧ سیّدہ اُم سلمہ رضی اللہ عنہا بیان کرتی ہیں' نبی اکرم ﷺ اپنی قرأت (کے الفاظ کو) الگ الگ ادا کیا کرتے تھے۔ آپ پہلے ''الحمد للہ رب العالمین'' پڑھتے تھے پھر ٹھہرتے تھے پھر ''الرحمٰن الرحیم'' پڑھتے تھے پھر ٹھہرتے تھے پھر ''مالک یوم الدین'' پڑھتے تھے۔

297- حَدَّثَنَا قُتَيْبَةَ بن سعيد حَدَّثَنَا الليث عن معاوية بن صالح عن عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ اَبِىْ قيس قَالَ سَاَلْتُ عَائِشَةَ عَنْ قِرَاءَةِ النَّبِىِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَ سَلَّمَ اَكَانَ يُسِرُّ بِالْقِرَاءَةِ اَمْ يَجْهَرُ قَالَتْ كُلُّ ذٰلِكَ قَدْ كَانَ يَفْعَلُ رُبَّمَا اَسَرَّ وَ رُبَّمَا جَهَرَ قُلْتُ اَلْحَمْدُ لِلّٰهِ الَّذِىْ جَعَلَ فِى الْاَمْرِ سَعَةً .

Marfat.com

✧✧ حضرت عبداللہ بن ابوقیس رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں' میں نے سیّدہ عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا سے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کی قرأت کے بارے میں دریافت کیا: کیا آپ پست آواز میں قرأت کرتے تھے یا بلند آواز میں کرتے تھے؟ تو انہوں نے جواب دیا: ہر طرح کر لیا کرتے تھے کبھی آپ پست آواز میں کیا کرتے تھے اور کبھی آپ بلند آواز میں کیا کرتے تھے' تو میں نے کہا: ہر طرح کی حمد اس اللہ تعالیٰ کے لئے ہے' جس نے ہر معاملے میں وسعت رکھی ہے۔

298- حَدَّثَنَا محمود بن غیلان حَدَّثَنَا وکیع حَدَّثَنَا مسعر عَنْ اَبِیْ العلاء العبدی عن یحییٰ بن جعدة عن ام هانی قالت كُنْتُ اَسْمَعُ قِرَاءَ ةَ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَ سَلَّمَ بِاللَّيْلِ وَ اَنَا عَلٰى عَرِيْشِيْ .

✧✧ سیّدہ اُم ہانی رضی اللہ عنہا بیان کرتی ہیں' میں رات کے وقت نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کی قرأت کی آواز سن لیا کرتی تھی حالانکہ میں اپنی چھت پر ہوتی تھی۔

299- حَدَّثَنَا محمود بن غیلان حَدَّثَنَا اَبُوْ دَاوُدَ انبانا شعبة عن معاویة بن قرة قَالَ سَمِعْتُ عَبْدَ اللّٰهِ بْنَ مغفل يَقُوْلُ رَاَيْتُ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَ سَلَّمَ عَلٰى نَاقَتِهٖ يَوْمَ الْفَتْحِ وَ هُوَ يَقْرَاُ اِنَّا فَتَحْنَالَكَ فَتْحًا مُّبِيْنًا لِيَغْفِرَلَكَ اللّٰهُ مَا تَقَدَّمَ مِنْ ذَنْبِكَ وَمَا تَاَخَّرَ قَالَ فَقَرَاَ وَرَجَّعَ قَالَ وَ قَالَ مُعَاوِيَةُ بْنُ قُرَّةَ لَوْلَا اَنْ يَّجْتَمِعَ النَّاسُ عَلَيَّ لَاَخَذْتُ لَكُمْ فِيْ ذٰلِكَ الصَّوْتِ اَوْقَالَ اللَّحْنِ .

✧✧ حضرت عبداللہ بن مغفل رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں' میں نے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کو فتح مکہ کے دن دیکھا آپ اپنی اونٹنی پر سوار تھے اور یہ قرأت کر رہے تھے۔

''بے شک ہم نے تمہیں واضح فتح عطا کر دی ہے تاکہ اللہ تعالیٰ تمہارے گزشتہ اور آئندہ ذنب کی مغفرت کر دے''

راوی بیان کرتے ہیں' نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے قرأت کی اور اس میں ''ترجیع'' کی۔

معاویہ بن قرہ نامی راوی بیان کرتے ہیں' اگر لوگوں کا ہجوم میرے ساتھ نہ ہوتا تو میں تمہیں اس طرز پر قرأت کر کے دکھاتا۔

300- حَدَّثَنَا قُتَيْبَةُ بْنُ سَعِيْدٍ حَدَّثَنَا نوح بن قیس الحدانی عن حسام بن مصك عن قتادة قَالَ مَا بَعَثَ اللّٰهُ نَبِيًّا اِلَّا حَسَنَ الْوَجْهِ حَسَنَ الصَّوْتِ وَكَانَ نَبِيُّكُمْ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَ سَلَّمَ حَسَنَ الْوَجْهِ حَسَنَ الصَّوْتِ وَكَانَ لَا يُرَجِّعُ .

✧✧ حضرت قتادہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں' اللہ تعالیٰ نے جس بھی نبی کو مبعوث کیا ہے وہ خوبصورت چہرے کا مالک ہوتا ہے اور اس کی آواز بھی اچھی ہوتی ہے اور تمہارے نبی بھی خوبصورت چہرے کے مالک تھے اور خوبصورت آواز کے مالک تھے آپ ترجیع نہیں کیا کرتے تھے۔

301- حَدَّثَنَا عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ عبد الرحمٰن حَدَّثَنَا یحییٰ بن حسان حَدَّثَنَا عبد الرحمٰن بن اَبِی الزناد عن عمرو بن اَبِی عمرو عن عكرمة عن ابن عباس قَالَ كَانَ قِرَاءَ ةُ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَ سَلَّمَ رُبَّمَا يَسْمَعُهَا مَنْ فِي الْحُجْرَةِ وَ هُوَ فِي الْبَيْتِ .

Marfat.com

✧✧ حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما بیان کرتے ہیں' نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کی قرأت بعض اوقات ایسی ہوتی تھی کہ جو شخص صحن میں موجود ہوتا تھا وہ بھی سن لیتا تھا حالانکہ آپ گھر کے اندر قرآت کررہے ہوتے تھے۔

بَابُ مَاجَاءَ فِي بُكَاءِ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَ سَلَّمَ

باب 45: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے رونے کے بارے میں جو کچھ منقول ہے

302- حَدَّثَنَا سويد بن نصر حدثنا عبد الله ابن المبارك عن حماد بن سَلَمَةَ عن ثابت عن مطرف و هو ابن عَبْدُ اللّٰهِ بْن الشخير عن ابيه قَالَ اَتَيْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَ سَلَّمَ وَهُوَ يُصَلِّيْ وَ لِجَوْفِهٖ اَزِيْزٌ كَاَزِيْزِ الْمِرْجَلِ مِنَ الْبُكَاءِ .

✧✧ مطرف جو عبداللہ بن شخیر کے صاحبزادے ہیں وہ اپنے والد کا یہ بیان نقل کرتے ہیں' میں نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں حاضر ہوا آپ اس وقت نماز ادا کررہے تھے اور آپ کے سینے میں سے رونے کی وجہ سے یوں آواز آرہی تھی جیسے ہنڈیا جوش کھا رہی ہو۔

303- حَدَّثَنَا محمود بن غيلان حَدَّثَنَا معاوية بن هشام حَدَّثَنَا سفيان عن الاعمش عن ابراهيم عن عبيدة رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ عن عَبْدُ اللّٰهِ بْن مسعود قَالَ قَالَ لِيْ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَ سَلَّمَ اِقْرَاْ عَلَيَّ فَقُلْتُ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ اَقْرَا عَلَيْكَ وَ عَلَيْكَ اُنْزِلَ قَالَ اِنِّيْ اُحِبُّ اَنْ اَسْمَعَهُ مِنْ غَيْرِيْ فَقَرَاْتُ سُوْرَةَ النِّسَآءِ حَتّٰى بَلَغْتُ وَجِئْنَا بِكَ عَلٰى هٰؤُلَاءِ شَهِيْدًا قَالَ فَرَاَيْتُ عَيْنَيْ رَسُوْلِ اللّٰهِ تَهْمِلَانِ .

✧✧ حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں' نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے مجھ سے فرمایا میرے سامنے قرأت کرو میں نے عرض کی: یارسول اللہ (صلی اللہ علیہ وسلم)! میں آپ کے سامنے قرأت کروں حالانکہ آپ پر قرآن پاک نازل ہوا ہے۔ آپ نے فرمایا: میں یہ چاہتا ہوں کہ میں اسے دوسرے کی زبانی سنوں۔ حضرت عبداللہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں' میں نے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے سامنے سورہ نساء پڑھنی شروع کی جب میں اس آیت پر پہنچا۔

''اور ہم تمہیں ان سب پر گواہ بنا کر لے آئیں گے۔''

حضرت عبداللہ رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں: میں نے دیکھا کہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کی آنکھوں سے آنسو جاری تھے۔

304- حَدَّثَنَا قُتَيْبَةَ حَدَّثَنَا جرير عن عطاء بن السائب عن ابيه عن عَبْدُ اللّٰهِ بْن عمرو قَالَ انْكَسَفَتِ الشَّمْسُ يَوْمًا عَلٰى عَهْدِ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَ سَلَّمَ فَقَامَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَ سَلَّمَ يُصَلِّيْ حَتّٰى لَمْ يَكَدْ يَرْكَعُ ثُمَّ رَكَعَ فَلَمْ يَكَدْ يَرْفَعُ رَاْسَهٗ ثُمَّ رَفَعَ رَاْسَهٗ فَلَمْ يَكَدْ اَنْ يَسْجُدَ ثُمَّ سَجَدَ فَلَمْ يَكَدْ اَنْ يَرْفَعَ رَاْسَهٗ ثُمَّ رَفَعَ رَاْسَهٗ فَلَمْ يَكَدْ اَنْ يَسْجُدَ ثُمَّ سَجَدَ فَلَمْ يَكَدْ اَنْ يَرْفَعَ رَاْسَهٗ فَجَعَلَ يَنْفُخُ وَ يَبْكِيْ وَ يَقُوْلُ رَبِّ اَلَمْ تَعِدْنِيْ اَنْ لَا تُعَذِّبَهُمْ وَ اَنَا فِيْهِمْ رَبِّ اَلَمْ تَعِدْنِيْ اَنْ لَا تُعَذِّبَهُمْ وَ هُمْ يَسْتَغْفِرُوْنَ وَ نَحْنُ نَسْتَغْفِرُكَ فَلَمَّا صَلّٰى

Marfat.com

رَكْعَتَيْنِ انْجَلَتِ الشَّمْسُ فَقَامَ فَحَمِدَ اللّٰهَ تعالٰى وَ اَثْنٰى عَلَيْهِ ثُمَّ قَالَ اِنَّ الشَّمْسَ وَالْقَمَرَ اٰيَتٰنِ مِنْ اٰيٰتِ اللّٰهِ لَايَنْكَسِفَانِ لِمَوْتِ اَحَدٍ وَّلَا لِحَيٰوتِهٖ فَاِذَا انْكَسَفَا فَافْزَعُوْا اِلٰى ذِكْرِ اللّٰهِ تعالٰى ـ

✧✧ حضرت عبداللہ بن عمرو رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں' نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے زمانہ اقدس میں ایک دن سورج گرہن ہو گیا۔ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کھڑے ہو کر نماز ادا کرنے لگے۔ یوں لگتا تھا جیسے آپ رکوع میں جائیں گے ہی نہیں' پھر آپ جب رکوع میں چلے گئے تو یوں لگتا تھا جیسے آپ رکوع سے سر اٹھائیں گے ہی نہیں' پھر آپ نے جب رکوع سے سر اٹھایا تو یوں لگ رہا تھا کہ آپ سجدے میں نہیں جائیں گے پھر جب آپ سجدے میں چلے گئے تو یوں لگتا تھا جیسے آپ سجدے سے سر اٹھائیں گے ہی نہیں' پھر جب آپ نے سر اٹھا لیا تو یوں لگا جیسے پھر آپ سجدے میں نہیں جائیں گے جب سجدے میں چلے گئے تو یوں لگا پھر جیسے آپ سجدے سے سر نہیں اٹھائیں گے۔

آپ اس میں گہرے سانس لیتے رہے اور روتے رہے اور یہ دعا کرتے رہے۔

''اے میرے پروردگار! کیا تو نے مجھ سے یہ وعدہ نہیں کیا کہ تو ان لوگوں کو اس وقت تک عذاب نہیں دے گا جب تک میں ان کے درمیان موجود ہوں۔ اے میرے پروردگار! کیا تو نے میرے ساتھ یہ وعدہ نہیں کیا کہ تو ان کو اس وقت تک عذاب نہیں دے گا جب تک یہ دعائے مغفرت کرتے رہیں گے۔ ہم تیری بارگاہ میں دعائے مغفرت کرتے ہیں''

راوی بیان کرتے ہیں' جب نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے دو رکعات ادا کر لیں تو سورج روشن ہو گیا۔ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کھڑے ہوئے اللہ تعالیٰ کی حمد و ثناء بیان کی پھر آپ نے فرمایا: سورج اور چاند اللہ تعالیٰ کی دو نشانیاں ہیں جو کسی شخص کی موت یا زندگی کی وجہ سے گرہن نہیں ہوتے جب یہ دونوں گرہن ہو جائیں تو تم اللہ تعالیٰ کے ذکر کی پناہ میں آ جاؤ۔

305- حَدَّثَنَا محمود بن غيلان حَدَّثَنَا اَبُوْ احمد حَدَّثَنَا سفين عن عطاء بن السائب عن عكرمة عن ابن عباس قَالَ اَخَذَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَ سَلَّمَ ابْنَةً لَّهٗ تَقْضِيْ فَاحْتَضَنَهَا فَوَضَعَهَا بَيْنَ يَدَيْهِ فَمَاتَتْ وَ هِيَ بَيْنَ يَدَيْهِ وَصَاحَتْ اُمُّ اَيْمَنَ فَقَالَ يَعْنِي النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَ سَلَّمَ اَتَبْكِيْنَ عِنْدَ رَسُوْلِ اللّٰهِ فَقَالَتْ اَلَسْتُ اَرٰكَ تَبْكِيْ قَالَ اِنِّيْ لَسْتُ اَبْكِيْ اِنَّمَا هِيَ رَحْمَةٌ اِنَّ الْمُؤْمِنَ بِكُلِّ خَيْرٍ عَلٰى كُلِّ حَالٍ اِنَّ نَفْسَهٗ تُنْزَعُ مِنْ بَيْنِ جَنْبَيْهِ وَهُوَ يَحْمَدُ اللّٰهَ تَعَالٰى ـ

✧✧ حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما بیان کرتے ہیں' نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے اپنی ایک صاحبزادی کو بانہوں میں بھر لیا آپ نے انہیں اپنے آگے رکھا ہوا تھا اسی دوران ان کا انتقال ہو گیا وہ آپ کے سامنے ہی موجود تھیں (نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کی خادمہ) سیّدہ اُم ایمن رضی اللہ عنہا کی چیخ نکل گئی تو نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: کیا تم اللہ تعالیٰ کے رسول کے سامنے (بلند آواز میں) رو رہی ہو (ایسا کرنا درست نہیں ہے) سیّدہ اُم ایمن رضی اللہ عنہا نے عرض کی: میں آپ کو بھی روتے ہوئے دیکھ رہی ہوں۔ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: میں رو نہیں رہا (یعنی میں آواز نکال کر نہیں رو رہا اور جو آنسو نکل رہے ہیں) یہ رحمت ہیں۔ مومن کا معاملہ ہر حالت میں بہتری کا ہوتا ہے جب اس کی جان اس کے جسم سے نکالی جاتی ہے تو وہ اس وقت بھی اللہ تعالیٰ کی حمد بیان کر رہا ہوتا ہے۔

Marfat.com

306 - حَدَّثَنَا محمد بن بشار حَدَّثَنَا عبد الرحمٰن بن مهدی حَدَّثَنَا سفیٰن عن عاصم بن عبید اللّٰه عن القاسم بن محمد عن عائشة اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَ سَلَّمَ قَبَّلَ عُثْمَانَ بْنَ مَظْعُوْنٍ وَهُوَ مَيِّتٌ وَّهُوَ يَبْكِىْ اَوْقَالَ وَ عِيْنَاهُ تُهْرَقَانِ .

✧✧ سیّدہ عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا بیان کرتی ہیں' نبی اکرم ﷺ نے حضرت عثمان بن مظعون رضی اللہ عنہ کو بوسہ دیا وہ اس وقت انتقال کر چکے تھے۔ آپ رو رہے تھے (راوی کو شک ہے یا شاید یہ الفاظ ہیں) آپ کی آنکھوں سے آنسو جاری تھے۔

307 - حَدَّثَنَا اسحٰق بن منصور حَدَّثَنَا اَبُوْ عامر حَدَّثَنَا فليح وهو ابن سليمان عن هلال بن على عن انس ابن مالك قَالَ شَهِدْنَا ابْنَةً لِرَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَ سَلَّمَ وَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَ سَلَّمَ جَالِسٌ عَلَى الْقَبْرِ فَرَاَيْتُ عَيْنَيْهِ تَدْمَعَانِ فَقَالَ اَفِيْكُمْ رَجُلٌ لَّمْ يُقَارِفِ اللَّيْلَةَ قَالَ اَبُوْ طَلْحَةَ رَضِىَ اللّٰهُ عَنْهُ اَنَا قَالَ انْزِلْ فَنَزَلَ فِىْ قَبْرِهَا .

✧✧ حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں' ہم نبی اکرم ﷺ کی صاحبزادی کی میت کے ساتھ موجود تھے نبی اکرم ﷺ قبر کے پاس بیٹھے میں نے آپ کی آنکھوں سے آنسو نکلتے ہوئے دیکھے۔ آپ نے دریافت کیا، کیا تم میں کوئی ایسا شخص موجود ہے جس نے گزشتہ رات صحبت نہ کی ہو۔ حضرت ابوطلحہ رضی اللہ عنہ نے عرض کی: میں ہوں! آپ نے فرمایا، قبر میں اترو! وہ ان کی صاحبزادی کی قبر میں اترے (اور انہیں اندر اتارا)

اللہ کی بارگاہ میں رونے کا بیان

حضرت ابوامامہ صدی بن عجلان باھلی سے روایت ہے، نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: اللہ تعالیٰ کو دو قطروں اور دو نشانوں سے زیادہ کوئی چیز محبوب نہیں۔ ایک آنسوؤں کا وہ قطرہ جو خوف خدا کی وجہ سے بہہ نکلے۔ اور دوسرا وہ قطرہ خون جو اللہ کے راستے میں بہایا جائے۔ رہے دو نشان (تو ان میں سے) ایک نشان تو وہ ہے جو اللہ کے راستے میں لڑتے ہوئے لگے، اور دوسرا نشان وہ ہے جو اللہ تعالیٰ کے فرائض میں سے کوئی فرض ادا کرتے ہوئے لگے۔ (ترمذی)

اللہ تعالیٰ نے انسان کو اپنی بندگی اور عبادت کے لیے پیدا فرمایا تا کہ آزمائے کہ کون نیک اعمال کرتا ہے۔ جیسا کہ قرآن پاک میں ارشاد ہے:

ترجمہ: میں نے جنوں اور انسانوں کو اپنی عبادت کے لیے پیدا فرمایا۔

انسان کی پیدائش کا حقیقی مقصد ہی عبادت الٰہی ہے، تا کہ اپنے محبوب کی رضا حاصل کی جا سکے۔ جو ہمارا خالق و مالک بھی ہے۔

زندگی اور موت کا با مقصد فلسفہ بھی یہی ہے کہ تا کہ انسان کو آزمائش کی سختی سے گزار کر معلوم کیا جا سکے کہ حضرت انسان نے ایام زندگی کیسے گزارے موت کے بعد ان اعمال کی بنیاد پر فیصلہ ہونے والا ہے۔ قرآن حکیم میں ہے:

ترجمہ: اُس ذات نے زندگی اور موت کو پیدا کیا، تا کہ تمہیں آزمائے کہ کون تم میں نیک اعمال کرتا ہے۔ (الملک)

Marfat.com

یہ رہا زندگی اور موت کی تخلیق کا فلسفہ تو بات کرنا مقصود یہ ہے کہ انسان اللہ کی راہ میں حکم الٰہی کے مطابق ہر چیز قربان کرنے کا پابند ہے۔حتیٰ کہ خون بھی اپنی جان اور مال بھی۔

اللہ تعالیٰ کے حضور جہاں جھکنا اور سجدہ کرنا عبادت ہے، وہاں ہاتھ پھیلانا بھی عبادت ہے۔آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: دعا عبادت کا مغز ہے۔(الحدیث) دعا میں رونا نماز کے بعد دعا مانگنا یا پھر سجدہ میں سر رکھ کر خشیت الٰہی کی بنا پر خود کو عاجز ثابت کرنا ،گڑگڑا کر رونا اللہ کو بہت محبوب ہے۔

اللہ تعالیٰ نے آنسو بہا کر معافیاں مانگنے والوں کے بارے میں ارشاد فرمایا:

ترجمہ: اور وہ روتے ہوئے ٹھوڑیوں کے بل گر پڑتے ہیں اور (قرآن) ان کو خشوع میں اور بڑھا دیتا ہے۔ (الاسراء)

اہل ایمان اللہ کے سامنے روتے ہیں اور کفار اس کے برعکس ہنستے ہیں، قرآن کہتا ہے:

ترجمہ: کیا تم اس قرآن سے تعجب کرتے ہو اور ہنستے ہو، روتے نہیں ہو۔ (النجم)

اہل ایمان کا ہمیشہ یہ وصف رہا کہ اللہ کے خوف اور ملاقات کے شوق میں روتے ہیں کافر اس وصف سے محروم ہوتے ہیں، بلکہ قرآن سن کر مذاق اڑاتے ہیں۔حضرت انس فرماتے ہیں، رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ایسا خطبہ ارشاد فرمایا کہ اس جیسا خطبہ میں نے کبھی نہیں سنا۔اس میں آپ نے فرمایا: اگر تم وہ باتیں جان لو جو میں جانتا ہوں، تو تم ہنسو تھوڑا اور روؤ زیادہ (یہ سن کر) صحابہ نے اپنے چہروں کو (کپڑوں سے) ڈھانپ لیا۔اور اُن کے رونے کی آواز آ رہی تھی۔

خوف خدا کی بنا پر رونے والا شخص جہنم میں نہیں جائے گا، ترمذی شریف کی حدیث میں ہے:

لَا يَلِجُ النَّارَ رَجُلٌ بَكَى مِنْ خَشْيَةِ اللهِ

رسول عربی صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: وہ شخص جہنم میں نہیں جائے گا جو اللہ کے ڈر سے رویا۔روز قیامت سات افراد ایسے ہوں گے جن کو عرش کا سایہ نصیب ہوگا ان میں سے ایک وہ ہے۔جس نے تنہائی میں اللہ کو یاد کیا اور (اس کے خوف سے) اس کی آنکھوں سے آنسو جاری ہو گئے۔

خود نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم اللہ کے سامنے کثرت سے رویا کرتے۔حضرت عبداللہ بن شخیر رضی اللہ عنہ سے روایت ہے میں خدمت رسول صلی اللہ علیہ وسلم میں حاضر ہوا۔آپ صلی اللہ علیہ وسلم نماز پڑھ رہے تھے۔آپ صلی اللہ علیہ وسلم کے سینے سے رونے کی وجہ سے اس طرح آواز نکل رہی تھی جیسے چولہے پر رکھی ہوئی ہانڈی سے نکلتی ہے۔(ابوداؤد، ترمذی)

اللہ کی ذات بابرکات اپنے سامنے شرمندہ ہو کر آنے والے کو مایوس نہیں کرتے۔نبی علیہ السلام نے فرمایا:

ترجمہ: گناہوں سے توبہ کرنے والا ایسا ہے جیسا کہ اس نے گناہ کیا ہی نہیں۔ (الحدیث)

لہٰذا رات کی تنہائیوں میں رونا اُس کے سامنے رکوع وسجود کرنا، جہنم سے آزادی کا پروانہ مل جانے کے مترادف ہے۔

اور دوسرا قطرہ خون کا قطرہ ہے، جو اللہ کے راستے میں کفار سے لڑتے ہوئے جسم سے گر پڑے۔یہ بھی اللہ کو بہت زیادہ محبوب ہے۔عہد کریں اگر کبھی حق کی خاطر اسلام کی خاطر، باطل کے کوہساروں سے ٹکرانا پڑا تو ٹکرا جائیں گے۔باطل کو مٹانے حق کو

Marfat.com

پھیلانے کی خاطر کوہساروں کا سینہ چیر کر بھی نکلنا پڑا تو پیچھے نہ رہیں گے۔

بَابُ مَاجَاءَ فِي فِرَاشِ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَ سَلَّمَ

باب 46: نبی اکرم ﷺ کے بستر کے بارے میں جو کچھ منقول ہے

308- حَدَّثَنَا علی بن حجر حَدَّثَنَا علی بن مسهر عن هشام بن عروة عن ابیه عن عائشة رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَتْ اِنَّمَا كَانَ فِرَاشُ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَ سَلَّمَ الَّذِیْ يَنَامُ عَلَيْهِ مِنْ اٰدَمٍ حَشْوُهٗ لِيْفٌ .

✧✧ سیّدہ عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا بیان کرتی ہیں' نبی اکرم ﷺ کا وہ بستر جس پر آپ سویا کرتے تھے چمڑے سے بنا ہوا تھا جس میں کھجور کی چھال بھری ہوئی تھی۔

شرح

حضرت عمر فاروق رضی اللہ تعالیٰ عنہ فرماتے ہیں کہ (ایک دن) میں رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں حاضر ہوا تو دیکھا کہ حضور صلی اللہ علیہ وسلم کھجور کے پات کی چٹائی پر لیٹے ہوئے تھے، آپ صلی اللہ علیہ وسلم کے بدن مبارک اور چٹائی کے درمیان کوئی بچھونا وغیرہ نہیں تھا جس کی وجہ سے حضور صلی اللہ علیہ وسلم کے پہلوئے مبارک پر چٹائی نے بدھیاں ڈال دی تھیں، نیز آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے سر مبارک کے نیچے جو تکیہ رکھا تھا وہ چمڑے کا تھا اور اس میں کھجور کی چھال بھری ہوئی تھی، میں نے (سرکار دو عالم کو اس حالت میں دیکھ کر) عرض کیا کہ یا رسول اللہ! (صلی اللہ علیہ وسلم) اللہ تعالیٰ سے دعا کیوں نہیں فرماتے کہ وہ آپ صلی اللہ علیہ وسلم کی امت کو مالی وسعت وفراخی عطا فرمائے؟ فارس اور روم کے لوگوں کو کس قدر وسعت وفراخی عطا کی گئی ہے حالانکہ وہ اللہ تعالیٰ کی بندگی نہیں کرتے۔ حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا۔ "ابن خطاب! یہ تم کیا کہہ رہے ہو؟ کیا تم ابھی تک اسی جگہ ہو (جہاں سے تم شروع میں چلے تھے اور اتنے عرصہ کے بعد بھی تمہارے انداز فکر اور سوچنے سمجھنے کا معیار اتنا آگے نہیں بڑھا جو تم حقیقت تک پہنچ سکو؟ یاد رکھو یہ اہل فارس وروم (اور تمام کفار) وہ لوگ ہیں جن کو تمام نعمتیں اور خوبیاں بس ان کی دنیاوی زندگی ہی میں دے دی گئی ہیں (جب کہ ہمیشہ کی زندگی یعنی آخرت میں ان کو فقر وافلاس، ذلت وخواری اور خسران ونقصان کے سوا کچھ نہیں ملے گا)" اور ایک روایت میں یہ الفاظ ہیں کہ " کیا تم اس پر راضی ومطمئن نہیں ہو کہ ان (اہل فارس وروم اور دیگر کفار) کو دنیا ملے (جو فنا ہو جانے والی ہے) اور ہمیں آخرت ملے (جو اپنی تمام تر نعمتوں کے ساتھ ہمیشہ ہمیشہ باقی رہنے والی ہے۔

(بخاری ومسلم، مشکوۃ شریف: جلد چہارم: حدیث نمبر 1165)

چٹائی پر لیٹے ہوئے تھے" یعنی وہی چٹائی سرکار دو عالم صلی اللہ علیہ وسلم کا بستر تھا جس کو چارپائی پر ڈال کر اس پر آپ لیٹے ہوئے تھے یا وہ چٹائی زمین پر بچھی ہوئی تھی اور آپ صلی اللہ علیہ وسلم اسی کھری چٹائی پر استراحت فرما رہے تھے اور بعض عبارتوں سے یہ بھی مفہوم ہوتا ہے کہ آپ صلی اللہ علیہ وسلم کی جو چارپائی تھی وہی کھجور کی رسیوں سے بنی ہوئی تھی جیسا کہ چارپائیوں کو بان سے بنا جاتا ہے۔ " رمال" راء کے پیش اور زبر دونوں کے ساتھ اصل میں رمل کی جمع ہے اور مرمول (یعنی بنے ہوئے کے) معنی میں

Marfat.com

استعمال ہوا ہے جیسا کہ مخلوق کے معنی میں خلق استعمال ہوتا ہے۔ "لیف" (لام کے زیر اور راء کے جزم کے ساتھ) کھجور کی چھال کو کہتے ہیں! حاصل یہ کہ حضور صلی اللہ علیہ وسلم کا جو تکیہ مبارک تھا وہ چمڑے کا تھا اور اس میں روئی وغیرہ کے بجائے کھجور کی چھال بھری ہوئی تھی، چنانچہ جو لوگ غریب ونادار ہوتے ہیں، روئی وغیرہ کا تکیہ بنانا ان کی استطاعت سے باہر ہوتا ہے وہ کھجور کی چھال کو کوٹ کر نرم کر لیتے ہیں اور اس کو تکیہ میں بھر لیتے ہیں۔

حضرت عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے اُمت کے حق میں مالی وسعت اور رزق کی فراخی کی دعا کے لئے حضور صلی اللہ علیہ وسلم سے جو درخواست کی، اس کی وجہ یہ تھی کہ جب انہوں نے دیکھا کہ حضور صلی اللہ علیہ وسلم فقر کو اختیار کر کے اتنی سخت زندگی گزار رہے ہیں اور اپنے آپ کو اس حال میں رکھے ہوئے کہ جب انہوں نے دیکھا کہ حضور صلی اللہ علیہ وسلم فقر کو اختیار کر کے اتنی سخت زندگی گزار رہے ہیں اور اپنے آپ کو اس حال میں رکھے ہوئے تو انہوں نے سوچا کہ اگر پوری امت بھی اسی فقر وافلاس میں بتلا رہی اور اس کو معاشی زندگی کی غربت ودشواریوں کا سامنا کرنا پڑا تو اس امت کے وہ لوگ جو مضبوط عقیدہ ومزاج کے نہیں ہوں گے، اتنی سخت زندگی کی تاب نہیں رکھ پائیں گے اور ناقابل برداشت دشواریوں میں بتلا ہو جائیں گے لہٰذا انہوں نے ایسے لوگوں کے مناسب حال یہی جانا کہ انہیں مالی وسعت وفراخی عطا ہو جائے۔

لیکن طیبی رحمہ اللہ یہ کہتے ہیں کہ حضرت عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہ کا اصل مقصد خود حضور صلی اللہ علیہ وسلم کی ذات کے لئے مالی وسعت وفراخی کی خواہش کرنا تھا، مگر انہوں نے اس بات کو آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی شان عظمت کے مناسب نہیں سمجھا کہ براہ راست حضور صلی اللہ علیہ وسلم کے لئے اس ادنیٰ اور ناپاک دنیا کی طلب کو ظاہر کریں، جیسا کہ ایک روایت میں منقول ہے کہ ایک مرتبہ حضرت عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہ حضور صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں حاضر ہوئے تو دیکھا کہ آپ صلی اللہ علیہ وسلم ایک نہایت گرم اور تنگ وتاریک کوٹھڑی میں ایک چٹائی پر لیٹے ہوئے ہیں انہوں نے کوٹھڑی کے کونوں میں نظر دوڑائی تو دیکھا کہ بس چمڑے کے دو چار ٹکڑے اور ایک دو باسن پڑے ہوئے ہیں۔

حضور صلی اللہ علیہ وسلم کی غربت وخستہ حالی کا یہ منظر دیکھ کر حضرت عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہ رونے لگے، حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے پوچھا کہ ابن خطاب کیوں رو رہے ہو؟ انہوں نے کہا یا رسول اللہ! (صلی اللہ علیہ وسلم) حضور کی حالت دیکھ کر رو رہا ہوں کہ آپ صلی اللہ علیہ وسلم اللہ کے رسول ہوتے ہوئے اس حالت میں پڑے ہوئے ہیں اور قیصر وکسریٰ (جو اللہ کے نافرمان وسرکش بندے ہیں) کس قدر ناز ونعم اور عیش وراحت کی زندگی گزار رہے ہیں۔ اس کے بعد روایت کے وہی الفاظ ہیں جو اوفی ہذا یا بن الخطاب سے آخرت، اوپر حدیث میں نقل ہوئے طیبی کی یہ وضاحت بھی اگرچہ حقیقت کے بہت زیادہ قریب ہے لیکن خود حضرت عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے الفاظ فان فارس وروم قد وسع علیہم کے پیش نظر پہلی توضیح زیادہ مناسب ہے۔

فقر کے معنی ومفہوم کا بیان

فقراء "فقیر کی جمع ہے جس کے معنی ہی مفلس، محتاج، غریب اور "فضیلت" سے مراد اجر وثواب کی کثرت ہے۔ لہٰذا فقراء کی فضیت کے بیان کا مطلب ان احادیث کو نقل کرنا ہے جن سے یہ واضح ہوگا کہ جو لوگ اپنی غربت وافلاس اور محتاجگی کی وجہ سے اپنی

Marfat.com

اور اپنے متعلقین کی معاشی زندگی کی سختیوں کو صبر وسکون کے ساتھ جھیلتے ہیں اور تمام مشکلات کا مقابلہ نہایت عزم واستقلال کے ساتھ کرتے ہوئے توکل وقناعت اختیار کرتے ہیں اور تقدیر الٰہی پر راضی وشاکر رہتے ہیں ان کو کتنا زیادہ اجر وثواب ملتا ہے اور وہ آخرت میں کتنا بڑا درجہ پائیں گے۔ "حضور صلی اللہ علیہ وسلم کی معاشی زندگی' سے مراد آپ کے کھانے پینے، رہن سہن اور بسر اوقات کا وہ معیار اور طور طریقہ ہے جو غرباء اور فقراء کا ہوتا ہے اور زیادہ سے زیادہ جس کو کفات (بقدر ضرورت) کہا جاسکتا ہے،

واضح رہے کہ اس بارے میں علماء کے اختلافی اقوال ہیں کہ صبر ورضا اختیار کرنے والا غریب ومفلس سے زیادہ فضیلت رکھتا ہے یا شکر گزار غنی وخوشحال شخص؟ چنانچہ بعض حضرات یہ کہتے ہیں کہ شکر گزار غنی زیادہ فضیلت رکھتا ہے کیونکہ اس کے ہاتھ سے اکثر وہ چیزیں عمل میں آتی ہیں جو صدقہ وخیرات اور مالی انفاق وایثار یعنی زکوۃ قربانی اور نیک کاموں میں خرچ کی صورت میں اللہ تعالیٰ کا زیادہ سے زیادہ قرب ونزدیکی حاصل کرنے کا ذریعہ ہیں نیز حدیث میں بھی اغنیاء کی تعریف میں یوں آیا ہے کہ حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا آیت (ذالک فضل اللہ یؤتیہ من یشاء) یعنی یہ مال ودولت اللہ تعالیٰ کا فضل ہے، جس کو چاہتا ہے عطا فرماتا ہے اور اکثر حضرات یہ فرماتے ہیں کہ صبر کرنے والا غریب ومفلس زیادہ فضیلت رکھتا ہے جس کی ایک سب سے بڑی دلیل یہی ہے کہ خود حضور سرور کائنات صلی اللہ علیہ وسلم کا معیار زندگی اغنیاء کے مطابق نہیں تھا بلکہ غرباء اور مفلسوں کی طرح تھا نیز اس باب میں جو احادیث منقول ہوں گی وہ سب بھی ان حضرات کے قول کی دلیل ہیں۔ تاہم یہ بات ملحوظ رہے کہ اس اختلافی اقوال کا تعلق دراصل مطلق فقر اور غنا کی حقیقت وماہیت سے ہے اور اس کا اعتبار بھی وجوہ کے مختلف ہونے پر ہے۔

چنانچہ ایک شخص کے حق میں کبھی تو غنا یعنی دولتمندی، خیر وبھلائی کا باعث بن سکتی ہے اور کبھی اس کا فقیر ومفلس ہونا ہی اس کے حق میں بہتر ہوسکتا ہے جیسا کہ ایک حدیث میں فرمایا گیا ہے کہ جب اللہ تعالیٰ اپنے بندہ پر مہربان ہوتا ہے تو اس کو وہی چیز دیتا ہے جو اس کے حق میں صلاح وفلاح کا ذریعہ ہوتی ہے۔ خواہ فقر ہو یا غنا اور خواہ صحت ہو یا تندرستی! یہی حکم کہ اختلاف وجوہ کی بنا پر ایک ہی چیز کبھی افضل ہوسکتی ہے اور کبھی مفضول ان تمام صفات کا ہے جو ایک دوسرے کی ضد ہیں۔

حضرت شیخ المشائخ سید محی الدین عبدالقادر جیلانی رحمہ اللہ کے بارے میں منقول ہے کہ کسی نے ان سے پوچھا کہ صبر کرنے والا مفلس بہت رہے یا شکر گزار دولتمند؟ تو انہوں نے فرمایا کہ شکر گزار فقیر دونوں سے بہتر ہے۔ انہوں نے اس جواب کے ذریعہ گویا فقر وافلاس کی فضیلت کی طرف اشارہ فرمایا کہ فقر افلاس درحقیقت ایک نعمت ہے کہ اس پر شکر گزار ہونا چاہئے نہ کہ وہ کوئی مصیبت وبلا ہے جس پر صبر کیا جائے۔

شیخ عالم عارف ربانی اور ولی اللہ حضرت عبدالوہاب متقی رحمہ اللہ اپنے شیخ کے بارے میں فرمایا کرتے تھے کہ انہوں نے جب تک ہم سے فقر وافلاس کی فضیلت کا اقرار واعتراف نہیں کرالیا اس وقت تک ہمیں بیعت نہیں کیا، چنانچہ فرمایا کہ اس طرح کہو الفقر افضل من الغناء فقر وافلاس، غنا سے بہتر ہے جب ہم نے اس بات کو دہرایا تب انہوں نے ہمارا ہاتھ اپنے ہاتھ میں لیا اور ہمیں مرید کہا۔ اس موقع پر اس بات کو بھی جان لینا چاہئے کہ اصلاح شریعت میں "فقیر" کا وہ مفہوم مراد نہیں ہوتا جو عام طور پر معروف ہے یعنی گداگر بھکاری اور منگتا، بلکہ اس لفظ سے مراد وہ شخص ہوتا ہے جس کو عرف عام میں "غریب ومفلس" کہا جاتا ہے اور جو مال و

Marfat.com

اسباب سے تہی دست ہوتا ہے اسلام کی مذہبی کتابوں اور احکام و مسائل میں ایسے شخص کے لئے عام طور پر دو لفظ استعمال ہوتے ہیں ایک تو "فقیر" دوسرے "مسکین"، چنانچہ بعض حضرات نے ان دونوں میں فرق کیا ہے اور کہا ہے کہ "فقیر" کا اطلاق اس شخص پر ہوتا ہے جو نصاب یعنی اس قدر مال واسباب کا مالک نہ ہو جس کی وجہ سے اس پر زکوۃ وفطرہ واجب ہوتا ہو، یا اس شخص کو فقیر کہا جاتا ہے جو بس ایک دن کی غذائی ضروریات کے بقدر مال واسباب رکھتا ہو اور اس سے زائد اس کے پاس اور کچھ نہ ہو جب کہ مسکین اس شخص کو کہتے ہیں جو نہ صرف یہ کہ نصاب کا مالک نہ ہو بلکہ اس کے پاس کچھ بھی نہ ہو یہاں تک کہ وہ ایک دن کی غذائی ضروریات کے بقدر بھی مال واسباب نہ رکھتا ہو اور بعض حضرات نے اس کے برعکس کہا ہے۔ بہر حال عنوان میں جو لفظ "فقراء" استعمال کیا گیا ہے اس سے فقیر اور مسکین دونوں مراد ہیں۔

309- حَدَّثَنَا ابو الخطاب زیاد بن یحییٰ البصری حَدَّثَنَا عَبْدُ اللّٰہِ بْنِ میمون حَدَّثَنَا جعفر بن محمد عن ابیہ قَالَ سُئِلَتْ عَائِشَةُ مَا كَانَ فِرَاشُ رَسُوْلِ اللّٰهِ عَلَیْهِ وَ سَلَّمَ فِیْ بَیْتِكِ قَالَتْ مِنْ اَدَمٍ حَشْوُهُ لِیْفٌ وَّ سُئِلَتْ حَفْصَةُ مَا كَانَ فِرَاشُ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَیْهِ وَ سَلَّمَ فِیْ بَیْتِكِ قَالَتْ مِسْحًا نَثْنِیْهِ ثِنْیَتَیْنِ فَیَنَامُ عَلَیْهِ فَلَمَّا كَانَ ذَاتُ لَیْلَةٍ قُلْتُ لَوْثَنَیْتُهُ اَرْبَعَ ثِنْیَاتٍ كَانَ اَوْطَأَلَهُ فَثَنَیْنَاهُ بَارْبَعِ ثِنْیَاتٍ فَلَمَّا اَصْبَحَ قَالَ مَا فَرَشْتُمُوْلِیَ اللَّیْلَةَ قَالَتْ قُلْنَا هُوَ فِرَاشُكَ اِلَّا اَنَّا ثَنَیْنَاهُ بَارْبَعِ ثِنْیَاتٍ قُلْنَا هُوَ اَوْطَأُلَكَ قَالَ رُدُّوْهُ لِحَالَتِهِ الْاُوْلٰی فَاِنَّهٗ مَنَعَتْنِیْ وَطَأَتُهٗ صَلٰوتِی اللَّیْلَةَ۔

✧✧ حضرت جعفر بن محمد رضی اللہ عنہ اپنے والد کا یہ بیان نقل کرتے ہیں۔ سیّدہ عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا سے دریافت کیا گیا آپ کے گھر میں موجود نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کا بستر کس چیز سے بنا ہوا تھا۔ انہوں نے جواب دیا: چمڑے سے بنا ہوا تھا جس میں کھجور کی چھال بھری ہوئی تھی۔ سیّدہ حفصہ رضی اللہ عنہا سے دریافت کیا گیا آپ کے گھر میں موجود نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کا بستر کس چیز سے بنا ہوا تھا انہوں نے جواب دیا: ایک ٹاٹ تھی جس کی ہم دو تہیں بنا لیتے تھے اور نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم اس پر سو جایا کرتے تھے ایک رات میں نے سوچا کہ اگر میں اس کی چار تہیں بنا لوں تو نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کو اس سے زیادہ آرام محسوس ہوگا۔ میں نے اس کی چار تہیں بنا دیں صبح نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے دریافت کیا: گزشتہ رات تم نے میرے لئے کیا بچھایا تھا۔ سیّدہ حفصہ رضی اللہ عنہا فرماتی ہیں' ہم نے جواب دیا: آپ کا وہی پہلے والا بچھونا تھا البتہ ہم نے اس کی چار تہیں بنا دی تھیں ہم نے یہ سوچا کہ وہ آپ کے لئے زیادہ آرام دہ ہوگا۔ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: اسے پہلے کی طرح رہنے دو کیونکہ اس کی نرمی نے مجھے رات کے نوافل نہیں پڑھنے دیئے۔

بَابُ مَاجَاءَ فِیْ تَوَاضُعِ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَیْهِ وَ سَلَّمَ

باب 47: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کی عاجزی اور انکساری کے بارے میں جو کچھ منقول ہے

310- حَدَّثَنَا احمد بن منیع و سعید بن عبد الرحمٰن المخزومی وغیر واحد قالوا حَدَّثَنَا سفیان بن عیینة عن الزهری عن عبید اللّٰه عن عبد اللّٰه ابن عباس رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهُ عن عمر بن الخطاب قَالَ قَالَ رَسُوْلُ

Marfat.com

اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَ سَلَّمَ لَا تَطْرُونِی کَمَا اَطْرَتِ النَّصَارٰی عِیْسَی ابْنَ مَرْیَمَ اِنَّمَا اَنَا عَبْدُ اللّٰہِ فَقُوْلُوْا عَبْدُ اللّٰہِ وَ رَسُوْلُہٗ ۔

✧✧ حضرت عمر بن خطاب رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں' نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا ہے: میرے بارے میں اس طرح مبالغہ نہ کرو جیسے عیسائیوں نے حضرت عیسیٰ بن مریم علیہما السلام کے بارے میں مبالغہ کیا تھا میں اللہ تعالیٰ کا بندہ ہوں اور تم بس یہی کہو: اللہ تعالیٰ کا بندہ اور اس کا رسول۔

عاجزی اختیار کرنے کا بیان

حضرت عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ ایک دن انہوں نے منبر پر کھڑے ہو کر خطبہ دیتے ہوئے فرمایا کہ تواضع اختیار کرو کیونکہ میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو یہ فرماتے ہوئے سنا کہ جو شخص اللہ کی رضا و خوشنودی کے لئے لوگوں کے ساتھ تواضع اور فروتنی اختیار کرتا ہے تو اللہ اس کے مرتبہ کو بلند کر دیتا ہے چنانچہ وہ اپنی نظر میں تو حقیر ہوتا ہے کیونکہ وہ اپنے نفس کو ذلت و حقارت کی نظر میں دیکھتا ہے اور جو شخص لوگوں کے ساتھ تکبر و غرور کرتا ہے اللہ اس کے مرتبہ کو گرا دیتا ہے چنانچہ وہ لوگوں کی نظر میں تو حقیر ہوتا ہے لیکن اپنی نظر میں خود کو بلند مرتبہ سمجھتا ہے یہاں تک کہ وہ لوگوں کے نزدیک کتے یا سور سے بھی بدتر ہو جاتا ہے۔

(مشکوۃ شریف: جلد چہارم: حدیث نمبر 1042)

مطلب یہ ہے کہ متکبر و مغرور اگرچہ خود کو بڑا اور عزت دار سمجھتا ہے اور دوسروں کو بھی اپنی مصنوعی بڑائی اور عزت دکھاتا ہے لیکن وہ اللہ کے نزدیک بھی ذلیل و حقیر ہوتا ہے اور لوگوں کی نظروں میں بھی نہایت کمتر و بے وقعت رہتا ہے اس کے برخلاف جو شخص تواضع فروتنی اختیار کرتا ہے وہ اگرچہ اپنی نظر میں خود کو حقیر سمجھتا ہے اور لوگوں کے سامنے بھی اپنے آپ کو کمتر و بے وقعت ظاہر کرتا ہے مگر اللہ کے نزدیک اس کا مرتبہ بہت بلند ہوتا ہے اور لوگوں کے نظروں میں بھی اس کی بڑی عزت وقعت ہوتی ہے۔

311- حَدَّثَنَا علی بن حجر رَضِیَ اللّٰہُ عَنْہُ حَدَّثَنَا سوید ابن عبدالعزیز عن حمید عَنْ اَنَسِ بْنِ مَالِكٍ اَنَّ امْرَاَۃً جَاءَ تْ اِلَی النَّبِیِّ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَ سَلَّمَ فَقَالَتْ اِنَّ لِیْ اِلَیْكَ حَاجَۃً فَقَالَ اجْلِسِیْ فِیْ اَیِّ طَرِیْقِ الْمَدِیْنَۃِ شِئْتِ اَجْلِسْ اِلَیْكِ ۔

✧✧ حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں' ایک خاتون نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں حاضر ہوئی اس نے عرض کی: مجھے آپ سے ایک کام ہے۔ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: تم مدینے کے جس راستے پر مجھے بٹھانا چاہو میں تمہارے ساتھ وہاں بیٹھ جاتا ہوں۔

312- حَدَّثَنَا علی بن حجر رَضِیَ اللّٰہُ عَنْہُ حَدَّثَنَا علی ابن مسهر عن مسلم الاعور عن انس ابن مالك قَالَ کَانَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَ سَلَّمَ یَعُوْدُ الْمَرِیْضَ وَ یَشْهَدُ الْجَنَازَۃَ وَ یَرْکَبُ الْحِمَارَ وَ یُجِیْبُ دَعْوَۃَ الْعَبْدِ وَ کَانَ یَوْمَ بَنِیْ قُرَیْظَۃَ عَلٰی حِمَارٍ مَخْطُوْمٍ بِحَبْلٍ مِنْ لِیْفٍ عَلَیْہِ اِکَافٌ مِنْ لِیْفٍ ۔

✧✧ ''حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں' نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم بیماروں کی عیادت کیا کرتے تھے۔ جنازے میں

Marfat.com

شریک ہوا کرتے تھے گدھے پر سوار ہو جایا کرتے تھے۔ غلام کی دعوت قبول کر لیا کرتے تھے۔ غزوہ بنو قریظہ کے دن آپ ایک گدھے پر سوار تھے جس کی لگام کھجور کی چھال سے بنی ہوئی تھی اور اس گدھے کے اوپر کھجور کی چھال سے بنی ہوئی زین موجود تھی۔

313- حَدَّثَنَا واصل بن عبد الاعلی الکوفی حَدَّثَنَا محمد بن فضیل عن الاعمش عَنْ اَنَسِ بْنِ مَالِكٍ قَالَ كَانَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَ سَلَّمَ يُدْعٰى اِلٰى خُبْزِ الشَّعِيْرِ وَالْاِهَالَةِ السَّنِخَةِ فَيُجِيْبُ وَلَقَدْ كَانَتْ كَانَ لَهٗ دِرْعٌ عِنْدَ يَهُوْدِيٍّ فَمَا وَجَدَ مَا يَفُكُّهَا حَتّٰى مَاتَ.

✧✧ انہی سے یہ روایت بھی منقول ہے' نبی اکرم ﷺ کو "جو" کی روٹی اور باسی سالن کی دعوت دی جاتی تھی تو آپ قبول کر لیا کرتے تھے۔ نبی اکرم ﷺ کی زرہ ایک یہودی کے پاس رہن کے طور پر رکھی ہوئی تھی آپ کے پاس اتنی رقم نہیں تھی کہ آپ اسے چھڑوا لیتے یہاں تک کہ آپ کا وصال ہو گیا۔

314- حَدَّثَنَا محمود بن غیلان حَدَّثَنَا اَبُوْ دَاوُدَ الحضری عن سفیان عن الربیع بن صبیع عَنْ يَزِيْدَ بن ابان عَنْ اَنَسِ بْنِ مَالِكٍ قَالَ حَجَّ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَ سَلَّمَ عَلٰى رَحْلٍ رَثٍّ وَعَلَيْهِ قَطِيْفَةٌ لَا تُسَاوِيْ اَرْبَعَةَ دَرَاهِمَ فَقَالَ اَللّٰهُمَّ اجْعَلْهُ حَجًّا لَا رِيَاءَ فِيْهِ وَلَا سُمْعَةَ.

✧✧ حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں' نبی اکرم ﷺ نے پرانے پالان کے اوپر (سوار ہو کے سفر کر کے) حج کیا ہے جس پر ایک کمبل موجود تھا جس کی قیمت چار درہم بھی نہیں تھی۔ نبی اکرم ﷺ نے دعا کی۔

"اے اللہ! اسے ایسا حج بنا دے جس میں کوئی دکھاوا اور ریا کاری نہ ہو"

315- حَدَّثَنَا عَبْدُ اللّٰهِ بْن عبد الرحمٰن حَدَّثَنَا عفان حَدَّثَنَا حماد بن سَلَمَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ عن حمید عن انس قَالَ لَمْ يَكُنْ شَخْصٌ اَحَبَّ اِلَيْهِمْ مِنْ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَ سَلَّمَ قَالَ وَكَانُوْا اِذَا رَاَوْهُ لَمْ يَقُوْمُوْا لِمَا يَعْلَمُوْنَ مِنْ كَرَاهِيَتِهٖ لِذٰلِكَ.

✧✧ حضرت انس رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں' صحابہ کرام رضی اللہ عنہم کے نزدیک کوئی بھی شخص نبی اکرم ﷺ سے زیادہ محبوب نہیں تھا لیکن جب صحابہ کرام رضی اللہ عنہم نبی اکرم ﷺ کو دیکھا کرتے تھے تو آپ کے لئے کھڑے نہیں ہوا کرتے تھے کیونکہ انہیں پتہ تھا کہ نبی اکرم ﷺ کو یہ بات ناپسند ہے۔

316- حَدَّثَنَا سفین وکیع حَدَّثَنَا جمیع ابن عمر بن عبد الرحمٰن العجلی حدثنی رجل من بنی تمیم من ولد اَبِیْ ھالة زوج خدیجة یکنی ابا عبد اللہ عن ابن اَبِیْ ھالة عن الحسن بن علی رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمَا قَالَ سَئَلْتُ خَالِيْ هِنْدَ بْنَ اَبِيْ هَالَةَ وَ كَانَ وَصَّافًا عَنْ حِلْيَةِ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَ سَلَّمَ وَ اَنَا اَشْتَهِيْ اَنْ يَصِفَ لِيْ مِنْهَا شَيْئًا فَقَالَ كَانَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَ سَلَّمَ فَخْمًا مُفَخَّمًا يَتَلَأْلَأُ وَجْهُهٗ تَلَأْلُؤَ الْقَمَرِ لَيْلَةَ الْبَدْرِ فَذَكَرَ الْحَدِيْثَ بِطُوْلِهٖ قَالَ الْحَسَنُ فَكَتَمْتُهَا الْحُسَيْنَ زَمَانًا ثُمَّ حَدَّثْتُهٗ فَوَجَدْتُهٗ قَدْ سَبَقَنِيْ اِلَيْهِ فَسَاَلَهٗ عَمَّا سَاَلْتُهٗ عَنْهُ وَوَجَدْتُهٗ قَدْ سَاَلَ اَبَاهُ عَنْ مَدْخَلِهٖ وَ عَنْ مَخْرَجِهٖ وَشَكْلِهٖ فَلَمْ يَدَعْ مِنْهُ شَيْئًا قَالَ الْحُسَيْنُ

Marfat.com

فَسَأَلْتُ اَبِیْ عَنْ دُخُوْلِ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَ سَلَّمَ فَقَالَ کَانَ اِذَا اَوٰی اِلٰی مَنْزِلِهٖ جَزَّءَ دُخُوْلَهٗ ثَلٰثَةَ اَجْزَاءٍ جُزْءً لِلّٰهِ عَزَّوَجَلَّ وَجُزْءً لِاَهْلِهٖ وَ جُزْءً لِنَفْسِهٖ ثُمَّ جَزَّءَ جُزْءَهٗ بَيْنَهٗ وَ بَيْنَ النَّاسِ فَيَرُدُّ ذٰلِكَ بِالْخَاصَّةِ عَلَی الْعَامَّةِ وَلَا يَدَّخِرُ عَنْهُمْ شَيْئًا وَّكَانَ مِنْ سِيْرَتِهٖ فِيْ جُزْءِ الْاُمَّةِ اِيْثَارُ اَهْلِ الْفَضْلِ بِاِذْنِهٖ وَ قَسْمُهٗ عَلٰی قَدْرِ فَضْلِهِمْ فِی الدِّيْنِ فَمِنْهُمْ ذُوالْحَاجَةِ وَ مِنْهُمْ ذُوالْحَاجَةِ وَ مِنْهُمْ ذُوالْحَاجَتَيْنِ وَ مِنْهُمْ ذُوالْحَوَائِجِ فَيَتَشَاغَلُ بِهِمْ وَ يُشْغِلُهُمْ فِيْمَا يُصْلِحُهُمْ وَالْاُمَّةَ مِنْ مُسْئَلَتِهِمْ عَنْهُ وَ اِخْبَارِهِمْ بِالَّذِيْ يَنْبَغِيْ لَهُمْ وَ يَقُوْلُ لِيُبَلِّغِ الشَّاهِدُ مِنْكُمُ الْغَائِبَ وَاَبْلِغُوْنِيْ حَاجَةَ مَنْ لَا يَسْتَطِيْعُ اِبْلَاغَهَا فَاِنَّهٗ مَنْ اَبْلَغَ سُلْطَانًا حَاجَةَ مَنْ لَا يَسْتَطِيْعُ اِبْلَاغَهَا ثَبَّتَ اللّٰهُ قَدَمَيْهِ يَوْمَ الْقِيٰمَةِ وَلَا يُذْكَرُ عِنْدَهٗ اِلَّا ذٰلِكَ وَلَا يُقْبَلُ مِنْ اَحَدٍ غَيْرَهٗ يَدْخُلُوْنَ رُوَّادًا وَّلَا يَفْتَرِقُوْنَ اِلَّا عَنْ ذَوَاقٍ وَ يَخْرُجُوْنَ اَدِلَّةً يَعْنِيْ عَلَی الْخَيْرِ قَالَ فَسَاَلْتُهٗ عَنْ مَخْرَجِهٖ كَيْفَ كَانَ يَصْنَعُ فِيْهِ قَالَ كَانَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَيْهِ وَ سَلَّمَ يَخْزُنُ لِسَانَهٗ اِلَّا فِيْمَا يَعْنِيْهِ وَ يُؤَلِّفُهُمْ وَلَا يُنَفِّرُهُمْ وَ يُكْرِمُ كَرِيْمَ كُلِّ قَوْمٍ وَيُوَلِّيْهِ عَلَيْهِمْ وَيُحَذِّرُ النَّاسَ وَ يَحْتَرِسُ مِنْهُمْ مِنْ غَيْرِ اَنْ يَّطْوِيَ عَلٰی اَحَدٍ مِنْهُ بِشْرَهٗ وَلَا خُلُقَهٗ وَ يَتَفَقَّدُ اَصْحَابَهٗ وَ يَسْئَلُ النَّاسَ عَمَّا فِی النَّاسِ وَ يُحَسِّنُ الْحَسَنَ وَ يُقَوِّيْهِ وَ يُقَبِّحُ الْقَبِيْحَ وَ يُوَهِّيْهِ مُعْتَدِلَ الْاَمْرِ غَيْرَ مُخْتَلِفٍ وَلَا يَغْفُلُ مَخَافَةَ اَنْ يَغْفُلُوْا اَوْيَمَلُّوْا لِكُلِّ حَالٍ عِنْدَهٗ عَتَادٌ لَّا يُقَصِّرُ عَنِ الْحَقِّ وَلَا يُجَاوِزُهُ الَّذِيْنَ يَلُوْنَهٗ مِنَ النَّاسِ خِيَارُهُمْ اَفْضَلُهُمْ عِنْدَهٗ اَعَمُّهُمْ نَصِيْحَةً وَاَعْظَمُهُمْ عِنْدَهٗ مَنْزِلَةً اَحْسَنُهُمْ مُوَاسَاةً وَ مُؤَازَرَةً قَالَ فَسَاَلْتُهٗ عَنْ مَجْلِسِهٖ فَقَالَ كَانَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَيْهِ وَ سَلَّمَ لَا يَقُوْمُ وَلَايَجْلِسُ اِلَّا عَلٰی ذِكْرٍ وَاِذَا انْتَهٰی اِلٰی قَوْمٍ جَلَسَ حَيْثُ يَنْتَهِيْ بِهِ الْمَجْلِسُ وَيَاْمُرُ بِذٰلِكَ يُعْطِيْ كُلَّ جُلَسَائِهٖ بِنَصِيْبِهٖ لَا يَحْسَبُ جَلِيْسُهٗ اَنَّ اَحَدًا اَكْرَمُ عَلَيْهِ مِنْهُ مَنْ جَالَسَهٗ اَوْفَاوَضَهٗ فِيْ حَاجَةٍ صَابَرَهٗ حَتّٰی يَكُوْنَ هُوَ الْمُنْصَرِفُ وَ مَنْ سَاَلَهٗ حَاجَةً لَّمْ يَرُدَّهٗ اِلَّا بِهَا اَوْ بِمَيْسُوْرٍ مِنَ الْقَوْلِ قَدْوَسِعَ النَّاسَ بَسْطُهٗ وَ خُلُقُهٗ فَصَارَلَهُمْ اَبًا وَّصَارُوْا عِنْدَهٗ فِی الْحَقِّ سَوَاءً مَجْلِسُهٗ مَجْلِسُ عِلْمٍ وَ حَيَاءٍ وَصَبْرٍ وَاَمَانَةٍ لَا تُرْفَعُ فِيْهِ الْاَصْوَاتُ وَلَا تُؤْبَنُ فِيْهِ الْحُرَمُ وَلَا تُنْثٰی فَلَتَاتُهٗ مُتَعَادِلِيْنَ يَتَفَاضَلُوْنَ فِيْهِ بِالتَّقْوٰی مُتَوَاضِعِيْنَ يُوَقِّرُوْنَ فِيْهِ الْكَبِيْرَ وَ يَرْحَمُوْنَ فِيْهِ الصَّغِيْرَ وَ يُؤْثِرُوْنَ ذَالْحَاجَةِ وَ يَحْفَظُوْنَ الْغَرِيْبَ .

✧✧ امام حسن بن علی رضی اللہ عنہما بیان کرتے ہیں' میں نے اپنے ماموں حضرت ہند بن ابی ہالہ رضی اللہ عنہ سے دریافت کیا: وہ نبی اکرم ﷺ کا حلیہ مبارک بڑی وضاحت سے بیان کیا کرتے تھے اور میری یہ خواہش تھی کہ وہ اس میں سے کچھ میرے سامنے بیان کریں تو انہوں نے بتایا:

نبی اکرم ﷺ بڑے معزز اور زبردست شخصیت کے مالک تھے۔ آپ کا چہرۂ مبارک یوں چمکتا تھا جیسے چودھویں رات کا چاند چمکتا ہے۔ اس کے بعد انہوں نے وہ حدیث پوری تفصیل کے ساتھ ذکر کی ہے۔ امام حسن رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں' میں نے ایک عرصے تک حسین رضی اللہ عنہ سے اس حدیث کو چھپا کر رکھا۔ پھر میں نے یہ حدیث انہیں سنائی تو مجھے پتہ چلا کہ مجھ سے پہلے وہ اس حدیث کو حاصل کر چکے ہیں۔ انہوں نے ماموں سے وہی سوال کیا تھا جو میں نے ان سے کیا تھا پھر مجھے پتہ چلا حسین رضی اللہ عنہ نے اپنے والد

Marfat.com

(حضرت علی رضی اللہ عنہ) سے نبی اکرم ﷺ کے اندر اور باہر کے معاملات اور شکل وصورت کے بارے میں بھی دریافت کیا تو انہوں نے اس میں سے کوئی چیز بھی نہیں چھوڑی۔ امام حسین رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں' میں نے اپنے والد (حضرت علی رضی اللہ عنہ) سے نبی اکرم ﷺ کے گھر کے بارے میں دریافت کیا تو انہوں نے بتایا:

جب نبی اکرم ﷺ گھر تشریف لے جایا کرتے تھے تو آپ گھر کے وقت کو تین حصوں میں تقسیم کرتے تھے ایک حصہ اللہ تعالیٰ کے لئے تھا، ایک حصہ آپ کے گھر والوں کے لئے تھا اور ایک حصہ آپ کی اپنی ذات کے لئے تھا۔ پھر آپ اس مخصوص حصے کو اپنے اور لوگوں کے درمیان تقسیم کر دیتے تھے۔ آپ مخصوص لوگوں کے ذریعے عام لوگوں تک اپنے فیض کو پہنچایا کرتے تھے اور ان میں سے کوئی بھی چیز اپنے پاس سنبھال کر نہیں رکھتے تھے۔ لوگوں کے ساتھ مخصوص اپنے حصے میں آپ کا طریقہ کار یہ تھا کہ آپ پہلے اہل فضل کو اندر آنے کی اجازت دیتے تھے اور دین میں ان کی فضیلت کے مطابق انہیں وقت دیا کرتے تھے۔ ان میں سے کسی شخص کی ایک ضرورت ہوتی کسی کی دو ضرورتیں ہوتی تھیں کسی کی زیادہ ضرورتیں ہوتی تھیں۔ آپ ان کی تکمیل میں مشغول رہتے تھے اور انہیں بھی ان معاملات میں مشغول رکھتے تھے جو ان کے اور دوسرے لوگوں کی بہتری کے لئے ہوتے تھے۔ آپ ان سے اس بارے میں دریافت کیا کرتے تھے انہیں اس بارے میں بتایا کرتے تھے کہ ان کے لئے کیا مناسب ہے۔

آپ فرمایا کرتے تھے: ''تم میں سے موجود شخص غیر موجود شخص تک اس کی تبلیغ کر دے اور جو شخص اپنی ضرورت مجھ تک نہیں پہنچا سکتا تم لوگ اس کی ضرورت مجھ تک پہنچاؤ۔ جو شخص حاکم کے پاس اس شخص کی ضرورت پہنچائے جسے وہ شخص خود نہیں پہنچا سکتا تو اللہ تعالیٰ قیامت کے دن اس کے دونوں پاؤں کو ثابت قدم رکھے گا''۔

آپ کے سامنے صرف ضروریات کا تذکرہ کیا جاتا تھا۔ اس کے علاوہ آپ کسی چیز کو قبول نہیں کرتے تھے۔ لوگ آپ کے پاس علم کے حصول کے لئے آیا کرتے تھے اور جب کوئی آپ کے پاس سے جب اٹھ کر جاتا تھا تو اس کا پیٹ سیر ہو جایا کرتا تھا اور وہ جب نکلتے تھے تو وہ بھلائی کے رہنما بن چکے ہوتے تھے۔

امام حسین رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں' میں نے حضرت علی رضی اللہ عنہ سے نبی اکرم ﷺ کے باہر کے معاملات کے بارے میں دریافت کیا: آپ وہاں کیا کیا کرتے تھے تو انہوں نے بتایا:

نبی اکرم ﷺ اپنی زبان کو صرف ضروری باتوں کے لئے استعمال کیا کرتے تھے۔ آپ لوگوں کی تالیف قلب کرتے تھے۔ انہیں متنفر نہیں کرتے، آپ ہر قوم کے معزز شخص کا احترام کرتے تھے اور اسے ان کا نگران مقرر کرتے تھے۔ آپ لوگوں کو (برے کاموں سے بچنے کی) تلقین کرتے تھے اور خود ان سے محفوظ رہتے تھے۔ آپ نے کبھی بھی کسی شخص کے ساتھ بدمزاجی کا مظاہرہ نہیں کیا۔ (راوی کو شک ہے شاید یہ الفاظ ہیں) آپ ہر ایک کے ساتھ خندہ پیشانی اور اچھے اخلاق سے پیش آتے تھے۔ آپ اپنے ساتھیوں میں سے کسی کو غیر موجود پاتے تو لوگوں سے اس کے معاملات کے بارے میں دریافت کرتے تھے۔ آپ اچھائی کو اچھائی قرار دیتے تھے اور اس کی تائید کیا کرتے تھے اور برائی کی مذمت کرتے تھے اور اسے برا قرار دیتے تھے۔

آپ معاملات میں میانہ روی اختیار کرتے تھے۔ اختلاف نہیں کیا کرتے تھے اور غافل نہیں ہوتے تھے۔ اس اندیشے کے

Marfat.com

تحت کہ کہیں لوگ غفلت کا شکار نہ ہو جائیں یا اکتاہٹ کا شکار نہ ہو جائیں۔

آپ کے پاس ہر صورت حال کی تیاری موجود ہوتی تھی۔ آپ حق سے پیچھے نہیں رہتے تھے اور اس سے تجاوز بھی نہیں کرتے تھے۔ آپ کے پاس جو لوگ ہوتے تھے وہ بہتر لوگ تھے۔ ان میں سے آپ کے نزدیک سب سے زیادہ فضیلت وہ شخص رکھتا تھا جو سب سے زیادہ خیر خواہ ہو اور آپ کے نزدیک سب سے زیادہ قدر و منزلت اس شخص کی تھی جو دوسروں کے ساتھ سب سے اچھا برتاؤ کرتا تھا۔

امام حسین رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں' میں نے ان سے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کی محفل کے بارے میں دریافت کیا تو انہوں نے بتایا: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم جب بھی اٹھتے بیٹھتے تھے تو اللہ تعالیٰ کا ذکر کیا کرتے تھے۔ جب آپ کچھ لوگوں کے پاس تشریف لاتے تو وہیں بیٹھ جاتے جہاں محفل ختم ہو رہی ہوتی تھی اور اس بات کا حکم بھی دیا کرتے تھے۔ آپ محفل کے تمام شرکاء کو ان کا حصہ دیا کرتے تھے۔ آپ کا ہر شریک یہ سمجھتا تھا کہ اس سے زیادہ معزز آپ کے نزدیک کوئی نہیں ہے جو شخص آپ کے ساتھ بیٹھتا یا اپنے معاملے کو آپ کے سپرد کرتا تو آپ اس کے ساتھ رہتے یہاں تک کہ وہ خود آپ کے پاس سے اٹھ کر چلا جاتا۔

جو شخص آپ سے اپنی حاجت کے بارے میں مانگتا آپ اسے واپس نہیں کرتے تھے۔ اس کی حاجت پوری کر دیتے تھے یا نرمی سے جواب دیتے تھے۔ آپ نے لوگوں کے لئے اپنی مہربانی اور اخلاق کو وسیع کیا ہوا تھا۔ آپ ان کے لئے والد کی طرح مہربان تھے اور حق کے معاملے میں سب لوگ آپ کے لئے برابر حیثیت رکھتے تھے۔ آپ کی محفل بردباری، حیاء، صبر امانت پر مشتمل ہوتی تھی۔ اس میں آوازیں بلند نہیں ہوتی تھیں۔ اس میں قابل احترام چیزوں کی مزاحمت نہیں ہوتی تھی اور غلطیوں کا تذکرہ نہیں ہوتا تھا۔ لوگ ایک دوسرے کے برابر سمجھے جاتے تھے البتہ تقویٰ کے اعتبار سے وہ ایک دوسرے سے زیادہ فضیلت والے سمجھے جاتے تھے۔ وہ سب انکساری اختیار کرتے تھے۔ اس محفل میں بڑوں کی تعظیم کی جاتی تھی۔ چھوٹوں پر رحم کیا جاتا تھا اور ضرورت مندوں کے لئے ایثار کیا جاتا تھا اور اجنبی شخص کے حقوق کا خیال رکھا جاتا تھا۔

317- حَدَّثَنَا محمد بن عَبْدُ اللّٰهِ بْن بزيع حَدَّثَنَا بشر بن المفضل حَدَّثَنَا سعيد عن قتادة عَنْ اَنَسِ بْنِ مَالِكٍ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَ سَلَّمَ لَوْاُهْدِيَ اِلَيَّ كُرَاعٌ لَقَبِلْتُ وَلَوْ دُعِيْتُ عَلَيْهِ لَا جَبْتُ ۔

✧✧ حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں' نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا ہے: اگر مجھے ایک پایہ تحفے کے طور پر دیا جائے تو میں اسے قبول کرلوں گا اور اگر مجھے ایک پائے کی دعوت دی جائے تو میں اسے قبول کروں گا۔

318- حَدَّثَنَا محمد بن بشار حَدَّثَنَا عبد الرحمٰن حَدَّثَنَا سفيٰن عن محمد بن المنكدر عن جابر قَالَ جَاءَ نِيْ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَ سَلَّمَ لَيْسَ بِرَاكِبِ بَغْلٍ وَلَا بِرْذَوْنٍ ۔

✧✧ حضرت جابر رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں' نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم میرے پاس تشریف لائے آپ کسی خچر یا گھوڑے پر سوار نہیں تھے۔

319- حَدَّثَنَا عَبْدُ اللّٰهِ بْن عبد الرحمٰن حَدَّثَنَا اَبُوْ نعيم حدثنا يحيٰى بن اَبِيْ الهيثم العطار قَالَ سَمِعْتُ يوسف بن عَبْدُ اللّٰهِ بْن سلام قَالَ سَمَّانِيْ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَ سَلَّمَ يُوْسُفَ وَ اَقْعَدَنِيْ فِيْ حَجْرِهٖ وَ

Marfat.com

مَسَحَ عَلٰی رَأسِی ۔

✧✧ حضرت یوسف بن عبداللہ بن سلام رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں' نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے میرا نام یوسف رکھا آپ نے مجھے اپنی گود میں بٹھایا اور میرے سر پر ہاتھ پھیرا۔

320–حد ثنا اسحٰق بن منصور حَدَّثَنَا ابوداؤد الطیالسی انبانا الربیع و ھو ابن صبیع حَدَّثَنَا یزید الرقاشی عَنْ اَنَسِ بْنِ مَالِكٍ اَنَّ النَّبِیَّ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَ سَلَّمَ حَجَّ عَلٰی رَحْلٍ رَثٍّ وَ قَطِیْفَةٍ كُنَّا نَرٰی ثَمَنَهَا اَرْبَعَةَ دَرَاهِمَ فَلَمَّا اسْتَوَتْ بِهٖ رَاحِلَتُهٗ قَالَ لَبَّیْكَ بِحَجَّةٍ لَا سُمْعَةَ فِیْهَا وَلَا رِیَاءَ

✧✧ حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں' نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ایک پرانے پالان کے اوپر اور ایک ایسے کمبل کے اوپر بیٹھ کر حج کیا ہے جس کی قیمت ہمارے نزدیک چار درہم تھی جب آپ کی سواری کھڑی ہوگئی تو آپ نے فرمایا: میں ایسے حج کی نیت کرتا ہوں جس میں کوئی دکھاوا یا ریاکاری نہ ہو۔

321– حَدَّثَنَا اسحٰق حَدَّثَنَا عبد الرزاق حَدَّثَنَا معمر عن ثابت البنانی و عاصم الاحول عَنْ اَنَسِ بْنِ مَالِكٍ ان رجلا خَیَّاطًا دَعَا رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَ سَلَّمَ فَقَرَّبَ لَهٗ ثَرِیْدًا عَلَیْهِ دُبَّاءٌ وَكَانَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَ سَلَّمَ یَاْخُذُ الدُّبَّاءَ وَكَانَ یُحِبُّ الدُّبَّاءَ قَالَ ثَابِتٌ فَسَمِعْتُ اَنَسًا یَقُوْلُ فَمَا صُنِعَ لِیْ طَعَامٌ اَقْدِرُ عَلٰی اَنْ یُّصْنَعَ فِیْهِ دُبَّاءٌ اِلَّا صُنِعَ ۔

✧✧ انہی سے یہ روایت بھی منقول ہے' ایک درزی نے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کی دعوت کی اس نے آپ کے سامنے ثرید رکھا جس میں کدو موجود تھے۔ حضرت انس رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں' نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کدو لینے لگے آپ کو کدو پسند تھے۔

حضرت ثابت رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں' میں نے حضرت انس رضی اللہ عنہ کو یہ بیان کرتے ہوئے سنا ہے' جب بھی میرے لئے کھانا تیار کیا جاتا ہے اور میرے پاس گنجائش ہو کہ اس میں کدو ڈالے جا سکیں تو میں وہ بنوالیتا ہوں۔

322– حَدَّثَنَا محمد بن اسماعیل حَدَّثَنَا عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ صالح حدثنی معاویة ابن صالح عن یحیٰی بن سعید عن عمرة قَالَتْ قِیْلَ لِعَآئِشَةَ مَاذَا كَانَ یَعْمَلُ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَ سَلَّمَ فِیْ بَیْتِهٖ قَالَتْ كَانَ بَشَرًا مِنَ الْبَشَرِ یَفْلِیْ ثَوْبَهٗ وَ یَحْلِبُ شَاتَهٗ وَ یَخْدِمُ نَفْسَهٗ ۔

✧✧ حضرت عمرہ رضی اللہ عنہا بیان کرتی ہیں' سیدہ عائشہ رضی اللہ عنہا سے دریافت کیا گیا' نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم گھر میں کیا کام کیا کرتے تھے۔ انہوں نے جواب دیا: عام لوگوں کی طرح آپ اپنے کپڑے ٹھیک کر لیتے تھے۔ بکری کا دودھ دوہ لیتے تھے اور خود اپنے کام کر لیا کرتے تھے۔

مسکین کی فضیلت کا بیان

حضرت انس رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے یہ دعا فرمائی۔ "اے اللہ مجھ کو مسکین بنا کر زندہ رکھ، مسکینی ہی کی حالت میں مجھے موت دے اور مسکینوں ہی کے زمرہ میں میرا حشر فرما"۔ حضرت عائشہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا نے حضور

Marfat.com

صلی اللہ علیہ وسلم کو یہ دعا فرماتے ہوئے سنا تو کہنے لگیں کہ یا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم آپ صلی اللہ علیہ وسلم ایسی دعا کیوں کرتے ہیں؟ حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا۔ اس لئے کہ مساکین اپنے دوسرے فضائل وخصوصیات اور حسن اخلاق و کردار کی وجہ سے آخرت کی سعادتوں اور نعمتوں سے تو بہرہ ور رہوں ہی گے لیکن اس سے قطع نظران کی سب سے بڑی فضیلت یہ ہے کہ وہ دولتمندوں سے چالیس سال پہلے جنت میں داخل ہوں گے! دیکھو عائشہ! کسی مسکین کو اپنے دروازہ سے ناامید نہ جانے دینا بلکہ ہر حالت میں اس کے ساتھ احسان اور حسن سلوک کرنا اگرچہ اس کو دینے کے لئے تمہارے پاس کھجور کا ایک ٹکڑا ہی کیوں نہ ہو عائشہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا اپنے دل میں مسکینوں کی محبت رکھو اور ان کو اپنی مجلسوں اور محفلوں کی قربت سے نوازو یعنی ان کو حقیر کمتر جان کر اپنے یہاں آنے جانے سے مت روکو اگر تم ایسا کرو گی تو اللہ تعالیٰ قیامت کے دن اپنی قربت سے نوازے گا کیونکہ فقراء ومساکین کے ساتھ محبت ہمدردی کا برتاؤ کرنا اور ان کو اپنے قریب آنے دینا اللہ تعالیٰ کی قربت حاصل ہونے کا ذریعہ ہے۔ ترمذی، بیہقی اور ابن ماجہ نے اس روایت کو حضرت ابوسعید رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے صرف زمرۃ المساکین تک نقل کیا ہے (یعنی ان کی روایت میں حضرت عائشہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا کا سوال وجواب اور حدیث کے باقی جملے نہیں ہیں)۔ (مشکوۃ شریف: جلد چہارم: حدیث نمبر 1169)

مسکین "لفظ مسکنت سے نکلا ہے جس کے معنی تواضع کمزوری اور مفلسی کے ہیں۔ ویسے یہ لفظوں سکون اور سکینۃ سے بھی مشتق قرار دیا جاسکتا ہے، جس کے معنی وقار، اطمینان اور تقدیر الٰہی کے اقرار وقبول کے ہیں اور یہ بات پہلے گزر چکی ہے کہ شرعی اصطلاح میں مسکین اس شخص کو کہتے ہیں جس کے پاس کچھ نہ ہو یا جس کے پاس اتنا نہ ہو جو اس کے اہل وعیال کی ضروریات زندگی کو پورا کر سکے۔ مذکورہ بالا ارشاد گرامی میں امت کے لئے یہ تعلیم وتلقین ہے کہ فقراء ومساکین کی فضیلت کو پہچانا جائے، ان کے ساتھ محبت و ہمدردی کا برتاؤ کیا جائے اور ان کے ساتھ ہم نشینی وقربت اختیار کی جائے تا کہ ان کی برکت مسلمانوں کو پہنچے۔ نیز اس حدیث میں فقراء ومساکین کے لئے یہ بڑی تسلی پوشیدہ ہے کہ وہ اپنے حالات کی تنگی وسختی سے بددل و مایوس نہ ہوں بلکہ اپنے ان بلند درجات سے آگاہ ہو جائیں جو اللہ تعالیٰ نے ان کے لئے اس فانی دنیا کی زوال پذیر نعمتوں اور لذتوں سے محرومی کے عوض ہمیشہ ہمیشہ باقی رہنے والے جہاں یعنی آخرت کی زندگی کے لئے عطا فرما دیئے ہیں۔ رہی یہ بات کہ حضور صلی اللہ علیہ وسلم کا اپنے حق میں "مسکین" بننے کی دعا کرنا کیا مفہوم رکھتا تھا۔

تو اس بارے میں یہ کہنا مناسب ہے کہ اس دعا سے حضور صلی اللہ علیہ وسلم کی مراد یہ تھی کہ اللہ تعالیٰ آپ صلی اللہ علیہ وسلم کو بس اتنی روزی دے جو گزارہ کے بقدر ہو اور جس سے زندگی کا وجود باقی رہے، نیز آپ کو دنیاوی مال ودولت اور اس کی نعمتوں ولذتوں میں مشغول نہ کرے، کیونکہ مال ودولت کی کثرت مقربین کے حق میں سخت وبال کا درجہ رکھتی ہے۔ منقول ہے کہ ایک مسلمان بادشاہ کہیں جا رہا تھا کہ راستہ میں اس کا گزر فقراء وصالحین کی ایک جماعت پر ہوا، ان لوگوں نے بادشاہ کے تئیں کسی التفات کا اظہار نہیں کیا اور نہ اس کی طرف متوجہ ہوئے، بادشاہ کو یہ دیکھ کر بڑی حیرت ہوئی، اس نے پوچھا کہ تم کون لوگ ہو؟ انہوں نے جواب میں جو بات کہی اس کو یہاں نقل کرنا مقصود ہے، انہوں نے کہا" ہم وہ لوگ ہیں کہ جن کے ساتھ محبت، ترک دنیا کا سبب ہے اور جن کے ساتھ عداوت ترک عقبی کا سبب ہے" بادشاہ نے یہ جواب سنا تو ان سے دار و گیر کئے بغیر آگے بڑھ گیا اور کہنے لگا کہ ہم نہ تمہاری محبت

Marfat.com

حاصل کر سکتے ہیں اور نہ تمہارے ساتھ عداوت رکھنے کی طاقت رکھتے ہیں۔ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کا اپنے حق میں مذکورہ دعا فرمانا اور پھر حضرت عائشہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا کے پوچھنے پر اس دعا کی یہ توجیہ فرمانا کہ میرا مقصد وہ فضل وشرف حاصل کرنا ہے جو قیامت کے دن فقراء کو حاصل ہوگا وہ دولتمندوں سے چالیس سال پہلے جنت میں داخل ہوں گے، یہ وہم پیدا کرتا ہے کہ فقراء بلا استثناء تمام دولتمندوں سے پہلے جنت میں جائیں گے خواہ وہ دولتمند انبیاء ہی کیوں نہ ہوں۔

لیکن اس سلسلہ میں زیادہ قوی بات یہ ہے کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی مذکورہ دعا اور اس کی توجیہہ میں مذکورہ ارشاد کا اصل مقصد ایک تو محض فقراء ومساکین کے فضل وشرف کو ظاہر کرنا ہے اور دوسرے اپنی اس طلب وخواہش کو ظاہر کرنا ہے کہ مجھے تمام انبیاء سے پہلے جنت میں داخل ہونے کی سعادت حاصل ہو خواہ وہ انبیاء دولتمند ہوں یا فقراء پس حضور صلی اللہ علیہ وسلم کا اپنے بارے میں فقر وفاقہ کی زندگی کی دعا کرنا فقراء غیر انبیاء سے پیچھے رہ جانے کے خوف سے نہیں بلکہ ان انبیاء سے پیچھے رہ جانے کے خوف کی بناء پر تھا جن کی زندگی فقر وفاقہ سے معمور تھی! اس وضاحت سے مذکورہ بالا وہم محل نظر ہو جاتا ہے۔ **یا عائشہ الا تردی المسکین** الخ (عائشہ کسی مسکین کو اپنے دروازہ سے ناامید نہ جانے دینا) کے ذریعہ حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے حضرت عائشہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا کو یہ نصیحت فرمائی کہ جو مسکین وفقیر تمہارے پاس اپنی حاجت لے کر آئے اس کو کمتر وحقیر نہ جانو اور اس کو بے مراد واپس نہ کرو، بلکہ اس کے ساتھ محبت ونرمی سے پیش آؤ، ان کی حالت پر رحم کھاؤ اور جو کچھ میسر ہو اس کے دامن مراد میں ڈال دو، خواہ وہ کتنی ہی کمتر چیز کیوں نہ ہو اور اگر تمہارے پاس ایسی کوئی بھی چیز نہ ہو جس کے ذریعہ تم اس کا سوال پورا کر سکو تو اس صورت میں نہایت نرمی وبھلائی کے ساتھ معذرت کرو اور اس کو اچھے انداز میں واپس کرو۔

ابوالشیخ اور بیہقی نے حضرت عطاء بن ابی رباح سے نقل کیا ہے انہوں نے مشہور صحابی حضرت ابوسعید رضی اللہ تعالیٰ عنہ کو یہ فرماتے ہوئے سنا کہ لوگو! تمہاری تنگدستی وناداری تمہیں اس بات پر نہ اکسانے پائے کہ تم اپنی روزی ناجائز وسائل وذرائع سے حاصل کرنے کی طلب رکھنے لگو، (یعنی اگر اللہ نے تمہیں تنگدستی وناداری میں مبتلا کیا تو تم اپنی اس حالت پر صابر وشاکر رہ کر عزم و حوصلہ اور کردار کی پختگی کے ساتھ معاشی شدائد کا مقابلہ کرو، ایسا نہ ہو کہ روزی حاصل کرنے کے لئے ایسے ذرائع اختیار کرو جو شرع احکام کے خلاف اور انسانی اخلاق وکردار کی عظمت کے منافی ہیں) کیونکہ میں نے رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم کو اپنے بارے میں یہ دعا فرماتے سنا ہے کہ "اے اللہ! تو مجھے فقر وناداری کی حالت میں موت دے، دولتمندی کی حالت میں موت نہ دے اور میرا حشر مسکینوں کے زمرہ میں فرما" پس یقیناً سب سے بڑا بدبخت وہ شخص ہے جو دنیا کے فقر وافلاس کا بھی شکار ہو اور آخرت کے عذاب کا بھی مستوجب قرار پائے (یعنی جو شخص فقر وافلاس کی سختیوں سے گھبرا کر ناجائز طور پر اپنی روزی حاصل کرنے کی کوشش کرے گا اس سے بڑا بدنصیب اور کون ہو سکتا ہے کہ وہ اپنے فقر وافلاس کی وجہ سے دنیا کی نعمتوں سے بھی محروم رہا اور حصول معاش کی راہ میں حرام ناجائز امور کا ارتکاب کرنے کی وجہ سے آخرت کے عذاب کا بھی مستوجب قرار پایا۔

ملا علی قاری رحمہ اللہ نے اس روایت کو نقل کرنے کے بعد لکھا ہے کہ "میں تو یہاں تک کہتا ہوں کہ اگر اس ارشاد گرامی کے علاوہ کوئی اور دلیل نہ بھی ہوتی تو یہی حدیث اس بات کو ثابت کرنے کے لئے کافی تھی کہ صبر کرنے والا فقیر ومسکین، شکر گزار دولت

Marfat.com

مند سے افضل ہے۔ نیز ملاعلی قاری رحمہ اللہ نے اس موقع پر ان دو حدیثوں کا بھی ذکر کیا ہے جو فقر و ناداری کے سلسلہ میں عوام میں بہت مشہور ہیں، ان میں سے ایک حدیث (الفقر فخری وبه افتخر) ہے ملاعلی قاری نے لکھا ہے کہ حفاظ جیسے علامہ عسقلانی وغیرہ نے صراحت کی ہے کہ یہ حدیث بالکل بے اصل ہے اور اس کی کوئی سند نہیں ہے۔ دوسری حدیث کادالفقران یکون کفرا ہے اس کے بارے میں محدثین نے وضاحت کی ہے کہ یہ حدیث اول تو یقینی طور پر ضعیف ہے دوسرے اگر اس کو صحیح مان بھی لیا جائے تو اس کا محمول قلبی فقر و افلاس ہے جو جزع و فزع، شکوہ شکایت، قضاو قدر پر بے اطمینانی اور اللہ کی بنائی ہوئی قسمت پر اعتراض کرنے کے باعث ہوتا ہے، ورنہ جہاں تک معاشی فقر و افلاس کا تعلق ہے تو وہ ایک ایسی چیز ہے جو اللہ کی طرف سے انہی بندوں کو نصیب ہوتی ہے جن کو وہ آخرت میں بلند درجات پر پہنچانا چاہتا ہے اس لئے ایک روایت میں فرمایا گیا ہے کہ الفقر شین عند الناس و زین عند اللہ یوم القیامہ (دیلمی) یعنی فقر و افلاس لوگوں کی نظر میں تو ایک عیب و برائی ہے لیکن قیامت کے دن اللہ تعالیٰ کے نزدیک زینت دینے والی چیز ہے۔

بَابُ مَاجَاءَ فِي خُلُقِ رَسُولِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَ سَلَّمَ

باب 48: نبی اکرم ﷺ کے اخلاق کے بارے میں جو کچھ منقول ہے

القلم:۴ میں فرمایا: بے شک آپ عظیم اخلاق پر فائز ہیں

خلق اور خلق کا معنی

خلق (خ پر زبر) کا معنی ہے: پیدا کرنا، عدم سے وجود میں لانا اور جسم کی ظاہری بناوٹ اور خلق (خ پر پیش) کا معنی ہے: انسان کی وہ جبلی اور طبعی صفات جن کا ادراک بصیرت سے کیا جاتا ہے۔ (المفردات ج ۱ ص ۲۱۰، مکتبہ نزار مصطفی، مکہ مکرمہ، ۱۴۱۸ھ)

حسن اخلاق کی تعلیم، تلقین اور تاکید کے متعلق احادیث

حضرت ابوذر (رضی اللہ عنہ) بان کرتے ہیں کہ رسول اللہ (صلی اللہ علیہ وسلم) نے فرمایا: تم جہاں کہیں بھی ہو اللہ سے ڈرتے رہو اور برا کام کرنے کے بعد نیک کام کرو جو اس برے کام کو مٹا دے، اور لوگوں کے ساتھ اچھے اخلاق کے ساتھ پیش آؤ۔

(سنن ترمذی رقم الحدیث: ۱۹۸۷ یہ حدیث حدیث صحیح ہے)

حضرت ابوالدرداء (رضی اللہ عنہ) بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ (صلی اللہ علیہ وسلم) نے فرمایا: قیامت کے دن مومن کے میزان میں اخلاق سے بڑھ کر کوئی چیز نہیں ہوگی اور اللہ تعالیٰ بد اخلاق شخص سے بغض رکھتا ہے۔

(سنن ترمذی رقم الحدیث: ۲۰۰۲، یہ حدیث حسن صحیح ہے۔ سنن ابوداؤد رقم الحدیث: ۴۷۹۹)

حضرت ابوالدرداء (رضی اللہ عنہ) بیان کرتے ہیں کہ میں نے رسول اللہ (صلی اللہ علیہ وسلم) کو یہ فرماتے ہوئے سنا ہے کہ اچھے اخلاق سے زیادہ وزنی کوئی چیز میزان میں نہیں رکھی جائے گی اور اچھے اخلاق والا نمازیوں اور روزہ داروں کے درجہ کو پالیتا

Marfat.com

ہے۔(سنن ترمذی رقم الحدیث:۲۰۰۳،اس حدیث کی سند صحیح ہے،الترغیب ج ۳ ص ۲۵۶،سنن ابوداؤد رقم الحدیث:۴۷۹۸،مسند احمد ج ۶ ص ۱۸۷)

حضرت ابو ہریرہ (رضی اللہ عنہ) بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ (صلی اللہ علیہ وسلم) سے سوال کیا گیا: وہ کون سا کام ہے جس کی وجہ سے زیادہ لوگ جنت میں داخل ہوں گے؟ آپ نے فرمایا: اللہ سے ڈرنا (تقویٰ) اور اچھے اخلاق، اور آپ سے سوال کیا گیا: وہ کون سے کام ہیں جن کی وجہ سے زیادہ لوگ دوزخ میں داخل ہوں گے؟ آپ نے فرمایا: منہ اور شرم گاہ (منہ اور شرم گاہ میں حرام چیز کو داخل کرنا)۔

(سنن ترمذی رقم الحدیث:۲۰۰۴،اس کی سند حسن ہے،سنن ابن ماجہ رقم الحدیث:۴۲۴۶،المستدرک ج ۴ ص ۳۲۴،مسند احمد ج ۲ ص ۲۹۱)

عبداللہ بن المبارک نے خلق حسن کی یہ تعریف کی، لوگوں سے ہنستے مسکراتے ہوئے خندہ پیشانی سے ملنا، نیکی کو پھیلانا اور برے کاموں سے باز رہنا۔(سنن ترمذی رقم الحدیث:۲۰۰۵)

حضرت جابر (رضی اللہ عنہ) بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ (صلی اللہ علیہ وسلم) نے فرمایا: قیامت کے دن مجھے تم میں سب سے زیادہ محبوب اور میری مجلس کے سب سے زیادہ قریب وہ شخص ہوگا جس کے اخلاق تم میں سب سے زیادہ اچھے ہوں گے اور قیامت کے دن میرے نزدیک تم میں سے زیادہ مبغوض اور میری مجلس سے سب سے زیادہ دور وہ شخص ہوگا جو متکبر ہوگا۔

(سنن ترمذی رقم الحدیث:۱۸،تاریخ بغداد ج ۴ ص ۶۳)

رسول اللہ (صلی اللہ علیہ وسلم) کے محاسن اور اخلاق کے متعلق احادیث اور آثار

(۱) نبی (صلی اللہ علیہ وسلم) کے خلق عظیم کی تفسیر میں حضرت ابن عباس (رضی اللہ عنہما) نے کہا: تمام ادیان میں آپ کا دین عظیم ہے اور آپ کے دین سے زیادہ اللہ تعالیٰ کو کوئی دین محبوب اور پسند نہیں ہے۔

(۲) ہشام بن عامر بیان کرتے ہیں کہ میں نے حضرت عائشہ (رضی اللہ عنہا) سے کہا: اے ام المومنین! مجھے رسول اللہ (صلی اللہ علیہ وسلم) کے اخلاق کے متعلق بتائیے، حضرت عائشہ نے پوچھا: کیا تم قرآن نہیں پڑھتے؟ میں نے کہا: کیوں نہیں، حضرت عائشہ نے فرمایا: نبی (صلی اللہ علیہ وسلم) کا خلق قرآن تھا۔(صحیح مسلم، کتاب الصلاۃ ۱۳۹۔باب۔رقم الحدیث:۷۴۶)

جن تمام چیزوں کا اللہ تعالیٰ نے حکم دیا ہے، آپ ان پر عمل کرتے تھے اور جن تمام کاموں سے اللہ تعالیٰ نے منع فرمایا ہے۔ آپ ان سے باز رہتے ہیں تھے اور آپ کی پوری زندگی قرآن مجید کی عملی تصویر تھی، اگر آپ کی سیرت کو جامع مانع عبارت میں بیان کیا جائے تو وہ آیات قرآن ہیں اور اگر قرآن مجید کی آیات کو انسانی پیکر میں ڈھالا جائے تو وہ پیکر مصطفیٰ ہے۔

(۳) حضرت عائشہ (رضی اللہ عنہا) سے نبی (صلی اللہ علیہ وسلم) کے خلق کے متعلق سوال کیا گیا تو آپ نے قَدْ اَفْلَحَ الْمُؤْمِنُوْنَ (المومنون:۱) سے لے کر دس آیتیں پڑھیں اور کہا: رسول اللہ (صلی اللہ علیہ وسلم) کا خلق سب سے اچھا تھا، آپ کو صحابہ اور اہل بیت میں سے جو بھی بلاتا، آپ فرماتے: لبیک، اسی لیے اللہ تعالیٰ نے فرمایا:

وَ اِنَّكَ لَعَلٰى خُلُقٍ عَظِيْمٍ (القلم:۴) بے شک آپ عظیم اخلاق پر فائز ہیں

جو بھی عمدہ اخلاق تھے، وہ سب نبی (صلی اللہ علیہ وسلم) میں پائے جاتے تھے، نیز آپ کے خلق کو اس لیے عظیم کہا گیا ہے کہ

Marfat.com

آپ مکارم اخلاق کے جامع تھے۔ امام مالک نے روایت کیا ہے:

بے شک اللہ تعالیٰ نے مجھے مکارم اخلاق کو مکمل کرنے کے لیے معبوث فرمایا ہے۔ (موطا امام مالک رقم الحدیث: ۱۶۷۷)

(۴) حضرت ابن مسعود (رضی اللہ عنہ) بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ (صلی اللہ علیہ وسلم) نے فرمایا: مجھے میرے رب نے ادب سکھایا، سو اچھا ادب سکھایا۔ (الجامع الصغیرہ رقم الحدیث، ۱۳۰، حافظ سیوطی نے اس حدیث کو صحیح فرمایا ہے، کنز العمال رقم الحدیث: ۳۱۸۹۵)

(۵) حضرت انس (رضی اللہ عنہ) بیان کرتے ہیں کہ میں نے دس سال رسول اللہ (صلی اللہ علیہ وسلم) کی خدمت کی، آپ نے کبھی مجھ سے اف نہیں کیا، اور میں نے جو کام کیا تو کبھی مجھ سے یہ نہیں فرمایا کہ تم نے یہ کام کیوں کیا؟ اور میں نے جس کام کو ترک کیا تو کبھی مجھ سے یہ نہیں فرمایا کہ تم نے اس کام کو کیوں ترک کیا اور رسول اللہ (صلی اللہ علیہ وسلم) کے اخلاق سب سے اچھے تھے اور کوئی ریشم آپ کے ہاتھوں سے زیادہ ملائم نہیں تھا، اور میں نے رسول اللہ (صلی اللہ علیہ وسلم) کے پسینہ کی خوشبو سے بڑھ کر کسی مشک اور عطر کی خوشبو نہیں سونگھی۔ (صحیح البخاری رقم الحدیث: ۶۹۱۱، ۶۰۳۸، ۳۵۶۱، ۲۷۶۸، ۱۹۷۳، صحیح مسلم رقم الحدیث: ۲۳۳۰، ۲۳۱۰، ۲۳۰۹، سنن ابو داؤد رقم الحدیث ۴۷۷۴، ۴۷۷۳، سنن ترمذی رقم الحدیث: ۲۱۰۵، مصنف عبد الرزاق رقم الحدیث: ۷۹۴۶، مسند احمد ۳ ص ۱۹۵، ۱۷۴، ۱۲۴)

(۶) حضرت عائشہ (رضی اللہ عنہا) بان کرتی ہیں کہ رسول اللہ (صلی اللہ علیہ وسلم) نہ طبعاً فحش گفتار تھے نہ تکلفاً، اور نہ بازار میں بلند آواز سے باتیں کرتے تھے، اور نہ برائی کا جواب برائی سے دیتے تھے لیکن معاف کر دیتے تھے اور درگزر فرماتے تھے۔

(سنن ترمذی رقم الحدیث: ۲۰۱۶، مسند احمد ج ۶ ص ۲۴۶، ۲۳۶، ۱۷۴، مصنف ابن ابی شیبہ ج ۸ ص ۳۳۰)

(۷) حضرت عائشہ (رضی اللہ عنہا) بیان کرتی ہیں کہ رسول اللہ (صلی اللہ علیہ وسلم) نے کبھی کسی کو اپنے ہاتھ سے نہیں مارا، ماسوا جہاد فی سبیل اللہ کے، اور نہ آپ نے کبھی کسی خادم کو مارا اور نہ کسی عورت کو۔ (صحیح مسلم رقم الحدیث: ۲۳۲۸، مسند احمد ج ۲ ص ۲۸۱، مصنف ابن ابی شیبہ ج ۸ ص ۳۶۸، شرح السنہ رقم الحدیث: ۳۶۶۸، مسند ابو یعلی رقم الحدیث: ۴۳۷۵، شمائل ترمذی رقم الحدیث: ۱۳۴۹، المعجم الصغیر ج ۲ ص ۱۹)

(۸) حضرت عائشہ (رضی اللہ عنہا) بیان کرتی ہیں کہ میں نے رسول اللہ (صلی اللہ علیہ وسلم) کو کبھی کسی ظلم کا بدلہ لیتے ہوئے نہیں دیکھا، جب تک اللہ تعالیٰ کے محارم اور اس کی حدود میں سے کسی حد کو نہ توڑا جائے اور جب اللہ کے محارم میں کسی چیز کو پامال کیا جاتا تو آپ سب سے زیادہ غضب ناک ہوتے تھے، اور جب بھی آپ کو دو چیزوں میں اختیار دیا جاتا تو آپ اس کو اختیار کرتے جو زیادہ آسان ہو بہ شرطیکہ وہ گناہ نہ ہو۔ (صحیح البخاری رقم الحدیث: ۳۵۶۰، صحیح مسلم رقم الحدیث: ۲۳۲۷، سنن ابوداؤد رقم الحدیث: ۴۷۸۵، مسند احمد ج ۶ ص ۸۵، مصنف عبد الرزاق رقم الحدیث: ۱۷۹۴۲، مسند ابو یعلی رقم الحدیث ۴۳۷۵، مسند الحمیدی رقم الحدیث ۲۵۸، صحیح ابن حبان رقم الحدیث: ۶۴۱۰، الادب المفرد رقم الحدیث: ۲۷۴، مسند عبد بن حمید رقم الحدیث: ۱۴۸۱)

(۹) حضرت عائشہ (رضی اللہ عنہا) بیان کرتی ہیں کہ ایک شخص نے رسول اللہ (صلی اللہ علیہ وسلم) سے ملنے کی اجازت طلب کی، اس وقت میں بھی آپ کے پاس تھی، آپ نے فرمایا: یہ اپنے قبیلہ کا برا شخص ہے، پھر آپ نے اس کو اجازت دے دی، جب وہ یا تو آپ نے اس سے بہت نرمی سے بات کی، جس وہ چلا گیا تو میں نے عرض کیا: یا رسول اللہ! آپ نے اس شخص کے متعلق وہ رمایا جو فرمایا تھا، پھر آپ نے اس سے بہت نرمی سے بات کی، آپ نے فرمایا: اے عائشہ! لوگوں میں سب سے برا شخص وہ ہے

Marfat.com

جس کو لوگ اس کی درشت کلامی (بدگفتاری) کی وجہ سے چھوڑ دیں۔

(صحیح البخاری رقم الحدیث ۶۰۳۲، صحیح مسلم رقم الحدیث: ۲۵۹۱، سنن ابو داؤد رقم الحدیث: ۴۷۹۱، سنن ترمذی رقم الحدیث: ۱۹۹۶، الادب المفرد رقم الحدیث: ۱۳۱۱، مصنف ابن ابی شیبہ ج ۸ ص ۳۲۹، حلیۃ الاولیاء، ج ۶ ص ۳۳۵)

(۱۰) حضرت حسین بن علی (رضی اللہ عنہ) بیان کرتے ہیں کہ میں نے اپنے والد سے رسول اللہ (صلی اللہ علیہ وسلم) کی اپنے ہم نشینوں کے ساتھ سیرت کے متعلق کیا، تو انہوں نے کہا: رسول اللہ (صلی اللہ علیہ وسلم) کے چہرے پر ہمیشہ بشاشت رہتی تھی، آپ بہت نرم مزاج تھے، آپ سے بات کرنا بہت سہل تھا، آپ بد مزاج اور سخت دل نہ تھے، نہ بد گفتار تھے، نہ لوگوں کے عیوب بیان کرتے تھے، نہ بخل کرتے تھے، فضول باتوں کی طرف توجہ نہیں کرتے تھے، جو شخص آپ کے پاس کوء امید لے کر آتا آپ اس کو مایوس نہیں کرتے تھے اور کسی کو نامراد نہیں کرتے تھے، آپ نے اپنے لیے تین چیزوں کو چھوڑ دیا تھا، آپ بحث و تکرار، زیادہ باتوں اور بے مقصد کاموں میں نہیں پڑتے تھے، اور آپ نے لوگوں کے لیے بھی تین چیزوں کو چھوڑ دیا تھا، آپ بحث و تکرار، زیادہ باتوں اور بے مقصد کاموں میں نہیں پڑتے تھے، آپ نے اپنے لیے تین چیزوں کو چھوڑ دیا تھا، آپ بحث و تکرار، زیادہ باتوں اور بے مقصد کاموں میں نہیں پڑتے تھے، اور آپ نے لوگوں کے لیے بھی تین چیزوں کو چھوڑ دیا تھا، آپ بحث و تکرار، زیادہ باتوں اور بے مقصد کاموں میں نہیں پڑتے تھے، اور آپ نے لوگوں کے لیے بھی تین چیزیں چھوڑ دیں تھیں، آپ کسی شخص کی مذمت کرتے تھے اور نہ اس کا عیب نکالتے تھے، اور نہ کسی کی پوشیدہ چیز معلوم کرتے تھے، اور صرف اسی معاملہ میں بات کرتے تھے جس میں آپ کو ثواب کی امید ہوتی تھی، اور جب آپ گفتگو فرماتے تو آپ کے ہم مجلس اس طرح اپنے سروں کو جھکا لیتے جیسے ان کے سروں پر پرندے ہوں، اور جب آپ خاموش ہوتب وہ آپ سے کوئی بات کرتے تھے، اور وہ آپ کے سامنے کسی بات میں بحث نہیں کرتے تھے، اور جب کوئی شخص آپ سے بات کرتا تو سب اس کی بات ختم ہونے تک خاموش رہتے، جب آپ کے شرکائے مجلس ہنستے تو آپ ہنستے تھے اور جس چیز پر وہ تعجب کرتے آپ بھی اس پر تعجب کرتے تھے، جب کوئی اجنبی شخص سے بات کرتا یا سوال کرتا تو آپ صبر کرتے تھے، حتیٰ کہ اگر آپ کے اصحاب اس پر سختی کرتے تو آپ فرماتے: جب تم دیکھو کہ ضرورت مند اپنی حاجت کو طلب کر رہا ہے تو تم اس کے ساتھ نرمی کرو، آپ بغیر نوازش اور عطاء کے اپنی تعریف کو قبول نہیں کرتے تھے، ہاں! آپ کسی کو کچھ عطاء کرتے اور وہ آپ کی تعریف کرتا تو آپ قبول کر لیتے، آپ کسی کے کلام کو منقطع نہیں کرتے تھے حتیٰ کہ وہ شخص حق سے تجاوز کرتا تو پھر اس کی بات کاٹ کر اس کو روکتے یا اٹھ جاتے۔ (شمائل ترمذی رقم الحدیث: ۳۵۲)

(۱۱) حضرت جابر بن بن عبد اللہ (رضی اللہ عنہ) بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ (صلی اللہ علیہ وسلم) نے کبھی کسی شخص کے مانگنے پر نہیں نہیں فرمایا۔ (صحیح البخاری رقم الحدیث: ۶۰۳۴، صحیح مسلم رقم الحدیث: ۲۳۱۱، مسند احمد ج ۳ ص ۳۰۷، مصنف ابن ابی شیبہ ج ۱۱ ص ۵۱۵)

(۱۲) حضرت ابن عباس (رضی اللہ عنہما) بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ (صلی اللہ علیہ وسلم) خیر کی بہت زیادہ سخاوت کرنے والے تھے، اور سب سے زیادہ سخاوت آپ رمضان کے مہینہ میں کرتے تھے حتیٰ کہ رمضان ختم ہو جاتا، آپ کے پاس حضرت جبریل (علیہ السلام) آتے تھے، آپ ان کے ساتھ قرآن مجید کو دہراتے تھے اور جب حضرت جبریل آپ سے ملتے تو آپ

Marfat.com

برسانے والی ہواؤں سے زیادہ سخاوت کرتے تھے۔

(صحیح البخاری رقم الحدیث: ۳۲۲۰،۳۲۲۰،۱۹۰۲،۶ صحیح مسلم رقم الحدیث: ۲۳۰۸، سنن نسائی رقم الحدیث: ۲۰۹۵، مسند احمد ج ۱ ص ۲۳۰، مصنف ابن ابی شیبہ ج ۹ ص ۱۰۱، صحیح ابن خزیمہ رقم الحدیث: ۱۸۸۹، حلیۃ الاولیاء ج ۵ ص ۳۶۲)

(۱۳) حضرت انس (رضی اللہ عنہ) بیان کرتے ہیں کہ نبی (صلی اللہ علیہ وسلم) کل کے لیے کوئی چیز ذخیرہ نہیں کرتے تھے (یہ ابتدائی دور کی بات ہے ورنہ جب فتوحات کی کثرت ہوئی تو آپ ازواج مطہرات کو ایک سال کا غلہ اور چھوارے فراہم کرتے تھے۔

(صحیح مسلم رقم الحدیث: ۱۵۵۱)

(۱۴) حضرت عمر بن الخطاب (رضی اللہ عنہ) بیان کرتے ہیں کہ ایک شخص نے رسول اللہ (صلی اللہ علیہ وسلم) کے پاس آ کر سوال کیا کہ آپ اس کو کچھ عطاء کریں، نبی (صلی اللہ علیہ وسلم) نے فرمایا: میرے پاس اس وقت کوئی چیز نہیں ہے لیکن تم میری ضمانت پر خریدلو، میرے پاس مال آیا تو میں ادا کروں گا، حضرت عمر نے کہا: یارسول اللہ! آپ عطاء کر چکے ہیں اور جس پر آپ قادر نہیں ہیں اس کا اللہ تعالیٰ نے آپ کو مکلف نہیں کیا، نبی (صلی اللہ علیہ وسلم) نے حضرت عمر کے قول کو ناپسند کیا، پھر انصار کے ایک شخص نے کہا: یارسول اللہ (صلی اللہ علیہ وسلم)! آپ خرچ کیجئے اور عرش والے سے مال میں کمی کا خوف نہ کریں، تب رسول اللہ (صلی اللہ علیہ وسلم) مسکراتے اور آپ کے چہرے سے خوشی ظاہر ہوئی، اور آپ نے فرمایا: مجھے اسی چیز کا حکم دیا گیا ہے۔

(شمائل ترمذی رقم الحدیث: ۳۵۶، مسند البزار رقم الحدیث: ۳۶۶۴، کتاب العلمیہ ص ۵۳)

(۱۵) حضرت ربیع بنت معوذ ابن عفراء (رضی اللہ عنہ) بیان کرتی ہیں: میں رسول اللہ (صلی اللہ علیہ وسلم) کے پاس کھجوروں کا ایک خوشا اور کچھ ککڑیاں یا جو لے کر گئی تو رسول اللہ (صلی اللہ علیہ وسلم) نے میرے دونوں ہاتھوں میں زیورات اور سونا دیا۔

(شمائل ترمذی رقم الحدیث: ۳۵۷،۲۰۴، مسند احمد ج ۶ ص ۱۵۹ المعجم الکبیر ج ۲۴ ص ۲۷۳، رقم الحدیث: ۶۹۴)

(۱۶) حضرت عائشہ (رضی اللہ عنہا) بیان کرتی ہیں کہ نبی (صلی اللہ علیہ وسلم) ہدیہ قبول کرتے تھے اور اس کے جواب میں ہدیہ دیتے تھے۔ (صحیح البخاری رقم الحدیث: ۲۵۸۵، سنن ابوداؤد رقم الحدیث: ۳۵۳۶، مسند احمد ج ۶ ص ۹۰، سنن بیہقی ج ۶ ص ۱۸۰)

(۱۷) عمرۃ بیان کرتی ہیں کہ حضرت عائشہ (رضی اللہ عنہا) سے سوال کیا گیا کہ رسول اللہ (صلی اللہ علیہ وسلم) گھر میں کیا کام کرتے تھے؟ انہوں نے کہا: آپ ایک بشر تھے، اپنے کپڑے صاف کرلیتے تھے، بکری کا دودھ دوھ لیتے تھے اور اپنے کام کرتے تھے۔ (شمائل ترمذی رقم الحدیث: ۳۴۳، الادب المفرد رقم الحدیث: ۵۴۱، مسند ابویعلی، رقم الحدیث: ۴۸۷۳، مسند احمد ج ۶ ص ۲۵۶)

(۱۸) حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا نے بیان کیا کہ نبی (صلی اللہ علیہ وسلم) اپنی جوتی مرمت کرلیتے تھے، اپنے کپڑے سی لیتے تھے اور جس طرح تم گھر کے کام کرتے ہو اسی طرح کام کے کام کرتے تھے۔ (مسند احمد ج ۶ ص ۱۰۷، کتاب الزہد ج ۱ ص ۳۵، الادب المفرد رقم الحدیث: ۵۳۸، سنن ترمذی رقم الحدیث: ۲۴۸۹، شرح السنہ رقم الحدیث: ۳۶۷۵، الطبقات الکبریٰ ج ۱ ص ۳۶۶)

(۱۹) حضرت انس بن مالک رضی اللہ بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ (صلی اللہ علیہ وسلم) نے فرمایا: اگر مجھے ایک پائے کی

Marfat.com

دعوت بھی دی جائے تو میں اس کو قبول کرلوں گا۔

(سنن ترمذی رقم الحدیث: ۱۳۳۸، مسند احمد ج ۳ ص ۲۰۹ صحیح ابن حبان رقم الحدیث: ۵۲۶۸، ۱۰۶۵، سنن بیہقی ج ۶ ص ۱۷۶)

(۲۰) حضرت انس بن مالک (رضی اللہ عنہ) بیان کرتے ہیں کہ صحابہ کو رسول اللہ (صلی اللہ علیہ وسلم) سے بڑھ کر کوئی شخص محبوب نہیں تھا اور وہ آپ کو دیکھ کر کھڑے نہیں ہوتے تھے کیونکہ ان کو علم تھا کہ رسول اللہ (صلی اللہ علیہ وسلم) اس کو ناپسند فرماتے ہیں۔ (سنن ترمذی رقم الحدیث ۲۷۵۴، مسند احمد ج ۳ ص ۱۳۲، مسند ابویعلیٰ رقم الحدیث: ۳۷۸۴، الادب المفرد الحدیث: ۹۴۶)

(۲۱) حضرت انس بن مالک (رضی اللہ عنہ) بیان کرتے ہیں کہ نبی (صلی اللہ علیہ وسلم) کو جو کی روٹی اور پرانے گھی کی دعوت دی جاتی تو آپ اس کو قبول فرمالیتے، اور آپ کی زرہ ایک یہودی کے پاس گروی رکھی ہوئی تھی اور آپ اس کو تاحیات چھڑا نہیں سکے۔ (شمائل ترمذی رقم الحدیث: ۳۳۴، مسند ابویعلیٰ رقم الحدیث: ۴۰۰۸، مسند احمد ج ص ۱۰۲، صحیح البخاری رقم الحدیث: ۲۰۶۹، سنن ترمذی رقم الحدیث: ۱۲۱۵، سنن نسائی رقم الحدیث: ۴۶۱۰، سنن ابن ماجہ رقم الحدیث: ۲۴۳۷، مسند احمد ج ۳ ص ۱۳۳)

(۲۲) حضرت انس بن مالک (رضی اللہ عنہ) بیان کرتے ہیں کہ ایک عورت نبی (صلی اللہ علیہ وسلم) کے پاس آئی اور کہنے لگی: مجھے آپ سے کام ہے، آپ نے فرمایا: تم مدینہ کے جس راستہ میں چاہو بیٹھ جاؤ، میں تمہارے پاس بیٹھ جاؤں گا۔

(سنن ابوداؤد رقم الحدیث: ۴۸۱۸، صحیح مسلم رقم الحدیث: ۲۳۲۶، مسند احمد ج ۳ ص ۲۸۵، ۹۸، مسند ابویعلیٰ رقم الحدیث: ۳۴۷۲)

(۲۳) حضرت زید بن ثابت (رضی اللہ عنہ) بیان کرتے ہیں کہ جب رسول اللہ (صلی اللہ علیہ وسلم) پر وحی نازل ہوتی، تو آپ مجھے بلواتے اور میں آ کر وحی لکھتا اور ہم جب دنیا کا ذکر کرتے تو آپ ہمارے ساتھ دنیا کا ذکر کرتے، اور جب ہم آخرت کا ذکر کرتے تو آپ ہمارے ساتھ آخرت کا ذکر کرتے تو آپ ہمارے ساتھ دنیا کا ذکر کرتے تو آپ ہمارے ساتھ کھانے کا ذکر کرتے۔ (شمائل ترمذی رقم الحدیث: ۳۴۴، المعجم الکبیر رقم الحدیث: ۴۸۸۲، دلائل النبوۃ ج ۱ ص ۳۲۴، شرح السنہ رقم الحدیث: ۳۶۷۹)

(۲۴) حضرت انس بن مالک (رضی اللہ عنہ) بیان کرتے ہیں کہ نبی (صلی اللہ علیہ وسلم) (رضی اللہ عنہ) کے پاس ایک شخص تھا جس کے کپڑوں پر زعفران کے رنگ کے نشان تھے اور نبی (صلی اللہ علیہ وسلم) کسی شخص کے منہ پر ایسی بات کہتے تھے جو اس کو ناگوار ہو، آپ نے صحابہ سے فرمایا: تم اس شخص سے کہو کہ وہ ان نشانات کو دھولے۔

(سنن ابوداؤد رقم الحدیث: ۴۱۸۲، مسند احمد ج ۳ ص ۱۳۳، الادب المفرد رقم الحدیث: ۴۳۷، مسند ابویعلیٰ رقم الحدیث: ۴۲۷۷)

(۲۵) حضرت حسین بن علی (رضی اللہ عنہ) بیان کرتے ہیں کہ میں نے اپنے والد سے پوچھا کہ جب رسول اللہ (صلی اللہ علیہ وسلم) اپنے گھر کے اندر جاتے تھے تو آپ کے کیا معمولات تھے؟ انہوں نے کہا: جب رسول اللہ (صلی اللہ علیہ وسلم) اپنے گھر میں جاتے تھے تو آپ اپنے وقت کے تین حصے کرتے تھے، ایک حصہ اللہ تعالیٰ کی عبادت کے لیے، ایک حصہ گھر والوں کے حقوق کی ادائیگی کے لئے اور ایک حصہ اپنی ذات کے لیے، پھر جو حصہ اپنی ذات کے لیے تھا اس کو اپنے اور لوگوں کے درمیان تقسیم فرماتے، پس اپنے خصوصی فیوض کو خاص صحابہ کے وسیلہ سے عام مسلمانوں تک پہنچا دیتے اور ان سے کوئی چیز روک کر نہ رکھتے، اور جو وقت حصہ امت کے لیے تھا، اس میں آپ کا طریقہ یہ تھا کہ آپ اصحاب فضیلت کو گھر میں آ کر ملاقات کرنے کی اجازت دیتے اور ان

Marfat.com

کی دینی فضیلت کی ترتیب کے اعتبار سے ان پر وقت کو تقسیم کرتے، ان میں سے کسی کو ایک چیز کی ضرورت ہوتی، کسی کو دو چیزوں کی ضرورت ہوتی اور کسی کو بہت ضروریات ہوتیں، آپ ان کی ضروریات پوری کرنے میں مشغول ہوتے، اوران کو ان کی اپنی اور باقی امت کی اصلاح کے کاموں میں مصروف رکھتے اور ان سے ان کے مسائل معلوم کرتے، اوران کے حسب حال ان کو ہدایات دیتے، رسول اللہ (صلی اللہ علیہ وسلم) فرماتے: تم میں سے حاضر، غائب تک یہ ہدایات پہنچا دے اور تم میرے پاس ایسے شخص کی حاجت بھی پہنچا دیا کرو جو اپنی حاجت خود نہیں پہنچا سکتا، کیونکہ جو شخص کسی ایسے انسان کی حاجات صاحب اختیار تک پہنچاتا ہے اللہ تعالیٰ قیامت کے دن اس کو ثابت قدم رکھے گا، اور رسول اللہ (صلی اللہ علیہ وسلم) کے پاس ایسی ہی چیزوں کا ذکر کیا جاتا تھا، اس کے علاوہ اور کسی (فضول) بات کو آپ قبول نہیں کرتے تھے، مسلمان آپ کے پاس علم کی طلب لے کر آتے تھے اور جب واپس جاتے تھے تو علم کا ذائقہ چکھ چکے ہوتے تھے اور نیکی کے رہنما بن چکے ہوتے تھے، پھر حضرت حسین (رضی اللہ عنہ) نے اپنے والد (رضی اللہ عنہ) سے پوچھا: گھر سے باہر رسول اللہ (صلی اللہ علیہ وسلم) کے کیا معمولات تھے؟ حضرت علی (رضی اللہ عنہ) نے بتایا: رسول اللہ (صلی اللہ علیہ وسلم) صرف بامقصد کلام کرتے تھے، صحابہ کی تالیف کرتے تھے اور ان سے انسیت رکھتے تھے، ان کو متنفر نہیں کرتے تھے، آپ ہر قوم کے معزز آدمی کی تکریم کرتے اور اس کو اس کی قوم کا حاکم بنا دیتے، آپ لوگوں کو اللہ کی نافرمانی سے ڈراتے اور لوگوں کو شر سے خود کو محفوظ رکھتے، اپنے اصحاب کے حالات کی تفتیش کرتے اور یہ معلوم کرتے کے عام لوگ کس حال میں ہیں، اچھی چیز کی تحسین اور تقویت کرتے اور بری چیز کی مذمت کرتے اور اس کو کم زور کرتے، آپ ہمیشہ میانہ روی سے کام لیتے اور مسلمانوں کے احوال سے غافل نہ رہتے، مبادا وہ غافل اور سست ہو جائیں یا اکتا جائیں، ہر حالت کے لیے آپ کے پاس مکمل تیاری ہوتی، آپ حق بات میں تقصیر کرتے نہ تجاوز کرتے، مسلمانوں میں سے بہترین لوگ آپ کے ہم مجلس ہوتے، جو شخص لوگوں کا زیادہ خیر خواہ ہوتا وہ آپ کے نزدیک افضل ہوتا، اور جو شخص لوگوں کے ساتھ زیادہ نیکی کرتا اوران سے اچھا سلوک کرتا وہ آپ کے نزدیک بڑے درجہ والا ہوتا، حضرت حسین (رضی اللہ عنہ) نے اپنے والد رضی اللہ سے پوچھا: آپ کی مجلس کیسی ہوتی تھی؟ انہوں نے کہا: رسول اللہ (صلی اللہ علیہ وسلم) ہر نشست برخواست کرنے کے وقت اللہ تعالیٰ کا ذکر کرتے تھے، جب آپ کسی مجلس میں تشریف لے جاتے تو جس جگہ مجلس ختم ہوتی تھی وہاں بیٹھ جاتے تھے، اور مسلمانوں کو بھی اسی بات کا حکم دیتے تھے، اور اپنے ہم نشینوں میں سے ہر ایک کو اس کا حصہ دیتے تھے، اور آپ کا کوئی ہم نشین یہ گمان نہیں کرتا تھا کہ کوئی اور شخص آپ کے نزدیک اس سے زیادہ معزز ہے، جب کوئی شخص آپ کے پاس بیٹھتا یا آپ سے گفتگو کرتا تو جب تک وہ خود نہ چلا جاتا آپ بیٹھے رہتے اور جو شخص آپ کے پاس اپنی حاجت پیش کرتا آپ اس کی حاجت پوری فرماتے یا نرمی سے عذر بیان کرتے، آپ کی خندہ پیشانی اور خوش اخلاقی سب لوگوں کے لیے عام تھی، آپ سب مسلمانوں کے لیے بہ منزلہ باپ تھے اور آپ کی مجلس میں آپ کے نزدیک سب لوگوں کے حقوق یکساں تھے، آپ کی مجلس علم، حیا، صبر اور امانت کی مجلس تھی، اس میں نہ آوازیں بلند ہوتی تھیں اور نہ کسی پر عیب لگایا جاتا تھا، اگر بالفرض کسی سے غلطی ہو جائے تو اس کا آشکارا نہیں کیا جاتا تھا، آپ کے نزدیک تمام مجلس والے برابر تھے، بلکہ ان کو تقویٰ کی وجہ سے دوسروں پر برتری حاصل ہوتی تھی، وہ سب منکسر اور متواضع تھے، مجلس میں بڑوں کی تعظیم کرتے تھے اور چھوٹوں پر

Marfat.com

شفقت کرتے تھے، ضرورت مندوں کے لیے ایثار کرتے تھے اور مسافر کے حقوق کا خیال رکھتے تھے۔

(سنن ترمذی رقم الحدیث:۲۷۵۴، مسند احمد ج ۳ ص ۱۳۲، مسند ابویعلیٰ رقم الحدیث:۳۷۸۴، الادب المفرد رقم الحدیث:۹۴۶)

(۲۶) حضرت سہل (رضی اللہ عنہ) بیان کرتے ہیں: ایک عورت نبی (صلی اللہ علیہ وسلم) کے پاس ایک چادر لے کر آئی جس کے کناروں پر بنائی کی ہوئی تھی، اس نے کہا: میں نے اس چادر کے اپنے ہاتھ سے بنا ہے تاکہ میں آپ کو پہناؤں، نبی (صلی اللہ علیہ وسلم) کو چادر کی ضرورت تھی، آپ نے اس عورت سے وہ چادر لے لی، پھر نبی (صلی اللہ علیہ وسلم) اس کو بہ طور بند باندھ کر آئے، ایک شخص نے اس چادر کی تحسین کی اور کہا: یہ بہت اچھی چادر ہے آپ یہ چادر مجھے دے دیں، مسلمانوں نے اس شخص سے کہا: تم نے اچھا نہیں کیا، نبی (صلی اللہ علیہ وسلم) نے ضرورت کی وجہ سے اس چادر کو پہنا تھا، پھر تم نے آپ سے وہ چادر مانگ لی، حالانکہ تم کو معلوم ہے کہ آپ کسی کا سوال رد نہیں کرتے، اس نے کہا: اللہ کی قسم! میں نے پہننے کے لیے یہ چادر نہیں مانگی، میں نے تو اپنا کفن بنانے کے لئے یہ چادر مانگی ہے، حضرت سہل نے کہا: پھر وہ چادر اس کا کفن بن گئی۔ (صحیح البخاری رقم الحدیث:۱۲۷۷)

(۲۷) حضرت ابوہریرہ (رضی اللہ عنہ) بیان کرتے ہیں کہ ایک اعرابی (دیہاتی) نے مسجد میں پیشاب کر دیا، لوگ اس کو مارنے کے لیے جھپٹے تو رسول اللہ (صلی اللہ علیہ وسلم) نے ان سے فرمایا: اس کو چھوڑ دو، اور اس کے پیشاب کے اوپر ایک یا دو ڈول پانی بہاؤ، کیونکہ تم آسانی کرنے کے لیے بھیجے گئے ہو، مشکل میں ڈالنے کے لیے نہیں بھیجے گئے۔

(صحیح البخاری رقم الحدیث:۶۱۲۸، صحیح مسلم رقم الحدیث:۲۸۴)

(۲۸) حضرت عائشہ (رضی اللہ عنہا) بیان کرتی ہیں کہ یہودیوں نے نبی (صلی اللہ علیہ وسلم) کے پاس آ کر کہا: السام علیکم (تم پر موت آئے)، حضرت عائشہ نے کہا: تم پر موت آئے، اور تم پر اللہ کی لعنت ہو اور تم پر اللہ کا غضب ہو۔ آپ نے فرمایا: اے عائشہ! رک جاؤ، تم نرمی کو لازم رکھو اور تم موجب عار باتوں اور بدکلامی سے اجتناب کرو۔ حضرت عائشہ نے کہا: کیا آپ نے سنا نہیں انہوں نے کیا کہا تھا؟ آپ نے فرمایا میں نے ان کی بات ان پر لوٹا دی تھی اور ان کے متعلق میری دعا قبول ہو گی اور میرے متعلق ان کی دعا قبول نہیں ہو گی۔ (صحیح البخاری رقم الحدیث:۶۱۳۰، صحیح مسلم رقم الحدیث:۲۱۶۵)

(۲۹) حضرت انس ابن مالک (رضی اللہ عنہ) بیان کرتے ہیں کہ اہل مدینہ کی باندیوں میں سے کوئی باندی رسول اللہ (صلی اللہ علیہ وسلم) کا ہاتھ پکڑ کر جہاں چاہتی وہاں لے جاتی۔ (صحیح البخاری رقم الحدیث:۶۰۷۲)

(۳۰) حضرت جابر بن عبداللہ (رضی اللہ عنہ) بیان کرتے ہیں کہ وہ رسول اللہ (صلی اللہ علیہ وسلم) کے ساتھ نجد کی طرف ایک غزوہ میں گئے، جب رسول اللہ (صلی اللہ علیہ وسلم) واپس آئے تو وہ بھی آپ کے ساتھ واپس آ گئے، ایک وادی جس میں بہت زیادہ درخت تھے وہاں سب کو نیند آ گئی، رسول اللہ (صلی اللہ علیہ وسلم) وہاں ٹھہر گئے اور لوگ منتشر ہو کر درختوں کے سائے میں آرام کرنے لگے۔ رسول اللہ (صلی اللہ علیہ وسلم) ایک درخت کے نیچے اترے، اور اپنی تلوار درخت پر لٹکا دی، اور ہم لوگ سو گئے۔ اچانک رسول اللہ (صلی اللہ علیہ وسلم) ہمیں بلا رہے تھے، اور اس وقت وہ اعرابی آپ کے پاس کھڑا ہوا تھا، آپ نے فرمایا: جس وقت میں سویا ہوا تھا تو اس اعرابی نے مجھ پر تلوار سونت لی، میں بیدار ہوا تو وہ برہنہ تلوار لیے ہوئے کھڑا تھا، اس نے کہا: تمہیں مجھ سے کون

Marfat.com

بچائے گا؟ میں نے تین بار کہا: اللہ! آپ نے اس کو سزا نہیں اور بیٹھ گئے۔ (صحیح البخاری رقم الحدیث: ۲۹۱۰ صحیح مسلم رقم الحدیث: ۸۴۳)

(۳۱) حضرت ابوہریرہ (رضی اللہ عنہ) بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ (صلی اللہ علیہ وسلم) نے حضرت حسن بن (رضی اللہ عنہ) کو بوسہ دیا۔ اس وقت آپ کے پاس الاقرع بن حابس تمیمی بھی بیٹھا ہوا تھا، اس نے کہا: میرے دس بیٹے ہیں اور میں نے ان میں سے کسی کو بوسہ نہیں دیا۔ رسول اللہ (صلی اللہ علیہ وسلم) نے اس کی طرف دیکھ کر فرمایا: جو شخص کسی پر رحم نہیں کرتا اس پر رحم نہیں کیا جاتا۔ (صحیح البخاری رقم الحدیث: ۵۹۹۷ صحیح مسلم رقم الحدیث: ۲۳۱۸)

(۳۲) حضرت ابوموسیٰ اشعری (رضی اللہ عنہ) بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ (صلی اللہ علیہ وسلم) کے پاس جب کوئی سائل آتا یا آپ سے کوئی حاجت طلب کی جاتی تو آپ فرماتے: تم (اس کی) سفارش کرو، تم کو اجر دیا جائے گا اور اللہ اپنے نبی کی زبان سے جو چاہے گا فیصلہ فرمائے گا۔ (صحیح البخاری رقم الحدیث: ۵۹۹۷ صحیح مسلم رقم الحدیث: ۲۳۱۸)

(۳۳) حضرت انس (رضی اللہ عنہ) بیان کرتے ہیں کہ میں رسول اللہ (صلی اللہ علیہ وسلم) کے ساتھ جا رہا تھا، آپ کے اوپر ایک نجرانی چادر تھی جس کے کنارہ سخت موٹے تھے، ایک اعرابی نے اس چادر کو پکڑ کر سختی کے ساتھ کھینچا، میں نے دیکھا کہ اس چادر کو سختی کے ساتھ کھینچنے کی وجہ سے آپ کے کندھے پر نشان پڑ گئے تھے، پھر اس اعرابی نے کہا: اے محمد (صلی اللہ علیک وسلم)! آپ کے پاس جو اللہ کا مال ہے اس میں مجھے دینے کا حکم دیجئے! نبی (صلی اللہ علیہ وسلم) نے اس کی طرف مڑ کر دیکھا، آپ ہنسے، پھر آپ نے اس کو کچھ عطاء کرنے کا حکم دیا۔ (صحیح البخاری رقم الحدیث: ۶۰۸۸ صحیح مسلم رقم الحدیث: ۱۰۵۷)

(۳۴) حضرت ابوہریرہ رضی اللہ بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ (صلی اللہ علیہ وسلم) نے کبھی کسی کھانے کی مذمت نہیں کی، اگر آپ کو کوئی چیز پسند ہوتی تو آپ اس کو کھالیتے ورنہ اس کو چھوڑ دیتے۔ (صحیح البخاری رقم الحدیث: ۳۵۶۳ صحیح مسلم رقم الحدیث: ۲۰۶۴)

حضرت عائشہ (رضی اللہ عنہا) بیان کرتی ہیں کہ نبی (صلی اللہ علیہ وسلم) نے کبھی کسی کو اپنے ہاتھ سے نہیں مارا۔ کسی بیوی کو نہ کسی خادم کو سوا اس کے کہ آپ اللہ کی راہ میں جہاد کرتے تھے اور جب بھی کسی شخص نے آپ کو تکلیف پہنچائی تو آپ نے اس سے انتقام نہیں لیا۔ ہاں! اگر اللہ کی حرمات اور اس کی حدود کو کسی نے پامال کیا تو آپ اللہ عزوجل کے لیے انتقام لیتے تھے۔
(صحیح رقم الحدیث: ۲۳۲۸)

(۳۵) نبی (صلی اللہ علیہ وسلم) کی زوجہ حضرت عائشہ صدیقہ (رضی اللہ عنہ) بیان کرتی ہیں کہ ایک دن انہوں نے نبی (صلی اللہ علیہ وسلم) سے پوچھا: آپ پر جنگ احد سے بھی زیادہ کوئی سخت دن آیا تھا؟ آپ نے فرمایا: میں نے تمہاری قوم کی طرف سے جو تکلیفیں اٹھائی ہیں، وہ اٹھائی ہیں، اور سب سے زیادہ تکلیف یوم عقبہ (جس دن آپ نے طائف کی گھاٹیوں میں جا کر تبلیغ کی تھی) کو اٹھائی تھی، اس دن میں نے اپنے آپ کو ابن عبد یالیل بن عبد کلال پر پیش کیا، میں جو کچھ چاہتا تھا اس نے اس کا کوئی جواب نہیں دیا، پھر میں انتہائی افسردگی کے ساتھ چل پڑا، میں اس وقت قرن الثعالب میں تھا اور میرا غم ابھی دور نہیں ہوا تھا، میں نے سر اوپر اٹھایا تو ایک نے مجھ پر سایہ کیا ہوا تھا۔ میں نے دیکھا تو وہاں پر حضرت جبریل تھے، انہوں نے مجھے آواز دی اور کہا: بے شک اللہ نے سن لیا ہے کہ آپ نے اپنی قوم کو کیا پیغام سنایا اور انہوں نے آپ کو کیا جواب دیا، اور اللہ تعالیٰ نے آپ کے پاس پہاڑوں کے فرشتہ کو

Marfat.com

بھیجا ہے، تاکہ آپ جو چاہیں اس کو حکم دیں، پھر پہاڑوں کے فرشتہ نے مجھے آواز دی اور مجھے سلام کیا، پھر کہا: اے محمد (صلی اللہ علیک وسلم)! اگر آپ چاہیں تو میں ان لوگوں کو دو پہاڑوں کے درمیان پیس ڈالوں، نبی (صلی اللہ علیہ وسلم) نے فرمایا: بلکہ میں یہ توقع رکھتا ہوں کہ اللہ تعالیٰ ان لوگوں کی پشتوں سے ایسے لوگوں کو نکالے گا جو اللہ وحدہ کی عبادت کریں گے، اور اس کے ساتھ کسی کو شریک نہیں بنائیں گے۔ (صحیح البخاری رقم الحدیث: ۳۲۳۱، صحیح مسلم رقم الحدیث: ۱۷۹۵، السنن الکبریٰ للنسائی رقم الحدیث: ۷۷۰۶، شرح السنہ رقم الحدیث: ۳۷۴۷

(۳۶) حضرت ابو ہریرہ (رضی اللہ عنہ) بیان کرتے ہیں کہ آپ سے عرض کیا گیا: یارسول اللہ (صلی اللہ علیہ وسلم)! مشرکین کے خلاف دعا کیجئے۔ آپ نے فرمایا: مجھے لعنت کرنے والا بنا کر نہیں بھیجا گیا۔ مجھے تو صرف رحمت بنا کر بھیجا گیا ہے۔

(صحیح مسلم رقم الحدیث: ۲۵۹۹، الادب المفرد رقم الحدیث: ۳۲۷، شرح السنہ ج ۱۳ص ۲۴۰)

(۳۷) حضرت ابو ہریرہ (رضی اللہ عنہ) بیان کرتے ہیں کہ نبی (صلی اللہ علیہ وسلم) نے فرمایا: میں مزاح بھی کرتا ہوں لیکن میں حق کے سوا کوئی بات نہیں کہتا۔ (مجمع الزوائد رقم الحدیث: ۴۲۰۱، مطبوعہ دار الفکر، بیروت، ۱۴۱۴ھ)

(۳۸) حضرت جابر (رضی اللہ عنہ) بیان کرتے ہیں کہ جب نبی (صلی اللہ علیہ وسلم) پر وحی نازل ہوتی یا آپ وعظ فرماتے تو ہم دل میں کہتے کہ اب آپ لوگوں کو عذاب سے ڈرائیں گے اور جب آپ سے یہ کیفیت دور ہو جاتی تو میں دیکھتا کہ آپ سب لوگوں سے زیادہ کشادہ رو، سب سے زیادہ خوش طبع اور سب سے زیادہ حسین لگے۔

(مسند البزار رقم الحدیث: ۲۴۴۷، حافظ الہیثمی نے کہا: اس حدیث کی سند حسن ہے، مجمع الزوائد رقم: ۱۴۲۰۲)

(۳۹) حضرت عمران بن الحصین (رضی اللہ عنہ) بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ (صلی اللہ علیہ وسلم) کے چہرے میں کنواری لڑکی کے چہرے سے زیادہ شرم و حیاء ہوتی تھی اور جب آپ کو کوئی چیز ناگوار ہوتی تھی تو ہم آپ کے چہرے سے جان لیتے تھے۔

(المعجم الکبیر ج ۱۸ص ۲۰۶، حافظ الہیثمی نے کہا: امام طبرانی نے اس حدیث کو دو سندوں کے ساتھ روایت کیا ہے، ان میں سے ایک سند صحیح ہے، مجمع الزوائد رقم الحدیث: ۱۴۲۰۵)

(۴۰) حضرت ابن عمر (رضی اللہ عنہ) بیان کرتے ہیں کہ میں نے رسول اللہ (صلی اللہ علیہ وسلم) کو یہ فرماتے ہوئے سنا ہے: میرے اوپر آسمان سے ایک فرشتہ نازل ہوا، جو مجھ سے پہلے کسی نبی پر نازل نہیں ہوا تھا اور نہ میرے بعد کسی پر نازل ہوگا اور وہ اسرافیل ہیں اور ان کے ساتھ حضرت جبریل (علیہ السلام) بھی تھے، انہوں نے کہا: السلام علیک یا محمد! میں آپ کے پاس آپ کے رب کا پیغام لانے والا ہوں، مجھے یہ حکم دیا ہے کہ میں آپ کو یہ اختیار دوں کہ آپ چاہیں تو نبی اور عبد رہیں، اور اگر آپ چاہیں تو نبی اور بادشاہ ہو جائیں، میں نے حضرت جبریل (علیہ السلام) کی طرف دیکھا، انہوں نے تواضع کرنے کا اشارہ کیا، پس اس وقت نبی (علیہ السلام) نے کہا: اگر میں نبی بادشاہ کہتا تو سونے کے پہاڑ میرے ساتھ چلتے۔

(المعجم الکبیر رقم الحدیث: ۱۳۳۰۹، اس حدیث کو امام طبرانی نے روایت کیا ہے، اور اس کی سند میں یحییٰ بن اللہ البابلتی ضعیف روای ہے، مجمع الزوائد رقم الحدیث: ۱۴۲۱۱)

(۴۱) حضرت جریر (رضی اللہ عنہ) بیان کرتے ہیں کہ ایک شخص نبی (صلی اللہ علیہ وسلم) کے سامنے کھڑا ہوا کپکپا رہا تھا، نبی (صلی اللہ علیہ وسلم) نے اس سے فرمایا: تم آرام اور اطمینان سے کھڑے رہو، کیونکہ میں بادشاہ نہیں ہوں، میں قریش کی ایک ایسی

Marfat.com

عورت کا بیٹا ہوں جو گوشت سکھا کر کھاتی تھی۔ (المعجم الاوسط رقم الحدیث: ۱۲۸۲، المستدرک ج ۲ ص ۶۶، مجمع الزوائد رقم الحدیث: ۱۴۲۴۰)

حضرت ابن عباس (رضی اللہ عنہما) بیان کرتے ہیں کہ اگر کوئی شخص رسول اللہ (صلی اللہ علیہ وسلم) کو آدھی رات کے وقت بھی کی روٹی کھانے کے لیے بلاتا تھا تو آپ چلے جاتے تھے۔

(المعجم الصغیر رقم الحدیث: ۱۴۱، المعجم الاوسط رقم الحدیث: ۲۵۷، حافظ الہیثمی نے کہا: اس حدیث کے راوی ثقہ ہیں، مجمع الزوائد رقم الحدیث: ۱۴۲۲۱)

حضرت حنظلہ (رضی اللہ عنہ) بیان کرتے ہیں کہ میں رسول اللہ (صلی اللہ علیہ وسلم) کے پاس گیا تو آپ چار زانو پر بیٹھے ہوئے تھے۔ (المعجم الکبیر رقم الحدیث: ۳۴۹۸، حافظ الہیثمی نے کہا: اس حدیث کی سند میں محمد بن عثمان القرشی ضعیف راوی ہے، مجمع الزوائد رقم الحدیث: ۱۴۲۳۰)

(۴۲) حضرت عامر بن ربیعہ (رضی اللہ عنہ) بیان کرتے ہیں کہ میں نبی (صلی اللہ علیہ وسلم) کے ساتھ مسجد کی طرف گیا، آپ کی جوتی کا تسمہ ٹوٹ گیا، میں آپ کی جوتی کو ٹھیک کرنے لگا، آپ نے میرے ہاتھ سے جوتی لے لی اور فرمایا: یہ خود پسندی اور خود کو دوسرے پر ترجیح دینا ہے اور میں خود پسندی کو پسند نہیں کرتا۔

(مسند البزار رقم الحدیث: ۲۴۶۸، حافظ الہیثمی نے کہا: اس حدیث کو سند میں ایک راوی مجہول ہے، مجمع الزوائد رقم الحدیث: ۱۴۲۳۲)

(۴۳) حضرت جابر بن عبداللہ (رضی اللہ عنہ) بیان کرتے ہیں کہ وہ اپنے اونٹ پر سفر کر رہے تھے جس نے ان کو تھکا دیا تھا (یعنی وہ تیز نہیں چل رہا تھا) حضرت جابر نے اسے چھوڑنے کا ارادہ کیا، وہ کہتے ہیں: پھر نبی (صلی اللہ علیہ وسلم) مجھ سے آ ملے، آپ نے مجھے بلایا اور اس اونٹ پر ایک ضرب لگائی، پھر وہ اس قدر تیز چلنے لگا کہ اس کی طرح کوئی اونٹ نہیں چل رہا تھا، آپ نے فرمایا: مجھے یہ اونٹ چالیس درہم کے عوض فروخت کر دو۔ میں نے کہا: نہیں! (یعنی آپ بلا قیمت لے لیں) آپ نے پھر فرمایا کہ مجھے فروخت کر دو تو میں نے چالیس درہم کے عوض اس کو آپ کے ہاتھ فروخت کر دیا اور میں نے اس پر سوار ہو کر مدینہ اپنے گھر تک جانے کا استثناء کر لیا، پس جب میں اپنے گھر پہنچ گیا تو آپ کے پاس اونٹ لے آیا، آپ نے مجھے اس کی نقد قیمت ادا کر دی اور ایک قیراط زیادہ دی، پھر آپ نے کسی کو بھیج کر مجھے بلوایا اور فرمایا: کیا تم یہ سمجھتے ہو کہ میں نے اونٹ خریدنے کے لیے تمہیں قیمت کم کر دی ہے؟ جاؤ! یہ اونٹ لے جاؤ اور یہ درہم بھی لے جاؤ۔ (صحیح مسلم رقم الحدیث: ۷۱۵)

(۴۴) حضرت انس (رضی اللہ عنہ) بیان کرتے ہیں کہ ایک شخص نے نبی (صلی اللہ علیہ وسلم) سے دو پہاڑوں کے درمیان کی بکریاں مانگیں، آپ نے اس کو وہ بکریاں عطاء کر دیں پھر وہ اپنی قوم کے پاس گیا اور کہنے لگا: اے میری قوم! اسلام لے آؤ، کیونکہ خدا کی قسم! بے شک محمد (صلی اللہ علیہ وسلم) اتنا دیتے ہیں کہ فقر و غربت کا خدشہ نہیں دیتا۔ (صحیح مسلم رقم الحدیث: ۲۳۱۲)

(۴۵) حضرت ابوسعید خدری (رضی اللہ عنہ) بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ (صلی اللہ علیہ وسلم) پردہ میں رہنے والی کنواری لڑکی سے زیادہ حیاء فرمانے والے تھے، جب آپ کو کوئی چیز ناپسند ہوتی تو ہم آپ کے چہرہ سے جان لیتے۔

(صحیح مسلم رقم الحدیث: ۲۳۲۰)

رسول اللہ (صلی اللہ علیہ وسلم) کے محاسن اخلاق میں سے یہ بھی ہے کہ آپ کسی سے اپنی ذات کا بدلہ نہیں لیتے تھے اور زیادتی کرنے والوں سے درگزر فرماتے تھے بلکہ جان کے دشمنوں کو بھی معاف کر دیتے، ہم آپ کی سیرت سے چند ایسی مثالیں بیان کر

Marfat.com

رہے ہیں۔

عبداللہ بن ابی کی نماز جنازہ پڑھانا

(۴۶) امام محمد بن اسماعیل بخاری متوفی ۲۵۶ھ روایت کرتے ہیں: حضرت عمر بن الخطاب (رضی اللہ عنہ) بیان کرتے ہیں کہ جب عبداللہ بن ابی ابن سلول فوت ہوگیا تو اس کی نماز جنازہ پڑھانے کے لیے رسول اللہ (صلی اللہ علیہ وسلم) کو بلایا گیا، جب رسول اللہ (صلی اللہ علیہ وسلم) اس کی نماز جنازہ پڑھانے کے لیے کھڑے ہوئے تو میں دوڑ کر آپ کے پاس گیا، میں نے کہا: یا رسول اللہ! کیا آپ ابن ابی کی نماز جنازہ پڑھا رہے ہیں؟ حالانکہ اس نے فلاں دن یہ اور کہا تھا (کہ مدینہ پہنچ کر عزت والے ذلت والوں کو نکال دیں گے اور یہ کہا تھا کہ جو لوگ آپ کے ساتھ ہیں جب تک وہ آپ کا ساتھ چھوڑ نہ دیں اس وقت تک ان پر خرچ نہ کرو اور حضرت عائشہ (رضی اللہ عنہا) پر بدکاری کی تہمت لگائی تھی، جس سے آپ کو سخت رنج تھا اور آپ سے کہا تھا کہ اپنی سوار دور کرو مجھے اسے سے بدبو آتی ہے، جنگ احد میں عین لڑائی کے وقت اپنے تین سو ساتھیوں کو لے کر لشکر سے نکل گیا) میں آپ کو یہ تمام باتیں گنواتا رہا، رسول اللہ (صلی اللہ علیہ وسلم) نے تبسم فرما کر کہا: اپنی رائے کو رہنے دو۔ جب میں نے بہت اصرار کیا تو آپ نے فرمایا: مجھے اختیار دیا گیا ہے (کہ استغفار کرو یا نہ کرو) سو میں نے (استغفار کرنے کو) اختیار کرلیا، اور اگر مجھے یہ علم ہوتا کہ اگر میں نے ستر مرتبہ سے زیادہ استغفار کیا تو اس کی مغفرت کردی جائے گی تو میں ستر مرتبہ سے زیادہ استغفار کرتا، حضرت عمر بیان کرتے ہیں کہ پھر رسول اللہ (صلی اللہ علیہ وسلم) نے اس کی نماز پڑھائی۔ الحدیث۔

(صحیح بخاری ج ۲ ص ۶۷۴، رقم الحدیث: ۱۳۶۶، مطبوعہ نور محمد اصح المطابع، کراچی، ۱۳۷۱ھ)

(۴۷) امام ابو جعفر محمد بن طبری متوفی ۳۱۰ھ روایت کرتے ہیں:

قتادہ بیان کرتے ہیں کہ نبی (صلی اللہ علیہ وسلم) سے اس معاملہ میں سوال کیا گیا تو آپ نے فرمایا: میری قمیص اور اس پر میری نماز جنازہ اس سے اللہ کے عذاب کو دور نہیں کرسکتی اور بے شک محمد یہ امید ہے کہ میرے اس عمل سے اس کی قوم کے ایک ہزار آدمی اسلام لے آئیں گے۔ (جامع البیان ج ۱۰ ص ۱۴۲، مطبوعہ دار المعرفہ، بیروت، ۱۴۰۹ھ)

سو آپ کی اس نرمی اور حسن اخلاق کو دیکھ کر عبداللہ بن ابی کی قوم کے ایک ہزار آدمی اسلام لے آئے۔

فتح مکہ کے بعد ابوسفیان اور ہند کو معاف کردینا

(۴۸) امام ابو الحسن علی بن ابی الکرم الشیبانی المتوفی ۶۳۰ھ بیان کرتے ہیں:

جب رسول اللہ (صلی اللہ علیہ وسلم) نے مکہ فتح کرلیا تو ابوسفیان بن الحارث اور عبداللہ بن ابی امیہ نے رسول اللہ (صلی اللہ علیہ وسلم) کی خدمت میں حاضر ہونے کی اجازت طلب کی اور حضرت ام سلمہ (رضی اللہ عنہا) نے ان کی سفارش کی، ابوسفیان نے کہا: اگر مجھے باریاب ہونے کی اجازت نہیں ملی تو میں اپنے بیٹے کا ہاتھ پکڑ کر زمین میں نکل جاؤں گا اور بھوکا پیاسا مر جاؤں گا۔ رسول اللہ (صلی اللہ علیہ وسلم) نے یہ سنا تو آپ کا دل نرم ہوگیا اور آپ نے ان کو اجازت دے دی اور انہوں نے آپ کی خدمت کی

Marfat.com

حاضر ہوکر اسلام قبول کرلیا، ایک قول یہ ہے کہ حضرت علی نے ابوسفیان نے کہا: تم حضور کے سامنے کی طرف سے جانا اور آپ سے وہی کہنا جو حضرت یوسف (علیہ السلام) کے بھائیوں نے حضرت یوسف سے کہا تھا: خدا کی قسم! اللہ تعالیٰ نے آپ کو ہم پر فضیلت دی ہے اور بے شک ہم ہی قصوروار تھے، انہوں نے اسی طرح کہا تو رسول اللہ (صلی اللہ علیہ وسلم) نے فرمایا: آج کے دن تم پر کوئی ملامت نہیں ہے۔ اللہ تعالیٰ تم کو معاف فرمائے گا اور وہ سب سے زیادہ رحم فرمانے والا ہے، آپ نے ان کو قریب بٹھایا اور انہوں نے اسلام قبول کرلیا اور ابوسفیان نے اپنی پچھلی تمام زیادتیوں پر معافی مانگی، ایک اور روایت ہے کہ حضرت عباس نے رسول اللہ (صلی اللہ علیہ وسلم) سے عرض کیا: یارسول اللہ (صلی اللہ علیہ وسلم)! ابوسفیان فخر کو پسند کرتا ہے، اس کو کوئی ایسی چیز عنایت کیجئے جس کی وجہ سے یہ اپنی قوم میں فخر کرے، آپ نے فرمایا: ٹھیک ہے جو شخص ابوسفیان کے گھر میں داخل ہوگا اس کو امان ہے اور جو شخص حکیم بن حزام کے گھر میں داخل ہوگا اس کو امان ہے اور جو شخص مسجد میں داخل ہوگیا اس کو امان ہے اور جس نے اپنے گھر کا دروازہ بند کرلیا اس کو امان ہے۔ (الکامل فی التاریخ ج ۲ ص ۱۶۶-۱۶۴ مطبوعہ دارالکتب العربیہ، بیروت)

(۴۹) جب آپ کے سامنے ہند کو پیش کیا گیا تو آپ نے فرمایا: کیا یہ ہند ہے؟ ہند نے کہا: میں ہند ہوں، اللہ آپ کو معاف فرمائے، آپ میری پچھلی باتوں کو معاف کردیجئے، ہند کے ساتھ اور بھی عورتیں تھیں۔ آپ نے ان سے عہد لیا کہ اللہ کے ساتھ کسی کو شریک نہیں کریں گی، چوری نہیں کریں گی، بدکاری نہیں کریں گی، اولاد کو قتل نہیں کریں گی، کسی بے قصور پر بہتان نہیں باندھیں گی، کسی نیک کام میں حضور کی نافرمانی نہیں کریں گی، پھر آپ نے حضرت عمر سے فرمایا: ان سے بیعت لو، اور ان سب کے لیے مغفرت کی دعا کی۔ (الکامل فی التاریخ ج ۲ ص ۱۷۲، ۱۷۱ مطبوعہ دارالکتب العربیہ، بیروت)

ابوسفیان نے متعدد بار مدینے پر حملے کیے تھے اور ہمیشہ مسلمانوں کو نقصان پہنچانے میں پیش پیش رہا تھا، آپ نے ابوسفیان پر قابو پانے کے بعد اس کو معاف کردیا، ہند نے آپ کو محبوب چچا حمزہ (رضی اللہ عنہ) کا کلیجہ نکال کر کچا چبایا تھا، مکہ فتح کرنے کے بعد آپ نے اس کو بھی معاف کردیا۔

فتح مکہ کے بعد صفوان بن امیہ کو معاف کردینا

(۵۰) امام ابوجعفر محمد بن جریر طبری متوفی ۳۱۰ھ روایت کرتے ہیں:

عروہ بن زبیر بیان کرتے ہیں کہ صفوان بن امیہ (یہی وہ شخص ہے جس نے رسول اللہ (صلی اللہ علیہ وسلم) کو قتل کرنے کے لیے عمیر بن وہب کو مدینہ بھیجا تھا) جدہ جانے کے لیے مکہ سے نکلا تاکہ جدہ سے یمن چلا جائے، حضرت عمیر بن وہب نے رسول اللہ (صلی اللہ علیہ وسلم) سے عرض کیا: یارسول اللہ! صفوان بن امیہ اپنی قوم کا سردار ہے اور وہ آپ کے خوف سے بھاگ رہا ہے تاکہ اپنے آپ کو سمندر میں گرادے، آپ اس کو امان دے دیجئے، آپ نے فرمایا: اس کو امان ہے، انہوں نے کہا: یارسول اللہ! مجھ کو کوئی ایسی چیز عنایت کیجئے جس سے یہ معلوم ہوجائے کہ آپ نے اس کو امان دے دی ہے، نبی (صلی اللہ علیہ وسلم) نے ان کو اپنا وہ عمامہ عطاء فرمایا جس کو پہن کر آپ مکہ میں داخل ہوئے تھے، حضرت عمیر وہ عمامہ لے کر گئے اور ان کو جدہ میں پالیا، اس وقت وہ جہاز میں سوار ہونے کا ارادہ کررہے تھے، انہوں نے کہا: اے صفوان! اپنے آپ کو ہلاک کرنے کی بجائے اپنے دل میں اللہ کو یاد کرو، دیکھو یہ

Marfat.com

امان ہے جو میں تمہارے لیے رسول اللہ (صلی اللہ علیہ وسلم) سے لے کر آیا ہوں، صفوان نے کہا: تم چلے جاؤ، حضرت عمیر نے کہا: اے صفوان! وہ سب سے زیادہ افضل، سب سے زیادہ نیک، سب سے زیادہ حلیم ہے اور سب سے اچھے ہیں، حضرت عمیر (رضی اللہ عنہ) صفوان کو حضور کے پاس لے آئے، صفوان نے رسول اللہ (صلی اللہ علیہ وسلم) سے کہا: اس کا یہ کہنا ہے کہ آپ نے مجھے امان دے دی ہے، آپ نے فرمایا: اس نے سچ کہا، صفوان نے کہا: مجھے اسلام لانے کے لیے دو ماہ کی مہلت دیجیے، آپ نے فرمایا: میں تمہیں چار ماہ کی مہلت دیتا ہوں۔

(جامع البیان ج ۲ص ۳۳۹، ۳۳۸، مطبوعہ بیروت، کتاب المغازی للواقدی ج ۲ص ۸۵۳ الکامل لابن الاثیر ج ۲ص ۱۶۸، البدایہ والنہایہ ج ۴ص ۳۰۸)

فتح مکہ کے بعد عکرمہ بن ابی جہل کو معاف کر دینا

(۵۱) امام ابن اثیر شیبانی متوفی ۶۳۰ھ لکھتے ہیں:

عکرمہ بن ابی جہل بھی رسول اللہ (صلی اللہ علیہ وسلم) کو ایذاء پہنچانے، آپ سے عداوت رکھنے اور آپ کے خلاف جنگوں میں پیسہ صرف کرنے میں اپنے آپ کی مثل تھا، جب رسول اللہ (صلی اللہ علیہ وسلم) نے مکہ کو فتح کر لیا تو اس کو اپنی جان کا خوف ہوا اور وہ یمن کی طرف بھاگ گیا، لیکن اس کی بیوی ام حکیم بن الحارث مسلمان ہو گئیں۔ اور انہوں نے رسول اللہ (صلی اللہ علیہ وسلم) سے عکرمہ کے لیے امان طلب کی، اور اپنے ساتھ ایک رومی غلام لے کر اس کو ڈھونے نکلیں، انہوں نے عرب کے بعض قبیلوں کی مدد سے عکرمہ کو پالیا، اس وقت عکرمہ سمندر کے سفر کا ارادہ کر رہے تھے، ام حکیم نے کہا: میں تمہارے پاس اس شخص کے ہاں سے آئی ہوں، جو لوگوں میں سب سے زیادہ صلہ رحمی کرنے والے ہیں، سب سے زیادہ حلیم ہیں اور سب سے زیادہ کریم ہیں، اور انہوں نے تم کو امان دے دی ہے، جب عکرمہ رسول اللہ (صلی اللہ علیہ وسلم) کے پاس پہنچے تو رسول اللہ (صلی اللہ علیہ وسلم) بہت خوش ہوئے، پھر عکرمہ مسلمان ہو گئے اور رسول اللہ (صلی اللہ علیہ وسلم) سے یہ درخواست کی کہ وہ اس کے لیے استغفار کریں پھر آپ نے ان کے لیے استغفار کیا۔ (الکامل فی التاریخ ج ۲ص ۱۶۸، مطبوعہ دار الکتب العلمیہ، بیروت)

(۵۲) امام ابن عساکر متوفی ۵۷۱ھ روایت کرتے ہیں:

جب عکرمہ کشتی میں سوار ہوئے تو سخت تیز ہوا چلی، انہوں نے اس وقت لات اور عزیٰ کو پکارا، کشتی والوں نے کہا: اس موقع پر اخلاص کے ساتھ صرف اللہ وحدہ لاشریک کو پکارا جائے اور کسی کو پکارنا جائز نہیں، عکرمہ نے سوچا: اگر سمندر میں صرف اسی کی الوہیت ہے اور کوئی اس کا شریک نہیں ہے تو پھر خشکی میں بھی وہی وحدہ لاشریک ہے اور انہوں نے اللہ کی قسم کھا کر دل میں عہد کیا کہ وہ ضرور (سیدنا) محمد (صلی اللہ علیہ وسلم) کے پاس جا کر رجوع کریں گے، سو انہوں نے آپ کے پاس جا کر آپ سے بیعت کر لی۔ (مختصر تاریخ دمشق ج ۱۷ص ۱۳۴)

فتح مکہ کے بعد (طائف میں) وحشی کو معاف کر دینا

وحشی بن حرب، جبیر بن مطعم کے غلام تھے، ایک قول یہ ہے کہ بنت الحارث بن عامر کے غلام تھے، حارث بن عامر کی بیٹی نے

Marfat.com

ان سے کہا: میرا باپ جنگ بدر میں قتل کر دیا گیا تھا، اگر تم نے (سیدنا) محمد (صلی اللہ علیہ وسلم) حمزہ یا علی بن ابی طالب ان تینوں میں سے کسی ایک کو قتل کر دیا تو تم آزاد جنگ احد میں وحشی نے حضرت سیدنا حمزہ (رضی اللہ عنہ) کو قتل کر دیا تھا اور اس قتل سے رسول اللہ (صلی اللہ علیہ وسلم) کو بہت اذیت پہنچی تھی، جب رسول اللہ (صلی اللہ علیہ وسلم) نے مکہ فتح کیا تو یہ جان کے خوف سے طائف بھاگ کر چلے گئے تھے، پھر ایک وفد کے ساتھ آ کر رسول اللہ (صلی اللہ علیہ وسلم) سے ملاقات کی اور کلمہ پڑھ لیا، حافظ ابن عساکر نے ان کے اسلام قبول کرنے کا بہت تاثر انگیز واقعہ نقل کیا ہے۔

(۵۳) حافظ ابوالقاسم علی بن الحسن ابن عساکر متوفی ۵۷۱ھ روایت کرتے ہیں:

رسول اللہ (صلی اللہ علیہ وسلم) نے حضرت حمزہ (رضی اللہ عنہ) کے قاتل وحشی کو بلایا اور ان کو اسلام کی دعوت دی، وحشی نے کہا: اے محمد (صلی اللہ علیہ وسلم)! آپ مجھے کس طرح اپنے دین کی دعوت دے رہے ہیں حالانکہ میں نے شرک کیا ہے، قتل کیا ہے اور زنا کیا ہے اور آپ یہ پڑھتے ہیں:

وَالَّذِيْنَ لَا يَدْعُوْنَ مَعَ اللّٰهِ اِلٰهًا اٰخَرَ وَلَا يَقْتُلُوْنَ النَّفْسَ الَّتِيْ حَرَّمَ اللّٰهُ اِلَّا بِالْحَقِّ وَلَا يَزْنُوْنَ وَمَنْ يَّفْعَلْ ذٰلِكَ يَلْقَ اَثَامًا ۔ يُّضٰعَفْ لَهُ الْعَذَابُ يَوْمَ الْقِيٰمَةِ وَيَخْلُدْ فِيْهٖ مُهَانًا ۔ (الفرقان:۶۹۔۶۸)

اور جو لوگ اللہ کے ساتھ کسی دوسرے معبود کی عبادت نہیں کرتے اور جس شخص کے قتل کو اللہ نے حرام کیا ہے اس کو قتل نہیں کرتے مگر حق کے ساتھ (مثلاً قصاص میں) اور زنا نہیں کرتے اور جو شخص ایسا کرے گا وہ سزا پائے گا۔ قیامت کے دن اس کے عذاب کو دگنا کر دیا جائے گا اور وہ اس عذاب میں ہمیشہ ذلت کے ساتھ رہے گا۔

جب وحشی نے یہ کہا تو اللہ تعالیٰ نے نبی (صلی اللہ علیہ وسلم) پر یہ آیت نازل کر دی:

اِلَّا مَنْ تَابَ وَاٰمَنَ وَعَمِلَ عَمَلًا صَالِحًا فَاُولٰٓئِكَ يُبَدِّلُ اللّٰهُ سَيِّاٰتِهِمْ حَسَنٰتٍ وَكَانَ اللّٰهُ غَفُوْرًا رَّحِيْمًا ۔ (الفرقان:۷۰)

لیکن جو (موت سے پہلے) توبہ کر لے، اور ایمان لے آئے اور نیک کام کرے تو اللہ ان لوگوں کی برائیوں کو نیکیوں سے بدل دے گا، اور اللہ بہت بخشنے والا بے حد رحم فرمانے والا ہے۔

وحشی نے کہا: اے محمد (صلی اللہ علیہ وسلم)! یہ بہت سخت شرط ہے کیونکہ اس میں ایمان لانے سے پہلے کے گناہوں کا ذکر ہے، ہوسکتا ہے مجھ سے ایمان لانے کے بعد گناہ ہو جائیں گے تو پھر ایمان لانے کے بعد اگر میری بخشش نہ ہو تو پھر میرے ایمان لانے کا کیا فائدہ۔

تب اللہ عزوجل نے یہ آیت نازل فرمائی:

اِنَّ اللّٰهَ لَا يَغْفِرُ اَنْ يُّشْرَكَ بِهٖ وَيَغْفِرُ مَا دُوْنَ ذٰلِكَ لِمَنْ يَّشَآءُ (النساء:۴۸)

بے شک اللہ اپنے ساتھ شرک کیے جانے کو نہیں بخشتا، اور اس کے علاوہ جو گناہ ہو اسے جس کے لیے چاہتا ہے بخش دیتا

Marfat.com

وحشی نے کہا: اے محمد (صلی اللہ علیہ وسلم)! اس آیت میں تو مغفرت اللہ کے چاہئے پر موقوف ہے، ہوسکتا ہے اللہ تعالیٰ مجھے بخشنا نہ چاہے، پھر میرے ایمان لانے کا کیا فائدہ، تب اللہ عزوجل نے یہ آیت نازل فرمائی:

قُلْ یٰعِبَادِیَ الَّذِیْنَ اَسْرَفُوْا عَلٰی اَنْفُسِهِمْ لَا تَقْنَطُوْا مِنْ رَّحْمَةِ اللّٰهِ ط اِنَّ اللّٰهَ یَغْفِرُ الذُّنُوْبَ جَمِیْعًا ط اِنَّهٗ هُوَ الْغَفُوْرُ الرَّحِیْمُ ۔ (الزمر:۵۳)

آپ کہیے کہ اے میرے بندو! جو اپنی جانوں پر زیادتیاں کر چکے ہو، اللہ کی رحمت سے مایوس نہ ہو، بے شک وہی بہت بخشنے والا بے حد رحم فرمانے والا ہے۔

وحشی نے کہا: اب مجھے اطمینان ہوا، پھر اس نے کلمہ پڑھا اور مسلمان ہوگیا، صحابہ نے پوچھا: یہ بشارت آیا صرف وحشی کے لیے ہے یا سب کے لیے ہے؟ آپ نے فرمایا: سب کے لیے ہے۔

حضرت ابن عباس بیان کرتے ہیں کہ وحشی امان طلب کر کے آیا اور پھر رسول اللہ (صلی اللہ علیہ وسلم) سے اسلام قبول کرنے کے متعلق یہی شرائط پیش کیں اور آپ نے یہی جوابات دیئے۔ (مختصر تاریخ دمشق ج ۲۶ ص ۲۶۳،۲۶۲، مطبوعہ دار الفکر، بیروت)

غور فرمائیے! رسول اللہ (صلی اللہ علیہ وسلم) اس شخص کی ایک ایک شرط پوری کر کے اور اس کا ایک ایک ناز اٹھا کر اس کو کلمہ پڑھا رہے ہیں اور جنت کا راستہ دکھا رہے ہیں جو آپ کے انتہائی عزیز چچا کا قاتل تھا، اگر کوئی شخص ہمارے کسی عزیز رشتہ دار کو قتل کر کے ہم سے دنیا کی کسی جگہ کا راستہ پوچھے تو ہم اس سے بات کرنا بھی گوارا نہیں کرتے تو ان کے ظرف کی عظمت کا کیا کہنا جو ایسے شخص کا ایک ایک نخرہ پورا کر کے اسے جنت کا راستہ دکھا رہے ہیں۔

ہبار بن الاسود کو معاف کردینا

(۵۴) ہبار بن اسود کا جرم یہ تھا کہ اس نے نبی (صلی اللہ علیہ وسلم) کی صاحبزادی حضرت سیدنا زینب (رضی اللہ عنہا) کو پشت میں نیزہ مارا تھا، اس وقت وہ حاملہ تھیں، وہ گر گئیں اور ان کا حمل ساقط ہوگیا، جس وقت نبی (صلی اللہ علیہ وسلم) اپنے اصحاب کے ساتھ مدینہ میں بیٹھے ہوئے تھے اچانک ہبار بن آسود آ گیا، وہ بہت فصیح اللسان تھا، اس نے کہا: اے محمد (صلی اللہ علیہ وسلم) جس نے آپ کو برا کہا اس کو برا کہا گیا۔ میں آپ کے پاس اسلام کا اقرار کرنے آیا ہوں، پھر اس نے کلمہ شہادت پڑھا رسول اللہ (صلی اللہ علیہ وسلم) نے اس کا اسلام قبول کرلیا، اس وقت نبی (صلی اللہ علیہ وسلم) کی کنیز سلمہ آئیں اور انہوں نے ہبار سے کہا: اللہ تیری آنکھوں کو ٹھنڈا نہ کرے تو وہی ہے جس نے فلاں کام کیا تھا اور فلاں کیا تھا، آپ نے فرمایا: اسلام نے ان تمام کاموں کو مٹا دیا، اور رسول اللہ (صلی اللہ علیہ وسلم) نے اس کو برا کہنے اور اس کے پچھلے کام گنوانے سے منع فرمایا۔

(کتاب المغازی للواقدی ج ۲ ص ۸۵۸،۸۵۷، مطبوعہ عالم الکتب، بیروت)

منافقوں اور دیہاتیوں سے درگزر کرنا

(۵۵) امام محمد بن اسماعیل بخاری متوفی ۲۵۶ھ روایت کرتے ہیں:

Marfat.com

حضرت عبداللہ بن مسعود (رضی اللہ عنہ) بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ (صلی اللہ علیہ وسلم) نے کچھ مال تقسیم کیا۔ انصار میں سے ایک شخص نے کہا: خدا کی قسم! محمد (صلی اللہ علیہ وسلم) نے اس تقسیم سے اللہ کی رضا جوئی کا ارادہ نہیں کیا، میں نے رسول اللہ (صلی اللہ علیہ وسلم) کے پاس جا کر اس کی خبر دی، تو رسول اللہ (صلی اللہ علیہ وسلم) کا چہرہ متغیر ہو گیا اور آپ نے فرمایا: اللہ تعالیٰ موسیٰ پر رحم فرمائے، ان کو اس سے زیادہ اذیت دی گئی تھی اور انہوں نے اس پر صبر کیا تھا۔

(صحیح بخاری ج ۳ ص ۸۹۵، مطبوعہ نور محمد اصح المطابع، کراچی، ۱۳۸۱ھ)

امام واقدی متوفی ۲۰۷ھ نے بیان کیا ہے کہ اس شخص کا نام معتب بن قشیر تھا اور یہ منافق تھا، اس حدیث سے یہ معلوم ہوا کہ اگر خیر خواہی کی نیت سے کسی شخص سے اس کے متعلق کہا ہوا قول بیان کیا جائے کہ فلاں شخص آپ کے متعلق یہ کہہ رہا تھا، تو یہ چغلی نہیں ہے اور نہ ممنوع ہے، ورنہ رسول اللہ (صلی اللہ علیہ وسلم) ابن مسعود (رضی اللہ عنہ) سے فرماتے: تم چغلی کیوں کر رہے ہو؟ چغلی اس وقت ہوتی ہے جب کوئی شخص فساد ڈالنے اور دو آدمیوں کو ایک دوسرے کے خلاف بھڑکانے کی نیت سے ایک کی بات دوسرے شخص تک پہنچاتا ہے، اور اس حدیث میں آپ کی نرمی اور ملائمت کا بیان بالکل واضح ہے۔

(۵۶) حضرت انس بن مالک (رضی اللہ عنہ) بیان کرتے ہیں کہ میں رسول اللہ (صلی اللہ علیہ وسلم) کے ساتھ جا رہا تھا، اس وقت آپ ایک نجرانی (یمنی) چادر اوڑھے ہوئے تھے، راستہ میں ایک اعرابی (دیہاتی) ملا، اس نے بہت زور سے آپ کی چادر کھینچی، حضرت انس (رضی اللہ عنہ) کہتے ہیں کہ اس کے زور سے کھینچنے کی وجہ سے نبی (صلی اللہ علیہ وسلم) کے دو کندھوں کے درمیان چادر کا نشان پڑ گیا تھا، پھر اس نے کہا: اے محمد (صلی اللہ علیہ وسلم)! آپ کے پاس جو اللہ کا مال ہے اس میں سے مجھے دینے کا حکم دیجئے۔ نبی (صلی اللہ علیہ وسلم) اس کی طرف متوجہ ہو کر مسکرائے پھر اس کو مال دینے کا حکم دیا۔

(کتاب المغازی ج ۲ ص ۹۰۰، مطبوعہ عالم الکتب، بیروت)

اس حدیث میں نبی (صلی اللہ علیہ وسلم) کی نرمی، حسن اخلاق اور برائی کا جواب اچھائی دینے کا واضح بیان ہے۔

وانک لعلی خلق عظیم میں امام رازی کی نکتہ آفرینیاں)

امام فخر الدین محمد عمر رازی متوفی ۶۰۶ھ اس آیت کی تفسیر میں لکھتے ہیں:

خلق ملکہ نفسانیہ (طبعی مہارت) ہے، جس کی وجہ سے انسان کے لیے نیک کام کرنا آسان ہو جاتا ہے، حسن خلق میں بخل، حرص اور غضب سے اجتناب کرنا داخل ہے، اسی طرح معاملات میں سختی سے احتراز کرنا بھی اس میں داخل ہے، اور اپنے قول اور فعل سے لوگوں کو مانوس کرنا بھی اس میں داخل ہے، اور لوگوں سے قطع تعلق کا ترک کرنا اور خرید و فروخت اور دیگر معاملات میں لوگوں کے حقوق سے سستی کرنا اور نسبی اور سسرالی حقوق کی ادائیگی میں کمی کرنے کو ترک کرنا بھی حسن اخلاق میں داخل ہے۔

انسان کو خلق دو قوتوں سے حاصل ہوتا ہے: قوت علمیہ اور قوت عملیہ، آپ کی قوت علمیہ کے متعلق اللہ تعالیٰ نے فرمایا:

وَعَلَّمَكَ مَالَمْ تَكُنْ تَعْلَمُ ط وَكَانَ فَضْلُ اللّٰهِ عَلَيْكَ عَظِيْمًا ۔ (النساء: ۱۱۳)

Marfat.com

اور آپ جو کچھ بھی نہیں جانتے تھے اللہ تعالیٰ نے آپ کو اس کا علم عطاء کر دیا اور یہ آپ پر اللہ تعالیٰ کا فضل عظیم ہے۔

اور قوت عملیہ کے متعلق فرمایا:

وَ اِنَّکَ لَعَلٰی خُلُقٍ عَظِیْمٍ ۔ (القلم:۴)

اور بے شک آپ ضرور عظیم اخلاق پر فائز ہیں۔

ان دو قوموں کے کامل ہونے کے بعد انسان کو اپنے کمال کے لیے اور کسی قوت کی ضرورت نہیں ہے، سو آپ کا علم بھی عظیم ہے اور آپ کا خلق بھی عظیم ہے، پس آپ کی روح مقدس تمام ارواح بشریہ میں سب سے اعلیٰ اور سب سے افضل ہے۔

نیز امام رازی لکھتے ہیں کہ اللہ تعالیٰ نے فرمایا: آپ کا خلق عظیم ہے، اس میں ان کفار کا رد ہے جنہوں نے آپ کو مجنوں کہا تھا کیونکہ سب کو تسلیم تھا کہ آپ کے اخلاق سب سے عمدہ اور آپ کے افعال سب سے زیادہ پسندیدہ تھے، الصادق الامین آپ ہی کا لقب تھا اور مجنوں تو بے عقل ہوتا ہے، اس کے اقوال باطل اور افعال پراگندہ ہوتے ہیں، سو آپ مجنوں نہیں ہو سکتے۔

دوسرے مفسرین نے کہا ہے کہ آپ کا خلق اس عظیم ہے کہ اللہ تعالیٰ نے آپ کو حکم دیا ہے:

اُولٰٓئِکَ الَّذِیْنَ ھَدَی اللّٰہُ فَبِھُدٰھُمُ اقْتَدِہْ (الانعام:۹۰)

(ان (سابق نبیوں اور رسولوں) کو اللہ نے ہدایت دی ہے سو آپ ان کی ہدایت کی پیروی کیجئے۔

اس آیت میں اللہ تعالیٰ نے آپ کو جس ہدایت کی پیروی کا حکم دیا ہے اس سے مراد اللہ تعالیٰ کی معرفت نہیں ہے، کیونکہ یہ تقلید ہے اور تقلید کرنا رسول کے لائق نہیں ہے اور نہ ہی اس سے مراد احکام شرعیہ ہیں کیونکہ آپ کی شریعت تمام انبیاء سابقین کی شریعت سے جدا ہے، پس متعین ہو گیا کہ اس ہدایت سے مراد اصول اور فروغ نہیں ہیں بلکہ آپ کو یہ حکم دیا ہے کہ آپ انبیاء سابقین کے خلق کریم کی پیروی کیجئے اور ان میں سے ہر نبی کسی ایک خلق کریم کے ساتھ خاص تھا، مثلاً حضرت ابراہیم صدق کے ساتھ خاص تھے، حضرت ایوب صبر کے ساتھ خاص تھے، حضرت یوسف (علیہ السلام) عفت کے ساتھ خاص تھے، سو آپ کو حکم دیا کہ یہ اخلاق کریمہ جو تمام انبیاء سابقین میں متفرق ہیں، آپ ان تمام اخلاق کو اپنے اندر جمع کر لیجئے اور ایک لاکھ چوبیس ہزار انبیاء میں جو فرداً فرداً کمالات اور اخلاق ہائے کریمہ پائے جاتے ہیں وہ تمام اخلاق تنہاء آپ اپنی ذات میں جمع کر لیں، سو اس لیے آپ کا خلق عظیم ہے۔ آپ میں جو محاسن اخلاق پائے جاتے ہیں وہ بمنزلہ متن متین ہیں اور تمام انبیاء علیہم السلام میں فرداً فرداً جو کمالات پائے جاتے ہیں وہ بمنزلہ شرح جمیل ہیں۔

حسن یوسف، دم عیسیٰ، ید بیضاء داری
آں چوں خوباں دارند تو تنہاء داری

اور اس آیت میں ایک اور نکتہ یہ ہے کہ اللہ تعالیٰ نے فرمایا ہے: وَ اِنَّکَ لَعَلٰی خُلُقٍ عَظِیْمٍ ۔ (القلم:۴) اور علی استعلاء کے لیے آتا ہے اور علی کا لفظ اس پر دلالت کرتا ہے کہ آپ ان اخلاق پر مستعلی اور حاکم ہیں اور آپ کی نسبت اخلاق حسنہ کی طرف ایسے ہے جیسے مولیٰ کی نسبت غلام کی طرف اور امیر کی نسبت مامور کی طرف ہوتی ہے۔

(تفسیر کبیر ج ۱۰ ص ۶۰۱، دار احیاء التراث العربی، بیروت، ۱۴۱۵ھ)

Marfat.com

وانک لعلیٰ خلق عظیم میں مصنف کی نکتہ آفرینی

علامہ غلام رسول سعیدی علیہ الرحمہ لکھتے ہیں کہ میرے نزدیک ات نکتہ کی تشریح اور تقریر اس طرح ہے کہ عربی میں علی کا لفظ فوقیت اور بلند کے لیے آتا ہے، جیسے کیا جاتا ہے: فلان رکب علی الفرس فلاں شخص گھوڑی پر سوار ہے، اور سواری سوار کے تابع ہوتی ہے، سواور جس طرف سواری کی باگیں موڑ دیتا ہے سواری اس طرف چل پڑتی ہے، سواس آیت کا معنی ہے: آپ خلق کی عظمتوں پر فائق اور سوار ہیں، آپ جس طرف خلق کی باگوں کو موڑ دیتے ہیں وہی خلق عظیم ہو جاتا ہے۔

عام قاعدہ یہ ہے کہ جو شخص کسی اچھے کام کو کرے وہ اچھا ہو جاتا ہے اور جو کسی عظیم کام کو کرے وہ عظیم ہو جاتا ہے اور یوں لوگ اپنے اچھے اور عظیم ہونے میں اچھائی اور عظمت کے تابع ہوتے ہیں لیکن آپ کا معاملہ اس طرح نہیں ہے، آپ اپنے عظیم ہونے میں خلق عظیم کے تابع نہیں ہیں بلکہ خلق عظیم اپنے عظیم ہونے میں آپ کے فعل کا تابع ہے، آپ سوار ہیں اور خلق عظیم سواری ہے، آپ کے جس فعل کو کرلیں وہی خلق عظیم ہے اور آپ جس فعل کو ترک کردیں یا منع کردیں وہ خلق خسیس ہے، دیکھئے! پہلے آپ نے نماز میں مسجد اقصیٰ کی طرف منہ کیا تو وہ فعل عبادت ہو گیا اور جب آپ نے کعبہ کی طرف منہ کیا تو وہ فعل عبادت ہو گیا، جب آپ مسجد اقصیٰ کی طرف منہ کر کے نماز پڑھ رہے تھے اس وقت اگر کوئی کعبہ کی طرف منہ کر کے نماز پڑھتا تو اس کا وہ فعل عبادت نہ ہوتا اور اب اگر کوئی مسجد اقصیٰ کی طرف منہ کر کے نماز پڑھے تو اس کا یہ فعل عبادت نہ ہوگا، معلوم ہوا کہ فی نفسہ نہ مسجد اقصیٰ کی طرف منہ کرنے میں عظمت ہے نہ کعبہ کی طرف منہ کرنے میں عظمت ہے، عظمت تو آپ کے فعل میں ہے اور فعل کی اتباع اور اقتداء میں ہے، نیز دیکھئے کہ رمضان میں دن کو طعام نہ کھانا عبادت ہے اور عید کے دن طعام کو کھانا عبادت ہے، اگر کوئی رمضان میں دن کے وقت بلا عذر شرعی طعام کھالے تو گناہ ہے اور عید کے دن طعام نہ کھائے تو گناہ ہے، معلوم ہوا کہ فی نفسہ طعام ترک کرنے میں عظمت ہے نہ طعام کھانے میں عظمت ہے، عظمت تو آپ کے فعل میں ہے، اسی طرح نماز پڑھنا عبادت ہے مگر اسی وقت نماز پڑھنا عبادت ہے، جس وقت میں آپ نے نماز پڑھی ہے، اگر کوئی شخص ان اوقات میں نماز پڑھے، جن اوقات میں آپ نے نماز پڑھنے سے منع کیا ہے تو اس کا نماز پڑھنا گناہ ہے مثلاً طلوع آفتاب یا استوارء آفتاب کے وقت۔ اسی طرح حج کرنا بھی عبادت ہے لیکن اسی دن حج کرنا عبادت ہے جس دن آپ نے حج کیا ہے، اگر کوئی شخص اس سے ایک دن پہلے حج کرلے تو اس کا حج نہیں ہوگا، خرید وفروخت کرنا اور روزی کمانا مستحسن ہے لیکن اسی جگہ اور اس وقت میں مستحسن ہے جس جگہ اور جس وقت میں آپ نے خرید وفروخت کی ہے، اگر کوئی اس جگہ یا اس وقت میں خرید وفروخت کرے، جس جگہ اور جس وقت میں آپ نے منع کیا ہے، مثلاً مسجد میں یا نماز کے وقت خرید وفروخت کرے تو گناہ ہے، خلاصہ یہ ہے کہ فی نفسہ نہ نماز میں عظمت ہے، نہ روزہ میں، نہ حج میں نہ اور کسی عبادت میں، عظمت صرف ان عبادات میں ہے، جن کو آپ کے طریقہ اور آپ کے فعل کے موافق انجام دیا جائے، اللہ تعالیٰ نے یونہی تو نہیں فرمایا:

قُلْ اِنْ كُنْتُمْ تُحِبُّوْنَ اللّٰهَ فَاتَّبِعُوْنِیْ (آل عمران:۳)

آپ کہہ دیجئے اگر تم اللہ کی محبت حاصل کرنا چاہتے ہو تو میری اتباع کرو۔

ہر عبادت میں اصل چیز آپ کی اتباع اور آپ کی اقتداء ہے کیونکہ فی نفسہ کسی عبادت میں عظمت نہیں ہے، اس میں عظمت

Marfat.com

تب ہوگی جب اس عبادت کو آپ کے طریقہ پر انجام دیا جائے گا، اسی لیے آپ نے فرمایا:

صلوا کما رایتمونی اصلی۔ اس طرح نماز پڑھو جس طرح تم مجھے نماز پڑھتے ہوئے دیکھتے ہو۔

(صحیح البخاری رقم الحدیث:۶۳۱، سنن ابوداؤد رقم الحدیث:۵۸۹، سنن ترمذی رقم الحدیث:۲۰۵، سنن ابن ماجہ رقم الحدیث:۹۷۹)

پس واضح ہوگیا کہ اس آیت میں علیٰ ذکر کرنے میں یہ نکتہ ہے کہ جس طرح سوار، سواری پر سوار ہوتا ہے، اس طرح آپ خلق کے عظمتوں پر سوار ہیں اور جس طرح سوار کے تابع ہوتی ہے اس طرح خلق اپنے عظیم ہونے میں آپ کے تابع ہے، دوسرے لوگ نیک ہونے میں نیکی کے تابع ہوتے ہیں اور آپ اپنے نیک ہونے میں نیکی کے تابع نہیں ہیں، بلکہ نیکی، نیکی ہونے میں آپ کے فعل اور آپ کے خلق کے تابع ہے اور اسی معنی کو اللہ تعالیٰ نے یہ فرما کر واضح کیا ہے: وَ اِنَّكَ لَعَلٰی خُلُقٍ عَظِیْمٍ ۔

(القلم:۴) (تفسیر تبیان القرآن، سورہ القلم، لاہور)

323- حَدَّثَنَا عباس بن محمد الدوری حَدَّثَنَا عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ یزید المقری حَدَّثَنَا لیث بن سعد حدثنی اَبُوْ عثمان الولید بن اَبِیْ الولید عن سلیمان بن خارجة عن خارجة بن زید بن ثابت رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ دَخَلَ نَفَرٌ عَلٰی زَیْدِ ابْنِ ثَابِتٍ فَقَالُوْا لَهٗ حَدِّثْنَا اَحَادِیْثَ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَ سَلَّمَ قَالَ مَاذَا اُحَدِّثُکُمْ کُنْتُ جَارَهٗ فَکَانَ اِذَا اُنْزِلَ عَلَیْهِ الْوَحْیُ بَعَثَ اِلَیَّ فَکَتَبْتُهٗ لَهٗ فَکُنَّا اِذَا ذَکَرْنَا الدُّنْیَا ذَکَرَهَا مَعَنَا وَ اِذَا ذَکَرْنَا الْاٰخِرَةَ ذَکَرَهَا مَعَنَا وَ اِذَا ذَکَرْنَا الطَّعَامَ ذَکَرَهٗ مَعَنَا فَکُلٌّ هٰذَا اُحَدِّثُکُمْ عَنِ النَّبِیِّ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَ سَلَّمَ ۔

✧✧ حضرت خارجہ بن زید بن ثابت رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں' کچھ لوگ حضرت زید بن ثابت رضی اللہ عنہ کی خدمت میں حاضر ہوئے انہوں نے حضرت زید رضی اللہ عنہ سے کہا کیا آپ ہمیں نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کی احادیث کے بارے میں بتائیں گے۔ انہوں نے جواب دیا: میں تمہیں کیا حدیث سناؤں میں نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کا پڑوسی تھا جب آپ پر وحی نازل ہوتی تھی۔ آپ مجھے بلوالیا کرتے تھے۔ وہ میں آپ کے لئے لکھ کر دے دیتا تھا۔ ہم جب دنیا کا تذکرہ کرتے تھے تو آپ اس تذکرے میں ہمارے ساتھ شریک ہوتے تھے اور جب ہم آخرت کا تذکرہ کیا کرتے تھے تو آپ اس میں ہمارے ساتھ شریک ہوتے تھے۔ ہم جب کھانے کا تذکرہ کیا کرتے تھے تو آپ ہمارے ساتھ اس کا بھی ذکر کیا کرتے تھے۔ میں ان میں سے ہر ایک معاملے کے بارے میں تمہارے سامنے حدیث سنا سکتا ہوں۔

324- حَدَّثَنَا اسحق بن موسٰی حَدَّثَنَا یونس بن بکیر عن محمد بن اسحق عن زیاد بن اَبِیْ زیاد عن محمد ابن کعب القرظی عن عمرو بن العاص قَالَ کَانَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَ سَلَّمَ یُقْبِلُ بِوَجْهِهٖ وَحَدِیْثِهٖ عَلٰی اَشَرِّ الْقَوْمِ یَتَاَلَّفُهُمْ بِذٰلِكَ فَکَانَ یُقْبِلُ بِوَجْهِهٖ وَ حَدِیْثِهٖ عَلَیَّ حَتّٰی ظَنَنْتُ اَنِّیْ خَیْرُ الْقَوْمِ فَقُلْتُ یَا رَسُوْلَ اللّٰهِ اَنَا خَیْرٌ اَوْ اَبُوْبَکْرٍ فَقَالَ اَبُوْبَکْرٍ فَقُلْتُ یَا رَسُوْلَ اللّٰهِ اَنَا خَیْرٌ اَمْ عُمَرُ فَقَالَ عُمَرُ فَقُلْتُ یَا رَسُوْلَ اللّٰهِ اَنَا خَیْرٌ اَمْ عُثْمَانُ فَقَالَ عُثْمَانُ فَلَمَّا سَئَلْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَ سَلَّمَ فَصَدَقَنِیْ فَلَوَدِدْتُ اَنِّیْ لَمْ اَکُنْ سَئَلْتُهٗ ۔

Marfat.com

✧✧ حضرت عمرو بن العاص رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم سب سے بدتر شخص کی طرف بھی مکمل طور پر متوجہ ہوتے تھے اور بات چیت کیا کرتے تھے آپ اس کی تالیف قلب کرنا چاہتے تھے آپ میرے ساتھ بھی مکمل طور پر متوجہ ہو کر گفتگو کیا کرتے تھے یہاں تک کہ میں یہ سمجھتا تھا کہ میں سب سے بہتر ہوں ایک مرتبہ میں نے عرض کی: یارسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم! میں بہتر ہوں یا حضرت ابوبکر رضی اللہ عنہ بہتر ہیں؟ آپ نے جواب دیا: ابوبکر بہتر ہیں میں نے عرض کی: یارسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم! میں بہتر ہوں یا حضرت عمر رضی اللہ عنہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے جواب دیا: عمر' میں نے عرض کی: یارسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم میں بہتر ہوں یا عثمان؟ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے جواب دیا: عثمان' جب نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم سے میں نے دریافت کیا تو آپ نے میرے ساتھ سچ بولا' میری یہ خواہش تھی کہ میں نے اس بارے میں آپ سے دریافت نہ ہی کیا ہوتا۔

325- حَدَّثَنَا قُتَيْبَةُ بن سعيد حَدَّثَنَا جعفر بن سليمان الضبعي عن ثابت عَنْ اَنَسِ بْنِ مَالِكٍ قَالَ خَدَمْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَشْرَ سِنِيْنَ فَمَا قَالَ لِيْ اُفٍّ قَطُّ وَمَا قَالَ لِيْ لِشَيْءٍ صَنَعْتُهُ لِمَ صَنَعْتَهُ وَلَا لِشَيْءٍ تَرَكْتُهُ لِمَ تَرَكْتَهُ وَكَانَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مِنْ اَحْسَنِ النَّاسِ خُلُقًا وَّلَا مَسِسْتُ خَزًّا وَّلَا حَرِيْرًا وَّلَا شَيْئًا كَانَ اَلْيَنَ مِنْ كَفِّ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَلَا شَمِمْتُ مِسْكًا قَطُّ وَلَا عِطْرًا كَانَ اَطْيَبَ مِنْ عَرَقِ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ۔

✧✧ حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: میں نے دس برس نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت کی ہے آپ نے کبھی بھی مجھے اُف نہیں کہا اور میں نے جو کام کیا اس کے بارے میں آپ نے کبھی یہ نہیں فرمایا کہ تم نے یہ کیوں کیا اور میں نے جو کام نہیں کیا تو اس کے بارے میں کبھی یہ نہیں فرمایا کہ تم نے یہ کیوں نہیں کیا؟ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم اخلاق کے اعتبار سے سب سے بہتر تھے میں نے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کی ہتھیلی سے زیادہ نرم کسی چیز کو نہیں چھوا اور میں نے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے پسینے سے زیادہ پاکیزہ کسی مشک یا خوشبو کو نہیں سونگھا۔

326- حَدَّثَنَا قُتَيْبَةُ بن سعيد و احمد بن عبدة هو الضبي والمعنى واحد قَالَا عَنْ اَنَسِ بْنِ مَالِكٍ عن رَسُوْلُ اللّٰهِ صلى الله عليه وسلم اَنَّهٗ كَانَ عِنْدَهٗ رَجُلٌ بِهٖ اَثَرُ صُفْرَةٍ قَالَ وَكَانَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَا يَكَادُ يُوَاجِهُ اَحَدًا بِشَيْءٍ يَكْرَهُهٗ فَلَمَّا قَامَ قَالَ لِلْقَوْمِ لَوْ قُلْتُمْ لَهٗ يَدَعُ هٰذِهِ الصُّفْرَةَ۔

✧✧ حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس ایک فرد بیٹھا ہوا تھا جس پر زرد رنگ کا نشان موجود تھا۔ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کو جو بات ناپسند ہوتی تھی وہ کسی شخص کے منہ پر نہیں کہا کرتے تھے جب وہ اُٹھ کر چلا گیا تو آپ نے حاضرین سے فرمایا: تم نے اس سے یہ کیوں نہیں کہا کہ وہ اس زرد رنگ کو صاف کر دے؟

327- حَدَّثَنَا محمد بن بشار حَدَّثَنَا محمد بن جعفر حَدَّثَنَا شعبة عَنْ اَبِىْ اسحق عَنْ اَبِىْ عبد الله الجدلي و اسمه عبد بن عبد عن عائشة انها قالت لَمْ يَكُنْ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَاحِشًا وَّلَا مُتَفَحِّشًا وَّلَا سَخَّابًا فِى الْاَسْوَاقِ وَلَا يَجْزِىْ بِالسَّيِّئَةِ السَّيِّئَةَ وَلٰكِنْ يَعْفُوْ وَيَصْفَحُ۔

✧✧ سیدہ عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا بیان کرتی ہیں' نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم بدزبان نہیں تھے اور نہ ہی بازار میں چلا کر بات کیا کرتے تھے

Marfat.com

آپ برائی کا بدلہ برائی کے ذریعے نہیں دیتے تھے بلکہ معاف کر دیتے تھے اور درگزر سے کام لیتے تھے۔

328- حَدَّثَنَا هرون بن اسحاق الهمدانی حَدَّثَنَا عبدة عن هشام بن عروة عن ابيه عن عائشة قَالَتْ مَاضَرَبَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَ سَلَّمَ بِيَدِهٖ شَيْئًاقَطُّ اِلَّا اَنْ يُّجَاهِدَ فِيْ سَبِيْلِ اللّٰهِ وَلَا ضَرَبَ خَادِمًا وَّلَا امْرَءَةً

✧✧ سیّدہ عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا بیان کرتی ہیں' نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے اپنے ہاتھ کے ذریعے کسی کی کبھی پٹائی نہیں کی البتہ اللہ تعالیٰ کی راہ میں جہاد کرتے ہوئے (آپ نے دشمنوں کو مارا ہے) آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے کبھی کسی خادم یا اہلیہ کو نہیں مارا۔

329- حَدَّثَنَا احمد بن عبدة الضبی حَدَّثَنَا فضيل بن عياض عن منصور عن الزهری عن عروة عن عائشة قالت مَارَاَيْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مُنْتَصِرًا مِنْ مَظْلَمَةٍ ظُلِمَهَا قَطُّ مَالَمْ يُنْتَهَكْ مِنْ مَحَارِمِ اللّٰهِ تَعَالٰى شَيْءٌ فَاِذَا انْتُهِكَ مِنْ مَحَارِمِ اللّٰهِ تَعَالٰى شَيْءٌ كَانَ مِنْ اَشَدِّهِمْ فِيْ ذٰلِكَ غَضَبًا وَّمَا خُيِّرَبَيْنَ اَمْرَيْنِ اِلَّا اخْتَارَ اَيْسَرَ هُمَا مَالَمْ يَكُنْ مَاْثَمًا ۔

✧✧ سیّدہ عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا بیان کرتی ہیں' میں نے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کو کبھی بھی کسی ایسی زیادتی کا بدلہ لیتے ہوئے نہیں دیکھا جو آپ کے ساتھ کی گئی ہو البتہ جب اللہ تعالیٰ کی کسی حرمت کی پامالی ہوتی تھی تو نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم اس بارے میں سب سے زیادہ شدید غضبناک ہوا کرتے تھے آپ کو جب بھی دو معاملوں کا اختیار دیا گیا تو آپ نے ان میں سے آسان معاملے کو اختیار کیا بشرطیکہ وہ کوئی گناہ نہ ہو۔

330- حَدَّثَنَا ابن اَبِىْ عمر حَدَّثَنَا سفين عن محمد بن الكندر عن عروة عن عائشة قَالَتْ اِسْتَاْذَنَ رَجُلٌ عَلٰى رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَ سَلَّمَ وَ اَنَا عِنْدَهٗ فَقَالَ بِئْسَ بْنُ الْعَشِيْرَةِ اَوْاَخُ الْعَشِيْرَةِ ثُمَّ اَذِنَ لَهٗ فَالَانَ لَهُ الْقَوْلَ فَلَمَّا خَرَجَ قُلْتُ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَ سَلَّمَ قُلْتَ مَا قُلْتَ ثُمَّ اَلَنْتَ لَهُ الْقَوْلَ فَقَالَ يَا عَآئِشَةُ اِنَّ مِنْ شَرِّالنَّاسِ مَنْ تَرَكَهُ النَّاسُ اَوْوَدَعَهُ النَّاسُ اِتِّقَاءَ فُحْشِهٖ ۔

✧✧ سیّدہ عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا بیان کرتی ہیں' ایک شخص نے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے ہاں اندر آنے کی اجازت مانگی میں اس وقت آپ کے پاس موجود تھی آپ نے فرمایا: یہ اپنے خاندان کا سب سے بُرا شخص ہے پھر آپ نے اسے اندر آنے کی اجازت دی جب وہ اندر آیا تو نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے اس کے ساتھ نرمی سے بات کی پھر جب وہ چلا گیا تو میں نے عرض کی: یارسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم! آپ نے اس کے بارے میں پہلے یہ بات کہی تھی پھر آپ نے اس کے ساتھ نرمی سے بات کی؟ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: لوگوں میں سب سے برا شخص وہ ہوتا ہے جسے لوگ اس کی بدزبانی سے بچنے کے لئے اس کے حال پر چھوڑ دیں۔

331- حَدَّثَنَا سفين بن وكيع حَدَّثَنَا جميع بن عمير بن عبد الرحمٰن العجلى حدثنى رجل من بنى تميم من ولد اَبِىْ هالة زوج خديجة يكنى ابا عبدالله عن ابن لابى هالة عن الحسن بن على رضى الله عنهما قَالَ قَالَ الْحُسَيْنُ بْنُ عَلِيٍّ سَئَلْتُ اَبِىْ عَنْ سِيْرَةِ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَ سَلَّمَ فِيْ جُلَسَائِهٖ فَقَالَ كَانَ

Marfat.com

رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَ سَلَّمَ دَائِمَ الْبِشْرِ سَھْلَ الْخُلُقِ لَیِّنَ الْجَانِبِ لَیْسَ بِفَظٍّ وَلَا غَلِیْظٍ وَلَا سَخَّابٍ وَلَا فَحَّاشٍ وَلَا عَیَّابٍ وَلَا مَشَّاحٍ یَتَغَافَلُ عَمَّا لَا یَشْتَھِیْ وَلَا یُؤْیِسُ مِنْہُ وَلَا یُجِیْبُ فِیْہِ قَدْ تَرَکَ نَفْسَہٗ مِنْ ثَلَاثٍ اَلْمِرَاءِ وَالْاِکْبَارِ وَمَا لَا یَعْنِیْہِ وَتَرَکَ النَّاسَ مِنْ ثَلَاثٍ کَانَ لَا یَذُمُّ اَحَدًا وَّلَا یَعِیْبُہٗ وَلَا یَطْلُبُ عَوْرَتَہٗ وَلَا یَتَکَلَّمُ اِلَّا فِیْمَا رَجَاثَوَابَہٗ وَاِذَا تَکَلَّمَ اَطْرَقَ جُلَسَائُہٗ کَاَنَّمَا عَلٰی رُءُوْسِھِمُ الطَّیْرُ فَاِذَا سَکَتَ تَکَلَّمُوْا لَا یَتَنَازَعُوْنَ عِنْدَہُ الْحَدِیْثَ وَ مَنْ تَکَلَّمَ عِنْدَہٗ اَنْصَتُوْا لَہٗ حَتّٰی یَفْرُغَ حَدِیْثُھُمْ عِنْدَہٗ حَدِیْثُ اَوَّلِھِمْ یَضْحَکُ مِمَّا یَضْحَکُوْنَ مِنْہُ وَ یَتَعَجَّبُ مِمَّا یَتَعَجَّبُوْنَ وَ یَصْبِرُ لِلْغَرِیْبِ عَلَی الْجَفْوَۃِ فِیْ مَنْطِقِہٖ وَ مَسْاَلَتِہٖ حَتّٰی اِنْ کَانَ اَصْحَابُہٗ یَسْتَجْلِبُوْنَھُمْ وَ یَقُوْلُ اِذَا رَاَیْتُمْ طَالِبَ حَاجَۃٍ یَطْلُبُھَا فَارْفِدُوْہُ وَلَا یَقْبَلُ الثَّنَاءَ اِلَّا مِنْ مُکَافِیٍٔ وَلَا یَقْطَعُ عَلٰی اَحَدٍ حَدِیْثَہٗ حَتّٰی یَجُوْزَ فَیَقْطَعُہٗ بِنَھْیٍ اَوْقِیَامٍ۔

✧✧ امام حسن بن علی رضی اللہ عنہما بیان کرتے ہیں' حضرت امام حسین بن علی رضی اللہ عنہما نے یہ بات بیان کی ہے میں نے اپنے والد سے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کی اپنے ساتھیوں کے ساتھ محفل میں بیٹھنے کے طریقہ کار کے بارے میں دریافت کیا تو انہوں نے بتایا: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کشادہ رو، نرم اخلاق کے مالک تھے۔آپ بدمزاج نہیں تھے۔سخت دل نہیں تھے، چلا کر بات نہیں کرتے تھے۔بدزبانی کا مظاہرہ نہیں کرتے تھے۔عیب تلاش نہیں کرتے تھے۔تنگی نہیں کیا کرتے تھے۔آپ کو جس چیز کی خواہش نہیں ہوتی تھی اس سے چشم پوشی اختیار کرتے تھے۔البتہ اس سے کسی دوسرے کو مایوس نہیں کرتے تھے خود آپ اسے قبول نہیں کرتے تھے۔آپ نے تین چیزوں کو اپنی ذات کے حوالے سے ترک کر دیا تھا۔جھگڑا' تکبر اور لایعنی گفتگو کرنا اور آپ لوگوں کے حوالے سے تین کام نہیں کرتے تھے۔ آپ کسی کی مذمت نہیں کرتے تھے، کسی کے عیب بیان نہیں کرتے تھے اور کسی کی پوشیدہ (خامیوں) کو تلاش نہیں کرتے تھے۔آپ جب گفتگو کرتے تھے تو وہی گفتگو کرتے تھے جس میں آپ کو ثواب کی امید ہوتی تھی۔جب آپ گفتگو کرتے تھے تو آپ کے پاس بیٹھے لوگ اپنے سروں کو جھکا لیتے تھے۔یوں جیسے ان کے سروں پر پرندے بیٹھے ہوئے ہیں۔جب آپ خاموش ہوتے تھے تو لوگ گفتگو کا آغاز کرتے تھے۔لوگ آپ کے سامنے گفتگو میں بحث ومباحثہ نہیں کرتے تھے۔آپ کی موجودگی میں جو شخص بات کرتا تو آپ کے سامنے سب لوگ خاموش ہو جاتے۔یہاں تک کہ وہ اپنی بات کر کے فارغ ہو جاتا۔سب لوگوں کی گفتگو آپ کی موجودگی میں اس پہلے آدمی کی مانند ہوتی تھی۔جس بات پر لوگ ہنسا کرتے تھے آپ بھی اس پر مسکرا دیتے تھے اور جس بات پر لوگ حیرانگی ظاہر کرتے تھے آپ بھی حیرانگی ظاہر کرتے تھے اگر کوئی اجنبی شخص اپنی بات یا کچھ مانگنے کے دوران بدتمیزی کا مظاہرہ کرتا تو آپ اس وقت صبر سے کام لیتے تھے۔یہاں تک کہ آپ کے ساتھی یہ چاہتے تھے کہ اس طرح وہ بھی آپ سے فیض یاب ہوں (یعنی اجنبی سوال کرے تو وہ بھی نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے جواب سے فیض یاب ہوں)۔

نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم یہ فرمایا کرتے تھے: جب تم کسی ضرورت مند کو دیکھو جو طلب گار ہو تو اسے دے دیا کرو۔

آپ صرف اس شخص کی تعریف قبول کرتے تھے جو بدلے کے طور پر کرتا تھا۔آپ کسی شخص کی گفتگو نہیں کاٹتے تھے۔اگر کوئی شخص حد سے تجاوز کرتا تو آپ اسے روک کر اس کی گفتگو کاٹ دیتے یا پھر اٹھ کر چلے جاتے۔

Marfat.com

332- حَدَّثَنَا محمد بن بشار حَدَّثَنَا عبد الرحمٰن بن مهدی حَدَّثَنَا سفیان عن محمد بن المنکدر قَالَ سَمِعْتُ جابر بن عبد الله يَقُوْلُ مَا سُئِلَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَ سَلَّمَ شَيْئًا قَطُّ فَقَالَ لَا ۔

✧✧ امام محمد بن منکدر رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: میں نے حضرت جابر بن عبداللہ رضی اللہ عنہما کو یہ بیان کرتے ہوئے سنا ہے: نبی اکرم ﷺ سے جب بھی کوئی چیز مانگی گئی تو آپ نے ''نہ'' نہیں کہا۔

333- حَدَّثَنَا عَبْدُ اللّٰهِ بْن عمران ابو القاسم القرشی الملکی حَدَّثَنَا ابراهیم بن سعد عن ابن شهاب عن عبید اللّٰه عن ابن عباس قَالَ كَانَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَ سَلَّمَ اَجْوَدَ النَّاسِ بِالْخَيْرِ وَكَانَ اَجْوَدُ مَا يَكُوْنُ فِيْ شَهْرِ رَمَضَانَ حَتّٰى يَنْسَلِخَ فَيَاْتِيْهِ جِبْرِيْلُ فَيَعْرِضُ عَلَيْهِ الْقُرْاٰنَ فَاِذَا لَقِيَهٗ جِبْرِيْلُ كَانَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَ سَلَّمَ اَجْوَدَ بِالْخَيْرِ مِنَ الرِّيْحِ الْمُرْسَلَةِ ۔

✧✧ حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما بیان کرتے ہیں: نبی اکرم ﷺ بھلائی کے معاملے میں سب سے زیادہ سخی تھے آپ رمضان کے مہینے میں سب سے زیادہ سخی ہو جایا کرتے تھے یہاں تک کہ وہ مہینہ گزر جاتا تھا اس مہینے میں حضرت جبریل علیہ السلام آپ کے پاس آیا کرتے تھے وہ آپ کے ساتھ قرآن پاک کا دور کیا کرتے تھے جب جبریل علیہ السلام نبی اکرم ﷺ سے ملاقات کیا کرتے تھے تو نبی اکرم ﷺ بھلائی میں چلتی ہوئی ہوا سے زیادہ سخی ہوتے تھے۔

334- حَدَّثَنَا قُتَيْبَةُ بن سعيد حَدَّثَنَا جعفر بن سليمان عن ثابت عَنْ اَنَسِ بْنِ مَالِكٍ قَالَ كَانَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَ سَلَّمَ لَا يَدَّخِرُ شَيْئًا لِغَدٍ ۔

✧✧ حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: نبی اکرم ﷺ نے کبھی کوئی چیز اگلے دن کے لئے سنبھال کر نہیں رکھی۔

335- حَدَّثَنَا هارون بن موسٰی بن اَبِیْ علقمة الفروی المدنی حدثنی اَبِیْ عن هشام بن سعد عن زيد بن اسلم عن ابيه عن عمر بن الخطاب اَنَّ رَجُلًا جَاءَ اِلٰى رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَ سَلَّمَ فَسَئَلَهٗ اَنْ يُّعْطِيَهٗ فَقَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَ سَلَّمَ مَاعِنْدِيْ شَيْءٌ وَلٰكِنِ ابْتَعْ عَلَيَّ فَاِذَا جَاءَنِيْ شَيْءٌ قَضَيْتُهٗ فَقَالَ عُمَرُ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ قَدْ اَعْطَيْتَهٗ فَمَا كَلَّفَ اللّٰهُ مَالَا تَقْدِرُ عَلَيْهِ فَكَرِهَ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَ سَلَّمَ قَوْلَ عُمَرَ فَقَالَ رَجُلٌ مِّنَ الْاَنْصَارِ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ اَنْفِقْ وَ لَا تَخَفْ مِنْ ذِى الْعَرْشِ اِقْلَالًا فَتَبَسَّمَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَ سَلَّمَ وَ عُرِفَ الْبِشْرُ فِيْ وَجْهِهٖ لِقَوْلِ الْاَنْصَارِيِّ ثُمَّ قَالَ بِهٰذَا اُمِرْتُ ۔

✧✧ حضرت عمر بن خطاب رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: ایک شخص نبی اکرم ﷺ کی خدمت میں حاضر ہوا اور اس نے آپ سے کچھ مانگا کہ آپ اسے عطا کریں تو نبی اکرم ﷺ نے فرمایا: میرے پاس کوئی چیز نہیں ہے تم میری طرف سے خریداری کر لو جب میرے پاس کوئی چیز آئے گی تو میں اس کی ادائیگی کر دوں گا حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے عرض کی یا رسول اللہ ﷺ! آپ نے اسے عطا کر دیا ہے حالانکہ اللہ تعالیٰ نے آپ کو اس چیز کا پابند نہیں کیا جو آپ کی قدرت میں نہ ہو تو نبی اکرم ﷺ کو حضرت عمر رضی اللہ عنہ کی یہ بات پسند نہیں آئی انصار میں سے ایک صاحب نے عرض کی یا رسول اللہ ﷺ! آپ خرچ کیجئے اور اللہ تعالیٰ کی طرف سے کمی کا اندیشہ نہ

Marfat.com

کیجئے (وہ آپ کو عطا کرتا رہے گا) تو نبی اکرم ﷺ مسکرا دیئے اور انصاری کی بات کے نتیجے میں آپ کے چہرے پر خوشی کے آثار نظر آئے پھر آپ نے ارشاد فرمایا: مجھے اسی بات کا حکم دیا گیا ہے۔

336- حَدَّثَنَا علی بن حجر حَدَّثَنَا شریك عن عَبْدُ اللّٰهِ بْن محمد بن عقیل عن الربیع بنت معوذ بن عفراء قالت اَتَیْتُ النَّبِیَّ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَ سَلَّمَ بِقِنَاعٍ مِنْ رُطَبٍ وَ اَجْرِ زُغْبٍ فَاَعْطَانِیْ مِلْاَ كَفِّهٖ حُلِیًّا وَّ ذَهَبًا ۔

✧✧ حضرت ربیع بنت معوذ بن عفراء ﷝ بیان کرتی ہیں میں نبی اکرم ﷺ کی خدمت میں کھجوروں کا تھال لے کر آئی جس میں خربوزے بھی موجود تھے تو آپ نے مجھے مٹھی بھر کے سونا اور زیورات عطا کیے۔

337- حَدَّثَنَا علی بن حشرم وغیر واحد قالوا حَدَّثَنَا عِیْسٰی بن یونس عن هشام بن عروة عن ابیه عن عائشة اَنَّ النَّبِیَّ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَ سَلَّمَ كَانَ یَقْبَلُ الْهَدِیَّةَ وَ یُثِیْبُ عَلَیْهَا ۔

✧✧ حضرت عائشہ صدیقہ ﷝ بیان کرتی ہیں نبی اکرم ﷺ تحفہ قبول کرلیا کرتے تھے اور اس کا بدلہ دیا کرتے تھے۔

بَابُ مَاجَاءَ فِیْ حَیَاءِ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَ سَلَّمَ

باب 49: نبی اکرم ﷺ کے حیاء کرنے کے بارے میں جو کچھ منقول ہے

338- حَدَّثَنَا محمد بن غیلان حَدَّثَنَا ابوداؤد حَدَّثَنَا شعبة عن قتادة قَالَ سَمِعْتُ عَبْدُ اللّٰهِ بْن اَبِیْ عتبة یحدث عَنْ اَبِیْ سعید الخدری قَالَ كَانَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَ سَلَّمَ اَشَدَّ حَیَاءً مِّنَ الْعَذْرَاءِ فِیْ خِدْرِهَا وَ كَانَ اِذَا كَرِهَ شَیْئًا عَرَفْنَاهُ فِیْ وَجْهِهٖ ۔

✧✧ حضرت ابوسعید خدری ﷛ بیان کرتے ہیں: نبی اکرم ﷺ پردہ نشین کنواری لڑکی سے زیادہ حیاء والے تھے جب آپ کوئی چیز ناپسند ہوتی تھی تو اس کا اندازہ آپ کے چہرے سے ہوجاتا تھا۔

339- حَدَّثَنَا محمود بن غیلان حَدَّثَنَا وکیع حَدَّثَنَا سفیان عن منصور عن موسٰی بن عَبْدُ اللّٰهِ بْن یزید الخطمی عن مولٰی العائشة قَالَ قَالَتْ عَآئِشَةُ مَانَظَرْتُ اِلٰی فَرْجِ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَ سَلَّمَ اَوْ قَالَتْ مَارَاَیْتُ فَرْجَ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَ سَلَّمَ قَطُّ ۔

✧✧ سیّدہ عائشہ صدیقہ ﷝ کے آزاد کردہ غلام بیان کرتے ہیں سیّدہ عائشہ ﷝ نے یہ بات بیان کی ہے: میں نے کبھی نبی اکرم ﷺ کی شرمگاہ کی طرف نہیں دیکھا۔ (راوی کو شک ہے یا شاید یہ الفاظ ہیں) میں نے کبھی نبی اکرم ﷺ کی شرمگاہ کو نہیں دیکھا۔

بَابُ مَاجَاءَ فِیْ حَجَامَةِ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَ سَلَّمَ

باب 50: نبی اکرم ﷺ کے پچھنے لگوانے کے بارے میں جو کچھ منقول ہے

340- حَدَّثَنَا علی بن حجر حَدَّثَنَا اسمٰعیل بن جعفر عن حمید قَالَ سئل انس بن مالك عن كسب

Marfat.com

الحجام فقال انس اِحْتَجَمَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَ سَلَّمَ حَجَمَهُ ابو طيبة فَاَمَرَ لَهُ بِصَاعَيْنِ من طَعَامٍ وَ كَلَّمَ اَهْلَهُ فَوَضَعُوْا عَنْهُ مِنْ خَرَاجِهِ وَقَالَ اِنَّ اَفْضَلَ مَا تَدَاوَيْتُمْ بِهِ الْحَجَامَةُ اَوْ اِنَّ مِنْ اَمْثَلِ دَوَائِكُمُ الْحَجَامَةُ ۔

✧✧ حمید بیان کرتے ہیں، حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہ سے پچھنے لگانے والے کی کمائی کے بارے میں دریافت کیا گیا تو حضرت انس رضی اللہ عنہ نے بتایا' نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے پچھنے لگوائے تھے حضرت ابوطیبہ رضی اللہ عنہ نے آپ کو پچھنے لگائے تھے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے انہیں دو صاع اناج دینے کا حکم دیا تھا اور ان کے مالک کے ساتھ بات کی تھی تو ان کے مالکان نے ان کی ادائیگی میں کمی کر دی تھی۔ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا ہے: تم جو علاج کرتے ہو ان میں سب سے بہترین پچھنے لگوانا ہے (راوی کو شک ہے یا شاید یہ الفاظ ہیں) تمہاری سب سے بہترین دوائی پچھنے لگوانا ہے۔

341- حَدَّثَنَا عمر بن علی حَدَّثَنَا اَبُوْ دَاوُدَ حَدَّثَنَا ورقاء بن عمر عن عبد الاعلی اَنَّ النَّبِیَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَ سَلَّمَ اِحْتَجَمَ وَ اَمَرَنِیْ فَاَعْطَيْتُ الْحَجَّامَ اَجْرَهُ ۔

✧✧ حضرت علی رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے پچھنے لگوائے' آپ نے مجھے حکم دیا تو میں نے پچھنے لگانے والے کو اس کا معاوضہ ادا کیا۔

342- حَدَّثَنَا هارون بن اسحق الهمدانی حَدَّثَنَا عبدة عن سفيان الثوری عن جابر عن الشعبی عن ابن عباس اظنه قَالَ اِنَّ النَّبِیَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَ سَلَّمَ اِحْتَجَمَ فِی الْاَخْدَعَيْنِ وَ بَيْنَ الْكَتِفَيْنِ وَ اَعْطَى الْحَجَّامَ اَجْرَهُ وَلَوْ كَانَ حَرَامًا لَمْ يُعْطِهِ ۔

✧✧ امام شعبی' حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما کا یہ بیان نقل کرتے ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے گردن کی دونوں جانب موجود رگوں اور دونوں کندھوں کے درمیان پچھنے لگوائے تھے پھر آپ نے پچھنے لگانے والے کو اس کا معاوضہ ادا کیا اگر یہ حرام ہوتا تو نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم اسے عطا نہ کرتے۔

343- حَدَّثَنَا هارون بن اسحاق حَدَّثَنَا عبدة عن ابن اَبِیْ ليلٰی عن نافع عن ابن عمر اَنَّ النَّبِیَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَ سَلَّمَ دَعَا حَجَّامًا فَحَجَمَهُ وَسَاَلَهُ كَمْ خَرَاجُكَ فَقَالَ ثَلٰثَةُ اٰصُعٍ فَوَضَعَ عَنْهُ صَاعًا وَّ اَعْطَاهُ اَجْرَهُ ۔

✧✧ حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہما بیان کرتے ہیں' نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے پچھنے لگانے والے کو بلوایا اس نے آپ کو پچھنے لگائے آپ نے اس سے دریافت کیا: تم کتنا تاوان ادا کرتے ہو؟ اس نے جواب دیا: تین صاع' تو نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے اس کا ایک صاع معاف کروا دیا اور اس کا معاوضہ بھی ادا کیا۔

344- حَدَّثَنَا عبد القدوس بن محمد العطار البصری حَدَّثَنَا عمرو بن عاصم حَدَّثَنَا همام وجرير بن حازم قَالا حَدَّثَنَا قتادة عَنْ اَنَسِ بْنِ مَالِكٍ قَالَ كَانَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَحْتَجِمُ فِی الْاَخْدَعَيْنِ وَالْكَاهِلِ وَكَانَ يَحْتَجِمُ بِسَبْعَ عَشْرَةَ وَتِسْعَ عِشْرَةَ وَاِحْدٰى وَعِشْرِيْنَ ۔

Marfat.com

✧✧ حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں' نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے گردن کی دونوں جانب رگوں میں اور کندھوں پر پچھنے لگوائے تھے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے سترہ یا انیس یا اکیس تاریخ کو پچھنے لگوائے تھے۔

345- حَدَّثَنَا اسحق بن منصور حَدَّثَنَا عبد الرزاق عن معمر عن قتادة عَنْ اَنَسِ بْنِ مَالِكٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَ سَلَّمَ احْتَجَمَ وَهُوَ مُحْرِمٌ بِمَلَلٍ عَلٰى ظَهْرِ الْقَدَمِ .

✧✧ حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں' نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے جب پچھنے لگوائے تھے اس وقت آپ ''ملل'' کے مقام پر حالت احرام میں تھے آپ نے پاؤں کی پشت پر پچھنے لگوائے تھے۔

بَابُ مَاجَاءَ فِي اَسْمَاءِ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَ سَلَّمَ

باب 51: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے اسماء مبارکہ کے بارے میں جو کچھ منقول ہے

346- حَدَّثَنَا سعيد بن عبد الرحمٰن المخزومي و غير واحد قالوا حَدَّثَنَا سفيان عن الزهري عن محمد بن جبير بن مطعم عن ابيه قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَ سَلَّمَ اِنَّ لِيْ اَسْمَاءً اَنَا مُحَمَّدٌ وَّ اَنَا اَحْمَدُ وَ اَنَا الْمَاحِيْ الَّذِيْ يَمْحُو اللّٰهُ بِي الْكُفْرَ وَاَنَا الْحَاشِرُ الذى يُحْشَرُ النَّاسُ عَلٰى قَدَمِيْ وَ اَنَا الْعَاقِبُ وَالْعَاقِبُ الَّذِيْ لَيْسَ بَعْدَه نَبِيٌّ .

✧✧ محمد بن جبیر بن مطعم اپنے والد کا یہ بیان نقل کرتے ہیں' نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا ہے: میرے مخصوص نام ہیں میں محمد ہوں' میں احمد ہوں' میں مٹانے والا ہوں میرے ذریعے اللہ تعالیٰ کفر کو مٹا دے گا اور میں حشر کرنے والا ہوں لوگوں کو میرے قدموں میں اکٹھا کیا جائے گا اور میں عاقب ہوں اور عاقب اس شخص کو کہتے ہیں جس کے بعد کوئی نبی نہ ہو۔

347- حَدَّثَنَا محمد بن طريف الكوفي حَدَّثَنَا ابوبكر بن عياش عن عاصم عَنْ اَبِيْ وائل عن حذيفة قَالَ لَقِيْتُ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِيْ بَعْضِ طُرُقِ الْمَدِيْنة فَقَالَ اَنَا مُحَمَّدٌ وَّ اَنَا اَحْمَدُ وَ اَنَا نَبِيُّ الرَّحْمَةِ وَ نَبِيُّ التَّوْبَةِ وَ اَنَا الْمُقَفّٰى وَ اَنَا الْحَاشِرُ وَ نَبِيُّ الْمَلَاحِمِ

حَدَّثَنَا اسحق بن منصور حَدَّثَنَا النضر بن شميل حَدَّثَنَا حماد بن سَلَمَةَ عن عاصم عن زرٍ عن حذيفة عن النبى صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَ سَلَّمَ نحوه بمعناه هكذا قَالَ حماد بن سَلَمَةَ عن عاصم عن زرٍ عن حذيفة .

✧✧ حضرت حذیفہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں' میری نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم سے مدینہ منورہ کے ایک راستے میں ملاقات ہوئی تو آپ نے فرمایا: میں محمد صلی اللہ علیہ وسلم ہوں' میں ''احمد'' ہوں' میں ''نبی رحمت'' ہوں، میں ''نبی توبہ'' ہوں، میں ''مقفی'' ہوں، میں ''حاشر'' ہوں اور میں ''نبی ملاحم'' ہوں۔

یہی روایت بعض دیگر اسناد کے ہمراہ بھی منقول ہے۔

Marfat.com

شرح

بعض روایتوں میں "محمد" اور "احمد" کے ساتھ ایک نام "محمود" بھی منقول ہے، ان تینوں کا مادہ اشتقاق ایک ہی ہے یعنی "حمد" "محمود" کا مطلب ہے وہ ہستی جس کی ذات وصفات کی تعریف دنیا میں بھی کی گئی اور آخرت میں بھی۔ محمد کا مطلب وہ ہستی جس کی بے انتہا تعریف کی گئی۔ احمد' کا مطلب ہے وہ ہستی جس کی تعریف اگلے پچھلوں اور سابقہ آسمانی کتابوں میں سب سے زیادہ کی گئی۔ "احمد" کے ایک معنی یہ بھی بیان ہوئے ہیں کہ وہ ہستی جو صاحب لوائے حمد ہو اور جو اپنے مولیٰ کی حمد وثنا اتنی زیادہ اور اتنے اچھوتے انداز میں کرے کہ کسی کے علم وگمان کی رسائی اس تک نہ ہو جیسا کہ قیامت کے دن مقام محمود میں ہوگا۔ "ماحی" کے معنی ہیں مٹانے والا۔ یعنی اللہ تعالیٰ نے تمام نبیوں اور رسولوں کی دعوت وتبلیغ کی بہ نسبت سب سے زیادہ آپ صلی اللہ علیہ وسلم ہی کی دعوت وتبلیغ کے ذریعہ کفر کو مٹایا۔

"عاقب" کے معنی ہیں سب سے پیچھے آنے والا۔ یعنی آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم اللہ کے وہ نبی اور رسول ہیں جو تمام رسولوں اور نبیوں کے بعد اس دنیا میں تشریف لائے ہیں اور آپ صلی اللہ علیہ وسلم کے بعد کوئی اور نبی ورسول اس دنیا میں مبعوث نہیں ہوگا۔ اور حضرت ابوموسیٰ اشعری رضی اللہ تعالیٰ عنہ کہتے ہیں کہ رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم ہمارے سامنے اپنی ذات مبارک کے متعدد نام بیان فرمایا کرتے تھے، چنانچہ (ایک دن) آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: میں "احمد" ہوں میں "محمد" ہوں، میں "مقفی" (تمام پیغمبروں کے پیچھے آنے والا ہوں، میں حاشر (یعنی قیامت کے دن تمام لوگوں کو جمع کرنے والا ہوں میں توبہ کا نبی ہوں اور میں رحمت کا نبی ہوں۔ (مسلم)

توبہ کا نبی "یا تو اس اعتبار سے فرمایا کہ خلقت نے آپ کے ہاتھ پر توبہ کی اور آپ صلی اللہ علیہ وسلم کے سامنے پچھلی زندگی کے اعمال خواہ وہ کفر وشرک ہو یا گناہ ومعصیت سے بیزاری کا پختہ عہد کر کے دین اسلام کی کامل تابعداری کا اقرار کیا۔ یا یہ کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم چونکہ توبہ واستغفار بہت کرتے تھے اور رجوع الی اللہ آپ صلی اللہ علیہ وسلم کی زندگی کا بنیادی نقطہ ومحور تھا نیز یہ آپ صلی اللہ علیہ وسلم ہی کی ذات کا فیض تھا کہ آپ صلی اللہ علیہ وسلم کی امت کے لوگ اگر پختہ عہد یقین کے ساتھ زبان سے توبہ کر لیں تو اللہ تعالیٰ ان کی زبانی توبہ کو قبول فرمالیتا ہے جب کہ پچھلی امتوں کے لوگ اس وقت قابل معافی قرار نہیں پاتے تھے جب تک ان کے قصور اور جرم کی سزا قتل یا دوسری صورتوں میں ان کو نہ مل جاتی تھی، اس لئے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کا نام "نبی التوبہ" بھی ہوا نبی الرحمۃ "یعنی رحمت کا نبی۔ یہ قرآن کریم سے ماخوذ ہے جیسا کہ اللہ تعالیٰ نے فرمایا: وَمَا اَرْسَلْنٰكَ اِلَّا رَحْمَةً لِّلْعٰلَمِيْنَ۔ ہم نے آپ صلی اللہ علیہ وسلم کو تمام عالم کے لئے رحمت بنا کر بھیجا ہے۔"

عنوان باب کے دو جز ہیں، ایک کا تعلق آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے آسماء مبارک سے ہے اور دوسرے کا تعلق صفات نبوی کے ذکر سے ہے لیکن یہاں صفات سے مراد آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے اخلاق واطوار اور باطنی اوصاف نہیں ہیں جن کا ذکر دوسرے باب میں ہوگا بلکہ "صفات" سے مراد آپ صلی اللہ علیہ وسلم کا حلیہ مبارک قد وقامت اور ظاہری شکل وصورت ہے۔

Marfat.com

اسمائے مبارک کی تعداد

آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے اسماء مبارک بہت ہیں جن میں سے کچھ کا ذکر قرآن کریم میں ہے کچھ سابقہ آسمانی کتابوں میں پائے جاتے ہیں، کچھ کا ذکر انبیاء علیہم السلام کی زبان مبارک سے ہوا ہے اور کچھ احادیث میں مذکور ہیں۔ تاہم ان کی کل تعداد کے بارے میں کوئی ایک قول نہیں ہے۔

مواہب لدنیہ میں لکھا ہے: آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے نام اور القاب قرآن مجید میں بہت آئے ہیں۔ چنانچہ بعض علماء نے ننانوے نام جمع کئے ہیں جو اللہ تعالیٰ کے اسماء پاک کی بھی تعداد ہے قاضی عیاض کا قول منقول ہے کہ اللہ تعالیٰ نے اپنے ناموں میں سے تیس نام اپنے حبیب کے لئے مخصوص کئے ہیں۔ بعض حضرات نے لکھا ہے کہ اگر سابقہ آسمانی کتابوں اور قرآن وحدیث میں آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے نام تلاش کئے جائیں تو ان کی تعداد تین سو تک اور ایک قول کے مطابق چار سو تک پہنچتی ہے۔

اور قاضی ابو بکر ابن العربی نے، جو مالکی مسلک کے بڑے عالموں میں سے ہیں لکھا ہے بعض صوفیاء کا قول ہے کہ اللہ تعالیٰ کے ہزار نام ہیں اور اس کے حبیب کے بھی ہزار نام ہیں اور یہ کہ ناموں سے مراد وہ اوصاف وصفات ہیں جن سے حضور صلی اللہ علیہ وسلم کی ذات متصف ہے اور ہر وصف وصفت سے ایک نام نکلتا ہے سیوطی نے بھی مستقل طور پر ایک کتاب تالیف کی ہے جس میں انہوں نے حضور صلی اللہ علیہ وسلم کے اسماء مبارک جمع کئے ہیں اور علامہ طیبی رحمہ اللہ علیہ نے بائیس نام ذکر کیے ہیں اور ان سب کی وضاحت کی ہے۔

اصل اسم مبارک:

آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کا اصل نام جو سب سے زیادہ مشہور و رائج ہے "محمد" ہے یہ آپ صلی اللہ علیہ وسلم کے دادا حضرت عبد المطلب کا رکھا ہوا نام ہے۔ منقول ہے کہ جب عبد المطلب سے کسی نے کہا کہ تم نے اپنے پوتے کا نام اپنے آباؤ اجداد کے نام پر کیوں نہیں رکھا اور ایسے نام کو ترجیح دی جو تمہاری قوم اور تمہارے خاندان میں پہلے کسی کا نہیں رہا ہے؟ انہوں نے جواب دیا میں نے اپنے پوتے کا یہ نام اس امید پر رکھا ہے کہ تمام دنیا والے اس کی توصیف میں رطب اللسان ہوں۔ اور ایک روایت میں یہ الفاظ ہیں! تاکہ آسمانوں پر اللہ تعالیٰ اس کی تعریف وتوصیف کرے اور زمین پر دنیا والے رطب اللسان ہوں۔

ایک روایت میں آیا ہے کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی پیدائش سے بہت پہلے حضرت عبد المطلب نے ایک دن خواب میں دیکھا کہ ان کی پشت سے چاندی کی ایک زنجیر نکلی جس کا سلسلہ آسمان تک چلا گیا، ایک سلسلہ مشرق کی آخری حدوں تک اور ایک سلسلہ مغرب کی آخری حدوں تک پہنچ گیا۔ اس کے بعد وہ زنجیر ایک تناور درخت میں تبدیل ہو گئی اور اس درخت کے پتہ پتہ پر نور پھیل گیا۔ پھر انہوں نے دیکھا کہ ان نورانی پتوں کے نیچے مشرق سے لے کر مغرب تک کے لوگ جمع ہیں۔ عبد المطلب نے بیدار ہونے کے بعد اس عجیب وغریب خواب کا ذکر لوگوں سے کیا، تعبیر دینے والوں نے اس خواب کو سن کر کہا کہ مبارک ہو، تمہاری نسل میں ایک شخص پیدا ہوگا جس کی تابعداری کرنے کے والوں کا سلسلہ مشرق سے مغرب تک پھیلا ہوگا اور زمین وآسمان میں اس کی

Marfat.com

تعریف ہی تعریف ہوگی۔ چنانچہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم پیدا ہوئے تو حضرت عبدالمطلب نے آپ صلی اللہ علیہ وسلم کا نام مبارک (محمد) رکھا آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی والدہ ماجدہ حضرت آمنہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا نے بھی حاملہ ہونے کے بعد خواب میں دیکھا تھا کہ ایک شخص نے ان سے کہا کہ تمہارے بطن میں اس امت کا سردار اور پیغمبر ہے، جب تمہارے ہاں ولادت ہو تو بچہ کا نام "محمد" رکھنا۔

روایتوں میں آتا ہم کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی پیدائش سے پہلے کبھی کسی کا نام "محمد" نہیں رکھا گیا تھا، ہاں اہل کتاب نے جب اپنی آسمانی کتابوں میں مذکور پیش گوئیوں کے مطابق لوگوں کو بتایا کہ وہ زمانہ آیا ہی چاہتا ہے جب اللہ کے آخری پیغمبر پیدا ہوں گے اور ان کا نام "محمد" ہوگا تو یہ سن کر چار لوگوں نے اس آرزو میں اپنے بیٹوں کا نام محمد رکھا کہ شرف نبوت سے مشرف ہوں۔ تاہم یہ چار نام بھی آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے نام سے پہلے نہیں کہے جاسکتے کیونکہ ان چاروں نے بھی آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کا نام "محمد" سن کر ہی اپنے بیٹوں کے نام محمد رکھے تھے۔

بَابُ مَاجَاءَ فِي عَيْشِ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَ سَلَّمَ

باب 52: نبی اکرم ﷺ کے طرز زندگی کے بارے میں جو کچھ منقول ہے

348- حَدَّثَنَا قُتَيْبَةُ بن سعيد حَدَّثَنَا اَبُو الاحوص عن سماك بن حرب قَالَ سَمِعْتُ النعمان بن بشير رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ يَقُوْلُ اَلَسْتُمْ فِي طَعَامٍ وَ شرابٍ مَاشِئْتُمْ لَقَدْ رَأَيْتُ نَبِيَّكُمْ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَ سَلَّمَ وَمَا يَجِدُ مِنَ الدَّقَلِ مَا يَمْلَأُ بَطْنَهُ .

✧✧ حضرت سماک بن حرب رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: میں نے حضرت نعمان بن بشیر رضی اللہ عنہ کو یہ بیان کرتے ہوئے سنا ہے: آج تم لوگ جو چاہتے ہو وہ کھا پی نہیں لیتے؟ میں نے تمہارے نبی علیہ السلام کو دیکھا ہے کہ آپ ﷺ کے پاس عام کھجوریں اتنی بھی نہیں ہوتی تھیں کہ جن کے ذریعے آپ اپنا پیٹ بھرلیں۔

349- حَدَّثَنَا هارون ابن اسحق حَدَّثَنَا عبدة عن هشام بن عروة عن ابيه عن عائشة قَالَتْ اِنْ كُنَّا اٰلُ مُحَمَّدٍ نَمْكُثُ شَهْرًا مَا نَسْتَوْقِدُ بِنَارٍ اِنْ هُوَ اِلَّا التَّمْرُ وَالْمَاءُ .

✧✧ سیّدہ عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا بیان کرتی ہیں' ہم نبی اکرم ﷺ کے گھر والے ایک مہینہ ایسا گزار دیتے تھے کہ ہم آگ نہیں جلاتے تھے ہمارے پاس کھانے کے لئے صرف کھجوریں اور پانی ہوتا تھا۔

350- حَدَّثَنَا عَبْدُ اللّٰهِ بن اَبِيْ زياد حَدَّثَنَا سيار حَدَّثَنَا سهل بن اسلم عَنْ يَزِيْدَ بن اَبِيْ منصور عن انس عَنْ اَبِيْ طلحة قَالَ شكونا اِلٰى رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ الْجُوْعَ وَرَفَعْنَا عَنْ بُطُوْنِنَا عَنْ حَجَرٍ حَجَرٍ فَرَفَعَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَ سَلَّمَ عَنْ بَطْنِهٖ عَنْ حَجَرَيْنِ قَالَ اَبُوْ عِيْسٰى هٰذَا حَدِيْثٌ غَرِيْبٌ مِنْ حديث اَبِيْ طَلْحَةَ لَا نَعْرِفُهُ اِلَّا مِنْ هٰذَا الْوَجْهِ وَ مَعْنٰى قَوْلِهٖ وَ رَفَعْنَا عَنْ بُطُوْنِنَا عَنْ حَجَرٍ حَجَرٍ كَانَ اَحَدُهُمْ

Marfat.com

يَشُدُّ فِي بَطْنِهِ الْحَجَرَ مِنَ الْجَهْدِ وَالضَّعْفِ الَّذِي بِهِ مِنَ الْجُوعِ .

✧✧ حضرت انس رضی اللہ عنہ، حضرت ابوطلحہ رضی اللہ عنہ کا یہ بیان نقل کرتے ہیں، ہم نے نبی اکرم ﷺ کی خدمت میں بھوک کی شکایت کی ہم نے اپنے پیٹ سے کپڑا اٹھایا تو اس پر ایک ایک پتھر بندھا ہوا تھا نبی اکرم ﷺ نے اپنے پیٹ سے کپڑا اٹھایا تو اس پر دو پتھر بندھے ہوئے تھے۔

امام ترمذی فرماتے ہیں: حضرت ابوطلحہ سے منقول ہونے کے حوالے سے یہ روایت غریب ہے۔ہم اسے صرف اسی سند کے حوالے سے جانتے ہیں۔ان کا یہ کہنا کہ ہم نے پیٹ سے کپڑا اٹھایا تو پتھر بندھا ہوا تھا۔(اس کا مطلب یہ ہے) وہ بھوک کی وجہ سے کمزوری اور مشقت کی وجہ سے اپنے پیٹ پر پتھر باندھتے تھے۔

351- حَدَّثَنَا محمد بن اسمعيل حَدَّثَنَا ادم بن اَبِي اياس حَدَّثَنَا شيبان اَبُوْ معاوية حَدَّثَنَا عبد الملك بن عمير عَنْ اَبِي سَلَمَةَ بن عبد الرحمن عَنْ اَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ خَرَجَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِي سَاعَةٍ لَا يَخْرُجُ فِيهَا وَلَا يَلْقَاهُ فِيهَا اَحَدٌ فَاَتَاهُ اَبُوْبَكْرٍ فَقَالَ مَا جَاءَ بِكَ يَا اَبَابَكْرٍ فَقَالَ خَرَجْتُ اَلْقَى رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَ سَلَّمَ وَ اَنْظُرُ فِي وَجْهِهِ وَالتَّسْلِيْمُ عَلَيْهِ فَلَمْ يَلْبَثْ اَنْ جَاءَ عُمَرُ فَقَالَ مَاجَاءَ بِكَ يَا عُمَرُ قَالَ الْجُوْعُ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ فَقَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَ سَلَّمَ وَ اَنَا قَدْ وَجَدْتُ بَعْضَ ذٰلِكَ فَانْطَلَقُوْا اِلٰى مَنْزِلِ اَبِي الْهَيْثَمِ بْنِ التَّيِّهَانِ الْاَنْصَارِيِّ وَكَانَ رَجُلًا كَثِيْرًا النَّخْلِ وَالشَّجَرِ وَالشَّاءِ وَلَمْ يَكُنْ لَهُ خَدَمٌ فَلَمْ يَجِدُوْهُ فَقَالُوْا لِاِمْرَاتِهِ اَيْنَ صَاحِبُكِ فَقَالَتِ انْطَلَقَ يَسْتَعْذِبُ لَنَا الْمَاءَ فَلَمْ يَلْبَثُوْا اَنْ جَاءَ اَبُو الْهَيْثَمِ بِقِرْبَةٍ يَزْعَبُهَا فَوَضَعَهَا ثُمَّ جَاءَ يَلْتَزِمُ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَ سَلَّمَ وَ يُفَدِّيْهِ بِاَبِيْهِ وَ اُمِّهِ ثُمَّ انْطَلَقَ بِهِمْ اِلٰى حَدِيْقَتِهِ فَبَسَطَ لَهُمْ بِسَاطًا ثُمَّ انْطَلَقَ اِلَى النَّخْلَةِ فَجَاءَ بِقِنْوٍ فَوَضَعَ فَقَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اَفَلَا تَنَقَّيْتَ لَنَا مِنْ رُطَبِهِ فَقَالَ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ اِنِّي اَرَدْتُ اَنْ تَخْتَارُوْا اَوْ تَخَيَّرُوْا مِنْ رُطَبِهِ وَ بُسْرِهِ فَاَكَلُوْا وَ شَرِبُوْا مِنْ ذٰلِكَ الْمَاءِ فَقَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ هٰذَا وَالَّذِي نَفْسِي بِيَدِهِ مِنَ النَّعِيْمِ الَّذِي تُسْئَلُوْنَ عَنْهُ يَوْمَ الْقِيٰمَةِ ظِلٌّ بَارِدٌ وَّ رُطَبٌ طَيِّبٌ وَّ مَاءٌ بَارِدٌ فَانْطَلَقَ اَبُو الْهَيْثَمِ لِيَصْنَعَ لَهُمْ طَعَامًا فَقَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَا تَذْبَحَنَّ لَنَا ذَاتَ دَرٍّ فَذَبَحَ لَهُمْ عَنَاقًا اَوْ جَدْيًا فَاَتَاهُمْ بِهَا فَاَكَلُوْا فَقَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ هَلْ لَكَ خَادِمٌ قَالَ لَا قَالَ فَاِذَا اَتَانَا سَبْيٌ فَاْتِنَا فَاُتِيَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِرَاْسَيْنِ لَيْسَ مَعَهُمَا ثَالِثٌ فَاَتَاهُ اَبُو الْهَيْثَمِ فَقَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اِخْتَرْ مِنْهُمَا فَقَالَ يَا نَبِيَّ اللّٰهِ اخْتَرْلِيْ فَقَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اِنَّ الْمُسْتَشَارَ مُؤْتَمَنٌ خُذْ هٰذَا فَاِنِّي رَاَيْتُهُ يُصَلِّيْ وَاسْتَوْصِ بِهِ مَعْرُوْفًا فَانْطَلَقَ اَبُو الْهَيْثَمِ اِلَى امْرَاَتِهِ فَاَخْبَرَهَا بِقَوْلِ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَتِ امْرَاَتُهُ مَا اَنْتَ بِبَالِغٍ مَا قَالَ فِيْهِ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اِلَّا اَنْ تَعْتِقَهُ قَالَ فَهُوَ عَتِيْقٌ فَقَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اِنَّ اللّٰهَ تَعَالٰى لَمْ يَبْعَثْ نَبِيًّا وَّلَا خَلِيْفَةً اِلَّا وَلَهُ بِطَانَتَانِ بِطَانَةٌ تَاْمُرُهُ بِالْمَعْرُوْفِ وَ تَنْهَاهُ عَنِ الْمُنْكَرِ وَبِطَانَةٌ لَّا تَاْلُوْهُ خَبَالًا وَّ مَنْ يُّوْقَ بِطَانَةَ السُّوْءِ فَقَدْ وُقِيَ .

Marfat.com

✧✧ حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں' (ایک مرتبہ) نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم ایک ایسے وقت میں باہر تشریف لائے کہ اس وقت میں (عام طور پر) آپ باہر تشریف نہیں لاتے تھے اور اس وقت کوئی آپ سے ملاقات نہیں کرتا تھا حضرت ابوبکر رضی اللہ عنہ آپ سے ملے آپ نے دریافت کیا: اے ابوبکر! تم کیوں (باہر) آئے ہو؟ انہوں نے جواب دیا: میں نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم سے ملاقات کے لئے آیا ہوں اور آپ کی زیارت کرنے کے لئے اور آپ کو سلام کرنے کے لئے آیا ہوں ابھی کچھ دیر گزری تھی کہ حضرت عمر رضی اللہ عنہ بھی آ گئے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے دریافت کیا: اے عمر! تم کیوں (باہر) آئے ہو انہوں نے جواب دیا: بھوک کی وجہ سے یا رسول اللہ! نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: مجھے بھی کچھ بھوک لگ رہی ہے پھر یہ لوگ حضرت ابوالہیثم بن تیہان انصاری رضی اللہ عنہ کے گھر کی طرف گئے یہ بہت سے باغات درختوں اور بکریوں کے مالک تھے ان کے پاس کوئی خادم نہیں تھا وہ صاحب ان حضرات کو گھر میں نہیں ملے ان حضرات نے ان کی اہلیہ سے دریافت کیا: تمہارے میاں کہاں ہیں؟ اس نے جواب دیا: وہ میٹھا پانی لینے کے لئے گئے ہیں یہ حضرات وہیں ٹھہرے رہے اسی دوران حضرت ابوالہیثم رضی اللہ عنہ مشکیزہ اٹھا کر لے آئے جو انہوں نے بڑی مشکل سے اٹھایا ہوا تھا انہوں نے اسے رکھا اور آ کر نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم سے لپٹ گئے اور اپنے ماں باپ کو آپ پر قربان کرنے لگے پھر وہ ان حضرات کو لے کر اپنے باغ میں گئے ان کے لئے بچھونا بچھایا پھر یہ باغ کے اندر گئے اور وہاں سے ایک خوشہ توڑ کر لائے اور اسے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے سامنے رکھ دیا نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: تم تازہ کھجوریں نکال کر کیوں نہیں لائے؟ انہوں نے عرض کی: یا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم! میں نے یہ ارادہ کیا کہ آپ حضرات اس میں سے تازہ یا خشک جو کھجوریں چاہیں لے لیں ان حضرات نے اسے کھایا اور اس پانی کو پیا تو نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: اس ذات کی قسم! جس کے دست قدرت میں میری جان ہے یہ وہ نعمتیں ہیں جن کے بارے میں قیامت کے دن حساب لیا جائے گا ٹھنڈا سایہ' پاکیزہ کھجوریں اور ٹھنڈا پانی پھر حضرت ابوالہیثم رضی اللہ عنہ گئے تاکہ ان حضرات کے لئے کھانا تیار کریں' نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے انہیں ہدایت کی کہ دودھ دینے والی بکری ہمارے لئے ذبح نہ کرنا انہوں نے بکری کے ایک بچے کو ذبح کیا یا بچی کو کیا' پھر وہ اس کا گوشت لے کر نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس آئے ان حضرات نے اسے کھا لیا نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: کیا تمہارے پاس کوئی خادم ہے؟ انہوں نے جواب دیا: جی نہیں! نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: ہمارے پاس کچھ قیدی آئیں گے تو تم میرے پاس آنا پھر نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں دو قیدی آئے ان کے ساتھ کوئی تیسرا فرد نہیں تھا۔ حضرت ابوالہیثم رضی اللہ عنہ ان کے پاس آئے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ان سے فرمایا: تم ان دونوں میں سے کسی ایک کو اختیار کر لو انہوں نے عرض کی: اے اللہ کے نبی! آپ میرے لئے اختیار کر دیجئے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: جس سے مشورہ لیا جائے وہ امین ہوتا ہے تم اسے لے لو! میں نے اسے نماز پڑھتے ہوئے دیکھا ہے تم اس کے بارے میں بھلائی کی وصیت کو قبول کرو پھر حضرت ابوالہیثم رضی اللہ عنہ اپنی بیوی کے پاس گئے انہیں نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے اس فرمان کے بارے میں بتایا تو اس خاتون نے ان سے کہا آپ اس کا حق اسی وقت ادا کر سکتے ہیں جو نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے بتایا ہے' جب آپ اسے آزاد کر دیں تو انہوں نے فرمایا: یہ آزاد ہے۔

نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا ہے: اللہ تعالیٰ نے جب بھی کسی نبی کو یا کسی خلیفہ (یعنی انسان) کو مبعوث کیا ہے تو اس کے ساتھ دو مشیر ہوتے ہیں ایک اسے نیکی کا حکم دیتا ہے اور برائی سے روکتا ہے اور ایک اسے برباد کر کے چھوڑتا ہے تو جس شخص کو برے

Marfat.com

مشیر سے بچالیا گیا اسے (عذاب سے یا بربادی) سے بچالیا گیا۔

352- حَدَّثَنَا عمر بن اسماعيل بن مجالد بن سعيد حدثني اَبِيْ عن بيان حدثني قيس بن اَبِيْ حازم قَالَ سَمِعْتُ سعد بن اَبِيْ وقاص يَقُوْلُ اِنِّيْ لَاَوَّلُ رَجُلٍ اَهْرَاقَ دَمًا فِيْ سَبِيْلِ اللّٰهِ وَاِنِّيْ لَاَوَّلُ رَجُلٍ رَمٰى بِسَهْمٍ فِيْ سَبِيْلِ اللّٰهِ لَقَدْ رَاَيْتُنِيْ اَغْزُوْ فِي الْعِصَابَةِ مِنْ اَصْحٰبِ مُحَمَّدٍ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَانَا كُلُ اِلَّا وَرَقَ الشَّجَرِ وَالْحُبْلَةَ حَتّٰى تَقَرَّحَتْ اَشْدَاقُنَا حَتّٰى اِنَّ اَحَدَنَا لَيَضَعُ كَمَا تَضَعُ الشَّاةُ وَالْبَعِيْرُ وَاَصْبَحَتْ بَنُوْ اَسَدٍ يُعَزِّرُوْنَنِيْ فِي الدِّيْنِ لَقَدْ خِبْتُ اِذًا وَّضَلَّ عَمَلِيْ ۔

✧✧ حضرت قیس بن ابو حازم رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں۔ میں نے حضرت سعد بن ابی وقاص رضی اللہ عنہ کو یہ بیان کرتے ہوئے سنا ہے: میں وہ پہلا شخص ہوں جس نے اللہ تعالیٰ کی راہ میں دشمن کا خون بہایا اور میں وہ پہلا شخص ہوں جس نے اللہ تعالیٰ کی راہ میں تیر پھینکا مجھے اپنے بارے میں اچھی طرح یاد ہے کہ میں نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے چند صحابہ کرام کے ہمراہ ایک غزوہ میں شریک ہوا ہم لوگ صرف درخت کے پتے کھایا کرتے تھے یہاں تک کہ ہماری باچھیں چھل گئی تھیں یہاں تک کہ ہم میں سے کوئی ایک شخص اس طرح پاخانہ کیا کرتا تھا جیسے بکری یا اونٹ مینگنیاں کرتے ہیں اب بنو اسد مجھے دین کے معاملے میں طعنہ دیتے ہیں پھر تو میں نقصان اور رسوائی کا شکار ہو گیا اور میرا عمل ضائع ہو گیا۔

353- حَدَّثَنَا محمد بن بشار حَدَّثَنَا صفوان بن عِيْسٰى حَدَّثَنَا عمرو بن عِيْسٰى ابو نعامة العدوى قَالَ سَمِعْتُ خالد بن عمير و شويس اَبِي الرقاد قَالَا بَعَثَ عُمَرُ بْنُ الْخَطَّابِ عُتْبَةَ بْنَ غَزْوَانَ وَقَالَ انْطَلِقْ اَنْتَ وَمَنْ مَعَكَ حَتّٰى اِذَا كُنْتُمْ فِيْ اَقْصٰى اَرْضِ الْعَرَبِ وَاَدْنٰى بِلَادِ الْعَجَمِ فَاَقْبَلُوْا حَتّٰى اِذَا كَانُوْا بِالْمِرْبَدِ وَجَدُوْا هٰذَا الْكَذَّانَ فَقَالُوْا مَاهٰذِهٖ قَالُوْا هٰذِهِ الْبَصْرَةُ فَسَارُوْا حَتّٰى اِذَا بَلَغُوْا حِيَالَ الْجِسْرِ الصَّغِيْرِ فَقَالُوْا هٰهُنَا اُمِرْتُمْ فَنَزَلُوْا فَذَكَرُوا الْحَدِيْثَ بِطُوْلِهٖ قَالَ فَقَالَ عُتْبَةُ بْنُ غَزْوَانَ لَقَدْ رَاَيْتُنِيْ وَاِنِّيْ لَسَابِعُ سَبْعَةٍ مَعَ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَالَنَا طَعَامٌ اِلَّا وَرَقَ الشَّجَرِ حَتّٰى تَقَرَّحَتْ اَشْدَاقُنَا فَالْتَقَطْتُ بُرْدَةً فَقَسَمْتُهَا بَيْنِيْ وَبَيْنَ سَعْدٍ فَمَا مِنَّا مِنْ اُولٰئِكَ السَّبْعَةِ اَحَدٌ اِلَّا وَهُوَ اَمِيْرُ مِصْرٍ مِنَ الْاَمْصَارِ وَسَتُجَرِّبُوْنَ الْاُمَرَاءَ بَعْدَنَا ۔

✧✧ خالد بن عمیر اور شویس بن ابو رقاد بیان کرتے ہیں حضرت عمر بن خطاب نے حضرت عتبہ بن غزوان کو (جنگی مہم پر) روانہ کیا اور انہیں یہ ہدایت کی تم اپنے ساتھیوں آگے بڑھتے رہنا جب تم عرب کے آخری علاقے تک پہنچو اور عجمی علاقوں کے قریب ہو جاؤ تو وہاں ٹھہرنا۔ یہ لوگ روانہ ہو گئے جب یہ مربد پہنچے تو وہاں انہوں نے سفید پتھر پائے انہوں نے دریافت کیا یہ کیا ہے؟ تو لوگوں نے بتایا یہ بصرہ ہے (بعد میں اسی وجہ سے اس جگہ کا نام بصرہ ہوا) انہوں نے (دریائے دجلہ کے) چھوٹے پل پر پہنچنے کے بعد کہا اسی جگہ (تک پیش قدمی کرنے) کا تمہیں حکم دیا گیا تھا۔ ان لوگوں نے وہاں پڑاؤ کیا۔ (امام ترمذی فرماتے ہیں) اس کے بعد انہوں نے طویل حدیث نقل کی ہے جس میں حضرت عتبہ بن غزوان کے یہ الفاظ ہیں:

مجھے اپنے بارے میں اچھی طرح یاد ہے میں نبی اکرم کے سات ساتھیوں میں ساتواں شخص تھا' ہماری خوراک صرف درخت کے

Marfat.com

پتے تھے جس کی وجہ سے ہمارے منہ زخمی ہو چکے تھے۔ایک مرتبہ مجھے ایک چادر ملی میں نے اُسے اپنے اور حضرت سعد کے درمیان تقسیم کرلیاان سات افراد میں سے ہرایک کسی شہر کا گورنر ہےاور عنقریب تم ہمارے بعد آنے والے حکمرانوں کا بھی تجربہ کرلوگے۔

354- حَدَّثَنَا عَبْدُ اللّٰهِ بْنِ عبد الرحمٰن حَدَّثَنَا روح بن اسلم اَبُوْ حاتم البصری حَدَّثَنَا حماد بن سَلَمَةَ حَدَّثَنَا ثابت عن انس قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَ سَلَّمَ لَقَدْ اُخِفْتُ فِي اللّٰهِ وَ مَا يُخَافُ اَحَدٌ وَّلَقَدْ اُوْذِيْتُ فِي اللّٰهِ وَمَايُوْ ذٰى اَحَدٌ وَّلَقَدْ اَتَتْ عَلَيَّ ثَلٰثُوْنَ مِنْ بَيْنِ لَيْلَةٍ وَ يَوْمٍ وَمَالِيْ وَلِبَلَالٍ طَعَامٌ يَاكُلُهُ ذُوْ كَبِدٍ اِلَّا شَيْءٌ يُوَارِيْهِ اِبْطُ بِلَالٍ ۔

✧✧ حضرت انس بیان کرتے ہیں' نبی اکرم نے ارشادفرمایا ہے: اللہ تعالیٰ کی راہ میں مجھے خوفزدہ کرنے کی جتنی کوشش کی گئی اتنا کسی کو خوفزدہ نہیں کیا گیا اور اللہ تعالیٰ کی راہ میں مجھے جتنی اذیت پہنچائی گئی اتنی کسی کو نہیں پہنچائی گئی۔مجھ پر تیس دن ایسے بھی گزرے جب میرے اور بلال کے لیے کھانے کی کوئی ایسی چیز نہیں تھی جسے کوئی جاندار کھاسکتا ہو۔صرف اتنی سی خوراک ہوتی تھی جو بلال کی بغل میں چھپ سکتی تھی۔

355- حَدَّثَنَا عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ عبد الرحمٰن انبانا عفان بن مسلم حَدَّثَنَا ابان بن يزيد العطار حَدَّثَنَا قتادة عَنْ اَنَسِ بْنِ مَالِكٍ اَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَمْ يَجْتَمِعْ عِنْدَهُ غَدَاءٌ وَّلَا عَشَاءٌ مِنْ خُبْزٍ وَلَحْمٍ اِلَّا عَلٰى ضَفَفٍ قَالَ عَبْدُ اللّٰهِ قَالَ بَعْضُهُمْ هُوَ كَثْرَةُ الْاَيْدِيْ ۔

✧✧ حضرت انس بن مالک بیان کرتے ہیں' نبی اکرم کے صبح یا شام کے کھانے میں روٹی اور گوشت اس وقت اکٹھے ہوتے تھے جب آپ لوگوں کے ساتھ بیٹھ کر کھانا کھاتے تھے۔

(امام ترمذی کے استاد) عبداللہ نامی راوی بیان کرتے ہیں لفظ "ضفف" کا مطلب زیادہ لوگوں کا (مل جل کر) کھانا ہے۔

356- حَدَّثَنَا عبد بن حميد حَدَّثَنَا محمد بن اسمٰعيل بن اَبِيْ فديك حَدَّثَنَا ابن اَبِيْ ذئب عن مسلم بن جندب عن نوفل بن اياس الهذلي قَالَ كَانَ عَبْدُ الرَّحْمٰنِ بْنُ عَوْفٍ لَنَا جَلِيْسًا وَّكَانَ نِعْمَ الْجَلِيْسُ وَ اِنَّهُ انْقَلَبَ بِنَا ذَاتَ يَوْمٍ حَتّٰى اِذَا دَخَلْنَا بَيْتَهُ وَ دَخَلَ فَاغْتَسَلَ ثُمَّ خَرَجَ وَ اُتِيْنَا بِصَحْفَةٍ فِيْهَا خُبْزٌ وَّلَحْمٌ فَلَمَّا وُضِعَتْ بَكٰى عَبْدُ الرَّحْمٰنِ فَقُلْتُ لَهُ يَا اَبَا مُحَمَّدٍ مَا يُبْكِيْكَ قَالَ هَلَكَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَلَمْ يَشْبَعْ هُوَ وَاَهْلُ بَيْتِهِ مِنْ خُبْزِ الشَّعِيْرِ فَلَا اُرَانَا اُخِّرْنَا لِمَا هُوَ خَيْرٌ لَّنَا ۔

✧✧ نوفل بن ایاس ہذلی بیان کرتے ہیں' حضرت عبدالرحمٰن بن عوف ہمارے ساتھ ہوتے تھے وہ سب سے اچھے ساتھی تھے' ایک مرتبہ وہ ہمیں اپنے ساتھ لے گئے جب ہم ان کے گھر آئے تو وہ اندر گئے اور غسل کر کے (مہمان خانے میں) آئے۔اسی دوران (کھانے کا) پیالہ لایا گیا جس میں روٹی اور گوشت تھا جب اسے رکھا گیا تو حضرت عبدالرحمٰن رونے لگے۔میں نے ان سے دریافت کیا: اے ابومحمد! آپ کیوں رو رہے ہیں؟ انہوں نے جواب دیا: جب نبی اکرم کا وصال ہوا تھا تو آپ اور آپ کے اہل خانہ جو کی روٹی بھی سیر ہو کر نہیں کھاتے تھے۔اس لئے میرے خیال میں ہمیں (جس خوشحالی میں) پیچھے رہنے دیا گیا ہے وہ ہمارے لیے بہتر نہیں ہے۔

Marfat.com

بَابُ مَاجَاءَ فِي سِنِّ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَ سَلَّمَ

باب 53: نبی اکرم کی عمر مبارک کے بارے میں جو کچھ منقول ہے

357- حَدَّثَنَا احمد بن منيع حَدَّثَنَا روح بن عبادة حَدَّثَنَا زكريا بن اسحق حَدَّثَنَا عمر و بن دينار عن ابن عباس قَالَ مَكَثَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِمَكَّةَ ثَلٰثَ عَشْرَةَ سَنَةً يُوْحٰى اِلَيْهِ وَ بِالْمَدِيْنَةِ عَشْرًا وَّ تُوَفِّيَ وَهُوَ ابْنُ ثَلٰثٍ وَ سِتِّيْنَ سَنَةً ۔

✧✧ حضرت ابن عباس بیان کرتے ہیں' نبی اکرم نے تیرہ برس مکہ مکرمہ میں قیام کیا (یعنی اس دوران) آپ کی طرف وحی نازل ہوتی رہی اور دس برس مدینہ منورہ میں قیام کیا۔ جب آپ کا وصال ہوا تو آپ کی عمر مبارک 63 برس تھی۔

358- حَدَّثَنَا محمد بن بشار حَدَّثَنَا محمد بن جعفر عن شعبة عَنْ اَبِيْ اسحق عن عامر بن سعد عن جرير عن معاوية أَنَّهُ سَمِعَهُ يَخْطُبُ قَالَ مَاتَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَ هُوَ ابْنُ ثَلٰثٍ وَ سِتِّيْنَ وَاَبُوْبَكْرٍ وَ عُمَرُ وَاَنَا ابْنُ ثَلٰثٍ وَ سِتِّيْنَ سَنَةً ۔

✧✧ حضرت جریر رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں' انہوں نے حضرت معاویہ رضی اللہ عنہ کو خطبے کے دوران یہ بیان کرتے ہوئے سنا۔ جب نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کا وصال ہوا اس وقت آپ کی عمر 63 سال تھی۔ حضرت ابوبکر رضی اللہ عنہ اور حضرت عمر رضی اللہ عنہ کی وصال کے وقت اتنی ہی تھی اور اب میں بھی 63 سال کا ہو چکا ہوں۔

359- حَدَّثَنَا حسين بن مهدى البصرى حَدَّثَنَا عبد الرزاق عن ابن جريج عن الزهرى عن عروة عن عائشة رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ اَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَاتَ وَهُوَ ابْنُ ثَلٰثٍ وَ سِتِّيْنَ سَنَةً ۔

✧✧ سیدہ عائشہ رضی اللہ عنہا بیان کرتی ہیں' وصال کے وقت نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کی عمر 63 سال تھی۔

360- حَدَّثَنَا احمد بن منيع و يعقوب ابن ابراهيم الدورقى قَالَا حَدَّثَنَا اسمعيل بن علية عن خالد الحذاء حدثنى عمار مولىٰ بنى هاشم قَالَ سَمِعْتُ ابْنَ عَبَّاسٍ يَقُوْلُ تُوُفِّيَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَهُوَ ابْنُ خَمْسٍ وَ سِتِّيْنَ ۔

✧✧ حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما بیان کرتے ہیں' جب نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کا وصال ہوا تو اس وقت آپ کی عمر 65 برس تھی۔

361- حَدَّثَنَا محمد بن بشارو محمد بن ابان قَالَا حَدَّثَنَا معاذ بن هشام حدثنى اَبِيْ عن قتادة عن الحسن عن دغفل بن حنظلة اَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قُبِضَ وَ هُوَ ابْنُ خَمْسٍ وَ سِتِّيْنَ سَنَةً

قَالَ اَبُوْ عِيْسٰى وَ دَغْفَلٌ لَا نَعْرِفُ لَهُ سَمَاعًا مِنَ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَكَانَ فِيْ زَمَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ رَجُلًا ۔

✧✧ حضرت دغفل بن حنظلہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں' نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کا 65 برس کی عمر میں انتقال ہوا۔

Marfat.com

امام ترمذی بیان کرتے ہیں' حضرت دغفل کا نبی اکرم سے احادیث سننا ثابت نہیں ہے۔ ویسے وہ نبی اکرم ﷺ کے زمانہ اقدس میں سے تعلق رکھتے ہیں۔

362- حَدَّثَنَا اسحق بن موسیٰ الانصاری حَدَّثَنَا معن حَدَّثَنَا مالك ابن انس عن ربيعة بن اَبِیْ عبد الرحمن عَنْ اَنَسِ بْنِ مَالِكٍ اَنَّهٗ سَمِعَهٗ يَقُوْلُ كَانَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَيْسَ بِالطَّوِيْلِ الْبَائِنِ وَلَا بِالْقَصِيْرِ وَلَا بِالْاَبْيَضِ الْاَمْهَقِ وَلَا بِالْاٰدَمِ وَلَا بِالْجَعْدِ الْقَطِطِ وَلَا بِالسَّبِطِ بَعَثَهُ اللّٰهُ تَعَالٰى عَلٰى رَاْسِ اَرْبَعِيْنَ سَنَةً فَاَقَامَ بِمَكَّةَ عَشْرَ سِنِيْنَ وَ بالمدينة عَشْرَ سِنِيْنَ وَ تَوَفَّاهُ اللّٰهُ تَعَالٰى عَلٰى رَاْسِ سِتِّيْنَ سَنَةً وَ لَيْسَ فِیْ رَاْسِهٖ وَلِحْيَتِهٖ عِشْرُوْنَ شَعْرَةً بَيْضَاءَ

حَدَّثَنَا قُتَيْبَةُ بن سعيد عن مالك بن انس عن ربيعة بن اَبِیْ عبد الرحمن عَنْ اَنَسِ بْنِ مَالِكٍ نحوه ۔

✧✧ حضرت ربیعہ بن عبدالرحمان' حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہ کا یہ بیان نقل کرتے ہیں' نبی اکرم ﷺ زیادہ لمبے نہیں تھے اور چھوٹے قد کے مالک بھی نہیں تھے۔ آپ پھیکے سفید (رنگ کے مالک) نہیں تھے اور بالکل گندمی بھی نہیں تھے۔ اللہ تعالیٰ نے چالیس برس کی عمر میں آپ کو مبعوث کیا (یعنی پہلی وحی نازل کی) آپ نے دس برس مکہ مکرمہ میں قیام کیا۔ 10 برس مدینہ میں قیام کیا۔ 60 برس کی عمر میں اللہ تعالیٰ نے آپ کو وفات دی۔ اس وقت آپ کے سر مبارک اور داڑھی مبارک میں 20 سفید بال بھی نہیں تھے۔

یہی روایت ایک اور سند کے ہمراہ منقول ہے۔

بَابُ مَاجَاءَ فِی وَفَاتِ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَ سَلَّمَ

باب 54: نبی اکرم ﷺ کی وفات کے بارے میں جو کچھ منقول ہے

363- حَدَّثَنَا اَبُوْ عمار الحسين بن حريث و قتية بن سعيد وغير واحد قالوا حَدَّثَنَا سفيان بن عينة عن الزهرى عَنْ اَنَسِ بْنِ مَالِكٍ رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ اٰخِرُ نَظْرَةٍ نَظَرْتُهَا اِلٰى رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَكَشَفَ السِّتَارَةَ يَوْمَ الْاِثْنَيْنِ فَنَظَرْتُ اِلٰى وَجْهِهٖ كَاَنَّهٗ وَرَقَةُ مُصْحَفٍ وَالنَّاسُ يُصَلُّوْنَ خَلْفَ اَبِیْ بَكْرٍ رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهُ فَكَادَ النَّاسُ اَنْ يَضْطَرِبُوْا فَاَشَارَ اِلَى النَّاسِ اَنِ اثْبُتُوْا وَ اَبُوْبَكْرٍ يَؤُمُّهُمْ وَاَلْقَى السِّجْفَ وَ تُوُفِّیَ مِنْ اٰخِرِ ذَالِكَ الْيَوْمِ ۔

✧✧ حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں' میں نے نبی اکرم ﷺ کو آخری وقت اس وقت دیکھا جب آپ نے سوموار کے دن پردہ اٹھایا تو میں نے آپ کے چہرۂ مبارک کی طرف دیکھا۔ یوں جیسے وہ قرآن کا ایک ورق ہے۔ لوگ اس وقت حضرت ابوبکر رضی اللہ عنہ کے پیچھے نماز ادا کر رہے تھے۔ لوگ اپنی نماز توڑنے لگے تھے لیکن نبی اکرم ﷺ نے اشارہ کیا کہ تم لوگ نماز مت توڑو۔ حضرت ابوبکر رضی اللہ عنہ اس وقت ان لوگوں کی امامت کروا رہے تھے نبی اکرم ﷺ نے پردہ گرا دیا۔ اسی دن کے آخری حصے میں آپ کا وصال ہو گیا۔

Marfat.com

شرح

حضرت انس رضی اللہ تعالیٰ عنہ کہتے ہیں: رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم مدینہ میں نزول اجلال فرمایا تھا تو (تمام لوگوں نے بے پناہ خوشی ومسرت کا اظہار کیا یہاں تک کہ) حبشیوں نے (بھی جشن مسرت منانے کے طور پر) نیزوں کے کھیل کرتب دکھائے تھے یہ (روایت ابوداؤد نے نقل کی ہے اور دارمی نے جو روایت نقل کی ہے اس میں یوں ہے کہ حضرت انس نے کہا: میں نے اس دن سے زیادہ حسین اور روشن دن اور کوئی نہیں دیکھا جس دن (مدینہ میں) ہمارے درمیان رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم تشریف لائے تھے اور میں نے اس دن سے زیادہ برا اور تاریک دن اور کوئی نہیں دیکھا جس دن رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم کی وفات ہوئی" اور ترمذی کی روایت میں ہے کہ حضرت انس نے کہا: جب وہ دن آیا کہ رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم مدینہ تشریف لائے تو (مدینہ) ہر چیز (یعنی درودیوار وغیرہ) پرنور پھیل گیا جب وہ دن آیا کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی وفات ہوئی تو ہر چیز (غم اندوہ کی) تاریکی میں ڈوب گئی اور آپ صلی اللہ علیہ وسلم کی تدفین کے بعد ہم نے ابھی اپنے ہاتھوں سے مٹی جھاڑی بھی نہیں تھی بلکہ آپ صلی اللہ علیہ وسلم کی تدفین ہی میں مشغول تھے کہ اپنے دلوں میں ایک دوسرے سے ناآشنائی محسوس کرنے لگے تھے۔

(مشکوۃ شریف: جلد پنجم: حدیث نمبر 561)

مدینہ میں آنحضرت صلی اللہ عا۔۔سلم کی آمد کا دن نہایت حسین بھی تھا بڑا تابناک بھی، کیونکہ وہ دن مشتاقان جمال کے لئے وصال وقرب کا دن تھا ان کی تمناؤں اور آرزوؤں کی تکمیل کا دن تھا، نہ صرف یہ کہ ان کے دل ودماغ کھل اٹھے تھے بلکہ ان کے درودیوار تک نور نبوت کی جلوہ ریزی سے جگمگا اٹھے تھے اور پھر جب وہ دن آیا کہ آفتاب نبوت اس دنیا سے رخصت ہوا تو مدینہ والوں کی دنیا اندھیری ہوگئی ہر سوغم واندوہ کی تاریکی چھاگئی کیونکہ وہ دن عشاقان جمال نبوت کے لئے فراق کا دن تھا ان کی مسرتوں اور شادمانیوں کی جدائی کا دن تھا۔ایک دوسرے سے آشنائی محسوس کرنے لگے تھے۔" مطلب یہ کہ ہمارے درمیان سے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے اٹھ جانے اور اس دنیا سے آفتاب نبوت کے رخصت ہوجانے کے سبب ہم پر تاریکی چھائی تو ہمیں بین طور محسوس ہوا کہ ہمارے دلوں کی وہ پاکیزگی اور نورانیت جو ذات رسالت کے مشاہدہ وصحبت کے نتیجہ میں حاصل ہوتی رہتی تھی اس کا سلسلہ منقطع ہوگیا ہے اور ہمارے قلوب میں صدق واخلاص اور مہر ووفا کی وہ پہلی والی کیفیت باقی نہیں رہی ہے۔

364- حَدَّثَنَا محمد بن مسعدة البصری حَدَّثَنَا سلیم بن اخضر عن ابن عون عن ابراھیم عن الاسود عن عائشة قالت كُنْتُ مُسْنِدَةَ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اِلٰى صَدْرِیْ اَوْقَالَتْ اِلٰى حَجْرِیْ فَدَعَا بِطَسْتٍ لِيَبُوْلَ فِيْهِ ثُمَّ بَالَ فَمَاتَ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ .

✧✧ سیدہ عائشہ رضی اللہ عنہا بیان کرتی ہیں' نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے میرے سینے کے ساتھ (راوی کو شک ہے یا شاید یہ الفاظ ہیں) میری گود میں ٹیک لگائی ہوئی تھی۔آپ نے برتن منگوایا تاکہ اس میں پیشاب کریں پھر آپ نے پیشاب کیا پھر آپ کا وصال ہوگیا۔

365- حَدَّثَنَا قیتبة حَدَّثَنَا اللیث عن ابن الھاد عن موسیٰ بن سرجسٍ عن القاسم بن محمد عن عائشة انها قالت رَاَيْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَهُوَ بِالْمَوْتِ وَ عِنْدَهٗ قَدَحٌ فِيْهِ مَآءٌ هُوَ يُدْخِلُ يَدَهٗ

Marfat.com

فِي الْقَدَحِ ثُمَّ يَمْسَحُ وَجْهَهُ بِالْمَآءِ ثُمَّ يَقُوْلُ اللّٰهُمَّ اَعِنِّيْ عَلٰى مُنْكَرَاتِ الْمَوْتِ اَوْ قَالَ عَلٰى سَكَرَاتِ الْمَوْتِ .

✧✧ سیّدہ عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا بیان کرتی ہیں' مجھے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے بارے میں یاد ہے جب آپ کا وصال ہونے والا تھا آپ کے پاس ایک پیالہ تھا جس میں پانی موجود تھا۔ آپ اپنا ہاتھ اس پیالے میں ڈالتے تھے پھر اس پانی کے ذریعے اپنے چہرے پر مسح کرتے تھے اور یہ دعا کرتے تھے "اے اللہ! موت کی سختیوں کے خلاف میری مدد کر" (راوی کو شک ہے شاید یہ الفاظ ہیں) "موت کی مدہوشیوں کے خلاف میری مدد کر"۔

366- حَدَّثَنَا الحسن بن الصباح البزار حَدَّثَنَا مبشر بن اسمعيل عن عبد الرحمن بن العلاء عن ابيه عن ابن عمر عن عائشة رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ قالت لَا اَغْبِطُ اَحَدًا بِهَوْنِ مَوْتٍ بَعْدَ الَّذِيْ رَاَيْتُ مِنْ شِدَّةِ مَوْتِ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ

قَالَ اَبُوْ عِيْسٰى سالت ابازرعة فقلت له من عبد الرحمن بن العلاء هذا قَالَ هو عبد الرحمٰن بن العلاء بن الجلاج .

✧✧ سیّدہ عائشہ رضی اللہ عنہا بیان کرتی ہیں' جب سے میں نے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کی وفات کی شدت کو دیکھا ہے اس کے بعد مجھے کسی کی آسان موت پر رشک نہیں آتا۔

امام ترمذی فرماتے ہیں۔ میں نے ابوزرعہ سے دریافت کیا' میں نے ان سے کہا' یہ عبدالرحمٰن بن علاء کون ہیں؟ انہوں نے جواب دیا: یہ عبدالرحمٰن بن علاء بن جلاج ہیں۔

367- حَدَّثَنَا اَبُوْ كريب محمد بن العلاء حَدَّثَنَا اَبُوْ معاوية عن عبد الرحمن بن اَبِىْ بكر هوا بن المليكى عَنْ اَبِىْ مليكة عن عائشة قالت لَمَّا قُبِضَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اخْتَلَفُوْا فِيْ دَفْنِهٖ فَقَالَ اَبُوْ بَكْرٍ سَمِعْتُ مِنْ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ شَيْئًا مَا نَسِيْتُهُ قَالَ مَا قَبَضَ اللّٰهُ نَبِيًّا اِلَّا فِي الْمَوْضِعِ الَّذِيْ يُحِبُّ اَنْ يُّدْفَنَ فِيْهِ اِدْفِنُوْهُ فِيْ مَوْضِعِ فِرَاشِهٖ .

✧✧ سیّدہ عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا بیان کرتی ہیں' جب نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کا وصال ہو گیا تو آپ کے دفن کرنے کے بارے میں لوگوں کے درمیان اختلاف رائے ہوا۔ حضرت ابوبکر رضی اللہ عنہ نے بتایا کہ میں نے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کو یہ بات ارشاد فرماتے ہوئے سنا ہے جو مجھے نہیں بھولی۔ آپ نے ارشاد فرمایا تھا: "اللہ تعالیٰ ہر نبی کو اس جگہ پر وفات دیتا ہے جسے وہ نبی پسند کرتا ہے کہ اسے وہاں دفن کیا جائے"۔ اس لئے تم نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کو وہیں دفن کرو جہاں آپ کا بستر ہے۔

368- حَدَّثَنَا محمد بن بشار و عباس العنبرى وسوار بن عبد الله و غير واحد قالوا حَدَّثَنَا يحيىٰ بن سعيد عن سفيان الثورى عن موسى بن اَبِىْ عائشة عن عبيد الله بن عبد الله عن ابن عباس و عائشة رَضِيَ اللّٰهُ عَنهُم اَنَّ اَبَابَكْرٍ قَبَّلَ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بَعْدَ مَامَاتَ .

حَدَّثَنَا نصر بن على الجهضمى حَدَّثَنَا مرحوم بن عبد العزيز العطار عَنْ اَبِىْ عمران الجونى عَنْ يَزِيْدَ

Marfat.com

بن بانبوش عن عائشة اَنَّ اَبَابَكرٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنهُ دَخَلَ عَلَى النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيهِ وَسَلَّمَ بَعدَ وَفَاتِهٖ فَوَضَعَ فَمَهٗ بَيْنَ عَيْنَيهِ وَوَضَعَ يَدَيهِ عَلٰى سَاعِدَيهِ وَقَالَ وَانَبِيَّاهُ وَاصَفِيَّاهُ وَاخَلِيلَاهُ ۔

✧✧ حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما اور سیّدہ عائشہ رضی اللہ عنہا بیان کرتے ہیں' ابوبکر نے نبی اکرم کے وصال بعد آپ کو بوسہ دیا تھا۔
سیّدہ عائشہ رضی اللہ عنہا بیان کرتی ہیں: حضرت ابوبکر رضی اللہ عنہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس آئے' آپ کے وفات کے بعد' انہوں نے اپنا منہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کی دونوں آنکھوں کے درمیان رکھا، اپنے دونوں ہاتھ آپ کی کلائیوں پر رکھے اور بولے: ہائے نبی (کا وصال ہو گیا) ہائے برگزیدہ شخصیت (کا وصال ہو گیا) ہائے خلیل (کا وصال ہو گیا)

369- حَدَّثَنَا بشر بن هلال الصواف البصرى حَدَّثَنَا جعفر بن سليمان عن ثابت عن انس قَالَ لَمَّا كَانَ الْيَوْمُ الَّذِيْ دَخَلَ فِيهِ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيهِ وَسَلَّمَ الْمَدِيْنَةَ اَضَاءَ مِنْهَا كُلُّ شَيْءٍ فَلَمَّا كَانَ الْيَوْمُ الَّذِيْ مَاتَ فِيهِ اَظْلَمَ مِنْهَا كُلُّ شَيْءٍ وَمَا نَفَضْنَا اَيْدِيَنَا عَنِ التُّرَابِ وَاِنَّا لَفِيْ دَفْنِهٖ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيهِ وَسَلَّمَ حَتّٰى اَنْكَرْنَا قُلُوبَنَا ۔

✧✧ حضرت انس رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں' جب وہ دن تھا جب نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم مدینہ منورہ آئے تھے تو اس دن مدینہ کی ہر چیز روشن ہو گئی تھی اور جب وہ دن آیا جس میں آپ کا وصال ہوا تو وہاں کی ہر چیز تاریک ہو گئی۔ ابھی ہم نے اپنے ہاتھوں سے مٹی نہیں جھاڑی تھی اور آپ کو دفن کرنے میں مشغول تھے ہمیں اپنے دلوں کی کیفیت تبدیل ہوتی ہوئی محسوس ہوئی۔

370- حَدَّثَنَا محمد بن حاتم حَدَّثَنَا عامر بن صالح عن هشام بن عروة عن ابيه عن عائشة قَالَتْ تُوُفِّيَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيهِ وَسَلَّمَ يَوْمَ الْاِثْنَيْنِ ۔

✧✧ سیّدہ عائشہ رضی اللہ عنہا بیان کرتی ہیں' نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کا وصال سوموار کے دن ہوا۔

371- حَدَّثَنَا محمد بن اَبِي عمر حَدَّثَنَا سفيان بن عيينة عن جعفر بن محمد عن ابيه قَالَ قُبِضَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيهِ وَسَلَّمَ يَوْمَ الْاِثْنَيْنِ فَمَكَثَ ذٰلِكَ الْيَوْمَ وَلَيْلَةَ الثَّلَاثَاءِ وَدُفِنَ مِنَ اللَّيْلِ
وَقَالَ سُفْيَانُ وَ قَالَ غَيْرُهٗ يُسْمَعُ صَوْتُ الْمَسَاحِيْ مِنْ اٰخِرِ اللَّيْلِ ۔

✧✧ حضرت امام جعفر (صادق) بن محمد رحمۃ اللہ علیہ اپنے والد (امام محمد الباقر) کا یہ بیان نقل کرتے ہیں' نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کا وصال سوموار کے دن ہوا تھا۔ اس دن اور منگل کی رات آپ یوں ہی رہے اور اگلی رات کو آپ کو دفن کر دیا گیا۔
سفیان اور دیگر (محدثین) نے یہ بات نقل کی ہے: رات کے آخری حصے میں پھاوڑے چلنے کی آواز سنائی دی گئی۔

372- حَدَّثَنَا حقيبة بن سعيد حَدَّثَنَا عبد العزيز بن محمد عن شريك بن عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ اَبِيْ نمر عَنْ اَبِيْ سَلْمَةَ بن عبد الرحمن بن عوف قَالَ تُوُفِّيَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيهِ وَسَلَّمَ يَوْمَ الْاِثْنَيْنِ وَ دُفِنَ يَوْمَ الثَّلْثَاءِ
قَالَ اَبُوْ عِيسٰى هٰذَا حَدِيْثٌ غَرِيْبٌ ۔

✧✧ حضرت ابوسلمہ بن عبدالرحمٰن بن عوف رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں' نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کا سوموار کے دن انتقال ہوا تھا اور منگل

Marfat.com

کے دن آپ کو دفن کیا گیا۔

امام ترمذی فرماتے ہیں: یہ حدیث غریب ہے۔

373- حَدَّثَنَا نصر بن علی الجهضمی حَدَّثَنَا عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ دَاوُدَ قَالَ حَدَّثَنَا سَلْمَةَ بن نبيط اَخْبَرَنَا عن نعيم بن اَبِىْ هند عن نبيط بن شريط عن سالم بن عبيد و كانت له صحبة قَالَ اُغْمِىَ عَلٰى رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِىْ مَرَضِهٖ فَاَفَاقَ فَقَالَ حَضَرَتِ الصَّلٰوةُ فَقَالُوْا نَعَمْ فَقَالَ مُرُوْا بِلَالًا فَلْيُؤَذِّنْ وَ مُرُوْا اَبَا بَكْرٍ فَلْيُصَلِّ لِلنَّاسِ اَوْ قَالَ بِالنَّاسِ ثُمَّ اُغْمِىَ عَلَيْهِ فَاَفَاقَ فَقَالَ حَضَرَتِ الصَّلٰوةُ قَالُوْا نَعَمْ فَقَالَ مُرُوْا بِلَالًا فَلْيُؤَذِّنْ وَمُرُوْا اَبَا بَكْرٍ فَلْيُصَلِّ بِالنَّاسِ فَقَالَتْ عَآئِشَةُ اِنَّ اَبِىْ رَجُلٌ اَسِيْفٌ اِذَا قَامَ ذٰلِكَ الْمَقَامَ تَبكى فَلَا يَسْتَطِيْعُ فَلَوْ اَمَرْتَ غَيْرَهٗ قَالَ ثُمَّ اُغْمِىَ عَلَيْهِ فَاَفَاقَ فَقَالَ مُرُوْا بِلَالًا فَلْيُؤَذِّنْ وَمُرُوْا اَبَابَكْرٍ فَلْيُصَلِّ بِالنَّاسِ فَاِنَّكُنَّ صَوَاحِبُ اَوْ صَوَاحِبَاتِ يُوْسُفَ قَالَ فَاُمِرَ بِلَالٌ فَاَذَّنَ وَاُمِرَ اَبُوْبَكْرٍ فَصَلّٰى بِالنَّاسِ ثُمَّ اِنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَجَدَ خِفَّةً فَقَالَ انْظُرُوْا اِلٰى مَنْ اَتَّكِئُ عَلَيْهِ فَجَاءَتْ بَرِيْرَةُ وَ رَجُلٌ اٰخَرُ فَاتَّكَأَ عَلَيْهِمَا فَلَمَّا رَاٰهُ اَبُوْبَكْرٍ ذَهَبَ لِيَنْقُصَ فَاَوْمَا اِلَيْهِ اَنْ يَثْبُتَ مَكَانَهٗ حَتّٰى قَضٰى اَبُوْبَكْرٍ صَلٰوتَهٗ ثُمَّ اِنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قُبِضَ فَقَالَ عُمَرُ وَاللّٰهِ لَا اَسْمَعُ اَحَدًا يَذْكُرُ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قُبِضَ اِلَّا ضَرَبْتُهٗ بِسَيْفِىْ هٰذَا قَالَ كَانَ النَّاسُ اُمِّيِّيْنَ لَمْ يَكُنْ فِيْهِمْ نَبِىٌّ قَبْلَهٗ فَاَمْسَكَ النَّاسُ قَالُوْا يَاسَالِمُ انْطَلِقْ اِلٰى صَاحِبِ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَادْعُهُ فَاَتَيْتُ اَبَابَكْرٍ وَ هُوَ فِى الْمَسْجِدِ فَاَتَيْتُهٗ اَبْكِىْ دَهِشًا فَلَمَّا رَاٰنِىْ قَالَ لِىْ اَقُبِضَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قُلْتُ اِنَّ عُمَرَ يَقُوْلُ لَا اَسْمَعُ اَحَدًا يَذْكُرُ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قُبِضَ اِلَّا ضَرَبْتُهٗ بِسَيْفِىْ هٰذَا فَقَالَ لِىْ انْطَلِقْ فَانْطَلَقْتُ مَعَهٗ فَجَاءَ هُوَ وَالنَّاسُ قَدْ دَخَلُوْا عَلٰى رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ يَاَيُّهَا النَّاسُ اَفْرِجُوْا لِىْ فَاَفْرَجُوْا لَهٗ فَجَاءَ حَتّٰى اَكَبَّ عَلَيْهِ وَ مَسَّهٗ فَقَالَ اِنَّكَ مَيِّتٌ وَّاِنَّهُمْ مَّيِّتُوْنَ ثُمَّ قَالُوْا يَا صَاحِبَ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اَقُبِضَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ نَعَمْ فَعَلِمُوْا اَنْ قَدْ صَدَقَ قَالُوا يَا صَاحِبَ رَسُوْلِ اللّٰهِ اَنُصَلِّىْ عَلٰى رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ نَعَمْ قَالُوْا وَكَيْفَ قَالَ يَدْخُلُ قَوْمٌ فَيُكَبِّرُوْنَ وَ يَدْعُوْنَ وَ يُصَلُّوْنَ ثُمَّ يَخْرُجُوْنَ ثُمَّ يَدْخُلُ قَوْمٌ فَيُكَبِّرُوْنَ وَ يُصَلُّوْنَ وَ يَدْعُوْنَ ثُمَّ يَخْرُجُوْنَ حَتّٰى يَدْخُلَ النَّاسُ قَالُوْا يَا صَاحِبَ رَسُوْلِ اللّٰهِ اَيُدْفَنُ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ نَعَمْ قَالُوْا اَيْنَ قَالَ فِى الْمَكَانِ الَّذِىْ قَبَضَ اللّٰهُ فِيْهِ رُوْحَهٗ فَاِنَّ اللّٰهَ لَمْ يَقْبِضْ رُوْحَهٗ اِلَّا فِىْ مَكَانٍ طَيِّبٍ فَعَلِمُوْا اَنْ قَدْ صَدَقَ ثُمَّ اَمَرَهُمْ اَنْ يُّغَسِّلَهٗ بَنُوْاَبِيْهِ وَاجْتَمَعَ الْمُهَاجِرُوْنَ يَتَشَاوَرُوْنَ فَقَالُوْا انْطَلِقْ بِنَا اِلٰى اِخْوَانِنَا مِنَ الْاَنْصَارِ نُدْخِلُهُمْ مَعَنَا فِىْ هٰذَا الْاَمْرِ فَقَالَتِ الْاَنْصَارُ مِنَّا اَمِيْرٌ وَّمِنْكُمْ اَمِيْرٌ فَقَالَ عُمَرُ بْنُ الْخَطَّابِ رَضِىَ اللّٰهُ عَنْهُ مَنْ لَهٗ مِثْلُ هٰذِهِ الثَّلٰثِ ثَانِىَ اثْنَيْنِ اِذْهُمَا فِى الْغَارِ اِذْ يَقُوْلُ لِصَاحِبِهٖ لَا تَحْزَنْ اِنَّ اللّٰهَ مَعَنَا مَنْ هُمَا قَالَ ثُمَّ بَسَطَ يَدَهٗ فَبَايَعَهٗ وَ بَايَعَهُ النَّاسُ بَيْعَةً حَسَنَةً جَمِيْلَةً ۔

Marfat.com

✧✧ سالم بن عبید بیان کرتے ہیں انہیں نبی اکرم ﷺ کی صحبت کا شرف حاصل ہے۔ بیماری کے دوران نبی اکرم ﷺ پر بے ہوشی طاری ہوئی جب آپ کو ہوش آیا تو آپ نے دریافت کیا: نماز کا وقت ہو چکا ہے؟ لوگوں نے عرض کی: جی ہاں۔ آپ نے فرمایا: بلال سے کہو وہ اذان دے اور ابوبکر سے کہو کہ وہ لوگوں کو نماز پڑھا دے۔ پھر نبی اکرم ﷺ پر بے ہوشی طاری ہوئی جب آپ کو ہوش آیا تو آپ نے دریافت کیا: نماز کا وقت ہو چکا ہے؟ لوگوں نے عرض کی: جی ہاں، آپ نے فرمایا: بلال سے کہو وہ اذان دے اور ابوبکر سے کہو کہ وہ لوگوں کو نماز پڑھا دے۔ سیّدہ عائشہ رضی اللہ عنہا نے عرض کی: میرے والد نرم دل آدمی ہیں جب وہ اس جگہ پر کھڑے ہوں گے تو رونے لگیں گے اور نماز نہیں پڑھا سکیں گے اگر آپ ان کی بجائے کسی اور کو حکم دیں (تو مناسب ہوگا) راوی بیان کرتے ہیں پھر نبی اکرم ﷺ پر بے ہوشی طاری ہوئی جب آپ کو ہوش آیا تو آپ نے فرمایا: بلال سے کہو کہ وہ اذان دے اور ابوبکر سے کہو لوگوں کو نماز پڑھا دے۔ تم لوگ حضرت یوسف علیہ السلام کے زمانے کی خواتین کی طرح ہو۔ راوی بیان کرتے ہیں پھر حضرت بلال رضی اللہ عنہ کو حکم دیا گیا انہوں نے اذان دی۔ حضرت ابوبکر رضی اللہ عنہ سے کہا گیا انہوں نے لوگوں کو نماز پڑھائی پھر نبی اکرم ﷺ نے بہتری محسوس کی پھر آپ نے فرمایا: کوئی میرے پاس آئے تا کہ میں اس کے ساتھ ٹیک لگاؤں تو بریرہ اور ایک اور صاحب آئے۔ نبی اکرم ﷺ نے ان دونوں سے ٹیک لگائی جب حضرت ابوبکر رضی اللہ عنہ نے آپ کو دیکھا تو پیچھے ہٹنے لگے۔ نبی اکرم ﷺ نے ان کی طرف ہاتھ کے ذریعے اشارہ کیا کہ وہ اپنی جگہ پر رہیں یہاں تک کہ حضرت ابوبکر رضی اللہ عنہ نے نماز مکمل کر لی۔

پھر نبی اکرم ﷺ کا وصال ہو گیا تو حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے کہا: میں نے جس کو یہ کہتے ہوئے سنا کہ نبی اکرم ﷺ کا وصال ہو چکا ہے تو میں اپنی اس تلوار کے ذریعے اسے قتل کر دوں گا۔

راوی بیان کرتے ہیں لوگ پڑھے لکھے نہیں تھے ان میں اس سے پہلے کوئی نبی نہیں آیا تھا۔ اس لئے لوگ خاموش رہے۔

انہوں نے سالم سے کہا تم نبی اکرم ﷺ کے ساتھی کے پاس جاؤ اور انہیں بلا کر لاؤ۔ میں حضرت ابوبکر رضی اللہ عنہ کے پاس آیا وہ اس وقت مسجد (جائے نماز پر) میں موجود تھے۔ میں حیران روتا ہوا ان کے پاس آیا۔ جب انہوں نے مجھے دیکھا تو مجھ سے دریافت کیا: کیا نبی اکرم ﷺ کا وصال ہو گیا ہے؟ میں نے کہا: حضرت عمر رضی اللہ عنہ یہ کہہ رہے ہیں کہ میں نے جس کسی کو یہ کہتے ہوئے سنا کہ نبی اکرم ﷺ کا وصال ہو چکا ہے تو میں اسے اپنی اس تلوار کے ذریعے قتل کر دوں گا۔ حضرت ابوبکر رضی اللہ عنہ نے فرمایا: چلو! میں ان کے ساتھ چل پڑا۔

وہ آئے لوگ اس وقت نبی اکرم ﷺ کے پاس موجود تھے۔ انہوں نے فرمایا: اے لوگو! مجھے جگہ دو۔ لوگوں نے ان کو جگہ دی وہ آگے آئے اور نبی اکرم ﷺ پر جھک گئے آپ کو چھوا اور یہ آیت پڑھی:

''تم بھی مرنے والے ہو اور وہ لوگ بھی مرنے والے ہیں''۔

پھر لوگوں نے کہا: اے اللہ کے رسول کے قریبی ساتھی! کیا نبی اکرم ﷺ کا وصال ہو چکا ہے؟ حضرت ابوبکر رضی اللہ عنہ نے جواب دیا: جی ہاں! تو لوگوں کو پتہ چل گیا کہ وہ ٹھیک کہہ رہے ہیں۔

لوگوں نے دریافت کیا: اے اللہ کے رسول کے قریبی ساتھی! کیا ہم نبی اکرم ﷺ کی نماز جنازہ ادا کریں؟ حضرت ابوبکر رضی اللہ عنہ

Marfat.com

نے جواب دیا: جی ہاں، لوگوں نے دریافت کیا: کیسے؟ انہوں نے فرمایا: کچھ لوگ اندر جائیں تکبیر کہیں دعا کریں پھر باہر نکل آئیں پھر کچھ لوگ اندر گئے، انہوں نے تکبیر کہی، درود شریف پڑھا، دعا کی پھر وہ باہر نکل آئے۔ یہاں تک کہ تمام لوگ اندر چلے گئے۔

پھر انہوں نے دریافت کیا: اے اللہ کے رسول کے قریبی ساتھی! کیا نبی اکرم ﷺ کو دفن کیا جائے گا؟ انہوں نے جواب دیا: جی ہاں لوگوں نے دریافت کیا: کہاں؟ حضرت ابوبکر رضی اللہ عنہ نے جواب دیا: وہاں پر جہاں اللہ تعالیٰ نے آپ کی روح کو قبض کیا ہے کیونکہ اللہ تعالیٰ نے آپ کی روح کو وہاں قبض کیا ہوگا جو پاکیزہ جگہ ہوگی۔ اس سے لوگوں کو پتہ چل گیا کہ وہ ٹھیک کہہ رہے ہیں پھر حضرت ابوبکر رضی اللہ عنہ نے انہیں ہدایت کی کہ وہ نبی اکرم ﷺ کو غسل دیں۔ آپ کے دودھیالی عزیز آپ کو غسل دیں۔

پھر مہاجرین اکٹھے ہوئے اور ایک دوسرے سے مشورہ کرنے لگے۔ انہوں نے کہا: آپ ہمارے ساتھ ہمارے انصاری بھائیوں کے پاس جائیں ہم ان کے پاس اکٹھے چلتے ہیں تاکہ حکومت کے معاملے کا فیصلہ ہو جائے۔ انصار نے کہا: ایک امیر ہم میں سے ہوگا اور ایک امیر تم (مہاجرین) میں سے ہوگا۔ حضرت عمر بن خطاب رضی اللہ عنہ بولے: اس شخص کی مانند کون ہو سکتا ہے؟ جس میں یہ تین خوبیاں پائی جاتی ہوں (جس کا ذکر قرآن نے کیا ہے)

"دو میں سے دوسرا جب وہ دونوں غار میں موجود تھے جب اس نے اپنے ساتھی سے کہا کہ تم غمگین نہ ہو بے شک اللہ تعالیٰ ہمارے ساتھ ہے"۔

(حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے فرمایا) وہ دونوں کون تھے؟ پھر حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے اپنا ہاتھ بڑھایا اور حضرت ابوبکر رضی اللہ عنہ کے ہاتھ پر بیعت کر لی اس کے بعد تمام لوگوں نے اچھے اور بہتر طریقے سے حضرت ابوبکر رضی اللہ عنہ کی بیعت کر لی۔

شرح

صفائے باطن کے لئے کچھ اصول اور فروع ہیں۔ ایک اصل تو یہ ہے کہ دل کو غیر سے خالی کرے اور فروع یہ ہے کہ مکر و فریب سے بھرپور دنیا کو دل سے خالی کردے' یہ دونوں صفتیں سیدنا ابوبکر صدیق رضی اللہ تعالیٰ عنہ کی ہیں۔ اسی لئے آپ طریقت کے رہنماؤں کے امام ہیں۔ آپ کا قلب مبارک اغیار سے خالی تھا۔ حضور اکرم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کے وصال شریف کے بعد جب تمام صحابہ کرام بارگاہ معلی میں دل شکستہ ہو کر جمع ہوئے تو سیدنا فاروق اعظم بن الخطاب رضی اللہ تعالیٰ عنہ تلوار سونت کر کھڑے ہو گئے اور فرمانے لگے کہ جس نے بھی یہ کہا کہ اللہ کے رسول کا انتقال ہو گیا ہے' میں اس کا سر قلم کر دوں گا۔ اس وقت سیدنا ابوبکر صدیق رضی اللہ تعالیٰ عنہ تشریف لائے اور بلند آواز میں خطبہ دیا کہ

اَلَا مَنْ كَانَ يَعْبُدُ مُحَمَّدًا فَاِنَّ مُحَمَّدًا قَدْمَاتَ وَمَنْ يَعْبُدُ رَبَّ مُحَمَّدٍ فَاِنَّهٗ حَيٌّ لَا يَمُوْتُ' خبردار! جو حضور صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی پرستش کرتا تھا وہ جان لے کہ حضور صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کا وصال ہو چکا ہے اور جو حضور کے رب کی عبادت کرتا ہے تو آگاہ ہو کہ وہ زندہ ہے جسے موت نہیں ہے۔ اس کے بعد یہ آیہ کریمہ تلاوت فرمائی۔

وَمَا مُحَمَّدٌ اِلَّا رَسُوْلٌ قَدْ خَلَتْ مِنْ قَبْلِهِ الرُّسُلُ اَفَاِنْ مَّاتَ اَوْ قُتِلَ انْقَلَبْتُمْ عَلٰٓى اَعْقَابِكُمْ الآیہ

اور حضور ﷺ تو اللہ کے رسول ہی ہیں' بے شک آپ ﷺ سے پہلے بہت سے رسول گزر چکے ہیں تو کیا اب حضور

Marfat.com

انتقال فرما جائیں یا شہید کر دیئے جائیں تو اپنی ایڑیوں کے بل پلٹ جاؤ گے؟

مطلب یہ تھا کہ اگر کوئی یہ سمجھے بیٹھے تھا کہ حضور ﷺ معبود تھے تو جان لے کہ حضور کا وصال ہو چکا ہے اور اگر وہ حضور کے رب کی عبادت کرتا تھا تو وہ زندہ ہے ہرگز اس پر موت نہیں آئی ہے۔ یعنی جس کا دل فانی سے پیوستہ ہوتا ہے تو وہ فانی تو فنا ہوتا ہے اور اس کا رنج باقی رہ جاتا ہے' لیکن جس کا دل حضرت حق سبحانہ' سے لگا ہوا ہو تو جب نفس فنا ہو جاتا ہے تو وہ بقائے باقی دل کے ساتھ باقی رہتا ہے۔ حقیقت یہ ہے کہ جس نے حضور اکرم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کو بشریت کی آنکھ سے دیکھا (اور آپ کو اپنا جیسا بشر سمجھا) تو جب آپ دنیا سے تشریف لے جائیں گے تو آپ کی وہ تعظیم جو اس دل میں ہے جاتی رہے گی اور جس نے آپ کو حقیقت کی آنکھ سے دیکھا تو اس کے لئے آپ کا تشریف لے جانا یا موجور رہنا دونوں برابر ہیں' اس لئے کہ اس نے آپ کی موجودگی اور حالت بقا کو حق تعالیٰ کی بقا کے ساتھ اور آپ کے تشریف لے جانے کو حق تعالیٰ سے واصل و فنا ہونے اور پلٹنے اور فنا ہونے والی چیزوں سے روگرداں ہو کر پلٹانے اور فنا کرنے والی ذات کی طرف متوجہ ہونے کو دیکھا۔ گویا اس نے قیام محول (پلٹنے والے وجود کو) محول (پلٹانے والی ذات) کے ساتھ قائم دیکھا' حق و تبارک و تعالیٰ کی جس طرح تعظیم و تکریم کی جاتی ہے اسی طرح اس نے وجود و اصل کی تعظیم اور توقیر کی۔ لہٰذا دل کی راہیں کسی مخلوق کے لئے نہ کھولے اور اپنی نظریں کسی غیر کی طرف نہ پھیلائے کیونکہ

مَنْ نَظَرَ اِلَى الْخَلْقِ هَلَكَ وَ مَنْ رَجَعَ اِلَى الْحَقِّ مَلَكَ

جس نے مخلوق پر نظر ڈالی وہ ہلاک ہوا اور جس نے حق کی طرف رجوع کیا وہ مالک ہوا

حضرت صدیق اکبر رضی اللہ تعالیٰ عنہ کی دوسری شان کہ آپ کا قلب مبارک دنیائے غدار سے خالی تھا' اس کی کیفیت یہ ہے کہ آپ کے پاس جتنا مال و منال اور غلام و بردے وغیرہ تھے سب کو راہ خدا میں دیکر ایک کمبل اوڑھ کر بارگاہ رسالت میں حاضر ہوئے' اس وقت حضور ﷺ نے دریافت فرمایا:

مَاخَلَّفْتَ لِعَيَالِكَ فَقَالَ اللّٰهُ وَرَسُوْلُهٗ

اے صدیق! تم نے اپنے گھر والوں کے لئے کیا چھوڑا۔ فرمایا: اللہ اور اس کا رسول ﷺ

یعنی حضور ﷺ نے دریافت کیا' تم نے اپنے مال میں سے اپنے گھر والوں کے لئے کیا چھوڑا' انہوں نے عرض کیا بہت بڑا خزانہ اور بے حد و غایت مال و منال چھوڑا ہے۔ فرمایا وہ کیا؟ عرض کیا۔ ایک تو اللہ کی محبت اور دوسرے اس کے رسول کی متابعت۔

جب بندہ کا دل دنیاوی صفات سے آزاد ہو جاتا ہے تو اللہ تعالیٰ دنیاوی کدورتوں سے اسے پاک و صاف کر دیتا ہے یہ تمام صفتیں صوفی صادق کی ہیں۔ ان کا انکار حقیقت حق کا انکار اور اس سے کھلا مکابرہ و عناد ہے۔

میں کہتا ہوں کہ صفا کدورت کی ضد ہے اور کدورت صفات بشری میں سے ہے۔ حقیقتاً صوفی وہ ہے جو بشری کدورتوں سے گزر جائے جیسا کہ مصری عورتوں نے حضرت یوسف علیہ السلام کا جب مشاہدہ کیا تو اور آپ کے حسن و جمال کے لطائف میں غرق ہوئیں' تو ان پر بشریت غالب آ گئی' پھر جب وہ منعکس ہو کر واپس آئے اور اس کی انتہا حد کمال تک پہنچی اور اس سے گزر کر بشریت

Marfat.com

کی فنا پر نظر پڑی تو کہنے لگیں۔

''ماھذا بشر ''(یہ تو بشر ہے ہی نہیں) حالانکہ انہوں نے اپنے کلام کا نشانہ بظاہر انہیں بنایا، لیکن انہوں نے اس طرح اپنا حال ظاہر کیا تھا۔ اسی لئے مشائخ طریقت فرماتے ہیں کہ۔

لَيْسَ الصَّفَا مِنْ صِفَاتِ الْبَشَرِ لِاَنَّ الْبَشَرَ مَدَرٌ وَالْمَدَرُ لَايَخْلُوْا مِنَ الْكَدَرِ ۔

حالت صفا بشری صفات میں سے نہیں ہے اس لئے کہ بشر تو ایک مٹی کا تودہ ہے اور مٹی کا تودہ کدورت سے خالی نہیں ہوتا۔

لہٰذا بشری حالت میں برقرار رہ کر کدورت سے نجات پانا ممکن نہیں۔ اس لئے صفا کی مثال افعال سے نہ ہوگی اور محض ریاضت و مجاہدہ سے بشریت زائل نہ ہوگی، کیونکہ صفت صفا افعال و احوال سے منسوب نہیں ہے اور نہ نام و القاب سے، اسکو کوئی علاقہ ہے اس لئے کہ۔

اَلصَّفَاصِفَةُ الْاَحْبَابِ وَهُمْ شُمُوْسٌ بِلَاسَحَابٍ

صفات تو محبوبوں کی شان ہے وہ تو آفتاب تاباں ہیں جس پر کوئی ابر نہیں۔

مطلب یہ کہ صفا دوستوں کی صفت ہے، یہ دوست وہ ہیں جو اپنی صفت فنا کر کے اپنے دوست، حق تعالیٰ کی صفت کے ساتھ باقی ہوگئے ہیں۔ ارباب حال کے نزدیک دوست وہی ہوتا ہے جن کے احوال مثل آفتاب کے ظاہر ہوں، چنانچہ حبیب خدا محمد مصطفیٰ علیہ التحیۃ والثناء سے صحابہ کرام نے حضرت حارثہ کے بارے میں دریافت کیا تو آپ نے فرمایا: ''عَبْدٌ نَوَّرَاللّٰهُ قَلْبَهٗ بِالْاِيْمَان'' وہ ایسا بندہ ہے جس کے دل کو اللہ تعالیٰ نے ایمان سے منور فرمایا ہے، یہاں تک کہ اس کا چہرہ اس کی تاثیر سے تاباں اور نور ربانی سے درخشاں ہے۔ کسی بزرگ نے کیا خوب فرمایا ہے۔

ضِيَاءُ الشَّمْسِ وَالْقَمَرِ اِذَا اشْتَرَكَا
نَمُوْذَجٌ مِّنْ صَفَاءِ الْحُبِّ وَالتَّوْحِيْدِ اِذَاشْتَكِيَا

جب آفتاب و ماہتاب کے نور باہم مل جاتے ہیں تو اس کی مثال محبت و توحید کی صفائی ہے جب کہ یہ دونوں پیوست ہو جائیں۔

حق تعالیٰ کی توحید و محبت جس جگہ ایسے مقام پر مل جائے کہ ایک کی نسبت دوسرے کی طرف ہونے لگے تو آفتاب و ماہتاب کے نور کی حیثیت وہاں کیا ہے؟ چونکہ دنیا میں ان دونوں کے نور سے زیادہ روشن کوئی شے نہیں جو وصف کمال اور نوری برہان میں اس سے بڑھ کر ہو، کیونکہ آنکھیں آفتاب و ماہتاب کے نور دیکھنے سے عاجز رہتی ہیں البتہ! ان دونوں کے نور کے غلبہ سے آسمان کو دیکھ لیتے ہیں۔ اسی طرح قلب مومن مخلص، معرفت و توحید اور محبت کے نور سے عرش الٰہی کو دیکھ لیتا ہے اور دنیا میں عقبیٰ کے حالات سے باخبر ہو جاتا ہے۔

تمام مشائخ طریقت کا اس پر اجماع ہے کہ بندہ جب مقامات کی بندشوں سے آزاد ہو جاتا ہے اور احوال کی کدورتوں سے

Marfat.com

خالی ہو کر تغیر وتلون کی حدود سے نکل جاتا ہے تو وہ تمام احوال محمودہ سے متصف ہو جاتا ہے اور وہ تمام بشری صفات کی کدورتوں سے نجات پا جاتا ہے۔ یعنی بندہ جب دل میں اپنی کسی تعریف وتوصیف سے لطف اندوز ہوتا ہے اور نہ اپنے میں کسی صفت کو دیکھ کر متعجب ہوتا ہے۔ ایسے بندوں کے احوال کو عام عقلیں سمجھنے سے قاصر ہیں اور وہم وگمان کے تصرف سے ان کی زندگی پاک وصاف ہوتی ہے۔ نہ ان کے حضور کو زوال ہے اور نہ ان کے وجود کے لئے اسباب کی حاجت۔

لِاَنَّ الصُّفَا حُضُوْرٌ بِلَا ذِهَابٍ وَوُجُوْدٌ بِلَا اَسْبَابٍ

اس لئے کہ صفا کے لئے بلا زوال حضور اور بلا سبب وجود ضروری ہے

لیکن اگر غیبوبت کا اس پر غلبہ ہو جائے تو حضور نہیں رہ سکتا۔ اسی طرح اگر اس کے وجود کے لئے سبب وعلت ہو تو وہ وجدانی ہو جائے گا۔ واجد نہ رہے گا اور جن احکام ربانی کی حفاظت دشوار ہوتی ہیں وہ آسان ہو جاتی ہیں۔ چنانچہ حضرت حارث رضی اللہ تعالیٰ عنہ جب بارگاہ رسالت میں حاضر ہوئے تو ان سے حضور اکرم ﷺ نے دریافت فرمایا "اے حارث! کس حال میں تم نے صبح کی؟ انہوں نے عرض کیا' اللہ کی حقانیت پر ایمان رکھتے ہوئے رات کٹی۔ حضور ﷺ نے فرمایا: اے حارث! تم غور کرو کیا کہہ رہے ہو؟ کیونکہ ہر شے کی ایک حقیقت ہوتی ہے تمہارے ایمان کی حقیقت وبرہان کیا ہے؟ انہوں نے عرض کیا میں نے اپنے آپ کو دنیا سے قطع تعلق کر کے اپنے رب کو پہچانا ہے۔ اس کی علامت یہ ہے کہ اب پتھر' سونا' چاندی اور مٹی میرے نزدیک سب برابر ہیں' کیونکہ دنیا سے بیزار ہو کر عقبیٰ سے لو لگا رکھی ہے' میرا حال یہ ہے کہ رات کو بیدار رہتا ہوں اور دن کو بھوکا پیاسا (یعنی روزے رکھتا ہوں) اب میری کیفیت یہ ہو گئی ہے کہ گویا میں اپنے رب کے عرش کو واضح طور پر دیکھ رہا ہوں' (ایک روایت میں یہ ہے کہ ملاقات کر کے جنت میں دیکھ رہا ہوں اور یہ کہ جہنمیوں کو آگ میں ایک دوسرے سے کشتی کرتے بھی دیکھ رہا ہوں۔ (ایک روایت میں ہے کہ شرمسار دیکھ رہا ہوں) اس پر حضور اکرم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا "فالزم" اے حارثہ! تم نے ایمان کی حقیقت پالی' اب اس پر قائم رہو۔ آپ نے اسے تین مرتبہ فرمایا۔ (کشف المحجوب)

374- حَدَّثَنَا نصر بن علی حَدَّثَنَا عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ الزبیر شیخ باهلی قدیم بصری حَدَّثَنَا ثابت البنانی عن انس ابن مالك قَالَ لَمَّا وَجَدَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مِنْ كَرْبِ الْمَوْتِ مَا وَجَدَ فَقَالَتْ فَاطِمَةُ وَاكَرْبَاهُ فَقَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَا كَرْبَ عَلٰى اَبِيْكِ بَعْدَ الْيَوْمِ اَنَّهُ قَدْ حَضَرَ مِنْ اَبِيْكِ مَا لَيْسَ بِتَارِكٍ مِنْهُ اَحَدًا الْوَفَاتُ يَوْمَ الْقِيٰمَةِ۔

✧✧ حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں' جب نبی اکرم ﷺ نے موت کی شدت کو محسوس کیا' جو جیسی بھی تھی تو سیدہ فاطمہ رضی اللہ عنہا نے کہا: ہائے کتنی تکلیف ہو رہی ہے۔ نبی اکرم ﷺ نے فرمایا: آج کے بعد تمہارے والد کو کوئی تکلیف نہیں ہو گی۔ تمہارے والد کے پاس وہ چیز آ گئی ہے جس سے کسی کو چھٹکارا نہیں ہے۔ (وہ) موت ہے۔ اب قیامت کے دن ملاقات ہو گی۔

375- حَدَّثَنَا ابو الخطاب زیاد بن یحییٰ البصری و نصر بن علی قَالَا حَدَّثَنَا عبد ربه بن بارق الحنفی قَالَ سَمِعْتُ جدی ابا امی سماك بن ولید یحدث انه سمع ابن عباس یحدث اَنَّهُ سَمِعَ رَسُوْلَ اللّٰهِ

Marfat.com

صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُوْلُ مَنْ كَانَ لَهُ فَرَطَانِ مِنْ اُمَّتِيْ اَدْخَلَهُ اللّٰهُ تَعَالٰى بِهِمَا الْجَنَّةَ فَقَالَتْ لَهُ عَائِشَةُ فَمَنْ كَانَ لَهُ فَرَطٌ مِنْ اُمَّتِكَ قَالَ وَلِمَنْ كَانَ لَهُ فَرَطٌ يَامُوَفَّقَةُ قَالَتْ فَمَنْ لَمْ يَكُنْ لَهُ فَرَطٌ مِنْ اُمَّتِكَ قَالَ فَاَنَا فَرَطٌ لِاُمَّتِيْ لَنْ يُصَابُوْا بِمِثْلِيْ .

✧✧ حضرت ابن عباس ﷠ بیان کرتے ہیں' انہوں نے نبی اکرم ﷺ کو یہ ارشاد فرماتے ہوئے سنا ہے: میری امت میں سے جس شخص کے دو نابالغ بچے فوت ہو جائیں گے۔ اللہ تعالیٰ اس شخص کو ان دونوں کی وجہ سے جنت میں داخل کرے گا۔ حضرت عائشہ ﷞ نے عرض کی: یارسول اللہ! اگر آپ کی امت میں سے کسی شخص کا ایک نابالغ بچہ فوت ہوا؟ تو نبی اکرم ﷺ نے فرمایا: اے وہ عورت جسے توفیق دی گئی جس کا ایک بچہ فوت ہوا ہو (اس کو بھی یہ خوشخبری ہے) سیدہ عائشہ ﷞ نے دریافت کیا: آپ کی امت میں سے کسی کا کوئی نابالغ بچہ فوت نہ ہوا ہو؟ نبی اکرم ﷺ نے فرمایا: میں اپنی امت کا پیش رو ہوں گا۔ انہیں مجھ جیسا پیش رو نہیں ملے گا۔

بَابُ مَاجَاءَ فِي مِيْرَاثِ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَ سَلَّمَ

باب 55: نبی اکرم ﷺ کی وراثت کے بارے میں جو کچھ منقول ہے

376- حَدَّثَنَا احمد بن منيع حَدَّثَنَا حسين بن محمد حَدَّثَنَا اسرائيل عَنْ اَبِيْ اسحق عن عمرو بن الحارث اخی جويرية له صحبة قَالَ ما تَرَكَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اِلَّا سَلَاحَهُ وَ بَغْلَتَهُ وَاَرْضًا جَعَلَهَا صَدَقَةً .

✧✧ حضرت عمرو بن حارث ﷛ جو حضرت جویریہ ﷞ کے بھائی ہیں انہیں نبی اکرم ﷺ کا صحابی ہونے کا شرف حاصل ہے۔ بیان کرتے ہیں' نبی اکرم ﷺ نے (وصال کے وقت) صرف اپنے ہتھیار، خچر اور کچھ زمین چھوڑی تھی جسے آپ نے صدقہ قرار دیا تھا۔

377- حَدَّثَنَا محمد بن المثنى حَدَّثَنَا اَبُو الوليد حَدَّثَنَا حماد بن سَلَمَةَ عن محمد بن عمرو عَنْ اَبِيْ سَلَمَةَ عَنْ اَبِيْ هُرَيْرَةَ قَالَ جَاءَتْ فَاطِمَةُ اِلٰى اَبِيْ بَكْرٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمَا فَقَالَتْ مَنْ يَرِثُكَ فَقَالَ اَهْلِيْ وَوَلَدِيْ فَقَالَتْ مَالِيْ لَا اَرِثُ اَبِيْ فَقَالَ اَبُوْبَكْرٍ سَمِعْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُوْلُ لَا نُوْرَثُ وَلٰكِنِّيْ اَعُوْلُ عَلٰى مَنْ كَانَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَعُوْلُهُ وَاُنْفِقُ عَلٰى مَنْ كَانَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يُنْفِقُ عَلَيْهِ .

✧✧ حضرت ابوہریرہ ﷛ بیان کرتے ہیں' سیدہ فاطمہ ﷞ حضرت ابوبکر ﷛ کے پاس آئیں اور ان سے دریافت کیا: آپ کا وارث کون بنے گا۔ حضرت ابوبکر ﷛ نے جواب دیا: میری بیوی اور بچے۔ سیدہ فاطمہ ﷞ نے دریافت کیا: پھر میں اپنے والد کی وارث کیوں نہیں بنوں گی؟ حضرت ابوبکر ﷛ نے جواب دیا: میں نے نبی اکرم ﷺ کو یہ ارشاد فرماتے ہوئے سنا ہے آپ نے فرمایا ہے: ہمارا کوئی وارث نہیں ہوتا۔ (حضرت ابوبکر ﷛ نے فرمایا) البتہ نبی اکرم ﷺ جن کی کفالت کرتے رہے میں ان کی کفالت کرتا رہوں گا اور نبی اکرم ﷺ جن پر خرچ کرتے رہے ہیں میں ان پر خرچ کرتا رہوں گا۔

Marfat.com

378- حَدَّثَنَا محمد بن المثنى حَدَّثَنَا يحيىٰ بن كثير العنبري ابوغسان حَدَّثَنَا شعبة عن عمرو بن مرة عَنْ اَبِيْ البختري اَنَّ الْعَبَّاسَ وَ عَلِيًّا جَاءَ اِلٰى عُمَرَ يَخْتَصِمَانِ يَقُوْلُ كُلُّ وَاحِدٍ مِنْهُمَا لِصَاحِبِهٖ اَنْتَ كَذَا اَنْتَ كَذَا فَقَالَ عُمَرُ لِطَلْحَةَ وَالزُّبَيْرِ وَ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ بْنِ عَوْفٍ وَ سَعْدٍ اَنْشُدُكُمْ بِاللّٰهِ اَسَمِعْتُمْ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُوْلُ كُلُّ مَالِ نَبِيٍّ صَدَقَةٌ اِلَّا مَا اَطْعَمَهُ اِنَّا لَا نُوْرَثُ وَ فِي الْحَدِيْثِ قِصَّةٌ

✧✧ ابوبختری بیان کرتے ہیں' حضرت عباس رضی اللہ عنہ اور حضرت علی رضی اللہ عنہ' حضرت عمر رضی اللہ عنہ کے پاس آئے' یہ دونوں ایک دوسرے سے جھگڑا کر رہے تھے۔ ان دونوں میں سے ہر ایک اپنے ساتھی سے یہی کہہ رہا تھا کہ تم یہ ہو اور تم وہ ہو۔ حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے حضرت طلحہ رضی اللہ عنہ' حضرت زبیر رضی اللہ عنہ' حضرت عبدالرحمٰن بن عوف رضی اللہ عنہ اور حضرت سعد رضی اللہ عنہ سے کہا میں آپ لوگوں کو اللہ کے نام کی قسم دے کر دریافت کرتا ہوں کہ کیا آپ نے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کو یہ ارشاد فرماتے ہوئے سنا ہے' نبی کا ہر مال صدقہ ہوتا ہے۔ ماسوائے اس کے جو وہ کسی کو کچھ کھلا دے اور ہمارا کوئی وارث نہیں ہوتا۔ (امام ترمذی رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں) اس حدیث میں پورا واقعہ منقول ہے۔

379- حَدَّثَنَا محمد بن المثنى حَدَّثَنَا صفوان بن عيسى عن اسامة بن زيد عن الزهري عن عروة عن عائشة رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ لَا نُوْرَثُ مَاتَرَكْنَا فَهُوَ صَدَقَةٌ .

✧✧ سیّدہ عائشہ رضی اللہ عنہا بیان کرتی ہیں' نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا ہے: ہمارا کوئی وارث نہیں ہوتا اور جو ہم چھوڑ کر جائیں وہ صدقہ ہوتا ہے۔

380- حَدَّثَنَا محمد بن بشار حَدَّثَنَا عبد الرحمن بن هدى حَدَّثَنَا سفين عَنْ اَبِي الزناد عن الاعرج عَنْ اَبِيْ هُرَيْرَةَ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ لَا يَقْتَسِمُ وَرَثَتِيْ دِيْنَارًا وَّلَا دِرْهَمًا مَا تَرَكْتُ بَعْدَ نَفَقَةِ نِسَائِيْ وَ مُؤْنَةِ عَامِلِيْ فَهُوَ صَدَقَةٌ .

✧✧ حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کا یہ فرمان نقل کرتے ہیں: میرے وارث' دینار یا درہم تقسیم نہیں کر سکتے۔ میری بیویوں کے خرچ اور سرکاری اہل کاروں کے معاوضے کے بعد جو میں چھوڑ کر جاؤں وہ صدقہ ہوگا۔

381- حَدَّثَنَا الحسن بن علي الخلال حَدَّثَنَا بشر بن عمر قَالَ سَمِعْتُ مالك بن انس رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ عن الزهري عن مالك ابن اوس بن الحدثان قَالَ دَخَلْتُ عَلٰى عُمَرَ فَدَخَلَ عَلَيْهِ عَبْدُ الرَّحْمٰنِ بْنُ عَوْفٍ وَطَلْحَةُ وَسَعْدٌ وَّجَاءَ عَلِيٌّ وَّالْعَبَّاسُ يَخْتَصِمَانِ فَقَالَ لَهُمْ عُمَرُ اَنْشُدُكُمْ بِالَّذِيْ بِاِذْنِهٖ تَقُوْمُ السَّمَآءُ وَالْاَرْضُ اَتَعْلَمُوْنَ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ لَا نُوْرَثُ مَا تَرَكْنَاهُ صَدَقَةٌ فَقَالُوْا اَللّٰهُمَّ نَعَمْ وَ فِي الْحَدِيْثِ قِصَّةٌ طَوِيْلَةٌ .

✧✧ حضرت مالک بن اوس بن حدثان رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں' میں حضرت عمر رضی اللہ عنہ کے پاس آیا حضرت عبدالرحمٰن رضی اللہ عنہ' حضرت طلحہ رضی اللہ عنہ اور حضرت سعد رضی اللہ عنہ بھی ان کے پاس آئے اسی دوران حضرت علی رضی اللہ عنہ اور حضرت عباس رضی اللہ عنہ بھی آئے۔ یہ دونوں جھگڑا کر رہے تھے۔ حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے ان سے کہا میں تم لوگوں کو اس ذات کی قسم دے کر پوچھتا ہوں کہ جس کے حکم کے تحت آسمان

Marfat.com

اور زمین قائم ہیں۔ کیا آپ لوگ یہ بات جانتے ہیں؟ نبی اکرم ﷺ نے یہ ارشاد فرمایا ہے: ہمارا کوئی وارث نہیں ہوتا اور جو ہم چھوڑ کر جائیں وہ صدقہ ہوتا ہے'۔ انہوں نے جواب دیا: اللہ جانتا ہے ایسا ہی ہے۔

(امام ترمذی رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں) اس حدیث میں طویل واقعہ منقول ہے۔

382- حَدَّثَنَا محمد بن بشار رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ حَدَّثَنَا عبد الرحمٰن بن مهدی حَدَّثَنَا سفيان بن عاصم بن بهدلة عن ذر بن حبيش عن عائشة قالت مَاتَرَكَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَ سَلَّمَ دِيْنَارًا وَّلَا دِرهَمًا وَّلَا شَاةً وَّلَا بَعِيرًا قَالَ وَاَشُكُّ فِي الْعَبْدِ وَالْاَمَةِ.

✧✧ سیدہ عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا بیان کرتی ہیں' نبی اکرم ﷺ نے کوئی دینار یا درہم' بکری یا اونٹ نہیں چھوڑا۔ (راوی فرماتے ہیں: مجھے شک ہے کہ شاید حدیث میں یہ الفاظ بھی ہیں) کوئی غلام اور کنیز بھی نہیں چھوڑے۔

بَابُ مَاجَاءَ فِي رُؤْيَةِ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَ سَلَّمَ فِي الْمَنَامِ

باب 56: خواب میں نبی اکرم ﷺ کی زیارت کرنے کے بارے میں جو کچھ منقول ہے

خواب اور حس روحانی کا بیان

انسان کبھی نیند کی حالت میں بہت سی ایسی چیزیں دیکھتا ہے جو بیداری اور جاگنے کی حالت میں نہیں دیکھ سکتا۔ عرف عام میں اس کو خواب کے لفظ سے تعبیر کیا جاتا ہے۔ خلاصۃ التفاسیر میں ہے کہ خواب میں روح جسم سے نکل کر عالم علوی اور عالم سفلی میں سیر کرتی ہے جو جاگنے میں نہیں دیکھ سکتی وہ دیکھتی ہے۔ اسے حِسِ روحانی کہنا چاہیے، حس جسمانی صرف حاضر پر حاوی ہوسکتی ہے اور حس روحانی حاضر و غائب دونوں کا ادراک واحساس کرتی ہے، اس لئے خواب میں ایسے احوال و کیفیات مشاہدہ میں آتی ہیں جن سے خود خواب دیکھنے والے کو بڑی حیرت ہوتی ہے، کبھی مسرت انگیز اور کبھی خوفناک تصویریں ذہن میں ابھرتی ہیں اور بیداری کے ساتھ ہی یہ تمام کہانی یکلخت مٹ جاتی ہے۔ قرآن کے متعدد مقامات میں مختلف نوعیتوں سے خواب کا تذکرہ کیا گیا ہے اور احادیث میں بھی رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے اس کی قدرے تفصیل بیان فرمائی ہے جس سے معلوم ہوتا ہے کہ خواب کا وجود حق ہے۔ انبیاء کرام کے علاوہ دیگر افراد کا خواب اگرچہ حجت شرعی نہیں تاہم یہ فیضان الوہیت اور برکات نبوت سے ہے۔ حضرت انس ؟ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: اچھا خواب نبوت کے چھیالیس حصوں میں سے ایک حصہ ہے۔ اس سے مراد علم نبوت ہے یعنی رویاء صالحہ علم نبوت کے اجزاء اور حصوں میں سے ایک جز وحصہ ہے۔ (صحیح بخاری ومسلم) غور کیا جائے تو اس حدیث میں آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے اچھے اور بہتر خواب کی فضیلت ومنقبت بیان فرمائی ہے اور اسے نبوت کا پرتو قرار دیا ہے۔

واضح رہے کہ خواب تین طرح کے ہوتے ہیں: پہلی قسم نفس کا خیال ہے، یعنی انسان دن بھر جن امور میں مشغول رہتا ہے اور اس کے دل ودماغ پر جو باتیں چھائی رہتی ہیں وہی رات میں بصورت خواب متشکل ہوکر نظر آتی ہیں، مثلاً ایک شخص اپنے پیشہ ور روزگار میں مصروف رہتا ہے اور اس کا ذہن وخیال ان ہی باتوں کی فکر اور ادھیڑ بن میں لگا رہتا ہے جو اس کے پیشہ ور روزگار سے

Marfat.com

متعلق ہیں تو خواب میں اس کو وہی چیزیں نظر آتی ہیں، یا ایک شخص اپنے محبوب کے خیال میں مگن رہتا ہے اور اس کے ذہن پر ہر وقت اسی محبوب کا سایہ رہتا ہے تو اس کے خواب کی دنیا پر بھی وہی محبوب چھایا رہتا ہے۔ غرض کہ عالمِ بیداری میں جس شخص کے ذہن وخیال پر جو چیز زیادہ چھائی رہتی ہے، وہی اس کو خواب میں نظر آتی ہے۔ اس طرح کے خواب کا کوئی اعتبار نہیں۔

دوسری قسم ڈراؤنا خواب ہے، یہ خواب اصل میں شیطانی اثرات کا پرتو ہوتا ہے۔ شیطان چوں کہ ازل سے بنی آدم کا دشمن ہے اور وہ جس طرح عالم بیداری میں انسان کو گمراہ کرنے اور پریشان کرنے کی کوشش کرتا ہے اسی طرح نیند کی حالت میں بھی وہ انسان کو چین نہیں لینے دیتا۔ چنانچہ وہ انسان کو خواب میں پریشان کرنے اور ڈرانے کے لیے طرح طرح کے حربے استعمال کرتا ہے۔ کبھی تو وہ کسی ڈراؤنی شکل وصورت میں نظر آتا ہے جس سے خواب دیکھنے والا انتہائی خوفزدہ ہو جاتا ہے، کبھی اس طرح کے خواب دکھلاتا ہے جس میں سونے والے کو اپنی زندگی جاتی نظر آتی ہے جیسے وہ دیکھتا ہے کہ میرا سر قلم ہو گیا وغیرہ وغیرہ اسی طرح خواب میں احتلام کا ہونا کہ جو موجب غسل ہوتا ہے اور بسا اوقات اس کی وجہ سے نماز فوت یا قضا ہو جاتی ہے اسی شیطانی اثرات کا کرشمہ ہوتا ہے۔ پہلی قسم کی طرح یہ بھی بے اعتبار اور نا قابل تعبیر ہوتی ہے۔ اس طرح کے ڈراؤنے اور برے خواب سے حفاظت کے لیے حدیث میں اس دعا کی ہدایت دی گئی ہے۔ اَعُوْذُ بِكَلِمَاتِ اللّٰهِ التَّامَّاتِ مِنْ غَضَبِهٖ وَعَذَابِهٖ وَمِنْ شَرِّ عِبَادِهٖ وَمِنْ هَمَزَاتِ الشَّيَاطِيْنَ وَاَنْ يَّحْضُرُوْنَ (ابوداؤد و ترمذی) میں پناہ مانگتا ہوں اللہ کے کلمات تامات کے ذریعہ خود اس کے غضب اور عذاب سے اور اس کے بندوں کے شر سے اور شیطانی وساوس واثرات سے اور اس بات سے کہ شیاطین میرے پاس آئیں اور مجھے ستائیں۔

خواب کی تیسری قسم وہ ہے جس کو منجانب اللہ بشارت کہا گیا ہے کہ حق تعالیٰ اپنے بندوں میں سے جس کو چاہتا ہے اس کے خواب میں بشارت دیتا ہے اور اس کے قلب کے آئینہ میں بطورِ اشارات وعلامات ان چیزوں کو مشکل کر کے دکھاتا ہے جو آئندہ وقوع پذیر ہونے والی ہوتی ہے یا جن کا تعلق مومن کی روحانی وقلبی بالیدگی وطمانیت سے ہوتا ہے وہ بندہ خوش ہو اور طلب حق میں تروتازگی محسوس کرے، نیز حق تعالیٰ سے حسن اعتقاد اور امید آوری رکھے، خواب کی یہی وہ قسم ہے جو لائق اعتبار اور قابل تعبیر ہے اور جس کی فضیلت وتعریف حدیث میں بیان کی گئی ہے۔ (مظاہر حق جدید)

اچھا خواب اللہ تعالیٰ کی طرف سے بشارت اور خوشخبری ہوتی ہے کہ وہ بندہ خوش ہو اور اس کا وہ خواب اللہ تعالیٰ کے ساتھ اس کے حسن سلوک اور امید آوری کا باعث اور شکر خداوندی میں اضافہ کا موجب بنے اور برا خواب شیطانی اثرات کا عکاس ہوتا ہے یعنی برے خواب سے انسان فطری طور پر پریشان اور غمگین ہوتا ہے جس سے شیطان بڑا خوش ہوتا ہے، اس لیے آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے ہدایت دی ہے کہ جو شخص برا اور ناپسندیدہ خواب دیکھے اس کو چاہیے کہ بائیں طرف تین بار تھتکار دے اور تین بار شیطان سے اللہ کی پناہ مانگے اور اپنی اس کروٹ کو تبدیل کر دے جس پر وہ خواب دیکھنے کے وقت سو رہا تھا۔ (مشکوۃ)

دوسری حدیث میں ہے کہ جب کوئی اس طرح کا خواب دیکھے تو اس طرف توجہ نہ دے اور نہ اس کو کسی دشمن یا دوست کے پاس بیان کرے، اللہ کی پناہ مانگنے اور تین بار تھتکارنے سے انشاء اللہ وہ اس برے خواب کے مضر اثرات سے محفوظ رہے گا۔

Marfat.com

ایسا خواب کسی دشمن یا دوست کے سامنے بیان نہ کرنے کی حکمت یہ ہے کہ سننے والا خواب کی ظاہری حالت کے پیش نظر جب خراب تعبیر دے گا تو اس کی وجہ سے فاسد وہم میں مبتلا ہونا لازم آئے گا۔ دل و دماغ میں مختلف قسم کے اندیشے، وسوسے اور مختلف اوہام وخیالات پیدا ہوں گے جن سے وہ شخص پریشان ہوگا اور خواہ مخواہ اس کا سکون وچین متاثر ہوگا، اسی کے ساتھ یہ بھی ممکن ہے کہ سننے والے شخص نے جس خراب تعبیر کی نشاندہی کی ہے وہ واقع ہو جائے۔ اس لیے کہ خواب کے وقوع پذیر ہونے میں خواب کو ایک خاص تاثیر حاصل ہے کہ خواب سننے والا جو تعبیر دیتا ہے اللہ تعالیٰ کے حکم سے ویسا ہی وقوع پذیر ہو جاتا ہے، چنانچہ ابورزین عقیلی؟ کہتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: وہی علی رجل طائر مالم یحدث بہا فاذا احدث بہا وقعت (مشکوٰۃ:) خواب کو جب تک بیان نہ کیا جائے وہ پرندہ کے پاؤں پر ہوتا ہے اور جب اس کو کسی کے سامنے بیان کر دیا جاتا ہے تو وہ واقع ہو جاتا ہے علی رجل طائر یعنی پرندہ کے پاؤں پر ہونا دراصل عربی کا ایک محاورہ ہے جو اہل عرب کسی ایسے معاملہ اور کسی ایسی چیز کے بارے میں استعمال کرتے ہیں جن کو قرار وثبات نہ ہو، مطلب یہ ہوتا ہے کہ جس طرح پرندہ عام طور پر کسی ایک جگہ ٹھہرا نہیں رہتا بلکہ اڑتا اور حرکت کرتا رہتا ہے اور جو چیز اس کے پیروں پر ہوتی ہے وہ بھی کسی ایک جگہ قرار نہیں پاتی بلکہ ادنیٰ سی حرکت سے گر پڑتی ہے۔ اسی طرح یہ معاملہ اور یہ چیز بھی کسی ایک جگہ پر قائم وثابت نہیں رہتی لہٰذا فرمایا گیا ہے کہ خواب کا معاملہ بھی ایسا ہی ہے کہ جب تک اس کو کسی کے سامنے بیان نہیں کیا جاتا اور اس کو اپنے دل میں پوشیدہ رکھا جاتا ہے اس وقت تک اس کا کوئی اعتبار نہیں ہوتا اور نہ وہ واقع ہوتا ہے لیکن جب اس کو کسی کے سامنے بیان کر دیا جاتا ہے اور جوں ہی اس کی تعبیر دی جاتی ہے وہ اسی تعبیر کے مطابق واقع ہو جاتا ہے۔ اس لیے کسی کے سامنے اس طرح کے خواب کا تذکرہ نہیں کرنا چاہیے۔ اچھے خواب میں اگرچہ ناخوشگوار باتوں کی طرف ذہن منتقل نہیں ہوتا تاہم اسے بھی کسی جاہل، دشمن اور نااہل کے پاس بیان نہیں کرنا چاہیے، اس لیے کہ اس کے غلط تعبیر بتانے کے سبب خواب کا رخ بدل سکتا ہے، البتہ اہل علم، تعبیر خواب کے ماہر اور دانا دوستوں سے بتانے میں کوئی حرج نہیں ہے۔

برصغیر کے مایہ ناز محدث حضرت شاہ ولی اللہ محدث دہلوی؟ نے اچھے اور بہتر خواب کی درج ذیل صورتیں بیان کی ہیں۔

(۱) نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کو خواب میں دیکھنا۔

(۲) جنت یا جہنم کو خواب میں دیکھنا۔

(۳) نیک بندوں اور انبیائے کرام علیہم السلام کو خواب میں دیکھنا۔

(۴) مقاماتِ متبرکہ جیسے بیت اللہ کو خواب میں دیکھنا۔

(۵) آئندہ پیش آنے والے واقعات کو خواب میں دیکھنا، پھر وہ واقعہ ویسا ہی رونما ہو جیسا اس نے دیکھا ہے مثلاً دیکھا کہ ایک حاملہ کو لڑکا پیدا ہوا پھر واقعی لڑکا پیدا ہو۔

(۶) گذشتہ واقعات کو واقعی طور پر خواب میں دیکھنا مثلاً دیکھا کہ کسی کا انتقال ہو گیا پھر انتقال کی خبر آئی۔

(۷) کوئی ایسا خواب دیکھنا جو کوتاہی پر آگاہ کرے مثلاً خواب دیکھا کہ کتا اس کو کاٹ رہا ہے۔ اس کی تعبیر یہ ہے کہ وہ غصیلا ہے، اپنا غصہ کم کرے۔

Marfat.com

(۸) انوار اور ستھرے کھانوں کو خواب میں دیکھنا مثلاً دودھ، شہد اور گھی کا پینا۔

(۹) ملائکہ کو خواب میں دیکھنا۔ (حجۃ اللہ البالغہ)

حضرت ابوسعید خدری رضی اللہ عنہ رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کا ارشاد نقل کرتے ہیں کہ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: أصدق الرؤیا بالأ سحار (ترمذی) یعنی رات کے آخری حصے کا خواب زیادہ سچا ہوتا ہے کیونکہ پچھلا پہر عام طور پر دل ودماغ کے سکون کا وقت ہوتا ہے، اس وقت نہ صرف یہ کہ خاطر جمعی حاصل رہتی ہے بلکہ وہ نزول ملائکہ، سعادت اور قبولیت دعا کا بھی وقت ہے۔ اس لیے اس وقت کا دیکھا ہوا خواب زیادہ سچا ہوتا ہے تاہم کسی خواب کے بارے میں یقین کے ساتھ نہیں کہا جاسکتا ہے کہ یہ خواب سچا ہے اور اس کا وقوع یقینی ہے۔ اس لیے کہ اچھا خواب اللہ کی طرف سے محض ایک رہنمائی ہوتی ہے کوئی حجت شرعی نہیں۔ خواب میں دیکھی ہوئی چیز جب واقع ہوجائے تو اس کے متعلق یقین ہوجائے گا کہ خواب سچا تھا، لیکن یاد رہے کہ اگر رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کو کسی نے خواب میں دیکھا تو وہ خواب سچا اور صحیح ہوگا، اس میں جھوٹ یا دھوکہ کا کوئی شائبہ نہیں، حضرت ابوہریرہ؟ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ جس شخص نے مجھے خواب میں دیکھا اس نے درحقیقت مجھ کو ہی دیکھا کیونکہ شیطان میری صورت اختیار نہیں کرسکتا۔ (مشکوۃ)

غلط خواب کا تعلق شیطان سے ہوتا ہے یہ اسی کی کارستانی ہے کہ مختلف غلط اور جھوٹے خیالات واوہام دل ودماغ میں پیدا کرتا ہے۔ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی مبارک تصویر وشباہت پر شیطان حاوی نہیں ہوسکتا۔ اس لیے جس نے بھی حضور اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کو خواب میں دیکھا درحقیقت اس نے آپ کا ہی مشاہدہ کیا ہے اور یہ خواب دیکھنے والے کے تقویٰ، بزرگی اور قربت الٰہی کی دلیل ہے کہ اس کے کسی عمل سے خوش ہوکر اللہ نے اپنے فضل وکرم سے اپنے نبی کا دیدار کرایا ہے۔ البتہ اہل تحقیق اور اصحاب نظر نے اس میں کلام کیا ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو خواب میں دیکھنا کب معتبر ہوگا۔ بعض کا خیال ہے کہ آپ صلی اللہ علیہ وسلم کا جو حلیہ اور صورت احادیث میں بیان کی گئی ہے اسی صورت کیساتھ اگر دیکھا جائے تو یقین کے ساتھ کہا جاسکتا ہے کہ گویا اس نے آپ صلی اللہ علیہ وسلم ہی کو دیکھا ہے۔ اسی وجہ سے منقول ہے کہ حضرت محمد بن سیرین جو تعبیر فن کے امام تھے، ان کے پاس اگر کوئی آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کو دیکھنے سے متعلق اپنا خواب بیان کرتا تو آپ ان سے دیکھے ہوئے حلیہ اور شکل وصورت کے بارے میں سوال کرتے اگر وہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کا حلیہ بیان نہ کرپاتا تو اس سے کہتے کہ بھاگ جاؤ تم نے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کو خواب میں نہیں دیکھا ہے۔

اس بارے میں شارح مسلم حضرت امام نووی؟ کی رائے یہ ہے کہ جس شخص نے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کو خواب میں دیکھا اس نے بہرصورت آپ صلی اللہ علیہ وسلم کو دیکھا خواہ اس نے اس مخصوص صورت وحلیہ میں دیکھا ہو جو آپ صلی اللہ علیہ وسلم کے بارے میں منقول ہے یا کسی اور شکل وشباہت میں دیکھا ہو کیوں کہ شکل وشباہت کا مختلف ہونا ذات کے مختلف ہونے کو ضروری قرار نہیں دیتا۔ علاوہ ازیں یہ نکتہ بھی ملحوظ رہنا چاہیے کہ شکل وشباہت میں اختلاف وتفاوت کا تعلق خواب دیکھنے والے کے ایمان کے کمال ونقصان سے بھی ہوسکتا ہے یعنی جس شخص نے خواب میں آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کو اچھی شکل وصورت میں دیکھا۔ یہ اس

Marfat.com

کے ایمان کامل اور عقیدے کے صالح ہونے کی علامت قرار پائے گا اور جس شخص نے اس کے برخلاف دیکھا یہ اس کے ایمان کی کمزوری اور عقیدے کے فساد کی علامت قرار پائے گی۔اسی طرح ایک شخص نے آپ صلی اللہ علیہ وسلم کو بوڑھا دیکھا، ایک شخص نے جوان دیکھا، ایک شخص نے رضامند دیکھا، ایک شخص نے خفگی کے عالم میں دیکھا، ایک شخص نے روتے ہوئے دیکھا، ایک شخص نے شادوخوش دیکھا اور ایک شخص نے ناخوش دیکھا تو یہ ساری حالتیں خواب دیکھنے والے کے ایمانی احوال کے فرق وتفاوت پر مبنی ہوں گی کہ جو شخص جس درجہ کے ایمان کا حامل ہوگا وہ آپ صلی اللہ علیہ وسلم کو اسی درجہ کی مثالی صورت میں دیکھے گا۔اس اعتبار سے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کو خواب میں دیکھنا گویا اپنے احوال ایمانی کو پہچاننے کا معیار ہے۔لہٰذا یہ چیز سالکین طریقت کے لیے ایک مفید ضابطہ کی حیثیت رکھتی ہے کہ وہ اس کے ذریعہ اپنے باطن کی حالت کو پہچان کر اس کی اصلاح کریں۔(مظاہر حق)

383- حَدَّثَنَا محمد بن بشار حَدَّثَنَا عبد الرحمٰن بن مهدی حَدَّثَنَا سفیٰن عَنْ اَبِی اسحاق عَنْ اَبِی الْاَحوص عَنْ عَبْدُ اللّٰهِ عَنِ النَّبِیِّ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَ سَلَّمَ قَالَ مَنْ رَاٰنِیْ فِی الْمَنَامِ فَقَدْ رَاٰنِیْ فَاِنَّ الشَّیْطٰنَ لَا یَتَمَثَّلُ بِیْ .

✧✧ حضرت عبداللہ رضی اللہ عنہ' نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کا یہ فرمان نقل کرتے ہیں: جس نے خواب میں مجھے دیکھا اس نے مجھے ہی دیکھا کیونکہ شیطان میری شکل اختیار نہیں کرسکتا۔

بیداری میں نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کی زیارت

ایک دن حضرت غوث پاک رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ بیان فرما رہے تھے اور شیخ علی بن ہیتی رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ آپ کے پاس بیٹھے ہوئے تھے کہ ان کو نیند آ گئی حضرت غوث اعظم رضی اللہ عنہ نے اہل مجلس سے فرمایا خاموش رہو اور آپ منبر سے نیچے اتر آئے اور شیخ علی بن ہیتی رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ کے سامنے باادب کھڑے ہوگئے اور ان کی طرف دیکھتے رہے۔

جب شیخ علی بن ہیتی رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ خواب سے بیدار ہوئے تو حضرت غوث پاک رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ نے ان سے فرمایا کہ آپ نے خواب میں تاجدار مدینہ، راحت قلب وسینہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم کو دیکھا ہے؟ انہوں نے جواب دیا: جی ہاں۔آپ رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ نے فرمایا: میں اسی لئے باادب کھڑا ہوگیا تھا پھر آپ نے پوچھا کہ نبی پاک، صاحب لولاک صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم نے آپ کو کیا نصیحت فرمائی؟ تو کہا کہ آپ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا کہ آپ رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ کی خدمت اقدس میں حاضری کو لازم کرلو۔

بعدازیں لوگوں نے شیخ علی بن ہیتی رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ سے دریافت کیا کہ حضرت غوث اعظم رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے اس فرمان کا کیا مطلب تھا کہ میں اسی لئے باادب کھڑا ہوگیا تھا۔تو شیخ علی بن ہیتی علیہ رحمۃ اللہ الباری نے فرمایا: میں جو کچھ خواب میں دیکھ رہا تھا آپ رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ اس کو بیداری میں دیکھ رہے تھے۔(بہجۃ الاسرار ذکر فصول من کلامہ مرصعاً بشیء من عجائب، ص ۵۸)

384- حَدَّثَنَا محمد بن بشار و محمد ابن المثنی قالا حَدَّثَنَا محمد بن جعفر حَدَّثَنَا شعبة عَنْ اَبِی حصین عَنْ اَبِی صلح عَنْ اَبِی هُرَیْرَةَ رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَ سَلَّمَ مَنْ رَاٰنِیْ فِی

Marfat.com

اَلْمَنَامِ فَقَدْرَ اٰنِیْ فَاِنَّ الشَّیْطٰنَ لَا یَتَصَوَّرُ اَوْقَالَ لَا یَتَشَبَّهُ بِیْ ۔

✧✧ حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں' نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا ہے: جس نے مجھے خواب میں دیکھا اس نے مجھے ہی دیکھا کیونکہ شیطان میری صورت اختیار نہیں کرسکتا

(راوی کو شک ہے شاید یہ الفاظ ہیں) میری مشابہت اختیار نہیں کرسکتا۔

قبر رسول صلی اللہ علیہ وسلم سے مصافحہ کے لئے ہاتھ مبارک کا باہر آنا

شیخ الاسلام کمال الدین امام کاملیہ نے روایت کی ہے، انہوں نے ہمارے مشائخ کے شیخ امام علامہ شیخ شمس الدین جزری سے، انہوں نے اپنے شیخ امام زین الدین مراغی سے، انہوں نے شیخ الشیوخ شجاع ومحدث وواعظ وفقیہ ومقرر ومفسر، امام ومقتداو حجت شیخ عزالدین احمد فاروقی سے، انہوں نے اپنے والد استاد اصیل علامہ جلیل شیخ ابواسحاق فقرائے ابراہیم فاروقی سے، اور انہوں نے اپنے والد امام فقہاء ومحدثین شیخ فقرائے اکابر وعلمائے عالمین شیخ عزالدین عمر ابوالفرج قدس اللہ سرہم اجمعین سے روایت کیا ہے۔ فرماتے ہیں کہ 555ھ کے حج میں، میں اپنے شیخ وملجا اور اپنے سردار ابوالعباس قطب وغوث شیخ سید احمد رفاعی حسینی رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے ہمراہ تھا۔ اس سال آپ کو اللہ تعالیٰ کی جانب سے حج کی سعادت حاصل ہوئی تھی، جب حضرت رفاعی مدینہ پہنچے تو نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کے حجرے کے سامنے کھڑے ہوکر لوگوں کی موجودگی میں بلند آواز سے عرض کیا۔ السلام علیک یا جدی یعنی اے میرے جد آپ پر سلام ہو تو حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا وعلیک السلام یا ولدی اے میرے بیٹے تم پر بھی سلامتی ہو اور اس (جواب) کو مسجد نبوی میں موجود ہر شخص نے سنا اور یہ سن کر سیدنا احمد رفاعی پر جذب طاری ہوگیا۔ آپ تھرا اٹھے، آپ کا رنگ زرد پڑ گیا، گریہ وزاری کرتے ہوئے گھٹنے کے بل کھڑے ہوگئے اور دیر تک سسکیاں لیتے رہے پھر عرض کیا اے جد کریم صلی اللہ علیہ وسلم

فی حالة البعد روحی کنت ارسلها　　　تقبل الارض عنی وهی نائبتی

وهذه دولة الاشباح قد حضرت　　　فامدد یمینك کی تحظی بها شفتی

اے جد کریم! دوری کی حالت میں اپنی روح وخیال کو بھیجا کرتا ہے جو میری نیابت میں آستاں بوسی کرتے تھے اور آج یہ دور افتادہ خود در دولت پر حاضر ہے لہٰذا آپ اپنے دست کرم کو دراز فرمائیں تاکہ میرے لب دست بوسی کی سعادت حاصل کرسکیں۔

تو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے اپنے معطر دست مبارک کو قبر انور شریف سے باہر نکالا، جسے نوے ہزار زائرین کے ہجوم میں امام رفاعی نے چوما، یہ سارے لوگ دست مبارک کو دیکھ رہے تھے، اس وقت مسجد میں حجاج کرام کے درمیان شیخ حیات بن قیس حرانی، شیخ عبدالقادر جیلی (حضرت غوث اعظم مقیم) بغداد، شیخ خمیس اور شیخ عدی بن مسافر شامی وغیرہ بھی موجود تھے۔ اللہ تعالیٰ نے ہم سب کو ان حضرات کے علوم واسرار سے نفع بخشے، ہم نے بھی ان حضرات کے ساتھ حضور کے پاکیزہ دست مبارک کی زیارت کی اور اسی دن شیخ حیات بن قیس حرانی نے سید احمد کبیر رفاعی سے خرقہ خلافت حاصل کیا اور آپ کے مریدین ومسترشدین میں شامل ہوگئے۔

ایک دوسرے طریقے سے، مجھ سے روایت کیا ہے۔ شیخ محمد علی نے ان سے شیخ ابی الرجال یونینی بعلبکی نے، ان سے شیخ عبداللہ

Marfat.com

بطائحی قادری نے، ان سے شیخ علی بن ادریس یعقوبی نے اور ان سے ان کے شیخ قطب یگانہ وغوث زمانہ شیخ عبدالقادر جیلی بغدادی نے روایت کیا ہے۔ فرمایا کہ اس محفل کرامت میں، میں بھی موجود تھا جس میں اللہ تعالیٰ نے نبی کریم کی دست بوسی کے ذریعہ شیخ احمد کبیر رفاعی کی کرامت و بزرگی کا اظہار کیا۔ یعقوبی کہتے ہیں کہ میں نے اپنے شیخ حضرت جیلانی سے عرض کیا: حضور حاضرین کو اس کرامت و بزرگی سے حسد نہیں ہوا تو یہ سوال سن کر حضرت غوث صمدانی رونے لگے اور جواب دیا۔ اے ابن ادریس اس پر تو ملاء اعلیٰ (فرشتوں) نے بھی رشک کیا ہے۔ ایک اور طریقے سے، مجھ سے امام قوصی نے بیان کیا ہے۔ ان سے شیخ قطب الدین خزانچی نے، ان سے شیخ رکن الدین سنجاری نے، ان سے ان کے شیخ عدی بن مسافر نے اور ان کے خادم شیخ علی بن موہوب نے بیان کیا ہے، دونوں فرماتے ہیں کہ:

حج والے سال ہم مسجد نبوی میں تھے تو دیکھا کہ شیخ احمد بن رفاعی رضی اللہ عنہ حجرہ طیبہ کی طرف رخ کر کے کھڑے ہیں اور کچھ عرض کر رہے ہیں جسے بہت سے حضرات نے یاد رکھا اور نقل کیا ہے اور جیسے ہی آپ کی گفتگو ختم ہوئی، فوراً اللہ کے رسول صلی اللہ علیہ وسلم کا دستِ مبارک قبر شریف سے باہر نکلا اور شیخ رفاعی نے اس کا بوسہ دیا۔ ہم جملہ حاضرین کے ساتھ اس (روح پرور اور ایمان افروز) منظر کو دیکھ رہے تھے (شیخ عدی کے خادم) ابن موہوب کہتے ہیں کہ: خدا کی قسم! گویا اب بھی وہ نظارہ میرے سامنے ہے، جب سفید گورا معتدل ہاتھ قبر مبارک سے باہر نکلا جس کی انگلیاں خوب لمبی لمبی تھیں، گویا بجلی چمک رہی ہو، حرم و اہل حرم گویا سبھی رقص کناں ہوں۔

لوگ سلطان محمدی اور جلال احمدی سے اس قدر مرعوب ولرزاں وترساں تھے اور (اس معجزۂ گرامی) سے اس طرح حیرت زدہ تھے گویا قیامت آنے والی ہو۔ لوگ حیرت و دہشت میں بے قرار و بے اختیار اٹھ بیٹھ رہے تھے۔ کبھی اللہ کی تکبیر و بڑھائی بولتے تو کبھی حضور صلی اللہ علیہ وسلم پر صلوٰۃ وسلام بھیجتے۔

یہ بات معروف ہے کہ حضرت رفاعی کی یہ منقبت مسلمانوں کے درمیان درجہ تواتر کو پہنچ چکی ہے۔ اس کی سندیں عالی اور بلند مرتبہ ہیں اور اس کی روایتیں صحیح ہیں۔ تمام راویوں کا اس کی صحت وصداقت پر اتفاق ہے، اور اس کا انکار منافقت کی نشانیوں میں سے ہے۔

فائدہ: اگر یہ کہا جائے کہ کیا اس فضل ومنقبت کے سبب سید احمد (رفاعی) رضی اللہ عنہ اور دوسرے زائرین صحابہ کے زمرے میں داخل ہو گئے؟ کیونکہ ان حضرات کو نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کی رویت حاصل ہوئی ہے۔

جواب: ہمارے اساتذہ کے موقف کے مطابق زمرۂ صحابیت میں ان کا دخول محل نظر ہے اور صحیح تر یہ ہے کہ یہ لوگ داخل نہیں ہیں۔ یہی رائے سخاوی وغیرہ کی ہے کیونکہ صحابیت کا ثبوت حضور صلی اللہ علیہ وسلم کی ظاہری دنیوی حیات سے متعلق ہے اور یہ حیات اخروی ہے، دنیوی نہیں ہے اور دنیا کے احکام بھی اس سے متعلق نہیں ہیں۔

یہ واقعہ بھی ثابت شدہ ہے کہ جب سید احمد کبیر رفاعی رضی اللہ عنہ نے دوبارہ حج فرمایا اور اسی سال میں ان کا وصال بھی ہوا تھا تو انہوں نے روضہ مبارک علی ساکنہا افضل الصلوٰۃ والسلام کے سامنے کھڑے ہو کر انتہائی عاجزی وخاکساری سے عرض کیا یعنی اگر کہا

Marfat.com

گیا کہ تم نے زیارت کی تو کیا لے کر لوٹے؟ تو اے بزرگ ترین رسول صلی اللہ علیہ وسلم ہم کیا جواب دیں گے؟

تو قبر انور سے ایک آواز آئی جسے مسجد میں موجود ہر شخص نے سنا۔

اس میں کوئی تعجب کی بات نہیں، کیونکہ حبیب خدا صلی اللہ علیہ وسلم ہر ایک کو اس کی زبان میں مخاطب کرتے تھے، جب حمیری نے پوچھا اہل من امبر صیام فی امسفر تو آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے بھی حمیری لہجے میں جواب دیا اور لام تعریف کی جگہ میم استعمال فرمایا تھا اور یہ مشہور و معروف بات ہے، سید احمد رفاعی کو بھی آپ صلی اللہ علیہ وسلم کا جواب اسی قبیل سے تھا۔

میں (امام سیوطی) اللہ تعالیٰ کے لئے جس بات کو مانتا ہوں اور جس پر عقیدہ رکھتا ہوں وہ یہ ہے کہ سید احمد ابن رفاعی فاطمی حسینی رضی اللہ عنہ معرفت الٰہی میں پائیدار پہاڑ کی مانند تھے، عظیم ترین سردار تھے، بہت بڑے ولی تھے اور سنت کا ٹھاٹھیں مارتا ہوا بحر بے کنار تھے۔ آپ رضی اللہ عنہ اولیاء اللہ اور گروہ صوفیا کے ایسے مستند سردار تھے جن کی ذات پر طریقت کا خاتمہ ہو جاتا ہے، جن کی عظمت پر علماء و الیاء کا اجماع واقع ہے۔ ان کے تمام معاصر اولیاء نے ان کی سربراہی میں اور ان کے تقدم کا اعتراف کیا ہے۔ آپ کے زمانے کے اکابر مشائخ نے آپ کے پرچم رشد و ہدایت کے نیچے راہ سلوک طے کیا ہے۔ آپ نبی صلی اللہ علیہ وسلم کی سنت پر پختگی کے ساتھ کاربند اور ان کی اتباع میں خوب راسخ قدم تھے۔ آپ صلی اللہ علیہ وسلم کی ذات پر تواضع اور حسن اخلاق کا خاتمہ ہو گیا۔

اللہ تعالیٰ حضرت سید احمد ابن رفاعی رضی اللہ عنہ کے علوم، روحانی امداد سے اور حال و قال سے مستفیض فرمائے اور ہمیں ان کے اور ان کے ولی دوستوں کے زمرے میں اور اپنے نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے لواء کے سائے میں رکھے۔

385- حَدَّثَنَا قُتَيْبَةَ حَدَّثَنَا خلف بن خليفة عَنْ اَبِىْ مالك الا شجعى عن ابيه قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَ سَلَّمَ عَلَيْهِ وَ سَلَّمَ مَنْ رَاٰنِىْ فِى الْمَنَامِ فَقَدْ رَاٰنِىْ

قَالَ اَبُوْ عِيْسٰى و اَبُوْ مَالِكٍ هٰذَا هُوَ سَعْدُ بْنُ طَارِقِ بْنِ اَشِيْمٍ وَ طَارِقُ بْن اشيم هو من اَصْحَابُ النَّبِىُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَ سَلَّمَ ۔

✧✧ حضرت ابو مالک اشجعی رضی اللہ عنہ اپنے والد کا یہ بیان نقل کرتے ہیں' نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے یہ ارشاد فرمایا ہے: جس نے مجھے خواب میں دیکھا اس نے مجھے ہی دیکھا۔ امام ترمذی فرماتے ہیں: یہ ابو مالک' سعد بن طارق بن اشیم ہیں اور حضرت طارق بن اشیم رضی اللہ عنہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے صحابی ہیں۔

زیارتِ مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وسلم کی نیت سے مدینہ میں سکونت

مورخین رقمطراز ہیں کہ تبع الحمیری کے ہمراہ اس جلوس میں علماء و فصحاء، دانشور اور اہل قلم کی ایک کثیر تعداد بھی شریک تھی۔ ان میں سے علماء کی ایک جماعت نے شاہِ یمن سے یہ کہا کہ ان کو اسی شہر میں مستقل سکونت اختیار کرنے کی اجازت دی جائے تاکہ زیارت رسالت مآب صلی اللہ علیہ وسلم سے سرفراز و فیض یاب ہو سکیں۔ شاہ یمن نے جواب دیا کہ میں خود بھی ایک سال تک یثرب میں ہی قیام کروں گا، ممکن ہے اس دوران آمد رسول صلی اللہ علیہ وسلم کا مژدہ جاں فزاء سن لوں مگر رب کریم کو ابھی یہ منظور نہ تھا کیونکہ

Marfat.com

جان کائنات صلی اللہ علیہ وسلم کی ولادت باسعادت میں ابھی ایک ہزار چالیس سال باقی تھے۔ جب یہ پورا سال گزر گیا تو شاہ یمن نے اپنی روانگی سے پہلے ایک مکتوب بحضور سید المرسلین صلی اللہ علیہ وسلم تحریر کیا اور ڈبہ میں بند کر کے شامول نامی ایک عالم کو امانتاً یہ کہہ کر دیدیا کہ اگر آپ کو یہ زیارت نصیب ہو تو میرا عاجزانہ یہ مکتوب آنحضور صلی اللہ علیہ وسلم کی بارگاہ بیکس پناہ میں پیش کر دینا۔ اگر ایسا ممکن نہ ہو سکے تو اپنی آنے والی نسلوں کو امانتاً یہ خط منتقل کرتے رہنا یہاں تک یہ اس خوش نصیب انسان تک پہنچ جائے جسے رسول محتشم صلی اللہ علیہ وسلم کی زیارت و دیدار نصیب ہو۔ تبع الحمیری کے اس مکتوب کا خلاصہ درج ذیل ہے:

حضور صلی اللہ علیہ وسلم کے نام تبع الحمیری کا مکتوب

اے رسول آخر الزمان صلی اللہ علیہ وسلم! میں آپ صلی اللہ علیہ وسلم اور آپ صلی اللہ علیہ وسلم کی کتاب پر ایمان لایا۔ آپ صلی اللہ علیہ وسلم کے رب پر جو تمام جہانوں کا مالک و مولیٰ ہے میں ایمان لایا۔ آپ صلی اللہ علیہ وسلم کے رب کی طرف سے ایمان اور اسلام کی جو فضیلتیں نازل ہوئیں میں نے ان کو قبول و تسلیم کیا۔ اگر میں نے آپ صلی اللہ علیہ وسلم کو پایا تو میں نے گویا نعمت حاصل کر لی اور اگر آپ صلی اللہ علیہ وسلم میرے لئے روز قیامت شفاعت فرمادیں اس لئے کہ میں آپ صلی اللہ علیہ وسلم کی اولین امت میں سے ہوں، لِلّٰہ اس روز مجھے فراموش نہ کیجئے گا کیونکہ میں نے آپ صلی اللہ علیہ وسلم کی اتباع، تشریف آوری اور اللہ کی طرف سے مبعوث بہ رسالت ہونے کی تصدیق کی ہے۔

یہ مکتوب عقیدت شاہ یمن کی ہدایت کے مطابق شامول کی نسل میں مسلسل سفر کرتا ہوا مشہور صحابی حضرت ابوایوب انصاری رضی اللہ عنہ تک جا پہنچا۔ رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم کی ہجرت مدینہ کے وقت صدیوں پرانا یہ راز اس وقت افشا ہوا جب ناقۂ مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وسلم نے اپنے گھٹنے حضرت ابوایوب انصاری رضی اللہ عنہ کے گھر کے سامنے ٹیک دیئے اور پھر یہی گھر آقا صلی اللہ علیہ وسلم کی یثرب میں پہلی قیام گاہ بنا کیونکہ تبع الحمیری کا وہ مکتوب 21 ویں پشت سے انہی کے پاس من وعن موجود تھا۔

مرحبا یا الاخ الصالح

جب یہ مکتوب انہوں نے بارگاہ رسالت صلی اللہ علیہ وسلم میں پیش کیا تو حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے حضرت علی رضی اللہ عنہ کو اسے پڑھنے کا حکم دیا۔ اس مکتوب کو بغور سن کر حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے نہ صرف تبع الحمیری کا مسلمان ہونا قبول فرمایا بلکہ اس کی پیش کردہ شفاعت کی عرض داشت بھی منظور فرمالی۔ حضور صلی اللہ علیہ وسلم تبع الحمیری کے پیام محبت سے اتنے مسرور و شاداں اور متاثر ہوئے کہ بے ساختہ لب ہائے مبارک پر تین بار مرحبا یا الاخ الصالح کے الفاظ ادا ہوئے یعنی میں اپنے صالح بھائی تبع الحمیری کو مرحبا کہتا ہوں۔ (شامی، سبل الہدیٰ والرشاد، 274:3)

مذکورہ مضمون کے مندرجات سے ثابت ہوا کہ بعثت نبوی سے 1040 سال پہلے شاہ یمن نے عقیدت و محبت میں ڈوب کر یثرب کی گلیوں اور بازاروں میں میلاد الرسول صلی اللہ علیہ وسلم کا پہلا ارضی جلوس نکالا تھا۔ اسی وقت اپنے ساتھیوں سمیت وہ رسالت و نبوت پر ایمان لا کر مسلمان ہو گیا تھا۔ اس طرح یہ تمام یمنی لوگ سابقون والاولون میں شمار ہوئے۔ اللہ ان کی قبروں پر اپنی بے شمار رحمتیں نازل فرمائے۔

Marfat.com

البتہ حافظ ابن حجر رحمہ اللہ نے فتح الباری لکھا ہے کہ جب تبع نے حجاز پر لشکر کشی کی تو اس کا گزر یثرب سے ہوا جہاں اس کے پاس چار سو یہودی علماء آئے اور اس کو بیت اللہ کی تعظیم کے وجوب سے آگاہ کرتے ہوئے اس کو یہ بھی بتایا کہ ایک نبی مبعوث ہونے والے ہیں جن کا مسکن یثرب ہوگا، یہ سن کر تبع نے ان کی تکریم کی اور بیت اللہ کی تعظیم اس پر غلاف چڑھا کر کی اور ایک خط لکھ کر اس کو ان علماء میں سے ایک کے حوالہ کرتے ہوئے کہا کہ اگر اس کو آنے والے نبی کا زمانہ ملے تو وہ یہ خط ان کی خدمت میں پیش کرے، کہا جاتا ہے کہ ابوایوب اسی شخص کی اولاد میں سے تھے، ابن ہشام نے اس کو اپنی کتاب التیجان میں بیان کیا ہے اور حافظ ابن عساکر نے تاریخ دمشق میں تبع کے ذکر کے ضمن میں اس واقعہ کا ذکر کیا ہے۔

386- حَدَّثَنَا قُتَيْبَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ هو ابن سعيد حَدَّثَنَا عبد الواحد بن زياد عن عاصم بن كليب حدثني اَبِىْ انه سمع اَبَاهُرَيْرَةَ يَقُوْلُ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَ سَلَّم مَنْ رَاٰنِىْ فِى الْمَنَامِ فَقَدْ رَاٰنِىْ فَاِنَّ الشَّيْطٰنَ لَا يَتَمَثَّلُنِىْ قَالَ اَبِىْ فَحَدَّثْتُ بِهِ ابْنَ عَبَّاسٍ رَضِىَ اللّٰهُ عَنْهُمَا فَقُلْتُ قَدْرَاَيْتُهٗ فَذَكَرْتُ الْحَسَنَ بْنَ عَلِيٍّ فَقُلْتُ شَبَّهْتُهٗ بِهٖ فَقَالَ ابْنُ عَبَّاسٍ رَضِىَ اللّٰهُ عَنْهُمَا اِنَّهٗ كَانَ يُشْبِهُهٗ ۔

✧✧ عاصم بن کلیب بیان کرتے ہیں' میرے والد نے مجھے یہ بتایا' انہوں نے حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ کو یہ بیان کرتے ہوئے سنا ہے' نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا ہے: جس نے مجھے خواب میں دیکھا اس نے مجھے ہی دیکھا کیونکہ شیطان میری شکل اختیار نہیں کرسکتا۔

راوی بیان کرتے ہیں' میرے والد نے یہ بات حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما کو سنائی میں نے ان سے کہا کہ میں نے آپ صلی اللہ علیہ وسلم (کو خواب میں) دیکھا ہے کہ آپ حضرت حسن بن علی رضی اللہ عنہما کے ساتھ مشابہت رکھتے ہیں۔ مجھے تو وہ ان کے مشابہہ محسوس ہوئے۔ تو حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما نے فرمایا: وہ ان کے ساتھ مشابہت رکھتے ہیں۔

امام بوصیری رحمۃ اللہ علیہ کی فالج سے شفایابی اور چادر کی عطا

نشر الطیب میں ہے کہ حضرت امام شرف الدین بوصیری رحمۃ اللہ علیہ چودہ سال سے فالج زدہ تھے، چلنے پھرنے سے عاری ہو گئے، مرض لاعلاج ہوگیا، رات کو حضور نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم خواب میں تشریف لائے، امام بوصیری رحمۃ اللہ علیہ نے ایک سو پینسٹھ اشعار حضور نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کی شان اقدس میں نعتیہ قصیدے کی صورت میں تحریر کیے۔ حضور نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: بوصیری رحمۃ اللہ علیہ اٹھ وہ نعتیہ اشعار تو سنا جو تو نے میری شان میں لکھے ہیں، عرض کیا یارسول اللہ! مجھے تو فالج ہے میں کیسے اٹھوں، آقا صلی اللہ علیہ وسلم نے اپنا دست اقدس پھیرا تو چودہ سال کا فالج ختم ہوگیا، روبصحت ہو گئے اٹھ کر بیٹھ گئے حضور صلی اللہ علیہ وسلم کو قصیدہ سنایا تو آپ جھوم جھوم کر سنتے رہے، خوش ہو کر اپنی چادر عطا کی، چادر کو عربی زبان میں بردہ کہتے ہیں، اسی بنا پر قصیدے کا نام قصیدہ بردہ رکھا، باہر نکلے تو دنیا دنگ رہ گئی کہ فالج زدہ بیمار تھے چودہ سال بعد صحت یاب کیسے ہو گئے راستے میں ایک مجذوب عشق مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وسلم کا پروانہ آرہا تھا آہستہ سے آواز دی بوصیری ایک بات تو سن، آپ رک گئے قریب آئے تو وہ درویش، مجذوب کہنے لگا رات والا قصیدہ مجھے بھی تو سناؤ، امام بوصیری چونک اٹھے کون سا قصیدہ، اس نے پہلا شعر سنا دیا امن تذکر

Marfat.com

حیران۔ وہ قصیدہ جو اس شعر سے شروع ہوتا ہے آپ حیران رہ گئے کہ ابھی تو میں نے کسی کو سنایا ہی نہیں پوچھا تمہیں کیسے خبر ہوئی؟ فرمانے لگے جب حضور نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم جھوم جھوم کر سن رہے تھے تو دور کھڑا میں بھی سن رہا تھا، اس کے بعد تھانوی صاحب بیان کرتے ہیں کہ قصیدے کی شہرت ہوگئی بادشاہ وقت کو خبر ہوئی اس نے اپنے پاس لکھ کر رکھ لیا نوبت یہاں تک پہنچی کہ کوئی نابینا و بیمار ہوتا تو قصیدہ بردہ شریف کے کاغذ مبارک اس کی آنکھوں پر رکھنے سے بینا اور شفایاب ہو جاتا۔

ملکوتِ ارض وسما میں تصرف کا بیان

امام جلال الدین سیوطی رحمۃ اللہ علیہ الحاوی للفتاوی میں نقل کرتے ہیں کہ اللہ تعالیٰ نے حضور نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے وصال کے بعد آپ کی روح اقدس کو ملکوت ارض وسما میں تصرف وسیع عطا کر دیا ہے، دن ہو یا رات، عالم خواب ہو یا عالم بیداری، جس وقت اور جب بھی آقا چاہیں کسی بھی غلام کو اپنے دیدار اور زیارت سے نواز سکتے ہیں، جسے چاہیں چادر مبارک عطا کر جائیں اور جسے چاہیں موئے مبارک دیں۔

387- حَدَّثَنَا محمد بن بشار حَدَّثَنَا ابن عدی و محمد بن جعفر قَالَا حَدَّثَنَا عوف بن اَبِی جَمِیْلَۃَ عَنْ یَزِیْدَ الفارسی و کان یکتب المصاحف قَالَ رَاَیْتُ النَّبِیَّ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَ سَلَّم فِی الْمَنَامِ زَمَنَ ابْنِ عَبَّاسٍ رَضِیَ اللّٰہ عَنْھُمَا فَقُلْتُ لِاِبْنِ عَبَّاسٍ رَضِیَ اللّٰہ عَنْھُمَا اِنِّی رَاَیْتُ رَسُوْلَ اللّٰہُ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَ سَلَّمَ فِی النَّوْمِ فَقَالَ ابْنُ عَبَّاسٍ رَضِیَ اللّٰہُ عَنْھُمَا اِنَّ رَسُوْلَ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَ سَلَّم کَانَ یَقُوْلُ اِنَّ الشَّیْطٰنَ لَا یَسْتَطِیْعُ اَنْ یَّتَشَبَّہَ بِی فَمَنْ رَاٰنِی فِی النَّوْمِ فَقَدْ رَاٰنِی ھَلْ تَسْتَطِیْعُ اَنْ تَنْعَتَ ھٰذا الرَّجُلَ الَّذِیْ رَاَیْتَہٗ فِی النَّوْمِ قَالَ نَعَمْ اَنْعَتُ لَکَ رَجُلًا بَیْنَ الرَّجُلَیْنِ جِسْمُہٗ وَلَحْمُہٗ اَسْمَرُ اِلَی الْبَیَاضِ اَکْحَلُ الْعَیْنَیْنِ حَسَنُ الضِّحْکِ جَمِیْلُ دَوَائِرِ الْوَجْہِ قَدْ مَلَاءَتْ لِحْیَتُہٗ مَابَیْنَ ھٰذِہٖ اِلٰی ھٰذِہٖ قَدْ مَلَاَتْ نَحْرَہٗ قَالَ عَوْفٌ وَّلَا اَدْرِیْ مَاکَانَ مَعَ ھٰذَا النَّعْتِ فَقَالَ ابْنُ عَبَّاسٍ لَوْرَاَیْتَہٗ فِی الْیَقْظَۃِ مَا اسْتَطَعْتَ اَنْ تَنْعَتَہٗ فَوْقَ ھٰذَا

✧✧ حضرت یزید فارسی رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں' یہ صاحب قرآن پاک کی کتابت کیا کرتے تھے۔ وہ بیان کرتے ہیں' میں نے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کو خواب میں دیکھا یہ حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما کے زمانے کی بات ہے۔ میں نے حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما سے کہا کہ میں نے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کو خواب میں دیکھا ہے۔ حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما نے بتایا نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ہے: ''شیطان میری شکل اختیار نہیں کرسکتا جس نے مجھے خواب میں دیکھا ہو اس نے مجھے ہی دیکھا ہوگا'' کیا تم اس شخصیت کا حلیہ بیان کر سکتے ہو جن کو تم نے خواب میں دیکھا؟ تو انہوں نے جواب دیا: جی ہاں۔ میں آپ کے سامنے ان کا حلیہ بیان کرتا ہوں۔ وہ درمیانے جسم کے آدمی تھے اور صحت کے اعتبار سے درمیانے تھے۔ گندمی رنگت کے مالک تھے جو سفیدی کی طرف مائل تھی۔ ان کی دونوں آنکھیں یوں تھیں جیسے انہوں نے سرمہ ڈالا ہو۔ ان کی مسکراہٹ خوبصورت تھی چہرے کے نین نقش اچھے اور خوبصورت تھے۔ ان کی داڑھی نے سینے کو بھرا ہوا تھا۔

عوف نامی راوی بیان کرتے ہیں' مجھے یہ یاد نہیں کہ انہوں نے اس کے علاوہ اور کیا چیزیں بیان کی تھیں؟ پھر حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما نے فرمایا: اگر تم بیداری میں آپ صلی اللہ علیہ وسلم کو دیکھ لیتے تو اس سے زیادہ آپ کا حلیہ بیان نہیں کر سکتے تھے۔

Marfat.com

بہجۃ الاسرار میں بشارات کا ذکر

حضرت غوث الاعظم عبدالقادر جیلانی رضی اللہ عنہ کی کتاب بہجۃ الاسرار میں آپ کی سوانح حیات اور خوابوں اور بشارات کا تذکرہ ہے جنہیں ان خصوصی مجالس میں جو کہ سینکڑوں، ہزاروں افراد پر مشتمل تھیں آپ نے اپنے اہل عقیدت ومحبت اور اہل ارادت ونسبت افراد کے سامنے بیان کیا۔ آپ فرماتے ہیں کہ مجھے حضور نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کی زیارت نصیب ہوئی، آپ نے ارشاد فرمایا: بیٹا عبدالقادر میری امت کو وعظ کیا کر اور انہیں اللہ کے دین کی طرف ہدایت کا راستہ بتایا کر، میں نے عرض کیا یا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم میں عجمی ہوں ان عربی دانوں کے سامنے کیسے بولوں؟ اس پر حضور نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: منہ کھولو، میں نے منہ کھولا اور حضور نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے سات مرتبہ لعاب دہن میرے منہ میں ڈالا۔ سیدنا غوث الاعظم رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ آپ کے لعاب دہن کے منہ میں پڑنے کی دیر تھی کہ پھر میری زبان سے حقائق ومعارف، اسرار وحکمتیں جاری ہو گئیں۔

امام ابوالحسن کا خواب بیان کرنے کا معمول

امام ابوالحسن شاذلی رحمۃ اللہ علیہ نے کثرت کے ساتھ اپنی خوابوں اور روحانی مبشرات کا ذکر کیا ہے، حضور نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کی ان پر بے پایاں عنایت وشفقت تھی، اکثر انہیں آقائے دوجہاں صلی اللہ علیہ وسلم کی زیارت ودیدار نصیب ہوتا۔

حضرت شیخ ابوالعباس رحمۃ اللہ علیہ کی بارگاہ مصطفیٰ ﷺ میں حضوری

حضرت شیخ ابوالعباس مرسی رحمۃ اللہ علیہ کو چالیس سال سے اللہ تعالیٰ نے بارگاہ مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وسلم میں وہ مقام قرب عطا کیا ہے کہ ہر وقت نگاہ میں چہرہ مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وسلم رہتا ہے، فرماتے ہیں اگر ایک لمحے کے لیے ہی چہرہ مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وسلم میری آنکھوں سے اوجھل ہو جائے تو وہ اس لمحے میں خود کو مسلمان تصور ہی نہیں کرتا۔ بارگاہ نبوت میں دائمی حضوری، جلوہ دیدار کا یہ عالم ہے کہ ہر وقت بیداری میں ہی دیدار مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وسلم ہو رہا ہے، چہرہ مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وسلم نظروں سے اوجھل ہی نہیں ہو رہا، گویا آج بعد از وصال بھی آقائے دوجہاں صلی اللہ علیہ وسلم اپنی زیارت جسے بھی کروانا چاہیں تو خواب تو درکنار عالم بیداری میں سفید دن کے اندر کرا سکتے ہیں۔ اگر اولیاء وصلحاء واکابرین امت ان چیزوں کو بیان نہ کرتے تو آج امت کا یہ عقیدہ حضور نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کی نسبت کبھی نہ ہوتا۔

388- حَدَّثَنَا عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ اَبِیْ زیاد حَدَّثَنَا یعقوب بن ابراهیم بن سعد حَدَّثَنَا ابن اخی ابن شهاب الزهری عن عمه قَالَ قَالَ اَبُوْ سَلَمَةَ قَالَ اَبُوْقَتَادَةَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَ سَلَّم مَنْ رَاٰنِیْ يَعْنِیْ فِی النَّوْمِ فَقَدْ رَاَی الْحَقَّ .

✧✧ ابن شہاب زہری اپنے چچا کا یہ بیان نقل کرتے ہیں' حضرت ابوسلمہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں' حضرت ابوقتادہ رضی اللہ عنہ نے یہ بات بیان کی ہے' نبی اکرم ﷺ نے ارشاد فرمایا ہے: جس نے مجھے دیکھ لیا (راوی کہتے ہیں یعنی) خواب میں دیکھا' تو اس نے صحیح دیکھا۔

Marfat.com

389- حَدَّثَنَا عَبْدُ اللّٰهِ بْنِ عبد الرحمٰن حَدَّثَنَا معلی بن اسد حَدَّثَنَا عبد العزیز بن المختار حَدَّثَنَا ثابت عن انس اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَ سَلَّم قَالَ مَنْ رَاٰنِىْ فِى الْمَنَامِ فَقَدْ رَاٰنِىْ فَاِنَّ الشَّيْطٰنَ لَا يَتَخَيَّلُ بِىْ قَالَ وَرُؤْيَا الْمُؤْمِنِ جُزْءٌ مِّنْ سِتَّةٍ وَّاَرْبَعِيْنَ جُزْءً مِّنَ النُّبُوَّةِ ۔

✧✧ حضرت انس رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں' نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا ہے: جس نے خواب میں مجھے دیکھا اس نے مجھے ہی دیکھا کیونکہ شیطان میری شکل اختیار نہیں کرسکتا۔

نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے یہ بھی ارشاد فرمایا ہے: مومن کا خواب نبوت کا چھیالیسواں حصہ ہے۔

قرآن وسنت سے رویائے صالحہ کا ثبوت

خواب کا وجود قرآن کریم سے ثابت ہے اور خود سنت نبوی صلی اللہ علیہ وسلم سے ثابت ہے۔

ارشاد باری تعالیٰ ہے:

اَلَّذِيْنَ اٰمَنُوْا وَكَانُوْا يَتَّقُوْنَ ۝ لَهُمُ الْبُشْرٰى فِى الْحَيٰوةِ الدُّنْيَا وَفِى الْاٰخِرَةِ. (یونس،10:63،64)

(وہ) ایسے لوگ ہیں جو ایمان لائے اور (ہمیشہ) تقویٰ شعار رہے ۝ ان کے لئے دنیا کی زندگی میں (بھی عزت و مقبولیت کی) بشارت ہے اور آخرت میں (بھی مغفرت و شفاعت کی ریا دنیا میں بھی نیک خوابوں کی صورت میں پاکیزہ روحانی مشاہدات ہیں اور آخرت میں بھی حُسنِ مطلق کے جلوے اور دیدار)۔

قرآن مجید کی تمام تفاسیر میں ہے کہ بشارت سے مراد وہ نیک خواب ہیں جو اللہ رب العزت ایمان والوں کو عطا کرتا ہے۔

امام ابن جریر رحمۃ اللہ علیہ طبری سے لے کر علامہ آلوسی رحمۃ اللہ علیہ تک تمام مفسرین نے پوری تصریحات کے ساتھ اس امر کی تائید کی ہے۔ علامہ آلوسی رحمۃ اللہ علیہ روح المعانی میں، امام ابن جریر رحمۃ اللہ علیہ تفسیر طبری میں، قاضی ثناء اللہ رحمۃ اللہ علیہ پانی پتی تفسیر مظہری میں، امام رازی رحمۃ اللہ علیہ تفسیر کبیر میں یا آپ تفسیر کی کوئی بھی کتاب اٹھا کر دیکھ لیں آئمہ تفسیر نے صراحت کے ساتھ یہ بات درج کی ہے کہ اس قرآنی آیت کے تحت درج بشریٰ سے مراد وہ نیک خواب ہیں جو ایمان والے دیکھتے ہیں۔ سورہ یوسف میں حضرت یوسف علیہ السلام کے بارے میں ارشاد ہوتا ہے:

وَكَذٰلِكَ يَجْتَبِيْكَ رَبُّكَ وَيُعَلِّمُكَ مِنْ تَاْوِيْلِ الْاَحَادِيْثِ. (یوسف،12:6)

اسی طرح تمہارا رب تمہیں (بزرگی کے لئے) منتخب فرمالے گا اور تمہیں باتوں کے انجام تک پہنچنا (یعنی خوابوں کی تعبیر کا علم) سکھائے گا۔

اللہ تعالیٰ نے حضرت یوسف علیہ السلام کو بہت سے کمالات اور معجزات عطا فرمائے، ان میں خوابوں کی تعبیر کا علم اور فن بطور خاص عطا فرمایا۔ اس کا ذکر سورہ یوسف میں مذکور ہے۔ مثلاً بادشاہ مصر اور قیدیوں کے خواب حضرت یوسف علیہ السلام کے سامنے بیان ہوئے۔ آپ نے ان کی تعبیر بیان فرمائی اور اس تعبیر کے مطابق آئندہ واقعات رونما ہوئے۔ قرآن مجید دوٹوک انداز میں خوابوں کے وجود کی صداقت کا بیان کر رہا ہے کہ تعبیر کا فن اللہ پاک نے اپنے نبی کو عطا کیا۔ خواب کے وجود کا انکار کہ یہ محض وہم ہے،

Marfat.com

یہ من گھڑت چیز ہے، یہ باطل ہے اور رویائے صالحہ کا کوئی وجود نہیں، خود قرآن مجید کی آیت کا انکار ہے۔ امام ابن سیرین رحمۃ اللہ علیہ، علامہ عبدالغنی نابلسی رحمۃ اللہ علیہ نے تعبیر الرویا کے باب میں ایک حدیث پاک نقل کی ہے کہ حضور نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا:

من لم یومن بالرویا الصالحه لم یومن بالله و لا بالیوم الآخرة. (نابلسی، تعطیر الانام فی تعبیر المنام: 3)

جو شخص نیک خوابوں پر ایمان نہیں رکھتا وہ اللہ اور آخرت پر ایمان نہیں رکھتا۔

امام ابوالحسن اشعری رحمۃ اللہ علیہ جو دنیائے اہل سنت کے امام ہیں۔ انہوں نے اپنے عقائد میں درج کیا ہے کہ خواب کا مطلقاً انکار کرنے سے انسان کافر ہو جاتا ہے۔

نبوت و رسالت ختم، بشارات جاری ہیں

حدیث نبوی میں رویا صالحہ کا ذکر صراحتاً موجود ہے، بلکہ حدیث مبارکہ کی کتابوں میں خوابوں کے حوالے سے عنوانات، ابواب اور فصلیں قائم کی گئی ہیں۔ بخاری و مسلم کی متفق علیہ احادیث ہیں۔ صحیح بخاری اور صحیح مسلم جن کا دنیا میں کسی مسلک کا کوئی عالم انکار نہیں کر سکتا ان میں حضرت سیدنا ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ حضور نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا:

لم یبق من النبوة الا المبشرات (بخاری، الصحیح، کتاب التعبیر، باب المبشرات، 6:2564، رقم: 6589)

اب نبوت باقی نہیں رہی (ہاں اس کا فیض) مبشرات کی صورت میں باقی ہے۔

صحابہ کرام رضی اللہ عنھم نے عرض کیا وما المبشرات؟ یا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم مبشرات سے کیا مراد ہے؟ حضور نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: الرویا الصالحه (مبشرات سے مراد نیک خواب ہیں)۔ گویا اب قیامت تک کوئی نبوت کا دعویٰ نہیں کر سکتا جو کرے گا وہ کافر و مرتد ہو گا۔ نبوت فیضان مبشرات کی صورت میں قیامت تک جاری و ساری رہے گا۔

دوسرے مقام پر حضرت انس رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ حضور نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: ان الرسالة والنبوة قد انقطعت فلا رسول بعدی و لا نبی قال فشق ذلك علی الناس فقال لکن المبشرات. ترمذی، السنن، کتاب الرؤیا عن رسول الله صلی الله علیه وسلم، (باب ذہبت النبوۃ وبقیت المبشرات، 4:533، رقم: 2272)

میرے بعد نبوت و رسالت کا سلسلہ منقطع ہو گیا ہے، اب کوئی رسول آ سکتا ہے نہ کوئی نبی لیکن میرے بعد مبشرات اور بشارتیں ہوں گی۔

صحابہ کرام رضی اللہ عنھم نے پوچھا یا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم وہ مبشرات کیا ہیں؟ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا وہ نیک خواب جو اہل ایمان کو آتے ہیں۔

سنن ابن ماجہ میں ہے کہ حضور نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: ایها الناس لم یبق من مبشرات النبوة الا الرویا الصالحه یراها المسلم او تری له. (ابن ماجہ، السنن، کتاب تعبیر الرویا، باب الرویا الصالحہ یراہا المسلم او تری لہ، 3:1283، رقم: 3899

اے لوگو! مبشرات نبوت میں ماسوائے نیک خوابوں کے جو کسی مومن کو دکھائی دیتے ہیں کچھ بھی باقی نہیں رہا، گویا اب نبوت

Marfat.com

من کل الوجود ختم کردی گئی ہے۔ نبوت کے سارے دروازے بند کر دیئے گئے ہیں لیکن ایک چیز جو اللہ نے میری امت کے لیے بطور نعمت باقی رکھی ہے وہ اہل ایمان کو دکھائے جانے والے نیک خواب و مبشرات ہیں۔

سنن ابن ماجہ میں دوسرے مقام پر ام کرز الکعبیہ رضی اللہ عنہا بیان کرتی ہیں کہ حضور نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: ذهبت النبوة وبقيت المبشرات (ابن ماجہ، السنن، کتاب تعبیر الرویا، باب الرویا الصالحہ یراہا المسلم اوتری لہ، 2:1283، رقم: 3896)

نبوت ختم ہوگئی لیکن مبشرات باقی ہیں

صحیح بخاری میں حضور نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: الرویا الصالحه من الله

(بخاری، الصحیح، کتاب بدء الخلق، باب صفۃ ابلیس وجنودہ، 2:1198، رقم: 3118)

نیک خواب اللہ رب العزت کی طرف سے ہوتے ہیں۔

اللہ تعالیٰ نے نیک خواب و مبشرات کو مسلمانوں کی ہدایت کا ایک ذریعہ و سبب بنایا ہے، اللہ رب العزت نے اپنے نیک و مقرب بندوں پر حضور نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے امتیوں کی ہدایت کے لیے خوابوں اور بشارات کا دروازہ کھلا رکھا ہے۔ پہلے ہدایت انبیاء پر وحی کی صورت میں فرشتے لاتے تھے، اللہ کا وہ کلام کامل و اکمل اور قطعی و حتمی ہدایت ہوتا تھا۔ حضور نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے بعد وحی کا دروازہ ہمیشہ ہمیشہ کے لیے بند کر دیا گیا۔ لیکن حضور نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے ارشاد کے مطابق اب خوابوں اور بشارات کا سلسلہ قیامت تک جاری رہے گا۔ ترمذی شریف میں حضرت ابو سعید خدری رحمۃ اللہ علیہ روایت کرتے ہیں کہ حضور نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: اصدق الرویا بالاسحار

(ترمذی، السنن، کتاب الرویا عن رسول اللہ، باب قولہ لہم البشری فی الحیاۃ الدنیا، 4:534، رقم: 2274)

وہ خواب جو سحری کے وقت رات کے پچھلے پہر آتے ہیں وہ دیگر خوابوں کے مقابلے میں زیادہ سچے ہوتے ہیں۔

اچھے خواب پر شکر اور برے پر پناہ طلبی

صحیح مسلم میں ہے کہ حضور نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ فان رای رویا حسنة فليبشر

(مسلم، الصحیح، کتاب الرویا، 4:1772، رقم: 2261)

جو کوئی اچھا، نیک خواب دیکھے تو اس پر خوش ہو۔

سنن ابن ماجہ میں تاجدار کائنات صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: تم میں سے کوئی اگر اچھا اور پسندیدہ خواب دیکھے تو جس سے مناسب سمجھے بیان کرے۔ ایک اور حدیث میں حضور نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا:

جو شخص کوئی برا خواب دیکھے وہ اس کے شر سے اللہ تعالیٰ کی پناہ مانگے۔

سنن ابی داؤد میں حضرت قتادہ رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ حضور نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: ثم ليتعوذ من شرها (ابوداود، السنن، کتاب الادب، باب ماجاء فی الرویا، 4:305، رقم: 5021)

Marfat.com

(جو کوئی برا خواب دیکھے) تو اس کے شر سے اللہ کے حضور پناہ مانگے۔

سنن ابن ماجہ میں ہے کہ ایک صحابی رضی اللہ عنہ حضور نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کی بارگاہ اقدس میں حاضر ہوئے۔ عرض کی یا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم میں خواب دیکھتا ہوں تو ڈر جاتا ہوں، کیا کروں؟ حضور نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے اسے کچھ کلمات بتائے کہ اگر برا خواب دیکھو اور ڈرو تو یہ کلمات پڑھ لیا کرو، اللہ پاک اس کے شر اور خوف سے تمہیں پناہ دے گا۔

اگر خواب کا کوئی وجود نہ ہوتا اور اس کے اچھے برے اثرات مرتب نہ ہوتے تو حضور نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم برے خواب کے شر سے پناہ مانگنے کی تلقین نہ فرماتے۔

خواب کی اقسام

حضور نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے خواب کے آداب بیان کیے اور خواب کی اقسام کا ذکر کرتے ہوئے فرمایا: الرویا ثلاث فالرویا الحسنة بشری من اللہ عزوجل والرویا یحدث بها الرجل نفسه والرویا تحزین من الشیطن.

(حاکم، المستدرک، 4:422، رقم: 8174)

خواب تین طرح کے ہوتے ہیں، سچا و نیک خواب اللہ تعالیٰ کی طرف سے بشارت ہوتا ہے، دوسری قسم آدمی اپنے نفس سے ہی گفتگو کرے، تیسری قسم شیطان کی طرف سے ڈرانا ہے۔

غرض یہ کہ نیک خواب اللہ تعالیٰ کی طرف سے اہل ایمان کے لیے خوشخبری اور بشارت ہوتا ہے، برا خواب شیطان کی طرف سے ہوتا ہے، تیسرا حدیث النفس، منتشر الخیالی جیسے آپ نے دیکھا کہ اچانک آپ عورت بن گئے یک لخت دیکھا کہ سر کٹ گیا ہے تھوڑی دیر کے بعد آپ شیر بن گئے ہیں، پھر دیکھا کہ پانی میں گر گئے ہیں ہوا میں اڑ رہے ہیں، اس قسم کے اوٹ پٹانگ خوابوں کو منتشر الخیالی کہتے ہیں، ان کی کوئی تاویل و تعبیر نہیں ہوتی۔

قرآن مجید کے علاوہ صحیح بخاری و مسلم، جامع ترمذی، سنن ابوداؤد، نسائی، ابن ماجہ، مسند احمد بن حنبل، موطا امام مالک اور احادیث کی دیگر کتب میں حضور نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم اور صحابہ کرام کے خواب بیان کیے گئے ہیں، خوابوں اور بشارتوں کے حوالے سے کتب احادیث میں ابواب و فصول قائم ہیں مثلاً کتاب الرویا، الرؤیا الحسنہ۔

خواب میں بشارت اور امام بخاری کی بینائی کا لوٹ آنا

امام بخاری کے والد گرامی آپ کے بچپن میں وفات پا گئے۔ والدہ نے پرورش کی۔ امام بخاری چھوٹی عمر میں نابینا ہو گئے۔ آپ کی والدہ کے بارے میں امام حجر عسقلانی سے لے کر جملہ شارحین بخاری نے بغیر کسی اختلاف کے لکھا ہے کہ آپ ولیہ کاملہ تھیں اور صاحبہ کرامات تھیں۔ صحیح البخاری جیسی عظیم کتاب کا لکھا جانا اولیاء سے یا اولیاء کی اولاد ہی سے ہی ممکن ہوتا ہے۔ امام بخاری کی بینائی چلے جانے پر آپ کی والدہ نے اللہ سے دعا مانگی، بعد ازاں آپ کی والدہ ماجدہ کو خواب میں حضرت ابراہیم علیہ السلام کی زیارت ہوئی اور انہوں نے خواب میں امام بخاری کی بینائی لوٹ آنے کی بشارت دی۔ صبح بیدار ہوئیں تو امام بخاری کی آنکھیں بینا

Marfat.com

ہو چکی تھیں۔

گویا امام بخاری کی عملی زندگی کی ابتداء خواب کی برکت اور کرامت سے ہوئی۔ کرامات اور رؤیا صالحہ، اچھے نیک خوابوں کا انکار کرنا امام بخاری کی پوری زندگی کا ہی انکار ہے۔

390- حَدَّثَنَا محمد بن علی قَالَ سَمِعْتُ اَبِیْ یَقُوْلُ قَالَ عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ الْمُبَارَكِ اِذَا ابْتُلِیْتَ بِالْقَضَآءِ فَعَلَیْكَ بِالْاَثَرِ ۔

✧✧ امام محمد بن علی رحمۃ اللہ علیہ بیان کرتے ہیں' میں نے اپنے والد کو یہ بیان کرتے ہوئے سنا حضرت عبداللہ بن مبارک رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں: جب تمہیں قاضی بنادیا جائے تو تم حدیث کی اتباع کرنا۔

391- حَدَّثَنَا محمد بن علی حَدَّثَنَا النضر اَخْبَرَنَا ابن عوف عَنِ ابْنِ سِیْرِیْنَ قَالَ هٰذَا الْحَدِیْثُ دِیْنٌ وَّانْظُرُوْا عَمَّنْ تَاْخُذُوْنَ دِیْنَكُمْ ۔

✧✧ ابن سیرین بیان کرتے ہیں' یہ حدیث دین ہے تم اس بات کی تحقیق کرو کہ تم کس سے اپنے دین کو حاصل کر رہے ہو؟

Marfat.com

شرحِ انتخابِ احادیث

جامع ترمذی شریف

ترجمہ

ابوالعلاء محمد محی الدین جہانگیر

دام اللہ تعالیٰ معالیہ وبارک ایامہ ولیالیہ

شارح

علامہ محمد لیاقت علی رضوی

دامت برکاتہم العالیہ

شبیر برادرز
اردو بازار ○ لاہور

Marfat.com